وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

اور جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے خدا کا حکم مانا

بخاری شریف

مترجم و محشی

مصنفہ:

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہیر مولینا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف مترجم ومحشی

جلد دوم

مصنفہ

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ

ترجمہ وتحشیہ

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

تصحیح وتہذیب از

ادیب شہیر سید حامد لطیف چشتی

ناشر

فرید بک سٹال ۔ ۳۸، اردو بازار، لاہور ۲

فہرست

پارہ ـــــ ۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالْوُسْطَى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ۔

باب الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ

لوگوں سے زبانی کلامی شرطیں طے کرنا۔

سعید ابن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے) اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ پھر یہ واقعہ بیان فرمایا (کہ) حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ درحقیقت موسیٰ علیہ السلام پہلی دفعہ بھول چوک سے معترض ہوئے تھے۔ دوسری مرتبہ بطور شرط اور تیسری بار جان بوجھ کر اعتراض کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ میری بھول پر مواخذہ نہ کریں اور میرے [illegible] ملاقات سے [illegible] پھر ایک لڑکا ملا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک دیوار پائی جو گرنے والی تھی تو حضرت خضر نے اسی حالت میں کھڑا کر دیا۔ وراءھم کے بجائے حضرت ابن عباس کی قرأت میں امامھم ملک ہے یعنی ان کے آگے بادشاہ ہے۔ ت۔ ۲۷۲۸

آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط مقرر کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر آزادی کا معاہدہ کیا ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کروں گی تو آپ اس سلسلے میں میری مدد فرمائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا اگر وہ لوگ رضامند ہو جائیں تو میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت یکمشت ادا کر دوں کہ تمہاری میراث میرے لیے ہو۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور یہ بات کہی تو وہ رضامند نہ ہوئے پس وہ حضرت صدیقہ کی خدمت میں آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی وہاں جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کی یہ بات مالکوں کے سامنے پیش کی کہ آزاد کردہ کی میراث کی شرط [illegible] نہ ہوئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

ولا کی شرط کی بات کی تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا پس انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم بریرہ کو خرید لو اور ولا کی شرط ان کے لیے ہونے دو اس لیے کہ ولا اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مضبوط ہے اور ولا کی میراث اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ

مزارعت میں یہ شرط عائد کرنا کہ جب چاہوں بے دخل کر دوں۔

ف مزارعت سے مراد یہ ہے کہ ایک کی زمین ہو اور دوسرے کی محنت ہو۔

۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هَذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل خیبر نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے بارے میں ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں وہاں برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں وہاں برقرار رکھے گا۔ اور عبداللہ بن عمر اپنی زمین پر گئے تھے جو وہاں خیبر کے نزدیک تھی تو رات میں ان پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھ اور پاؤں مروڑ دیے گئے۔ اور وہاں یہودیوں کے سوا ہمارا کوئی دشمن نہیں وہی ہمارے دشمن ہیں اور انہی پر ہمیں شبہ ہے لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا تو بنی ابی الحقیق میں سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین! کیا آپ ہمیں نکال دیں گے حالانکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں برقرار رکھا تھا اور ہمارے ساتھ اموال کے بارے میں معاہدہ کیا تھا اور ہمارے لیے یہ شرط لگائی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ ارشاد بھول گیا ہوں جو تم سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیری اونٹنی تجھے لیے ہوئے راتوں رات بھاگی پھرے گی۔ وہ کہنے لگا یہ تو ابو القاسم کا ہنسی مذاق تھا۔ فرمایا اے خدا کے دشمن تو نے غلط بیانی کی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا اور ان کی

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ ۔

پکڑے رہو جاتے ۔ ابوالولید نے روایت کی ۔ حماد بن سلمہ ، عبید اللہ کی روایت اور ابو نعمان سے روایت ہے جو انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے کی اور انہوں نے حضرت عمر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اختصار کے ساتھ اس کی روایت کی ہے ۔

ف ۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو الحقیق یہودی کے خاندان کے ایک فرد سے بیان کیا جبکہ اس نے کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین ! آپ ہمیں کیوں جلا وطن کرتے ہیں جبکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ معاہدہ کر کے ہمیں ان زمینوں پر ہمیشہ کے لیے برقرار رکھا تھا ۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے خدا کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے کیا میں بھول گیا ہوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا ۔ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لے کر راتوں کو مارا مارا پھرے گا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس یہودی سے یہ فتح خیبر کے بعد سنہ ۷ میں فرمایا اور اسے عہد فاروقی میں جلا وطن کیا گیا ۔ حضرت رسول عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی علوم خمسہ سے علم مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا کے متعلق ہے کہ کتنے عرصے پہلے اس شخص کے جلا وطن ہونے اور در بدر پھرنے کی آپ نے خبر دے دی تھی ۔ معلوم ہوا کہ علوم خمسہ کا آپ کو علم عطا فرمایا گیا تھا بلکہ آپ کے طفیل اس بارگاہ کے غلاموں کو بھی ان علوم کا حسب مراتب حصہ ملتا ہے ۔ قرآن و حدیث سے ایسا ہی ثابت ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ علوم خمسہ کا علم اللہ تعالیٰ نے مطلقاً کسی کو بھی نہیں دیا وہ اللہ اور رسول پر بہتان لگاتا ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ ۔

حربی کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں مقرر کرنا اور شرائط کا لکھنا ۔

۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان سے روایت ہے دونوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ زمانہ حدیبیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی راستے میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ غمیم کے مقام پر خالد بن ولید افواج قریش کے مقدمۃ الجیش میں ہیں ، تم دائیں جانب سے چلو کیونکہ خدا کی قسم خالد کو تمہارے آنے کا کوئی علم نہیں یہاں تک کہ انہیں ہمارے لشکر کا غبار بتائے ۔ پس ایک آدمی قریش کو ڈرانے کے لیے چل پڑا اور نبی کریم آگے چلتے رہے ۔ یہاں تک کہ آپ اس پہاڑی پر پہنچ گئے جس سے گزر کر لوگ مکہ معظمہ میں جاتے ہیں تو وہاں پر آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی ۔ لوگوں نے اسے اٹھانے اور چلانے کی کوشش کی لیکن وہ زمین پکڑ گئی ۔ صحابہ کرام بولے قصواء کے بیٹھنے کا پیچھا ہو گیا تو نبی کریم نے فرمایا ۔ قصواء اڑ کر نہیں بیٹھی اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو روکا

وسلم ما خلأت القصواء وما ذاك لها بخلق ولكن
حبسها حابس الفيل ثم قال والذي نفسي
بيده لا يسألوني خطة يعظمون فيها حرمات الله
إلا أعطيتهم إياها ثم زجرها فوثبت قال
فعدل عنهم حتى نزل بأقصى الحديبية على ثمد
قليل الماء يتبرضه الناس تبرضا فلم
يلبثه الناس حتى نزحوه وشكي إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم العطش فانتزع
سهما من كنانته ثم أمرهم أن يجعلوه فيه
فوالله ما زال يجيش لهم بالري حتى صدروا عنه
فبينما هم كذلك إذ جاء بديل بن ورقاء الخزاعي
في نفر من قومه من خزاعة وكانوا عيبة نصح
رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل تهامة
فقال إني تركت كعب بن لؤي وعامر بن لؤي نزلوا
أعداد مياه الحديبية ومعهم العوذ المطافيل
وهم مقاتلوك وصادوك عن البيت فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إنا لم نجئ لقتال أحد
ولكنا جئنا معتمرين وإن قريشا قد نهكتهم الحرب
وأضرت بهم فإن شاءوا ماددتهم مدة ويخلوا
بيني وبين الناس فإن أظهر فإن شاءوا أن
يدخلوا فيما دخل فيه الناس فعلوا وإلا فقد جموا
وإن هم أبوا فوالذي نفسي بيده لأقاتلنهم على
أمري هذا حتى تنفرد سالفتي ولينفذن الله
أمره فقال بديل سأبلغهم ما تقول قال فانطلق حتى
أتى قريشا قال إنا قد جئناكم من هذا الرجل وسمعناه
يقول قولا فإن شئتم أن نعرضه عليكم فعلنا فقال
سفهاؤهم لا حاجة لنا أن تخبرنا عنه بشيء
وقال ذوو الرأي منهم هات ما سمعته يقول
قال سمعته يقول كذا وكذا فحدثهم بما

تھا۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان
ہے۔ وہ (کفار مکہ) کسی بھی ایسی بات کا مجھ سے سوال کریں جس
میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے
تو میں ان کا ایسا مطالبہ پورا کردوں گا۔ پھر آپ نے اسے ڈانٹا
تو وہ اٹھ کر حسب سابق رواں دواں ہوگئی۔ یہاں تک کہ حدیبیہ
کے بالکل قریب ایک ایسے چشمے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں
تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا
کہ وہ ختم ہوگیا۔ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی شکایت کی
تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے
فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی پانی فوراً
ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہوگئے۔ اسی اثناء میں بدیل بن ورقا خزاعی
اپنی خزاعہ قوم کے چند آدمیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر
ہوا۔ یہ رسول اللہ کے خیرخواہ اور اہل تہامہ سے تھے۔ وہ عرض گزار ہوا
کہ میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی کو حدیبیہ کے گہرے چشموں پر
فروکش پایا۔ ان لوگوں کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں اور سازوسامان
ہے۔ وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو خانہ خدا سے روکنے کے لیے
دوراں ہیں۔ رسول اللہ نے جواباً فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے
نہیں آئے بلکہ ہم عمرہ کرنے آئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو
جنگ وجدال نے کمزور کر دیا اور ان کا بہت مالی نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ
چاہتے ہیں تو میں ان کے ساتھ وقت مقرر کرنے کے لیے تیار ہوں
کہ وہ میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں نہ پڑیں۔ اگر میں
غالب آ جاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے
لوگ داخل ہوئے ہیں، اور بصورت دیگر اپنی جگہ مطمئن ہیں اور اگر وہ اس بات
سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
ہے، میں اپنے اس امر (دین) کے بارے میں ان سے لڑتا
رہوں گا خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ
اپنے امر (دین) کو نافذ کرے گا۔ بدیل نے کہا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا
ہے میں اسے عنقریب ان لوگوں (قریش) تک پہنچا دوں گا۔ پھر وہ
چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس شخص کے پاس سے آئے ہیں

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ
مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوا
بَلَى قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ
تَتَّهِمُونِّي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي
اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ
بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ إِنَّ
هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي
آتِيهِ قَالُوا ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ
أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ
سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ
الْأُخْرَى فَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرَى وُجُوهًا وَإِنِّي لَأَرَى أَشْوَابًا
مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ فَقَالَ لَهُ
أَبُو بَكْرٍ امْصَصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ
فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا
لَأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ
بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا أَهْوَى
عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهُ أَخِّرْ يَدَكَ
عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ
رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ
أَيْ غُدَرُ أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ
صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ
ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا الْإِسْلَامَ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ

یہاں آئے ہیں اور اس سے کوئی بات سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے
تمہارے سامنے بیان کر دیں۔ ان میں سے کچھ عقل کے دشمن کہنے
لگے کہ ہمیں ان کی کسی بات کو سننے کی ضرورت نہیں ہے لیکن معاملہ فہم
لوگوں نے کہا کہ جو ان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کرو۔ بدیل نے کہا
کہ ان سے ایسا ایسا کہا ہے۔ بس وہ سب کچھ بدیل نے قریش کے سامنے بیان کر
دیا جو نبی کریم نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر عروہ بن مسعود کھڑا ہو گیا اور کہا،
اے لوگو! کیا تم میرے بیٹے اولاد کی طرح نہیں ہو؟ لوگوں نے کہا،
کیوں نہیں۔ عروہ نے پھر پوچھا کیا میں تمہارے لیے باپ کی طرح نہیں
ہوں؟ جواب ملا کیوں نہیں۔ کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدگمانی ہے لوگوں
نے نفی میں جواب دیا۔ کہا کیا تم نہیں جانتے کہ جب میں نے اہل عکاظ
کو تمہاری مدد کے لیے بلایا اور انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں اپنے
خاندان، اولاد اور عیال کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا
ہاں ایسا ہی کیا تھا۔ اس نے کہا تو میری یہ بات مانو کہ اس شخص یعنی رسول خدا
نے تمہارے سامنے مفید بات رکھی ہے لہٰذا تم اسے قبول کر لو اور مجھے
گفتگو کے لیے اس کے پاس جانے کی اجازت دو۔ لوگوں نے کہا جائیے
وہ دربار رسالت میں حاضر ہو کر نبی کریم سے گفتگو کرنے لگا۔ نبی کریم
نے بھی وہی بات دہرائی جو بدیل سے فرمایا تھا۔ اس پر عروہ نے کہا، اے
محمد! اگر آپ نے اپنی قوم کی بیخ کنی کر دی تو کیا آپ نے عرب
والوں میں سے کسی کے بارے میں سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال
کیا ہو؟ اور اگر دوسری صورت ہوئی جبکہ خدا کی قسم میں تمہارے ساتھیوں
کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ مختلف جماعت کے لوگ نظر آتے ہیں تو یہ تمہیں
تنہا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکر نے سخت الفاظ
میں اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا کیا ہم ان کے پاس سے بھاگ جائیں
گے اور انہیں تنہا چھوڑ دیں گے؟ اس پر عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں
نے جواب دیا یہ حضرت ابوبکر ہیں۔ وہ کہنے لگا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ
ہوتا جس کا بدلہ میں نے ابھی تک نہیں چکایا ہے تو میں تمہیں ضرور
جواب دیتا۔ راوی حضرت مسور کہتے ہیں کہ پھر وہ نبی کریم
سے باتیں کرنے لگا لیکن جب کوئی بات کہتا تو آپ کی ریش مبارک کو
ہاتھ لگاتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ اس وقت نبی کریم کے پاس ہی کھڑے

شَيْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللَّهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا۔ پس جب عروہ نے اپنا ہاتھ نبی کریم کی ریش مبارک سے لگایا تو مغیرہ کا ہاتھ تلوار کے قبضے پر پہنچا اور فرمایا: عروہ! اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک سے پیچھے ہٹا لے۔ عروہ نے نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھا، پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ اس نے کہا: اے دھوکے باز! کیا تو یہ کہتا ہے، کیا میں تیری غداری کا انتقام لینے میں کوشاں نہیں رہا۔ حضرت مغیرہ نے زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں سے دوستانہ رسم پیدا کر لیے تھے۔ آخر کار انہیں قتل کر کے ان کا مال لوٹ لیا تھا۔ پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا تو نبی کریم نے فرمایا: میں اسلام تو قبول کرتا ہوں لیکن تیرے اس مال سے مجھے کوئی غرض نہیں۔ پھر عروہ اصحاب رسول کو غور سے دیکھنے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ عروہ دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں آتا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ پانی میں حاصل کروں۔ جب لوگ آپ کی بارگاہ میں گفتگو کرتے تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے تھے اور غایت تعظیم سے آپ کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! واللہ! میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے۔ جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ جب وہ وضو فرماتے ہیں تو لڑائی ہونے لگتی ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ کلام کرتے ہیں تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور فرط تعظیم کے باعث ان کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے

لَكُمْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ
فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي
مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ
فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضَى
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ
لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ
عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ
وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً
يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ
تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفَ بِهِ فَقَالَ
سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا
ضُغْطَةً وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ
فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ
وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ
الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ
أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ
فِي قُيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى
رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ
سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ

[illegible]
قبول کر لو پھر بنی کنانہ کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے بھی ان کے یہاں جانے
کی اجازت دیجئے لوگوں نے کہا جائیے، جب وہ نبی کریم اور آپ کے اصحاب
کے نزدیک پہنچا تو آپ نے فرمایا یہ فلاں شخص ہے اور اس قوم سے ہے
جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں، اس لئے قربانی کے جانور اس کے سامنے
سے گزار دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس نے لبیک کہتے ہوئے سنا
تو کہا سبحان اللہ! ایسے لوگوں
کو بیت اللہ سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک شخص
مکرز بن حفص نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی
اجازت دیجئے لوگوں نے کہا جائیے جب وہ قریب پہنچا تو نبی کریم نے فرمایا
کہ یہ مکرز ہے بڑا بدمعاش آدمی ہے پھر وہ نبی کریم سے گفتگو کرنے لگا ابھی
گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ سہیل بن عمرو آگیا، معمر نے بیان کیا کہ مجھے ایوب نے عکرمہ کے واسطہ
سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ اب
تمہارا کام آسان ہو گیا، معمر نے بیان کیا کہ زہری نے اپنی حدیث میں یوں بیان کیا کہ
جب سہیل بن عمرو آیا تو کہنے لگا کہ ہمارے اور اپنے درمیان صلح کا ایک معاہدہ
لکھ لو، نبی کریم نے ایک کاتب کو طلب فرمایا اور آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھنے کا حکم دیا، سہیل نے کہا خدا کی قسم ہم نہیں جانتے کہ رحمن کیا ہے
آپ باسمک اللھم لکھیں جیسے آپ پہلے لکھا کرتے تھے، صحابہ نے
کہا کہ خدا کی قسم ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم کے سوا اور کچھ نہیں لکھیں گے لیکن نبی کریم
نے فرمایا باسمک اللھم ہی لکھنے دو، پھر آپ نے لکھوایا یہ
فرمایا یہ وہ فیصلہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا، سہیل نے کہا خدا کی قسم
اگر ہم آپ کو رسول اللہ جانتے تو نہ بیت اللہ سے روکتے اور نہ آپ
کے ساتھ قتل و قتال کرتے لیکن اس کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھیے، اس پر
نبی کریم نے فرمایا خدا کی قسم میں اس کا رسول ہوں، اگرچہ تم مجھے
جھٹلاتے ہو، لکھو محمد بن عبداللہ۔ زہری نے کہا یہ سب کچھ (نرمی) آپ نے اس لیے کی
کہ آپ پہلے ہی فرما چکے تھے کہ قریش ان کی
ہر وہ بات منظور کر لوں گا جس میں اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم
کریں، اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا کہ اس کی وجہ سے تم ہمارے اور
بیت اللہ کے درمیان سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم اس کا طواف کر سکیں تو سہیل

أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللهِ إِذًا
لَمْ أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ
لَكَ قَالَ بَلَى فَافْعَلْ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ
مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ
أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَ
كَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللهِ
قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
أَلَسْتَ نَبِيَّ اللهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا
عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ
قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي
دِينِنَا إِذًا قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَسْتُ
أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ
تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ
قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ
بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ
أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ
أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ
قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي
دِينِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِي
رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ فَوَاللهِ
إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا
سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى أَفَأَخْبَرَكَ
أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ

لگے، خدا کی قسم ہم اہل عرب کو یہ کہنے کا موقع نہیں دیں گے کہ ہم زبردستی دبا لیے
گئے ہیں۔ ہاں یہ کام اگلے سال ہو سکے گا تو یہی بھی لکھ دیا گیا۔ پھر سہیل
نے کہا اور ایک شرط یہ ہے کہ ہمارا کوئی آدمی آپ کے پاس آئے گا
خواہ اس نے آپ کا دین قبول کر لیا ہو لیکن آپ اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے۔
اس پر اہل اسلام بول اٹھے سبحان اللہ! بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو
آدمی مسلمان ہو کر آئے اسے مشرکوں کی طرف لوٹا دیا جائے۔ اسی گفتگو کے
دوران ابوجندل بن سہیل بن عمرو بیڑیاں پہنے ہوئے
ہوئے مکہ معظمہ کی نشیبی جانب سے آ کر مسلمانوں کے درمیان آ پہنچے۔
سہیل نے کہا اے محمد! یہ پہلی بات ہے کہ آپ
ابوجندل کو ہمارے سپرد کر دیں۔ نبی کریم نے فرمایا کہ ابھی تک صلح نامہ مکمل نہیں ہوا
لہٰذا اس کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا ہے۔ اس پر سہیل نے کہا تو ہم کسی
بھی بات پر آپ سے ہرگز صلح نہیں کرتے۔ نبی کریم نے فرمایا اچھا اس
ایک کی مجھے اجازت دے دو۔ اس نے جواب دیا میں آپ کو اس کی اجازت
نہیں دیتا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کر لو۔ اس نے جواب دیا میں ایسا
نہیں کروں گا۔ مکرز نے کہا میں آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ ابو
جندل رضی اللہ عنہ نے صدا لگائی اے گروہ مسلمین کیا مجھے ہدایت کے
علم اسلام پر ڈالا گیا ہے؟ مجھے مشرکوں کی طرف لوٹا دو گے حالانکہ میں مسلمان
ہو کر آیا ہوں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ میرے ساتھ کیا گزری ہے جنہیں راہ خدا
کی راہ میں مجھے کیسے مصائب و آلام میں مبتلا کیا گیا ہے۔ پس
حضرت عمر بن خطاب بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا
رسول اللہ کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ عرض گزار
ہوئے کہ کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں
عرض گزار ہوئے، پھر ہم اپنے دینی معاملات میں دبنے کو کیا گوارا کریں
فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے حکم سے سرِ مو انحراف
نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے۔ عرض گزار ہوئے کیا آپ نے
ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم عنقریب بیت اللہ شریف پہنچیں گے؟ انہوں نے جواب
دیا کہ یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف
کرو گے۔ وہ (حضرت عمر فاروق اعظم) فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں
بارگاہ صدیقی اکبر میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابوبکر کیا یہ اللہ تعالیٰ

إليه ومطوف به قال الزهري قال عمر
فعملت لذلك أعمالا قال فلما فرغ من
قضية الكتاب قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لأصحابه قوموا فانحروا
ثم احلقوا قال فوالله ما قام منهم رجل
حتى قال ذلك ثلاث مرات فلما لم يقم
منهم أحد دخل على أم سلمة فذكر
لها ما لقي من الناس فقالت أم سلمة
يا نبي الله أتحب ذلك اخرج ثم لا تكلم
أحدا منهم كلمة حتى تنحر بدنك و
تدعو حالقك فيحلقك فخرج فلم يكلم
أحدا منهم حتى فعل ذلك نحر بدنه
ودعا حالقه فحلقه فلما رأوا ذلك قاموا
فنحروا وجعل بعضهم يحلق بعضا حتى
كاد بعضهم يقتل بعضا غما ثم جاءه
نسوة مؤمنات فأنزل الله تعالى يا أيها
الذين آمنوا إذا جاءكم المؤمنات
مهاجرات فامتحنوهن حتى بلغ بعصم
الكوافر فطلق عمر يومئذ امرأتين
كانتا له في الشرك فتزوج إحداهما
معاوية بن أبي سفيان والأخرى
صفوان بن أمية ثم رجع النبي صلى
الله عليه وسلم إلى المدينة فجاءه أبو
بصير رجل من قريش وهو مسلم فأرسلوا
في طلبه رجلين فقالوا العهد الذي
جعلت لنا فدفعه إلى الرجلين فخرجا
به حتى بلغا ذا الحليفة فنزلوا يأكلون
من تمر لهم فقال أبو بصير لأحد
الرجلين والله إني لأرى سيفك هذا يا

کہ پھر ہم اپنے دین میں یہ ذلت کیوں برداشت کریں اور اپنے
معاملات میں دبنے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا میں اللہ کا رسول
ہوں اللہ کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ
کا مددگار ہے لیکن ان کی اطاعت پر شیطنیت سے کام نہ ہو کیونکہ
تم وہ حق پر ہیں میں عرض گذار ہوا کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں
فرمایا تھا کہ ہم عنقریب بیت الحرام جائیں گے اور اس کا طواف کریں
گے؟ فرمایا کیوں نہیں لیکن یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائیں گے میں نے
ان کی بات پر یقین کیا اور صدیق اکبر نے فرمایا کہ یقین کر لو تم ضرور
جاؤ گے اور طواف کرو گے۔ زہری کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے
فرمایا مجھے اس حرکت کے لئے بعد میں بہت کچھ کرنا پڑا ہے۔ راوی کا
بیان ہے کہ صلح نامہ سے فراغت کے بعد رسول اللہ نے اپنے
اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو اور قربانیاں پیش کرکے ان کے سر منڈوا دو۔ راوی کا بیان
ہے کہ خدا کی قسم رسالت مآب کے بار بار فرمانے پر کوئی بھی نہ اٹھا
حالانکہ آپ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا تھا۔ جب کوئی بھی نہ اٹھا تو آپ ام المومنین
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے
لوگوں کی اس حالت کا ذکر کیا۔ انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ اگر
آپ پسند فرمائیں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے
کسی سے بات نہ کریں یہاں تک کہ اپنی قربانی کے جانور ذبح کر لیے
جائیں اور حجام کو بلا کر اپنا سر منڈوا لیا جائے۔ پس آپ باہر نکلے اور
کسی ایک سے بھی بات نہ کی یہاں تک کہ اپنے جانوروں کی قربانی دے
دی اور حجام کو بلا کر سر منڈوا لیا۔ جب لوگوں نے یہ بات
دیکھی تو وہ بھی کھڑے ہو گئے، قربانیاں دیں اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے
کے لیے یوں بھاگ دوڑ کی کہ آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ محسوس
ہونے لگا۔ اس کے بعد کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل
فرمایا ہے: اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے حاضر
ہوں تو ان کا امتحان کر لو یہاں تک کہ کافر عورتوں کی عصمت
کو پکڑ کر نہ رکھو۔ چنانچہ اس روز حضرت عمر فاروق نے اپنی دو بیویوں
کو طلاق دے دی جو زمانہ شرک سے ان کے نکاح میں تھیں اور انہیں قریش میں سے شادی کر لیا
گیا ان میں سے ایک کو معاویہ بن ابو سفیان اور دوسری کو صفوان بن امیہ نے

فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ وَاللهِ أَوْفَى اللهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ

تھے پھر حدیبیہ میں صلح ہو جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہو گئے پھر قریش میں سے ایک آدمی ابوبصیر نامی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور وہ مسلمان ہو گیا تھا لیکن قریش نے اس کے تعاقب میں دو آدمی روانہ کئے تھے اور پیغام بھیجا تھا کہ معاہدہ کی رو سے آپ ابوبصیر کو ان دونوں کے ساتھ واپس بھیج دیا جائے تو وہ اس کو لے کر نکلے جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا اور اپنی کھجوریں کھانے لگے۔ ابوبصیر نے ان میں سے ایک آدمی سے کہا، خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ ہے تو اس نے نیام سے نکالی اور کہا ہاں خدا کی قسم یہ واقعی بہت عمدہ ہے میں نے بارہا اس کا تجربہ کیا ہے پس ابوبصیر نے فرمایا ذرا دکھاؤ تو سہی میں بھی تو اسے دیکھوں تو اس نے تلوار ان کے حوالے کی پس حضرت ابوبصیر نے اس سے ان کا ایک ہی وار میں کام تمام کر دیا اور دوسرا بھاگ کر مدینہ منورہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہو گیا رسول اللہ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ کچھ خوفزدہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ نبی کریم کے قریب پہنچ کر عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل ہونے والا تھا۔ ابوبصیر بھی آ پہنچے اور عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ! خدا کی قسم آپ نے اپنا ذمہ پورا کر دیا اور مجھے ان لوگوں کی جانب لوٹا دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا ہے۔ اگر ان کے ساتھ کوئی اور ہوتا تو یہ جنگ کی آگ بھڑکا دیتا۔ جب یہ سنا تو حضرت ابوبصیر نے سمجھ لیا کہ پھر انہیں واپس لوٹا دیا جائے گا پس وہ وہاں سے نکل کر دریا کے کنارے چلے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابوجندل بن سہیل بھی کفار کی قید سے بھاگ کر ابوبصیر سے جا ملے۔ آپ جتنا زیادہ تر قریش میں سے اسلام قبول کرکے وہاں سے نکلتا وہ ابوبصیر سے آ ملتا۔ یہاں تک کہ ان کے ساتھیوں کی ایک خاصی جماعت بن گئی۔ پس خدا کی قسم جب یہ سنتے کہ قریش کا کوئی قافلہ شام کی طرف جانے والا ہے تو اس کی گھات میں بیٹھ جاتے۔ لوگوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیا کرتے تھے پس قریش نے ایک پیغام نبی کریم کی خدمت میں بھیجا۔ اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دیا کہ اسے (ابوبصیر کو) بلا لیا جائے اور جو مسلمان ہو کر یہاں سے چلا جائے گا وہ ہماری جانب سے مامون رہا کرے گا ہے پس نبی کریم

نَبِيُّ اللّٰهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ أَنْ يَرُدُّوْا إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا أَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ لَا يُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَرِيْبَةَ بِنْتَ أَبِيْ أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيْبَةَ مُعَاوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْأُخْرٰى أَبُوْ جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوْا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُوْنَ إِلٰى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطٰى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِّنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيْمَانِهَا وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيْرِ بْنَ أَسِيْدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

نے ان کو ابو بصیر کی جماعت کے پاس پیغام بھیجا ، اور یہ اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی وہ ہی ذات ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور
تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کی زمین میں روک دیئے یہاں تک کہ ان کا تعصب
اور جاہلیت کا تعصب پکڑ رکھا تھا اور یہ جاہلیت کا تعصب ہی تو تھا کہ انہوں نے
آپ کے نبی اللہ ہونے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا اقرار نہ کیا نیز
مسلمانوں اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے ، اور عقیل بن خالد نے زہری سے روایت
کی کہ عروہ فرماتے تھے کہ مجھ سے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ان عورتوں کا جو مسلمان
ہو کر آتیں بموجب اس آیت کے امتحان کیا کرتے تھے اور ہمیں یہ بات بھی
پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ مشرکین کی جو عورتیں مسلمان
ہو کر ہجرت کر کے تمہارے پاس آ جائیں تو ان پر مشرکین کا جو خرچ ہوا تھا
وہ ادا کر دیا کرو اور مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیا کہ کافر عورتوں کو اپنے پاس
[illegible]
ایک قریبہ بنت ابی امیہ اور دوسری جرول خزاعی کی بیٹی۔ قریبہ سے تو معاویہ نے
نکاح کر لیا اور دوسری سے ابو جہم نے۔ جب کافروں نے اس بات کا انکار کیا
کہ مسلمانوں کی جو عورتیں ان کے پاس چلی جائیں ان کا خرچ مسلمانوں کے
سپرد کریں تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ اگر تمہاری عورتیں
کافروں کے پاس چلی جائیں تو تم بھی بدلہ لو۔ عقب سے مراد وہ ہے کہ
کافروں کی جو عورت ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آ جاتی تو مسلمان اس کا خرچ
ادا کر دیتے تھے۔ پس حکم دیا کہ کافروں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے
اہل اسلام کے پاس آئیں ان کا جو خرچ ادا کرنا ہے وہ لے کر مسلمانوں
کو دے دیا جائے جن کی بیویاں کافروں کے پاس چلی گئی ہیں اور امام
بخاری فرماتے ہیں کہ ہمارے علم میں ایسی ایک بھی عورت نہیں جو
ایمان لانے کے بعد مرتد ہو کر کافروں کے پاس گئی ہو اور ہمیں یہ بھی خبر
پہنچی ہے کہ ابو بصیر بن اسید الثقفی نے جب اسلام قبول کیا اور ہجرت کر کے مدینہ
رسالت میں حاضر ہو گئے تو اخنس بن شریق نے آنحضرت سے ابو بصیر کی
واپسی کا تحریراً مطالبہ کیا تھا پھر پوری حدیث بیان کی۔

ف : صلح حدیبیہ کے وقت کی بات ہے کہ لشکر اسلام حدیبیہ کے مقام پر خیمہ زن ہے۔ شمع رسالت کے پروانے ... عدیم المثال ... سید
المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible]
[illegible]

گستاخی ہو جائے کہ حضرت اس بارگاہ میں یہاں کے قسم سے گزرنا ہوتے ہیں جیسا کہ خدا کا فرمان ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وضو کا بقیہ پانی ایک برتن میں ڈالا اور اس سے پانی کا چشمہ بہنے
نکلا اور پیاسا شخص اپنی ضرورت کا پانی حاصل کرتا اور خدا نے ان کی حاجت روائی کی لیکن محبوب کے واسطے، ان کی مشکل کشائی کی لیکن محبوب کے ذریعہ
کیونکہ خدا حقیقی حاجت روا ہے اور یہ خدا کے بنانے سے، وہ حقیقی مشکل کشا ہے اور یہ خدا کے بنانے سے، وہ حقیقی دافع البلاء ہے اور یہ خدا کے
بنانے سے۔ خدا ہی اپنے بندوں کا حقیقی مددگار ہے لیکن اپنے محبوب کو درمیان میں لا کر سب کو ان کا احسان مند بناتا اور سب کو ان کی بارگاہ میں جھکاتا
ہے اور اعلان بھی فرماتا ہے کہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو تیرے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو جایا کریں۔ یہاں آنے سے ہی بات بن جایا کرے گی۔

اس حدیث میں یہ بات بھی خاص توجہ کی مستحق ہے کہ عروہ بن مسعود ثقفی نے اس موقع پر شمع رسالت کے پروانوں کا یہ حال اپنی آنکھوں سے
بھی دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھوں میں آتا جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔ جب
آپ وضو فرماتے تو مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے صحابہ کرام ٹوٹ پڑتے۔ ہر ایک کی کوشش یہ ہوتی کہ آپ کے جسم اطہر سے لگے ہوئے پانی
کی کم از کم ایک بوند تو اسے مل جائے۔ جن کو پانی نہ ملتا وہ اس کی تری ہی حاصل کرتے جن پر آپ کے جسم مقدس سے لگا ہوا پانی گرا ہوتا پھر اسے
اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے۔ نیز غایت تعظیم کے باعث آپ کے حضور صحابہ کرام میں سے ایسا ایک فرد بھی نظر نہ آیا جو حضور کے سامنے نظر
کو جانب ایک دفعہ بھی اٹھاتا بلکہ آنکھیں نیچی رکھتے۔ عروہ بن مسعود نے کفار مکہ سے ان باتوں کو خود بھی بیان کر کے انھیں نصیحت کی تھی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام یہ تمام کام پورے اہتمام سے کرتے تھے تو کیا ایسا کرنے کا خدا نے انھیں حکم دیا تھا؟ قرآن کریم کو دیکھا جائے
تو اس میں واضح طور پر ایسا کوئی حکم نظر نہیں آتا ______ اگر یہ نہیں تو کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حکم فرمایا تھا کہ میرے
لعاب دہن کو زمین پر نہ گرنے دینا بلکہ اسے ہاتھوں میں اچک لینا اور پھر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کرنا اور میرے وضو کے مستعمل پانی کے ایک
ایک قطرے کو حاصل کرنے کی خاطر ٹوٹ پڑنا تاکہ وہ میرے نیچے زمین پر نہ گرنے پائے اور پھر اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کرنا۔
احادیث مطہرہ کے پورے ذخیرے میں کہیں نظر نہیں آتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایسا حکم دیا ہو۔ گویا ان کاموں کے کرنے کا نہ تو
خدا نے حکم دیا اور نہ اللہ کے آخری رسول نے۔ اس کے باوجود وہ ان کاموں کو کر رہے تھے اور ہرگز انھیں ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے روکا نہ اس کے
آخری رسول نے منع کیا تھا۔ یہی وہ انداز فکر تھا جو شمع رسالت کے ان پروانوں کا امتیازی نشان تھا جس نے انھیں انبیائے
کرام کے بعد تمام انسانوں سے ممتاز کر دیا اور جس انداز فکر پر منافقت کو ہمیشہ ناز رہے گا۔ یہی وہ مسلمانوں کی ترقی کا راز ہے اور یہی
مسلمانوں کی معراج ہے کہ وہ محبوب پروردگار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے وابستہ رہیں۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کی عملی تفسیر
یہی ہے جس میں وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا راز پوشیدہ ہے اور اسی کے متعلق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے جواب شکوہ میں فرمایا تھا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اسی انداز فکر کو مٹانے کی غرض سے دشمنان اسلام نے نجد سے کتاب التوحید کا اور دہلی سے تقویۃ الایمان کا فتنہ کھڑا کیا تھا تاکہ مسلمانوں
کو حقیقی تعلق بالرسول کی دولت سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے بعد بھی اگرچہ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے رہیں گے لیکن حقیقی تعلق بالرسول نہ
ہونے کے باعث ایمان کی دولت سے بڑی حد تک محروم ہو جائیں گے۔ جب یہ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کی شرط پوری نہیں کرتے ہوں گے
تو وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے مژدۂ جانفزا کے مستحق نہیں ہو سکیں گے ______ ملت اسلامیہ کی بدقسمتی کہ کتاب التوحید اور

تقویۃ الایمان کا نشہ آج پوری طاقت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دین کو مٹانے میں کام آ رہا ہے اور اس کی جگہ خارجیت کے ترمیم شدہ دین میں پوری جانفشانی سے جان ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدائے ذوالجلال مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْقَرْضِ

۵۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ۔

قرض میں شرط لگانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جس نے بنی اسرائیل کے کسی شخص سے ایک معینہ مدت کے لیے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے۔ حضرت ابن عمر اور عطاء کا قول ہے کہ قرض میں مدت مقرر کرنا جائز ہے۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ۔

۶۔ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ۔

۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ

مکاتب پر ناجائز شرطیں لگانا جو خلاف قرآن ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کا قول ہے کہ مکاتب کے لیے شرطیں ہیں جو آپس میں طے کی جائیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عمر نے فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمر دونوں سے مروی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ میرے پاس اپنی کتابت میں مدد مانگنے آئی۔ انہوں نے فرمایا میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں کہ تمہاری میراث میرا حق ہوگی۔ جب رسول خدا تشریف لائے تو آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا خواہ سو شرطیں لگائے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ وَالشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ۔

جائز شرطیں عائد کرنا نیز اقرار اور شرائط میں استثناء۔

متعارف شرائط اور جب کوئی کہے کہ ایک یا دو کے سوا سو درہم۔

٨. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهِ ارْحَلْ رِكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ إِنْ لَمْ آتِكَ الْأَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ.

٩. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَقْفِ

١٠. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سفر پر چلنے کو تیار ہو جاؤ، اگر میں فلاں فلاں دن تمہارے ساتھ نہ چلوں تو تمہیں سو درہم دوں گا۔ وہ اس روز نہ گیا۔ شریح نے فرمایا جو شخص بغیر جبر کے خوشی سے کوئی شرط اپنے اوپر لازم کرے، وہ لازم ہے۔ ایوب نے ابن سیرین سے نقل بیان کیا کہ ایک آدمی نے غلہ بیچا، مشتری کہنے لگا اگر میں بدھ کے روز تمہارے پاس نہ آیا تو ہمارا سودا منسوخ ہوگا۔ وہ بدھ کے روز نہ آیا۔ قاضی شریح نے مشتری سے کہا، تم نے وعدہ خلافی کی ہے۔ پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

وقف میں شرطیں لگانا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو مشورہ لینے کی غرض سے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے عمدہ میرے پاس کوئی زمین نہیں، آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا، چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس رکھو اور پیداوار صدقہ کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پیداوار اس شرط پر صدقہ کر دی کہ اسے نہ بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے اور نہ وراثت میں دیا جائے۔ یہ فقیروں، قرابت داروں، گردنیں چھڑانے، اللہ کی راہ، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف ہیں۔ متولی کے لیے ممانعت نہیں جب کہ وہ حسب ضرورت کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔ راوی نے ابن سیرین کو یہ حدیث سنائی، تو کہنے لگے: متولی مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

كتاب الوصايا

باب الوصايا وقول النبي صلى الله عليه وسلم وصية الرجل مكتوبة عنده وقول الله تعالى كتب عليكم إذا حضر أحدكم الموت إن ترك خيرا الوصية للوالدين والأقربين بالمعروف حقا على المتقين فمن بدله بعد ما سمعه فإنما إثمه على الذين يبدلونه إن الله سميع عليم فمن خاف من موص جنفا أو إثما فأصلح بينهم فلا إثم عليه إن الله غفور رحيم جنفا ميلا متجانف مائل.

١١- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده تابعه محمد بن مسلم عن عمرو عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٢- حدثنا إبراهيم بن الحارث حدثنا يحيى بن أبي بكير حدثنا زهير بن معاوية الجعفي حدثنا أبو إسحاق عن عمرو بن الحارث ختن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخي جويرية بنت الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند موته درهما ولا دينارا ولا عبدا ولا أمة ولا شيئا إلا

وصیتوں کا بیان

وصیت کے متعلق اللہ اور رسول کی ہدایات۔

فرمان رسالت ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیئے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم پر فرض ہوا جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور، یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ تو جو کوئی وصیت کو سن کر بدل دے تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہے۔ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا، تو اس نے ان میں صلح کرا دی، اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲) جنفاً سے کسی کی جانب داری میں جھکنا اور متجانف، کسی کی طرف مائل ہونے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ دو راتیں بھی گزارے مگر یہ کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔ حضرت عمرو اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم نے اس کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برادر نسبتی یعنی حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترکہ میں درہم و دینار اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفید خچر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعہ زمین کے، جو آپ نے صدقہ

بَغْلَتَهُ الْبَيْضَآءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

٣- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنهما هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ.

٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ.

بَابُ أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ.

٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ عَفْرَآءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ وَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ

فرمائی ہوئی تھی۔

طلحہ بن مصرف سے روایت ہے، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مال میں وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض بنایا یا انہیں وصیت کرنے کا کیوں حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا: آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصیت فرمائی یا وصی بنایا، اس پر حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ انہیں کب وصیت کی گئی حالانکہ آپ کو میں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا یا فرمایا کہ اپنی گود میں لیا ہوا تھا پس آپ نے پانی کا طشت طلب فرمایا لیکن اس وقت آپ میری گود ہی میں ڈھلک گئے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ آپ وفات پا چکے ہیں، ایسی حالت میں ان سے وصیت کب فرمائی؟

وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑا جائے۔

عامر بن سعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے، اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، آپ اس جگہ مرنا ناپسند فرماتے تھے جہاں سے ہجرت کی ہو، ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابن عفراء پر رحم فرمائے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: نصف کی؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: تہائی کی؟ فرمایا: تہائی کا ورنہ، لیکن تہائی انتہائی وصیت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ انہیں غریب چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور جو کچھ تم راہ خدا میں خرچ کرو، وہ صدقہ ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں دو وہ بھی صدقہ ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں بلند فرمائے گا تو بہت سے لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے جبکہ بعض لوگ ضرر پائیں گے۔ ان دنوں آپ

إِلَّا ابْنَةٌ.

حضرت سعد بن ابی وقاص کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھی۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ.

تہائی کی وصیت کرنا۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ ذمی کے لیے بھی تہائی مال تک ہی وصیت کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان کے درمیان اسی طرح فیصلہ کرو، جیسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ.

عروہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا: کاش وصیت کے معاملے میں لوگ چوتھائی مال تک جاتے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہائی تک کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن تہائی کو بھی بہت بتایا ہے۔

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي قَالَ لَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ قُلْتُ أُوصِي بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ.

عامر بن سعد اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے میری ایڑیوں پر نہ لوٹائے۔ آپ نے فرمایا، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں بلند مرتبہ فرمائے کہ تمہاری ذات سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہو جائے گا۔ میں عرض گزار ہوا میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے جبکہ میری صرف ایک لڑکی ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کر دوں۔ فرمایا نصف تو زیادہ ہے۔ عرض کیا تو تہائی مال کی وصیت کر دوں۔ فرمایا تہائی مال کی کر دو اگرچہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ پس لوگ تہائی مال تک وصیت کرنے لگے اور یہ ...

بَابُ قَوْلِ الْمُوصِي لِوَصِيِّهِ تَعَاهَدْ وَلَدِي وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوَى.

موصی کا وصی سے کہنا کہ میری اولاد کی اعانت کرنا اور وصی کو کیسا دعویٰ کرنا جائز ہے۔

۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے تم اسے اپنی تحویل میں رکھنا۔ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضرت سعد نے لڑکے کو لیا اور فرمایا یہ میرا بھتیجا ہے، اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ یہ سن کر عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے جو ان کے بستر پر پیدا ہوا۔ دونوں حضرات اس سلسلے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

بَابُ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ.

١٩ - حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

بَابُ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ.

بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ کی بارگاہ میں لے گئے۔ حضرت سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کے بارے میں انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ صاحب فراش کے لیے بیٹا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ پھر آپ نے ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے اس لڑکے کی عتبہ سے مشابہت ملاحظہ فرمائی تھی۔ پس اس لڑکے نے حضرت ام المؤمنین کو تاحیات نہیں دیکھا۔

مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر پتھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے کیا فلاں نے؟ اسی طرح باری باری نام لیتے گئے یہاں تک کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ اس یہودی کو لایا گیا اور پوچھنے پر اس نے اقرار کر لیا۔ نبی کریم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابتدائے اسلام کے متعلق مدت میں مال اولاد کا حق ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ فرما دیا اور ایک مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ مقرر فرما دیا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دلوایا۔ بیوی کا حق آٹھواں حصہ اولاد ہونے کی صورت میں اور چوتھائی دیا جبکہ خاوند کا نصف اور اولاد ہونے کی صورت میں چوتھائی مقرر فرمایا۔

مرتے وقت کی خیرات

ابو زرعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ کونسی خیرات افضل ہے؟ فرمایا اس وقت کی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ.

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلِهِ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُوصِي الْعَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ.

۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ

پاس رکھی جائے، تو خیانت کرے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ کی تاویل ہے

اور مذکور ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرض ادا کرو اور ارشاد خداوندی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کرو، پس امانت کی ادائیگی کا فریضہ وصیت کے نفل کی نسبت بہت ہی ضروری ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ مالدار ہونے کی حالت میں ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے مولیٰ کے مال کی نگہبانی کرنے والا ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال مانگا۔ آپ نے مجھے عطا فرمایا پھر میں نے آپ سے پھر مانگا تو پھر آپ نے مرحمت فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے حکیم! بیشک مال دیکھنے میں خوشنما اور ذائقے میں شیریں ہے، جو کوئی اس کو نفس کی بے نیازی سے لے تو اس کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے، اور جو اس کو نفس کی طمع کے باعث حاصل کرے گا اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کھاتا چلا جائے اور شکم سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم فرماتے ہیں میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے، آپ کے بعد میں کسی سے سوال نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ دوں۔ پس حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے عہد خلافت میں انہیں سالانہ وظیفہ دینے کے لیے طلب کیا، تب بھی انکار ہی کیا۔ حضرت عمر نے اعلان فرمایا اے مسلمانو! گواہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت میں جو حضرت حکیم کا حصہ مقرر فرمایا ہے میں نے ان کا حصہ ان پر پیش کیا

رحمہ اللہ۔

لیکن انہوں نے حصہ لینے سے صاف انکار کر دیا یہی نہیں بلکہ حضرت حکیم نے نبی کریم کے بعد کسی بھی شخص سے کبھی مال کا لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے اللہ ان پر رحم فرمائے

ف: دنیا اور مال چونکہ دیکھنے میں خوشنما اور ذائقے میں شیریں ہے، اس لیے نفس ان کا دلدادہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کی حقیقت بتاتے ہوئے فرمایا کہ نفس کی طمع سے اسے حاصل کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو کھاتا چلا جائے اور شکم سیر نہ ہو۔ واقعی مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالکل درست فرمایا ہے کیونکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کا صاحب اختیار طبقہ مال و دولت اور اپنی قوم کو لوٹ رہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس کچھ کم یا زیادہ دولت کا کوئی شمار نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان میں سے کوئی فرد بھی غرض کی چیزوں کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ ان کی آپس میں دوستی ہے زراعت ملک سے رقابت اور رسہ کشی ہے تو لوٹ مار کے لیے۔

رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے قیامت تک کے حالات کو ملاحظہ کر کے فرمایا تھا۔

خدا کی قسم، مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے خطرہ اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں پھنس جاؤ گے۔	واللہ لا اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا الی الدنیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ مجھے اس بات کا کوئی خطرہ ہی نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے لیکن آج بعض سادہ لوح اور ایسے بے شمار پیدا ہو گئے ہیں جنہیں اپنے سوا باقی سارے مسلمان شرک کے سمندر میں ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ وہ مخبر صادق یہ عالم انہیں ایسا نظر عطا فرمائے جس سے مسلمان انہیں مسلمان ہی نظر آنے لگیں۔ مسلمان شرک پسند نہیں ہیں بلکہ دولت کے پجاری ہو گئے ہیں۔ دنیا حاصل کرنے اور دولت جمع کرنے کی حرص اتنی زور پکڑ چکی ہے کہ حلال و حرام کا امتیاز ختم کر دیا ہے۔ الا ماشاء اللہ کہ تقریباً ہر ایک اس دوڑ میں شامل ہے۔ امیروں اور حکام نے تو دولت سمیٹنے کی اس دوڑ میں وہ چھاپہ مار رکھا ہے کہ غریب عوام کا جینا حرام کر رکھا ہے اور اس کے باوجود ہر ایک عوام اور قوم کی خیر خواہی کا دعویدار ہے۔ مذہبی حلقوں سے بڑھ چڑھ کر یہ سیر کا رہتا ہے جرم و دنیا، خوف خدا اور خطرۂ روز جزا کے نام کی کوئی چیز بھی ان کے قریب سے نہیں پھٹکتی۔ قوم کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک دولت کا ایسا عمومی جنون طاری ہے جو دولت کا محبت سوار ہے جنہیں کسی انسانیت کی پرواہ نہیں رہی۔ اب ننگ انسانیت بن کر جینے میں زندگی کی بہار نظر آ رہی ہے۔

دولت جمع کرنے کی حرص نے اس قدر جنون طاری کر دیا ہے کہ کوئی لیڈر ہو یا مفتی کے ماتحت بھکاری بن جانا ہے، غریبوں کے ساتھ امیر بھی بھیک مانگنے سے کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ غریب بچے تو بھکاری ہیں اور امیر بڑے بھکاری، بکھرے ہوئے تنگ بھکاری ہیں اور عقیدت کے نام پر بھیک حاصل کرتے ہیں۔ بھیک ہی لیتے ہیں تو غیر مسلموں سے بھی اللہ اور رسول کے دشمنوں سے اسلام و مسلمین کے بد خواہوں سے۔ حکام رشوت کے طور پر غریبوں سے بھیک لیتے ہیں اور علمائے دین لوگوں کے چندوں پر پل رہے ہیں اور سجادہ نشین حضرات نذرانوں کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں۔ تسبیح کے دانوں کو حرکت میں رکھتے ہیں نیچے والے اور اوپر والے ہاتھ کا فرق مٹا ہوا ہے۔ دیکھا جاتا ہے لینے والے اور دینے والے کا امتیاز مٹا ہوا ہے بس پیسہ آنا چاہیے خواہ کسی طرح بھی آئے۔ شاعر مشرق یہ بھول بھلیاں یاد کرواتے ہیں۔

اے طائر لاہوتی! اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی !!!

۴۴- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ.

سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم میں ہر شخص نگہبان ہے اور جو اس کے زیر نگرانی ہیں ان کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ امام بھی نگہبان ہے اور رعیت کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور ان کے بارے میں جواب دہ ہوگا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں نگہبان ہے اور اپنی زیر نگرانی چیزوں اور افراد کے بارے میں پوچھی جائے گی۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور جو چیزیں اس کی تحویل میں ہیں ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ غالباً آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے۔

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى لِأَقَارِبِهِ

وَمَنِ الْأَقَارِبُ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ أَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ.

عزیز و اقارب کے لیے وقف یا وصیت کرنا اور یہ کہ عزیز و اقارب کون ہیں۔ ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، یہ باغ اپنے غریب اقارب کو دے دو۔ پس انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دے دیا جو دونوں کے چچا زاد بھائی تھے۔ اور انصاری (محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ کے والد ثمامہ اور حضرت انس سے مروی) حدیث ثابت کی مثل روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ باغ اپنے غریب قرابت داروں کو دے دو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو دے دیا جو میری نسبت ان کے زیادہ قریبی تھے اور حضرت حسان اور حضرت ابی کی قرابت حضرت ابو طلحہ سے یوں تھی کہ ان (ابو طلحہ) کا نام زید ہے سلسلہ نسب یوں ہے زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام [illegible] ابو طلحہ اور حسان [illegible] جا کر مل جاتے ہیں [illegible] تیسرے باپ ہیں اور حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار پس حضرت حسان، حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی چھ پشتوں کے بعد [illegible] مالک پر جا کے مل جاتے ہیں اور ان کا نسب یوں ہے ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار پس عمرو بن مالک ایسے ہیں جو حضرت حسان، حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی [illegible]

۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرا خیال ہے تم اسے (اپنے باغ کو) اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ایسا ہی کروں گا۔ پس ابو طلحہ نے اسے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت "اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ" نازل ہوئی تو نبی کریم نے قریش کے خاندانوں میں سے بنی فہر اور بنی عدی کو پکارا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ اتری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے گروہ!

بَابٌ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ

کیا اقارب میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۴) نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گروہ قریش! یا اسی جیسا کوئی اور لفظ فرمایا، اپنی جانوں کو (جہنم کی آگ سے) بچاؤ، میں اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارے کوئی کام نہیں آ سکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے مقابل آپ کے کام بھی نہیں آ سکتا۔ اے رسول خدا کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے مقابل آپ کے بھی کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے محمد کی بیٹی فاطمہ! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے لیکن اللہ تعالیٰ کے مقابل میں تیرے بھی کام نہیں آ سکتا۔ اس حدیث کی متابعت اصبغ نے ابن وہب، یونس سے کی۔

بَابٌ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ

وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ وَكَذَلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ۔

کیا وقف کرنے والا وقف کی ہوئی چیز سے نفع حاصل کر سکتا ہے

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرط لگائی کہ جو اس کا انتظام کرے تو اس کے لیے اس میں سے کھانے میں کوئی قباحت نہیں جبکہ کبھی وقف کرنے والا ہی انتظام کرتا ہے اور کبھی کوئی دوسرا منتظم ہوتا ہے۔ جو اونٹ یا کوئی اور چیز راہ خدا میں وقف کرے تو

٢٧. حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة فقال له اركبها فقال يا رسول الله إنها بدنة فقال في الثالثة أو في الرابعة اركبها ويلك أو ويحك.

٢٨. حدثنا إسماعيل حدثنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة فقال اركبها قال يا رسول الله إنها بدنة قال اركبها ويلك في الثانية أو في الثالثة.

باب إذا وقف شيئا فلم يدفعه إلى غيره فهو جائز لأن عمر أوقف وقال لا جناح على من وليه أن يأكل ولم يخص إن وليه عمر أو غيره قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي طلحة أرى أن تجعلها في الأقربين فقال أفعل فقسمها في أقاربه وبني عمه.

باب إذا قال داري صدقة لله ولم يبين للفقراء أو غيرهم فهو جائز ويضعها في الأقربين أو حيث أراد قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي طلحة حين قال أحب أموالي إلي بيرحاء وإنها صدقة لله فأجاز النبي صلى الله عليه وسلم ذلك وقال بعضهم لا يجوز حتى يبين لمن والأول أصح.

باب إذا قال أرضي أو بستاني صدقة عن أمي فهو جائز وإن لم يبين لمن ذلك.

٢٩. حدثنا محمد أخبرنا مخلد بن يزيد

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو ہانک کر لیے جا رہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا، سوار ہو جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا، سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے یا تجھ پر افسوس ہے۔

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لیے جا رہا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے جواب دیا، یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے۔

اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے سپرد نہ کرے تب بھی جائز ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز وقف کی اور فرمایا کہ متولی پر اس چیز میں سے کھانے کا کوئی ڈر نہیں اور اس کی تخصیص بھی نہیں کہ اس کا متولی عمر ہو یا کوئی دوسرا، نبی کریم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے خیال میں تم یہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو، وہ عرض گزار ہوئے میں ایسا ہی کروں گا۔ پس اسے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ ذکر نہ کرے کہ فقیروں کے لیے ہے یا دوسروں کے لیے، تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو یا جسے چاہیں دینے کا ارادہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جبکہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں یہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے اموال میں سے بیرحا باغ زیادہ پسند ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، پس نبی کریم نے اسکی اجازت دیدی اور بعض حضرات کا قول ہے کہ وقف جائز نہیں جب تک نہ بتا دیا جائے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

جب کوئی یہ کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے تو جائز ہے اگرچہ یہ ظاہر نہ کرے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا.

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اس وقت موجود نہ تھے، وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا اور میں اس وقت حاضر نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

بَابٌ إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ أَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ أَوْ دَوَابِّهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

جب کوئی اپنا کچھ مال، لونڈی، غلام یا جانور صدقہ یا وقف کرنا۔

٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ.

عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن کعب کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ رسالت میں یہ عرض کرتے ہوئے سنا، یا رسول اللہ! میری جانب سے توبہ قبول ہونے کا شکریہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں اپنے سارے مال کو خرچ کر کے اس سے جدا ہو جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوئے تو خیبر کی زمین والا حصہ

بَابٌ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ

اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر وکیل کا اسے واپس کر دینا

وَقَالَ إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيقَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا فَهِيَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ يَا أَبَا طَلْحَةَ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِينَ فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ اس چیز کو راہِ خدا میں خرچ نہ کرو جو تمہاری پسندیدہ ہے اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاء سب سے پیارا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک باغ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہو کر سایہ میں بیٹھا کرتے اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ پس میں اپنے اس باغ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، میں اس کے اجر و ثواب کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔ پس اسے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں جس طرح اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واہ اے ابو طلحہ! یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے، ہم نے تمہاری طرف سے اسے قبول کیا اور اپنی جانب سے تمہیں لوٹاتے ہیں کہ اسے اپنے

قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَقِيلَ لَهُ تَبِيعُ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا أَبِيعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِي حُدَيْلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ.

بَابُ ٢٦ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ

٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللهِ مَا نُسِخَتْ وَلَكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِي يَرْزُقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ.

بَابُ ٢٧ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُتَوَفَّى فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ وَقَضَاءِ النُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ.

٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا.

٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

بَابُ ٢٨ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

اقارب میں تقسیم کر دو پس ابو طلحہ نے اسے اپنے عزیزوں اور قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت ابی اور حضرت حسان بھی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت حسان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ حضرت ابو طلحہ کے صدقہ کو بیچ رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجور کو ایک صاع دراہم کے بدلے کیوں نہ بیچوں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ باغ قصر بنی حدیلہ کی جگہ تھا۔

آیت وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورۃ النساء، آیت ۸) کا حکم منسوخ ہو گیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو وارث ہیں یہی وہ ہیں جنہیں ان کا حق ملنا چاہیے اور دوسرے وہ جو وارث نہیں ہیں یا وراثت کے متعلق حکم خداوندی ہے کہ ان سے معقول بات کرو، ان سے کہہ دینا چاہیے کہ انہیں کچھ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

میت کی طرف سے خیرات کرنے اور اس کی نذر پوری کرنے کا استحباب۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ محترمہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے، اگر انہیں مہلت گویائی حاصل رہتی تو خیرات کرتیں۔ پس کیا میں ان کی جانب سے خیرات کر سکتا ہوں؟ فرمان رسالت ہوا، ہاں ان کی جانب سے خیرات کرو۔

عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کیا کہ میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک منت کا پورا کرنا باقی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ تم ان کی طرف سے پوری کرو۔

وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا۔

عکرمہ مولی ابن عباس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی ساعدہ کی برادری سے تھے۔ جب ان کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا اس وقت یہ موجود نہ تھے۔ پھر وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میری والدہ میری عدم موجودگی میں انتقال کر گئی ہیں۔ اگر میں ان کی جانب سے کچھ صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ عرض گزار ہوئے تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ

آیت وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ کی تفسیر۔ اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کرو اور پاک مال سے ناپاک نہ بدلو اور ان کے مال کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں میں انصاف نہ کر سکو گے تو اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَ اللَّهُ فِي هَذِهِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حکم الٰہی "اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان میں سے اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کر لو" (سورۃ النساء، آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے سرپرست کی زیر تربیت ہو پس وہ اس کے حسن و جمال اور مال کے باعث دل میں اس سے نکاح کر لینے کا خواہشمند ہو لیکن دوسری عورتوں سے کم مہر ادا کرنا چاہے۔ تو ان سے نکاح کرنے کی ممانعت کر دی گئی مگر یہ کہ انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کر لینے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) نازل فرمائی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ جب یتیم لڑکی صاحب جمال و مال ہو تو اس سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہیں لیکن خاندانی حق کے برابر مہر نہیں دینا چاہتے، حالانکہ اس کے پاس اگر مال اور جمال کی کمی ہو تو اس کو نظر انداز کر کے دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں، جب رغبت کرتے ہیں تو اس سے نکاح کرنے کے سبب انصاف کے ساتھ پورا حق دیتے ہیں۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَّبِدَارًا أَنْ يَّكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا حَسِيبًا يَعْنِي كَافِيًا.

بَابٌ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَّعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ.

٢٦٣ - حَدَّثَنَا هٰرُونُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَّوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَّهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَّكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُّ مَالًا وَّهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهٖ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ يُّنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ عُمَرُ فَصَدَقَتُهٗ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهٖ.

٢٦٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ

ارشاد خداوندی ہے: اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں تو اگر تم ان میں سمجھ داری دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کردو اور انہیں زیادہ اسراف سے اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں مت کھاؤ اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ مناسب مقدار میں کھائے، پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کرلو اور اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ مردوں کے لیے مال میں سے حصہ ہے جو ان کے ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ گئے اور عورتوں کے لیے اس میں حصہ ہے جو ان کے ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ گئے، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، ہر ایک کا ایک مقررہ اندازے کے مطابق حصہ ہے (سورۃ النساء، آیت ۶، ۷) یہاں حسیبًا سے کافی مراد ہے۔

وصی کو یتیم کے مال سے محنت کے برابر کھانا جائز ہے

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہد رسالت میں اپنی ایک زمین وقف کردی تھی جس کو ثمغ کہتے تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے ایک زمین ملی ہے جو بڑی نفیس ہے، میں اسے صدقہ دینا (خیرات کرنا) چاہتا ہوں۔ نبی کریم نے فرمایا۔ اصل زمین کو صدقہ کردو تاکہ نہ بیچی جائے نہ ہبہ ہو اور نہ وراثت ہو سکے، البتہ اس کے پھل راہ خدا میں وقف کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کردیا اور آپ کا یہ صدقہ راہ خدا میں، غلاموں، مسکینوں، مہمانوں، مسافروں اور قرابت داروں کے لیے تھا۔ نگرانی کرنے والا بھی اگر دستور کے مطابق وقف میں سے کھائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ یا اپنے کسی ایسے دوست کو کھلائے جو مالدار نہ ہو۔

ہشام کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حکم خداوندی تھا: اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ مناسب مقدار میں کھائے (سورۃ النساء آیت ۶)

وفي والي اليتيم أن يصيب من ماله إذا كان محتاجا بقدر ماله بالمعروف.

باب ٢٣ قول الله تعالى إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما إنما يأكلون في بطونهم نارا وسيصلون سعيرا.

٣٨ ـ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال عن ثور بن زيد المدني عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله وما هن قال الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق وأكل الربا وأكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات.

باب قول الله تعالى ويسألونك عن اليتامى قل إصلاح لهم خير وإن تخالطوهم فإخوانكم إلى الآية والله يعلم المفسد من المصلح ولو شاء الله لأعنتكم إن الله عزيز حكيم لأعنتكم لأحرجكم وضيق وعنت خضعت وقال لنا سليمان حدثنا حماد عن أيوب عن نافع قال ما رد ابن عمر على أحد وصية وكان ابن سيرين أحب الأشياء إليه في مال اليتيم أن يجتمع إليه نصحاؤه وأولياؤه فينظروا الذي هو خير له وكان طاوس إذا سئل عن شيء من أمر اليتامى قرأ والله يعلم المفسد من المصلح وقال عطاء في يتامى الصغير والكبير ينفق الولي على كل إنسان بقدره من حصته.

باب استخدام اليتيم في السفر والحضر إذا كان صلاحا له ونظر الأم وزوجها لليتيم.

٣٩ ـ حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن كثير حدثنا

کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال کے متعلق آیت نازل ہوئی ہے یعنی اگر وہ محتاج ہو تو اپنی خدمت کے مطابق مال لے سکتا ہے

آیت إن الذين يأكلون أموال اليتامى کا مفہوم ہے کہ وہ آگ کھاتے ہیں اور جہنم میں جائیں گے

(سورۃ النساء آیت ۱۰)

ابوالغیث اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سات تباہ کن گناہوں سے بچو۔ جب لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) اس جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے (۴) سود خوری (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) لڑائی سے جہاد کے دن بھاگ جانا (۷) اور پاک دامن اور بھولی بھالی مسلمان عورت پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۰) لأعنتكم سے مراد یہ ہے کہ تمہیں حرج اور تنگی میں ڈال دیتا اور عنت [illegible] جس کا مطلب ہے جھک گئے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ سلیمان، حماد، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر [illegible] اور ابن سیرین کو یہ پسند تھا کہ یتیم کے مال کا بندوبست کرنے کے لیے اس کے خیر خواہ اور ولی اکٹھے ہوں تاکہ اس کی بہتری کے لیے غور و فکر کریں اور طاؤس سے جب [illegible] کوئی یتیموں کے بارے میں پوچھتا تو وہ یہ آیت [illegible] پڑھتے۔

یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا خواہ سفر ہو یا حضر جبکہ مقصود اس کی بھلائی ہو۔

عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

ابن عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا۔

بَابٌ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا وَ

ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کا کوئی خادم نہیں رکھا ہوا تھا۔ ... حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور لے کر مجھے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! انس سمجھدار لڑکا ہے لہٰذا یہ آپ کی خدمت گزاری کا شرف حاصل کرے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس سال تک سفر و حضر میں آپ کی خدمت گزاری کی سعادت میں نے حاصل کی لیکن جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں کبھی آپ نے نہیں فرمایا کہ یوں کیوں کیا؟ اور

زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا گیا کہ مدینہ منورہ کے اندر انصار میں سے کھجوروں کی دولت حضرت ابو طلحہ کے پاس سب سے زیادہ تھی اور انہیں بیرحاء نامی باغ بہت پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا بہترین پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ تو حضرت ابو طلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاء باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے مجھے بارگاہ خداوندی سے اس کی بھلائی اور ذخیرہ آخرت کی امید ہے جہاں مناسب خیال فرمائیں آپ اسے خرچ فرمائیں۔ آپ نے ان کے اس اقدام کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ یہ بہت نفع دینے والا مال ہے یا چلنے پھرنے والا مال ہے اس میں ابن مسلمہ راوی کو شک ہے جو آپ نے کہا اور میں نے

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (حضرت سعد بن عبادہ) بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ان کی والدہ محترمہ فوت ہو گئی ہیں، اگر میں ان کی جانب سے خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے تو میرا مخراف نامی باغ ہے جس میں آپ کو گواہ بنا کر ان کی

۔ ... تقسیم کر دیا ... تھا۔

أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا.

بَابٌ إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ

٤٢ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ.

بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ.

٤٣ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ

٤٤ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّيْفِ.

بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

٤٥ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ

طرف سے خیرات کرتا ہوں۔

مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے جبکہ اجتماعی طور پر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا اے بنی نجار! تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے قیمت لے لو، وہ باغ کی جگہ مسجد کے لیے مطلوب تھی۔ وہ عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم! اس کی قیمت ہم نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔

وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے۔

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین ملا ہوا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا عمدہ مال مجھے کبھی حاصل نہیں ہوا۔ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی اپنی ملکیت رکھو اور اس کا منافع صدقہ کرو۔ تو انہوں نے اسی طرح اسے خیرات کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت ہوگی نہ کسی کو ہبہ ہوگی اور نہ کسی کو میراث میں ملے گی اور اس کی آمدنی فقراء، قرابت داروں، گردن چھڑانے والوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے ہے۔ انتظام کرنے والے کے لیے گناہ نہیں ہے اگر وہ بھی حسب ضرورت کھالے یا اپنے کسی غریب دوست کو کھلائے۔

غنی، فقیر اور مہمان پر وقف کرنا۔

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ہاتھ آئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا، آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو اسے فقراء، مساکین، رشتہ داروں اور مہمانوں پر وقف کر دو۔

مسجد کے لیے زمین وقف کرنا۔

ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

يُحَدِّثُنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ.

بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتْجُرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذَلِكَ الْأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا.

۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ.

بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَهُ وَيُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا.

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ

روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنے قدم میمنت لزوم سے نوازا تو آپ نے سب سے پہلے مسجد تعمیر کرنے کا حکم فرمایا اور بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت چکا لو انہوں نے عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہم اس کی قیمت

جانور گھوڑے سامان اور نقدی یا سونا چاندی وقف کرنا

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں راہ خدا میں وقف کیں اور اپنے غلام کے سپرد کر دیں جو تجارت کرتا ہے اور اسے بتا دیا کہ ان کا منافع محتاجوں اور قرابت داروں کے

[illegible]

منافع سے خود بھی کھا سکتا ہے یا نہیں انہوں نے جواب دیا کہ جو اس سے کھانے کا حق نہیں رکھتا۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری کا گھوڑا راہ خدا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نذر کر دیا تھا تاکہ اس پر کوئی آدمی بوقت جہاد سوار ہو سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع کی گئی کہ جس گھوڑے کو انہوں نے وقف کیا تھا وہ بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اسے خرید سکتا ہوں۔ ارشاد فرمایا نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹاؤ۔

وقفی جائیداد کے نگران کی اجرت

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث دینار وغیرہ تقسیم نہ کریں، بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میری ازواج مطہرات کے خراجات اور خدمت گزاروں کی اجرت کے بعد صدقہ ہے۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی کہ اس کا منتظم خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے، اور اپنے غریب دوست کو بھی کھلا سکتا ہے۔

وقف کی چیز سے خود بھی فائدہ اٹھانا جائز ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکان

وَأَوْقَفَ أَنَسٌ دَارًا فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُورِهِ وَقَالَ لِلْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلَا مُضَرٍّ بِهَا فَإِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنْشُدُكُمْ وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ.

وقف کر دیا تھا لیکن جب وہ مدینہ منورہ آتے تو اس میں ٹھہرتے تھے۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض گھر وقف کر دیئے تھے اور اپنی مطلقہ صاحبزادیوں سے فرمایا تھا کہ ان میں رہیں لیکن نقصان نہ پہنچائیں اور نہ تکلیف اٹھائیں، ہاں اگر کوئی خاوند کے سبب ان میں رہنے سے مستغنی ہو جائے تو اسے اس میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حصہ اپنی ضرورت مند اولاد کو رہنے کے لیے دے دیا تھا۔ ابو عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین جب محصور ہو گئے تو آپ بالا خانے پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات آپ کے علم میں نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ جو رومہ کے کنویں کو خرید کر دے دے وہ جنتی ہے تو وہ کنواں میں نے خریدا۔ کیا آپ اس بات سے واقف نہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو تنگی والے لشکر یعنی غزوہ تبوک کے لیے سامان فراہم کرے وہ جنتی ہے تو میں نے اسے سازوسامان سے لیس اور مسلح کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ تمام اصحاب نے آپ کی تصدیق کی۔

بَابٌ ۳۲ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

فی سبیل اللہ وقف کرنا جائز ہے۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ.

ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی نجار! تم اپنے باغ کی مجھ سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے، ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے لینا چاہتے ہیں۔

بَابٌ ۳۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكْتُمُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی ہے جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہوں یا غیروں میں سے دو، جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے، ان دونوں کو نماز کے بعد روک لو، اگر تمہیں کچھ شک پڑے تو وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے، ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں

شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۔ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۔ وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ۔

بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ ۔

٥٠ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ

ہیں ہیں۔ پھر اگر پتہ چلے کہ دونوں گناہ و غلط بیانی کے مرتکب ہوئے تو ان کی جگہ ان میں سے گواہی دینے کے لیے وہ آئیں اور کھڑے ہوں اور کہیں کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی سے ان کا حق ملے کہ ان کو نقصان پہنچایا ہے لیکن میت سے زیادہ قریب ہیں، پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے اور ہم حد سے نہیں بڑھے۔ ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں۔ یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہ ٹھیک ٹھیک ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کر دی جائیں ان کی قسموں کے بعد اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ نافرمانوں کو راہ نہیں دیتا۔ (سورہ المائدہ، آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کو نکلا۔ پس ایسے ملک میں سہمی کا انتقال ہو گیا جہاں مسلمان کوئی نہ تھا۔ جب وہ اس کے سامان کو لے کر واپس لوٹے تو ورثاء نے اس کے سامان میں چاندی کا ایک جام نہ پایا جس پر سونے کا نقش و نگار تھا۔ دربار رسالت میں شکایت پہنچائی گئی تو رسول اللہ نے ان دونوں سے قسم لی۔ وہ قسم کھا گئے۔ اس کے بعد مکہ میں وہ جام مل گیا اور مالکوں نے بتایا کہ ہم نے تمیم داری اور عدی بن بداء سے خریدا تھا۔ پس میت کے اولیاء میں سے دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی پہلے دونوں حضرات کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور بیشک یہ جام ہمارے عزیز کا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی۔

وصی ورثہ کی غیر حاضری میں بھی میت کا قرضہ ادا کر سکتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کر گئے۔ انہوں نے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑیں اور ان کے اوپر کچھ قرض تھا۔ جب کھجوریں توڑنے کے دن آئے تو میں رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار

دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ

ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ میرے والد محترم غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے اور انہوں نے کافی قرض پیچھے چھوڑا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ قرض خواہوں کے پاس تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر کچھ تخفیف کر دیں گے۔ فرمایا تم جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کی علیحدہ ڈھیری

فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا وَاللّٰهِ رَاضٍ اَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

تو میں ارشاد کی تعمیل کر کے آپ کو بلا لایا۔ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر اور بھی سختی سے تقاضا کرنے لگے۔ آپ نے جب ان کا یہ طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور پھر اس کے اوپر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ پس آپ پیمانہ بھر بھر کر انہیں دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے والد کا سارا قرض ادا کروا دیا جبکہ خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا تھا کہ سارا قرض ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاسکوں۔ خدا کی قسم وہ سارے ڈھیر محفوظ رہے حتیٰ کہ میں اسی ڈھیر کو دیکھتا جس پر رسول اللہ بیٹھے تھے تو میں محسوس کرتا تھا کہ اس میں سے گویا ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔

ف: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان کی پیداوار کی کھجوروں سے بھی زیادہ قرضہ تھا۔ قرض خواہ تخفیف کرنے پر رضامند نہ ہوئے۔ تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش میں آگیا۔ آپ نے قرض خواہوں کو اپنے دست خاص سے ناپ کر کھجوریں دیں۔ یہاں تک کہ ایک ہی کھجوروں کے ڈھیر سے ان کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور بقول حضرت جابر اس ڈھیر کو دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ یہ کیا ہوا کیسے ہوا؟ یہی واقعہ اسی جلد کی حدیث ۱۲۲۳ میں بھی مذکور ہے۔

یہی کرم ان کی شان کریمی تھی جس کے بارے میں خود پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنی میرا محبوب ایمان والوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔ اسی شفقت و رحمت کے باعث ہر صحابی کے دل میں یہی گمان گزرتا تھا کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ مجھ پر مہربان ہیں۔ حالانکہ وہ سب پر ہی مہربان تھے۔ سب پر ہی بہت زیادہ مہربان تھے اور آج بھی سارے ہی اہل ایمان حضرات پر وہ بہت ہی زیادہ مہربان ہیں بلکہ وہ ہمیشہ ہر صاحب ایمان پر بہت ہی زیادہ مہربان رہیں گے۔ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ کوئی صاحب ایمان اپنے آپ کو ان کی مہربانی کا مستحق تو بنائے پھر دیکھے کہ ان کی مہربانی کی گنگا کس طرح اس پر برستی ہے۔ یقیناً وہ زبان حال سے یہی کہے گا:

تیرے کرم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں

جو یہ کہتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا کیا وہ شان رسالت کے قائل ہیں؟ کیا وہ آپ کے فضائل و مناصب کو تسلیم کرتے ہیں؟ معلوم نہیں شان مصطفیٰ کا انکار کرنے میں انہیں دارین کی کونسی بھلائی نظر آتی ہے؟ بجز ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے میں کونسا فائدہ نظر آتا ہے؟ جب خدا کے محبوب سے بڑھ کر مہربان اور کریم کوئی اور نہیں تو کیا ایسے آقا و مولا کی شان گھٹانا ہی ان کا حق ہے کہ تعریف کی جگہ ان کی تنقیص کی جائے۔ ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خالق و مالک کے بعد سب سے بڑھ کر قابل تعریف ہستی وہی ہے اور اسی لیے ان کا نام نامی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) رکھا گیا ہے کہ بہت ہی زیادہ تعریف کئے گئے ہیں اور ان کی بہت ہی زیادہ تعریف کی جائے۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیسی سزا ملے گی کہ مسلمان کہلاتے ہوئے ان کی توہین و تنقیص میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کی بابت کسی خیر خواہ نے یہ بات کہی ہے۔

اور تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

ان تو انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا قرضہ انہی کی کھجوروں سے ادا کر دیا۔ ان کی کھجوروں میں سے تو ایک بھی کھجور کم نہیں ہوئی تھی پھر قرضے میں جو کھجوریں دی وہ کہاں سے اور کیسے آئی تھیں! اسے یہی تو وہ راز ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اسے صرف خدا جانتا ہے اور حبیب خدا جانتا ہے کیونکہ انھیں جو کچھ بتایا ہے اسے کا حصہ بہرہ دوگار عالم ہی جانتا ہے اور اسی لیے انہیں اپنی نعمتوں کا تقسیم کرنے والا مقرر فرمایا ہے۔ خود رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حقیقت کا یوں اعلان فرمایا۔ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ اَنَا قَاسِمٌ اللہ دیتا ہے میں بانٹنے والا ہوں ــــــــ اسی لیے تو صحابہ کرام ان کے آگے جھولی کر دیتے اور وہ ان کی جھولیاں خیر سے بھر دیتے تھے۔ کیوں وہ ایسا نہ کرتے جبکہ بانٹنے والے کے آگے ہر کسی کو ہاتھ پھیلانے پڑتے ہیں۔ خدا سب کچھ دے رہا ہے اور محبوب خدا سب کچھ بانٹ رہے ہیں۔ سب ان کے در کا صدقہ کھا رہے ہیں جبکہ کوئی احسان مان رہا ہے اور کوئی احسان بھی نہیں مانتا لیکن وہ برابر بانٹتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان کے ہاتھ بظاہر خالی نظر آتے تھے اسی حقیقت کو ایک عاشق نے رازِ خوبی بیان کیا ہے۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ

جہاد کی فضیلت اور سیرت رسول عربی۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے۔ بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں۔ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول و اقرار کا پورا کون ہے۔ تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سراہنے والے، روزے رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے، اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو۔ (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۱، ۱۱۲)

۱۵ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل سب سے افضل ہے ارشاد فرمایا نماز کا وقت پر پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد

أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ۔

میں خاموش ہو گیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید دریافت کرتا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امور بھی بیان فرماتے۔

* * *

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد یہاں سے ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں اب جہاد اور اعلائے کلمۃ الحق کی نیت ہے پس جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو جایا کرو۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو سارے اعمال سے افضل سمجھتے ہیں۔ پھر ہم (عورتیں) بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ ارشاد فرمایا، تمہارا یعنی عورتوں کا افضل جہاد تو حج مبرور ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حَصِيْنٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهٗ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهٗ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِيْ طِوَلِهٖ فَيُكْتَبُ لَهٗ حَسَنَاتٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ثواب رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا مجھے تو ایسا کوئی عمل نظر نہیں آتا۔ پھر ارشاد فرمایا، کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو واپس لوٹنے تک تم اپنی مسجد میں متواتر نماز پڑھتے رہو، اور مسلسل روزے رکھتے رہو اور قطعاً افطار نہ کرو؟ وہ عرض گزار ہوا کہ حضور! ایسا کون کر سکتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کا گھوڑا بھی جب رسی میں بندھا ہوا چلنے کے لیے قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

بَابُ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُّجَاهِدٌ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ

افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان اور مال سے راہِ خدا میں جہاد کرے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے۔ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ الصف)

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ

(آیت ۱۰ تا ۱۱)

عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرے۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے، اس کے بعد کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا، وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پہاڑی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ ایسی مثال ہے جیسے کوئی ہمیشہ دن کو روزہ رکھے اور راتوں کو قیام کرے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے کہ اگر شہید ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر زندہ سلامت واپس لوٹا تو پورا ثواب اور مالِ غنیمت لے کر لوٹے گا۔

جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دعا کرنا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت ام حرام حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ان کے گھر جلوہ فرما ہوئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور آپ کے سر مبارک میں شانہ کرنے لگیں۔ رسول اللہ کو نیند آگئی، پھر ہنستے ہوئے آپ بیدار ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو ہنسایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے بیچ پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر

هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

بیٹھے ہیں۔ ... مثل الملوک علی الاسرۃ ہے۔ یا الملوک علی الاسرۃ اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ تو آپ کے لیے رسول اللہ نے دعا کی۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کس چیز پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے جو پہلوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے سمندر کے سینے پر سوار ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ ارشاد فرمایا تم پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو۔ چنانچہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے عہد میں جہاز پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری سے گر کر انتقال فرما گئیں۔

بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهِ سَبِيلِي وَهٰذَا سَبِيلِي

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے۔

کہا جاتا ہے ھذہ سبیلی اور ھذا سبیلی دونوں طرح بولنا درست ہے۔

۵۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ حق ٹھہرا لیا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اسی جگہ بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خوشخبری سنا دیں؟ ارشاد فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرمائے ہیں۔ ایک درجے سے دوسرے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے مابین ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فردوس کا سوال کرنا، کیونکہ جنت کا درمیانی اور اعلیٰ درجہ وہی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ اس کے اوپر عرش الٰہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔ محمد بن فلیح اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے اوپر عرش الٰہی ہے۔

۵۱ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

ابو رجاء، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ.

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے دو آدمی دیکھا، جو میرے پاس آئے پھر مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خوبصورت اور عمدہ گھر میں نے دیکھا نہیں ہے۔ دونوں نے کہا: یہ شہیدوں کا گھر ہے۔

بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ.

صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ مل جانا۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں کمان[1] کے برابر جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں کچھ دیر صبح یا شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

بَابُ الْحُورِ الْعِينِ وَصِفَتِهِنَّ يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ أَنْكَحْنَاهُمْ.

حورِ عین کیا ہیں اور ان کی صفات۔ جنہیں دیکھ کر آنکھ حیرت زدہ ہو جائے گی۔ ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی طرح سفیدی بھی۔ ان کے متعلق جو قرآن کریم میں زوجناہم کا لفظ آیا ہے۔ اس سے مراد انکحناہم ہے یعنی ہم نے ان کا نکاح کر دیا ہے۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بندہ ایسا نہیں جسے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس بھلی جگہ ملے اور پھر بھی دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے، خواہ اسے دنیا و مافیہا سب کچھ دے دیا جائے سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت۔

---

[1] لمبائی کا پیمانہ ہے۔

يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ.

٢٤ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.

٢٥ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

راہ خدا اور ثواب دیکھ چکا ہے۔ لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہو۔ میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں کچھ دیر نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کو کمان کے برابر یا اتنی جگہ مل جائے جس میں کوڑا رکھا جا سکے، تو وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت (جنتی) اہل زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کی درمیانی فضا جگمگا اٹھے اور خوشبو سے بس جائے اور جنتی کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

شہادت کی آرزو کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمان اس بات کو ناپسند نہ کرتے کہ میں جہاد میں چلا جاؤں اور وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور میرے پاس نہیں ہے کہ ساتھ رکھنے کی خاطر سب کو سوار کر دوں، اگر اس بات کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا اور ہمیشہ خدا کی راہ میں جہاد کرتا رہتا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری تو یہ خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے (غزوہ موتہ کے روز) فرمایا تب لشکر اسلام کا جھنڈا زید نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر جعفر بن ابی طالب نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ ان کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر لشکر بنایا جاتا جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ فتح سے سرفراز ہوئے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ وہ ہمارے پاس رہتے۔ ایوب راوی فرماتے ہیں یا آپ نے فرمایا کیا یہ بات ان کے لیے باعث مسرت نہ تھی کہ وہ ہمارے پاس رہتے، اور یہ فرماتے ہوئے آپ کی چشمان مبارک اشکبار تھیں۔

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس واقعہ کو بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۹۰۳، ۱۲۴۵ اور ۲۰۴۲ کے تحت بھی ذکر کیا ہے۔ یہ غزوہ موتہ کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۸ھ میں تین ہزار مسلمان رومیوں سے لڑنے کے لیے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں روانہ فرمائے۔ روانگی کے وقت یہ بھی فرما دیا تھا کہ اگر زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب کو سپہ سالار بنا لینا۔ اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو سپہ سالار مقرر کر لینا۔ اگر یہ بھی شہید کر دیے جائیں تو جس کو چاہو اپنا امیر لشکر بنا لینا۔ مسلمان اسی وقت سمجھ گئے تھے کہ یہ تینوں حضرات ہمارے پاس واپس نہیں آئیں گے۔ یہ بات مفاتیح الغیب یعنی علم غیب سے ہے جو آپ نے قبل از وقت بتا دی تھی۔

جس وقت رومیوں سے جنگ ہوئی تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور صحابۂ کرام کو بتایا کہ لشکر اسلام کو زید بن حارثہ نے سنبھالا، وہ شہید ہو گئے، پھر جعفر نے سنبھالا تو انہیں بھی شہید کر دیا گیا۔ ان کے بعد حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے متعلق بھی اسی طرح خبر دی۔ ان تینوں کے بعد فرمایا کہ اب اسلام کا جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے اٹھا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح دے گا ——— شام کے صوبے میں موتہ کے مقام پر ہونے والی اس لڑائی کے جیسے حالات آپ بروقت صحابۂ کرام کو بتا رہے تھے تو مصطفیٰ کو یہی عالم ہے۔ آپ کے نزدیک کی چیزوں کا یکساں مشاہدہ فرماتے تھے۔ پروردگار عالم نے آپ کے لیے نزدیک اور دور کا معاملہ یکساں کر دیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۵۳ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَقَعَ وَجَبَ۔

جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی شہید اور مجاہدین میں شمار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف سے ہجرت کرتا ہوا نکلا پھر اسے موت نے آ لیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ہو گیا۔ وَقَعَ وَجَبَ کے معنی میں یہاں وقع سے واجب مراد ہے۔ یعنی واجب ہو گا۔

۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز میرے قریب ہی آرام فرما رہے تھے۔ پھر آپ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو اس سمندر پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر۔ عرض گزار ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی، پھر بیدار ہو گئے۔ اس دفعہ بھی پہلے واقعہ کی طرح تکرار کیا اور سوال و جواب ہوا۔ عرض گزار ہوئیں کہ بارگاہ الٰہی میں دعا کیجئے کہ مجھے ان گروہ میں شامل فرمائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد

الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.

کے لیے نکلیں جب حضرت معاویہ کے ساتھ سمندری جہاد کے لیے گئیں۔ پس جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو ملک شام میں اترے۔ ام حرام کو سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا پھر اس سے گر کر انتقال فرما گئیں۔

بَابُ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

٤٧. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى عَامِرٍ فِي سَبْعِيْنَ فَلَمَّا قَدِمُوْا قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُوْنِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيْبًا فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوْهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَئُوْا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوْا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوْهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ فَأَخْبَرَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوْا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

راہِ خدا میں کسی عضو کو صدمہ پہنچنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے کچھ لوگوں کو قبیلہ عامر کی طرف (تبلیغ دین کے لیے) بھیجا جن کی تعداد ستر تھی، جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان) نے کہا کہ پہلے میں تنہا جاتا ہوں اگر انہوں نے مجھے امان دی تو انہیں رسول خدا کا پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم میرے قریب رہنا اور موقع کے مطابق اقدام کرنا۔ پس ان لوگوں نے انہیں امان دے دی۔ ابھی انہیں نبی کریم کا پیغام دے رہے تھے تو انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جس نے ان کے نیزہ مارا کہ پار ہو گیا۔ ان کی زبان مبارک سے نکلا: اللہ اکبر، کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد وہ بقیہ حضرات کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بھی شہید کر ڈالا صرف ایک لنگڑا شخص بچا جو پہاڑ پر چڑھ گیا تھا۔ ہمام راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس کے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے۔ پس حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم کو خبر دی کہ وہ اپنے رب سے جا ملے ہیں، اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور انہیں بھی راضی کر دیا ہے۔ پس ایک مدت تک ہم یہ آیت پڑھتے رہے:

ہماری قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہمیں راضی کر دیا ہے۔ پھر اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ حضور نے چالیس روز تک قبیلہ رعل، ذکوان، بنو لحیان اور عصیہ کے لیے بد دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

---

٤٨. حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی جہاد میں تھے کہ آپ کی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ۔

ایک انگشت مبارک خون آلود ہوگئی۔ اس پر آپ نے شعر پڑھا تو ایک انگلی ہے۔ جو خون آلود ہوئی، اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا ہے۔

بَابٌ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

راہِ خدا میں زخمی ہونا۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے مگر وہ قیامت کے روز یوں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی سی ہوگی۔

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ «تم ہمارے لئے کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا۔» (سورۃ التوبہ آیت ۵۲) اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ۔

عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابوسفیان نے مجھے بتایا کہ ہرقل نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا کہ اس رسول کے ساتھ لڑائی میں تمہاری کیا کیفیت رہتی ہے تم نے بتایا کہ لڑائی ہوتی ہے اور ڈول کی طرح ہے (کبھی اس کے ہاتھ میں کبھی ان کے ہاتھ میں) پس رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی ہے لیکن انجام کار کامیابی ان کے قدم ہی چومتی ہے۔

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا۔

فرمانِ الٰہی ہے: اہلِ ایمان میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور ان کے ارادوں میں ذرا تبدیلی نہیں آئی (سورۃ الاحزاب آیت ۲۳)

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر غزوۂ بدر کے وقت موجود نہ تھے پھر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں اس پہلی جنگ کے وقت حاضر نہ تھا جو آپ نے مشرکین سے لڑی تھی۔ اگر اللہ نے مشرکین سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع دیا تو اللہ تعالیٰ آپ

قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنِ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ.

٢٧. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

کو ترک کر دیا ... اگر ... شمع رسالت کے گرد ... جب احد کا معرکہ ... آیا اور بعض مسلمان میدان جنگ میں ... ہو گئے تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دست دعا دراز کئے۔ الٰہی ان کی حرکت سے ... معذرت کا اظہار کرتا ہوں جو ہمارے بعض ساتھیوں سے سرزد ہوئی ہے اور اس حرکت سے بیزار ہوں جس کے یہ مشرکین مرتکب ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے مشرکین کی جانب پیش قدمی فرمائی تو حضرت سعد بن معاذ سے ملاقات ہو گئی فرمایا اے سعد بن معاذ! نضر کے رب کی قسم جنت (سامنے) ہے، مجھے احد کی اس جانب سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ حضرت سعد بارگاہ رسالت میں ان کا حال بیان کرتے تھے کہ یا رسول اللہ! جو جرأت انہوں نے دکھائی وہ میری استطاعت سے باہر ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے بعد ہم نے انہیں بحالت شہادت پایا تو ان کے جسم پر اسی سے زیادہ تلواروں، تیروں اور نیزوں کے زخم تھے۔ مشرکین نے ان کے کان ناک وغیرہ کاٹ دیئے تھے جس کے باعث کوئی انہیں پہچان نہ سکا بلکہ صرف ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انس فرماتے ہیں ہمارا خیال اور گمان ہے کہ یہ آیت "رجال صدقوا الخ" ان کے اور ان جیسے حضرات کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت انس یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان کی بہن ربیع نے کسی عورت کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تھے۔ رسول خدا نے قصاص کا حکم دیا۔ حضرت انس بن نضر بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے ... یا رسول اللہ ...

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جب مصحف ... نقل کر رہے تھے تو ... مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔ مجھے وہ آیت حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے علاوہ کسی کے پاس نہ ملی جن کی گواہی کو اللہ کے رسول نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ... آیت یہ ہے: مسلمانوں میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دکھایا جو اللہ سے کیا ہوا وعدہ ... سچا کر دکھایا۔

(سورۃ الاحزاب، آیت ۲۳)

۲ تمام ... دانت ... توڑ دیا ... کے ... نہیں توڑے جائیں گے

ف: حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی گواہی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا تھا کیونکہ پروردگارِ عالم نے آپ کو تشریعی امور میں بھی اختیار مرحمت فرمایا تھا۔ اس بات کا اگر قرآن و حدیث سے مدلل بیان کوئی دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجددِ برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "الامن والعلی" دیکھے کہ ان ایمان افروز بیانات سے دل کی کائنات جگمگا اٹھے گی، آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور کی دولت میسر آئے گی کیونکہ محبوبِ خدا کی ذات والا صفات ہی قرارِ قلب و جان اور جانِ ایمان ہے۔ رزقنا اللّٰہ تعالیٰ حبّ حبیبہ الکریم، آمین۔

بَابُ عَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ.

جنگ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میدانِ جہاد میں تم اپنے اعمال کے مطابق کافروں سے جنگ کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، اللہ کو یہ بات بڑی ناپسند ہے کہ وہ کہو جو نہ کرو۔ بیشک اللہ انہیں دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی۔

۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ وَأُسْلِمُ قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلح آدمی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں جہاد کروں یا پہلے اسلام قبول کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ پہلے اسلام قبول کرو، اس کے بعد جہاد کرنا۔ پس وہ مسلمان ہو گیا پھر کافروں سے لڑا اور جامِ شہادت نوش کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے عمل تھوڑے کئے ہیں لیکن ثواب بہت پایا۔

بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ.

نامعلوم شخص کا تیر لگنے سے مرجانا۔

۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدہ ماجدہ حضرت ام الربیع بنت براء بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، اے نبی اللہ! مجھے حارثہ کا حال نہیں بتائیں گے جو بدر کی لڑائی میں مارا گیا تھا جبکہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں، اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ وزاری کروں۔ ارشاد فرمایا۔ اے ام حارثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے لختِ جگر نے فردوسِ اعلیٰ پائی ہے۔

ف: سبحان اللہ! کیا بات ہے نگاہِ مصطفیٰ کی کہ زمین پر رہتے ہوئے جنت کا مشاہدہ فرمایا کرتے تھے یا اپنی آنکھوں سے دیکھے

بیان کرتے تھے کہ فلاں شخص جنت کے کس درجہ میں ہے، اسی لیے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ان کی والدہ محترمہ کو بتا دیا کہ تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔ دورِ حاضر کے حالات تو مصطفیٰ کے لیے یہ بات مشکل اور ناممکن تو نہیں ہے کہ وہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک دیکھ لیں، کسی شخص کا حال ملاحظہ فرما لیں خواہ وہ شمال میں ہو یا جنوب میں، مشرق میں ہو یا مغرب میں۔ چنانچہ بیہقی، حاکم، طبرانی اور صاحب مدینہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَىٰ مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَىٰ كَفِّي هٰذِهِ. (أو كما قال)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کے پردے اٹھا دیے ہیں، پس میں اسے دیکھ رہا ہوں اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق یہ بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۵۰۱ کے تحت بھی موجود ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۱۵ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا.

کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے جہاد کرنا۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَىٰ مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کوئی مالِ غنیمت کے لیے لڑتا ہے، کوئی اپنی ناموری کے لیے اور کوئی اپنا مرتبہ دکھانے کے لیے، تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہ ہے جو کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے۔

بَابٌ ۱۶ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَىٰ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ.

جس کے قدم راہِ خدا میں گرد آلود ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کا ارشاد: مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کے لیے مناسب نہ تھا کہ رسول سے . . . . . (سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۰)

۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتَا قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ.

اسحاق، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ، یزید بن ابی مریم، عبایہ بن رافع
حضرت ابو عبس عبدالرحمن بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔

بَابٌ ۱۷ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيلِ.

راہِ خدا میں گرد آلود ہونے والے کے سر کو پونچھنا۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عکرمہ اور علی بن عبداللہ سے

الوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا
مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا
يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبَى وَجَلَسَ فَقَالَ
كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ
لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ
الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ.

بَابُ ۲۳ الْغَسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ.

٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ
جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ
فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَيْنَ؟ قَالَ هَا هُنَا وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، قَالَتْ فَخَرَجَ
إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۲۴ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ. فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ
مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ
لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ.

٧١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ
غَدَاةً عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
قَالَ أَنَسٌ أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ
قَرَأْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا

فرمایا کہ تم دونوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور
ان سے حدیث کا سماع کرو۔ پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر
ہوئے جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے رہے تھے۔
جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لے آئے اور احتباء
کی حالت میں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی تو ہم ایک
ایک اینٹ اٹھا لاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لاتے
تھے جب نبی کریم ان کے پاس سے گزرے تو ان کے سر کا غبار جھاڑتے ہوئے
فرمایا عمار کی اس حالت پر افسوس ہے کہ ان کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

جنگ اور غبار آلودہ ہونے کے بعد غسل کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس ہوئے تو آپ نے
ہتھیار اتار دیے اور غسل فرمایا۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوی
میں حاضر ہوئے اور ان کا سر گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا۔ پھر عرض گزار
ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیے حالانکہ میں نے ابھی نہیں اتارے
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب ارادہ کدھر کا ہے؟ عرض
گزار ہوئے۔ ادھر کا اور بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی

شہداء کی فضیلت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ
میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا۔ بلکہ وہ اپنے رب کے
پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں۔ اس پر خوش ہیں جو اللہ نے
انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں مناتے ہیں اپنے
پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ خوشیاں
مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا
اجر ایمان والوں کا۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن لوگوں
نے بئر معونہ والوں کو شہید کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ان کی تباہی کے لیے تیس روز تک دعا کی۔ وہ قبیلہ رعل، ذکوان اور عصیہ
کے لوگ تھے جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت
انس فرماتے ہیں کہ شہداء بئر معونہ کے بارے میں قرآن کریم
کی آیت نازل ہوئی تھی جس کی ہم تلاوت کیا کرتے تھے، پھر بعد
میں وہ منسوخ ہو گئی۔ وہ آیت یہ ہے۔ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ

رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ.

۸۰ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَاءَ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ.

لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ بعض حضرات نے غزوہ احد کے روز صبح کے وقت شراب پی تھی پھر جام شہادت نوش کر گئے۔ سفیان سے پوچھا گیا کیا اس روز دن کے آخری حصے میں بھی پی تھی؟ فرمایا یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے۔

بَابُ ۱۵ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ.

۸۱ . حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ جِيْءَ بِأَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيْلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِيْ أَوْ لَا تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَفِيْهِ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهُ.

شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میرے والد محترم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا، جن کا مثلہ کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے۔ میں آگے بڑھ کر ان کا چہرہ دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے منع کیا۔ اس کے بعد رونے کی آواز سنی تو بتایا گیا کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کیوں روتی ہو حالانکہ فرشتے تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ میں (امام بخاری) نے جناب صدقہ سے پوچھا کہ اس روایت میں کیا حتی رفع بھی ہے؟ بولے کبھی کبھی حضرت جابر یہ بھی فرمایا۔

بَابُ ۱۶ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا.

۸۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ.

شہید دنیا میں واپس لوٹنے کی آرزو کرتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی ایسا شخص نہیں جو جنت میں داخل ہو اور دنیا میں واپس لوٹنے کی تمنا کرے خواہ اسے دنیا کا سارا سازوسامان دے دیا جائے، ماسوائے شہید کے۔ وہ آرزو کرتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹے پھر دس دفعہ قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کا اجر دیکھ چکا ہے۔

بَابُ ۱۷ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى.

جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے۔

اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے بتانے سے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ہمارا جو آدمی شہید ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور کفار کے جہنم میں نہیں؟

۸۳ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبَهُ

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ جو ان کے کاتب بھی تھے، سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک جنت

كَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ.

بَابٌ ٧٨ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ.

٨٤. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ كُلُّهُنَّ يَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ.

بَابٌ ٧٩ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ.

٨٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا.

٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا.

تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس کی متابعت اویسی ابن ابی زناد موسےٰ بن عقبہ کے واسطے سے کرتے ہیں۔

جہاد کے لیے اولاد کی دعا مانگنا

حضرت ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا۔ آج رات میں اپنی سو بیویوں یا ننانوے بیویوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ایسے شہسوار جنیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں ان کے ایک ساتھی نے ان شاء اللہ کہنا یاد دلانے کے لیے لیکن انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا پس ان میں سے ایک کے سوا کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ادھورا بچہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو سب کے ہاں بچے ہوتے جو گھوڑوں پر سوار ہو کر سارے ہی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

جنگ میں بہادری اور بزدلی دکھانا

حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے حسین، بہادر اور سخی تھے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے آگے نکلے اور فرمایا ہم نے ابوطلحہ کے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ حنین سے لوٹتے وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب میں تھے اور دوسرے حضرات بھی ساتھ تھے۔ بس کچھ لوگ آپ سے لپٹ کر سوال کرنے لگے یہاں تک کہ آپ کو دھکیلتے ہوئے ایک درخت کے پیچھے لے گئے جس کا کانٹا آپ کی چادر مبارک بھی کھینچ لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہاں ٹھہر کر فرمایا میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد کے برابر بھی بکریاں ہوتیں تو میں ضرور تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل ہرگز نہ پاتے۔

بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

بزدلی سے پناہ مانگنا۔

عمرو بن میمون الاودی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف لوٹایا جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے۔ پھر یہ عمرو بن میمون نے یہ حدیث حضرت مصعب بن سعد سے بیان کی تو انہوں نے تصدیق کی۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

معتمر کے والد حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجبوری، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے۔

بَابُ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ

قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ۔

اپنا جنگی کارنامہ بیان کرنا۔

ابو عثمان نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلے میں روایت کی۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت مقداد بن الاسود اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت اٹھائی ہے لیکن ان میں سے کسی کو رسول اللہ سے جنگی حالات روایت کرتے نہیں سنا، سوائے اس کے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگ احد کے متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے۔

بَابُ وُجُوبِ النَّفِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ

وَقَوْلِهِ: انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ الْآيَةَ. وَقَوْلِهِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى

جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے اور نیت ایک ہونا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ نکلو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے لیکن مشقت کا راستہ ان کو لمبا معلوم ہوا اور اب اللہ کی قسمیں کھائیں گے ۔۔۔ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر

... وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْفِرُوا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ يُقَالُ أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ.

---

۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ.

۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ.

۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْهِمْ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيدِيُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ.

بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ.

(پارہ سورۃ النساء، آیت ۷۱) حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ انفروا ثبات سے متفرق طور پر چھوٹے چھوٹے دستوں میں نکلنا مراد ہے کہتے ہیں کہ ثبات کا واحد ثبۃ ہے۔

طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ اس فتح کے بعد ہجرت نہیں رہی جہاد اور نیک نیتی کا ثواب ہے پس جب جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً نکل آیا کرو۔

کافر مسلمانوں سے لڑے پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر اپنی شان کے مطابق ہنستا ہے حالانکہ انھوں نے ایک دوسرے سے جنگ کی ہوگی اور دونوں جنت میں جائیں گے۔ ایک ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑ کر قتل ہو جاتا ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق بخشی اور وہ مسلمان ہو کر شہادت پا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ مسلمان اسے فتح کر چکے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مالِ غنیمت میں میرا حصہ بھی مقرر فرمایئے۔ اس پر سعید بن العاص کے فرزندوں میں سے کوئی بولا کہ یا رسول اللہ انہیں حصہ نہ دیا جائے میں نے کہا یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ سعید بن العاص کے بیٹے نے جواب دیا اس جانور پر تعجب ہے جو ابھی ضان پہاڑ کی چوٹی سے اترا ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کو قتل کرنے کا الزام لگاتا ہے حالانکہ میرے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت کے شرف سے نوازا اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہ کیا۔ عنبسہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ انہیں غنیمت سے حصہ ملا یا نہ ملا۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے سعیدی نے بواسطہ جد ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ سعیدی کا نام و نسب سعیدی عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص ہے۔

جہاد کو روزے پر ترجیح دینا۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ غزوات کے دوران روزہ نہیں رکھا کرتے تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے انہیں ایام عیدین کے سوا کبھی روزہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔

بَابٌ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ ہیں (۱) طاعون سے مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا (۳) پانی میں ڈوب جانے والا (۴) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا (۵) اور خدا کی راہ میں جام شہادت نوش کرنے والا۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

بشر بن محمد، عبد اللہ، عاصم، حفصہ بنت سیرین، حضرت انس بن مالک سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاعون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے (سورۃ النساء آیت ۹۵)۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت کو طلب فرمایا وہ شانے کی ایک ہڈی لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور اس آیت کو لکھ لیا اور حضرت ابن ام مکتوم نے بحالت جہاد اپنے نابینا ہونے کی شکایت کا تذکرہ کیا تو یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں سامنے گیا اور ان کے پہلو

شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

میں جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لکھا رہے تھے۔ اس آیت کو لکھنے کے دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی حاضر بارگاہ ہو گئے اور دربار رسالت میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اگر میں طاقت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا۔ یہ نابینا تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ اس وقت آپ کا زانوئے مبارک میرے زانو پر تھا۔ پس وہ اتنا بوجھل محسوس کیا کہ زانو کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ پھر وہ ہلکا ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ کا نزول فرمایا۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

جنگ کے وقت صبر و استقلال سے کام لینا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا جس کو میں نے بھی پڑھا۔ اس میں تحریر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تو صبر و استقلال سے کام لو۔

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ.

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ. فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ ـ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

جہاد کی ترغیب

جہاد کی ترغیب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ (پ۱۰، الانفال، آیت ۶۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ صبح سویرے ٹھنڈے وقت مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو یہ کام سرانجام دیتے۔ جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک کو ملاحظہ فرمایا تو زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے: اے اللہ! راحت تو آخرت کی راحت ہے۔ پس میرے انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ پس شمع رسالت کے پروانوں نے جواباً عرض کیا ـ

ـ بک گئے ہیں ہم محمد مصطفےٰ کے ہاتھ پر
دم بدم عزم جہاد اپنا رہے گا عمر بھر

بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ.

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

خندق کھودنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پیٹھ پر مٹی لے جاتے وقت

يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ.

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا.

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا.

بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ. وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

اور انصار کے لیے یہ شعر پڑھتے تھے، سب کہتے ہیں ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ پر اسلام پر بیعت کی ہے جب تک زندہ رہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں فرماتے: اے اللہ! بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی ہی، انصار و مہاجرین میں برکت عطا فرما۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مٹی لے جاتے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے۔ اے اللہ!
ع اگر تو نہ دیتا ہدایت ہم کو حق کی

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ احزاب کے دن دیکھا اور مٹی کے باعث آپ کے شکم مبارک کی سفید رنگت نظر نہیں آتی تھی۔ اس وقت آپ کی زبان مبارک پر یہ اشعار تھے۔ اے اللہ اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ بے شک ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔

جو آدمی کسی عذر سے شریک نہ ہونے پایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس لوٹے۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تھے تو آپ نے فرمایا بعض لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، ہم جس گھاٹی یا وادی میں چلے وہ ہمارے ساتھ تھے، انہیں عذر نے روکا۔ موسیٰ نے یہ روایت اس سند کے ساتھ بیان کی، موسیٰ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

راہ خدا میں روزہ رکھنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر برس کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دے گا۔

باب۳۲ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ

۱۰۵۔ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِإِحْدَاهُمَا وَثَنَّى بِالْأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُوحَى إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرَ ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا أَوَخَيْرٌ هُوَ ثَلَاثًا إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْآكِلِ الَّذِي لَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب۳۳ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو راہِ خدا میں دو چیزیں خرچ کرے تو جنت کے دروازوں کے منتظم اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے دروازے کی طرف بلائیں گے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ پھر اس شخص کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ بیشک میں تمہارے متعلق ڈرتا ہوں کہ میرے بعد زمین کی برکتیں تمہیں حاصل نہیں ہوں گی۔ پھر آپ نے دنیا کی نعمتوں کا یکے بعد دیگرے ذکر فرمایا تو ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا بہتر مال کے عوض بھی شر آئے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ لہٰذا تمام حاضرین اس طرح خاموش ہو گئے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ نے چہرۂ انور سے پسینہ پونچھا۔ پھر فرمایا کہ وہ شخص جس نے ابھی ابھی سوال کیا تھا کہاں ہے؟ کیا وہ مال خیر ہے؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ جو مال خیر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ خیر (بھلائی) ہی لاتا ہے۔ جیسے موسمِ بہار کا سبزہ ہے بعض اوقات جانور کو ہلاک کر دیتا یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے اس سے چارہ کھانے والے کے لیے اچھا ہے لیکن جب کوکھ بھر گئی تو دھوپ میں چلا جائے، جگالی کرے، گوبر اور پیشاب کرنے کے بعد پھر چرنے لگے۔ بیشک یہ دنیا کا مال میٹھا اور سبزہ ہے لیکن اچھا مالدار وہ مسلمان ہے جو مال کو حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے۔ پھر اسے راہِ خدا میں یتیموں اور مسکینوں پر بھی خرچ کرتا ہے اور جو مال کو حق کے ساتھ حاصل نہیں کرتا وہ ایسا ہے جیسے کھانے والے کی طرح ہے جو سیر ہی نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت

غازی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر رکھنا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں لڑنے والے کے لیے سامان فراہم کر دے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے

زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي.

بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَتَى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ يَا عَمِّ مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لَا تَجِيءَ قَالَ الْآنَ يَا ابْنَ أَخِي وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِي مِنَ الْحَنُوطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

بَابُ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

بَابٌ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ أَظُنُّهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ

والے کے گھر بار کی نیک نیتی سے خبر گیری کی تو وہ بھی خود جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ازواج مطہرات کے سوا ام سلیم کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر ترس آتا ہے کیونکہ اس کا بھائی قتل کیا گیا ہے جو میرے ہمراہ تھا۔

جنگ کے وقت خوشبو لگانا۔

موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے والد محترم حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ اپنی رانیں کھولے ہوئے خوشبو لگا رہے تھے۔ حضرت انس نے کہا اے چچا جان! کیا چیز آپ کو ہمارے ساتھ جہاد میں جانے سے روک رہی ہے؟ فرمایا اے بھتیجے! ابھی آتا ہوں اور وہ خوشبو لگا رہے تھے۔ پھر وہ آکر بیٹھ گئے اور لوگوں کی حالت کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا جب دشمن ہمارے سامنے ہوتا تو ہم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس طرح لڑائی نہیں کرتے تھے [illegible] جو تم [illegible]

جاسوسی کے دستوں کی فضیلت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ پھر فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ پھر حضرت زبیر نے عرض کیا میں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جا سکتا ہے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دشمن کی خبر لانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا [illegible] فرماتے ہیں میرے خیال میں یہ جنگ خندق کی بات ہے۔ تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ آپ نے لوگوں سے پھر پوچھا تو حضرت زبیر نے ہی لبیک کہا

الزبير فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان لكل نبي حواريا وان حواري الزبير بن العوام.

آپ نے تیسری بار دریافت فرمایا تو حضرت زبیر ہی لبیک کہنے والے تھے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

باب سفر الاثنين

دو آدمیوں کا مل کر سفر کرنا۔

۱۱۲ - حدثنا احمد بن يونس حدثنا ابو شهاب عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن مالك بن الحويرث قال انصرفت من عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال لنا انا وصاحب لي اذنا واقيما وليؤمكما اكبركما.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے (اپنے وطن کو) لوٹنے لگا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا۔ اذان دینا تکبیر کہنا اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

باب الخيل معقود في نواصيها الخير الى يوم القيامة

گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک کے لیے بھلائی لکھی گئی۔

۱۱۳ - حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالك عن نافع عن عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخيل في نواصيها الخير الى يوم القيامة.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر و برکت وابستہ رہے گی۔

۱۱۴ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن حصين وابن ابي السفر عن الشعبي عن عروة بن الجعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل معقود في نواصيها الخير الى يوم القيامة قال سليمان عن شعبة عن عروة بن ابي الجعد تابعه مسدد عن هشيم عن حصين عن الشعبي عن عروة بن ابي الجعد.

حضرت عروہ بن الجعد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت کے لیے برکت وابستہ کر دی گئی ہے سلیمان نے بھی شعبہ سے حضرت عروہ بن ابو الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عروہ بن ابو الجعد سے اس کی روایت کی گئی ہے۔

۱۱۵ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة عن ابي التياح عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البركة في نواصي الخيل.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

باب الجهاد ماض مع البر والفاجر لقول النبي صلى الله عليه وسلم الخيل معقود في نواصيها الخير الى يوم القيامة.

جہاد جاری رہنا چاہیے امیر خواہ نیک ہو یا بد۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے وابستہ ہو کر رہ گئی ہے۔

۱۱۶ - حدثنا ابو نعيم حدثنا زكريا عن عامر حدثنا عروة البارقي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل معقود في نواصيها الخير الى يوم القيامة الاجر والمغنم.

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی قیامت تک کے لیے لکھ دی گئی ہے یعنی اجر و ثواب اور مال غنیمت۔

باب من احتبس فرسا لقوله تعالى ومن رباط

جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاد

الْخَيْلِ.

١١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ.

١١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا.

١١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ.

١٢٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ

کے لیے گھوڑے باندھنے کا حکم دیا ہے (سورۃ الانفال آیت ۶۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے گھوڑا پالا اللہ پر ایمان رکھ کر اور اس کے وعدے کو سچا جان کر (نہ کہ) دکھانے کی غرض سے ہو تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا، لید اور پیشاب کرنا، قیامت کے روز (ثواب کی شکل میں) اس (رکھنے والے) کے میزان عمل میں تولے جائیں گے۔

گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا۔

عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور ابو قتادہ اپنے بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے جو احرام باندھے ہوئے تھے اور یہ ابو قتادہ احرام میں نہ تھے۔ ان کے دیکھنے سے پہلے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا لیکن اس سے کچھ نہ کہا جب ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام جرادہ تھا اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا۔ انہوں نے انکار کیا تو آپ نے خود لیا اور اس پر حملہ کیا اور جب تو اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر ذبح کر کے اس میں سے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کھایا اور نادم ہوئے۔ جب وہ آپ تک جا پہنچے اور واقعہ عرض کیا تو سرکار دو عالم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اس کا پاؤں ہے تو آپ نے لیا اور تناول فرمایا۔

عباس بن سہل اپنے والد ماجد اور وہ اپنے جد محترم سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہا کرتا جس گھوڑے کا نام لحیف تھا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا جس کو عفیر کہتے تھے تب آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس

أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا۔

کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان میں جو شرک نہ کرتا ہو اسے عذاب نہ دے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ اسی پر بس کر جائیں گے اور نیک اعمال چھوڑ دیں گے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے۔ واپسی پر آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔

ف: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ گھوڑا بہت اڑیل تھا۔ دوسری روایت کے مطابق بہت سست رفتار تھا اور کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہونے دیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطرے کی اس رات میں اس گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے کان بھی دبا لیے اور اس کے اندر حیرت انگیز رفتار پیدا ہو گئی تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔ واقعی وہ گھوڑا بہت تیز رفتار ہو گیا تھا اور اس واقعے کے بعد کوئی گھوڑا اس سے سبقت نہیں لے جا سکتا تھا۔ یہ محبوب پروردگار کے ساتھ نسبت قائم ہو جانے کی برکت ہے۔ سبحان اللہ جس چیز کو ان سے نسبت ہو جاتی ہے وہ اپنی ہم جنس چیزوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں بھی اپنے محبوب کی پاک نسبت مرحمت فرمائے۔ آمین ——— یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۲۱، ۲۱۶، ۲۰۶، ۲۲۱ اور ۲۸۸ کے تحت بھی ہے۔

بَابُ ۹۲ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نحوست گھوڑے، عورت اور گھر ان تین چیزوں میں ہوتی ہے۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت، گھوڑا اور رہنے کی جگہ (گھر) ہے۔

بَابُ ۹۳ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً

گھوڑا رکھنے کے مقاصد تین ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے۔ (سورۃ النحل، آیت ۸)

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے ہیں: ایک وہ جو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل لثلاثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انہا قطعت طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت آثارہا وارواثہا حسنات لہ ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیہا کان ذلک حسنات لہ ورجل ربطہا فخرا وریاء ونواء لاہل الاسلام فہی وزر علی ذلک وسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمر فقال ما انزل علی فیہا الا ہذہ الآیۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

میں آدمی کے لیے اجر ہے۔ دوسرے وہ جس میں آدمی کی پردہ پوشی ہے۔ تیسرے وہ جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ وہ گھوڑا آدمی کے لیے باعث اجر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے پالا ہو، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں چرنے کے لیے لمبی سی رسی سے باندھ دیا جائے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اس کے مطابق مالک کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ اپنی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پر سے چلا جائے تو اس کی لید اور قدموں کے حساب سے گھوڑے والے کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ کسی نہر یا دریا کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پی لے اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی یہ اس کی نیکیوں میں شمار ہوگا۔ جو آدمی فخر و ریاکاری کے باعث گھوڑا پالے یا مسلمانوں کی عداوت میں گھوڑا پالے تو ایسا گھوڑا اپنے مالک پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے لیکن یہ آیت، جو ذرہ برابر نیکی کرے تو اسے دیکھے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا (سورۃ الزلزال، آیت ۷، ۸) یہاں اس حکم کی جامع ہے۔

باب ۴۳ من ضرب دابۃ غیرہ فی الغزو۔

جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا۔

۱۲۵ - حدثنا مسلم حدثنا ابو عقیل حدثنا ابو المتوکل الناجی قال اتیت جابر بن عبد اللہ الانصاری فقلت لہ حدثنی بما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سافرت معہ فی بعض اسفارہ۔

قال ابو عقیل لا ادری غزوۃ او عمرۃ فلما ان اقبلنا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احب ان یتعجل الی اہلہ فلیعجل قال جابر فاقبلنا وانا علی جمل لی ارمک لیس فیہ شیۃ والناس خلفی فبینا انا کذلک اذ قام علی فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا جابر استمسک فضربہ بسوطہ ضربۃ فوثب البعیر مکانہ فقال اتبیع الجمل قلت نعم فلما قدمنا المدینۃ ودخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی سفر میں حبیب پروردگار کے ساتھ تھا۔ ابو عقیل فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں وہ سفر غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے۔ جب ہم واپس لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنے اہل و عیال کے پاس جلدی پہنچنا چاہے وہ جلدی چلا جائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم واپس لوٹے اور میں اپنے سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا جس کے جسم پر داغ کوئی نہ تھا۔ لوگ میرے پیچھے رہ گئے اور میں آگے آگے جا رہا تھا کہ میرا اونٹ کھڑا ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر! اسے مضبوطی سے پکڑو اور آپ نے اس کے جسم پر ایک کوڑا مارا تو اونٹ اچھل کر چل پڑا۔ پھر فرمایا کیا تم نے یہ اونٹ بیچنا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو آقائے نعمت اپنے صحابہ کے جھرمٹ میں

فِی طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِی نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے۔ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشے میں باندھ دیا پھر میں عرض گزار ہوا کہ یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے گرد پھرتے ہوئے فرمایا یہ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد چند اوقیہ سونا میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ جابر کو دے دیا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں پوری قیمت مل گئی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا قیمت اور اونٹ دونوں تمہیں دے دیے۔

بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ۔

شریر جانور اور نر گھوڑے پر سواری کرنا۔ راشد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نر جانور پر سواری کرنا زیادہ پسند کرتے تھے کیونکہ وہ زیادہ تیز اور دلیر ہوتا ہے۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا جسے مندوب کے نام سے پکارا جاتا تھا سوار ہوئے۔ ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور اس گھوڑے کو ہم نے سمندر کی طرح تیز چلتا پایا۔

بَابُ سِهَامِ الْفَرَسِ

مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنیمت میں گھوڑوں کو حصہ دیا جائے خواہ عربی گھوڑے ہوں یا ترکی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: گھوڑے، خچر اور گدھے تاکہ تم ان پر سواری کرو (سورۃ النحل، آیت ۸) اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں لگایا۔

بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا

میدانِ جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگ حنین میں کیا آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ جواب دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ اگرچہ بڑے تیر انداز تھے لیکن جب ہم ان سے برسر پیکار ہوئے تو وہ بھاگ نکلے۔ اب مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں سے ہمارے استقبال کی تیاری کر دی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بالنضر فأما رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يول يومئذ لقد رأيته وإنه لعلى بغلته البيضاء وإن أبا سفيان آخذ بلجامها والنبي صلى الله عليه وسلم يقول: أنا النبي لا كذب، أنا ابن عبد المطلب.

وہ ان پر تیروں سے اور بے شک نبی ﷺ نے انہیں دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور بے شک ابوسفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب جیسے سردار کا فرزند ہوں۔

باب الركاب والغرز للدابة

۱۲۹۔ حدثنا عبيد بن إسماعيل عن أبي أسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا أدخل رجله في الغرز واستوت به ناقته قائمة أهل من عند مسجد ذي الحليفة.

جانور کے رکاب تسمے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے قدم مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے آپ احرام باندھتے۔

باب ركوب الفرس العري

۱۳۰۔ حدثنا عمرو بن عون حدثنا حماد عن ثابت عن أنس استقبلهم النبي صلى الله عليه وسلم على فرس عري ما عليه سرج في عنقه سيف.

گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس حالت میں ملے کہ آپ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے جس پر زین نہیں تھی اور تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی۔

باب الفرس القطوف

۱۳۱۔ حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك أن أهل المدينة فزعوا مرة فركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لأبي طلحة كان يقطف أو كان فيه قطاف فلما رجع قال: وجدنا فرسكم هذا بحرا، فكان بعد ذلك لا يجارى.

سست رفتار گھوڑا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ والوں کو خوف محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا یا اس میں سستی تھی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔ پس اس کے بعد اس گھوڑے سے کوئی سبقت نہ لے جا سکا۔

باب السبق بين الخيل

گھوڑوں کی دوڑ کرانا

۱۳۲۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال: أجرى النبي صلى الله عليه وسلم ما ضمر من الخيل من الحفياء إلى ثنية الوداع، وأجرى ما لم يضمر من الثنية إلى مسجد بني زريق. قال ابن عمر: وكنت فيمن أجرى. قال عبد الله حدثنا سفيان قال حدثني عبيد الله قال سفيان: بين الحفياء إلى ثنية الوداع خمسة أميال أو ستة، وبين ثنية

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ حفیا سے ثنیۃ الوداع تک کروائی اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ گھوڑے دوڑانے والوں میں سے ایک میں بھی تھا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفیا اور ثنیہ کے درمیان پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے جبکہ ثنیہ اور زریق کا فاصلہ ایک

إلى مسجد بني زريق منه.

باب إضمار الخيل للسبق

١٣٣ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا الليث عن نافع عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم سابق بين الخيل التي لم تضمر وكان أمدها من الثنية إلى مسجد بني زريق وأن عبد الله بن عمر كان سابق بها. قال أبو عبد الله أمدا غاية فطال عليهم الأمد.

باب غاية السبق للخيل المضمرة

١٣٤ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معاوية حدثنا أبو إسحاق عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال سابق رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الخيل التي قد أضمرت فأرسلها من الحفياء وكان أمدها ثنية الوداع فقلت لموسى فكم كان بين ذلك قال ستة أميال أو سبعة وسابق بين الخيل التي لم تضمر فأرسلها من ثنية الوداع وكان أمدها مسجد بني زريق قلت فكم بين ذلك قال ميل أو نحوه وكان ابن عمر ممن سابق فيها.

باب ناقة النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن عمر أردف النبي صلى الله عليه وسلم أسامة على القصواء وقال المسور قال النبي صلى الله عليه وسلم ما خلأت القصواء.

١٣٥ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معاوية حدثنا أبو إسحاق عن حميد قال سمعت أنسا يقول كانت ناقة النبي صلى الله عليه وسلم يقال لها العضباء.

١٣٦ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا زهير عن حميد عن أنس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم ناقة تسمى العضباء لا تسبق قال حميد أو لا تكاد تسبق فجاء أعرابي على قعود فسبقها فشق ذلك على المسلمين.

میل ہے۔

دوڑ جیتنے کے لیے گھوڑا تیار کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کروائی اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امد کے معنی غایت انتہا اور آخری حد ہے جیسا کہ سورۂ حدید میں ہے فطال علیہم الامد یا

گھڑ دوڑ کی حد مقرر کرنا۔

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ (تیار) گھوڑوں کی دوڑ کروائی ان کے دوڑنے کا مقام حفیاء تھا اور پہنچنے کی جگہ ثنیۃ الوداع تھی۔ میں (ابو اسحاق راوی) نے موسیٰ سے پوچھا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا چھ یا سات میل اور غیر تربیت یافتہ (ان تربیت) گھوڑوں کی دوڑ کروائی گئی جو ثنیۃ الوداع سے روانہ کیے گئے اور ان کے پہنچنے کی جگہ بنی زریق کی مسجد تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا ایک میل کے لگ بھگ۔ حضرت ابن عمر نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

قصواء کا ذکر۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کا نام ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ قصواء پر سرور دو عالم نے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو عالم

حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی ایک ناقہ کا نام عضباء تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ عضباء نامی سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی حمید راوی فرماتے ہیں کہ سبقت لے جانے کے قریب بھی نہ پہنچ سکتی تھی۔ پس ایک ناقہ سوار اعرابی آیا اور اس کی اونٹنی عضباء سے آگے نکل گئی تو مسلمانوں

حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوَّلَهُ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ

قَالَهُ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ۔

١٣٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

١٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ۔ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ۔

١٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔

١٣٩۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ۔

بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ۔

پر سبقت لے گئی۔ یہ بات صحابہ کو بہت شاق گزری۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب دنیا میں کسی کو بلند کرتا ہے تو اس کو نیچا بھی کر دیتا ہے۔ حضرت انس نے نبی کریم سے اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

رسول خدا کا سفید خچر اس کو حضرت انس نے روایت کیا۔ ابو حمید فرماتے ہیں کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفے کے طور پر دیا تھا۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا سوائے ایک سفید خچر، ہتھیار اور کچھ زمین کے اور اس زمین کو مسلمانوں کے لیے بطور صدقہ چھوڑا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا جنگ حنین میں آپ حضرات نے پیٹھ دکھائی؟ انہوں نے جواب دیا خدا کی قسم نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے، البتہ بعض جلد باز لوگ بھاگے تو قبیلہ ہوازن نے انہیں تیروں پر رکھ لیا۔ جب کہ نبی کریم اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے جس کی لگام حضرت ابو سفیان بن الحارث نے تھام رکھی تھی اور نبی کریم کی زبان مبارک سے بار بار یہ الفاظ جاری ہو رہے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب جیسے سردار کا فرزند ارجمند ہوں۔

عورتوں کا جہاد۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ عبد اللہ بن الولید، سفیان، معاویہ نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جہاد نسواں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا عورتوں کے لیے بہترین جہاد حج ہے۔

عورتوں کا بحری جہاد۔

١٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِينَ قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے (وہاں ٹیک لگائی اور سو گئے) پھر ہنسے تو انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ افراد راہ خدا میں اس سبز سمندر پر سواری کر رہے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہیں۔ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے۔ تو آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرمائے۔ آپ پھر سو گئے اور پھر ہنسے اور پھر اسی طرح پوچھا گیا تو آپ نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ انہوں نے التجا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، مجھے اس گروہ میں شامل فرمائے۔ فرمایا، تمہارا شمار پہلے گروہ میں ہے مگر دوسرے میں نہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا۔ پھر یہ (حضرت معاویہ کی بیوی) بنت قرظہ کے ہمراہ بحری سفر پر نکلیں۔ جب واپس لوٹیں تو اپنے جانور پر سوار ہونے لگیں لیکن اس سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ.

دوسری بیویوں کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جانا۔

١٣٢ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ.

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ ان چاروں حضرات نے با حدیث عائشہ بیان کی بلکہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا اس کو ساتھ لے جاتے۔ ایک غزوہ کے لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا پھر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ میں نکلی اور یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔

بَابُ غَزْوِ النِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا۔

١٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگ احد میں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ.

بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ.

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ تَزْفِرُ تَخِيطُ.

بَابُ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ.

بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ.

بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ.

تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن سمیٹے ہوئے تھے۔ میں ان کے پیروں کی پازیب دیکھ رہا تھا۔ دونوں اپنی پیٹھ پر پانی کی مشک لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتی تھیں۔ پھر لوٹ جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتیں۔

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھر کر لانا۔

ثعلبہ بن ابو مالک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات میں کچھ چادریں تقسیم کی تھیں ایک عمدہ چادر باقی بچ رہی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا۔ اے امیر المومنین یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجیے جو آپ کے گھر میں ہے۔ ان کی مراد ام کلثوم بنت علی سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا [illegible] یہ ان میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور یہ اس لیے بھی زیادہ حق دار ہیں کہ جنگ احد میں ہمارے لیے مشک بھر بھر کر لاتی تھیں۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہاں تزفر سے سینا مراد ہے۔

میدان جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا۔

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پیاسوں کو پانی پلاتے، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور شہداء کو اٹھا کر مدینہ منورہ میں پہنچاتے تھے۔

عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کر لے جانا۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں جاتے تھے۔ قوم کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے نیز زخمیوں اور قتل ہو جانے والوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے تھے۔

جسم سے تیر نکالنا۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگ گیا۔ انہوں نے مجھ سے تیر نکالنے کے لیے کہا۔ میں نے تیر نکال دیا تو اس سے خون بہنے لگا۔ پس میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر صورت حال عرض کی تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ اپنے بندے ابوعامر کی مغفرت فرما۔

بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

میدان جہاد میں پاسبانی کرنا۔

۱۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک سفر میں) بیدار رہے تھے پس جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو فرمایا۔ کاش! آج میرا کوئی نیک صاحب رات کو میرا پہرہ دے۔ جب آپ نے ہتھیاروں کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا کون ہے؟ جواب ملا، میں سعد بن ابی وقاص ہوں، آپ کی بارگاہ کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سو گئے۔

۱۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَقَالَ تَعْسًا كَأَنَّهُ يَقُولُ فَأَتْعَسَهُمُ اللَّهُ طُوبَى فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، روپے پیسے کا بندہ تباہ ہوا اور چادر و کمبل کا بندہ تباہ ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو خوش ورنہ ناخوش ہو جاتے ہیں۔ ایسا تباہ اور سرنگوں ہوا۔ حالانکہ جب اسے کانٹا چبھے تو نہ نکلے۔ خوشخبری ہے اس بندے کے لیے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہو، بال بکھرے اور قدم گرد آلود ہیں۔ اگر اسے پہرے پر لگایا جاتا ہے تو پہرہ دیتا ہے اگر فوج کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو پیچھے ہو رہتا ہے اگر اندر آنا چاہے تو اجازت نہ ملے اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ مانی جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحصین سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا ہے تعسا کا مطلب یہ ہے گویا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ طوبیٰ فعلیٰ کے وزن پر ہر پاکیزہ چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یا واؤ سے بدل گئی ہے اور یہ یطیب سے مشتق ہے۔

بَابُ ۱۱۵ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ.

جہاد میں خدمتِ مجاہدین کی فضیلت۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم سفر ہوا، تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ عمر میں انس سے بڑے تھے۔ حضرت جریر نے فرمایا کہ میں نے انصار کو ایسا کام کرتے دیکھا ہے تو میں ان میں سے کسی کو دیکھتا ہوں اس کی عزت کرتا ہوں۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلا تاکہ آپ کی خدمت کرتا رہوں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے اور احد پہاڑ آپ کو نظر آیا، تو فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اپنے دستِ مبارک سے مدینہ منورہ کی جانب اشارہ کر کے کہا، اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

ف: کیونکہ وہ بے جان ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور یہ نہ ہو کہ پہاڑ جیسا پتھر حقیقی یا مجازی طور پر انسان کے سوا اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتی ہے جو انسان جاندار اور عقل سے بہرہ ور ہے باوجود اس کے اگر کوئی آدمی محبوبِ خدا سے محبت نہ رکھے تو ایسے انسان سے بے جان اور بے عقل مخلوق (پتھر) سے بھی بدتر ہے اور یہ انسان سے گیا گزرا شمار ہوتا ہے۔ جبکہ جو انسان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس محبت کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں تو وہ عام فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام پا لیتے ہیں۔ وہی عاشقانِ سوختہ اس بزمِ جہاں میں شمعِ محفل ہوتے ہیں اور ان کے صلے میں خود اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(آل عمران، آیت ۳۱)

اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری اہم بات اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرام کرنے کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

طرف کا اور مدینہ منورہ کو حرام کرنے کی نسبت اپنی جانب فرمائی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی تحلیل و تحریم کا اختیار مرحمت فرمایا تھا۔ یہی بات کا ذکر خود قرآن کریم میں بھی ہے جیسا کہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اعلان یوں نقل فرمایا

وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ۔ (آل عمران، آیت ۵۰)

اور اس لیے کہ حلال کر دوں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔

سرمایۂ ملت کے ایک مدبر اقبال نگہبان امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ نے اپنی ایمان افروز مایۂ ناز تصنیف الامن والعلیٰ میں مدینہ طیبہ کی تحریم سے متعلق سولہ حدیثیں پیش کرنے کے بعد فرمایا ہے ــــــ یہ سولہ حدیثیں ہیں جن میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا اور ہمیشہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا۔ علاوہ ازیں یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے، جس کا ثبوت پانچ حدیثوں میں اپنے پدر کریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کو حرم محترم ابراہیم نے حرم کر دیا۔ انہوں نے امن عالی بنا دیا۔ (الامن والعلیٰ، ص ۱۲۸)

پھر انہوں نے اسی کتاب میں آٹھ ایسی حدیثیں پیش فرمائیں جن سے ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ کا جنگل بھی حرم ہے اور اس کے بعد یہ فیصلہ کن الفاظ فرمائے ــــــ اور اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں ہے کہ مصطفیٰ اور مدینہ طیبہ کو حرم فرمایا تو عدد کثیر ہے۔ الحاصل اس باب میں متواتر ہیں اور بالیقین ثابت کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بھی ایسا ہی اہتمام تام فرمایا اور بے شک حرم فرمایا ہے کہ مصطفیٰ کے جنگل کا ہے۔ یہی بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۴۵۲، ۱۵۰۲ اور ۱۵۴۴ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۵۲ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، فَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، تو ہم میں سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جو اپنی چادر سے سایہ کئے ہوئے تھا، ہم میں سے جن حضرات کا روزہ تھا انہوں نے کوئی کام نہ کیا اور جن کا روزہ نہیں تھا انہوں نے سواریوں کو اٹھایا، انہیں کھلایا پلایا اور ہر خدمت کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــ آج تو افطار کرنے والے بڑا ثواب لوٹ کر لے گئے۔

بَابُ ۶۱۱ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ۔

سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت۔

۱۴۵۳ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے ہر جوڑ کا صدقہ ضروری ہے، جو کسی کو سوار ہونے میں مدد کرے یہ بھی صدقہ ہے یا اس کا سامان اٹھوا کر سواری پر رکھوا

أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتّٰى أَخْرُجَ إِلٰى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا

سے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا نیز نماز کے لیے جتنے قدم اٹھائے جائیں یہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

سرحد میں ایک روز کی نگرانی کا درجہ اور ارشاد باری تعالیٰ

"اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمن سے آگے رہو" (سورۂ آل عمران، آیت آخری)۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک روز نگہبانی کرنا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بھی مل جانا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور شام یا صبح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔

خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ خیبر کی جانب

غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ

نکلے تو حضرت ابوطلحہ مجھے ساتھ لے گئے اور میں قریب البلوغ تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ جب آپ کسی جگہ قیام پذیر ہوتے تو میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنتا: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم، ملال، عاجزی، سستی، بخل، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے۔ پھر ہم خیبر پہنچ گئے، جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کروا دیا تو بارگاہِ رسالت میں صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر ہوا، جن کا خاوند اس جنگ میں مارا گیا تھا اور وہ حالت عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمایا۔ پس انہیں لے کر مقام صہبا میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہو گئیں اور آپ

حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

نے انہیں ہم بستری کا شرف بخشا۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس رکھا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے ارد گرد ہیں انہیں کھانے کے لیے بلا لاؤ۔ رسولِ خدا نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہی ولیمہ کیا تھا۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اپنے پیچھے) انہیں اپنی چادر مبارک اڑھا لیتے۔ پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے تو حضرت صفیہ آپ کے مبارک گھٹنے پر پیر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ ہم لوگ چلتے رہے یہاں تک کہ جب مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے تو آپ نے کوہِ احد کی جانب دیکھا اور فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور کہا۔ اے اللہ! میں اس کے دونوں سنگستانوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ! ان اہلِ مدینہ کے مُد اور صاع میں برکت فرما۔

بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ

۱۵۱ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

سمندری سفر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر دوپہر کے وقت سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ فرمایا۔ مجھے اپنی امت کے ایک گروہ کو دیکھ کر تعجب ہوا، جو سمندر پر اس طرح سواری کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم ان لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ پھر سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ مجھے اس گروہ میں شامل فرمائے۔ آپ نے فرمایا تم پہلے حضرات میں شامل ہو۔ چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت نے انہیں اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر انہیں ساتھ لے کر ایک جہاد میں گئے۔ جب واپس لوٹیں اور سوار ہونے کے لیے

شقتها.

ایسے جانور کے قریب ہو جیسے کہ سواری سے گر جانے میں اصلاح کی گنجائش پیدا ہو گئی۔

باب ٨١ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

لڑائی میں کمزوروں اور نیکوں کی مدد کرنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ مجھے قیصر روم نے کہا، میں تم سے یہ بات پوچھتا ہوں کہ قوم کے سردار (اس پیغمبر خدا) کے ساتھ ہیں یا غریب لوگ؟ تم نے بتایا کہ غریب (لوگ) تو (سن لو) رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔

١٥٧۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو ان سے کم درجہ ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یاد رکھو تمہارے کمزور لوگوں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے۔

١٥٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ایسا وقت آئے گا جب لوگ فوج در فوج ہو کر جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا، پس وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت اٹھائی ہو؟ جب انہیں بھی اثبات میں جواب دے گا تو وہ بھی فتح یاب ہوں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہے جس نے اصحاب رسول کی صحبت یافتہ لوگوں کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا، ہاں۔ پس وہ بھی فتح یاب ہو جائیں گے۔

باب ٨٢ لَا يَقُولُ فُلَانٌ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ.

یہ کسی کو شہید مت کہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس نے اس کی راہ میں جہاد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے۔

١٥٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الرحمن عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم التقى هو والمشركون فاقتتلوا فلما مال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عسكره ومال الآخرون إلى عسكرهم وفي أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل لا يدع لهم شاذة ولا فاذة إلا اتبعها يضربها بسيفه فقال ما أجزأ منا اليوم أحد كما أجزأ فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنه من أهل النار فقال رجل من القوم أنا صاحبه قال فخرج معه كلما وقف وقف معه وإذا أسرع أسرع معه قال فجرح الرجل جرحا شديدا فاستعجل الموت فوضع نصل سيفه بالأرض وذبابه بين ثدييه ثم تحامل على سيفه فقتل نفسه فخرج الرجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أشهد أنك رسول الله قال وما ذاك قال الرجل الذي ذكرت آنفا أنه من أهل النار فأعظم الناس ذلك فقلت أنا لكم به فخرجت في طلبه ثم جرح جرحا شديدا فاستعجل الموت فوضع نصل سيفه في الأرض وذبابه بين ثدييه ثم تحامل عليه فقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك إن الرجل ليعمل عمل أهل الجنة فيما يبدو للناس وهو من أهل النار وإن الرجل ليعمل عمل أهل النار فيما يبدو للناس وهو من أهل الجنة۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور قتل و قتال کی گرم بازاری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی فوج کا معائنہ فرمایا اور دوسرے لوگوں نے اپنے لشکر کا۔ اصحاب رسول اللہ میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کسی بھاگتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ تعاقب کر کے اسے تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ حضرت سہل نے کہا: آج فلاں کے برابر ہم میں سے کوئی کام نہیں آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن انکھی سے فرمایا: لیکن وہ تو دوزخی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا وہ جہاں کھڑا ہوتا میں بھی اسی جگہ کھڑا ہو جاتا، جب وہ دوڑتا تو میں بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتا۔ چنانچہ اس شخص کو شدید زخم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک پر اپنا سینہ رکھ کر اپنی تلوار پر سارا بوجھ ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پھر وہ آدمی ساتھ رہنے والا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے! وہ عرض گزار ہوا کہ آپ نے ابھی ابھی فلاں شخص کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے مطلع کروں گا۔ پس میں اس کی جانچ پڑتال کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا تو اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنے سینے سے لگا کر اس پر اپنا سارا بوجھ ڈال دیا اور اس طرح خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں تو اہل جنت جیسے عمل کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جہنمی ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن وہ جنتی ہوتا ہے۔

باب التحريض على الرمي وقول الله تعالى: وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله ...

تیر اندازی کا شوق دلانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان (کافروں) کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ

وَعَدُوَّكُمْ

١٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمٰعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ قَالُوا كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں۔ (سورۃ الانفال، آیت ۶۰)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کے بعض لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا: اے بنی اسمٰعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ (حضرت اسمٰعیل) تیر انداز تھے۔ میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا جو تیر اندازی نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم کس طرح تیر اندازی کریں جبکہ آپ فریق ثانی کے ساتھ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا اب میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

١٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ.

حمزہ بن ابو اُسید اپنے والد ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم قریش کے خلاف صف آرا ہو گئے اور وہ ہمارے خلاف صفیں درست کر لیں، پھر دشمن تمہارے نزدیک آجائے تو تیر اندازی شروع کر دینا۔

بَابُ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا

نیزہ بازی کرنا۔

١٦٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوٰى إِلَى الْحَصٰى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبشی اپنی برچھیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر آئے تو کنکریوں کی طرف جھکے اور اٹھا کر انہیں کنکریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! انہیں رہنے دو۔ عبد الرزاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ مسجد میں تھے۔

بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ

ساتھی کی ڈھال سے کام لینا۔

١٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال سے کام لیتے تھے اور حضرت ابو طلحہ بہت اچھے تیر انداز تھے۔ جب وہ تیر چلاتے تو نبی

طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ ح حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

بَابُ الدَّرَقِ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر اس کا ہدف دیکھا کرتے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا، آپ کا چہرۂ پُرنور خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو دندان مبارک شہید کر دیئے گئے تو حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ دھو رہی تھیں۔ جب دیکھا کہ دھونے سے خون اور زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے ایک بوریئے کا ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم پر لگا دی تو خون بند ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی نضیر کا مال ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر اپنے رسول کو عطا فرما دیا، جس کے لیے مسلمانوں نے گھوڑے نہیں دوڑائے اور نہ جنگ کرنا پڑی۔ پس وہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہوا۔ آپ اس میں سے اپنے اہل و عیال کو ایک سال کا خرچ عطا فرما دیتے۔ پھر باقی کو ہتھیاروں، گھوڑوں وغیرہ سامانِ جہاد پر صرف فرماتے۔

عبداللہ بن شداد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت سعد کے سوا کسی شخص پر قربان ہونے کے لیے رسولِ خدا نے فرمایا ہو۔ ان کے لیے میں نے فرماتے سنا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان، تیر اندازی کر۔

ڈھال وغیرہ سے کھیلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو جنگ بعاث کے واقعات کو گنگنا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے مجھے ڈانٹ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شیطانی باجہ کیسا؟ تو

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا وكان يوم عيد يلعب السودان بالدرق والحراب فإما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم وإما قال تشتهين أن تنظري فقلت نعم فأقامني وراءه خدي على خده ويقول دونكم بني أرفدة حتى إذا مللت قال حسبك قلت نعم قال فاذهبي قال أحمد عن ابن وهب فلما غفل.

وقت دو عالم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس بات کو چھوڑ دو۔ جب آپ دوسرے کام میں مصروف ہوگئے تو میں نے انہیں اشارہ کیا پس دونوں لڑکیاں باہر نکل گئیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ یہ ان کی عید کا دن تھا اس روز حبشی ڈھال اور برچھی وغیرہ سے کھیلتے ہیں۔ سو یا تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم ان کے کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار مبارک پر تھا۔ آپ ان سے فرماتے تھے: اے بنی ارفدہ کھیلتے رہو۔ جب میں کھڑے کھڑے تھک گئی تو فرمایا: کیا تیرے لیے یہ کافی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا تو چلی جاؤ۔ احمد نے ابن وہب سے جو روایت کی اس میں فلما غفل ہے۔

باب الحمائل وتعليق السيف بالعنق

۱۴۸ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم أحسن الناس وأشجع الناس ولقد فزع أهل المدينة ليلة فخرجوا نحو الصوت فاستقبلهم النبي صلى الله عليه وسلم وقد استبرأ الخبر وهو على فرس لأبي طلحة عري وفي عنقه السيف وهو يقول لم تراعوا لم تراعوا ثم قال وجدناه بحرا أو قال إنه لبحر.

گردن میں تلوار لٹکانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے حسین و جمیل اور دلیر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو لوگ آواز کی جانب دوڑے تو آپ لوگوں کو واپس آتے ہوئے ملے کیونکہ صورت حال کی خبر پہلے لے چکے تھے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور آپ کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی۔ آپ لوگوں سے فرما رہے تھے کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ہم نے اسے گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا یا یہ فرمایا کہ یہ تو دریا کی طرح تیز رفتار ہے۔

باب حلية السيوف

۱۴۹ - حدثنا أحمد بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا الأوزاعي قال سمعت سليمان بن حبيب قال سمعت أبا أمامة يقول لقد فتح الفتوح قوم ما كانت حلية سيوفهم الذهب ولا الفضة إنما كانت حليتهم العلابي والآنك والحديد.

تلوار پر سونے چاندی کا کام کرنا۔

سلیمان بن حبیب حکایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ اہل اسلام فتح پر فتح پاتے رہے جب تک اپنی تلواروں پر سونے چاندی کا کام نہیں کراتے تھے۔ ان کی تلواروں میں چمڑہ، رانگ اور لوہا ہوتا تھا۔

باب من علق سيفه بالشجر في السفر

سفر میں قیلولے کے وقت تلوار درخت سے

عند القائلة۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔

بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَكْسِرِ السِّلَاحَ عِنْدَ الْمَوْتِ

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ

لٹکانا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نجد کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے لئے گئے۔ جب رحمت دو عالم واپس لوٹے تو یہ بھی لوٹے۔ پس ہم نے دوپہر ایسے جنگل میں گزاری جس میں کانٹے دار درخت تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور دیگر حضرات درختوں کے سائے میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ سرور دو عالم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ابھی ہم تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ آپ نے ہمیں طلب فرمایا جبکہ آپ کے پاس ایک اعرابی تھا۔ فرمایا: جب میں سو رہا تھا تو اس نے مجھ پر میری تلوار سونت لی۔ میں بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا اب کون تمہیں مجھ سے بچائے گا! میں نے تین دفعہ جواب دیا۔ اللہ۔ آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

خود پہننا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجروح ہونے کی بابت پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور زخمی کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دئے گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا تھا۔ تو حضرت فاطمہ خاتون جنت نے خون دھویا اور حضرت علی شیر خدا پانی ڈالتے تھے۔ جب دیکھا کہ خون تو اور زیادہ بہتا جاتا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا۔ جب اس کی راکھ ہو گئی تو اسے زخم میں بھر دیا گیا اور خون بہنے سے رک گیا۔

مرتے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں ہیں۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا ماسوائے اپنے ہتھیاروں کے، ایک خچر سفید اور کچھ زمین کے

وبلغت بيضاء وأنها جعلها صدقة۔

باب تفرق الناس عن الإمام عند القائلة والاستظلال بالشجر

۱۴۳۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري حدثنا سنان بن أبي سنان وأبو سلمة أن جابرا أخبر۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا إبراهيم بن سعد أخبرنا ابن شهاب عن سنان بن أبي سنان الدؤلي أن جابر بن عبد الله أخبره أنه غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم فأدركتهم القائلة في واد كثير العضاه فتفرق الناس في العضاه يستظلون بالشجر فنزل النبي صلى الله عليه وسلم تحت شجرة فعلق بها سيفه ثم نام فاستيقظ وعنده رجل وهو لا يشعر به فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن هذا اخترط سيفي فقال من يمنعك قلت الله فشام السيف فها هو ذا جالس ثم لم يعاقبه۔

باب ما قيل في الرماح ويذكر عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم جعل رزقي تحت ظل رمحي وجعل الذلة والصغار على من خالف أمري۔

۱۴۴۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن نافع مولى أبي قتادة الأنصاري عن أبي قتادة أنه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع أصحاب له محرمين وهو غير محرم فرأى حمارا وحشيا فاستوى على فرسه فسأل أصحابه أن يناولوه سوطه فأبوا فسألهم رمحه فأبوا فأخذه ثم شد على الحمار فقتله فأكل منه بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وأبى بعض فلما

بچہ صدقہ فرما دیا تھا۔

قیلولہ کے وقت سفر میں لوگوں کا امام سے جدا ہو جانا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ کسی غزوہ میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، تو ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جس میں گھنے درخت تھے۔ لوگ درختوں کے سائے میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہو گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو ایک اجنبی آدمی کو اپنے پاس دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس نے میری تلوار سونت لی اور کہنے لگا۔ اب تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ۔ تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ یہ بیٹھا ہے لیکن آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا۔

نیزہ بازی کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں مقرر فرمایا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر کر دی گئی ہے جو میری مخالفت کرے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے کسی راستے پر چلتے ہوئے اپنے بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے۔ ساتھیوں میں بعض محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ اسی اثنا میں ہم نے ایک گورخر دیکھا، تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا تو انہوں نے محرم ہونے کے باعث انکار کیا۔ جب اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کیا۔ تو میں نے خود ہی نیزہ لیا اور گورخر پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا۔ اصحاب رسول کریم میں سے بعض حضرات

أَذْرُعٌ أُوْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا ابْنَ ذَلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ صَدَقَةٌ أَطْلَقْتُمُوهَا اللّٰهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحَلُوِ الْوَحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ۔

آپ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے تو اس بارے میں آپ سے دریافت کیا، ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ تو کھانے کی چیز ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلائی ہے۔ زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو قتادہ سے بھی گورخر کے بارے میں اس حدیث ابوالنضر کی مثل روایت ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے؟

بَابُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

رسول خدا کی زرہ اور جنگی قمیص۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

١٠٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: جبکہ آپ ایک قبہ میں جلوہ فرما تھے اے اللہ میں تجھے حضور تیرا عہد اور تیرا وعدہ عرض کرتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا دست مبارک تھام کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ کے لئے یہ کافی ہے آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کر چکے۔ پھر آپ زرہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے، بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے الخ۔

١٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَقَالَ يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بوقت وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس سیر جو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔ یعلیٰ نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ زرہ لوہے کی تھی۔ معلّی نے کہا کہ ہم سے عبدالواحد سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ آپ نے لوہے کی زرہ رہن رکھی تھی۔

١٠٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے بدن پر لوہے کے تنگ کرتے ہوں جن کے ہاتھ ان کے ہاتھ گردن کی جانب کھنچے گئے ہوں۔ پس سخی جب خیرات کرنے کا ارادہ کرے تو کرتہ اس کے جسم پر اتنا کھل جاتا ہے کہ نشان قدم کو چھپا لیتا ہے

البخيل بالصدقة انقبضت كل حلقة إلى صاحبتها وتقلصت عليه وانضمت يداه إلى تراقيه فسمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول فيجتهد أن يوسعها فلا تتسع.

اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرے تو کڑا اور تنگ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا ہر حلقہ ساتھ والے سے مل گیا اور ہاتھ ہنسلی کے ساتھ جکڑ کر رہ گئے۔ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ کوشش کرتا ہے کہ اسے کشادہ کرے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

باب الجبة في السفر والحرب

سفر اور لڑائی میں جبہ پہننا

١٧٨ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش عن أبي الضحى مسلم هو ابن صبيح عن مسروق قال حدثني المغيرة بن شعبة قال انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجته ثم أقبل فلقيته بماء وعليه جبة شامية فمضمض واستنشق وغسل وجهه فذهب يخرج يديه من كميه فكانا ضيقين فأخرجهما من تحت فغسلهما ومسح برأسه وعلى خفيه.

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس لوٹے تو میں نے خدمتِ اقدس میں پانی پیش کیا اس وقت آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ نے کلی کی، ناک میں پانی لیا، چہرۂ مبارک دھویا پھر اپنے دستِ مبارک آستینوں سے باہر نکالنے چاہے تو تنگی کے باعث ایسا نہ ہوا اور آپ نے نیچے سے نکال کر دونوں بازو دھوئے نیز اپنے سرِ مبارک اور موزوں پر مسح فرمایا۔

باب الحرير في الحرب

جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا۔

١٧٩ - حدثنا أحمد بن المقدام حدثنا خالد حدثنا سعيد عن قتادة أن أنسا حدثهم أن النبي صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير في قميص من حرير من حكة كانت بهما.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت رخصت فرما دی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کے جسم پر خارش تھی۔

١٨٠ - حدثنا أبو الوليد حدثنا همام عن قتادة عن أنس ح وحدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن قتادة عن أنس أن عبد الرحمن بن عوف والزبير شكوا إلى النبي صلى الله عليه وسلم يعني القمل فأرخص لهما في الحرير فرأيته عليهما في غزاة.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نیز حضرت انس نے حضرت عبد الرحمان بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے بارگاہِ نبوت میں جوؤں کی شکایت کی تو دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت مل گئی۔ ایک غزوہ میں دونوں حضرات کو میں نے ریشمی کپڑے (پہنے دیکھا)۔

١٨١ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة أخبرني قتادة أن أنسا حدثهم قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام في حرير.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشمی کپڑے کی اجازت رخصت فرمائی۔

١٨٢ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة سمعت قتادة عن أنس رخص أو رخص لحكة بهما.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دونوں حضرات کو اجازت دی گئی یا خارش کی وجہ سے اجازت دیئے گئے۔

ف: یہ حدیث صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) کی تمام کتابوں میں موجود ہے اور یہ حدیث کمل صورت میں نمبر ۹۶۸ کے تحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا حرام فرمایا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خارش کے باعث حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ اجازت خاص ان حضرات ہی کے لیے تھی کوئی دوسرا خارش کے باعث ریشمی قمیص پہننے کا مجاز نہیں۔

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس تخصیص کے احادیث مطہرہ سے پیش کرکے ایکیس واقعات بیان کیے ہیں، جن کو پیش کرنے سے پہلے آپ نے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے ــــــ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔ مِنْ خَصَائِصِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے۔ علامہ زرقانی نے شرح میں بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ وغیرہ کا کہ احکام ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ حضور جس چیز سے چاہیں، جسے چاہیں خاص فرما دیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام جلیل، جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا: بَابُ اخْتِصَاصِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ۔ اب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔ امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کیے اور امام سیوطی نے دس، پانچ وہ اور پانچ اور، فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کر دیئے اور بہت سے اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقعے ہوئے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ ان کی تفصیل اسی طرح واقعے پر حدیث سے دلیل کیجیے۔

مسلمانوں کا کام یہی ہے کہ اپنے آقا کے فضائل و کمالات اور خصائص حتی المقدور بیان کرے نیز بیان کرنے اور سننے سے اس کے دل کو راحت پہنچے۔ یہ امتی ہونے کی نشانی اور ایمان کا تقاضا ہے۔ جو فرقے کے فرقے تیار ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور خصائص کا انکار کرتے رہتے ہیں، اسے دین کی بہت بڑی خدمت سمجھے اور توحید کا تقاضا قرار دیتے ہیں اور بیان کرنے والے مسلمانوں کو مشرک بتاتا ہے اور درحقیقت منافقت کے پردے میں بے دینی پھیلا رہے ہیں خدائے تعالیٰ ہر فرقے اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

١٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَأَلْقَى السِّكِّينَ۔

چھری کا استعمال۔

جعفر بن عمرو بن امیہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشت میں سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھائی اور تازہ وضو نہ فرمایا۔ ابوالیمان، شعیب، زہری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جب آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے چھری ڈال دی۔

بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا۔

رومیوں سے جنگ۔

عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے نیز ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے پاس تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ام حرام عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا، تم ان میں ہو۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایۂ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا، نہیں۔

بَابُ قِتَالِ الْيَهُودِ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

یہود سے جنگ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو پتھر کہے گا، اے عبداللہ! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر دو۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہود سے جنگ نہ کرو حتیٰ کہ جس پتھر کے پیچھے یہودی ہوگا وہ پتھر بول اٹھے گا، اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر دو۔

بَابُ قِتَالِ التُّرْكِ

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ

ترکوں سے جنگ۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑے ڈھال کی طرح ہوں

الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ

بَابُ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ.

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارَ الأَعْيُنِ ذُلْفَ الأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ.

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لاَ وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلاَحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ.

گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے قتال نہ کر لو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے قتال نہ کرو جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک چپٹی اور گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں۔

ہزیمت کے وقت امام کا صف بندی کرنا اور سواری سے اتر کر اللہ سے مدد مانگنا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آدمی نے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا آپ نے جنگ حنین سے فرار کیا تھا؟ جواب دیا: خدا کی قسم نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے، ہاں آپ کے اصحاب میں سے بعض نوعمر اور بے ہتھیار لوگ جن کے پاس ہتھیار نہ تھے، وہ ایسے تیر انداز لوگوں کے مقابلے پر جا پہنچے جو بنو ہوازن اور بنو نصر تھے اور جن کا کوئی تیر خالی نہ جاتا تھا۔ ان لوگوں نے انہیں خطا نہ کرنے والے تیروں پر دھر لیا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہوئے اور آپ اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے اور آپ کے چچا زاد ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب لگام پکڑے ہوئے چلتے تھے۔ آپ نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی پھر فرمایا: میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا

باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة

١٩١ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا عيسى حدثنا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي قال لما كان يوم الأحزاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملأ الله بيوتهم وقبورهم نارا شغلونا عن الصلاة الوسطى حتى غابت الشمس.

١٩٢ - حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن ابن ذكوان عن الأعرج عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو في القنوت اللهم أنج سلمة بن هشام اللهم أنج الوليد بن الوليد اللهم أنج عياش بن أبي ربيعة اللهم أنج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم سنين كسني يوسف.

١٩٣ - حدثنا أحمد بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا إسماعيل بن أبي خالد أنه سمع عبد الله بن أبي أوفى يقول دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الأحزاب على المشركين فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اللهم اهزم الأحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم.

١٩٤ - حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا جعفر بن عون حدثنا سفيان عن أبي إسحاق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في ظل الكعبة فقال أبو جهل وناس من قريش ونحرت جزور بناحية مكة فأرسلوا فجاؤوا من سلاها وطرحوه عليه فجاءت فاطمة فألقته عنه فقال اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش لأبي جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وأبي بن خلف وعقبة بن أبي معيط قال عبد الله فلقد رأيتهم في قليب بدر قتلى قال أبو إسحاق ونسيت السابع وقال يوسف بن إسحاق عن أبي إسحاق أمية بن خلف وقال شعبة أمية أو أبي والصحيح أمية.

مشرکوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اصحاب (جنگ خندق) کا روز آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جنھوں نے ہمیں عصر کی نماز نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قنوت میں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی فرما اور ان کے لیے حضرت یوسف

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لیے دعا مانگی: اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے! اے اللہ! کافروں کے گروہ کو شکست دے۔ اے اللہ! انھیں پراگندہ فرما اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سایہ میں نماز ادا فرما رہے تھے تو ابوجہل اور قریش کے کچھ لوگوں نے کہا کہ مکہ کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے۔ پس ایک آدمی بھیجا جو اس کی اوجھڑی لے آیا اور وہ آپ کے اوپر ڈال دی گئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے اوپر سے ہٹایا۔ پھر آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما اور خاص طور پر ان سے: ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف، عقبہ بن ابی معیط کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں بدر کے کنویں میں پڑا ہوا پایا کیونکہ قتل کر دیے گئے تھے۔ ابواسحاق فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا نام میں بھول گیا۔ یوسف بن ابواسحاق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ امیہ بن خلف تھے۔

١٩٥ ـ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حماد عن أيوب عن ابن أبي مليكة عن عائشة أن اليهود دخلوا على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليك فلعنتهم فقال ما لك قلت أولم تسمع ما قالوا قال فلم تسمعي ما قلت وعليكم.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہا: تم پر موت واقع ہو۔ میں ان پر لعنت کرنے لگی۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا تھا اور یہ تمہارے اوپر ہو۔

باب هل يرشد المسلم أهل الكتاب أو يعلمهم الكتاب.

اہلِ کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآنِ کریم کی تعلیم دینا۔

١٩٦ ـ حدثنا إسحاق أخبرنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن عبد الله بن عباس أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى قيصر وقال فإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين.

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیصرِ روم کے لیے لکھا اور فرمایا کہ اگر تم (اسلام کی طرف سے) منہ پھیرو گے تو رعایا کا وبال بھی تمہارے اوپر ہوگا۔

باب الدعاء للمشركين بالهدى ليتألفهم.

تالیفِ قلب کی خاطر مشرکین کے لیے دعائے ہدایت۔

١٩٧ ـ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد أن عبد الرحمن قال قال أبو هريرة قدم طفيل بن عمرو الدوسي وأصحابه على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إن دوسا عصت وأبت فادع الله عليها فقيل هلكت دوس قال اللهم اهد دوسا وأت بهم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عامر الدوسی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی اور حق سے منکر ہوئے تو ان کی بربادی کے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: دوس ہلاک ہوئے۔ پھر دعا مانگی: اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں دین میں لے آ۔

باب دعوة اليهودي والنصراني وعلى ما يقاتلون عليه وما كتب النبي صلى الله عليه وسلم إلى كسرى وقيصر والدعوة قبل القتال.

یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام اور کس بات پر ان سے جنگ کی جائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو لکھا اور جنگ سے پہلے انہیں دعوتِ اسلام دی۔

١٩٨ ـ حدثنا علي بن الجعد أخبرنا شعبة عن قتادة قال سمعت أنسا يقول لما أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن يكتب إلى الروم قيل له إنهم لا يقرءون كتابا إلا أن يكون مختوما فاتخذ خاتما من فضة فكأني أنظر إلى بياضه في يده ونقش فيه محمد رسول الله.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصرِ روم کے لیے مکتوبِ گرامی لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ ایسے خط کو پڑھتے ہی نہیں جس پر مہر نہ ہو۔ تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دستِ مبارک میں اب بھی چمک رہی ہے۔ اس پر یہ الفاظ نقش کروائے تھے — محمد

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی اور وہ اس کو بیان فرماتے ہیں گویا کہ اب بھی اس کی سفیدی کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ہر ادا اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز صحابہ کرام کے دلوں اور دماغوں میں سمائی رہتی تھی۔ ان بزرگوں کی کریم کا مرکز و محور ہی آپ تھے اور یہی مذہب کریم سے وابستگی ہے۔ اسی لیے تو شاعر مشرق نے مسلمانوں کو تلقین فرمائی ہے

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ کے پاس مکتوب گرامی بھیجا تو حکم فرمایا کہ یہ حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا خیال ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

رسول خدا کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں خدا کو چھوڑ کر۔ اور ارشاد ربانی ہے "کسی آدمی کو حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب دے ۔۔۔" (سورہ آل عمران آیت ۷۹)

۱۰۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر کے لیے مکتوب گرامی بھیجا اسے دعوت اسلام دی اور وہ گرامی نامہ حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھوں بھیجا اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ یہ حاکم بصرہ کے سپرد کر دیں تاکہ وہ قیصر تک پہنچا دے۔ ساتھ ہی چونکہ قیصر کو اللہ تعالیٰ نے افواج ایران پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے حمص سے ایلیا آیا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب گرامی قیصر کو موصول ہوا تو پڑھ کر کہنے لگا ان کی قوم کے کسی آدمی کو تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اس سے کچھ دریافت

حِينَ قَرَأَهُ الْتَمِسُوا لِي هَا هُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَوَجَدَنَا رَسُولُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطُلِقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيلِيَاءَ فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّي وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي فَقَالَ قَيْصَرُ أَدْنُوهُ وَأَمَرَ بِأَصْحَابِي فَجَعَلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لِأَصْحَابِهِ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْثُرَ أَصْحَابِي عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ حِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ

قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ

کروں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ان دنوں وہ قریش کے بعض افراد کے ساتھ شام میں بغرض تجارت موجود تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت مقرر ہوئی تھی۔ ابوسفیان نے بتایا کہ ہمیں قیصر کے قاصد نے شام کے کسی مقام پر پایا پس وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایلیا لے گیا۔ جب ہم قیصر کے پاس پہنچے تو وہ اپنے دربار میں تاج پہن کر بیٹھا تھا اور روم کے بڑے بڑے سردار اس کے گرد موجود تھے اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ ان میں سے نسب کے لحاظ سے کون مدعی نبوت سے زیادہ قریب ہے؟ ابوسفیان نے بتایا کہ میں نے کہا: میں بلحاظ نسب اوروں کی نسبت اس کے زیادہ قریب ہوں۔ پوچھا تمہارے اور ان کے درمیان کیا رشتہ ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ میرا چچا زاد بھائی ہے کیونکہ ہماری اس جماعت میں بنی عبد مناف میں سے میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔ تو قیصر نے کہا کہ میرے نزدیک آ جاؤ اور میرے ساتھیوں سے کہا کہ وہ میرے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔ پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں مدعی نبوت کے بارے میں کچھ سوالات کرنے لگا ہوں اگر یہ (ابوسفیان) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا کہنا ہے خدا کی قسم اس روز اگر یہ حیا مانع نہ آتی کہ ساتھی مجھے جھوٹا کریں گے جبکہ سوالات کے وقت میں غلط بیانی کروں گا، تو میں ضرور جھوٹ بولتا، لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں پس میں نے اس سے سچ سچ بیان کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا نسب کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ پوچھا کیا ان سے پہلے تم میں سے کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے

پہلے تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں

قِيلَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ
فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَلَمْ
يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا أَخَافُ
أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ أَوْ
قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ
قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَ
نُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرَى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ
يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ
وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ
الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ لَهُ
قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ
أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ
قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ
قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ
قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ
بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ
لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ

پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں
نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا اس کی پیروی کرنے والے قوم کے
سردار ہیں یا کمزور لوگ؟ میں نے جواب دیا ہیں تو کمزور لوگ ہیں۔
پوچھا ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹتی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ
بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل
ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں آیا ہے؟ میں نے
جواب دیا کوئی نہیں۔ پوچھا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے
جواب دیا نہیں اور ہمارا ان کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کا ایک مدت
مقرر ہے لیکن ہمیں وعدہ خلافی کا اندیشہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا
کہ اس کے علاوہ میرے لیے ایک جملہ کا بھی شامل کرنا ممکن نہ
تھا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ ساتھی مجھے جھوٹا کر دیں گے۔ پوچھا کیا کبھی تم
نے اس سے یا اس نے تم سے لڑائی کی ہے؟ میں نے جواب دیا
ہاں۔ پوچھا تو تمہاری اور اس کی لڑائی کا انجام کیا ہوتا تھا؟ میں
نے جواب دیا لڑائی تو ڈول کی طرح ہے۔ کبھی کبھی وہ ہم پر غلبہ
پا لیتے ہیں کبھی ہم ان پر۔ پوچھا وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟
میں نے جواب دیا وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت
کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو ہمارے
آباؤ اجداد پوجتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور
ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پرہیزگاری اور عہد پورا کرنے
اور امانت ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ شاہ (ہرقل) نے
اپنے ترجمان سے کہا، جب میں یہ سب کچھ بیان کر چکا، کہ اس سے
کہو: میں نے تم سے اس کے نسب کی بابت پوچھا تو تم نے بتایا

وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ
أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ
اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ

کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی
نسب میں مبعوث ہوا اور میں نے تم سے پوچھا کہ تم میں سے کیا
کسی نے پہلے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ (اگر ایسا ہوتا تو میں
کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں اپنے پیشرو کی پیروی کر رہا ہے۔ اور میں
نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تم نے اسے
جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے نفی میں جواب دیا تو میں نے

بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ فَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لاَ يَسْخَطُهُ أَحَدٌ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لاَ يَغْدِرُونَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُونُ دُوَلًا يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلٰكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلاَمٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلاَمِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلاَّ اللّٰهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا

جان لیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ لوگوں سے جھوٹ بولنا تو چھوڑ دے لیکن اللہ پر جھوٹ باندھے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا، پس میں نے اپنے دل میں کہا اگر اس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ وہ اس طریقے سے اپنے بڑوں کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی پیروی کرنے والے قوم کے امیر لوگ ہیں یا غریب، تو تم نے بتایا کہ اس کے پیروکار غریب لوگ ہیں اور رسولوں کے پیروکار غریب ہی ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کامل کی خاصیت یہی ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناخوش ہو کر پھر جاتا ہے؟ تو تم نے نفی میں جواب دیا، پس ایمان کا خاصہ یہی ہے کہ جب وہ دلوں میں رچ بس جاتا ہے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں، اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں، وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اس سے اور وہ تم سے لڑا؟ تو تم نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے اور تمہاری اور اس کی جنگ ڈول کی طرح ہے، کبھی وہ تم پر غالب آتا ہے اور کبھی تم اس پر، اور اسی طرح رسولوں کی آزمائش ہوتی رہتی ہے لیکن آخرکار انجام انہی کے حق میں ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں کا تمہیں حکم دیتا ہے؟ تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں ان سے منع کرتا ہے جن کی عبادت تمہارے آباء و اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز، صدقہ، پرہیزگاری، ایفائے عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتا ہے۔ اور نبی ہی کی یہ صفت ہے۔ میں جانتا تھا کہ نبی آخر الزمان ظاہر ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر یہ سچ ہے تو عنقریب وہ میرے ان دونوں قدموں کی جگہ کے بھی مالک ہو جائیں گے، اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ان کی بارگاہ تک پہنچ سکوں گا تو ان سے ملاقات کا شرف ضرور حاصل کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدم دھوتا

کر دھوتا، ابو سفیان نے کہا کہ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرامی نامے کو منگوایا۔ وہ پڑھا گیا، اس میں

مسلمون. قال ابو سفیان فلما ان قضی مقالته علت اصوات الذین حوله من عظماء الروم وكثر لغطهم فلا ادری ماذا قالوا وامر بنا فاخرجنا فلما ان خرجت مع اصحابی وخلوت بهم قلت لهم لقد امر امر ابن ابی كبشة هذا ملك بنی الاصفر یخافه. قال ابو سفیان والله ما زلت ذلیلا مستیقنا بان امره سیظهر حتی ادخل الله قلبی الاسلام وانا كاره.

اور ہمارے درمیان برابر ہو کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو سوا اللہ کے رب نہ بنائیں۔ اگر وہ بات سے پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں۔ ابو سفیان کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی گفتگو ختم کر چکا تو اس کے ارد گرد جو روم کے سردار تھے ان کی آوازیں بلند ہوئیں اور بڑا شور و غل ہوا لیکن میں نہیں سمجھ سکا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمیں باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا تو ہم باہر نکل آئے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ باہر نکلا اور ہمیں علیحدگی ملی تو میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ابی کبشہ کے بیٹے (رسول خدا) کا معاملہ کتنا بلند ہو گیا ہے کہ بنی اصفر (رومیوں) کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ ابو سفیان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں برابر ذلیل و خوار رہا اور مجھے یقین ہو گیا کہ ان کا دین عنقریب غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کو داخل فرما دیا حالانکہ میں اسے ناپسند کرتا تھا۔

۱۱۷۲۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبی حدثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن سهل بن سعد سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول یوم خیبر لاعطین الرایة رجلا یفتح الله علی یدیه فقاموا یرجون لذلك ایهم یعطی فغدوا وكلهم یرجو ان یعطی فقال این علی فقیل یشتكی عینیه فامر فدعی له فبصق فی عینیه فبرا مكانه حتی كانه لم یكن به شیء فقال نقاتلهم حتی یكونوا مثلنا فقال علی رسلك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم فوالله لان یهدی بك رجل واحد خیر لك من حمر النعم.

عبد الرحمن بن ابو حازم کے والد حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ خیبر کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا۔ یہ جھنڈا اب میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ دیکھیں جھنڈا کس کو ملتا ہے۔ صبح ہوئی تو ہر ایک جھنڈا ملنے کی امید رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کیا گیا ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ کے حکم پر انہیں بلایا گیا تو آپ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ان سے اس وقت تک لڑتے رہیں گے کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں پس جب تم آہستگی سے ان کے میدان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ پس خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی کہیں زیادہ بہتر ہے۔

۱۱۷۳۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معاویة بن عمرو حدثنا ابو اسحاق عن حمید قال سمعت انسا یقول كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا غزا قوما لم یغر حتی یصبح فان سمع اذانا امسك وان لم یسمع اذانا اغار بعد ما یصبح فنزلنا خیبر لیلا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے لڑتے تو اس وقت تک لڑائی شروع نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اگر آپ اذان کی آواز سنتے تو ٹھہر جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ آتی تو حملہ شروع فرما دیتے۔ اگر صبح ہو گئی ہو۔ ہم خیبر میں رات کے وقت جا پہنچے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ساتھ لے کر جہاد فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی جانب نکلے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے ان کے خلاف جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صبح ہوئی تو بعض یہودی کسیاں اور ٹوکرے لے کر قلعہ سے باہر نکلے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چلائے محمد خدا کی قسم محمد اور فوج۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کی صدا بلند فرمائی اور فرمایا۔ خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ جب ہم قوم کے میدان میں جا اترتے ہیں تو ان کی صبح خرابی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

لڑائی کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا.

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں حضرت عبداللہ بن کعب سرگروہ تھے انہوں نے حضرت کعب بن مالک کی زبانی سنا جب وہ رسول خدا سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے خلاف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اپنے اصلی نشانے کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کا ارادہ فرماتے تو مصلحت کے تحت کسی دوسری مہم کا اظہار فرماتے یہاں تک کہ جب غزوۂ تبوک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سخت گرمی میں یہ طویل سفر اختیار فرمایا حالانکہ راستے میں جنگلات اور آگے دشمنوں کی کثیر تعداد تھی۔ تو آپ نے مسلمانوں کو اس سے مطلع کر دیا تاکہ وہ صورت حال کے مطابق تیاری کر لیں اور اپنا قصد بھی بتا دیا۔ یونس، زہری، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز سفر پر نکلتے تھے۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تھے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تھے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

ظہر کے بعد سفر شروع کرنا۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی چار رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر نماز) ذوالحلیفہ میں ادا کیں اور میں نے سنا کہ وہ سب کے سب دونوں (حج و عمرہ) کا تلبیہ پکار کر پڑھ رہے تھے۔

بَابُ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ

مہینے کے آخر میں سفر کرنا۔

ابن عباس انطلق النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة بخمس بقين من ذي القعدة وقدم مكة لأربع ليال خلون من ذي الحجة.

۲۰۸ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن أنها سمعت عائشة رضي الله عنها تقول خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لخمس ليال بقين من ذي القعدة ولا نرى إلا الحج فلما دنونا مكة أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدي إذا طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة أن يحل قالت عائشة فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقال نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أزواجه قال يحيى فذكرت هذا الحديث للقاسم بن محمد فقال أتتك والله بالحديث على وجهه.

کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ میں چار ذی الحجہ کو جلوہ افروز ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا مقصد صرف حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول خدا نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو لیکن وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قربانی کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ رسول خدا نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دی ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کو سنائی تو فرمایا خدا کی قسم انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ — ۱۲

بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

بَابُ التَّوْدِيعِ. وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا.

بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.

بَابُ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ

رمضان شریف میں سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں سفر پر نکلے، لیکن آپ نے روزہ رکھا اور کدید کے مقام پر پہنچ کر افطار فرمایا۔ سفیان، زہری، عبیداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔

الوداع کہنا اور ابن وہب کا قول ہے

سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا کہ اگر تم قریش کے فلاں فلاں دو آدمیوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے رخصت لائیں۔ تو ارشاد فرمایا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ سے جلا دینا لیکن آگ کا عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔ لہٰذا اگر تم انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا

نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عبیداللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ اس کی اطاعت کرو۔

امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ہم سب میں آخری اور سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔" اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی۔ جو امیر کا حکم مانتا ہے گویا وہ میرا حکم مانتا ہے اور جو امیر کی نافرمانی کرے گیا وہ میری نافرمانی کرتا ہے اور بیشک امام (حاکم) ڈھال کی طرح ہے کہ اس کے پیچھے لڑائی کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ بچا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا اسے اجر ملے گا اور اگر اس کے برعکس کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے کہ مر جانے تک کی بیعت کرنا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "بیشک اللہ راضی ہوا ان مسلمانوں سے جو لئے محبوب! درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔" (سورۃ الفتح آیت ۱۸)

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ نَافِعًا عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ گزشتہ سال ہم حدیبیہ کے مقام سے لوٹے۔ (اس سال) ہم میں سے کوئی دو شخص بھی اس بات پر متفق نہ ہوئے کہ وہ کونسا درخت ہے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر رحمت تھی میں نے نافع سے پوچھا کہ صحابہ کرام نے کیا موت کی بیعت کی تھی؟ انھوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا کہ ثابت قدم رہنے کی بیعت کی تھی۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حرہ میں ایک شخص نے میرے پاس آ کر کہا کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس بات پر میں تو کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر ایک درخت کے سائے میں چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابن اکوع!

فلما خف الناس قال یا ابن الاکوع الا تبایع قال
قلت قد بایعت یا رسول اللہ قال وایضا فبایعته
الثانیة فقلت له یا ابا مسلم علی ای شیء کنتم
تبایعون یومئذ قال علی الموت۔

٢١٥- حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن
حمید قال سمعت انسا رضی اللہ عنه یقول کانت
الانصار یوم الخندق تقول نحن الذین بایعوا
محمدا علی الجهاد ما حیینا ابدا فاجابهم
النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال اللهم لا عیش الا
عیش الاخرة فاکرم الانصار والمهاجرة۔

٢١٦- حدثنا اسحٰق بن ابراهیم سمع محمد بن
فضیل عن عاصم عن ابی عثمان عن مجاشع رضی
اللہ عنه قال اتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم انا
واخی فقلت بایعنا علی الهجرة فقال مضت
الهجرة لاهلها فقلت علام تبایعنا قال علی
الاسلام والجهاد۔

باب ٥٥- عزم الامام علی الناس فیما یطیقون۔

٢١٧- حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا جریر
عن منصور عن ابی وائل قال قال عبد اللہ رضی اللہ
عنه لقد اتانی الیوم رجل فسالنی عن امر ما دریت
ما ارد علیه فقال ارایت رجلا مؤدیا نشیطا یخرج
مع امرائنا فی المغازی فیعزم علینا فی اشیاء لا
نحصیها فقلت له واللہ ما ادری ما اقول لک الا
انا کنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فعسی ان لا
یعزم علینا فی امر الا مرة حتی نفعله وان احدکم
لن یزال بخیر ما اتقی اللہ واذا شک فی نفسه
شیء سال رجلا فشفاه منه واوشک ان لا تجدوه
والذی لا اله الا هو ما اذکر ما غبر من الدنیا
الا کالثغب شرب صفوه وبقی کدره

کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ!
میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا، دوبارہ سہی۔ پس میں نے دوسری
دفعہ بیعت کر لی۔ پس میں (یزید بن ابی عبید) نے ان سے کہا، اے ابو مسلم!
آپ حضرات نے اس روز کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا موت پر۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا
جنگ خندق کے وقت انصار یہ کہتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر
ہوئے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو محمد مصطفےٰ کے ہاتھ پر تا ابد اس بات کی بیعت کر چکے ہیں کہ
اپنا یہ عزم جہاد ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ان
کے جواب میں یہ الفاظ جاری ہو گئے: اے اللہ! حقیقی آرام
تو آخرت کا آرام ہے پس تو انصار و مہاجرین پر کرم فرما۔

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے
بھائی کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ
آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ فرمایا، دور
ہجرت تو ختم ہو چکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا، پھر ہم
کس چیز پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا، اسلام
اور جہاد پر۔

امام کا لوگوں پر حسب استطاعت بوجھ ڈالنا

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ ایک روز کسی شخص نے مجھ سے ایسی بات پوچھی کہ
میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ کہنے لگا کہ وہ ... ہے کہ ایک
شخص مسلح ہو کر بشاشت اور خوشی سے اپنے سرداروں کے ساتھ جہاد کے لیے
نکلتا ہے پس وہ ہم پر ایسا بوجھ ڈالتے ہیں جس کے اٹھانے کی ہم میں
طاقت نہیں ہوتی تو ہم کیا کریں؟ میں نے اس سے کہا کہ خدا کی قسم میری سمجھ میں
نہیں آتا کہ تمہیں کیا جواب دوں، ماسوائے اس کے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تو آپ ہمیں ہر کام کا حکم ایک بار فرماتے
یہاں تک کہ ہم اس کی تعمیل کر چکے ہوتے۔ تم میں سے ہر شخص بھلائی پر ہوگا جب تک
اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ جب تم میں سے کسی کے دل میں شک پیدا ہو جائے
تو کسی ایسے آدمی سے پوچھ لے جو اس کی تسلی کر دے اور
عنقریب تم اس طرح تسلی کرنے والا کوئی نہ پاؤ گے۔ قسم ہے اس ذات کی

بَابُ ۱۵۵ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ.

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

بَابُ ۱۵۶ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ لِقَوْلِهِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ

رسول خدا اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلنے سے پہلے ابتداء نہ فرماتے

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ اور اُن کے منشی فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن کے لیے مکتوب گرامی بھیجا جس میں تحریر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورانِ جہاد ایک روز انتظار فرماتے رہے جب تک جہاد شروع نہ کیا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! دشمن سے ٹکرانے کی تمنا نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو اور جب ٹکراؤ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور پیشِ نظر رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے، ہمارے دشمنوں کو شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر فتح عنایت فرما۔

امام سے اجازت طلب کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک اُن سے اجازت نہ لے لیں بیشک وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں۔ (سورۃ النور)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے میں نبی کریم کے روبرو ہو گیا۔ میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھکاوٹ کے باعث چل نہیں رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا یہ تھک گیا ہے۔ رسول اللہ پیچھے کی جانب آئے اور اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی تو وہ آسانی سے دوسروں کے آگے آگے چلنے لگا۔ پھر فرمایا اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اب تو اچھا ہے۔ اسے آپ کی برکت حاصل ہو گئی ہے۔ فرمایا

وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ، قَالَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَبِعْنِيهِ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ، فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ، فَلَامَنِي، قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ، فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. قَالَ الْمُغِيرَةُ: هَذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا.

بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ

فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا تم اسے فروخت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے شرم محسوس کی کیونکہ اس کے سوا میرے پاس کوئی اونٹ تھا بھی نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اثبات میں جواب دے دیا۔ فرمایا تم اسے ہمارے پاس بیچ دو۔ تو میں نے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ منورہ تک یہ میری سواری میں رہے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری ابھی شادی ہوئی ہے جس کے باعث میں نے آپ سے جلد واپسی کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی مدینہ منورہ کی جانب چل پڑا یہاں تک کہ مدینہ طیبہ پہنچ گیا۔ جب پہلے مجھے میرے ماموں ملے تو انہوں نے اونٹ کے بارے میں پوچھا تو میں نے سارا معاملہ بیان کر دیا۔ تو انہوں نے مجھے ملامت کی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے اجازت دیتے وقت مجھ سے پوچھا کہ تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔ فرمایا تم کنواری سے شادی کرتے تو وہ تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم اس کے ساتھ۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے والد محترم کا انتقال ہو گیا یا انہیں شہید کر دیا گیا ہے جبکہ میری چھوٹی بہنیں ہیں پس میں نے ان جیسی کنواری لڑکی سے شادی کرنا ناپسند کیا کہ وہ انہیں ادب آداب سکھا سکے گی اور نہ ان کی نگرانی کر سکے گی۔ اس لئے میں نے ثیبہ سے شادی کی ہے تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں آداب زندگی سکھائے۔ جب نبی کریم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو دوسرے روز میں اونٹ لے کر آپ

دولہا کا جہاد میں شامل ہونا جس کی ابھی ابھی شادی ہوئی ہے

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جہاد میں شب زفاف گزار کر جانا چاہیے

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

گھبراہٹ کے وقت امام کی چستی

قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خطرے کی جانب گئے۔

فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ

۲۲۱- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

بَابُ الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيلِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي قُلْتُ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيَّ قَالَ إِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هَذَا الْوَجْهِ. وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ.

۲۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آشْتَرِيهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

۲۲۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

(جب واپس لوٹے تو فرمایا ہمیں کوئی خطرہ نظر نہیں آیا البتہ ہم نے گھوڑے کو دریا جیسا (تیز رفتار) پایا ہے۔

حملے کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سست گھوڑے پر آپ گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے تنہا ادھر جا پہنچے آپ کے بعد دوسرے آدمی بھی گھوڑوں پر سوار ہو کر معلوم کرنے کے لیے نکلے تو واپس لوٹتے ہوئے آپ نے ان سے فرمایا ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے اس روز کے بعد سے کوئی گھوڑا اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکا۔

راہِ خدا کا خرچ دینا اور سواریاں مہیا کرنا

مجاہد کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے جہاد میں جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے کچھ مال سے تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی کی وسعت عطا فرمائی ہے انہوں نے فرمایا تمہاری وسعت اپنی جگہ لیکن میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے ہمارا مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ مستحق ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ اُن سے لے لیں۔ طاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اسے جہاں چاہو خرچ کر دو یا اپنے اہل و عیال کو دے دو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے پوچھا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ

عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن عمر بن الخطاب حمل على فرس في سبيل الله فوجده يباع فأراد أن يبتاعه فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دے دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

۲۲۴۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن يحيى بن سعيد الأنصاري قال حدثني أبو صالح قال سمعت أبا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا أن أشق على أمتي ما تخلفت عن سرية ولكن لا أجد حمولة ولا أجد ما أحملهم عليه ويشق علي أن يتخلفوا عني ولوددت أني قاتلت في سبيل الله فقتلت ثم أحييت ثم قتلت ثم أحييت.

ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کا خیال نہ ہوتا کہ یہ امر شمع رسالت کے پروانوں پر شاق گزرے گا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا اور میرے پاس اتنی سواریاں بھی نہیں کہ میں سب کو سوار کر کے لے چلوں اور دوسری جانب یہ بات بھی پر شاق گزرتی ہے کہ میں انہیں پیچھے چھوڑ جاؤں اور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہادت حاصل کروں پھر زندہ کیا جاؤں۔

باب ما قيل في لواء النبي صلى الله عليه وسلم.

رسول خدا کا پرچم

۲۲۵۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثني الليث قال أخبرني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني ثعلبة بن أبي مالك القرظي أن قيس بن سعد الأنصاري رضي الله عنه وكان صاحب لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم أراد الحج فرجل.

ثعلبہ بن ابو مالک قرظی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے تھے جب انہوں نے حج کا ارادہ کیا تو سر میں کنگھی کی۔

۲۲۶۔ حدثنا قتيبة حدثنا حاتم بن إسماعيل عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه قال كان علي رضي الله تعالى عنه تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في خيبر وكان به رمد فقال أنا أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علي فلحق بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما كان مساء الليلة التي فتحها في صباحها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأعطين الراية أو قال ليأخذن غدا رجل يحبه الله ورسوله أو قال يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فإذا نحن بعلي وما نرجوه فقالوا هذا علي فأعطاه

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جاؤں، چنانچہ وہ جا ملے۔ جب وہ رات کی شام آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا یا یہ فرمایا کہ کل یہ جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ پھر حضرت علی ہم سے آملے اور ہمیں اس بات کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

۲۲۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هَاهُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

بَابُ الْأَجِيرِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُقْسَمُ لِلْأَجِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ.

۲۲۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللّٰهِ قَالَهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بدولت فتح سے نوازا۔

نافع بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

اجرت پر جہاد کرنے والا۔ امام حسن بصری اور امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہما کا قول ہے کہ اجرت پر جہاد کرنے والے کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔ حضرت عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا آدھے حصے کی شرط پر لیا پس گھوڑے کے حصہ میں چار سو دینار آئے تو انہوں نے

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں نے ایک شخص کو جوان اونٹ سواری کے لیے دیا اور میرے نزدیک یہ عمل اپنے اعمال میں سے سب سے زیادہ قابل وثوق تھا۔ پھر میں نے ایک آدمی کو اجرت پر جہاد میں شامل کیا۔ اس نے کسی آدمی سے لڑائی کی ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کاٹ کھائے۔ اس آدمی نے اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکالا کہ اس کے سامنے والے دانت گر گئے۔ دوسرا شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر دیت کا طلب گار ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا

فرمان رسالت کہ میری مدد فرمائی گئی ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے۔ نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے عنقریب ہم کافروں کے دلوں میں دھاک بٹھا دیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا۔ آیت ۱۵۱ اس کو حضرت جابر نے نبی کریم سے روایت کیا ہے۔

۲۲۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے۔ ایک روز جبکہ میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تو چلے گئے اور ان خزانوں کی دولت تم نکال رہے ہو۔

ف ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ کنجیاں مرحمت فرمانے کا [illegible] حالات کے [illegible] گیا تو امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مبارکہ الامن والعلی میں ایک سو دس کے قریب ایسی احادیث پیش کی ہیں جن میں اس بات کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مدنی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کن کن چیزوں کی کنجیاں مرحمت فرمائی ہیں۔ اسی جگہ حدیث پیش کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ہے۔ مسلمانو! انصاف کی نگاہ سے دیدۂ عقل کے کان کھول کر یہ کنجیاں دیکھیے جو مالک الملک شہنشاہ قدیر جل جلالہ نے اپنے نائب اکبر خلیفۂ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں۔ خزانوں کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، دنیا کی کنجیاں، نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں، جنت کی کنجیاں، نار کی کنجیاں، ہر شے کی کنجیاں اور اسباب [illegible] جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار ہوتا ہے جب چاہے کھولے جب چاہے بند رکھے دیکھو! [illegible] تمام [illegible] والحمد للہ رب العالمین (الامن والعلی ص ۹۰)

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے خبر دی کہ انہیں حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہرقل نے مجھے بلانے کے لیے آدمی بھیجا جبکہ وہ ایلیا کے مقام پر تھا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی منگوایا۔ جب نامۂ مبارک کو پڑھ کر بادشاہ فارغ ہوا تو اس کے پاس بڑا شور و غل ہوا اور آوازیں بلند ہونے لگیں تو ہم باہر نکل آئے۔ جب ہم باہر نکالے گئے تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ تو بلند ہو گیا ہے جبکہ بنی اصفر کا بادشاہ اس سے خوف کھاتا ہے۔

بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى۔

جہاد میں زادِ راہ لے جانا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے (سورۃ البقرۃ ۱۹۷)

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَحَدَّثَتْنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ بوقتِ ہجرت میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زادِ راہ تیار کیا لیکن توشہ اور پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لیے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی میں نے حضرت ابو بکر صدیق سے عرض کیا کہ خدا کی قسم اسے باندھنے کے لیے پٹکے کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو۔ ایک کے ساتھ توشہ باندھو اور دوسرے سے مشکیزہ کا منہ۔ میں نے ایسا ہی کیا، اسی لیے میرا نام ذات النطاقین رکھا گیا۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

عن عمرو قال اخبرني عطاء سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كنا نتزود لحوم الاضاحي على عهد النبي صلى الله عليه وسلم الى المدينة.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم قربانی کا گوشت زادراہ کے طور پہ مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

٢٣٣ - حدثنا محمد ابن المثنى حدثنا عبد الوهاب قال اخبرني بشير بن يسار ان سويد بن النعمان رضي الله عنه اخبره انه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى اذا كانوا بالصهباء وهي من خيبر وهي ادنى خيبر فصلوا العصر فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بالاطعمة فلم يؤت النبي صلى الله عليه وسلم الا بسويق فلكنا فاكلنا وشربنا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم فمضمض ومضمضنا وصلينا.

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ وہ فتح خیبر کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پہ نکلے جب مقام صہبا میں پہنچے جو خیبر کے نزدیک اور اس کا حصہ ہے۔ تو ہم نے عصر کی نماز وہاں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں ستو پیش کیے گئے آپ نے تناول فرمائے۔ پھر ہم نے بھی کھائے پیے اس کے بعد آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں اور اس کے بعد بغیر تازہ وضو کیے نماز پڑھی۔

٢٣٤ - حدثنا بشر بن مرحوم حدثنا حاتم بن اسمعيل عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة رضي الله عنه قال خفت ازواد الناس واملقوا فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم في نحر ابلهم فاذن لهم فلقيهم عمر فاخبروه فقال ما بقاؤكم بعد ابلكم فدخل عمر على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما بقاؤهم بعد ابلهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ناد في الناس ياتون بفضل ازوادهم فدعا وبرك عليه ثم دعاهم باوعيتهم فاحتثى الناس حتى فرغوا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله.

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگوں کا زادراہ ختم ہو گیا اور وہ خالی ہاتھ رہ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ اونٹ ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد ان کی ملاقات حضرت عمر سے ہوئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے فرمایا اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد تم زندہ کس طرح رہو گے؟ رسول اللہ نے فرمایا۔ لوگوں میں اعلان کر دو کہ اپنا بچا ہوا زادراہ بارگاہ رسالت میں لے آئیں۔ آپ نے اس پہ برکت کی دعا کی۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر کر لے جائیں۔ لوگوں نے بھرنے شروع کئے یہاں تک کہ ان کے تمام برتن بھر گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا کہ

باب ١٢٤ حمل الزاد على الرقاب.

گردنوں پہ زادراہ اٹھانا

٢٣٥ - حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا عبدة عن هشام عن وهب بن كيسان عن جابر رضي الله عنه قال خرجنا ونحن ثلاث مائة نحمل زادنا على رقابنا ففني زادنا حتى كان الرجل منا ياكل في كل يوم تمرة قال رجل يا ابا عبد الله واين كانت التمرة تقع من الرجل قال لقد وجدنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم راہ خدا میں تین سو آدمی نکلے۔ ہم نے اپنا اپنا زادراہ گردنوں پہ اٹھایا ہوا تھا۔ ہمارا راشن ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایک آدمی روزانہ ایک کھجور پہ گزارا کرنے لگا۔ ایک ساتھی نے کہا اے ابو عبد اللہ! آدمی کو ایک کھجور سے کیا سہارا مل سکتا ہے؟ فرماتے ہیں۔ ایک ایک کھجور کی قیمت کا اس وقت پتہ چلا جب ساری کھجوریں

فَقَذَفَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا حَتّٰى أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا حُوْتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا.

بَابُ ١٦٨ اِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيْهَا.

٢٣٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَانْتَظَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ حَتّٰى جَاءَتْ.

٢٣٧۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ.

بَابُ الْاِرْتِدَافِ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجِّ.

٢٣٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

بَابُ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ

٢٣٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ.

٢٤٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُوْنُسُ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى

ختم ہوگئیں۔ ہم دریا کے کنارے پہنچے تو اس نے اچانک ایک بہت بڑی مچھلی ہماری طرف پھینک دی۔ پس ہم اپنی مرضی کے مطابق اٹھارہ دن تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے رہے۔

عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب تو حج وعمرہ دونوں کا ثواب حاصل کرکے واپس لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کرسکی۔ آپ نے فرمایا جاؤ عبدالرحمٰن (بن ابوبکر صدیق) تمہیں اپنے پیچھے بٹھالیں گے۔ پھر آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو حکم دیا کہ انہیں مقام تنعیم سے عمرہ کروالائیں۔ پھر رسول اللہ واپس لوٹنے تک مکہ معظمہ کی ایک اونچی جگہ پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروالاؤں۔

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور لوگ حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔

کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے، جس کے پالان پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں بالائی جانب سے داخل ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا

لراحلتہٖ مُرْدِفًا أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ.

بٹھا رکھا تھا اور حضرت بلال آپ کے ہمراہ تھے نیز کعبہ کے کلید بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں فروکش ہوئے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے۔ آپ اس میں کافی دیر جلوہ افروز رہے پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آپ کی جانب بڑھے۔ آپ کی بارگاہ میں سب سے پہلے حاضر ہونے والے حضرت عبداللہ بن عمر تھے انہوں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو دریافت کیا کہ رسول اللہ نے نماز کس جگہ پڑھی؟ تو انہوں نے اس مقام کی جانب اشارہ کیا جہاں

بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ

٢٢١ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

رکاب وغیرہ تھامنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے جس دن سورج طلوع ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھ دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

بَابُ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ

وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْاٰنَ.

کفار کے ملک میں قرآن کریم لے کر جانا

اس بارے میں حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور ایسے ہی ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ حضور نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کی زمین میں بھی سفر کیا اور وہ قرآن کریم کو جانتے تھے اسی پر اکتفا کرتے۔

٢٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ.

لڑائی کے وقت تکبیر کہنا۔

٢٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِيْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَاُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ وَاَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا تَابَعَهٗ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے جبکہ وہ لوگ اپنے زراعتی سامان کو گردنوں پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے۔ تو بکنے لگے یہ محمد اور آپ کی فوج، محمد اور ان کی فوج۔ محمد اور ان کی فوج۔ پس وہ لوگ قلعہ بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا خیبر برباد ہو گیا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان ڈرائے گئے لوگوں کے برے دن آ جاتے ہیں۔ اور ہم نے چند گدھے پکڑ کر ان کا گوشت پکایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں، تو جو کچھ ہانڈیوں میں تھا، وہ الٹ دیا گیا۔ اس حدیث کی متابعت علی بن مدینی نے سفیان سے کی کہ نبی کریم نے اپنا دست مبارک بلند فرمایا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيْرِ

تکبیر میں زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّهٗ مَعَكُمْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تَبَارَكَ ... قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى جَدُّهٗ۔

ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس جب ہم کسی وادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا کرتے۔ پس نبی کریم نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور سننے والا، قریب رہنے والا ہے۔ اس کا اسم گرامی بڑی برکت والا اور اس کی شان بلند ہے۔

ف: اگلی حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام جب کسی چڑھائی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہا کرتے تھے۔ اس دفعہ صحابہ کرام نے حسب معمول بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ اور تکبیر کہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ آپ نے یہاں بلند آواز سے ذکر کرنے سے منع نہیں کیا بلکہ یہ سمجھایا ہے کہ خدا کو بہرہ یا دور جان کر بلند آواز سے نہ پکارا جائے، یہ سمجھ کر کہ خدا اونچا سنتا ہے یا بہت دور ہے، لہٰذا بلند آواز سے اسے پکاریں گے تو سن لے گا اور آہستہ پکارنے کو نہیں سنے گا اور یہ سمجھ کر بلند آواز سے پکارنا کہ وہ دور ہے جس کے باعث آہستہ پکارنے کو سن نہ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی بھی سنتا ہے جو بغیر آواز کے اسے دل میں پکارے کیونکہ وہ تو دلوں کے خیالات تک کو بھی جانتا ہے۔ بعض لوگ اسے مطلقاً ذکر بالجہر کی ممانعت پر محمول کرتے ہیں جو درست نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اذان، اقامت، نعرے، تلاوت اور دیگر اذکار میں سے کسی میں بھی آواز بلند کرنے کی اجازت نہ ہوتی لیکن یہاں ذکر اور دوسرے مقاصد کے تحت بلند آواز سے کرنے مشروع ہیں کیونکہ ممانعت مطلقاً نہیں ہے بلکہ ان علتوں کے تحت ہے جو حدیث میں مذکور ہوئی ہیں۔ لہٰذا بعض ذکر آواز سے ہی کیے جائیں گے جن کا آواز سے کرنا مشروع ہے اور وہ ذکر آہستہ ہی کیے جائیں

کے خزانوں کا آہستہ کہنا مشروع ہے اور جن اذکار میں بلند یا آہستہ کی قید نہیں ان میں آدمی کو اختیار ہے کہ جہر متوسط کے ساتھ کرے یا آہستہ لیکن جہری کرنے کے لیے بعض قیود ہیں جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہی ارشاد اس جلد کی حدیث ۲۵۹ میں بھی مذکور ہے اور اس کے ساتھ آپ نے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا انکشاف بھی فرمایا ہوا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بَابُ التَّسْبِيْحِ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيْرِ.

۲۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم چڑھائی پہ چڑھتے تو تکبیر کہتے، اور جب ہم نشیب کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ اِذَا عَلَا شَرَفًا.

۲۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا.

بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم بلندی کی طرف چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اور جب نیچے کی جانب اترتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہا کرتے۔

۲۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُوْلُ كُلَّمَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حج یا عمرہ سے لوٹتے اور میرا (سالم بن عبداللہ) کا خیال ہے کہ شاید انہوں نے غزوہ فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی بلندی کی طرف جاتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم توبہ کرنے والے، عبادت گزار، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے بن کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو شکست دی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ان شاء اللہ (نہیں کہا؟ فرمایا نہیں)۔

بَابُ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْاِقَامَةِ.

مسافر کی عبادت حالت اقامت کی عبادت کے مطابق لکھی جاتی ہے۔

۲۴۹ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي

ابراہیم، ابواسمٰعیل السکسکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک دفعہ یزید بن ابی کبشہ اور وہ ہم سفر تھے۔ پس حضرت یزید سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابوبردہ نے کہا کہ میں نے متعدد مرتبہ حضرت

السفر فقال له ابوبردة سمعت ابا موسى مرارا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض العبد او سافر كتب له مثل ما كان يعمل مقيما صحيحا.

باب السير وحده.

۲۵۰. حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا محمد بن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما يقول ندب النبي صلى الله عليه وسلم الناس يوم الخندق فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير قال النبي صلى الله عليه وسلم ان لكل نبي حواريا وحواري الزبير قال سفيان الحواري الناصر.

۲۵۱. حدثنا ابو الوليد حدثنا عاصم بن محمد قال حدثني ابي عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم الناس ما في الوحدة ما اعلم ما سار راكب بليل وحده.

۲۵۲. حدثنا ابو نعيم حدثنا عاصم بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر عن ابيه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم الناس ما في الوحدة ما اعلم ما سار راكب بليل وحده.

باب السرعة في السير قال ابو حميد

قال النبي صلى الله عليه وسلم اني متعجل الى المدينة فمن اراد ان يتعجل معي فليعجل.

۲۵۳. حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال اخبرني ابي قال سئل اسامة بن زيد رضي الله عنهما كان يحيى يقول وانا اسمع فسقط عني عن مسير النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع قال فكان يسير العنق فاذا وجد فجوة نص والنص فوق العنق.

۲۵۴. حدثنا سعيد بن ابي مريم اخبرنا محمد

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار پڑ جائے یا سفر کرے تو اس کیلئے اتنی عبادت ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ تندرستی اور حالت اقامت میں کیا کرتا تھا۔

تنہا چلنا پھرنا

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر بارگاہ ہوئے پھر دوسری مرتبہ پکارا، تو حضرت زبیر نے لبیک کہا تیسری مرتبہ بلایا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے جبکہ میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مددگار مراد ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو یوں نہیں جاتا کہ پھر کوئی شخص رات کو تنہا سفر کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو تنہائی کی وقت کا علم ہوتا، جو مجھے معلوم ہے، تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

چلنے میں تیزی۔ ابو حمید نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی سے مدینہ منورہ میں پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہے اسے چاہئے کہ فوراً تیار ہو جائے۔

ہشام کے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نیز یحییٰ بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع میں رفتار کا حال میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہا حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ آپ درمیانی چال سے چلتے اور جب کسی میدان سے گزرتے تو رفتار تیز فرما دیتے جبکہ درمیانی رفتار

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ

ابن جعفر قال أخبرني زيد هو ابن أسلم عن أبيه قال كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله عنهما بطريق مكة فبلغه عن صفية بنت أبي عبيد شدة وجع فأسرع السير حتى إذا كان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعتمة يجمع بينهما وقال إني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا جد به السير أخر المغرب وجمع بينهما.

کے سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہیں اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے بارے میں خبر پہنچی کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ انہوں نے رفتار تیز کر دی اور مغرب کے بعد جب شفق غائب ہو گئی تو سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کر کے نماز عشاء بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھ لی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر طے کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب عشاء کو جمع فرما لیتے

٢٥٥۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن سمي مولى أبي بكر عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه وطعامه وشرابه فإذا قضى أحدكم نهمته فليعجل إلى أهله.

حضرت عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر، ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک حصہ ہے جو تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب کوئی ضرورت سفر پر مجبور کرے تو اپنے اہل و عیال میں جلد پہنچنے کی کوشش کرنا چاہئے

باب إذا حمل على فرس فرآها تباع.

جہاد کے لئے گھوڑا صدقہ دینا پھر اسے بکتا ہوا دیکھنا

٢٥٦۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن عمر بن الخطاب حمل على فرس في سبيل الله فوجده يباع فأراد أن يبتاعه فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك.

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں کسی کو ایک گھوڑا دیا، پھر اسے بکتا ہوا دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ ہوا۔ جب اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے خریدنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے صدقے کو

٢٥٧۔ حدثنا إسماعيل حدثني مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول حملت على فرس في سبيل الله فابتاعه أو فأضاعه الذي كان عنده فأردت أن أشتريه وظننت أنه بائعه برخص فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره وإن بدرهم فإن العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه.

زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا پھر میں نے اُسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا یا جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا تو میرا خود خریدنے کا ارادہ ہوا اور میرا گمان بھی تھا کہ وہ سستے داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اسے نہ خریدو خواہ ایک درہم ہی میں دے کیونکہ جو اپنی چیز کو واپس لوٹاتا ہے وہ کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے

باب الجهاد بإذن الأبوين.

والدین کی اجازت سے جہاد کرنا۔

٢٥٨۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا حبيب بن أبي ثابت قال سمعت أبا العباس الشاعر وكان لا يتهم في حديثه قال سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما

آدم، ابوالعباس شاعر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب

يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ.

کی۔ دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا۔ ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

بابـ١٣٦ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ.

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا۔

٢٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ.

عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو البشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ جب لوگ اپنی خوابگاہوں میں تھے تو رسول اللہ نے ایک قاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے لٹکائی ہوئی کوئی چیز نہ ہو اور اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

بابـ١٣٧ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ.

مجاہدوں میں نام لکھوانے کے بعد عذر پیش آجانا۔

٢٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے والوں میں لکھ دیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے فرمایا جا

بابـ١٣٨ الْجَاسُوسِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ التَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ.

جاسوس۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تجسس سے مراد تفتیش ہے۔

٢٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ

عبیداللہ بن ابو رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن اسود کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا کہ چلتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاخ پہنچ جاؤ۔ وہاں تمہیں ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے کر چلے آنا۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہمارے آگے آگے بڑھے جا رہے تھے یہاں تک کہ ہم اس روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک بڑھیا موجود ہے۔ ہم

فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ

رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا.

بَابُ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارَى

٢٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارَى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ

نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے۔ آخر کار اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا۔ پس ہم اس سے خط لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن ابو بلتعہ کی جانب سے مکہ مکرمہ والے بعض مشرکین کے نام تھا جس میں رسول اللہ کے بعض حالات کی انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجئے۔ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں آ کر رہنے لگا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ حضور کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی اہلِ مکہ سے رشتہ داریاں ہیں جن کے باعث ان کے اہل و عیال اور مال و دولت محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے نسبی تعلق تو ہے نہیں کیوں نہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس کے باعث میرے رشتہ دار بھی محفوظ رہیں اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے باعث نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! حکم فرمایئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا، یہ تو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا ہی عمدہ ہے۔

قیدیوں کو لباس پہنانا

عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب جنگِ بدر ہوئی تو کچھ لوگ قید کر کے لائے گئے جن میں عباس (ابن عبدالمطلب) بھی تھے اور ان کے جسم پر کپڑا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قمیص تلاش کرنے لگے۔ لوگوں نے عبداللہ بن اُبی کی قمیص تلاش کر کے پیش کی جو ان کے جسم پر پوری آئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی قمیص انہیں پہنائی

فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ.

اور یہ اس لیے تھا کہ عبداللہ بن ابی کو اپنی قمیص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنائی تھی۔ حضرت ابن عیینہ کا قول ہے کہ اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی احسان تھا جس کا یوں بدلہ دیا گیا۔

بَابُ ١٨٦ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ

اس شخص کی فضیلت جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا۔

٢٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھئے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ اگلے روز ہر ایک اس کا تمنائی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پھر انہیں علم عطا فرما دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ آہستگی سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت سے نواز دیا تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ یہ جھنڈا کل میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی۔ یہ بات علم مَا فِي غَدٍ یا مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا میں سے ہے جو غیوب خمسہ میں سے ایک ہے جن کو مفاتح الغیب کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیوب خمسہ کا علم بھی عطا فرمایا تھا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔ اس حدیث کے اندر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بڑے مناقب مذکور ہوئے ہیں۔ جب ایک روز پہلے نام لیے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا اور بشارت دی تھی تو اکثر صحابہ کرام کی یہی تمنا تھی کہ کاش! وہ خوش نصیب میں نکلوں۔ یہی وجہ انہوں نے ساری رات عبادت اور دعاؤں میں گزاری۔ کیا یہ مناقب کوئی معمولی بات ہیں کہ کل وہ فاتح خیبر ثابت ہو جائے گا نیز وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے جبکہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ! الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ واقعہ بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث نمبر ۲۲۲۲، ۲۲۶۱، ۲۹۰، ۲۹۹ اور ۲۶۳ میں بھی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

بَابُ الْأُسَارٰى فِي السَّلَاسِلِ.

قیدیوں کو پابند سلاسل کرنا۔

٢٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ.

محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیسا عجیب بنایا جو زنجیریں پہنے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ.

اہل کتاب میں سے مسلمان ہوجانے والوں کی فضیلت۔

٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

حضرت ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دوگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو پس اسے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اسے اچھا ادب سکھائے۔ پھر آزاد کرکے اس سے ازدواجی رشتہ قائم کرے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔ دوسرا اہل کتاب سے وہ مومن جو پہلے بھی مومن تھا اور اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے اور تیسرا شخص وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیرخواہ بھی ہے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی معاوضہ کے تمہیں بتادی حالانکہ اس سے کم مضمون کی حدیث کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کرتے تھے۔

بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا لَيُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا يُبَيِّتُ لَيْلًا.

شب خون کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا کیسا ہے؟ یہاں لیبیتنہ، لیلاً کا مطلب یہاں یبیت لیلاً یعنی رات گزارنا ہے۔

٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابواء یا ودان کے مقام پر میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوتے ہیں اور داؤ لگتے شب خون میں قتل کردیئے جاتے ہیں۔ فرمایا وہ بھی تو انہی سے ہیں۔ نیز آپ کو یہ بھی فرماتے سنا گیا کہ چراگاہیں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت ہیں۔ بواسطہ زہری عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مشرکین کے اہل و عیال کے بارے میں عمرو، ابن شہاب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ زہری کو

شهاب عن النبي صلى الله عليه وسلم فسمعناه من الزهري قال أخبرني عبيد الله عن ابن عباس عن الصعب قال هم منهم ولم يقل كما قال عمرو هم من آبائهم.

باب ١٩٠ قتل الصبيان في الحرب.

٢٦٧ - حدثنا أحمد بن يونس أخبرنا الليث عن نافع أن عبد الله رضي الله عنه أخبره أن امرأة وجدت في بعض مغازي النبي صلى الله عليه وسلم مقتولة فأنكر رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل النساء والصبيان.

باب ١٩١ قتل النساء في الحرب.

٢٦٨ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم قال قلت لأبي أسامة حدثكم عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال وجدت امرأة مقتولة في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتل النساء والصبيان.

باب ١٩٢ لا يعذب بعذاب الله.

٢٦٩ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن بكير عن سليمان بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال إن وجدتم فلانا وفلانا فأحرقوهما بالنار ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أردنا الخروج إني أمرتكم أن تحرقوا فلانا وفلانا وإن النار لا يعذب بها إلا الله فإن وجدتموهما فاقتلوهما.

٢٧٠ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن أيوب عن عكرمة أن عليا رضي الله عنه حرق قوما فبلغ ابن عباس فقال لو كنت أنا لم أحرقهم لأن النبي صلى

عبید اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ وہ ان میں سے ہیں اور عمرو کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔

دورانِ جنگ بچوں کو قتل کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

دورانِ جنگ عورتوں کو قتل کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو پایا، جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔

اللہ تعالیٰ کی طرح آگ کا عذاب نہیں دینا چاہئے۔

سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جانب بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے، اس لئے اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض لوگوں کو جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو فرمایا۔ اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں ہرگز نہ جلاتا کیونکہ نبی

ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى الْآيَةَ.

بَابٌ ١٩٤ هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُوهُ حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ فِيهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ١٩٥ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ.

٢٤١ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْغِنَا رِسْلًا قَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا.

بَابٌ ١٩٦

٢٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ اللّٰهَ.

بَابٌ ١٩٧ حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيلِ.

اس بارے میں حدیث ثمامہ موجود ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک ... (سورۃ الانفال) یعنی مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر رہائی حاصل کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو

ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ وہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو ناموافق دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں چند اونٹ عنایت فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا، ہاں تم چراگاہ میں جا کر رہنے لگو۔ وہ چلے گئے اور وہاں اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پی کر تندرست اور موٹے تازے ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو ہنکا لے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر کفر کی جانب لوٹ گئے۔ جب اس کی فریاد بارگاہِ نبوت میں پیش ہوئی تو ان کی تلاش میں چند آدمی روانہ کیے گئے اور دن چڑھنے سے پہلے انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے۔ پھر حکم دیا گیا کہ سلائیاں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیری جائیں۔ اس کے بعد انہیں حرہ میں ڈال دیا گیا، وہاں وہ پانی کے لیے چلاتے رہے لیکن مرتے دم تک پانی نہیں دیا گیا۔ حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا، چوری کی اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی۔

کسی بھی جاندار کو جلانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا تو انہوں نے چیونٹیوں کی پوری رہائش گاہ میں آگ لگا کر سب کو جلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا لیکن تم نے ان کی پوری جماعت ہی کو جلا کر رکھ دیا، حالانکہ وہ تسبیح بیان کرتی تھیں۔

مکانات اور باغات کو آگ لگانا

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ۔

بَابُ ۱۹۰ قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذوالخلصہ کے کانٹے کو نکال کر راحت کیوں نہیں پہنچاتے اور وہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں بنی احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا جو سارے ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا یہاں تک کہ آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس ہم اس کی جانب روانہ ہو گئے اور اسے توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنی کارکردگی کی اطلاع دینے کے لیے آدمی بھیج دیا۔ حضرت جریر کا قاصد عرض گزار ہوا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں آپ کی جانب اس وقت روانہ ہوا جب وہ کھوکھلے اور خارش والے اونٹ کی طرح ہو گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے قبیلہ احمس کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلا دیے تھے۔

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت ابو رافع کو قتل کرنے کے لیے بھیجی۔ ان میں سے ایک آدمی جا کر اس کے قلعے میں داخل ہو گیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ان کے اصطبل میں جا گھسا۔ پھر انہوں نے قلعے کا دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہو گیا ہے تو وہ اسے تلاش کرتے باہر نکلے۔ پس میں بھی ان میں شامل ہو گیا اور انہیں یہ تاثر دیا کہ گویا میں بھی تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں۔ پس انہیں گدھا مل گیا تو وہ داخل ہوئے اور میں بھی اندر آ گیا۔ انہوں نے رات کی وجہ سے قلعے کا دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں، جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سو گئے تو میں نے کنجیاں لے کر قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ پھر اس کے پاس پہنچ کر میں نے آواز دی: اے ابو رافع! اس نے جواب دیا

فِي كُوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُغِيثٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ مَا لَكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِجَازِ فَقَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ۔

بَابُ ۱۹۹ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تو میں آواز پر لپکا اور اس پر کاری ضرب لگائی۔ وہ چیخا تو میں باہر نکل گیا پھر اندر آیا اور اس طرح گویا اس کا مددگار ہوں اور آواز بدل کر میں نے کہا اے ابو رافع! کیا ہوا؟ اس نے کہا تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم کہ اندر کون آگھسا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے اتنا بوجھ ڈالا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا لیکن وحشت زدہ تھا۔ پھر میں سیڑھی کے پاس آیا تاکہ اس کے ذریعے اتر جاؤں لیکن میں گر پڑا اور میرے پاؤں میں چوٹ لگ گئی۔ پھر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا میں اس وقت تک یہاں سے جانے والا نہیں جب تک رونے والی عورتوں کی آواز نہ سن لوں۔ چنانچہ وہاں سے روانہ نہیں ہوا مگر اہل حجاز کے تاجر ابو رافع پر رونے کی آواز سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور مجھے درد کا احساس تک نہ ہوا، یہاں تک کہ ہم بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابو رافع کی جانب بھیجا۔ حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو۔

سالم ابو النضر کاتب تھے عمر بن عبید اللہ کے، ان کے پاس حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خط آیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کیا کرو۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو لیکن جب ان سے تمہارا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

معتابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔

بَابُ ۲۰ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

لڑائی میں دھوکا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں تقسیم کرو گے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کا نام چال بازی رکھا۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑائی دھوکا ہے۔

بَابُ ۲۱ اَلْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ۔

جنگ کے دوران جھوٹ بولنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کعب بن اشرف کے لیے کون تیار ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا، ہاں۔ ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نبی نے تو ہمیں تنگ کر مارا ہے اور وہ ہم سے صدقہ مانگتا ہے۔ اس (کعب) نے کہا کہ خدا کی قسم تم بھی اسے تنگ کر کے جواب دیا چونکہ ہم اس کے پیروکار ہیں اس لیے یہ بات اچھی محسوس نہیں ہوتی کہ اسے یونہی چھوڑ دیں بلکہ ہم تو صرف اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

بَابُ ۲۲ اَلْفَتْكُ بِأَهْلِ الْحَرْبِ

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی

عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي فَأَقُولَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ.

بَابٌ ۲۳۱ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّتَهُ

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

بَابٌ ۲۳۲ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيهِ سَهْلٌ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ.

۲۸۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعَرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰهِ

ہ

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ۔ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأَعْدَا قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ۔ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کی ذمہ داری لے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے دریافت کیا کیا میں اسے قتل کر دوں۔ فرمایا، ہاں۔ عرض گزار ہوئے، پھر مجھے اجازت مرحمت ہو کہ اس سے جو گفتگو چاہوں وہ کروں۔ فرمایا، یہ بھی منظور کیا۔

دشمن کے شر سے بچنے کے لیے حیلہ کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کی جانب روانہ ہوئے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ اپنے باغ میں ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو درختوں کی آڑ میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابن صیاد اس وقت چادر تان کر پڑا ہوا گنگنا رہا تھا۔ اچانک ابن صیاد کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا تو پکاری، اے صاف! یہ محمد مصطفےٰ تشریف لے آئے۔ چنانچہ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ رکھتی تو حقیقت ظاہر ہو جاتی۔

جنگ میں رجز خوانی اور خندق کھودتے وقت باآواز بلند حمد و نعت خوانی۔

حضرت سہل، حضرت انس نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یزید نے بھی سلمہ سے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ مٹی نے سینۂ مبارک کے بال ڈھک دیئے تھے اور آپ کے جسم اطہر پر بال کثرت سے تھے اور آپ عبداللہ بن رواحہ کے لفظوں میں یوں رجز خوانی فرما رہے تھے۔

گر نہ فرماتا ہدایت ہم کو رب کائنات ÷ ہم کہاں پڑھتے نمازیں اور کیسے زکوٰۃ
اب سکینہ ہم پہ نازل اے رب پروردگار ÷ کافروں کے بالمقابل دے ہمیں صبر و ثبات
دشمنوں نے ہی چلائی ہم پہ ظلم و جبر سے ÷ البتہ فتنہ نہیں ہرگز ہمیں منظور بات
یہ آپ باآواز بلند پڑھ رہے تھے۔

بَابُ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ.

۲۸۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الْحَصِيرِ وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ.

۲۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ وَكَانَتْ يَعْنِي فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ قَالَ قَتَادَةُ الرِّيحُ الْحَرْبُ.

۲۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا.

جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں دائرۂ اسلام میں آیا ہوں اس وقت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا۔ جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو چہرۂ انور تبسم ریز ہو جاتا اور مجھے یہ شکایت تھی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا تھا۔ تو آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ اسے جمائے رکھ اور اسے ایسا بنا دے کہ ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہو۔

زخموں کے لیے فرسٹ ایڈ۔

ٹاٹ کو جلا کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور زخموں کو دھونے کے لیے ڈھال میں پانی بھر کر لانا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کس کی دوا لگائی گئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ واقف کوئی موجود نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زخم میں بھری گئی تھی۔

جنگ کے دوران تنازعہ و اختلاف ناپسندیدہ ہے اور امام کی نافرمانی کا وبال۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور آپس میں نہ جھگڑو کہ پھر بزدلی دکھاؤ گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا اکھڑ جائے گی۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ریح سے جنگی طاقت مراد ہے۔

سعید بن ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجتے وقت ہدایت فرمائی کہ لوگوں کو آسانی مہیا کرنا اور انہیں تنگی میں نہ ڈالنا۔ انہیں خوش و خرم رکھنا اور متنفر نہ کر دینا۔ آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنا اور ان میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

٢٨٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ فَأَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللهِ يَا عَدُوَّ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے وقت پچاس پیدل آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کر کے فرمایا۔ اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک کہ میں تمہیں بلاؤں۔ اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو مار بھگایا اور انہیں روند کر رکھ دیا ہے تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلنا جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں۔ اس کے بعد دشمن کو شکست ہو گئی۔ میں (حضرت براء) نے دیکھا کہ ان کی عورتیں بھی بے تحاشا بھاگ رہی تھیں جس کے باعث ان کی پنڈلیاں کھل گئی تھیں یعنی پازیبیں بج رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھی کہنے لگے:۔ غنیمت! اے ساتھیو! مال غنیمت۔ تمہارے ساتھی تو غالب آ گئے اب تم کس چیز کا انتظار کرتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا کیا تم بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ خدا کی قسم ہم تو لوگوں کے پاس جائیں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے۔ جب یہ حضرات آ گئے تو یکایک جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ جو بھاگے جا رہے تھے وہ سامنے آ نکلے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ جب رسول انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے۔ پس اس وقت شمع نبوت کے گرد صرف بارہ پروانے رہ گئے۔ اس کے باعث ہم میں سے ستر حضرات نے جام شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر جنگ بدر میں افتاد پڑی تھی کہ ستر قید ہوئے اور ستر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد ابو سفیان نے تین مرتبہ آواز دی کیا مسلمانوں میں محمد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے سے منع فرما دیا۔ اس نے تین دفعہ پھر آواز دی کیا مسلمانوں میں ابو قحافہ کا فرزند (حضرت ابوبکر) ہے؟ پھر تین مرتبہ پکارا۔ کیا تم میں ابن خطاب (حضرت عمر) ہے؟ جواب نہ ملنے پر وہ اپنے ساتھیوں کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ یہ سب مارے جا چکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور جواب دیا۔ اے خدا کے دشمن! خدا کی قسم تم نے کذب بیانی کی ہے۔ جن کے تم نے نام لیے ہیں وہ سب زندہ سلامت ہیں اور جو تمہیں کھٹکتا ہے وہ تمہارے لیے باقی ہے

عددت لأحياء كلهم. وقد بقي لك ما يسوؤك. قال يوم بيوم بدر والحرب سجال إنكم ستجدون في القوم مثلة لم آمر بها ولم تسؤني ثم أخذ يرتجز أعل هبل أعل هبل. قال النبي صلى الله عليه وسلم ألا تجيبوا له قالوا يا رسول الله ما نقول قال قولوا الله أعلى وأجل قال إن لنا العزى ولا عزى لكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا تجيبوا له قال قالوا يا رسول الله ما نقول قال قولوا الله مولانا ولا مولى لكم.

باب إذا فزعوا بالليل.

٢٨٨- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حماد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال. كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن الناس وأجود الناس وأشجع الناس قال وقد فزع أهل المدينة ليلة سمعوا صوتا قال فتلقاهم النبي صلى الله عليه وسلم على فرس لأبي طلحة عري وهو متقلد سيفه فقال لم تراعوا لم تراعوا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدته بحرا يعني الفرس.

باب من رأى العدو فنادى بأعلى صوته يا صباحاه حتى يسمع الناس.

٢٨٩- حدثنا المكي بن إبراهيم أخبرنا يزيد بن أبي عبيد عن سلمة أنه أخبره قال خرجت من المدينة ذاهبا نحو الغابة حتى إذا كنت بثنية الغابة لقيني غلام لعبد الرحمن بن عوف قلت ويحك ما بك قال أخذت

وہ (ابوسفیان) کہنے لگا، آج جنگ بدر کا بدلہ لیا جا چکا اور لڑائی ڈول ہے۔ عنقریب تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ ان کا مُثلہ کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس بات کا میں نے حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ بُرے ناپسند بھی نہیں۔ پھر وہ رجز پڑھنے لگا کہ ہبل سربلند ہوا، ہبل سربلند ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا جواب دیا جائے؟ فرمایا، یوں جواب دو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔ اس (ابوسفیان) نے کہا، بے شک ہمارا عزیٰ ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں۔ وہ حضرت براء فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ ان (حضرت براء) کا بیان ہے کہ اصحاب رسول عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا، تم کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

جب رات کو خطرہ محسوس ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے حسین، سخی اور بہادر تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت اہل مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ خطرے والی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر اُدھر گئے اور اپنی تلوار گردن کے ساتھ لٹکائی ہوئی تھی۔ جب واپس لوٹتے ہوئے لوگوں سے فرمایا، مت ڈرو، مت ڈرو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح رواں پایا ہے۔

دشمن کو دیکھ کر اپنوں کو خبردار کرنا۔

جیسے اونچی آواز سے پکارنا۔ فریاد کو پہنچو، یہاں تک کہ لوگ سن لیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ کی جانب جا رہا تھا۔ جب غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا، تیری خرابی ہو، تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنیاں پکڑی گئی

لقاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت من أخذها قال غطفان وفزارة فصرخت ثلاث صرخات أسمعت ما بین لابتیها یا صباحاه یا صباحاه ثم اندفعت حتی ألقاهم وقد أخذوها فجعلت أرمیهم وأقول أنا ابن الأكوع والیوم یوم الرضع فاستنقذتها منهم قبل أن یشربوا فأقبلت بها أسوقها فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ إن القوم عطاش وإنی أعجلتهم أن یشربوا سقیهم فابعث فی إثرهم فقال یا ابن الأكوع ملكت إن القوم یقرون فی قومهم۔

باب ۲۱۰ من قال خذها وأنا ابن فلان وقال سلمة خذها وأنا ابن الأكوع۔

۲۹۰۔ حدثنا عبید اللہ بن موسی عن إسرائیل عن أبی إسحق قال سأل رجل البراء رضی اللہ عنه فقال یا أبا عمارة أولیتم یوم حنین قال البراء وأنا أسمع أما رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لم یول یومئذ كان أبو سفیان بن الحارث آخذا بعنان بغلته فلما غشیه المشركون نزل فجعل یقول أنا النبی لا كذب أنا ابن عبد المطلب قال فما رئی من الناس یومئذ أشد منه۔

باب ۲۱۱ إذا نزل العدو علی حكم رجل۔

۲۹۱۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهیم عن أبی أمامة هو ابن سهل بن حنیف عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنه قال لما نزلت بنو قریظة علی حكم سعد هو ابن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وكان قریبا منه فجاء علی حمار فلما دنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قوموا إلی سیدكم فجاء فجلس إلی رسول اللہ

ہے۔ میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہے؟ جواب دیا قبیلہ غطفان اور فزارہ کے آدمی لے گئے ہیں۔ پھر میں نے تین مرتبہ یا صباحاہ کے ساتھ اس زور سے چلایا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ ان لوگوں کو جا دبایا۔ پس میں ان کی جانب تیر پھینکتا اور کہتا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ پس میں نے ان سے وہ اونٹنی چھین لی اور وہ اس کا دودھ بھی نہ پی سکے۔ میں ہانکے لا رہا تھا کہ رسول خدا نظر نواز ہوئے۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے اس کا دودھ پینے سے پہلے اونٹنی ان سے چھین لی۔ مناسب نظر آئے تو ان کے پیچھے کسی کو روانہ فرمایا جائے۔ ارشاد فرمایا: اے ابن اکوع! اقتدار پر غالب ہوا اب درگزر کرو، ان کی مہمانی اپنی قوم میں ہو رہی ہوگی۔

آباؤ اجداد پر فخر کرنا۔ اگر کوئی کہے: لے پکڑ میں فلاں کا بیٹا ہوں جیسے حضرت سلمہ نے فرمایا کہ لے پکڑ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

ایک آدمی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا جنگ حنین میں آپ حضرات پیٹھ پھیر گئے تھے؟ حضرت براء نے فرمایا جبکہ میں ابو اسحاق سن رہا تھا، لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ حضرت ابو سفیان بن حارث نے آپ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔ جب مشرکین نے آپ کو گھیرے میں لے لیا تو آپ سواری سے اتر آئے اور فرماتے جاتے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا جگر پارہ ہوں۔ وہ فرماتے ہیں اس روز کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دلیر نظر نہیں آیا۔

کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے اترنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر بنو قریظہ (قلعے سے) نیچے اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ قریب ہی رہتے تھے۔ پس وہ (حضرت سعد) گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لیے تعظیمی قیام کرو۔ جب وہ آکر بارگاہ رسالت میں بیٹھ گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے حکم پر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں حکم دیتا ہوں، جو ان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں تہ تیغ کر دیا جائے اور باقی بال بچوں کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم نے ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

بَابُ ۲۱۲ قَتْلِ الْأَسِيرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ

جنگی قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کرکے نشانہ بنانا۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن خطل کو خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ پہلی بات یہ کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے، حکومت وقت اس کے قتل کا حکم دے۔ دوسری بات یہ کہ خانہ کعبہ میں اگرچہ کسی اور حلال کو بھی مارنے کی اجازت نہیں لیکن گستاخ رسول کو خانہ کعبہ بھی پناہ نہیں دے سکتا اور اسے ابن خطل کی طرح خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دیا جائے گا۔ بدقسمتی سے انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں توہین رسالت کا ایسا فتنہ کھڑا کیا کہ آج وہ ایسے جوبن پر ہے جس کے باعث سیکڑوں ملعون سلمان رشدی جیسے بدبخت کے روپ میں موجود ہیں۔ خدائے ذوالمنن جملہ مسلمانان اسلام کو توہین رسالت کی ایمان سوز بیماری سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

بَابُ ۲۱۳ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ.

خود کو گرفتار کروانا یا نہ کروانا نیز قتل ہونے سے پہلے دو رکعت پڑھنا۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَأَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا جو دس آدمیوں پر مشتمل تھا اور حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا جو عاصم بن عمر کے جد امجد ہیں۔ وہ چل پڑے، یہاں تک کہ جب وہ مقام ہداۃ پہنچے جو عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہے تو بنو ہذیل کے قبیلہ لحیان کو ان کا پتہ چل گیا۔ انہوں نے ان حضرات کی خاطر تقریباً دو سو آدمی بلائے جو سب کے سب تیر انداز تھے۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے جو کھجوریں کھائی تھیں، جن کو یہ مدینہ منورہ سے زاد راہ کے طور پر لائے تھے، ان کی گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے، یہ تو یثرب کی کھجور ہے۔ وہ نشانات

هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ
عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَ
أَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا وَ
أَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ وَ
لَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا. قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ
أَمِيرُ السَّرِيَّةِ. أَمَّا أَنَا فَوَاللهِ لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ
كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا
عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ
وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ
وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ
قِسِيِّهِمْ وَأَوْثَقُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ
هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ فِي
هٰؤُلَاءِ لَأُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَ
عَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ
فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دَثِنَةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا
بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا
بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ
مَنَافٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ
بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ
أَسِيرًا فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ
بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا
اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ
فَأَخَذَ ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاهُ قَالَتْ
فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ
فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي
فَقَالَ تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ
ذٰلِكَ. وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا
مِنْ خُبَيْبٍ وَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ
قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ

کو دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے حضرت عاصم اور ان کے
ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ پس یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں
نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے
ہاتھ میں ہاتھ دیدو ہم تمہارے ساتھ پکا عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے
کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیر سریہ حضرت عاصم بن ثابت
نے فرمایا لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کی ذمہ داری پر نہیں اتروں گا
اے اللہ! ہماری خبر اپنے نبی تک پہنچا دے۔ پھر انھوں نے تیروں کی
بوچھاڑ شروع کر دی اور سات آدمیوں کو شہید کر دیا جن میں حضرت
عاصم بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے عہد و پیمان پر یقین کر کے نیچے
اتر آئے، جن میں حضرت خبیب انصاری، ابن دثنہ اور ایک آدمی
اور جب یہ حضرات کفار کے قبضے میں آ گئے تو انھوں نے انہیں کمانوں
کی تانت سے باندھ لیا۔ تیسرے صاحب فرمانے لگے کہ یہ بدعہدی
کی ابتدا ہے لہٰذا میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا، میں اپنے ساتھیوں
کی پیروی کروں گا جو جام شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ کفار انہیں اپنے
ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ چلنے پر آمادہ نہیں
ہوتے تھے۔ آخر کار انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ حضرت خبیب اور
حضرت ابن دثنہ کو لے گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں جا کر فروخت کیا
یہ واقعہ غزوۂ بدر کے بعد پیش آیا۔ پس حضرت خبیب کو حارث بن عامر
کے بیٹے نے خرید لیا کیونکہ انھوں نے حارث کو جنگ بدر میں قتل کیا
تھا۔ پس خبیب ان کی قید میں تھے۔ مجھے (زہری کو) عبید اللہ بن عیاض
نے خبر دی کہ زینب بنت حارث نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیب کو
قتل کرنے کی غرض سے جمع ہونے لگے تو انھوں نے مجھ سے استرا مانگا
تاکہ ناپاکی دور کریں۔ میں نے انہیں دے دیا۔ پھر میرے ایک بچے کو پکڑ
لیا اور میں بے خبر تھی۔ جب میں ان (خبیب) کے پاس گئی تو دیکھا
کہ انھوں نے اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استرا ہاتھ میں ہے۔
میرے اوسان خطا ہو گئے تو خبیب نے میرے چہرے سے میری
کیفیت جان لی فرمایا تم اس لیے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا
میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے اچھا قیدی
نہیں دیکھا۔ ایک روز میں نے انہیں دیکھا کہ کھا رہے تھے انگور

وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا.

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعُوا مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا.

کا گچھا ان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ مکرمہ میں اس وقت یہ پھل دستیاب نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔ جب وہ لوگ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اتنی دیر کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ پھر فرمایا تم کہتے کہ موت سے ڈر گیا ہے ورنہ میں نماز کو طول دیتا۔ اے اللہ انہیں چن چن کر مارنا۔

جو پاؤں قتل بصدق و صفا تو کیا الم
جانیں نچھاور راہ خدا میں تو کیا ہو غم
ہے میری جان سپرد بہ یزدان ذی الکرم
برکت سے بھر دے جوڑ اعضائی کیت و کم

پھر حارث کے بیٹے نے انہیں قتل کر دیا۔ خبیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر اس مسلمان مرد کے لیے جو قیدی بنا کر قتل کیا جائے، یہ بہترین سنت جاری فرمائی کہ پہلے دوگانہ پڑھے۔ ادھر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے روز مانگی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سب کچھ بتا دیا جو ان پر گزری۔ کفار قریش کو جب حضرت عاصم کے قتل ہو جانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے چند آدمی بھیجے تاکہ عاصم کے جسم کا کوئی حصہ لے آئیں جس سے اس قتل کا اطمینان ہو۔ یہ خیال اس لیے تھا کہ انہوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو جنگ بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پاس بھڑوں کو بھیج دیا جنہوں نے قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے انہیں محفوظ رکھا۔

بَابُ فَكَاكِ الْأَسِيرِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جنگی قیدی کو رہا کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیدی کو رہا کر دیا کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کیا کرو۔

۲۹۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْوَحْيِ اِلَّا مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا فَهْمًا يُّعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ کیا قرآن کریم کے سوا اور بھی کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو بذریعہ وحی ملی ہو؟ انہوں نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اور اس نے درخت نکالا، میرے دائرہ معلومات میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو عطا فرمائے اور جو اس صحیفہ (کتابچہ) میں ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ اس کتابچہ میں کیا ہے؟ فرمایا، دیت کے متعلق ہدایات، قیدیوں کی رہائی کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

بَابٌ ۲۵ فِدَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکین کا فدیہ

۲۹۶ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ خُذْ فَاَعْطَاهُ فِيْ ثَوْبِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں اجازت رحمت فرمایئے کہ ہم اپنے بھانجے عباس (ابن عبدالمطلب) کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول! مجھے کچھ عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا، لو اور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔

۲۹۷ - حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ جَاءَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ بدر کے جنگی قیدیوں میں آیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز مغرب میں آپ نے سورۂ الطور تلاوت فرمائی۔

بَابٌ ۲۶ الْحَرْبِيِّ اِذَا دَخَلَ دَارَ الْاِسْلَامِ بِغَيْرِ اَمَانٍ۔

حربی جب بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہو۔

۲۹۸ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهٗ فَنَفَّلَهٗ سَلَبَهٗ۔

بَابُ ۲۱۷ يُقَاتَلُ عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّوْنَ۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا اِلَّا طَاقَتَهُمْ۔

بَابُ ۲۱۸ جَوَائِزِ الْوَفْدِ۔

بَابُ ۲۱۹ هَلْ يُسْتَشْفَعُ اِلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ وَاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَاَلْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ وَالْعَرْجُ اَوَّلُ تِهَامَةَ۔

بَابُ ۲۲۰ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُوْدِ۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آگیا اور آپ کے اصحاب سے گفتگو کرنے لگا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ڈھونڈو اور قتل کر ڈالو۔ چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قاتل کو دیا گیا۔

ذمیوں کی خاطر لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اور جس کا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمہ لیا ہے ان کے ساتھ ایفائے عہد کیا جائے اور ضرورت پڑے تو ان کی خاطر لڑنے سے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کام نہ لے مگر ان کی طاقت کے مطابق۔

قاصد کو انعام دینا

کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر اس قدر روئے کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریزے بھی تر ہو گئے پھر فرمایا کہ جمعرات ہی کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں شدت ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کوئی لکھنے کی چیز لا دو تاکہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایات لکھ دوں جن کے سبب تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے لوگوں کے درمیان اس بارے میں تنازعہ ہو گیا حالانکہ بارگاہ نبوت میں تنازعہ نہیں ہونا چاہئے تھا پس لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ نے یہ ارادہ ترک فرما دیا ہے۔ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلاتے ہو اور اپنے وصال کے نزدیک تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دینا۔ وفد و قاصدوں کو اسی طرح انعامات دیا کرنا۔ جیسے میں دیا کرتا تھا۔ تیسری بات میں بھول گیا۔ حضرت مغیرہ بن عبد الرحمٰن سے جزیرہ عرب کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ

وفود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ریشم کا ایک جوڑا بازار میں فروخت ہوتے دیکھا تو اسے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! اسے آپ خرید فرمائیں اور عید کے دن اور جب وفد آپ کی بارگاہ میں آئیں تو اسے استعمال فرمایا کیجئے۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا، ایسا لباس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور بے شک اسے وہی پہنتا ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ تھوڑے دنوں بعد مشیت ایزدی سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیباج کا ایک جبہ ان (حضرت عمر) کے پاس بھیجا۔ حضرت عمر اسے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور بے شک ایسے لباس وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں حصہ نہیں، اس کے باوجود آپ نے اسے میرے لیے ارسال فرمایا ہے۔ پس ارشاد فرمایا، اُسے فروخت کر دو یا اپنی کسی اور

باب ۲۲۱ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ۔

بچوں پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے۔

۳۰۳ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر شمع رسالت کے کئی اور پروانوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ابن صیاد کی جانب روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا۔ اس نے کسی کو نہیں سمجھا یہاں تک کہ رسول اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی پیٹھ بھی ٹھونکی۔ پھر رسول اللہ نے اُسے فرمایا، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں واقعی آپ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم سے کہا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا، میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا، تجھے کیا نظر آتا ہے؟ وہ کہنے لگا میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا، پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا۔ بعدہٗ نبی کریم نے فرمایا، میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں، وہ بتا۔ ابن صیاد نے جواب دیا وہ الدخ

خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

ہے۔ نبی کریم نے فرمایا پرے ہٹ جا۔ تم اپنی حد کو ہرگز نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اتار کر رکھ دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ لینے لگے اور آپ ابن صیاد کو بے خبر رکھنا چاہتے تھے تاکہ اس کی کوئی بات سن سکیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنی جاتی تھی تو ابن صیاد کی والدہ نے نبی کریم کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجوروں کی آڑ میں چھپے ہوئے تھے۔ اس کی والدہ نے ابن صیاد سے کہا اے صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ پس نبی کریم نے فرمایا۔ اگر یہ عورت اسے اس کے حال پر چھوڑے رہتی تو صورت حال سامنے آجاتی۔ سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ بیشک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق تم سے ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں فرمائی وہ یہ جان لو کہ دجال کانا ہوگا اور

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا جو نبوت کا مدعی بھی تھا کہ میں تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپاتا ہوں، تُو بتا کہ کیا بات چھپائی ہے؟ ـــــــــ معلوم ہوا کہ جو نبی ہو وہ دل کی بات جان لیتا ہے اور جو دل کی بات نہ جان سکے وہ نبی نہیں ہوتا۔ جو نبی کے متعلق یہ کہے کہ وہ دل کی بات نہیں جان سکتے وہ گویا یہی کہہ رہا ہے کہ وہ سرے سے نبی ہی نہیں ہے۔ اگر دل کی بات جاننا نبی کے لیے ضروری نہ ہوتا اور نبی کی نظر دل کی کائنات تک نہ پہنچتی تو ابن صیاد کہہ سکتا تھا کہ حضور دل کی بات جاننا نبوت کے لوازمات سے تو نہیں ہے اگر امتحان ہی لینا ہے تو کوئی مسئلہ پوچھ لیں میں تو چھپے ہوئے کاموں کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ باقی رہا دلوں کی چھپی باتیں جاننا تو ایسا نظریہ رکھنے کی وجہ سے تو آپ کے بعض امتی کسی روز شرک بنا دیں گے۔ آپ کے اسلام کی رو سے تو آپ کا یہ امتحانی سوال ہی مشرکانہ اور غیر اسلامی ہے۔ لیکن اس نے ایسا ہرگز نہیں کہا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ نبی کی نگاہیں دلوں کی دنیا تک پہنچ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

باب ۲۲۳ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ۔

۳۰۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِكَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي۔

۳۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَأْتِنِي بِبَنِيهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَايْمُ اللهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ

یہود کو دعوتِ اسلام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حربی مسلمان ہو جائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے مالک رہیں گے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آپ قیام کہاں فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا، ہمارے لیے عقیل بن ابوطالب نے کوئی مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ پھر فرمایا ہم کل خیف بنی کنانہ میں محصب کے مقام پر ٹھہریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی اور یہ اس وجہ سے تھا کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف قسم لی تھی کہ نہ ان کے ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اور نہ انہیں رہنے کو جگہ دی جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔

زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنی کو ایک چراگاہ کا منتظم بناتے ہوئے فرمایا۔ اے ہنی! مسلمانوں سے بھی عاجزی کے ساتھ برتاؤ کرنا۔ مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے۔ تھوڑے سے اونٹوں اور تھوڑی سی بکریوں والے کو اس میں آنے کی اجازت دے دینا لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں آنے نہ دینا۔ کیونکہ بالفرض ان دونوں حضرات کے جانور اگر ہلاک بھی ہو جائیں تو یہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر تھوڑے سے اونٹ یا تھوڑی بکریاں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں تو وہ اپنے اہل وعیال کو میرے پاس لا کر پکاریں گے اے امیر المومنین تیرا باپ نہ رہے، کیا اس وقت میں انہیں چھوڑ دوں گا! لیکن پانی اور گھاس دینا میرے لیے سونے اور چاندی کے دینے سے آسان ہے اور خدا کی قسم! (اگر انہیں روکا گیا) تو وہ اس حالت میں بھی تاثر

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِيْ اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا۔

لیں گے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کیونکہ یہ شہر انہی کے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں وہ ان کی خاطر لڑتے رہے ہیں اور دور اسلام میں ان کے اندر اسلام لائے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میرے پاس ایسے جانور نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو سوار کرتا ہوں تو میں ان کے شہروں کی ایک بالشت بھر جگہ کو بھی چراگاہ نہ بناتا۔

بَابٌ ۲۲۴ كِتَابَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ۔

امام کا مردم شماری کروانا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِيْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهٗ اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا ابْتُلِيْنَا حَتَّى الرَّجُلُ لَيُصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَهُوَ خَائِفٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دائرہ اسلام میں آ چکے ہیں۔ ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو افراد کے نام لکھ لیے پس ہم نے کہا کہ ہم تا حال خائف ہیں۔ حالانکہ ہم ایک ہزار پانچ سو ہیں اور ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں کہ فتنے میں مبتلا ہیں اور یہاں تک کہ جب آدمی اکیلا نماز پڑھتا ہے تو خوف کھاتا ہے۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ۔

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے انہیں پانچ سو پایا۔ ابو معاویہ کا قول ہے۔ کہ چھ سو سے سات سو تک تھے۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

بَابٌ ۲۲۵ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

اللہ تعالیٰ فاجر کے ساتھ بھی دین کی مدد فرماتا ہے

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يَّدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے بارے جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو اس شخص نے قتل و قتال میں بڑھ چڑھ کر کارگزاری دکھائی پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی کہ جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ تو آج کافروں سے بڑی جان توڑ کر لڑا لیکن مر چکا ہے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

بَابُ ٢٢ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ.

۳۰۹ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ [illegible]

[illegible]

فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ.

بَابُ ٢٣ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ.

۳۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا

[illegible]

جہنم میں گیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اس ارشاد سے بعض لوگوں کے شکوک و شبہات میں پھنس جانے کا خطرہ تھا۔ اسی اثناء میں کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخم آیا ہے۔ جب رات ہوئی تو وہ زخم پر صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب یہ صورت حال عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس دین کی فاسق و فاجر شخص کے ذریعے بھی مدد فرماتا ہے۔

لڑائی کے دوران دشمن کے شر سے بچنے بچانے کے لیے بغیر بنائے امیر بننا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے جنگ موتہ کے دنوں میں فرمایا لشکر اسلام کا جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا تو وہ شہید ہو گئے پھر [illegible]

یا پھر عبداللہ بن رواحہ نے پرچم تھام لیا تو انہیں بھی جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ پھر جھنڈا خالد بن ولید نے لے لیا، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے فتح یاب ہو گئے۔ مجھے مسرت نہیں ہے یا فرمایا کہ وہ اس پر مسرور نہیں ہوں گے کہ ہمارے پاس تھے حضرت [illegible]

افراد کے ذریعے مدد کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کے کچھ افراد آئے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کے لیے انہوں نے اسلام سکھانے کی مدد طلب کی۔ پس نبی کریم نے ستر انصار کو ان کے ساتھ بھیج کر مدد فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے ہر ایک کو قاری کہا کرتے تھے۔ پس وہ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب بئر معونہ ایک کنوئیں کا نام ہے پر پہنچے تو انہوں نے وعدہ خلافی کی اور ان سب کو شہید کر دیا۔ تو ایک مہینے تک قنوت میں رعل، ذکوان اور بنو لحیان کی تباہی کے

فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَأُوا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ.

لیے دعا کی۔ قتادہ کا قول ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک عرصہ تک قرآن میں ہم ان کے متعلق پڑھتے رہے: کاش ہماری جانب سے کوئی ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے" پھر

بَابٌ ۲۲۵ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا.

دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان کے میدان میں ٹھہرنا۔

۱۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اور عبد الاعلیٰ نے۔ سعید، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابو طلحہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ .

۳۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ .

بَابُ ۱۳۳ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ -

۳۱۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ .

۳۱۶ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَجَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَتْ .

ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں جا ملا۔ پس حضرت خالد بن ولید کو ان پر فتح حاصل ہوئی تو انہوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ کو واپس کر دیا نیز ان کا ایک گھوڑا بھی بھاگ گیا تھا جو رومیوں تک جا پہنچا تھا جب اللہ نے حضرت خالد کو ان پر غلبہ دیا تو وہ گھوڑا بھی انہوں نے حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے جس روز مسلمانوں کی رومیوں سے جنگ ہوئی تھی اور جس لشکر کے حضرت خالد بن ولید امیر لشکر تھے جن میں حضرت ابو بکر صدیق نے مقرر فرمایا تھا تو وہ گھوڑا دشمن کے ہاتھ لگ گیا۔ جب دشمن کو ہزیمت ہوئی تو حضرت خالد نے وہ گھوڑا انہیں لا کر دے دیا۔

فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف (سورۃ الروم آیت ۲۲) اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا (سورۃ ابراہیم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پسوایا ہے۔ پس چند افراد کو لے کر کھانے کے لیے تشریف لے چلیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے با آواز بلند فرمایا: اے خندق کھودنے والو! جابر نے تمہاری دعوت کا انتظام کیا ہے۔ تمہارے لیے کیسی خوشی کی بات ہے۔

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنہ سنہ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ حبشی زبان میں حسنہ یعنی اچھی کو سنہ کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے ڈانٹا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ اس کے بعد حبیب پروردگار نے لمبی عمر کی دعا دیتے ہوئے فرمایا: لباس پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ وہ اتنی زندہ رہیں کہ لوگوں میں

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كِخْ كِخْ أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابوجہل صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فارسی زبان میں فرمایا۔ کخ، کخ یعنی تھو تھو کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔

بَابُ ۳۲۲: الْغُلُولِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مال غنیمت میں خیانت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لے کر آئے گا۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ. وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے مال غنیمت میں خیانت کا تذکرہ فرماتے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر ممیا رہی ہو یا گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کر بلبلا رہا ہو اور اس وقت کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے۔ پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے تو میں جواب دوں آج تمہارے لیے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں جو اڑ رہے ہوں اور وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار نہیں۔

بَابُ ۳۲۳: الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ.

مال غنیمت سے تھوڑی سی چیز لینا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے ایسے شخص کا مال جلایا ہو اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

بَابُ ۲۳۴ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

بَابُ ۲۳۵ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

کرکرہ نامی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت پر متعین تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے۔ تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی جو اس نے مال غنیمت سے چھپا کر رکھ لی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے مطابق کرکرہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ذوالحلیفہ میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس لوگوں کو بھوک لگی تو کچھ اونٹ اور بکریاں ان کے ہاتھ لگیں جنہیں ذبح کر لیا گیا اور نبی کریم لوگوں سے پیچھے تھے۔ تو انہوں نے جلدی سے کام لیا اور ہانڈیاں چڑھائیں، آپ نے حکم فرمایا کہ تمام ہانڈیاں الٹا دی جائیں، لہٰذا فوراً تعمیل کی گئی پھر آپ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن تھک ہار کر رہ گئے ایک آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ ارشاد فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں پس جو سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ رافع بن خدیج فرماتے ہیں! میرے جد امجد بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم امید رکھتے یا ڈرتے ہیں کہ کل ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہے تو کیا ہم بانس کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو کھاؤ ماسوا دانت اور ناخن کے۔ میں ان کی وجہ بتا دیتا ہوں تو سنو دانت تو ہڈی ہے

فتح کی بشارت دینا۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

إسماعيل قال حدثني قيس قال قال لي جرير
بن عبد الله رضي الله عنه قال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم ألا تريحني من ذي
الخلصة وكان بيتا فيه خثعم يسمى كعبة
اليمانية فانطلقت في خمسين ومائة من
أحمس وكانوا أصحاب خيل فأخبرت النبي
صلى الله عليه وسلم إني لا أثبت على الخيل
فضرب في صدري حتى رأيت أثر أصابعه
في صدري فقال اللهم ثبته واجعله هاديا
مهديا فانطلق إليها فكسرها وحرقها
فأرسل إلى النبي صلى الله عليه وسلم يبشره فقال
رسول جرير يا رسول الله والذي بعثك بالحق
ما جئتك حتى تركتها كأنها جمل أجرب
فبارك على خيل أحمس ورجالها خمس مرات
قال مسدد بيت في خثعم.

باب ۲۳۶ ما يعطى البشير، وأعطى كعب بن مالك
ثوبين حين بشر بالتوبة

باب ۲۳۷ لا هجرة بعد الفتح

۲۲۲ - حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شيبان
عن منصور عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس
رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
يوم فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية
وإذا استنفرتم فانفروا

۲۲۳ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا يزيد
بن زريع عن خالد عن أبي عثمان النهدي عن
مجاشع بن مسعود قال جاء مجاشع بأخيه مجالد
ابن مسعود إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذا
مجالد يبايعك على الهجرة فقال لا هجرة بعد
فتح مكة ولكن أبايعه على الإسلام.

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم ذوالخلصہ کے بارے میں میرے
دل کو ٹھنڈک نہیں پہنچاؤ گے؟ یہ ایک گھر تھا جس میں بنو خثعم رہا کرتے
تھے اور اسے کعبہ یمانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں ڈیڑھ سو سواروں
کے ساتھ اس کی جانب چلا۔ عرض کرنے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوا کہ
میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دست
اقدس مارا جس کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ کی زبان
مبارک سے یہ الفاظ جاری ہونے لگے۔ اے اللہ! اسے جما دے اور ہدایت
کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پھر میں اس کی طرف روانہ ہو گیا اور
اُسے توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک آدمی کو
بارگاہ رسالت میں بھیج دیا۔ حضرت جریر کا قاصد عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!
قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے،
میں نے روانہ ہوتے وقت اُسے اس حالت میں چھوڑا جیسے خارش زدہ
اونٹ۔ پس آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ
برکت کی دعا۔ ل، مسدد کا قول ہے کہ وہ گھر بنو خثعم کا بت خانہ
تھا۔

خوشخبری دینے والے کو انعام دینا۔ حضرت کعب بن مالک
نے قبولیت توبہ کی بشارت دینے والے کو دو کپڑے دیئے۔

فتح مکہ پر ہجرت ختم ہو گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ اب ہجرت نہیں
رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا
جائے، پس فوراً حاضر ہو جایا کرو۔

حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت
مجالد بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض
کرنے لگے کہ یہ مجالد ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت
ختم ہو گئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت لے
لیتا ہوں۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ.

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جو کوہ ثبیر پر اللہ کے نزدیک رہائش پذیر تھیں انہوں نے ہم سے فرمایا ہجرت اس وقت ختم ہو گئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مکہ فتح فرما دیا۔

بَابٌ ۳۳۸ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُوْرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيْدِهِنَّ.

جب کوئی ذمی اور نافرمان مسلمان عورت کو ننگا دیکھنے پر مجبور ہو جائے۔

۳۲۵ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَا الَّذِيْ جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوْا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُوْنَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِيْ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللّٰهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِيْ جَرَّأَهُ.

ابو عبدالرحمٰن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے ابن عطیہ سے کہا جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل تصور کرتے تھے۔ کہ میں جانتا ہوں کس چیز نے تمہارے صاحب یعنی حضرت علی کو خونریزی پر دلیر بنا دیا ہے میں نے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر کو روضۂ خاخ کی جانب روانہ کرتے ہوئے فرمایا اس باغ میں جاؤ وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے ہم اس باغ میں گئے اور اس سے خط مانگا۔ اس نے انکار کر دیا ہم نے کہا کہ نکال کر دے ورنہ ہم تمہیں ننگا کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ اس نے اپنے جوڑے سے وہ خط نکال دیا پھر حاطب کو بلایا گیا تو انہوں نے عرض گزار ہوئے میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجئے میں نے کفر نہیں کیا اور اسلام کے ساتھ میری محبت میں اضافہ ہی ہوا ہے دراصل حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل و مال کی حفاظت فرما رکھی ہے جبکہ میرا وہاں کوئی بھی نہیں ہے اس غرض سے میں نے چاہا کہ ان پر احسان کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیان کی تصدیق فرمائی حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات پر خوب مطلع ہے تو

بَابٌ ۳۳۹ اسْتِقْبَالُ الْغُزَاةِ

غازیوں کا استقبال کرنا۔

۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيْبٍ

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر نے ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ

ابْنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

بَابٌ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ۔

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا اور اس وقت میں اور تم اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں! پس آپ نے ہمیں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

جب جہاد سے لوٹے تو کیا کہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس لوٹتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور فرماتے ہم ان شاء اللہ اس حالت میں آئے ہیں کہ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد بیان کرنے والے اور اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے کافروں کی افواج کو شکست دے کر تتر بتر کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عسفان سے لوٹتے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ کی اونٹنی کا پیر پھسلا اور سب گر پڑے۔ حضرت ابو طلحہ اپنی سواری سے کود کر جلدی سے حاضر خدمت ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان۔ آپ نے فرمایا کہ تم عورت حضرت صفیہ کی خبر لو۔ انہوں نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے نزدیک گئے، کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو درست کر دیا۔ تو آپ دونوں سوار ہو گئے اور ہم نے پروانوں کی طرح شمع رسالت کو اپنے حصار میں لے لیا۔ اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور نبی کریم کے ساتھ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جنہیں آپ نے سواری پر پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ کسی جگہ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور نبی کریم اپنے حرم محترم سمیت نیچے گر پڑے۔ مجھے حضرت انس کی اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت ابوطلحہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے، آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟ فرمایا نہیں لیکن تمہارے لیے عورت حضرت صفیہ کی خبر لینا ضروری ہے۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہ کی جانب بڑھے۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر دونوں حضرات کی سواری کے تنگ وغیرہ کس دیئے اور آپ دونوں سوار ہو گئے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے، تو نبی کریم نے فرمایا۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ متواتر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے۔

بَابُ ٢٣١ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

جب سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے۔

٣٣١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آ پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا۔ مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔

٣٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد اور اپنے چچا حضرت عبیداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس لوٹتے اور دن چڑھے کا وقت ہوتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے، دو رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔

بَابُ ٢٣٢ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

سفر سے واپس لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا۔ اور

يُفْطِرُ لِمَنْ يَغْشَاهُ.

۲۳۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِأُوقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ.

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. صِرَارٌ مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِينَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر اس مسافر کی [illegible]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو آپ نے اونٹ یا گائے ذبح فرمائی۔ معاذ بن شعبہ عن محارب کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک یا دو درہم کو خریدا اور جب صرار کے مقام کو قدوم میمنت لزوم سے نوازا تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو مجھے حکم فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں اور اونٹ کی قیمت آپ نے مجھے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں ایک سفر سے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے فرمایا۔ صرار مضافاتِ مدینہ منورہ سے ایک گاؤں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۲۲۳ فَرْضِ الْخُمُسِ

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَام أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا

مالِ غنیمت کے پانچویں حصے کی فرضیت

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے حصے میں بدر کے مالِ غنیمت سے ایک اونٹنی آئی تھی اور خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شبِ زفاف کا ارادہ کیا تو میں نے بنو قینقاع کے ایک سنار کو تیار کر لیا کہ میرے ہمراہ چلے تاکہ اذخر لے آئیں۔ میرا ارادہ تھا کہ اسے بیچ کر میں اپنی شادی کے ولیمہ کا بندوبست کروں۔ اسی اثناء میں جبکہ میں متعلقہ سامان اکٹھا کیا جا رہا۔ گھاس باندھنے کا جال اور رسی وغیرہ فراہم کر رہا تھا تو میری مذکورہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کی کوٹھڑی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب میں جو بھی سامان میسر آیا وہ فراہم کر کے واپس لوٹا تو دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے گئے ہیں، ان کی کوکھیں چیر دی گئی ہیں اور ان کی کلیجیاں نکال لی گئیں

ثم أملك عيني حين رأيت ذلك المنظر منهما فقلت من فعل هذا فقالوا فعل حمزة بن عبد المطلب وهو في هذا البيت في شرب من الأنصار فانطلقت حتى أدخل على النبي صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة فعرف النبي صلى الله عليه وسلم في وجهي الذي لقيت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما لك فقلت يا رسول الله ما رأيت كاليوم قط عدا حمزة على ناقتي فأجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا في بيت معه شرب فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستأذن فأذنوا لهم فإذا هم شرب فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة فيما فعل فإذا حمزة قد ثمل محمرة عيناه فنظر حمزة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صعد النظر فنظر إلى ركبته ثم صعد النظر فنظر إلى سرته ثم صعد النظر فنظر إلى وجهه ثم قال حمزة هل أنتم إلا عبيد لأبي فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قد ثمل فنكص رسول الله صلى الله عليه وسلم على عقبيه القهقرى وخرجنا معه.

٣٣٦ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أخبرته أن فاطمة عليها السلام ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت أبا بكر الصديق بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقسم لها ميراثها مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم

پس جب میں نے ان دونوں کا یہ حال دیکھا تو اپنی آنکھوں کو قابو میں نہ رکھ سکا (یعنی بے اختیار ان سے آنسو جاری ہو گئے) میں نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔ میں وہاں سے چلا گیا اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پریشانی کو میرے چہرے ہی سے پہچان لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ آج جیسا دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا، حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ہے کہ ان کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ ایک گھر میں بیٹھے شراب نوشی کر رہے ہیں۔ رسول خدا نے اپنی چادر منگا کر اوڑھی اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے تھے یہاں تک کہ اس گھر پر پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ گھر میں اندر جانے کی اجازت مانگی تو ان لوگوں نے اجازت دے دی۔ دیکھا تو شراب کا دور چل رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت فرمائی مگر حضرت حمزہ اس وقت مستی کی حالت میں تھے اور ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی۔ حضرت حمزہ نے رسول اللہ کو نظر اٹھا کر گھٹنوں تک دیکھا۔ پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور چہرۂ انور کو دیکھ کر حضرت حمزہ کہنے لگے کیا تم میرے باپ کے غلام ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ ان پر نشہ سوار ہے تو آپ الٹے پاؤں لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ واپس چلے گئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میراث سے اپنے حصے کا سوال کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مال سے چھوڑا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فئے کے طور پر مرحمت فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا کہ رسول خدا کا

یہ فرمایا ہے کہ ہم انبیائے کرام میراث نہیں چھوڑتے بلکہ ہم جو مال چھوڑ جائیں
وہ صدقہ ہے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کو اس بات پر
غصہ آیا اور پھر کلام ترک کیا اور اپنی وفات تک خلیفہ اول سے کچھ
کلام نہ کیا۔ یہ رسول خدا کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں حضرت
عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت ابوبکر سے
اس مال کا حصہ مانگا تھا جو رسول اللہ نے خیبر و فدک میں چھوڑا
اور بصورت صدقہ مدینہ منورہ میں موجود تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق
نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ کا
معمول تھا میں اس میں سے کسی بات کو ترک کرنے کا مجاز نہیں
ہوں۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ
اگر میں نے ان میں سے کوئی بات ترک کر دی تو راہ حق سے
بھٹک جاؤں گا۔ اور آپ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ منورہ میں تھا وہ
حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی تحویل میں دے دیا تھا لیکن
خیبر اور فدک کو روک رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ کا صدقہ ہیں
یہاں احتیاجات کے لیے تھا جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور
ناگہانی طور پر پیش آئیں گے پس یہ حاکم وقت کی تحویل میں رہیں گے
مالک ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں
اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ دن چڑھ گیا تو حضرت عمر فاروق کا
قاصد آیا کہ امیر المومنین بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا اور
آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت عمر اس وقت کھجور کی چھال کی
چارپائی پر تشریف فرما تھے جس پر کوئی کپڑا بچھا ہوا نہیں تھا اور
چمڑے کے تکیہ سے آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی میں نے انہیں سلام
کیا اور بیٹھ گیا فرمایا اے مالک! تیرے پاس تمہاری قوم کے کچھ
فقراء آئے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تو مال
لے کر ان کے درمیان تقسیم کر دے میں نے عرض کیا اے امیر المومنین
میرے سوا کسی اور سے فرمائیں تو بہتر ہے فرمایا اے بندہ خدا لے جا
اسی اثناء میں کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ یرفا دربان آ کر
عرض گزار ہوا کیا آپ کی اجازت ہے کہ حضرت عثمان، حضرت
عبدالرحمن ابن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ملنا

مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى
تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ
أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِينَةِ
فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ
إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ
أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى
عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَ
قَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى
مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ.

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ
بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا
مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ
بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ
فَقَالَ مَالِكٌ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ
إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَإِذَا
هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ
مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ
فَقَالَ يَا مَالِكُ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ
أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ
فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ

أمرت فيه بخير، قال: اقبضه أيها المرء. فبينا أنا جالس عنده إذ أتاه حاجبه يرفا فقال: هل لك في عثمان وعبد الرحمن بن عوف والزبير وسعد بن أبي وقاص يستأذنون؟ قال: نعم، فأذن لهم فدخلوا فسلموا وجلسوا، ثم جلس يرفا يسيرا ثم قال: هل لك في علي وعباس؟ قال: نعم، فأذن لهما فدخلا فسلما فجلسا. فقال عباس: يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا، وهما يختصمان فيما أفاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم من بني النضير. فقال الرهط عثمان وأصحابه: يا أمير المؤمنين اقض بينهما وأرح أحدهما من الآخر. قال عمر: تيدكم، أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض، هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا نورث ما تركنا صدقة، يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم نفسه؟ قال الرهط: قد قال ذلك. فأقبل عمر على علي وعباس فقال: أنشدكما بالله أتعلمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال ذلك؟ قالا: قد قال ذلك. قال عمر: فإني أحدثكم عن هذا الأمر، إن الله قد خص رسوله صلى الله عليه وسلم في هذا الفيء بشيء لم يعطه أحدا غيره، ثم قرأ: وما أفاء الله على رسوله منهم إلى قوله قدير، فكانت هذه خالصة لرسول الله صلى الله عليه وسلم، والله ما احتازها دونكم ولا استأثر بها عليكم، قد أعطاكموها وبثها فيكم حتى بقي منها هذا المال، فكان رسول الله صلى

چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں ان سے آؤ، دربان نے انہیں بتا دیا پس وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یرفا تھوڑی دیر ہی بیٹھا تھا کہ آ کر عرض گزار ہوا۔ کیا حضرت علی اور حضرت عباس کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ فرمایا ہاں تو انہیں اجازت دے دی۔ وہ دونوں آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان (حضرت علی) کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ ان دونوں حضرات کا آپس میں اس مال کے متعلق جھگڑا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کی دولت سے مرحمت فرمایا تھا۔ اس پر حضرت عثمان کے ہم نواؤں اور ان کے ساتھیوں نے کہا، اے امیر المومنین ان کا فیصلہ فرما دیجئے اور دونوں کو ایک دوسرے سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ ٹھہریئے میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا (انبیائے کرام کا) وارث کوئی نہیں بلکہ جو مال ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا ہے۔ حضرت عثمان کے گروہ نے کہا۔ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر اب اس کے بعد حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ حضرات کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا واقعی انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اب میں آپ کے ساتھ اس جھگڑے میں گفتگو کرتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کے مال کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور دوسرے کو اس میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ نے سورہ الحشر آیت ۶ پوری تلاوت فرمائی جس میں یہ بیان ہے

خاص رسول اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم، انہوں نے تمہیں محروم بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں فرمایا بلکہ تمہارے درمیان بانٹ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اس میں سے یہی مال (خیبر و فدک کے باغات اور مدینہ منورہ کی اراضی) باقی رہ گیا ہے۔ تو رسول اللہ اس سے اپنے اہل خانہ کو سال بھر کا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ أَنَا وَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَجَاءَنِي هٰذَا يُرِيدُ عَلِيًّا يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا فَأَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا

خرچ ارکھ لیتے، پھر باقی کو لے کر صدقہ کے مال کی طرح راہِ خدا میں صرف فرما دیتے تھے۔ رسولِ خدا کا تا زیست یہی معمول رہا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا یہ آپ کے علم میں ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ دونوں کے علم میں یہ بات ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا، پھر رسولِ خدا کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں رسولِ خدا کا جانشین ہوں تو اسے انہوں نے اپنی تحویل میں رکھا اور حضرت ابوبکر نے اسے اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسولِ خدا خرچ فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے تھے اور نیکو کار، راہِ ہدایت پر چلنے والے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ پھر حضرت ابوبکر کا بھی اللہ تعالیٰ نے وصال کر لیا تو حضرت ابوبکر کا جانشین میں ہوں۔ دو سال سے میں نے اسے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے اور اسے اسی طرح خرچ کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ خرچ فرمایا کرتے تھے اور جس طرح حضرت ابوبکر نے خرچ فرمایا اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس معاملے میں سچا، نیکو کار، راہِ ہدایت پر اور حق کا تابع ہوں۔ پھر آپ میرے پاس آئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے گفتگو کر رہے ہیں، حالانکہ آپ دونوں حضرات کا مقصد ایک اور بات بھی ایک ہے یعنی اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور یہ اپنے لیے میرے پاس آئے ہیں۔ اور حضرت علی اپنے خسر کے مال میں سے اپنا حق چاہتے ہیں تو میں آپ حضرات کے سامنے بیان کر چکا کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ پھر جب مجھے مناسب نظر آیا تو میں نے اسے آپ کی تحویل میں دے دیا لیکن اس شرط پر کہ اللہ کے عہد و پیمان کو مدِ نظر رکھو گے اور اس کی آمدنی کو اسی طرح خرچ کرو گے جس طرح رسول اللہ نے خرچ فرمائی اور جس طرح حضرت ابوبکر نے صرف کی اور جس طرح آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے میں خرچ کرتا رہا۔ آپ حضرات نے جواب دیا کہ ہمیں دے دیجئے۔ ہم ایسا ہی کریں گے تو میں نے وہ آپ کے سپرد کر دیا۔ پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے اسی عہد کے ساتھ اسے ان کی تحویل میں دیا تھا؟ گروہ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف

بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا.

کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے آپ دونوں کی تحویل میں اسے اسی شرط پر دیا تھا؟ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکا ہے تو مجھ سے اس کے سوا فیصلہ کیوں چاہتے ہو؟ اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، میں اس بارے میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آ گئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجئے میں اس کی نگرانی کے لیے اکیلا کافی ہوں۔

بَابٌ ۲۲۴ أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّينِ

خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے۔

۳۲۸. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلہ میں رہتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر آباد ہیں جن کی وجہ سے ہم آپ کی بارگاہ میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیں جس کی ہم اپنے قبیلے کے باقی افراد کو دعوت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنے اور گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، ٹھلیا اور روغنی برتن (شراب رکھنے اور پینے کے برتنوں) سے منع کرتا ہوں۔

بَابٌ ۲۲۵ نَفَقَةُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

رسول خدا کے وصال کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ۔

۳۲۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے وارثوں میں کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے، کیونکہ جو مال میں چھوڑوں وہ میری ازواج مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے ہے اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

۳۳۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

٣٤١. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ.

٣٤٢. حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ.

٣٤٣. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ.

٣٤٤. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو جنہیں میں نے ایک کٹھیا میں ڈال رکھا تھا۔ بہت مدت تک اس میں سے کھاتی رہی لیکن ایک روز انہیں ناپ لیا تو ختم ہو گئے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہتھیار اور سفید خچر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ زمین تھا جو صدقہ کیا جا چکا تھا۔

ازواج مطہرات کے مکانات کا تذکرہ اور وہ انکی جانب ہی منسوب ہوتے تھے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ٣٣)۔ نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ مل جائے (سورۃ الاحزاب، آیت ٥٣)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کا آخری مرض بہت بڑھ گیا تو ایسی حالت میں میرے گھر میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی تھی، باری میری تھی اور اس وقت میں نے آپ کو اپنے سینے اور گردن سے لگا رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے اور ان کے لعاب دہن کو ملا دیا تھا یعنی یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن آپ کے پاس ایک مسواک لے کر حاضر ہوئے تھے لیکن آپ اسے چبا نہ سکے تو میں نے لے کر اسے چبایا تو اس کے ساتھ

حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ جب وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو رسول اللہ بھی ان کے

الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا۔

ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ ان مسجد کے قریب جا پہنچے اور اس کے ساتھ ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دولت خانہ تھا۔ پس آپ کے پاس سے دو آدمی انصار میں سے گزرے انہوں نے رسول اللہ کو سلام کیا اور آگے جانے لگے تو رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو یہ میری زوجہ مطہرہ ہیں۔ وہ دونوں عرض گزار ہوئے۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ اور وہ اس بات پر بڑے ہی شرمسار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت فرما رہے ہیں۔ آپ نے قبلہ کی جانب پیٹھ اور شام کی طرف رخ فرمایا ہوا تھا۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اور دھوپ ابھی ان کے حجرے سے نکلی نہیں تھی۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلَاثًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ مبارک کی جانب اشارہ کر کے فرمایا۔ ادھر (مشرق) فتنہ ہے۔ تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ (ادھر نجد وغیرہ) سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ میرے پاس تشریف فرما تھے تو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت کدہ میں ایک آواز آئی جو اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ یہ کون ہے جو آپ کے دولت خانے میں آنے کی اجازت مانگتا ہے؟

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

بَابُ ۲۳ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَآنِيَتِهِ مِمَّا تَبَرَّكَ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ، وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللهُ سَطْرٌ.

۳۵۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ، فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِي هٰذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الَّتِي يَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ.

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ. قَالَ عَاصِمٌ: رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔

رسول خدا کے تبرکات۔ یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی۔ جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا نیز آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسروں نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے بحرین کی طرف بھیجا اور ایک خط لکھ دیا جس پر رسول خدا والی مہر لگا دی۔ تین سطریں کندہ تھیں۔ پہلی سطر میں محمد، دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ۔

عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دو پرانے جوتے دکھائے جن میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے۔ ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی جسے ملبدہ کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے اندر وصال فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے یمن کی بنی ہوئی موٹی ازار اور اسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو ملبدہ کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے دراڑ والی جگہ پر چاندی کا پترا لگوا دیا تھا۔ عاصم راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور اس میں پانی پیا ہے۔

٢٥٣- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا.

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما (امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ جب آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا، اگر آپ کی مجھ سے کوئی حاجت ہو تو حکم فرمایئے۔ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار عنایت فرما دیں گے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں قوم آپ سے نہ چھین لے۔ اگر آپ مجھے عطا فرمادیں تو جب تک میرے جسم میں جان ہے مجھ سے کوئی بھی اسے نہیں لے سکے گا۔ بیشک جب حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی موجودگی میں ابوجہل کی دختر سے منگنی کی، تو رسول اللہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کے لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دنوں میں بالغ تھا۔ فرمایا فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کا دین کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے بنو عبد شمس والے اپنے فرزند نسبتی (ابو العاص بن ربیع) کا ذکر فرمایا اور پھر ان کی رشتہ داری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے جو بات کی اسے سچا پایا اور جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم رسول اللہ کی بیٹی اور عدو اللہ (ابوجہل) کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں گی۔

٢٥٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

امام محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اظہار کا موقع اس روز تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے گورنروں کی شکایات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے مجھ سے فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فرمایا تھا پس اپنے گورنروں کو حکم فرمایئے کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ پس وہ کتابچہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے جواب دیا، اس کی ضرورت نہیں پس میں لوٹ کر ان کے پاس سے لے کر حضرت علی

مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ۔

بَابُ ۲۳۵ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلِ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللّٰهِ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ۔

بَابُ ۲۳۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي۔

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں مذکورہ کاغذ دیا تو آپ نے فرمایا جہاں سے یہ اٹھایا تھا اسی جگہ رکھ دو۔ دوسری روایت میں امام محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کتاب لے لو اور اسے حضرت عثمان کے پاس جاؤ کیونکہ اس میں صدقہ کے متعلق نبی کریم کا حکم ہے۔

خمس رسول خدا اور مساکین کے لیے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل صفہ اور بیواؤں پر ایثار فرمایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی تکلیف عرض کرتے ہوئے خادم کا سوال کیا تو آپ کی ضرورت کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوا کرتی تھی پس انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہیں تو یہ خادم کا سوال کرنے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں لیکن رسول خدا موجود نہ تھے تو حضرت عائشہ سے ذکر کر گئیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو حضرت عائشہ نے وہ بات عرض کر دی۔ آپ ہمارے غریب خانہ میں تشریف لے آئے اور خوابگاہ تک آ پہنچے۔ ہم آپ کے تعظیمی قیام کو کھڑے ہونے لگے تو فرمایا اپنی اپنی جگہ رہو یہاں تک کہ میں (حضرت علی) نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا، جو چیز تم دونوں مانگ رہے ہو کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں؟ وہ جب تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ۔ یہ تمہارے لیے اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کر رہے ہو۔

خمس کا اللہ کے لیے ہونا یعنی رسول کے لیے ہونا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے، پس اللہ کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے (سورۃ الانفال آیت) یعنی رسول کے لیے جو اسے تقسیم فرمائیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ بیشک میں بانٹنے والا ہوں

ف: اللہ تعالیٰ نعمتیں دینے والا ہے اور اس کا محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی نعمتوں کے خازن اور تقسیم کرنے والے ہیں۔ اسی لیے بعض صحابہ جو چاہا ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دیئے، معجزانہ انداز سے تقسیم کیں کہ عقل انسانی حیران ہو کر رہ جاتی ہے

۲۳۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَقَتَادَةَ سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکا پیدا ہوا، تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیا جائے۔ شعبہ نے منصور کی روایت میں کہا ہے کہ انصاری نے بتایا کہ میں اس لڑکے کو اپنی گردن پر لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ رحمت عالم نے فرمایا میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت (ابو القاسم) نہ رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تمہارے درمیان تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اپنی نعمتیں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ حضرت جابر کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ بچے کا نام قاسم رکھیں تو نبی کریم نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

۲۳۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا گیا تو دوسرے انصار کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور اس (مبارک کنیت) سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں پہنچے گی۔ وہ آدمی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام میں نے قاسم رکھا ہے تو انصار مجھ سے کہتے ہیں کہ تو ابوالقاسم کنیت نہ رکھ اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار نے اچھا کیا ہے، میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم صرف میں ہی ہوں۔

۲۳۵۸ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَاللَّهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے۔ اور دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن بانٹنے والا میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ غالب

خَازِنٌ۔

٣٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

مالک رہیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ تو تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز لینے سے تمہیں روکتا ہوں بلکہ میں تو خدا کی طرف سے بانٹنے والا ہوں۔ جہاں میں چیز کے رکھنے کا حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

٣٦٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ تو قیامت کے روز وہ جہنم میں جائیں گے۔

باب ٢٥۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهِ الْآيَةَ وَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مالِ غنیمت حلال ہے۔ رسولِ خدا کا فرمان ہے کہ مالِ غنیمت تمہارے لیے حلال فرمادی گئی ہے اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لوگے۔ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی (سورۃ الفتح، آیت ٢٠) رسولِ خدا نے بیان فرمادیا کہ یہ سب کے لیے ہیں۔

٣٦١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی، اجر اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

٣٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر تباہ ہو گیا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔

٣٦٣۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ جَرِيرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کسریٰ کوئی نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے

وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں صرف کروگے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں سیاسی لحاظ سے سُپر پاور دو تھیں، ایک ایران کی حکومت جس کے سربراہ کو کسریٰ کہا جاتا تھا اور دوسری روم کی سلطنت جس کے حکمران کو قیصر کا لقب دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خوشخبریاں سنائیں کہ (۱) یہ کسریٰ ہلاک ہوگا (۲) اس کے بعد کوئی اور کسریٰ نہیں ہوگا۔ (۳) یہ قیصر ہلاک ہوگا (۴) اس کے بعد کوئی اور قیصر نہیں ہوگا۔ (۵) تم ایران کو فتح کروگے یہاں تک کہ کسریٰ کا خزانہ بھی تمہارے ہاتھ آئے گا جسے تم راہِ خدا میں خرچ کروگے۔ (۶) تم روم کو بھی فتح کرلوگے (۷) ان دونوں سلطنتوں کو فتح کرکے ان سپر پاوروں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر تم دنیا کی سپر پاور بن جاؤ گے۔

یہ سب غیب کی خبریں ہیں اور غیب بھی وہ جو مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا کے تحت آتا ہے یعنی غیوبِ خمسہ سے جن کو مفاتح الغیب بھی کہا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے غیوبِ خمسہ کی بہت سی جزئیات کا علم اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت فرمادیا تھا اور آپ ان میں سے بعض باتیں صحابہ کرام کو بتادیا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لیے مال غنیمت کو حلال فرمادیا گیا ہے۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جہاد کرتا ہو، جہاد نے اسے راہِ خدا میں نکالا ہو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے، تو یہ اس بات کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کردے یا اجر اور غنیمت دے کر اسے اس کی قیام گاہ پر واپس پہنچادے۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَّهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَّلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا اَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی نبی نے جہاد کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے فرمایا۔ میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے ابھی شادی کی ہو اور عورت سے ہم بستر نہیں ہوا اور وہ ایسا کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن چھت ابھی نہیں ڈالی ہے اور جس نے اونٹنیاں اور بکریاں وغیرہ خریدیں اور منتظر ہے کہ وہ بچے جنیں۔ پس وہ جہاد کے لیے روانہ ہوگئے اور عصر کے وقت اس گاؤں کے نزدیک جا پہنچے

أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا۔

تو انھوں نے سورج کو مخاطب کر کے فرمایا: تو بھی خدا کا محکوم ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے روک دے۔ وہ روک دیا گیا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے انھیں فتح و نصرت فرمادی۔ پس مال غنیمت جمع کر دیا گیا۔ تو اسے جلانے کے لیے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن جلا نہ سکی۔ تو اس نبی نے فرمایا: تمہارے درمیان کوئی خائن ہے لہٰذا ہر قبیلے سے ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے ایک آدمی کا ہاتھ اس نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا: خائن تمہارا آدمی ہے۔ پس تمہارے قبیلے کا ہر فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ پھر گائے کے سر برابر سونا انھوں نے حضور رکھ دیا۔ پھر ایک آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ پھر اللہ نے ہمارے لیے غنیمت حلال فرمادی اور ہماری کمزوری و عاجزی کو دیکھتے ہوئے ہمارے لیے حلال فرمادی ہے۔

بَابُ ۲۵۱ اَلْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ۔

غنیمت اس کا حق ہے جو جہاد میں شریک ہو۔

۳۶۶ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دوسرے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی میں فتح کرتا اسے فتح کرنے والوں میں بانٹ دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمادیا تھا۔

بَابُ ۲۵۲ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ۔

جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ مَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا ناموری کے لیے، تیسرا اپنی جوان مردی کے جوہر دکھانے کے لیے، تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی غرض سے لڑے پس اللہ کی راہ میں لڑنے والا وہی ہے۔

بَابُ ۲۵۳ قِسْمَةُ الْإِمَامِ مَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ۔

امام کا غنیمت تقسیم کرنا اور غائب و غیر حاضر کے لیے اٹھا رکھنا۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَتْ لَہٗ اَقْبِیَۃٌ مِّنْ دِیْبَاجٍ مُّزَرَّرَۃٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِّمَخْرَمَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَآءَ وَمَعَہُ ابْنُہُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ فَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ اُدْعُہُ لِیْ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہٗ فَاَخَذَ قَبَآءً فَتَلَقَّاہُ بِہٖ وَاسْتَقْبَلَہٗ بِاَزْرَارِہٖ فَقَالَ یَا اَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَکَ یَا اَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَکَ وَکَانَ فِیْ خُلُقِہٖ شِدَّۃٌ وَرَوَاہُ ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ اَیُّوْبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃٌ تَابَعَہُ اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر کچھ قبائیں پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ نے وہ اپنے اصحاب میں تقسیم فرما دیں۔ ان میں سے ایک چادر آپ نے مخرمہ بن نوفل کے لیے بچا کر رکھ لی۔ جب وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ مسور بن مخرمہ ان کے صاحبزادے بھی تھے۔ انہوں نے اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کو کہا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سن لی اور اسے اٹھا کر ان کے پاس گئے اور قبا ان کے سامنے رکھ کر فرمایا اے ابو المسور! یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ اے ابو المسور! یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ کیونکہ اس لیے فرمایا کہ ان کے مزاج میں سختی تھی۔ حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ یہ قبائیں نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے پیش کی گئی تھیں۔ لیث نے بھی ابن ابی ملیکہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

بَابٌ ۷۵۴ کَیْفَ قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْظَۃَ وَالنَّضِیْرَ وَمَا اَعْطٰی مِنْ ذٰلِکَ فِیْ نَوَائِبِہٖ۔

بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم اور رسول خدا کا اپنی ضروریات میں خرچ کرنا۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ الرَّجُلُ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰی افْتَتَحَ قُرَیْظَۃَ وَالنَّضِیْرَ فَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کھجوروں کے چند درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے پیش کیے۔ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر فتح ہو گئے تو آپ نے وہ درخت واپس لوٹا دیئے۔

بَابٌ ۷۵۵ بَرَکَۃُ الْغَازِیْ فِیْ مَالِہٖ حَیًّا وَّمَیِّتًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوُلَاۃِ الْاَمْرِ۔

زندگی اور مرنے کے بعد نبوی اور سلطانی غازیوں کی برکتیں

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَۃَ اَحَدَّثَکُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَیْرُ یَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِیْ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَقَالَ یَا بُنَیِّ اِنَّہٗ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کے والد ماجد حضرت زبیر رضی اللہ تعالے عنہ جنگ جمل کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا فرمایا اے میرے بیٹے! آج قتل نہیں ہوگا مگر ظالم یا

لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا
أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ
أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا
شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيِّ بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِي
وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يَعْنِي عَبْدَ
اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَإِنْ فَضَلَ
مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ
فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ
عَبْدِ اللهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ
وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ
قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ
يَا بُنَيِّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ
مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللهِ مَا دَرَيْتُ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَةِ
مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللهُ قَالَ فَوَاللهِ مَا وَقَعْتُ فِي
كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ
عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ
مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ
وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ
قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ
يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ
لَا وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ
وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا
إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ
فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ
بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي
كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ

مظلوم ہوا اور مجھے تو اندازہ ہے کہ عنقریب میں مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا
جاؤں گا مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرضے کی ہے کیا میرا قرضہ ادا
کر کے میرے مال میں سے کچھ بچ سکتا ہے؟ پھر فرمایا: برخوردار! مال
بیچ کر میرا قرضہ ادا کر دینا۔ انہوں نے تہائی مال کی میرے لیے وصیت
فرمائی اور اس کے تہائی (تہائی) کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادوں
کے لیے، وہ فرماتے ہیں تہائی کا تہائی یعنی اگر قرضہ ادا کرنے کے بعد
ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا ایک تہائی تمہاری اولاد کے
لیے۔ ہشام کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ کے بعض صاحبزادے حضرت
زبیر کے صاحبزادوں کے ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عباد اور ان کے
اس وقت نو صاحبزادے اور نو صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ
فرماتے ہیں کہ آپ برابر مجھے قرضہ ادا کرنے کی وصیت فرماتے رہے
اور فرمایا: اے لخت جگر! اگر تو کسی طرح اس سے عاجز آ جائے تو
میرے مولیٰ سے مدد طلب کر لینا۔ میں عرض گزار ہوا: ابا جان! آپ
کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا: اللہ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی
قسم جب بھی ان کے قرضے کے بارے میں مجھے کوئی تکلیف پہنچی
تو میں کہتا: اے حضرت زبیر کے مولیٰ! ان کا قرضہ ادا فرما۔ تو ادا ہو
جاتا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور انہوں نے پیچھے کوئی
درہم و دینار نہیں چھوڑا سوائے زمین کے جس میں سے ایک غابہ
ہے نیز گیارہ مکان مدینہ منورہ میں، دو بصرے میں، ایک کوفے میں
اور ایک مصر میں۔ ان پر قرضہ اس لیے چڑھ گیا تھا کہ اگر کوئی آدمی
امانت کے طور پر رکھنے کے لیے ان کے پاس مال لاتا تو حضرت زبیر
فرماتے: امانت نہیں بلکہ اسے قرضہ سمجھو کیونکہ مجھے اس کے ضائع
ہو جانے کا ڈر ہے۔ انہوں نے قطعاً کبھی گورنری قبول نہیں فرمائی اور
نہ خراج وصول کرنے پر مامور ہوئے، نہ کسی اور منصب پر۔ ہاں، وہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتے رہے
اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ
حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے قرضے کا حساب
کیا تو بائیس لاکھ پایا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ مجھے
حضرت حکیم بن حزام ملے اور فرمایا: اے بھتیجے! میرے بھائی پر

فقال حكيم والله ما أرى أموالكم تسع لهذه فقال له عبد الله أفرأيتك إن كانت ألفي ألف ومائتي ألف قال ما أراكم تطيقون هذا فإن عجزتم عن شيء منه فاستعينوا بي قال وكان الزبير اشترى الغابة بسبعين ومائة ألف فباعها عبد الله بألف ألف وستمائة ألف ثم قام فقال من كان له على الزبير حق فليوافنا بالغابة فأتاه عبد الله بن جعفر وكان له على الزبير أربعمائة ألف فقال لعبد الله إن شئتم تركتها لكم قال عبد الله لا قال فإن شئتم جعلتموها فيما تؤخرون إن أخرتم فقال عبد الله لا قال فاقطعوا لي قطعة فقال عبد الله لك من ههنا إلى ههنا قال فباع منها فقضى دينه فأوفاه وبقي منها أربعة أسهم ونصف فقدم على معاوية وعنده عمرو بن عثمان والمنذر بن الزبير وابن زمعة فقال له معاوية كم قومت الغابة قال كل سهم مائة ألف قال كم بقي قال أربعة أسهم ونصف قال المنذر بن الزبير قد أخذت سهما بمائة ألف قال عمرو بن عثمان قد أخذت سهما بمائة ألف وقال ابن زمعة قد أخذت سهما بمائة ألف فقال معاوية كم بقي فقال سهم ونصف قال أخذته بخمسين ومائة ألف قال وباع عبد الله بن جعفر نصيبه من معاوية بستمائة ألف فلما فرغ ابن الزبير من قضاء دينه قال بنو الزبير اقسم بيننا ميراثنا قال لا أقسم بينكم حتى أنادي بالموسم أربع سنين ألا من كان له على الزبير دين فليأتنا فلنقضه

کتنا قرض ہے؟ تو میں نے چھپاتے ہوئے جواب دیا ایک لاکھ۔ حضرت حکیم نے فرمایا مجھے تو تمہارے مال میں اسے ادا کرنے کی وسعت نظر نہیں آتی۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھتے کہ یہ دو کروڑ دو لاکھ ہے۔ تو فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو گے پس اگر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آجاؤ تو مجھ سے مدد حاصل کر لینا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ ان کے والد محترم حضرت زبیر نے اپنی غابہ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ ہم سے وصول کرنے غابہ میں آ جائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں (یعنی معاف کر دیتا ہوں)۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا اچھا میرے قرضے کو سب سے آخر میں رکھ لو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا، نہیں۔ تو انہوں نے کہا، مجھے اس زمین کا ایک قطعہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا کہ اچھا یہاں سے وہاں تک کی زمین تمہاری ہوگی غابہ کی زمین سے بیچ کر ان کا قرض ادا کیا جب پورا ادا ہو گیا تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے۔ پھر حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور ابن زمعہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا، غابہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت کیا کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار۔ منذر بن زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لے لیا۔ عمرو بن عثمان گویا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ ابن زمعہ بولے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہو گیا۔ حضرت معاویہ نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے فرمایا میں نے یہ حصہ ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیا۔ عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ چھ لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا۔ عبداللہ بن زبیر جب قرضے کی ادائیگی سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر کے لڑکے مطالبہ کرنے لگے میراث کی تقسیم

قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَرَفَعَ الثُّلُثَ فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ.

کا مطالبہ کرنے لگے حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں اس مال کو تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا یہاں تک کہ متواتر چار سال حج کے موقع پر اعلان کرا دوں کہ جس کا زبیر پر قرضہ ہو وہ ہمارے پاس آئے تاکہ ہم اس کا قرضہ چکا دیں۔ پس وہ حج کے موقع پر چار سال تک برابر منادی کرتے رہے جب چار سال گزر گئے تو ان کے درمیان مال تقسیم کر دیا۔ حضرت زبیر کی چار بیویاں تھیں ایک تہائی حصہ تقسیم سے علیحدہ کر دیا گیا۔ بموجب وصیت تو ان کی ہر ایک بیوی کو بارہ لاکھ درہم وراثت ملے۔ حضرت زبیر کا سارا مال پانچ کروڑ دو لاکھ کا تھا۔

باب ٢٥٦ إِذَا بَعَثَ الإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ.

جب امام کسی کو قاصد بنائے یا کسی جگہ ٹھہرائے تو اس کا حصہ۔

٣٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کی شدید علالت کے باعث جنگ بدر میں شمولیت نہیں کر سکتے تھے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تمہارے لیے جنگ بدر میں شامل ہونے والے کے برابر اجر ہے اور حصہ بھی۔

باب ٢٥٧ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَمْرَ خَيْبَرَ.

خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے جو قبیلہ ہوازن والوں نے آپ کی رضاعت وہاں ہونے کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا اور آپ نے مسلمانوں سے ان کا حق معاف کروایا اور اس کے دلائل سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فئے غنیمت اور خمس سے لوگوں کو مال عطا فرمایا اور انصار کو عطیات دیئے اور حضرت جابر بن عبداللہ کو خیبر کی کھجوریں مرحمت فرمائیں۔

* * *

٣٤٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب وفد

وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسْوَرَ
بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ
هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ
أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ
أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا
السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ
وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ
قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ
إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ
سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ
جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ
إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ
وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى
نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللهُ عَلَيْنَا
فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا
رَسُوْلَ اللهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ
فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتَّى يَرْفَعَ
إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ
فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ
قَدْ طَيَّبُوْا فَأَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا عَنْ.

ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور
قیدیوں کا سوال کیا تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا میرے
نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک
چیز اختیار کر لو چاہے اپنے قیدی آزاد کروا لو یا اپنا مال لے لو
میں نے اسی وجہ سے تقسیم میں دیر لگائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار
فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے۔
جب ان لوگوں پر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ان کی
جانب دونوں میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے
اپنے قیدی آزاد کروانا چاہتے ہیں پس شمع رسالت نے اپنے
پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ ریزی فرمائی پھر اللہ تعالیٰ کی
شایانِ شان حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا تمہارے یہ بھائی
ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ ان
کے قیدی واپس کر دوں تو تم میں سے اپنے حصے کے قیدی
کو خوشی سے آزاد کرنا چاہے تو ضرور کر دے اور جو اپنے حصے پر قائم
رہنا چاہے تو اسے اتنا مال دے دیں گے جب بھی اللہ تعالیٰ
ہمیں پہلا مال مرحمت فرمائے پس وہ اس طرح آزاد کر دے۔ تمام
حضرات عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم بطیب خاطر آزاد
کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ تم میں سے کس
نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم سارے واپس لوٹ
جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان بڑوں کو بھیجو جو تمہارے کار
مختار ہیں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے کار
پردازوں کو صورتِ حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہِ رسالت
میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کو بتایا کہ لوگ بطیب خاطر
اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں
آزاد کر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی
قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں یہ
بات ہم تک پہنچی ہے۔

سَبْيِ هَوَازِنَ.

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى فَأُتِيَ ذِكْرُ دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ

حضرت زہدم بن مضرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں مرغا پیش کیا گیا۔ اس وقت ان کے پاس بنی تیم کا ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی موجود تھا گویا وہ ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے فرمایا تو اس نے جواب دیا ہے میں نے مرغا کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے نفرت ہوئی اس لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ نہیں کھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا، آؤ میں اس بارے میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ میں بارگاہ رسالت میں چند اشعریوں کے ساتھ حاضر ہوا تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا کیونکہ میرے پاس سواری ہی کوئی نہیں۔ اسی اثنا میں بارگاہ رسالت میں کچھ اونٹ پیش کیے گئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ پانچ اونٹ سفید کوہان والے انہیں دیے جائیں۔ جب ہم چل پڑے تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا، اس میں ہمیں برکت نہیں ہوگی۔ ہم واپس آپ کی خدمت میں آ کر عرض گزار ہوئے کہ ہم نے سواریوں کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی کہ میں سواری نہیں دوں گا۔ کیا آپ قسم کو بھول گئے؟ فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، اور بے شک خدا کی قسم اگر میں کسی بات پر بھی قسم کھالوں اور اس کے خلاف میں بھلائی دیکھوں تو بہتر پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ روانہ فرمایا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور بطور

بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۳۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ.

۳۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ فِي بِضْعٍ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ.

۳۴۷ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ

فرما دیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سریہ میں بھیجے ہوئے حضرات میں سے بعض کو عام مجاہدین کے حصے کے علاوہ اپنی جانب سے بھی کچھ مرحمت فرما دیا کرتے تھے۔

حضرت ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی ہیں۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے نکل جانے کی خبر ملی تو اس وقت ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی آپ کی جانب ہجرت کر چلے، میں اور میرے بھائی۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابوبردہ اور دوسرے کا ابورہم تھا۔ آگے شاید کہا کہ ہم اپنی قوم کے بہت سے آدمی تھے۔ یا یہ بتایا تھا کہ ترپن یا باون آدمی تھے پس ہم کشتی میں سوار ہو گئے لیکن کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی۔ تو حضرت جعفر نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ میں بھیجا اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے پس آپ حضرات بھی ہمارے پاس ٹھہر جائیں۔ ہم ان کے پاس ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے مل جل کر اس وقت بارگاہ نبوت میں پہنچے۔ جب آپ خیبر فتح فرما چکے تھے تو ہمیں بھی آپ نے حصہ دیا یا یہ فرمایا کہ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا حالانکہ جو فتح خیبر میں شامل نہیں تھا ایسے کسی ایک آدمی کو آپ نے حصہ نہیں دیا، ماسوائے ہماری کشتی والوں کے اور حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے، آپ نے ان سب کو مجاہدین کے ساتھ حصہ مرحمت فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال غنیمت آ جائے تو میں تمہیں اتنا دوں گا، اتنا دوں گا، اتنا دوں گا۔ لیکن مال آنے سے پہلے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب

هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَثَا لِي ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُو بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَا لِي حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ.

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ.

باب ۲۵۵ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منادی کروائی کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے تین لپ بھر کر عنایت فرمائیں۔ سفیان راوی نے اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر بتایا کہ یوں۔ ابن منکدر نے بتایا کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی دفعہ حضرت ابوبکر کی خدمت میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری مرتبہ گیا لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ گیا اور میں نے کہا کہ
پہلی دفعہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا، دوسری مرتبہ سوال کیا تب بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری دفعہ سوال کیا لیکن آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمائیے کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے یا میرے بارے میں بخل سے کام لینا ہے؟ فرمایا، آپ نے کہا ہے کہ میرے متعلق بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے ایک مرتبہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال دینا چاہتا ہوں۔ سفیان، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے لپ بھر کر مجھے دیئے، فرمایا، انہیں گنو۔ گنے تو پانچ سو نکلے۔ فرمایا اتنے اتنے دو مرتبہ اور لیجئے۔ ابن منکدر کا قول ہے کہ بخل سے زیادہ اور کون سی بیماری خطرناک ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ جب جعرانہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے۔ آپ نے اس سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو خیر سے محروم ہو جاؤں گا۔

رسول خدا کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ

وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارٰى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ.

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ.

بَابٌ ۲۵۹ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطِيْ بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُوْنَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيْبًا دُوْنَ مَنْ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ أَعْطٰى لِمَا يَشْكُوْ إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِيْ جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ.

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ وَزَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ

لیتا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے متعلق فرمایا اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان بدبختوں کی رہائی کے متعلق کہتا، تو میں اس کی سفارش پر انہیں چھوڑ دیتا۔

خمس امام کا حق ہے۔ وہ اپنے جس رشتہ دار کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے سارے بنو مطلب یا سارے بنو ہاشم کو مال عطا نہیں فرمایا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے ان کے ہر ایک کے لیے عام کیا اور نہ احتیاج دیکھے بغیر قرابت والوں کے لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو عطا فرمایا تو اس نے اپنی حاجت کی آپ سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے باعث انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا پڑا ہوگا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنو عبد المطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبیر بارگاہِ نبوت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب حقیقی ماں جائے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا

عَبْدُ شَمْسٍ وَلَا بَنِي نَوْفَلٍ . وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَهَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ.

بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ.

۱۳۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ

اور نوفل ان کا باپ کی جانب سے بھائی (علاتی) تھا۔

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے۔ اس میں خمس بھی نہیں، نیز اس بارے میں امام کا حکم

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دوران میں صف میں (ذرا دم لینے کے لیے) بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم سن انصاری لڑکے نظر آئے۔ دل میں خیال گزرا کہ میں جوانوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے کہنے لگا، چچا جان! آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں لیکن اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس وقت تک اس کے جسم سے جدا نہیں ہوگا جب تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آ دبوچے۔ میں اس کی گفتگو سن کر حیران رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے دباتے ہوئے ایسی ہی گفتگو کی۔ دیر نہ گزری کہ ابوجہل لوگوں میں چلتا پھرتا نظر آیا۔ میں نے کہا، جسے تم پوچھتے رہے، تمہارا نشانہ وہ شخص ہے۔ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر اس پر ٹوٹ پڑے، اور پے در پے وار کر کے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر دونوں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلود

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَسَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ.

٣٨٢. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَاهَا اللَّهِ إِذًا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ

تلواریں صاف کر لی ہیں؟ دونوں عرض گزار ہوئے جی نہیں! آپ نے تلواریں ملاحظہ کر کے فرمایا۔ تم دونوں نے اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ دونوں لڑکے معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ پر قربان ہونے کے لیے نکلے۔ جب ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر گردش سی آگئی۔ میں نے ایک مشرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دبوچا ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا، اور اس کے کندھے پر تلوار کی بھرپور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی اور مجھے اپنی موت نظر آنے لگی لیکن زخموں کی تاب نہ لاکر (وہ) اچانک مر گیا۔ اور میرا پیچھا چھوٹا۔ حضرت عمر بن خطاب سے میری ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال پوچھا۔ فرمایا، جو اللہ کا حکم ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی لوگ واپس لوٹے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا، کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور ثبوت اس کے پاس موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ پھر یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ جب آپ نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا، تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ آپ نے درست فرمایا ہے۔ اور اس کافر کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ انہیں (ابو قتادہ کو) مجھ سے راضی کر دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس آدمی سے فرمایا، نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہوگا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے،

عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَإِنَّهٗ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهٗ فِي الْإِسْلَامِ.

بَابٌ ٢٦ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهٖ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٨٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهٗ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا

اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انہوں نے سچ کہا ہے پس اس آدمی نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس میں سے ایک زرہ بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ خرید لیا۔ یہ اسلام کے اولین دور کا مال ہے جو مجھے سب سے پہلے حاصل ہوا۔

"تالیفِ قلوب کے لیے رسولِ خدا کا خمس وغیرہ سے خرچ کرنا۔

اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر مرحمت فرما دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا:۔ اے حکیم! یہ دنیا کا مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہشِ نفس کے تحت لے گا تو کسی قسم کی برکت نہیں ہوگی اور اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ یاد رکھو، اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے، آپ کے بعد میں کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کروں گا، یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ جاؤں۔ پھر حضرت ابوبکر نے انہیں (اپنے دورِ خلافت میں) مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا تو انہوں نے مال لینے سے مطلقاً انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں (اپنے دورِ خلافت میں) مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا تب بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا: اے مسلمانو

مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ.

میں ان کے مال سے ان کا وہ حق انہیں دے رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن (گوارا نہ) وہ خود لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت حکیم نے کسی شخص سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آخری دم تک کوئی چیز قبول نہیں کی۔

۳۸۴. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ. قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللهِ انْظُرْ مَا هٰذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللهِ. وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٌ.

نافع روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ زمانۂ جاہلیت کا مجھ پر ایک روز کا اعتکاف ہے، پس آپ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں انہوں نے انہیں مکۂ مکرمہ میں کسی کے گھر چھوڑ دیا۔ راوی کہتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی آزاد فرما دیئے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے حضرت عمر نے فرمایا، اے عبداللہ! دیکھو کیسا شور وغل ہے؟ (معلوم کر کے) عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔ (انہیں آزاد کر دیا ہے)۔ فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو بھی چھوڑ دو۔ نافع کا قول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا۔ اگر آپ عمرہ کرتے تو عبداللہ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ (وہ دونوں لونڈیاں) خمس سے ملی تھیں۔ نافع نے ابن عمر سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ ہے اور دن کا کوئی ذکر نہیں۔

۳۸۵. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور بعض حضرات کو نہ دیا۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان پر عتاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا

قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِيْنَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّيْ أُعْطِيْ قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَكِلُ قَوْمًا إِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنٰى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَزَادَ أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهٰذَا۔

کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے صبری کے باعث مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغنا سے بھر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمہ میرے متعلق ارشاد فرمایا وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔ عمرو بن تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مال یا قیدی آئے تھے تو آپ نے انہیں اس طرح تقسیم فرمایا۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں قریش کو اس لیے مال عطا کرتا ہوں۔ کہ ان کی جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس طرز عمل پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کی دولت مفت عطا فرمائی، تو آپ نے قریش کے بعض افراد کو سو سو اونٹ تک مرحمت عطا فرما دیئے تو یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے جو قریش کو مالا مال کرتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ کہ بارگاہ رسالت میں کسی نے اس بات کا ذکر کر دیا۔ تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں جمع فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے کسی ایک آدمی کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ جمع ہو چکے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف

غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ.

لے گئے اور فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان میں سے سمجھدار حضرات عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جو ہم میں سمجھ بوجھ والے ہیں انہوں نے قطعاً ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جو ہم میں کم عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مالا مال کر دیتے ہیں لیکن انصار کو نظر انداز فرماتے ہیں، حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کے کفر کا زمانہ زیادہ دور نہیں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ دوسرے لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم جو کچھ تم لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں، سب انصار عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیوں نہیں، یقیناً ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک میرے بعد تم عنقریب اپنے ساتھ ترجیحی ناانصافی دیکھو گے لیکن اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم نے صبر نہ کیا۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین سے واپس آ رہے تھے۔ کہ چند اعرابی آپ کو آ کر چمٹ گئے، اور وہ آپ سے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور کرتے ہوئے کیکر کے درخت تک لے گئے اور آپ کی چادر مبارک بھی اچک لی آپ نے فرمایا: میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

العضاة نعما لقسمته بينكم ثم لا تجدوني، بخيلا ولا كذوبا ولا جبانا.

۳۸۹. حدثنا يحيى بن بكير حدثنا مالك عن إسحاق بن عبد الله عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كنت أمشي مع النبي صلى الله عليه وسلم وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فأدركه أعرابي فجذبه جذبة شديدة حتى نظرت إلى صفحة عاتق النبي صلى الله عليه وسلم قد أثرت به حاشية الرداء من شدة جذبته ثم قال مر لي من مال الله الذي عندك فالتفت إليه فضحك ثم أمر له بعطاء.

۳۹۰. حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال لما كان يوم حنين آثر النبي صلى الله عليه وسلم أناسا في القسمة فأعطى الأقرع بن حابس مائة من الإبل وأعطى عيينة مثل ذلك وأعطى أناسا من أشراف العرب فآثرهم يومئذ في القسمة قال رجل والله إن هذه القسمة ما عدل فيها وما أريد بها وجه الله فقلت والله لأخبرن النبي صلى الله عليه وسلم فأتيته فأخبرته فقال فمن يعدل إذا لم يعدل الله ورسوله رحم الله موسى قد أوذي بأكثر من هذا فصبر.

۳۹۱. حدثنا محمود بن غيلان حدثنا أبو أسامة حدثنا هشام قال أخبرني أبي عن أسماء ابنة أبي بكر رضي الله عنهما

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ چوڑے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی راستے میں ملا تو اس نے بڑے زور سے آپ کی چادر کو کھینچا، یہاں تک کہ میں نے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ کی مبارک گردن پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا۔ آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے مجھے اس میں سے عطا فرمائیے۔ آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، اور تبسم کی حالت میں اُسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال تقسیم فرمایا، تو بعض حضرات کو تقسیم میں ترجیح مرحمت فرمائی مثلاً اقرع بن حابس کو سو اونٹ عنایت فرمائے اور اتنے ہی عیینہ کو عطا کئے اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اس روز تقسیم میں ترجیح دی گئی۔ اس پر ایک آدمی نے کہا۔ خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اس میں رضائے الٰہی مطلوب نہیں رہی۔ میں عبد اللہ بن مسعود نے کہا۔ یہ بات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اللہ اور اس کا رسول ہی انصاف نہ کریں تو انصاف اور کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین مرحمت فرمایا تھا، وہاں سے میں کھجوروں کی

قَالَتْ كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ.

گٹھلیوں کی گٹھڑی اپنے سر پہ اٹھالایا کرتی تھی یہ جگہ ہم سے تین فرسخ کے دو تہائی پر تھی۔ دوسری روایت میں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین مرحمت فرمایا وہ بنو نضیر کی زمین تھا۔

۳۹۲ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کے وجود سے حجاز مقدس کی سرزمین کو پاک کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر والوں پہ فتح پائی تو یہود کو وہاں سے نکال دینے کا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ یہودیوں کی زمین پہ رسول خدا اور مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ یہود بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں اس شرط پہ آباد رہنے دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے بدلے میں پیداوار سے آدھی بٹائی پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چلئے اس شرط پہ ہم انہیں ٹھہرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں ٹھہرا لیا گیا یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے دور خلافت میں تیما اور اریحا کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

بَابُ ۲۳ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ.

دار الحرب میں خورد و نوش کی ملنے والی چیزوں کا حکم۔

۳۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم نے قلعہ خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ کسی یہودی نے چربی سے بھری ہوئی ایک تھیلی باہر پھینک دی تو اسے لینے کے سلسلے میں جھپٹا۔ لیکن جب پاس ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں اپنی حرکت پہ بہت ہی شرمسار ہوا۔

۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب ہمیں کسی جہاد کے دوران شہد اور انگور ملتے تو

عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ.

۲۹۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْفِئُوا الْقُدُورَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ

انہیں کھالیا کرتے تھے لیکن انہیں دوسرے اوقات کے لیے اٹھا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دوران فتح خیبر کے روز ہمیں سخت بھوک لگی تو ہمیں پلے ہوئے گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں ذبح کر دیا۔ جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول خدا کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں اُلٹ دو اور گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھانا۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں: ہم کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاید اس وجہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا خمس ادا نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کی رائے میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ شیبانی نے سعید بن جبیر سے اس بارے میں دریافت کیا تو بتایا کہ مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے۔

باب ۲۶۳ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ أَذِلَّاءُ وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ

حربی کافروں سے جزیہ لینا اور اس کا وعدہ کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے، جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں، ذلیل ہو کر" (سورۃ التوبہ، آیت ۲۹) — وہ ذلیل ہیں، اسی لیے یہود نصاریٰ اور مجوس اور عجمی کافروں سے جزیہ لینے کا حکم ہے۔ مجاہد کا قول یوں منقول ہے کہ اہل شام سے چار دینار کیوں اور اہل یمن سے ایک دینار، یہ ان کی

مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ

۲۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

۲۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى

انسان کے لیے مال والت کے پیش نظر سے۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بجالہ نے چاہ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس ۷۰ھ میں کہا، جس سال کہ حضرت مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا، کہ میں احنف کے چچا جزء بن معاویہ کے پاس منشی تھا تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب گرامی ان کی وفات سے ایک سال پیشتر آیا کہ جس مجوسی نے ذی محرم عورت سے شادی کی ہوئی ہو انہیں جدا کر دو اور حضرت عمر نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا، یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف اور جنگ بدر میں شامل تھے، ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف جزیہ لانے کے لیے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علاء بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرمایا تھا جب حضرت ابو عبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس ہوئے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سارے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نماز ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے روبرو ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم ریکا

بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ اَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ.

۲۹۵. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِيْ اَفْنَاءِ الْاَمْصَارِ يُقَاتِلُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْتَشِيْرُكَ فِيْ مَغَازِيَّ هٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيْهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِيْنَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهٗ رَاْسٌ وَلَهٗ جَنَاحَانِ وَلَهٗ رِجْلَانِ فَاِنْ كُسِرَ اَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّاْسُ فَاِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْاٰخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّاْسُ وَاِنْ شُدِخَ الرَّاْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّاْسُ فَالرَّاْسُ كِسْرٰى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْاٰخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَنْفِرُوْا اِلٰى كِسْرٰى. وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ

کی حالت میں فرمایا۔ میرے خیال میں تم نے یہ سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ مال لے کر آگئے ہیں؟ عرض گزار ہوئے، ہاں یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا۔ تو خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں مسرور کر دے۔ پس خدا کی قسم، مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں، مجھے تو ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم ایک دوسرے سے جلنے لگو جیسے اگلے لوگ جلنے لگے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔

حضرت جبیر بن حیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض حضرات کو مشرکوں سے لڑنے کے لیے بڑے بڑے شہروں کی جانب روانہ فرمایا۔ جب ہرمزان نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے ان سے فرمایا۔ میں اس لڑائی کے بارے میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی خیال پرندے جیسی ہے جس کا ایک سر، دو پر اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس کا ایک پر توڑ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر ایک پر اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی توڑ دیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اگر اس کا سر کچل دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے ہوئے بھی بے کار ہو جائیں گے۔ پس سر تو کسریٰ ہے، ایک پر قیصر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسریٰ کی جانب بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں بکر اور زیاد دونوں جبیر بن حیہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو ہمارا امیر لشکر بنا کر ہمیں روانہ فرمایا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین میں جا پہنچے تو کسریٰ کا گورنر چالیس ہزار فوج لے کر ہمارے لیے نکلا اس نے ترجمان کھڑا کیا جس نے کہا کہ حضرت میں سے کوئی ہے

جُبَيْرًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ
فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا
النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ
كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ
تُرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ
مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ
عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ
نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي
شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ
الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَ
نَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ
الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ
إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ
الْأَرَضِينَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ
إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ
أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ
رَبِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللهَ
وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا
نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ
إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ
وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ
النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللهُ مِثْلَهَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ
الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ

میرے ساتھ گفتگو کرے حضرت مغیرہ نے فرمایا پوچھیے
آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا تم کون ہو؟ جواب دیا، ہم
عرب کے باشندے ہیں۔ ہم بڑی بدبختی اور انتہائی
مصیبت میں مبتلا تھے، بھوک کے باعث چمڑے اور
گٹھلیاں بھی کھا جاتے تھے، چمڑے اور بالوں کا لباس
پہنتے تھے، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے،
اس وقت جبکہ ہم اس پستی میں تھے تو آسمانوں
اور زمینوں کے رب نے، جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت
بالا ہے، ہمارے اندر ایک نبی مبعوث فرمایا جو ہم
میں سے ہے، ہم اس کے والدین کو
جانتے ہیں۔ پس ہمارے اس نبی اور اللہ
کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم
کافروں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ایک خدا
کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا
کریں۔ ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے رب کی جانب سے ہمیں بتایا
کہ جو ہم میں سے قتل ہو جائے گا، وہ جنت
میں آرام کے اندر جائے گا، جس کی مثال
قطعاً کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے
زندہ رہے گا وہ آپ لوگوں کی گردنوں کا مالک
بن کر رہے گا۔ حضرت نعمان بن مقرن نے کہا،
آپ (حضرت مغیرہ) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت
میں اللہ تعالیٰ نے بارہا جنگ آزمائی کا
موقع عطا فرمایا، جس میں آپ کو کسی ندامت
یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ میں نے
بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی معیت میں جنگیں لڑی ہیں، پس
جب آپ صبح سویرے جنگ شروع
نہ فرماتے ہوا یہاں تک کہ مناسب

النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الرِّيَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ

ہواؤں اور اوقاتِ نماز کا انتظار فرماتے رہتے۔

بَابٌ ۲۶۴ إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان سب باشندوں کی طرف سے ہے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ.

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا، تو آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔

بَابٌ ۲۶۵ الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ الْقَرَابَةُ.

رسولِ خدا کی امان میں آنے والوں سے حسنِ سلوک۔

ذمّہ سے مراد عہد معاہدہ ہے اور اِلّ رشتہ داری کو کہتے ہیں۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ ابْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ ابْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ.

جویریہ بن قدامہ تمیمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جبکہ ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اے امیر المومنین! ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا: میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل و عیال کی روزی ہے۔

بَابٌ ۲۶۶ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ.

فے اور جزیہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے۔

جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دیں اور بحرین کے مال اور جزیہ سے وعدہ فرمائے۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے نام بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ انصار عرض گزار

أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُولُونَ لَهُ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِي احْثُهْ فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ

ہوئے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے بھی یہی کچھ نہ لکھ دیں۔ فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا تو ان کے لیے بھی لکھ دیا جائے گا، لیکن وہ اسی بات پر ڈٹے رہے۔ فرمایا عنقریب تم میرے بعد ضرور ناروا ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملاقات کرنے تک صبر سے کام لینا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جس کسی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کا وعدہ فرمایا ہو وہ میرے پاس آجائے، میں اتنا مال دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اتنے (یعنی لپ بھر) مال کا وعدہ فرمایا کہ جب بحرین سے آجائے تو تجھے ضرور دوں گا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا لپ بھر لو۔ میں نے لپ بھر لی۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے انہیں شمار کیا تو پانچ سو نکلے تھے۔ پس آپ نے مجھے پندرہ سو (دینار) مرحمت فرمائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ رسالت میں جب بحرین کا مال پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد میں پھیلا دو۔ آج تک بارگاہ رسالت میں جتنی دفعہ مال پیش ہوا یہ ان سب سے زیادہ تھا۔ اس وقت حضرت عباس آپ کی سرکار میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! مجھے مال عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کیا ہے۔ فرمایا، لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں اتنا مال سمیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ

يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِيْ إِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَ فَادَيْتُ عَقِيلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ اُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا. فَنَثَرَ مِنْهُ

سکے۔ عرض گذار ہوئے، کسی کو اٹھوانے کا حکم فرمائیے۔ فرمایا: نہیں۔ عرض گذار ہوئے، تو خود اٹھوا دیجئے۔ فرمایا نہیں۔ تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ باقی کو اپنے کندھوں پہ اٹھا لیا اور لے کر چلے گئے۔ ان کی حرص پہ تعجب کرتے ہوئے رسول خدا کی نگاہیں اس وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہیں جب تک وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہوگئے۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ تشریف فرما رہے یہاں تک کہ ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

ثُمَّ احْتَمَلَهٗ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ.

بَابُ ٢٦٤ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ۔

معاہد کو جرم کے بغیر قتل کرنے کا گناہ۔

٣٠٣۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی معاہد (جس سے معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

بَابُ ٢٦٥ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

یہود کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا حکم۔

وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ بِهٖ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے (یہود سے) فرمایا، میں اس وقت تک تمہیں رکھوں گا جب تک اللہ تعالیٰ رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائے گا۔

٣٠٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلٰى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے گئے اور ہم سے فرمایا، یہود کی طرف چلو۔ پس ہم چل پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس پہنچے۔ پس آپ نے انہیں سے فرمایا، اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، ورنہ یاد بھی

بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

٣٠٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ۔ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا۔ قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ۔

بَاب ٢٦٩ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

٣٠٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور بیشک میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے ورنہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ بے شک زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا گیا، جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن پھر اتنا روئے کہ سنگریزے بھی تر ہو گئے۔ پوچھا گیا، اے ابو عباس! کیا جمعرات کا دن؟ فرمایا، اس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا مجھے کوئی چیز لا کر دو تاکہ میں کچھ لکھ دوں جو میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ لوگوں کی رائے میں اس کے متعلق اختلاف ہو گیا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا دنیا کو چھوڑنے کا ارادہ ہے؟ فرمایا، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی جانب تم بلاتے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر آپ نے تین باتوں کا حکم فرمایا۔ (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا (۲) وفد جب آئیں تو انہیں اسی طرح انعامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔ (۳) تیسری بات بھی خوب تھی لیکن معلوم نہیں آپ خاموشی اختیار فرما گئے تھے یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ سلیمان رازی کا قول ہے۔

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بارگاہِ نبوت میں پکا ہوا بکری کا گوشت بطور ہدیہ (یہود کی جانب سے) پیش کیا گیا، جس میں زہر ملایا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

جَاءَ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا. ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انھیں میرے پاس بلاؤ۔ انھیں بلایا گیا۔ پس آپ نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں، کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، تمہارا جدِ اعلیٰ کون ہے؟ جواب دیا، فلاں۔ آپ نے فرمایا، تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے جدِ اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو صحیح بتا دو گے؟ جواب دیا، ہاں اے ابو القاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ ہمارے جھوٹ پر اسی طرح مطلع ہو جائیں گے جیسے ہمارے جدِ اعلیٰ کے بارے میں آپ کو معلوم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، جہنمی کون ہیں؟ جواب دیا، تھوڑے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ (مسلمان) اس میں رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے اور خدا کی قسم ہم (اہل اسلام) تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ کہنے لگے، اے ابو القاسم! ہاں۔ فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ جواب دیا، اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمارا آپ سے گلو خلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

بَابٌ ۲۷ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا

امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی دعا کرنا۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعائے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ میں (عاصم تابعی) نے عرض کیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے

أَنَّكَ قَنَتَّ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْقُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ۔

بَابُ ۲۷۱ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ ابْنَةَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى

فرمایا ہے، تو آپ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھی اور قبائل بنو سلیم کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ فرمایا۔ آپ نے چالیس یا ستر قاریوں کو، جن کی تعداد میں شک ہے مشرکین کی جانب بھیجا تو انھوں نے بد عہدی کی اور انھیں قتل کر دیا، حالانکہ ان کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا رنج ہوا کہ اتنا اور کسی موقع پر نہیں ہوا تھا۔

عورتوں کو امان اور پناہ دینے کا بیان۔

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ تھام رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کون ہے؟ عرض گزار ہوئی، میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، شاباش ام ہانی! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ادا فرمائی۔ پھر میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو پناہ دے چکی ہوں اور میرے ماں جائے برادر محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ام ہانی جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی کا ارشاد ہے کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

باب ۲۷۲ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ.

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا الْجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ.

مسلمان کا ذمہ لینا پناہ دینا گویا ایک ہے، ہر مسلمان اس کا پاس کرے۔

ابراہیم تیمی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے خدا کی کتاب قرآن کریم اور اس کتابچے کے۔ پھر فرمایا کہ اس کتابچے میں زخموں کے احکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ کوہ عیر سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے سوائے کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی کچھ۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے لیے بھی مذکورہ وعید ہے۔

بَابٌ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ إِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ آمَنَهُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ.

کافروں کا يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا کی جگہ صَبَأْنَا کہنے کا بیان۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کہنے والوں کو قتل کیا تو رسول خدا نے کہا، اے اللہ! جو خالد نے کیا ہے تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ "نہ ڈر" تو اس نے اسے امان دے دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کا جاننے والا ہے جس زبان میں چاہے بولے کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ۲۷۳ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الْآيَةَ.

کافروں سے مال کے بدلے معاہدہ یا مصالحت کرنا۔ اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر وہ صلح پر مائل ہوں تو تم بھی تیار ہو جاؤ۔ (سورۃ الانفال، آیت ۶۱)

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ

سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی جانب گئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب خیبر والوں سے صلح تھی۔ یہ سفر میں تھوڑی دیر کے لیے جدا ہوئے

وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ . ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ .

عبداللہ بن سہل کے پاس محیصہ کی لاش اس حالت میں لائی گئی کہ وہ خون میں لتھڑے ہوئے تھے، پس انہوں نے انہیں دفن کر دیا۔ پھر مدینہ منورہ آ گئے۔ اس کے بعد عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ (یہ تینوں) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمان گفتگو کرنے لگے تو آپ نے فرمایا، بڑے کو گفتگو کرنے دو۔ چونکہ وہ سب میں چھوٹے تھے بایں وجہ خاموش ہو گئے۔ پس وہ دونوں کلام کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم قسم کھا کر قاتل پر اپنا حق ثابت کرو گے؟ عرض گزار ہوئے، ہم کس طرح قسم کھائیں جبکہ نہ ہم حاضر تھے اور نہ ہم نے کچھ دیکھا۔ فرمایا یہودی تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم کافر لوگوں کی قسموں کا اعتبار کس طرح کریں! پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

باب ۲۷۵ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ .

معاہدہ نبھانے کی فضیلت۔

۱۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ .

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں خبر دی کہ ہرقل شاہ روم نے انہیں دوسرے چند قریشی حضرات کے ساتھ طلب کیا جبکہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، یہ اس زمانے کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور کفار قریش سے ابوسفیان کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا۔

باب ۲۷۶ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ .

ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔

وہب فرماتے ہیں کہ مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے قتل کر دیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے علم میں یہ ہے کہ رسول خدا پر جادو کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ اہل کتاب سے تھا۔

٣١٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ

بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللهُ الْآيَةَ

٣١٣ - حَدَّثَنِي الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

بَابُ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ الْآيَةَ.

٣١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جس کے باعث آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ بعض اوقات یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔

معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اگر اے محبوب! اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں گے تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہے (سورۃ الانفال، آیت ٦٢)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ ارشاد فرمایا۔ قیامت آنے سے پہلے چھ باتوں کو گن لینا (١) میرا وصال (٢) فتح بیت المقدس (٣) مری کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے (٤) مال کی کثرت کہ اگر کسی کو سو دینار دیئے جائیں تب بھی وہ خوش نہیں ہو گا۔ (٥) فتنہ و فساد کہ اہلِ عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گا۔ (٦) پھر تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہو گی لیکن وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان کی فوج میں اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد (گویا نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر جرار)

معاہدہ کس طرح فسخ کیا جا سکتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اگر تم کسی قوم سے دغابازی کا اندیشہ کرو تو ان کی طرف برابری کی صلح پر پھینک دو (سورۃ الانفال، آیت ٥٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے روز مجھے ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جنہوں نے منیٰ میں جا کر یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور خانہ کعبہ کا کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر کا دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اور حج اکبر اس لیے فرمایا کہ بعض

النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ۔

بَابُ ٢٧٩ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ۔

١٥٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا۔

١٥١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ

لوگ عمرہ کو حج اصغر کہا کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابوبکر صدیق نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، تو حجۃ الوداع کے سال جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا کوئی مشرک حج کرنے نہیں آیا۔

معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں (سورۃ الانفال، آیت ۵۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص میں یہ چار عادتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے، (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے (۴) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔ اگر کسی کے اندر ان میں سے ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا حصہ موجود ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور اس کتابچے کے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ فلاں مقام سے کوہ عیر تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض یا نفل بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے، جس کا نبھانا سب کے لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. قَالَ أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ تَرَى ذٰلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

بَابٌ ١٨ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَ صِفِّينَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِنَا هٰذَا.

٣١٨٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا

فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ جزیہ کا تمہیں ایک دینار بلکہ ایک درہم بھی نہیں ملے گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آئندہ کی بات آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی؟ فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے مجھے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کی وجہ کیا ہوگی؟ فرمایا، اس وقت تم اللہ کا ذمہ اور رسول خدا کا ذمہ توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں کو مضبوط کر دے گا۔ لہٰذا وہ اپنے مال میں سے تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

کافروں سے صلح کرنا۔

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنگ صفین میں شریک تھے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے حضرت سہل بن حنیف کو فرماتے سنا کہ اپنی رائے پر الزام رکھو، میں نے ابوجندل والے روز دیکھا کہ اگر مجھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹالنے کی طاقت ہوتی تو ٹال دیتا لیکن ہم نے ایک مشکل کام کے لیے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں جس کے سبب وہ بات بالکل آسان ہوگئی جسے ہم اتنی مشکل سمجھتے تھے۔

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ صفین میں شریک تھے تو حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا: تم اپنی رائے کا قصور سمجھو، صلح حدیبیہ کے وقت ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت نظر آتی تو جنگ کرنے سے ہم کبھی نہ رکتے۔ بلکہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ عرض کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے، پھر ہم دین کے بارے میں ذلت کیوں گوارا کریں اور کیوں واپس پہلیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے

وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ.

١٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا.

بَابُ الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ.

١٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ

ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر وہاں سے حضرت ابوبکر کی خدمت میں پہنچے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو بارگاہ نبوت میں عرض کر چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورۃ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری سورت حضرت عمر کو پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا صلح حدیبیہ فتح ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری والدہ اپنے والد کے ساتھ اس مدت کے دوران میرے پاس آئیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حکم پوچھنے کی غرض سے عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ اسلام کی جانب راغب بھی ہیں، ان حالات میں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ فرمایا۔ ہاں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

تین دن یا کسی مقررہ مدت تک مصالحت کرنا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اہل مکہ سے اجازت لینے کے لیے ایک آدمی بھیجا۔ انہوں نے شرط عائد کی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں ٹھہرنا نہیں ہوگا۔ ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر رکھنا ہوگا اور کسی اہل مکہ کو بلایا نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرائط نامہ حضرت علی بن ابو طالب لکھ رہے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ ہیں وہ شرائط جن پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کفار کہنے لگے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکتے کیوں اور آپ سے بیعت نہ کر لیتے۔ لہٰذا یوں لکھیے کہ ان باتوں پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں محمد بن عبداللہ بھی ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے

أَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا قَالَ فَأَرِنِيْهِ قَالَ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ.

بَابُ ۲۸۲ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ.

بَابُ ۲۸۳ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْبِئْرِ وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ.

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهٗ حَتّٰى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ فَإِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوْهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهٗ قَبْلَ أَنْ يُلْقٰى فِي الْبِئْرِ.

بَابُ ۲۸۴ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

چونکہ آپ خود نہیں لکھ رہے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا، محمد رسول اللہ کو مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم، میں تو اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ فرمایا، اچھا یہ الفاظ مجھے دکھاؤ۔ جب انہوں نے دکھائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دست مبارک سے مٹا دیا۔ جب آپ شہر میں داخل ہو گئے جب تین دن گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے سردار سے جانے کے لیے کہیے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، ہاں چلنا چاہیے اور کوچ کر آئے۔

بغیر مدت معینہ کے لیے معاہدہ۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے فرمایا کہ ہم تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ رکھے گا۔

مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ کے گرد مشرک جمع ہو گئے۔ پس عقبہ بن ابی معیط نے اونٹنی کی اوجھڑی لا کر آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ آپ نے سجدے سے سر نہ اٹھایا، یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور اسے پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا اس کے خلاف دعا فرمائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! سرداران قریش کو سنبھال لے۔ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف کو سنبھال۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میدان بدر میں پڑے ہوئے دیکھا، تو انہیں ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کے کہ اس کی لاش بہت پھول گئی تھی اور جب کھینچا گیا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے جوڑ بند کھل گئے۔

بھلے اور برے کو دھوکا دینے کا گناہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ہر دھوکے باز کا جھنڈا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ دوسرے راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا اس کی پہچان کے لیے ہوگا۔

۴۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِغَدْرَتِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دھوکے باز کے لیے اس کی دھوکا بازی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔

۴۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی بلکہ جہاد اور نیک نیتی باقی ہے۔ جب اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو اور فتح مکہ کے روز آپ نے فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ہی حرمت والا قرار دے دیا تھا یہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے اور بے شک اس میں کسی کے لیے مجھ سے پہلے قتل و قتال جائز نہیں ہوا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا پھر وہ اسی طرح قیامت تک حرمت والا ہے۔ یہاں کا کانٹا تک نہیں توڑا جائے گا، نہ اس میں شکار کو بھگایا جائے گا اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو شناخت کرے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ یہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اذخر کے سوا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ حرم ہے۔ یہاں کا کانٹا تک نہیں توڑا جائے گا۔ اس کا شکار نہیں بھگایا جائے گا۔ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہیں جائیں گی اور اس کی گھاس نہیں کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذخر گھاس کو اس حکم سے خارج کر دینے کے لیے کہا تو آپ نے اذخر کا استثنا فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس قدر اختیار مرحمت فرمایا ہوا تھا۔ اگر قرآن و حدیث کے تحت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات کی بہار دیکھنا منظور ہو تو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کا ایمان افروز و خارجیت سوز رسالہ الامن والعلیٰ دیکھنا چاہیے جس میں ستر آیات اور تین سو احادیث سے سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات بیان کیے ہیں۔ والحمد للہ علی ذلک۔

—— یہی بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۳۴۶ کے تحت بھی ہے۔

پارہ ۔۔۔ ۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

مخلوق کی پیدائش کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ؕ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيْنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لُغُوبٌ النَّصَبُ أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔ ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے فرمایا کہ سب کچھ آسان ہے۔ هَيْنٌ هَيِّنٌ ۔ اس کی مثال لَيْنٌ وَلَيِّنٌ اور مَيْتٌ وَمَيِّتٌ اور ضَيْقٌ وَضَيِّقٌ جیسی ہے۔ أَفَعَيِينَا سے مراد ہے ہم پر دشوار نہیں، جب تمہیں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا۔ لُغُوبٌ سے تکان مراد ہے۔ أَطْوَارًا کا مطلب ہے کبھی کسی حالت میں اور کبھی کسی حالت میں۔ عَدَا طَوْرَهُ سے مراد ہے کہ وہ اپنے مقام سے گزر گیا۔

۴۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بنی تمیم کے کچھ افراد حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے بنو تمیم! بشارت حاصل کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی، اب کچھ عطا فرمائیے۔ اس پر آپ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا۔ اے اہل یمن بشارت کو قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ عرض گزار ہوئے ہم نے قبول کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخلوق اور عرش کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا، تو ایک آدمی نے آکر کہا۔ اے عمران! آپ کی سواری بھاگ گئی ہے۔ وہ کہتے تھے کاش! مجھے اٹھنا نہ پڑتا۔

۴۲۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں دروازے پر اپنی اونٹنی کو باندھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے بنو تمیم!

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اَقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالُوا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَنَادَى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوٰى عِيسٰى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ۔

بشارت قبول کرو۔ انہوں نے دو مرتبہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرما دیجئے۔ پھر اہل یمن سے کچھ آدمی حاضر بارگاہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔ پھر عرض کرنے لگے کہ ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ دیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت ایک پکارنے والے نے آواز دی، اے حصین! آپ کی ناقہ دوڑ گئی ہے۔ میں گیا تو وہ سراب سے بھی پرے چلی گئی تھی۔ پس خدا کی قسم! میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمایا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے پر۔ پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

---

۲۲۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ يَقُولُ اللّٰهُ شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے خیال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد مجھے گالی دیتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے اور وہ مجھے جھٹلاتی ہے جبکہ اس کا بھی اسے حق نہیں پہنچتا۔ اس کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور مجھے جھٹلانا یہ ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو لوح محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِيْنَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ السَّمَاءُ سَمْكَهَا بِنَاءَهَا كَانَ فِيْهَا حَيَوَانٌ الْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا وَأَذِنَتْ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ وَأَلْقَتْ أَخْرَجَتْ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَوْتٰى وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ۔ طَحَاهَا دَحَاهَا بِالسَّاهِرَةِ وَجْهِ الْأَرْضِ كَانَ فِيْهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ۔

سات زمینوں کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور ان کے برابر ہی زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالےٰ سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ (سورۃ الطلاق، آیت ۱۲)

السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ سے آسمان مراد ہے سَمْكَهَا سے مراد تعمیر کی جس میں جاندار رہتے ہیں۔ الْحُبُكُ کا مطلب برابر ہونا اور خوبصورت ہونا أَذِنَتْ سے مراد سننا اور حکم ماننا ہے أَلْقَتْ سے مراد ہے کہ زمین میں جتنے مردے ہیں سب کو باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہوجائے گی۔ طَحَاهَا کا مطلب اسے بچھایا۔ السَّاهِرَةِ کا مطلب زمین کی سطح ہے جس میں جاندار سوتے اور جاگتے ہیں۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا بعض لوگوں سے زمین کے بارے میں جھگڑا تھا تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اے ابو سلمہ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بالشت بھر زمین بھی ناجائز دبائے گا تو قیامت کے روز ساتوں زمینوں کا اتنا حصہ طوق بنا کر اس کی گردن میں پہنایا جائے گا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِيْنَ۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ذرا سی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو قیامت کے روز اسے ساتوں زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

ابو بکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ.

۱۳۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۲۸۵ فِي النُّجُومِ. وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ. خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا وَالْأَبُّ مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ الْأَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْفَافًا مُلْتَفَّةً وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهِ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيلًا.

بَابُ ۲۸۶ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ اسی ہیئت پر چل رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں۔ جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تو متواتر ہیں اور رجب، جس کا قبیلہ مضر کے لوگ بڑا احترام کرتے ہیں، وہ جمادی الآخری اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اروی نامی عورت نے مجھ سے جھگڑا کر کے ایک قطعۂ زمین پر اپنا حق جتاتے ہوئے مروان کے پاس دعویٰ دائر کر دیا۔ حضرت سعید نے مروان کے سامنے فرمایا، میں اس کے حق میں کس طرح کمی کر سکتا ہوں جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا، جو ایک بالشت بھر زمین بھی کسی کی زبردستی دبائے گا تو قیامت کے روز ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ جب یہ جھگڑا ہوا تو میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔

ستاروں کے بارے میں۔ حضرت قتادہ کا قول ہے کہ ارشادِ ربانی ہے، اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا (سورۂ ملک، آیت ۵) ان ستاروں کو تین وجہ سے پیدا فرمایا گیا ہے۔ انہیں آسمان کی زینت بنایا گیا ہے، شیاطین کو مارنے کے لیے اور راستہ معلوم کرنے کی نشانیاں۔ جو ان میں سے سوا کوئی اور وجہ بتائے وہ غلطی پر ہے، اپنا حصہ ضائع کرتا ہے اور ایسی چیز میں تکلیف اٹھاتا ہے جس کا اسے علم نہیں دیا گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہشیما سے متغیر بدلا ہوا مراد ہے۔ الاَبّ وہ چارہ ہے جس کو جانور کھاتے ہیں۔ الانام سے مخلوق مراد ہے۔ برزخ کا مطلب پردہ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الفافا سے مراد ہے لپٹے ہوئے اور الغلب کا مطلب لپٹا ہوا ہے۔ فراشا کا مطلب بستر ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، اور

شمس و قمر اور ان کی گردش کا بیان

مُجَاهِدٌ: كَحُسْبَانِ الرَّحَى. وَقَالَ غَيْرُهُ: بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا. حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ. ضُحَاهَا: ضَوْءُهَا. أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ: لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ. سَابِقُ النَّهَارِ: يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ. نَسْلَخُ: نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَيُجْرِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا. وَاهِيَةٌ: وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا. أَرْجَائِهَا: مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا، فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ، كَقَوْلِكَ عَلَى أَرْجَاءِ الْبِئْرِ. أَغْطَشَ وَجَنَّ: أَظْلَمَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: كُوِّرَتْ: تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا. وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ: جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ. اتَّسَقَ: اسْتَوَى. بُرُوجًا: مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ. الْحَرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ. يُقَالُ: يُولِجُ: يُكَوِّرُ. وَلِيجَةً: كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ.

۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا، يُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ.

۴۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ

مجاہد کا قول ہے کہ چکی کے پاٹ کی طرح گردش مراد ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حساب اور منازل جن سے دونوں باہر نکل سکیں۔ حُسْبَانٌ حساب کی جمع ہے جیسے شُهْبَانٌ شہاب کی جمع ہے۔ ضُحَاهَا اس کی روشنی۔ أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ سے مراد ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو اپنے اندر مدغم نہیں کر سکتی یہ دونوں میں سے کسی کے لیے بھی نہیں۔ سَابِقُ النَّهَارِ کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر ایک ساتھ ہیں۔ نَسْلَخُ سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اس ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑاتے ہیں۔ وَاهِيَةٌ کا مطلب پھٹ جاتا ہے۔ أَرْجَائِهَا سے وہ حصہ مراد ہے جو پھٹا نہ ہو اور وہ کنارے پر ہو سکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں، کنوئیں کے کنارے پر۔ أَغْطَشَ وَجَنَّ تاریک ہو جاتا ہے۔ امام حسن بصری نے فرمایا کہ كُوِّرَتْ سے مراد ہے اس طرح لپیٹ دینا کہ تاریک ہو جائے۔ رات کے متعلق جو وَمَا وَسَقَ آیا ہے اس سے مراد جانوروں کا اکٹھا کر دینا ہے۔ اتَّسَقَ سیدھا یا برابر ہو جاتا ہے۔ بُرُوجًا چاند اور سورج کی منزلیں ہیں۔ الْحَرُورُ دن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حرور رات میں اور سموم دن میں ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، بے شک یہ جا کر عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ عنقریب ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ ہو گا، پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا لیکن نہیں ملے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ جدھر سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا، تو وہ مغرب سے طلوع ہو گا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے، یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (سورۂ یٰس، آیت ۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز چاند اور سورج، دونوں لپیٹ دیے جائیں گے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھے مطلع کرتے ہوئے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالےٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سورج اور چاند اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ پس تکبیر کہی اور قرأت بہت لمبی پڑھی، پھر کافی دیر رکوع میں رہے، پھر سر مبارک کو اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور کافی طویل قرأت پڑھی لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی، پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا، اس کے بعد طویل سجدہ کیا۔ پھر آخری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور سلام پھیر دیا۔ اس وقت آفتاب صاف ہوچکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کا گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی کی موت یا زندگی کے باعث گہن نہیں لگتا۔ پس جب ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز کی جانب رجوع کرو۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَصَلُّوْا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کے باعث گہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالٰی کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گہنائے ہوئے دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

بَابُ ۲۵ مَاجَآءَ فِیْ قَوْلِہٖ وَھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ۔ قَاصِفًا تَقْصِفُ کُلَّ شَیْءٍ۔ لَوَاقِحَ۔ مَلَاقِحَ مُلْقِحَۃً۔ اِعْصَارٌ رِیْحٌ عَاصِفٌ تَھُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَآءِ کَعَمُوْدٍ فِیْہِ نَارٌ۔ صِرٌّ۔ بَرْدٌ۔ نُشُرًا مُتَفَرِّقَۃً۔

ہواؤں کا بیان۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:۔ اور وہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی (سورۃ الاعراف، آیت ۵۷) قاصفا سے مراد ہر چیز کو توڑ دینے والی لواقح بمعنی ملاقح ہے، جو ملقحۃ کی جمع ہے یعنی حاملہ۔ اعصار تیز ہوا کا بگولہ جو عمودی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتا ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ صِرٌّ سے مراد ٹھنڈک اور نشرا کا مطلب ہے متفرق۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مدد باد صبا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور عاد قوم کو گرم ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی مَخِیْلَۃً فِی السَّمَآءِ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَیَّرَ وَجْھُہٗ فَاِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ سُرِّیَ عَنْہُ فَعَرَّفَتْہُ عَائِشَۃُ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ کَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِھِمْ الْاٰیَۃَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب آسمان میں ابر کا ٹکڑا دیکھتے تو بے چین ہو کر کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے ہٹتے۔ کبھی اندر جاتے، کبھی باہر نکلتے اور آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔ جب آسمان سے باران رحمت کا نزول ہونے لگتا تو اس وقت آپ کو تسکین ہوتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا خبر شاید یہ اسی طرح ہو جیسا قوم عاد نے دیکھا کہ:۔ جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا۔ الخ

بَابُ ۲۶ ذِکْرِ الْمَلٰٓئِکَۃِ۔ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْیَھُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۔ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔

فرشتوں کا بیان:۔ حضرت انس اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی کہ یہودی فرشتوں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نحن الصافون سے فرشتے مراد ہیں۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا ھُدْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَۃُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ

فرمایا: میں خانہ کعبہ کے قریب خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا، تو دو آدمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سونے کا طشت لے کر آئے اور وہ ایمان و حکمت سے بھرا تھا، پھر گلے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا۔ پھر پیٹ کو آب زمزم سے دھویا گیا، پھر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور میرے قریب ایک سفید جانور لایا گیا یعنی براق، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں حضرت جبریل کے ساتھ چل پڑا۔ یہاں تک کہ آسمانِ دنیا تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: مرحبا ان کے لیے، کیا بہترین آنے والے نے قدم رنجہ فرمایا۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم دوسرے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: ان کے لیے مرحبا، کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی۔ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا: اے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم تیسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: ان کے لیے مرحبا، کیا بہترین آنے والے نے قدم میمنت لزوم سے نوازا ہے۔ وہاں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: آپ کے لیے مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان تک پہنچے۔ سوال کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ سوال کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ سوال کیا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: ان کے لیے مرحبا، کیا بہترین آنے والے نے تشریف آوری سے مشرف فرمایا ہے۔

جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى فَقِيلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ

میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، اے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پانچویں آسمان تک پہنچے۔ وہاں پوچھا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا! کیا ہی بہترین آنے والے ہیں جس نے دورہ مسعود فرمایا۔ پھر میں حضرت ہارون کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چھٹے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، کیا ہی اچھا تشریف لانے والا تشریف لایا ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے اپنے بھائی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے، اے رب! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے جنت کے داخلے میں اس کی امت میری امت سے بہت بڑھ جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہے۔ دریافت کیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا مرحبا ان کے لیے کیا ہی بہترین آنے والے نے دورہ فرمایا ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے اپنے بیٹے اور نبی کو۔ پھر میرے لیے بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر کبھی باری نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اس پر بیر اتنے بڑے لگے ہوئے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے ہاتھی کے کان جیسے ہیں۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو نہریں باطنی ہیں اور

لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ.

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

دو نہریں ہیں میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو بتایا کہ باطنی نہریں جنت میں جاتی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں پھر میں واپس ہوا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ امت کے لیے کیا بنایا؟ میں نے جواب دیا۔ مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں، کہا، میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو خوب خوب آزمایا ہے۔ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، واپس جا کر اپنے رب سے کمی کا سوال کیجئے۔ میں واپس گیا اور کمی کا سوال کیا تو چالیس مقرر فرما دی گئیں پھر ایسا ہی کیا تو تیس کر دی گئیں پھر ایسا ہی کیا تو بیس کا حکم ہو گیا۔ پھر عرض کیا تو دس کر دیں، پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے وہی کہا، عرض کیا تو پانچ مقرر فرما دیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کیا بنایا ہے؟ میں نے جواب دیا پانچ رہ گئی ہیں۔ انہوں نے حسب سابق کہا۔ میں نے جواب دیا کہ انہیں میں نے بھلائی کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔ پھر ندا آئی کہ میں نے اپنا امر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش (نطفہ) اپنی والدہ کے بطن میں جمع رہتا ہے پھر چالیس روز خون کی بوند رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا حکم دیتا ہے یعنی اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، موت اور شقی ہے یا سعید، یہ چار باتیں لکھ دے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ پس کوئی تم میں سے نیک عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو قسمت کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے شروع کر دیتا ہے اور کوئی دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن نوشتۂ تقدیر اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کرنے شروع کر دیتا ہے۔

ف: بچہ جب ماں کے پیٹ میں چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اس میں روح پھونکنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ آ کر یہ کل چار باتیں لکھ جاتا ہے (۱) کیسے عمل کرے گا (۲) کتنا رزق ملے گا (۳) کب، کہاں اور کیسے موت آئے گی (۴) جنت میں جائے گا یا جہنم میں۔

ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا سے ہیں جو علوم خمسہ سے ہے جن کو مفاتیح الغیب کہا جاتا ہے۔ جب ایک عام فرشتے کو رحم کا مندوبہ اللہ تعالیٰ غیب کی اتنی جزئیات سے مطلع فرما دیتا ہے تو پھر اس ہستی کے خداداد علوم کا اندازہ کون کر سکے گا جو اوّلین و آخرین کے علوم کی جامع ہے یعنی جنہیں پروردگارِ عالم نے ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زیادہ علم مرحمت فرمایا اور انہیں اپنا خلیفہ اعظم ٹھہرایا ہے۔ حضور کے خداداد علوم جو کتبِ عظیمہ، وافرہ و متکثرہ ہیں، اُن کے انکار کا سبب مقامِ مصطفوی سے بے خبری کے باعث ہو سکتا ہے یا خارجیت کی بیماری کے سبب۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حقیقی علم عطا فرمائے آمین یا الٰہ العالمین بجاہ سید المرسلین ——— یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۱۵۱ اور ۵۲۰ کے تحت بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابوہریرہ سے کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے جماعت کی شکل میں یوں نازل ہوتے ہیں جیسے بادل، پھر وہ آپس میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیاطین کے کانوں میں اگر ایک آدھ بات بھی پڑ گئی تو اسے کاہنوں کو بتانے کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے جوڑ دیتے ہیں۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعۃ المبارک کا روز ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آ جاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے کون

مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ.

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ.

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ زَادَ مُوسٰى مَوْكِبَ جِبْرِيلَ.

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَأْتِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ.

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ

آئیں پھر کہاں۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو یہ بھی ڈائریاں بند کر کے ذکر الٰہی سننے اندر آ جاتے ہیں۔

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا مسجد سے گذر ہوا اور حضرت حسان اشعار پڑھ رہے تھے حضرت نے جواب دیا۔ آپ مجھے شعر پڑھنے سے منع کر رہے ہیں حالانکہ اس کے اندر میں نے ان (رسول خدا) کے سامنے اشعار پڑھے ہیں جو آپ سے بہتر تھے پھر یہ حضرت حسان حضرت ابو ہریرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ تم ہجو کرنے والوں (مشرکین مکہ) کی ہجو کرو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا گویا میں اب بھی اس غبار کو دیکھ رہا ہوں جو بنو غنم کی گلی میں اڑ رہا تھا۔ موسیٰ راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ حضرت جبریل کے لشکر کی گرد تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وحی آپ پر کس طرح آتی ہے؟ فرمایا فرشتہ جب وحی لے کر میرے پاس آتا ہے تو گھنٹی جیسی آواز آنے لگتی ہے جب وہ مجھ سے جدا ہوتا ہے تو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں جو کچھ اس نے کہا ہے اور یہ وحی مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آ کر کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جو راہ خدا میں (دو) جوڑا (جوڑا) خرچ کرے اسے جنت کے دربان ہر دروازے سے بلائیں گے یعنی کہیں گے ادھر سے آؤ۔ حضرت

خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ۔

ابو بکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

۳۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا أَرٰى تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا وعلیہ السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ، یا نبی اللہ! آپ انہیں دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے نظر نہیں آتے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ ازواج مطہرات امہات المومنین دینی اور ایمانی مائیں ہیں۔ ان سب کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا ہمارے لیے لازم ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مال اور جان سے آپ کی خدمت کا بے مثال حق ادا کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی اور ان کی موجودگی میں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم تو حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ان کے سوا آپ کی ساری اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ اہل حق ان کی بارگاہ میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

سیدہ پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

ان کے بعد جن کو بھی آپ نے شرف زوجیت سے نوازا ان میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو سب سے پیاری تھیں۔ جتنی عورتوں سے آپ نے نکاح کیے ان میں سے کنواری صرف یہی تھیں۔ یہ انتہائی عالمہ فاضلہ اور عاقلہ تھیں۔ نصف دین ان سے مروی ہے۔ عالم سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ازواج مطہرات میں سے آپ پر کسی کے بستر میں وحی نہیں آتی تھی سوائے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ حضرت عائشہ کی گود ہی میں آپ نے وصال فرمایا۔ انہیں کا حجرہ ہی آپ کی آرام گاہ بنا ہوا ہے۔ ان کی بڑی شان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دودھ پیتے بچے سے گواہی دلوا کر انہیں پاک دامن ثابت کیا۔ حضرت مریم پر بہتان باندھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گواہی دلوائی حالانکہ وہ ابھی پیدا ہوئے تھے لیکن جب حضرت صدیقہ پر تہمت لگائی گئی تو ان کی صفائی میں خود پروردگار عالم نے گواہی دی اور سورۂ نور کی ابتدائی آیتیں نازل فرمائیں۔

بنت صدیق، آرام جان نبی
اس حریم برات پہ لاکھوں سلام

۳۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا۔

عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا الْآيَةَ.

۴۵۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

۴۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ.

۴۵۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ

جتنی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی: (جبریل بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے جو ہمارے آگے اور پیچھے ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے ایک ہی قرأت میں قرآن کریم پڑھایا تھا، میں برابر ان سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا، یہاں تک کہ سات قرأت تک بات پہنچ گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان شریف میں جب حضرت جبریل حاضر بارگاہِ عالی ہوتے تو آپ کی سخاوت اور زوروں پر آجاتی۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے اور قرآن کریم کی دہرائی کرواتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت جبریل کو دیکھتے تو فائدہ پہنچانے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے معمر سے اسی اسناد کے ساتھ ایسا ہی روایت کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایتوں میں إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ کے الفاظ ہیں۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر بن عبدالعزیز نمازِ عصر میں ذرا دیر سے پہنچے۔ عروہ نے ان سے کہا کہ بیشک حضرت جبریل آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے عروہ! غور تو فرمائیے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے بشیر بن ابو مسعود سے سنا، انہوں نے ابو مسعود سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جبریل آکر میرے امام بنے، میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے

خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

٤٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ.

ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، وہ اپنی انگلیوں پر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبرائیل نے کہا کہ جو شخص آپ کی امت سے اس حالت میں وفات پائے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا دوزخ میں نہیں جائے گا۔ بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا، خواہ زنا یا چوری کرے؟ فرمایا، خواہ۔

٤٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے باری باری سے آتے ہیں۔ کچھ رات کے فرشتے ہیں، کچھ دن کے فرشتے ہیں اور ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر کے وقت ہوتا ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں، جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور

بَابٌ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت۔

جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں، تو جس کی آمین ان سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

٤٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں گویا وہ چھالی ہوئی تھیں۔ آپ تشریف لائے تو دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور رخ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا ہم سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی؟ فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یہ تکیہ میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اس پر سر مبارک رکھ کر آپ آرام فرمایا کریں۔ فرمایا، کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جو

٤٥٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ۔

٤٥٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمٌ فِيْ ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهُ۔

٤٦٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ۔

٤٦١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

٤٦٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طلحہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر تربیت تھے ان دونوں حضرات کو حضرت زید بن خالد نے بتایا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے۔ ہم نے ان کی عیادت کی تو دیکھا کہ ان کے گھر میں تصویروں والا ایک پردہ ہے۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا کیا انہوں نے تصویروں کے متعلق ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ماسوا کپڑے کے نقوش کے (جو غیر جاندار کے ہوں) کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ کہا کیوں نہیں یہ بھی کہا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مصروف شمار کیا جاتا ہے جب تک نماز اسے روکے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُحْدِثْ۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ قَالَ سُفْيَانُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ

کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اٹھ جائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: "اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔"

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر وَنَادَوْا يَا مَالِكُ (سورۃ الزخرف، آیت ۷۷) پڑھتے سنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں وَنَادَوْا يَا مَالِ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بارگاہِ نبوی میں عرض گزار ہوئیں: کیا آپ پر احد کے روز سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یوم العقبہ آیا۔ جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ جب ہوش میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا: بیشک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے۔ لہٰذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، ان لوگوں کے متعلق آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا: یا رسول اللہ! آپ آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں دونوں اخشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

ابو اسحاق شیبانی نے زر بن حبیش سے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ۔ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى (سورۃ

عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى. قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

۲۶۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ.

۲۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَخَلْقِهٖ سَادًّا مَا بَيْنَ الْاُفُقِ.

۲۶۸- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الْاَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَاَيْنَ قَوْلُهٗ. ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى. قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ.

۲۶۹- حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ قَالَا الَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ.

۲۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ. تَابَعَهٗ اَبُوْ حَمْزَةَ

النجم (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ ۝ (سورۂ النجم آیت ۱۸) کے بارے میں فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کا یہ خیال ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی غلطی کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو گھیر رکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ۔ ثم دنا فتدلی ۝ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۝ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبرئیل تھے جو آپ کی بارگاہ میں بصورت آدمی حاضر ہوا کرتے تھے اور اس دفعہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقت میں ہے، پس انہوں نے آسمان کے کناروں کو گھیر رکھا تھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اور وہ جہنم کا انچارج ہے اور میں جبرئیل ہوں، یہ میکائیل ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو مجامعت کے لیے بلاتا ہے اگر عورت انکار کردے پس آدمی نے اس سے ناراض ہوکر رات گزاری تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اس کی متابعت ابوحمزہ، ابن داؤد و ابومعاویہ نے

وَابْنُ دَاوُدَ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ .

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْاَوْثَانُ .

۱۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَّرْبُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ قَالَ وَاَبُوْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلٰٓئِكَةُ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ .

باب ۲۹۲ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِّنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوْا اُتُوْا بِشَيْءٍ ثُمَّ اُتُوْا بِاٰخَرَ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ اُتِيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ

اعمش سے کی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ پھر میرے لیے کچھ مدت وحی کا آنا بند رہا۔ اسی دوران میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی۔ میں نے آسمان کی جانب نگاہ کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس میں ڈر گیا یہاں تک کہ زمین پر گرنے لگا پھر میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ سے فَاھْجُرْ تک وحی نازل فرمائی۔ ابو سلمہ کا قول ہے کہ الرِّجْز سے بُت مراد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگ، دراز قد اور گھنگریالے بالوں والے ہیں، گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ میانہ قد، میانہ جسم، رنگ کے سرخ و سفید اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ پھر میں نے مالک داروغۂ جہنم اور دجال کو دیکھا۔ یہ ان نشانیوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں۔ پس آپ کے دیکھنے پر تجھے شک نہیں ہونا چاہیے۔ ابو بکرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی دجال سے فرشتے حفاظت کریں گے۔

جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے۔

ابو العالیہ کا قول ہے کہ مُطَهَّرَةٌ یعنی حوریں، حیض، پیشاب اور تھوک سے پاک ہیں۔ كُلَّمَا رُزِقُوْا جب انہیں ایک چیز کے بعد دوسری دی جائے گی تو کہیں گے هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یعنی پہلے ملا

أُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ. قُطُوفُهَا يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا. دَانِيَةٌ قَرِيبَةٌ. الْأَرَائِكُ السُّرُرُ. وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيلًا حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ. غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ. يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا. كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ. الرَّحِيقُ الْخَمْرُ. التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. خِتَامُهُ طِينُهُ مِسْكٌ. نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ. يُقَالُ مَوْضُونَةٌ مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ مَا لَا أُذْنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ. وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ. وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ. وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُودُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُودُ الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوبٌ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ لَغْوًا بَاطِلًا. تَأْثِيمًا. كَذِبًا. أَفْنَانٌ أَغْصَانٌ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ. مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

۳۰۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

گی۔ وَاُتُوا بِہٖ مُتَشَابِھًا یعنی ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہوں گی لیکن ذائقہ مختلف ہوگا۔ قُطُوْفُھَا اس کے پھل جس طرح چاہیں توڑیں گے۔ دَانِیَۃٌ سے قریب مراد ہے۔ اَلْاَرَائِکُ تخت بصورت جمع۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ النَّضْرَۃُ چہرے کی تازگی اور السُّرُوْرُ دل کی خوشی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ سَلْسَبِیْلًا تیز بہنے والی نہر ہے۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ یُنْزَفُوْنَ یعنی عقل سے محروم نہیں ہوں گے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دِھَاقًا سے مراد بھرا ہوا ہے۔ کَوَاعِبَ سے ابھری ہوئی چھاتیاں مراد ہیں۔ الرَّحِیْقُ شراب۔ اَلتَّسْنِیْمُ سے مراد اہل جنت کی شراب کے اوپر جو لائی ہوگی۔ خِتَامُہٗ یعنی اس کی مٹی مشک ہوگی۔ نَضَّاخَتَانِ یعنی چھلکتے ہوئے چشمے۔ مَوْضُوْنَۃٌ بنی ہوئی کو کہتے ہیں اور وَضِیْنُ النَّاقَۃِ یعنی اونٹنی کی جھول اسی سے ماخوذ ہے۔ اَلْکُوْبُ وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو۔ اَلْاَبَارِیْقُ ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ عُرُبًا بھاری کو کہتے ہیں۔ اس کا واحد عَرُوْبٌ ہے جیسے صَبُوْرٌ کی جمع صُبُرٌ ہے۔ اہل مکہ اسے عَرِبَۃ، اہل مدینہ اَلْغَنِجَۃ اور اہل عراق اَلشَّکِلَۃ کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ رَوْحٌ سے مراد جنت اور فراخی رزق ہے۔ الرَّیْحَانُ رزق۔ اَلْمَنْضُوْدُ کیلا، کدو۔ اَلْمَخْضُوْدُ بوجھ سے بھرا ہوا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس میں کانٹا نہ ہو۔ اَلْعُرُبُ ایسی عورتیں جن کو خاوند پسند کریں۔ کہتے ہیں کہ مَسْکُوْبٌ سے مراد جاری ہے۔ فُرُشٍ مَرْفُوْعَۃٍ یعنی اوپر نیچے بچھے ہوئے فرش۔ لَغْوًا باطل، بے کار۔ تَاْثِیْمًا جھوٹ ہے۔ اَفْنَانٌ ٹہنیاں، شاخیں۔ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ یعنی جنت کے پھل بہت قریب ہوں گے۔ جو آسانی سے توڑے جا سکیں گے۔ مُدْھَامَّتَانِ جو زیادہ سبز ہونے کے باعث کالے معلوم ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کی جگہ دکھائی جاتی ہے

فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں غریب آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کا معائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔

۴۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا۔ میں محو خواب تھا کہ جنت میں ایک عورت کو دیکھتا ہوں کہ ایک محل کے اندر وضو کر رہی ہے میں نے اس سے دریافت کیا۔ یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے عمر کی غیرت یاد آئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر رو نے لگے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا!

ف: معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں اور جنت میں اُن کے لیے مکان بھی مخصوص فرما دیا گیا ہے۔ یہ بشارت بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۷۰۰ اور ۷۰۰ کے تحت بھی موجود ہے۔ ملت اسلامیہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم احسانات ہیں لہٰذا ان کا ذکر کلمۂ خیر کے ساتھ ہی کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۶ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا.

حضرت عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک خیمہ ہے تراشیدہ موتی کا جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے۔ اس کے ہر گوشہ میں مومن کے لیے ایسی عورتیں ہیں جنہیں دوسرے نہیں دیکھتے۔ ابو عبدالصمد، حارث بن عبید، ابو عمران کی روایت میں اونچائی ساٹھ میل ہے۔

۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کچھ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا

وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

۳۴۸ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

۳۴۹ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلٰى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ. وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أَنْ تُرَاهُ تَغْرُبَ.

۳۵۰ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔ (سورۃ السجدہ، آیت ۱۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گروہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں و درخشاں ہوں گے۔ انہیں تھوک نہ آئے گی، ناک صاف کرنے اور قضائے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھے سونے چاندی کے۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی، جن کے گوشت کا مغز ان کی پنڈلیوں کے آرپار سے نظر آئے گا، ایسی حسینہ ہوں گی۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل متحد ہوں گے وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ان سب کے دل متحد ہوں گے۔ نہ ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی، ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے، نہ وہ اس میں بیمار پڑیں گے، نہ ناک صاف کرنے کی ضرورت پیش آئے گی اور نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا۔ ابوالیمان نے عود مراد لیا ہے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ مجاہد کا قول ہے کہ ابکار سے صبح مراد ہے اور العشی سے سورج کا غروب ہونے کے لیے ڈھلنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں تک کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

٢٨١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا ایک جبہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا چونکہ آپ ریشم سے منع فرماتے تھے اس لیے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

٢٨٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر متعجب تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہوں گے۔

٢٨٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا مافیہا سے بہتر ہے۔

٢٨٤- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی طے نہیں کر سکے گا۔

٢٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے

اللّٰہ علیہ وسلم قال إنّ في الجنّة لشجرة يسير الراكب في ظلّها مائة سنة واقرءوا إن شئتم وظلّ ممدود ولقاب قوس أحدكم في الجنّة خير ممّا طلعت عليه الشمس أو تغرب.

میں سو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم چاہو تو (قرآن) وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ پڑھ لو جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ اس ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۳۸۶۔ حدّثنا إبراهيم بن المنذر حدّثنا محمّد بن فليح حدّثنا أبي عن هلال بن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم أوّل زمرة تدخل الجنّة على صورة القمر ليلة البدر والّذين على آثارهم كأحسن كوكب درّيّ في السماء إضاءة قلوبهم على قلب رجل واحد لا تباغض بينهم ولا تحاسد لكلّ امرئ زوجتان من الحور العين يرى مخّ سوقهنّ من وراء العظم واللحم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ ایک تاروں سے زیادہ چمکنے اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے تاآپس میں بغض وحسد کا نشان نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی زوجیت میں دو حورعین ہوں گی۔ ان کی پنڈلیوں کا مغز ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

۳۸۷۔ حدّثنا حجّاج بن منهال حدّثنا شعبة قال عديّ بن ثابت أخبرني قال سمعت البراء رضي الله عنه عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال لمّا مات إبراهيم قال إنّ له مرضعًا في الجنّة.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک جنت میں اس کی دودھ پلانے والی موجود ہے۔

۳۸۸۔ حدّثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدّثني مالك بن أنس عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدريّ رضي الله عنه عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال إنّ أهل الجنّة يتراءون أهل الغرف من فوقهم كما يتراءون الكوكب الدرّيّ الغابر في الأفق من المشرق أو المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الأنبياء لا يبلغها غيرهم قال بلى والّذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدّقوا المرسلين.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنتی لوگ اپنے اوپر بالاخانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح افق میں مشرق یا مغرب کی جانب کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہوں۔ اس فرق کے باعث جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! وہ تو انبیائے کرام کی منزلیں ہیں دوسرے وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

باب صفة أبواب الجنّة وقال النبيّ صلّى الله عليه وسلّم من أنفق زوجين دعي من باب الجنّة فيه عبادة عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم.

جنت کے دروازوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو راہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے اسے جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت عبادہ نے روایت کی ہے

۳۸۹۔ حدّثنا سعيد بن أبي مريم حدّثنا محمّد بن

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

بَابُ ۲۹۲ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسْقَ وَاحِدٌ. غِسْلِينٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِينٌ فِعْلِينٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ. وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ. وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ. صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ. خَبَتْ طَفِئَتْ. تُورُونَ تَسْتَخْرِجُونَ أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ. لِلْمُقْوِينَ لِلْمُسَافِرِينَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ الْجَحِيمِ سَوَاءُ الْجَحِيمِ وَوَسَطُ الْجَحِيمِ. لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ. زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ. صَوْتٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ. وِرْدًا عِطَاشًا. غَيًّا خُسْرَانًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ يُقَالُ ذُوقُوا بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا. وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ. مَارِجٌ خَالِصٌ مِنَ النَّارِ. مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. مَرِيجٍ مُلْتَبِسٍ. مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ. مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا

دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے۔

غساقا دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی بدبودار پیپ کو کہتے ہیں، جیسے آنکھ اور زخم سے مادہ نکلتا ہے۔ شاید غساق اور غسق ایک ہیں۔ غسلین ہر کسی چیز کو دھونے سے پیدا ہوتا ہے یعنی دھوون۔ بروزن فعلین اور غسل سے ہے جو زخموں سے نکلتا ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حصب جہنم میں فقط حصب حبشہ کی زبان کا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جیسے تیز ہوا پھینکے۔ لیے حاصب وہ ہے جس کو تیز ہوا نے پھینکا اور اسی سے حصب جہنم ہے کہ جو جہنم میں پھینکا جائے، جیسے کافر اس میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے کو حصب فی الارض کہتے ہیں اور حصب حصباء الحجارۃ سے مشتق ہے۔ صدید سے پیپ اور خون مراد ہے۔ خبت بجھ گئی۔ تورون تم نکالنا چاہتے ہو۔ اوریت میں نے آگ روشن کی۔ للمقوین یعنی مسافروں کے لیے۔ القی میدان۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صراط الجحیم سے دوزخ کا درمیانی حصہ مراد ہے۔ لشوبا من حمیم یعنی ان کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا۔ زفیر وشہیق۔ اونچی آواز اور نیچی آواز۔ وردا پیاسے غیا نقصان میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ یسجرون سے مراد ہے کہ ان پر آگ بھڑکائی جائے گی۔ نحاس سے مراد تانبا ہے جو گرم کر کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ذوقوا سے مراد ہے دیکھو اور آزماؤ، یہ منہ سے چکھنا نہیں ہے۔ مارج خالص آگ جیسا کہ مرج الامیر رعیتہ کہتے ہیں جب کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی کھلی چھٹی دے۔ مریج مخلوط جیسا کہ کہتے ہیں مرج امر الناس یعنی خلط ملط ہو گیا، جیسے مرج البحرین اور مرجت دابتک ترکتھا بولتے ہیں۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ حَتَّى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِي لِلتُّلُولِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو نماز ظہر کے لیے آپ نے فرمایا۔ ذرا ٹھنڈی کر لو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے اتر جائے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہے۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کے وقت کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہوتی ہے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ فِي الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم نے اپنے رب کے حضور صورت حال بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے لہٰذا اسے دو سانس لینے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ایک سانس سردیوں میں اور ایک گرمیوں میں۔ اسی کے سبب تم گرمی اور سردی کی شدت دیکھتے ہو۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمَّى فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ۔

حضرت ابن جمرہ ضبعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے بخار چڑھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے آب زمزم سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کر دیا کرو یا فرمایا کہ آب زمزم سے ٹھنڈا کرو۔ یہ ہمام راوی کا شک ہے۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخار

عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

جہنم کی تیزی سے ہوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کا سبب جہنم کی تیزی ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ (یعنی جز) ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! یہ آگ بھی کافی گرم ہے فرمایا: وہ اس سے انہتر حصہ زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں اس کے برابر گرمی ہے۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُّخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا ونادوا یا مالک (وہ پکاریں گے، اے مالک!)

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قِيْلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ أَنِّيْ لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّيْ أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُوْلُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيْرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهَاكُمْ

حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ آپ فلاں (حضرت عثمان) کے پاس جا کر گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: آپ تو یہی دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے گفتگو نہیں کی، کیا میں آپ کو سنا کر؟ میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں تاکہ فتنے کا دروازہ نہ کھلے اور کہیں مجھ سے ہی اس کی پہل نہ ہو جائے نیز وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر بھلا میں کسی شخص سے ایسی بات کب کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سن چکا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی سو وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد

عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ. رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

گھومتا ہے۔ دوسرے جنّی اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے جناب! آپ اس حالت کو کیسے پہنچے؟ کیا آپ ہمیں نیکیوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور ...

بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُقْذَفُونَ: يُرْمَوْنَ. دُحُورًا: مَطْرُودِينَ. وَاصِبٌ: دَائِمٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَدْحُورًا: مَطْرُودًا. يُقَالُ: مَرِيدًا: مُتَمَرِّدًا. بَتَّكَهُ: قَطَعَهُ. وَاسْتَفْزِزْ: اسْتَخِفَّ. بِخَيْلِكَ: الْفُرْسَانُ. وَالرَّجْلُ: الرَّجَّالَةُ، وَاحِدُهَا رَاجِلٌ، مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ، وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ. لَأَحْتَنِكَنَّ: لَأَسْتَأْصِلَنَّ. قَرِينٌ: شَيْطَانٌ.

ابلیس اور اس کی فوج کا بیان۔

مجاہد کا قول ہے کہ یقذفون سے پھینک کر مارنا مراد ہے۔ دحورًا دھتکارے ہوئے۔ واصب دائمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مدحورًا دھتکارے ہوئے کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ مریدًا سے سرکش مراد ہے۔ بتّکہ اسے کاٹ ڈالا۔ استفزز ہلکا سمجھنا، خفیف جاننا۔ بخیلک اپنے سواروں کے ساتھ۔ الرجل پیادہ، پاپیدل اس کا واحد راجل ہے جیسے صاحب کی جمع صحب اور تاجر کی تجر۔ لاحتنکن جڑ سے اکھاڑ پھینکنا۔ قرین سے شیطان مراد ہے۔

٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. قَالَ: فِيمَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ. قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ. فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: نَخْلُهَا كَأَنَّهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ. فَقُلْتُ: اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ، وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا۔ لیث بن سعد کا بیان ہے کہ ہشام نے میرے لیے خط لکھا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور خوب یاد رکھا اور انہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جس کے باعث آپ یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ کیا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک روز آپ نے اس کے لیے بار بار دعا کی۔ پھر فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جس میں میری شفا ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے پاس آکھڑا ہوا اور دوسرا میرے پیروں کی طرف۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کنگھی، روئی کے گالے اور نر کھجور کے اوپر والے چھلکے میں۔ پہلے نے سوال کیا یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنویں میں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنویں پر گئے اور واپس تشریف لے آئے۔ واپسی پر آپ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر۔ حضرت صدیقہ نے سوال کیا، آپ نے کیا وہ چیزیں نکلوا لیں؟ فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بخش دی ہے

* کسی روایت کی ہے۔

ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ.

۱۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

۲۵۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ.

۳۵۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ.

۴۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

مجھے اندیشہ ہوا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فساد برپا ہو جائے گا اس پر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گردن پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک مارتا ہے کہ ابھی کالی رات پڑی ہے، ابھی اور سوتے رہو۔ اگر آدمی اٹھ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھے تو ساری گرہیں کھل گئیں اور وہ ہشاش بشاش ہو کر خوش دلی سے صبح گزارتا ہے، ورنہ بد دل اور سست رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوتے اور صبح تک سویا پڑا ہے فرمایا۔ ایسے آدمی کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہم بستر ہو اور کہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچانا۔ تو انہیں جو بچہ مرحمت فرمایا جائے گا شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سورج کا کنارا طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہونا شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ پس سورج طلوع یا غروب ہونے کے وقت نماز

فَإِنَّمَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوِ الشَّيْطَانِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ.

ادا نہ کیا کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے یا شیاطین کے۔ عبدہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہشام نے ان دونوں میں سے کیا کہا۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روک دینا چاہیئے۔ اگر وہ بات ماننے سے انکار کرے تو پھر منع کرنا چاہیئے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیئے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ پس کوئی آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا۔ پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔ آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے بات سچی کی ہے حالانکہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

باب

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ آخر کار دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں پناہ لینی چاہیئے اور رک جائے۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

٥٠٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نوجوان ساتھی سے فرمایا۔ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ۔ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔ بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ سورۃ الکہف۔ آیت ۶۲-۶۳ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ بے شک فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

٥١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اندھیرا چھانے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب عشاء کی پہلی ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند کر لو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بجھا دو۔ اللہ کا نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام لے کر برتنوں پہ ڈھکنے رکھ دو، نہ ملیں تو کوئی چیز اوپر رکھ دو۔

٥١١ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس لوٹنے لگی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت ان کا قیام حضرت اسامہ بن زید کے مکان

فمر رجلان من الأنصار فلما رأيا النبي صلى الله عليه وسلم أسرعا فقال النبي صلى الله عليه وسلم على رسلكما إنها صفية بنت حيي فقالا سبحان الله يا رسول الله قال إن الشيطان يجري من الإنسان مجرى الدم وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما سوءا أو قال شيئا۔

۵۱۲۔ حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن عدي بن ثابت عن سليمان بن صرد قال كنت جالسا مع النبي صلى الله عليه وسلم ورجلان يستبان فأحدهما احمر وجهه وانتفخت أوداجه فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني لأعلم كلمة لو قالها ذهب عنه ما يجد لو قال أعوذ بالله من الشيطان ذهب عنه ما يجد فقالوا له إن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعوذ بالله من الشيطان فقال هل بي جنون۔

۵۱۳۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا منصور عن سالم بن أبي الجعد عن كريب عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو أن أحدكم إذا أتى أهله قال جنبني الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتني فإن كان بينهما ولد لم يضره الشيطان ولم يسلط عليه قال وحدثنا الأعمش عن سالم عن كريب عن ابن عباس مثله۔

۵۱۴۔ حدثنا محمود حدثنا شبابة حدثنا شعبة عن محمد بن زياد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلى صلاة فقال إن الشيطان عرض لي فشد علي يقطع الصلاة علي فأمكنني الله منه فذكره۔

۵۱۵۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة

رہا تھا۔ پس انصار میں سے دو آدمی پاس سے گزرے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا تو جلدی سے گزرنے لگے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے کہا:۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں ڈرا کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی برائی نہ ڈال دے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی آپس میں بدکلامی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر وہ منہ سے کہہ لیا جائے تو غصہ فرو ہو جائے۔ اگر کوئی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم کہے تو غصہ جاتا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھ لو۔ اس نے جواب دیا۔ کیا مجھے جنون ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے۔ اے اللہ! مجھے شیطان سے بچا اور اس کو بھی شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ اگر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکتا اور نہ اس پر مسلط ہو سکتا ہے۔ اعمش، سالم، کریب اور ابن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان میرے سامنے آ گیا اور اس نے اپنا پورا زور لگایا کہ میں نماز توڑ دوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا

رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا نودی بالصلوٰۃ أدبر الشیطان ولہ ضراط فإذا قضی أقبل فإذا ثوب بها أدبر فإذا قضی أقبل حتی یخطر بین الإنسان وقلبہ فیقول اذکر کذا وکذا حتی لا یدری أثلاثا صلی أم أربعا فإذا لم یدر ثلاثا صلی أو أربعا سجد سجدتی السہو۔

۵۱۶۔ حدثنا أبو الیمان أخبرنا شعیب عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ بإصبعہ حین یولد غیر عیسی ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب۔

۵۱۷۔ حدثنا مالک بن إسماعیل حدثنا إسرائیل عن المغیرۃ عن إبراہیم عن علقمۃ قال قدمت الشام فقلت من ہہنا قالوا أبو الدرداء قال أفیکم الذی أجارہ اللہ من الشیطان علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۱۸۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن مغیرۃ وقال الذی أجارہ اللہ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی عمارا۔ قال وقال اللیث حدثنی خالد بن یزید عن سعید بن أبی ہلال أن أبا الأسود أخبرہ عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملائکۃ تتحدث فی العنان والعنان الغمام بالأمر یکون فی الأرض فتسمع الشیاطین الکلمۃ فتقرہا فی أذن الکاہن کما تقر القارورۃ فیزیدون معہا مائۃ کذبۃ۔

۵۱۹۔ حدثنا عاصم بن علی حدثنا ابن أبی ذئب

ہے اور اس کی پھونک نکلی جاتی ہے۔ جب اذان ختم ہو تو پھر آموجود ہوتا ہے۔ پھر جب تکبیر کہی جائے تو دوڑ جاتا ہے جب ختم ہو جائے تو پھر آدھمکتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ تیسری رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔ اس صورت میں بھول چوک کے دو سجدے کرے (سجدہ سہو)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب بھی کسی آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن پردے پر انگلی مار سکا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں نے دریافت کیا کہ یہاں کوئی صحابی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضرت ابو درداء ہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ حضرات میں کوئی ایسے صاحب بھی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا ہو؟

مغیرہ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے امور پر ابر میں گفتگو کرتے ہیں تو شیطان چپکے چپکے سے سنتے ہیں اور ایک آدھ کلمہ سننے میں آجائے تو لے کے دوڑتے ہیں پھر اسے کاہن کے کان میں یوں ڈالتے ہیں جیسے شیشی میں قارورہ (پیشاب) ڈالا جاتا ہے۔ پھر کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے ملاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ اَحَدُكُمْ اِذَا قَالَهَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو اسے روکنے کی پوری کوشش کرے۔ جب جماہی لینے والا ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَاحَ اِبْلِيْسُ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرٰىكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَاُخْرٰىهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اَبِيْ اَبِيْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ. قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ غزوۂ احد میں جب مشرکوں کو شکست ہوگئی تو شیطان چلایا ، اے خدا کے بندو! پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس جو حضرات آگے تھے وہ مغالطے میں پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں حضرت حذیفہ کے والد محترم حضرت یمان بھی تھے یہ پکارتے ہی رہ گئے کہ خدا کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم وہ نہ رُکے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا، اللہ تعالٰی تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو آخری وقت تک اس کا افسوس رہا یہاں تک کہ وہ مالک حقیقی کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ اُچک لینا ہے اور شیطان اس طرح نماز کی نماز اُچکتا ہے۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو مغیرہ ، اوزاعی ، یحییٰ ، عبداللہ بن ابوقتادہ ، ان کے والد محترم نے بھی نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اگلی حدیث روایت کی ہے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا خواب اللہ تعالٰے کی جانب سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو چاہیے کہ بائیں جانب تھتکار دے اور کہے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔ پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دن میں سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اس روز کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل پیش نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو یہی کلمات اس سے زیادہ پڑھے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اس وقت آپ کی بارگاہ میں قریش کی چند عورتیں مصروف گفتگو تھیں اور اونچی آواز سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کر جلدی اور پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حاضر ہونے کی اجازت دی اور آپ تبسم فرما رہے تھے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ تبسم ریز رکھے۔ ارشاد فرمایا، مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس بیٹھی تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا:۔ اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر

ف: سبحان اللہ! قربان جائیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوت ایمانی پر کہ ان سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور جس راستے سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزر جاتے ڈر کے مارے شیطان اس راستے کو چھوڑ دیتا تھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ اس خصوصیت کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۵۰۰ میں بھی ہے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلَى خَيْشُوْمِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور ناک میں تین دفعہ پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان اس کی ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ آيَاتِيْ إِلَى قَوْلِهِ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ۔ بَخْسًا۔ نَقْصًا۔ قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ۔ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ۔

جنات اور ان کے ثواب و عقاب کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے رسول نہ آئے تھے؟ تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے ہوئے.... تا یعملون" (سورۂ الانعام آیت ۱۳۰ تا ۱۳۲) بخسا سے نقصان مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کافروں نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان رشتہ داری قائم کر دی تھی۔ کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور فرشتوں کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بے شک جن جانتے ہیں کہ انہیں حاضر کیا جائے گا" یعنی حساب کے لیے۔ جند محضرون سے حساب کے لیے حاضر ہونا مراد ہے۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّيْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ بکریاں اور جنگل میں رہنا پسند کرتے ہیں جب آپ بکریاں لے کر جنگل میں ہوں اور نماز کے لیے اذان کہیں تو خوب اونچی آواز سے اذان کہا کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کے جن، انسان اور ہر چیز قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ پھر حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: "اور جب ہم نے تمہاری طرف

إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ. مَصْرِفًا. مَعْدِلًا. صَرَفْنَا أَيْ وَجَّهْنَا.

ضلال مبین۔ (سورۃ الاحقاف، آیت ۲۹ تا ۳۲) مصرفا فورے کی جگہ۔ صرفنا متوجہ کرنا، رخ پھیرنا۔

◆ ◆ ◆

باب ۲۹۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِيْ وَالْأَسَاوِدُ. آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا فِيْ مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ. يُقَالُ صَافَّاتٍ بُسُطٌ أَجْنِحَتَهُنَّ. يَقْبِضْنَ. يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ.

دیگر مخلوق کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اللہ زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۶۴) ابن عباس کا قول ہے کہ الثعبان سانپ کو کہتے ہیں نر سانپ کو حیات کہا جاتا ہے۔ سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں جیسے جان سانپ، اژدہا، کالا ناگ وغیرہ۔ آخذ بناصیتہا سب اس کے ملک اور بادشاہی میں ہیں۔ صافات اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے۔ یقبضن اپنے پروں کو مارنا، سمیٹنا۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِيْ أَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِيْ أَبُوْ لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُوْنُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِيْ حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِيْ أَبُوْ لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران منبر پر فرماتے سنا کہ سانپوں کو مار دیا کرو۔ خاص طور پر انہیں جن کے سر پر دو نقطے ہوں اور چھوٹی دم والوں کو، کیونکہ ان کے کاٹنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابولبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا اس کے بعد آپ نے عوامر نامی سانپوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا، جو گھروں میں رہتے ہیں۔ عبدالرزاق نے معمر سے اس کی روایت کی اور مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔ اس کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن ابو حفصہ، ابن مجمع، زہری، سالم، ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔

◆ ◆ ◆

باب ۲۹۵ خَيْرِ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ.

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ وقت قریب ہے جب مسلمانوں کا بہترین مال ان کی بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی مقامات پر رہے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

---

۵۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اور فخر و غرور گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے۔ کاشتکار گاؤں والوں میں ہیں اور سکون و اطمینان ان کو حاصل ہوگا جو بکریوں والے ہیں۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یمن کی جانب اشارہ کر فرمایا۔ ایمان تو ادھر ہے خبردار ہو جاؤ کہ سخت دلی اور سنگ دلی کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑ کر چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے نکلیں گے۔

۵۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل و کرم مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو رینکتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

۵۳۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات تاریک ہونے لگے یا فرمایا جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر

الشياطين تنتشر حينئذ فإذا ذهب ساعة من الليل فخلوهم وأغلقوا الأبواب واذكروا اسم الله فإن الشيطان لا يفتح بابا مغلقا. قال وأخبرني عمرو بن دينار سمع جابر بن عبد الله نحو ما أخبرني عطاء ولم يذكر واذكروا اسم الله.

۵۳۴۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا وهيب عن خالد عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فقدت أمة من بني إسرائيل لا يدرى ما فعلت وإني لا أراها إلا الفار إذا وضع لها ألبان الإبل لم تشرب وإذا وضع لها ألبان الشاء شربت فحدثت كعبا فقال أنت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقوله قلت نعم قال لي مرارا فقلت أفأقرأ التوراة.

۵۳۵۔ حدثنا سعيد بن عفير عن ابن وهب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن عروة يحدث عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال للوزغ الفويسق ولم أسمعه أمر بقتله وزعم سعد بن أبي وقاص أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بقتله.

۵۳۶۔ حدثنا صدقة أخبرنا ابن عيينة حدثنا عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب أن أم شريك أخبرته أن النبي صلى الله عليه وسلم أمرها بقتل الأوزاغ.

۵۳۷۔ حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم اقتلوا ذا الطفيتين فإنه يطمس البصر ويصيب الحبل.

۵۳۸۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن هشام

رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔ عمرو بن دینار بھی جابر بن عبداللہ سے ایسا ہی روایت کرتے ہیں جیسے عطاء سے کی۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ اس میں واذکروا اسم اللہ نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہیں ان کا کیا بنا اور میرا تو یہ خیال ہے کہ یہ چوہے وہی ہیں کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے پوچھا، کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے کئی بار یہی پوچھا تو میں نے جواب دیا۔ اور کیا میں نے توریت ہی پڑھا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق فرمایا ہے لیکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دھاریوں والے سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لنڈورے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ڈسنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل گر جاتا ہے۔

٥٣٩. حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر منع فرمانے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی جس میں سانپ کی کینچلی نکلی تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو کدھر ہے۔ لوگوں نے سانپ دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا، اسے مار ڈالو۔ تو اس وجہ سے میں بھی انہیں مارنے لگا۔ پھر میری حضرت ابولبابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مجھے بتایا کہ لنڈورے اور دو دھاریوں والے کے سوا ہر ایک سانپ کو نہ مار دیا کرو۔ چونکہ یہ حمل کو ساقط کرتا اور بینائی کو ختم کر دیتا ہے۔ لہٰذا اسے مار دیا کرو۔

---

٥٤٠. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُرَيْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر انہیں حضرت ابولبابہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر) کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو وہ اس سے رک گئے۔

بَابُ ۱۲۱ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ.

پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیئے جائیں۔

٥٤١. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور فاسق ہیں انہیں حرم میں بھی مار دیا جائے۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

٥٤٢. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں کوئی احرام کی حالت میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔

٥٤٣. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً

كثير عن عطاء عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما رفعه قال خمروا الآنية وأوكوا الأسقية وأجيفوا الأبواب واكفتوا صبيانكم عند العشاء فإن للجن انتشارا وخطفة وأطفئوا المصابيح عند الرقاد فإن الفويسقة ربما اجترت الفتيلة فأحرقت أهل البيت قال ابن جريج وحبيب عن عطاء فإن الشيطان.

روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا رات کے وقت برتنوں کو ڈھانپ دو، پانی کے برتنوں کے منہ بند کر دو، دروازے کو بند کر لو اور اپنے بچوں کو عشاء کے وقت باہر جانے سے روکو کیونکہ وہ جنات کے پھیل جانے اور جھپٹا کرنے کا وقت ہے۔ اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کیونکہ فویسق کبھی بتی کو کھینچ لیتا ہے اور گھر والے جل جاتے ہیں۔ ابن جریج، حبیب، عطاء کی روایت میں فان الفویسقۃ کی جگہ فان الشیطان ہے۔

۵۴۴۔ حدثنا عبدة بن عبد الله أخبرنا يحيى بن آدم عن إسرائيل عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غار فنزلت والمرسلات عرفا فإنا لنتلقاها من فيه إذ خرجت حية من جحرها فابتدرناها لنقتلها فسبقتنا فدخلت في جحرها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقيت شركم كما وقيتم شرها وعن إسرائيل عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله مثله قال وإنا لنتلقاها من فيه رطبة وتابعه أبو عوانة عن مغيرة وقال حفص وأبو معاوية وسليمان بن قرم عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عبد الله.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غار کے اندر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورۃ المرسلات نازل ہوئی، ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے لگے تو ایک سانپ اپنے بل سے نکلا، ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم پر سبقت لے کر اپنے بل میں داخل ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ تمہارے شر سے بچ گیا، جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبان مبارک سے تر و تازہ سیکھ رہے تھے۔ ابوعوانہ، مغیرہ، حفص، ابو معاویہ، سلیمان بن قرم، اعمش، ابراہیم، اسود نے عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔

۵۴۵۔ حدثنا نصر بن علي أخبرنا عبد الأعلى حدثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت امرأة النار في هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الأرض قال وحدثنا عبيد الله عن سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالی گئی۔ اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔ عبیداللہ، سعید المقبری، ابوہریرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

۵۴۶۔ حدثنا إسماعيل بن أبي أويس قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال نزل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے تو انہیں کسی چیونٹی

مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً

نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کی رہائش گاہ تلاش کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ نکالی۔ پھر انہوں نے حکم دیا تو ساری چیونٹیوں کو جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ سزا ایک ہی چیونٹی کیوں نہ دی۔

بَابٌ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءً

اگر مکھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے۔

اس صورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالْأُخْرَى شِفَاءً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینکنا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ایک فاحشہ عورت کی صرف اس لیے مغفرت فرما دی گئی کہ اس کا گزر ایک ایسے کتے کے پاس سے ہوا جو ایک کنوئیں کی منڈیر کے پاس مارے پیاس کے لب دم پڑا ہانپ رہا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس سے مر جاتا۔ اس نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔

ف: انسان کے لیے یہ بات انتہائی مفید اور دنیا و آخرت میں بڑی کام آنے والی ہے کہ وہ دکھیوں اور مجبور لوگوں کو آرام و راحت پہنچانے میں کوشاں رہے۔ جو مجبور لوگوں کے دکھ درد میں کام آتا رہے گا جب اس کے عزیز و اقارب بلکہ قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں خیال کرتے آئیں گے تو اس بیکسی کے وقت میں خدائے ذوالمنن اس پر ترس کھانے لگے گا جیسے وہ خدا کے مجبور اور بیکس بندوں پر ترس کھاتا تھا۔ ترس کھانے میں انسان ہی کی تخصیص نہیں بلکہ جانوروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ اس حدیث میں فاحشہ عورت کے ترس کھانے کا ذکر ہے اور یہی عمل اس کی بخشش کا سبب بن گیا تھا۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۱۴۳ میں بھی ہے۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر

الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

جو-

۵۵۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

۵۵۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا پالا ہوا ہو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی ہوتی رہتی ہے ماسوائے کھیتی یا مویشیوں کی حفاظت والے کتے کے۔

۵۵۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنُوئِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ۔

حضرت سفیان بن ابوزہیر شنوئی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی ایسا کتا پالے جو نہ کھیتی کی حفاظت کے کام آئے نہ ریوڑ کی رکھوالی کے تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قیراط کمی ہوتی رہے گی۔ سائب نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے۔ جواب دیا: ہاں اس قبلہ کے رب کی قسم۔

كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ

حضرت انبیائے کرام کا بیان

بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ

صَلْصَالٌ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَ۔

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش۔ صَلْصَالٌ اس گیلی مٹی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ ریت کی ملاوٹ ہو اور وہ ایسے بجے جیسے ٹھیکری بجتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے بدبودار مٹی مراد ہے۔ ان کے نزدیک یہ لفظ صَلَّ سے بنا ہے جیسے کہتے ہیں صَرَّ الْبَابُ یعنی برتن کو اٹھانے وقت جو آواز نکلتی ہے تو کبکبتہ کہتے ہیں۔ فَمَرَّتْ بِهِ یعنی حضرت حوا کو برابر حمل ہوتا رہا اور وہ مدت پوری کرتی رہیں۔ أَنْ لَا تَسْجُدَ مراد ہے سجدہ کروں۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

خلیفہ کی پیدائش کا فرشتوں میں اعلان۔

لِلْمَلٰئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ. فِي كَبَدٍ فِي شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَا تُمْنُونَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ. النُّطْفَةُ فِي الْإِحْلِيلِ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا مَنْ آمَنَ خُسْرٍ. ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنَى إِلَّا مَنْ آمَنَ لَازِبٍ لَازِمٌ نُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ. نُعَظِّمُكَ - وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا. فَأَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ. آسِنٌ. مُتَغَيِّرٌ وَالْمَسْنُونُ الْمُتَغَيِّرُ حَمَإٍ جَمْعُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ يَخْصِفَانِ أَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ. سَوْآتُهُمَا. كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ هٰهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهُ - قَبِيلُهُ جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ.

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۳۰) ابن عباس کا قول ہے کہ لما علیہا حافظ میں لما إلا کے معنی میں ہے۔ فی کبد سے مراد سختی پیدائش ہے۔ ریاشا سے مال مراد ہے۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ الریاش اور الریش ہم معنی ہیں۔ یعنی ظاہری لباس۔ ما تمنون سے وہ نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے ارحام میں ڈالا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے انہ علی رجعہ لقادر۔ سے احلیل میں نطفے کا لوٹانا مراد ہے جس سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی جفت ہیں۔

الوتر اللہ تعالیٰ ہے۔ فی احسن تقویم سے عمدہ پیدائش مراد ہے اسفل سافلین میں، سوائے اہل ایمان کے خسر سے گمراہی مراد ہے لیکن اہل ایمان کا استثنا فرمایا گیا ہے۔ لازب چپکنے والی۔ ننشئکم یعنی جس شکل میں ہم چاہیں پیدا فرما دیں۔ نسبح بحمدک تیری عظمت بیان کرتے ہیں۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ فتلقی آدم من ربہ کلمات سے قرآنی دعا ربنا ظلمنا انفسنا مراد ہے۔ فازلہما یعنی ان دونوں کو بہکا دیا۔ یتسنہ سے خراب ہو جانا مراد ہے۔ آسن متغیر ہونا۔ المسنون تغیر پذیر۔ حمأ یہ حمأۃ کی جمع ہے اور وہ سڑی ہوئی مٹی ہے۔ یخصفان یعنی جنت کے پتے سے ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سوآتہما یہ شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ متاع الی حین یہ اس وقت سے لے کر قیامت تک ہے۔ اہل عرب حین اس ساعت کو بھی کہتے ہیں جس کی کوئی حد نہ ہو۔ قبیلہ وہ گروہ جس میں سے وہ آپ ہو۔

٣٠٥٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ذراع (ہاتھ) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور ان

مَا يُحَيُّونَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ.

سلام ہوگا۔ انھوں نے کہا: السلام علیکم۔ انھوں نے جواب دیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی انھوں نے رحمۃ اللہ زائد کیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت سے اب تک لوگوں کا قد برابر گھٹتا آرہا ہے۔

٥٥٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفِلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے ان چمکدار ستاروں کی مانند ہوں گے جو آسمان میں جگمگاتے ہیں۔ انھیں وہاں پیشاب کرنے، قضائے حاجت کے لیے جانے، تھوکنے اور ناک صاف کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ ان کے کنگھے سونے کے اور پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگیٹھیاں سلگتی ہوں گی جن سے عود کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ سارے ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے۔ جن کا قد ساٹھ ذراع اونچا تھا۔

٥٥٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، اگر عورت کو احتلام ہوجائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہوجاتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہنے لگیں: کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوجاتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ ہو تو اولاد میں اس کی مشابہت کیوں ہوتی۔

٥٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن سلام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کا علم نبی کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟ (۲) وہ کھانا کون سا ہے

الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوا فِيهِ۔

جس کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے؟ (۳) کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ باتیں تو مجھے جبرئیل ابھی بتا کر گئے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے یہی تو دشمن ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا بچا حصہ ہوگا۔ اور بچے کی مشابہت کا معاملہ یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے تو اگر مرد کا پہلے انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے انزال ہوگا تو اس سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئے، میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض پرداز ہوئے، یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر انہیں میرے اسلام لانے کے متعلق پتہ چل گیا اس سے پہلے کہ آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی کریں گے۔ پس یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے۔ رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تمہارے کیسے آدمی ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں، وہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر آدمی کے بیٹے ہیں۔ پس رسول اللہ نے فرمایا، اگر تم دیکھو کہ عبداللہ مسلمان ہو گئے ہیں تو؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے۔ اس پر حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آ گئے اور کہنے لگے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے یہ ہم میں سب سے برا آدمی ہے اور سب سے برے آدمی کا بیٹا ہے۔ پھر ان پر طعن کرنے لگے۔

---

۵۵۰ – حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی والدہ کے شکم میں چالیس روز اسی طرح (نطفے کی صورت میں) رہتا ہے پھر وہ چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ دے (۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت (۳) اس کا رزق (۴) شقی ہے یا سعید پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بعض اوقات آدمی دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتۂ تقدیر غالب آ جاتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا پیش آ جاتا ہے اور جہنمیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ يَا رَبِّ أُنْثٰى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہوتا ہے۔ وہ عرض کرتا رہتا ہے کہ یا رب! یہ نطفہ ہے یا رب! یہ جما ہوا خون ہے۔ یا رب! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے۔ یا رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ یا رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی ماں کے شکم میں ہوتا ہے۔

١٥٠١- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ أَنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ.

١٥٠٢- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

بَابٌ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ. قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا.

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا. أَقْلِعِي أَمْسِكِي. وَفَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ دَأْبٌ مِثْلُ حَالٍ.

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالٰی اس دوزخی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم عذاب دیا جا رہا ہو گا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا ساز و سامان دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دیگا۔ جواب دیگا ہاں۔ اللہ تعالٰی فرمائے گا، میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی دنیا میں کوئی ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس خون کے گناہ کا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے (قابیل) کو بھی ملتا ہے جس نے رسم قتل ایجاد کی تھی۔

روحیں فوج کی طرح جمع ہیں،

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ روحیں فوج کی طرح جمع ہیں جن میں وہاں آشنائی ہو گئی ان کے درمیان یہاں الفت ہو گی لیکن جو وہاں ایک دوسری سے ناآشنا رہیں وہ یہاں بھی بیگانہ رہیں گی۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالٰی ہے۔ اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (سورۂ ہود، آیت ۲۵) ابن عباس کا قول ہے کہ بادی الرأی سے مراد ہے جو ہمارے لیے ظاہر ہوا۔ اقلعی روک لے۔ فار التنور پانی کا چشمہ پھوٹا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ دأب حالت۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب۔ ارشاد باری تعالٰی ہے۔ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرانے اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آئے۔ تا آخر سورۂ نوح۔ نیز فرمان الٰہی۔ اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے

عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ.

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُولُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ.

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي

کہ: اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرتا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ... تا من المسلمین۔ (سورہ یونس، آیت ۷۱،۷۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ پھر دجال کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی۔ لیکن میں تم سے ایک ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی ہے۔ پس خبردار ہو جاؤ کہ دجال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ بے شک دجال کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لائے گا جسے جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ اور بیشک میں تمہیں اس کے پھندے میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ جواب دیں گے، ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے تک میرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں بلکہ ہمارے پاس کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح سے فرمائے گا کہ تمہارا گواہی دینے والا کون ہے؟ عرض کریں گے، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت گواہ ہے۔ پس یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے احکام پہنچا دیئے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشاد باری تعالیٰ کا۔ اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ
تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَنْ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ
وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَ
يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ
بَعْضُ النَّاسِ أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ
أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ
بَعْضُ النَّاسِ أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ يَا
آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ
وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ وَأَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ
فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا
بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَ
نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي
اِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوْا إِلَى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ
نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ
إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا
أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا
تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ
مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي اِئْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَأْتُوْنِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ
يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ۔

پیش کیا گیا یہ آپ کو بہت مرغوب و محبوب تھا۔ آپ اس میں سے تھوڑا تناول
فرماتے تھے اور ارشاد فرمایا میں قیامت کے روز تمام انسان کا سردار ہوں گا۔ کیا
تم جانتے ہو کہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک صاف میدان میں
جمع فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز
سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آ جائے گا اس وقت بعض لوگ
کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو کس مصیبت میں پھنس
گئے ہو۔ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے
حضور تمہاری شفاعت کرے۔ بعض لوگ کہیں گے ہم سب کے
باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں لہٰذا ان کی خدمت میں چلیں عرض
کریں گے اے ابوالبشر! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت
سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور فرشتوں سے آپ
کے سجدہ کرایا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی کیا اپنے رب
کے حضور آپ ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت
میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے میرے
رب نے آج ایسا اظہار غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے فرمایا اور نہ
آئندہ ایسا فرمائے گا مجھے اس نے ایک درخت سے منع فرمایا تھا تو مجھ
سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے اپنی ہی
پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح کے پاس چلے
جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے
اے نوح! آپ اہل زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے
آپ کا نام عبداً شکوراً رکھا کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسا
کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا اپنے رب کے حضور
اپنے ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج
غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا اور نہ آئندہ ایسا
اظہار فرمائے گا مجھے تو اپنی فکر ہے مجھے اپنی جان کی پڑی ہے سلاتی
حدیث مختصر کرتے ہوئے فرمایا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ لوگ میرے
پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا فرمایا جائے گا اے محمد
اپنا سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ سوال

[illegible]

فائدہ اس حدیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ شفیع اور صاحبِ مقام محمود صرف ایک ہی ہستی ہے اور وہ ہیں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پروردگارِ عالم نے خود قرآن مجید میں یہی فرمایا ہے۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ (۱۷: ۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا۔

مقامِ محمود ہی مقامِ شفاعت ہے۔ جب اس جگہ آپ جلوہ افروز ہوں گے تو اولین و آخرین سب آپ کی تعریف کریں گے۔ دوسری بڑی سے بڑی ہستیاں بھی اس وقت لب کشائی کی جرأت نہیں کر سکیں گی۔ اولوالعزم پیغمبر تک نفسی نفسی پکاریں گے اور لوگوں سے اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ ہی فرمائیں گے صرف آپ ہی وہ یگانۂ فضیلت ہیں جو لوگوں سے اَنَا لَهَا فرمائیں گے یعنی شفاعت کرنے کے لیے تو میں ہی مخصوص ہوں۔ آپ شفاعتِ کبریٰ فرمائیں گے تو اس کے بعد جو انبیاء وصلحاء شفاعت کریں گے وہ آپ کی شفاعت ہی کا ایک حصہ ہوگا اور جو شفاعت کرنے والے آپ ہی کی نیابت میں کریں گے اس روز جس طرح آپ کی مانی جائے گی اور اللہ رب العزت میدانِ حشر میں جس طرح اپنے محبوب کی مرضی کے مطابق فیصلے فرمائے گا اسی کے باعث تو مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر میں
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۰۹۲ اور ۱۸۲۲ کے تحت بھی ہے۔ احادیثِ شفاعت مختلف صحابۂ کرام سے مروی ہیں اور مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث کی متعدد کتابوں میں موجود ہیں۔ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں بعض اسماع الاربعین میں پیش کی ہیں اور تجلی الیقین کے اندر تو احادیثِ شفاعت کو خاص ترتیب کے ساتھ ایک ہی لڑی میں پرو کر پیش کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ کو عام مشہور قراءت کے مطابق تلاوت فرمایا۔

بَابُ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ

حضرت الیاس علیہ السلام: ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور بیشک الیاس پیغمبروں سے ہے، جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں، کیا بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑتے ہو جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے یعنی اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا۔ پھر انہوں نے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے جائیں گے سوائے اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے۔ اور ہم نے پچھلوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔ (سورۂ والصّٰفّٰت، آیۃ ۱۲۳ تا ۱۳۰)

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ ذکرِ خیر کا یہ مطلب ہے فرمایا گیا۔ سلام ہو الیاس پر

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيْسُ.

بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں سے ہیں۔ (سورۂ والصّٰفّٰت، آیت ۱۳۰ تا ۱۳۲) حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس سے مذکور ہے کہ الیاس حقیقت میں حضرت ادریس علیہ السلام ہی کا نام ہے۔

بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا. قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح

حضرت ادریس علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا (سورۂ مریم، آیت ۵۷)۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری سے ان کے متعلق روایت ہے۔

۵۶۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شبِ معراج میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آبِ زمزم سے دھویا، پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت و ایمان سے لبریز تھا اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا اور پھر اسے جوڑ دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھنے لگے۔ جب آسمانِ دنیا کے پاس پہنچے تو جبرئیل نے آسمان کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس نے پوچھا: کون ہے؟ جواب دیا: میں جبرئیل ہوں۔ پوچھا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ جواب دیا: میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب ہم آسمان پر پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے دائیں جانب آدمیوں کا ایک ہجوم ہے اور بائیں طرف بھی۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے۔ پھر اس آدمی نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبا۔ میں نے دریافت کیا کہ اے جبرئیل! یہ آدمی کون ہے؟ جواب دیا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ پس دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں جانب جہنمی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دائیں طرف دیکھ کر ہنستے اور بائیں جانب دیکھ کر رونے لگتے تھے۔ پھر جبرئیل مجھے لے کر اوپر چڑھنے لگے، حتیٰ کہ دوسرے آسمان تک جا پہنچے اور اس کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پہلے

بِهَا، فَفَتَحَ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ
الْأَوَّلُ فَفَتَحَ، قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي
السَّمٰوٰتِ إِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ
يُثْبِتْ لِيْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ
وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي
السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ
بِإِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ ثُمَّ
مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى
ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ
بِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ
الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ
صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ
حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِيْ فُرِضَ عَلٰى
أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ
فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ
فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا
فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ
فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ
رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ
الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ

کی طرح سوال و جواب ہوئے یہاں تک کہ دروازہ کھول دیا گیا۔ حضرت انس کا
بیان ہے کہ پھر انہوں نے (حضرت ابوذر نے) ذکر کیا کہ آسمانوں میں حضرت
ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کو پایا اور یہ مجھے یاد نہیں
کہ ان کے مقامات کہاں ہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت
آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور حضرت ابراہیم کو چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس کا
بیان ہے کہ جب جبرئیل گزرے حضرت ادریس کے پاس سے تو انہوں نے
کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا
یہ حضرت موسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا:
صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا
یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے
کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ جواب
دیا: یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابوبکر بن حزم نے خبر دی
کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری دونوں سے روایت ہے کہ
نبی کریم نے فرمایا: پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایک ایسی
جگہ پہنچا جہاں سے میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔ ابن
حزم کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں
اس حکم کو لے کر واپس لوٹا تو میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا۔
انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کی امت پر کیا فرض کیا گیا ہے؟ میں نے جواب
دیا کہ ان پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا: اپنے رب کی جانب
لوٹیے کیونکہ آپ کی امت اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔ میں اپنے رب
کی طرف لوٹا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس سے
گزرا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف جائیے۔ پھر پہلے کی طرح
واقعہ بیان کیا تو ایک حصہ اور کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی جانب
لوٹا اور انہیں بتایا تو کہنے لگے: اپنے رب کے حضور پھر جائیے کیونکہ
آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں اپنے رب کی بارگاہ میں
جا کر آیا تو یہ پانچ نمازیں رہ گئیں جو حقیقت میں پچاس ہیں کیونکہ ارشاد
باری تعالیٰ ہے کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی۔
پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا تو کہنے لگے: اپنے رب کے

رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى بِيَ السِّدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى. وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ وَقَوْلِهِ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ. فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ شَدِيدَةٍ عَاتِيَةٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ. عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ. أُصُولُهَا. فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةٍ.

۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ

حضور پھر جائیے۔ میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا کہ موتی اس کے سنگریزے اور مشک اس کی مٹی ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام اور عاد قوم۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا۔ کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۶۵) نیز: جب اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا... تا نجزی القوم المجرمین۔ (سورۃ الاحقاف، آیت ۲۱ تا ۲۵) اس بارے میں عطاء، سلیمان، حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عاد قوم کی تباہی۔ ارشاد ربانی ہے: اور رہے عاد، وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے۔ (سورۃ الحاقۃ، آیت ۶) عتت یعنی اپنے منتظم کے قبضے سے باہر ہوگی۔ وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر چلتی رہی۔ حسوماً سے مراد پے درپے چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا تو کھجور کے کھوکھلے تنے معلوم ہوتے پڑے۔ پس کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے۔ باقیۃ کا معنی ہے جو باقی بچا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مدد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا یعنی اقرع بن حابس حنظلی پھر مجاشعی، عیینہ بن بدر الفزاری، زید طائی جو بعد میں بنو نبہان میں شامل ہو گئے، علقمہ بن علاثہ عامری جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے۔ لہٰذا یہ بات قریش، مہاجرین اور انصار پر گراں گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں تالیف

وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

قریب کے لیے دیتا ہوں۔ پھر ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، رخسار ابھرے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا (گنجا) تھا کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ سے ڈر۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی اطاعت کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہل زمین کی امانت میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی، میرا خیال ہے شاید وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ لیکن آپ نے منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے اور بت پرستوں سے صلح رکھیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو پا لیتا تو

ف: ذوالخویصرہ سے متعلق یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۲۰۰، ۱۷۶۶ کے تحت بھی ہے۔ اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر تھا۔ معلوم ہوا کہ بارگاہ رسالت میں ایسی جسارت کرنے والا شخص بھی واجب القتل تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رعایت برتی اور اس کو قتل کر دینے کی اجازت نہ دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چونکہ قیامت تک کے حالات و واقعات بھی کف دست کی طرح نظر آتے رہتے تھے لہٰذا انہیں نگاہوں سے دیکھ کر صحابہ کرام کو بتا دیا کہ اس شخص کی شکل یعنی ذریت قیامت تک مختلف رنگوں میں منظر عام پر آتی رہے گی۔ یہ مسلمانوں میں خلفشار اور سرکاری علمبردار بن کر رہیں گے۔ اور غیر مسلموں کے ہمدرد اور راز دار ہوں گے۔ مختلف احادیث میں ان کی کافی ظاہری نشانیاں بتائی گئی ہیں جبکہ احادیث مطہرہ میں ان کے ظاہر و باطن کا حال یوں لکھا ہے:

۱۔ ان کے اکثر لوگ نمازی ہوں گے اور نمازیں بھی خوب بنا سنوار کر پڑھیں گے جس کے باعث اہل السنت کے مسلمان اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانیں گے۔

۲۔ نمازوں جیسا حال ہی ان کے اور اہل مسلمانوں کے روزوں کے درمیان ہوگا۔

۳۔ اہل السنت کے مسلمانوں کی نسبت قرآن کریم کی تلاوت یہ لوگ زیادہ کریں گے۔

۴۔ قرآن مجید ان کی زبانوں پر تو بہت رواں ہوگا لیکن اس کا ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ طبقہ ذوالخویصرہ کے حلق سے نیچے اتر ہی نہیں پائے گا۔

۵۔ آپ نے بتایا کہ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ یعنی دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔۔۔۔ یہ بات ہر کسی کو عجیب معلوم ہوگی کہ نماز روزہ اور تلاوت وغیرہ عبادات میں امتیازی شان رکھنے کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے کیونکر ہوں گے۔ ان کے دین سے نکلنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ توہین و تنقیص رسالت کی بیماری میں مبتلا ہوں گے جس کے باعث ایک جانب آدمی ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے تو دوسری طرف اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں لہٰذا ضائع شدہ اعمال و عبادات کا ظاہری حسن و جمال ایسی صورت میں انسان کو

کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۶۔ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمان سے نکلا ہوا تیر جس طرح واپس نہیں آتا اسی طرح وہ اسلام سے نکل جانے کے بعد دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ جب وہ مسلمان کہلائیں گے مسلمانوں ہی میں شمار کیے جائیں گے بلکہ ظاہری اعمال و عبادات کے لحاظ سے وہ پکے مسلمان نظر آئیں گے تو ان کا دین میں واپس نہ آنا کس وجہ سے ہے؟ بات درحقیقت یہ ہے کہ وہ بعض غلط عقائد و نظریات اور خصوصاً توہین رسالت کے باعث اپنی ایمانی دولت کو ضائع کر بیٹھے ہوں گے جس کے باعث ان کے بظاہر خوشنما اعمال أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ کی وعید کے تحت ضائع ہو جاتے ہیں جس کے باعث وہ شمار میں نہیں آئیں گے اور ان پر آخرت میں ثواب مرتب نہیں ہوگا جیسے غیر مسلموں کے نیک اعمال پر آخرت میں کوئی ثواب مرتب نہیں ہوگا۔

۷۔ آپ نے ان کی یہ خصلت بھی بتائی کہ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ یعنی وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے۔ مسلمان کہلانے کے باوجود اپنے ہاتھوں کو اصلی مسلمانوں کے خون سے کیوں رنگین کریں گے؟ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اصلی اور قدیمی مسلمان ان کی نگاہوں میں سرے سے مسلمان ہی نہیں ہوں گے بلکہ مشرک ہوں گے، جس کے باعث انہیں قتل کرنے کو یہ اعلیٰ درجے کی نیکی شمار کریں گے اور جب جگہ انہیں تسلط حاصل ہو جائے گا وہاں اصلی اور قدیمی مسلمانوں کے لیے یہ بلائے ناگہانی ثابت ہوں گے اور ان پر قیامت قائم کر دیں گے۔ دنیا میں ان کے غیظ و غضب کا نشانہ صرف اصلی مسلمان ہی ہوں گے۔

۸۔ فرمان رسالت ہے کہ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ یعنی وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر شرک سے نفرت کے باعث مسلمانوں کو قتل کرتے تو بت پرستوں کو نظر انداز نہ کرتے لیکن درحقیقت اہل اسلام و مسلمین کی دشمنی ان کے ہر رگ و ریشے میں سمائی ہوئی ہوگی جس کے باعث اصلی مسلمانوں سے ہمیشہ معاندانہ رویہ رکھیں گے۔ انہیں بات بات پر طرح طرح کے الزامات عائد کرتے رہیں گے۔ اور ان کے راستوں میں کانٹے بچھانے میں کبھی کسی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہوں گے لیکن بت پرستوں کے اس طرح یار و غم خوار بن کر رہیں گے کہ ان کے گلے کا ہار اور گاندھویت کے علمبردار نظر آئیں گے۔

۹۔ حدیث ۱۰۱۸ میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو کیونکہ ان کے قاتل کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ گستاخ رسول ہوں گے کیونکہ گستاخ رسول کے سوا کسی کو قتل کرنے کی عام اجازت نہیں ہے۔

۱۰۔ حدیث ۱۸۰۰ میں آپ نے فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم ثمود کی طرح قتل کر ڈالوں۔ آخر آپ نے انہیں قتل کرنے کے لیے کیوں فرمایا جبکہ وہ تو کلمہ گو ہوں گے۔ نماز روزے میں اصلی مسلمانوں سے کئی قدم آگے ہوں گے۔ قرآن کریم زیادہ ہی پڑھتے ہوں گے و علیٰ ہذا القیاس منبر و محراب کی زینت ثابت ہونے والے ان مسلمانوں کو آپ نے قوم ثمود کی طرح قتل کر دینے کے متعلق کیوں فرمایا؟ اسی بات پر ٹھنڈے دل سے غور کر لیجیے تو اس سلسلے کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ آگے وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (سورۃ القمر، آیت ۱۵، ۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰، ۵۱) پڑھتے ہوئے سنا۔

بَابُ قِصَّةِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَقَوْلِ اللّٰهِ

یاجوج ماجوج اور ذوالقرنین۔

تعالىٰ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ.

قرآن کریم میں ہے :- اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں (سورۃ الکہف، آیت ۹۴)

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ

قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَأَتْبَعَ سَبَبًا إِلَىٰ قَوْلِهِ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ. يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض. عَنِ الْجَبَلَيْنِ. وَالسَّدَّيْنِ. الْجَبَلَيْنِ. خَرْجًا أَجْرًا. قَالَ انْفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا. أَصْبُبْ عَلَيْهِ رَصَاصًا. وَيُقَالُ الْحَدِيدُ. وَيُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ. فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ. يَعْلُوهُ. اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ أَطَعْتُ لَهُ فَلِذَٰلِكَ فُتِحَ أَسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًّا. أَلْزَقَهُ بِالْأَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ: لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ حَتَّىٰ صَلُبَ مِنَ الْأَرْضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا. وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ. حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ أَكَمَةٌ. قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَأَيْتَهُ.

ذوالقرنین کا بیان - ارشاد باری تعالیٰ ہے -

اور تم سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں، تم فرماؤ میں تمہیں اس کا ذکر پڑھ کر سناتا ہوں، بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا، تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ... تا آتونی زبر الحدید (سورۃ الکہف، آیت ۸۳ تا ۹۶) اس کا واحد زبرۃ ہے یعنی ٹکڑا۔ یہاں تک کہ جب وہ دیوار دونوں پہاڑوں کے برابر کر دی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صدفین اور سدین سے دو پہاڑ مراد ہیں۔ خرجاً اجرت۔ قرآن کریم میں ہے :- کہا دھونکو، یہاں تک کہ اسے آگ کر دیا، کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبا انڈیل دوں (سورۃ الکہف، آیت ۹۶) قطر کا معنی بعض رانگ بتاتے ہیں، بعض لوہا اور بعض پیتل۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے تانبا مراد ہے۔ تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے (آیت ۹۷) اسطاعوا، اطعت لہ کا باب استفعال ہے، اسی لیے مفتوح ہے یعنی اسطاع یسطیع۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ استطاع یستطیع ہے۔ اور نہ وہ اس میں سوراخ کر سکے۔ کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا (آیت ۹۷، ۹۸) دکا، زمین سے ملا دینا اور ناقۃ دکاء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا کوہان نہ ہو۔ اور دکداک سے وہ زمین مراد ہے جو ہموار اور سخت ہو۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور اس روز ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آئے گا (آیت ۹۸، ۹۹) - یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے (سورۃ الانبیاء، آیت ۹۶) قتادہ کا قول ہے کہ حدب سے مراد بلندی ہے۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے وہ دیوار (سد سکندری) دیکھی ہے، وہ دھاری دار چادر کی طرح ہے۔ فرمایا تم نے واقعی دیکھی ہے۔

۱۷۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شر سے کہ یاجوج اور ماجوج نے آج دیوار میں اتنا شگاف

فَزِعًا يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

٧٥٢۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ۔

٧٥٣۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيْمَ

کر دیا ہے، پھر انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا، ہاں۔ ایسا اس وقت ہوگا جب خباثت بڑھ جائے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی ہے اور ہاتھ کے حلقے سے نوے کا ہندسہ بنایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کہے گا، اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیرا حکم ماننے کے لیے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔ حکم ہوگا دوزخ کی فوج کو دوسروں سے الگ نکال دو۔ عرض کریں گے، دوزخ کی فوج کتنی نکالوں؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہی وہ وقت ہے جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ حمل گرا جائے گی۔ لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نشے میں ہوں حالانکہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا، تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یاجوج و ماجوج سے۔ پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا چوتھائی ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، میں امید کرتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا تہائی ہوگے۔ تو ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا نصف ہوگے۔ ہم نے پھر اس دفعہ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے سفید بیل کے جسم پر کالے بال یا جیسے کالے بیل کے بدن پر سفید بال ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام - ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

خَلِيْلًا وَقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا وَقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ. وَقَالَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

٣٠٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرٰهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيْمُ.

٣٠٧٥ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرٰهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرٰهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ.

اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا (سورۃ النساء، آیت ١٢٥)۔ بے شک ابراہیم ایک امام تھا اللہ کا فرمانبردار (سورۃ النحل، آیت ١٢٠) اور بے شک ابراہیم بڑے نرم دل اور تحمل والا ہے۔ (سورۃ التوبہ، آیت ١١٤) ابو میسرہ کہتے ہیں کہ اَوّاہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے الرحیم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا حشر ننگے جسم اور بغیر ختنے کے ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ہم نے جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم نے یہ ضرور کرنا ہے (سورۃ الانبیاء، آیت ١٠٤) اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے ساتھیوں میں سے چند لوگوں کو بائیں جانب سے جایا جا رہا ہوگا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ جب ان سے جدا ہوئے یہ اپنی ایڑیوں پر پھرنے ہوئے مرتد ہو گئے تھے۔ میں اسی طرح کہوں گا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نیک بندے نے کہا اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا ..... حکیم (سورۃ المائدہ، آیت ١١٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ (چچا) آزر سے ملیں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد چھائی ہوئی ہوگی۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے، کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کیجئے۔ جواب دیا، آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض گزار ہوں گے، اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تجھے رسوا نہیں کروں گا حالانکہ بدبخت باپ کی ذلت سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے کافروں پر جنت حرام کی ہوئی ہے۔ پھر فرمایا جائے گا اے ابراہیم! ذرا اپنے پیروں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ دیکھیں تو ذبح کیا ہوا بجو خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہے۔ پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا گیا۔

٥٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ مَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا إِبْرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جبکہ سن چکے ہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پانسہ پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

٥٧٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا اور آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں فال کے تیر ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزرگوں نے تو کبھی تیر پھینک کر فال نہیں لی۔

٥٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا. قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ عرض گزار ہوئے، ہم ان کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا۔ تو حضرت یوسف جو اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے ہم اس بارے میں بھی آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا۔ تو تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو۔ وہی جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی ان میں سے زمانہ اسلام کے اندر بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ یعنی فقہ حاصل کریں۔ اس اور دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

٥٧٩ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا وَإِنَّهُ

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے۔ پھر ہم ایک طویل القامت آدمی کے پاس پہنچے جن کا لمبائی کے باعث میں سر نہیں دیکھ سکتا تھا معلوم ہوا کہ وہ حضرت

إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ ك ف ر. قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سامنے لوگ دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر یا ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔ کہا میں نے تو یہ نہیں سنا ہاں حضور سے سنا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھو اور حضرت موسیٰ کہ ان کا رنگ گندمی ہے وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کو کھجور کی چھال کی نکیل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی کی جانب اتر رہے ہیں۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں بسولے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهُ عَجْلَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد نے لفظ القدوم کو دال مشدد کے ساتھ نہیں بلکہ مخفف سے روایت کیا ہے۔ اس کی متابعت عبدالرحمن بن اسحاق نے ابوالزناد سے کی عجلان نے بھی ابوہریرہ سے متابعت کی اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ماسوائے تین مواقع کے (یعنی بظاہر ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ نے جھوٹ بولا ہو)

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین مواقع کے جو بظاہر جھوٹ معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے متعلق ہیں جبکہ آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں۔ بلکہ ان بتوں کے بڑے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب آپ حضرت سارہ کو لیے ملک مصر جا رہے تھے تو ایک ظالم بادشاہ کے شہر سے آپ کا گزر ہوا۔ کسی نے اسے بتا دیا کہ ایک ایسا آدمی آیا ہوا ہے جس کے ساتھ

أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ فَقَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

ایسی عورت ہے جو سب سے حسین ہے۔ اس نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ عورت کون ہے؟ فرمایا: یہ میری بہن ہے۔ پھر آپ حضرت سارہ کے پاس آکر کہنے لگے: اے سارہ! اس وقت روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس بادشاہ نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ تم میری بہن ہو، لہٰذا تم مجھے جھٹلا نہ دینا۔ بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ جب یہ اس کے پاس پہنچیں تو اس نے دست درازی کرنا چاہی تو خدا کی پکڑ میں آگیا۔ کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اب میں کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ دوسری بار پھر دست درازی کرنے لگا تو پھر پکڑا گیا، جیسے پہلے پکڑا گیا تھا بلکہ اس سے بھی سخت۔ کہنے لگا میرے لیے دعا کرو میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے ایک دربان کو بلایا اور کہنے لگا: تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ شیطان کو لائے ہو۔ پھر بادشاہ نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دے دیں۔ یہ حضرت ابراہیم کے پاس پہنچیں تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا کہ کیا گزری؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اس کافر یا فاجر کا فریب اسی کی جانب لوٹا دیا اور خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دلوا دیں۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا:

۵۸۵ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى أَوِ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونکیں مارتا تھا۔

۵۸۶ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (سورۃ الانعام، آیت ۸۲) یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ

أولم تسمعوا إلى قول لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم.

باب يزفون. النسلان في المشي.

٥٨٧ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم بن نصر حدثنا أبو أسامة عن أبي حيان عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم يوما بلحم فقال إن الله يجمع يوم القيامة الأولين والآخرين في صعيد واحد فيسمعهم الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس منهم فذكر حديث الشفاعة فيأتون إبراهيم فيقولون أنت نبي الله وخليله من الأرض اشفع لنا إلى ربك فيقول فذكر كذباته نفسي نفسي اذهبوا إلى موسى تابعه أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم

٥٨٨ - حدثنا أحمد بن سعيد أبو عبد الله حدثنا وهب بن جرير عن أبيه عن أيوب عن عبد الله بن سعيد بن جبير عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرحم الله أم إسمعيل لولا أنها عجلت لكان زمزم عينا معينا قال الأنصاري حدثنا ابن جريج أما كثير بن كثير فحدثني قال إني وعثمان بن أبي سليمان جلوس مع سعيد بن جبير فقال ما هكذا حدثني ابن عباس قال أقبل إبراهيم بإسمعيل وأمه عليهم السلام وهي ترضعه معها شنة لم يرفعه ثم جاء بهما إبراهيم وبابنها إسمعيل.

٥٨٩ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن أيوب السختياني وكثير بن

نصیحت نہیں سنی: اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورۂ لقمان، آیت ۱۳)

تیز چلنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہی جگہ جمع فرمائے گا تاکہ وہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں اور سب کو دیکھ سکیں اور سورج ان سب کے نزدیک کر دیا جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ زمین پر اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ وہ اپنی بظاہر خلاف واقعہ باتوں کا ذکر کر کے فرمائیں گے، مجھے خود اپنی پڑی ہوئی ہے۔ مجھے اپنی پڑی ہوئی ہے، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت انس سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے، اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا۔ انصاری کا بیان ہے کہ ہم سے ابن جریج نے ایسا ہی کہا۔ کثیر بن کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان بن ابو سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو حضرت ابن عباس سے ایسا نہیں سنا، البتہ یہ سنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا، لیکن انہوں نے اسے مرفوعاً بیان نہیں کیا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ (مکہ مکرمہ کی جگہ پر) تشریف لائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عورتوں نے سب سے پہلے جن سے کمر بند لٹکانا سیکھا وہ حضرت اسمٰعیل کی والدہ

كثير بن المطلب بن أبي وداعة يزيد أحدهما على الآخر
عن سعيد بن جبير قال ابن عباس أول ما اتخذ النساء
المنطق من قبل أم إسماعيل اتخذت منطقا لتعفي
أثرها على سارة ثم جاء بها إبراهيم وبابنها إسماعيل
وهي ترضعه حتى وضعهما عند البيت عند دوحة فوق
زمزم في أعلى المسجد وليس بمكة يومئذ أحد وليس
بها ماء فوضعهما هنالك ووضع عندهما جرابا
فيه تمر وسقاء فيه ماء ثم قفى إبراهيم منطلقا
فتبعته أم إسماعيل فقالت يا إبراهيم أين تذهب
وتتركنا بهذا الوادي الذي ليس فيه إنس ولا
شيء فقالت له ذلك مرارا وجعل لا يلتفت
إليها فقالت له آلله الذي أمرك بهذا قال
نعم قالت إذن لا يضيعنا. ثم رجعت فانطلق
إبراهيم حتى إذا كان عند الثنية حيث لا
يرونه استقبل بوجهه البيت ثم دعا
بهؤلاء الكلمات ورفع يديه فقال رب
إني أسكنت من ذريتي بواد غير ذي زرع
حتى بلغ يشكرون وجعلت أم إسماعيل
ترضع إسماعيل وتشرب من ذلك الماء
حتى إذا نفد ما في السقاء عطشت وعطش
ابنها وجعلت تنظر إليه يتلوى أو قال يتلبط
فانطلقت كراهية أن تنظر إليه فوجدت
الصفا أقرب جبل في الأرض يليها فقامت
عليه ثم استقبلت الوادي تنظر هل ترى
أحدا فلم تر أحدا فهبطت من الصفا حتى
إذا بلغت الوادي رفعت طرف درعها ثم
سعت سعي الإنسان المجهود حتى جاوزت
الوادي ثم أتت المروة فقامت عليها و
نظرت هل ترى أحدا فلم تر أحدا ففعلت

ماجدہ تھیں۔ انھوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض
سے کمر بند ڈالا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت
اسمٰعیل کو لے کر آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو
بیت اللہ کے قریب، مسجد کے اوپر والی جانب زمزم کی جگہ چھوڑ گئے
اس وقت مکہ مکرمہ میں ایک بھی آدمی آباد نہ تھا اور ان کے نزدیک
پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو اسی جگہ چھوڑ گیا۔ ان کے پاس ایک
تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم واپس
لوٹنے لگے تو حضرت اسمٰعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا پیچھا کیا اور
کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر
کہ جس میں کوئی انسان اور چیز نہیں، کہاں جا رہے ہیں! انھوں نے کئی مرتبہ یہ
الفاظ دہرائے لیکن انھوں نے ان کی جانب مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف
یہی فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو
وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے چلتے
یہاں تک کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو
بیت اللہ کی جانب منہ کرکے دونوں ہاتھ اٹھا کر ان لفظوں میں دعا
کی: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی ہے
جس میں کھیتی نہیں ہوتی (سورۃ ابراہیم آیت ۳۷) یہاں تک کہ وہ شکر گزار
ہو جائیں۔ حضرت اسمٰعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اسی پانی سے
پیتی پلاتی رہیں یہاں تک کہ مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا۔ جس کے باعث انہیں
اور ان کے لخت جگر کو پیاس محسوس ہوئی۔ انھوں نے دیکھا کہ بچہ پیاس
سے تڑپ رہا ہے یا فرمایا ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس منظر کی تاب
نہ لاتے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔ قریب جو صفا پہاڑ
تھا اس پر چڑھ کر وادی کی جانب نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر
کوئی نہ آیا۔ پس یہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آکر دامن سمیٹ
کر یوں دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے،
یہاں تک کہ وادی کو طے کر لیا اور مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس پر
کھڑی ہو کر نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی
عمل انھوں نے سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑیوں

ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا إِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ

کے درمیان دوڑنا پڑتا ہے۔ جب یہ آخری مرتبہ (مروہ پہاڑی پر) چڑھیں تو انھوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال آیا کہ اس کو سننا چاہیے۔ چنانچہ انھوں نے کان لگا کر سنا پھر کہنے لگیں، تو نے آواز تو سنا دی لیکن کاش! تیرے پاس کوئی اثر بھی ہو۔ مدد کرنے والا بھی ہوتا۔ اسی دوران انھوں نے زمزم کے مقام پر ایک فرشتے کو دیکھا تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ پر مارا یہاں تک کہ پانی نکلنے لگا۔ وہ حوض کی شکل (میں ریت سے) بنا کر اسے روکنے لگیں۔ لگیں اس پانی میں سے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسمٰعیل کی والدہ پر رحم فرمائے اگر انھوں نے زمزم کو ایسا چھوڑ دیا ہوتا یا فرمایا اگر چلو نہ بھرے ہوتے تو زمزم ایک جاری بہنے والا چشمہ ہوتا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انھوں نے پانی پیا، بچے کو دودھ پلایا تو فرشتے نے کہا: اپنی ہلاکت کا خیال بھی دل میں مت آنے دینا کیونکہ یہاں بیت اللہ شریف ہے جس کو یہ لڑکا اور ان کے والد محترم تعمیر کریں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے کچھ بلند تھا جیسے ٹیلہ، سیلاب آتے تو کترا کر اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے تھے۔ حضرت ہاجرہ اسی انداز کی حالت میں وہاں آباد رہیں کہ قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ ان کے پاس سے گزرے یا بنی جرہم کے کچھ افراد کدا کے راستے سے آتے ہوئے مکہ کے نیچے کی جانب آکر اترے۔ انھوں نے پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی پر منڈلا رہے ہوں گے مگر اس وادی سے ہم بارہا گزرے لیکن کبھی یہاں پانی کا نشان نہیں پایا تھا۔ انھوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انھوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا بتایا۔ وہ جملہ افراد وہاں آ گئے اور پانی کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسمٰعیل کی والدہ سے کہنے لگے۔ کیا آپ ہمیں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انھوں نے جواب دیا۔ ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے۔ بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الإِنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا
إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا
أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلاَمُ وَتَعَلَّمَ
الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ
شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ
أُمُّ إِسْمَاعِيلَ. فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ
إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ
فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا
ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ
نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ
قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ
وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ
كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ
قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا
عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ. وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ
أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ
نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَيَقُولُ غَيِّرْ
عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ
الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى فَلَبِثَ
عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ
يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ
خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ
عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ
وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ
اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ قَالَ
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ
حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ فَهُمَا
لاَ يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلاَّ لَمْ يُوَافِقَاهُ

ہے فرمایا۔ پس حضرت اسمٰعیل کی والدۂ ماجدہ نے اس بات کو غنیمت
سمجھا اور انہیں ذاتی طور پر انسانوں سے محبت بھی تھی۔ پس وہ
لوگ وہیں آباد ہوگئے اور انہوں نے پیغام بھیج کر اپنے اہل و عیال
کو بھی اسی جگہ بلا لیا۔ جب ان کے چند گھر آباد ہوگئے اور حضرت
اسمٰعیل لڑکپن کی عمر کو پہنچے تو انہوں نے ان سے عربی زبان سیکھی۔
حضرت اسمٰعیل انہیں عادات و خصائل کے لحاظ سے بڑے نفیس
اور خوبصورت نظر آئے تو جوان ہوتے پر انہوں نے اپنی ایک لڑکی
کا ان سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد حضرت اسمٰعیل کی والدۂ محترمہ
کا انتقال ہوگیا۔ پس حضرت اسمٰعیل کے نکاح کر لینے کے بعد حضرت
ابراہیم اپنے چھوڑے ہوئے افراد کا حال معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے لیکن حضرت اسمٰعیل کو
نہ پایا۔ ان کی بیوی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے روزی کی تلاش کرنے گئے ہوئے
ہیں۔ پھر انہوں نے اس سے گزر اوقات اور معاشی حالات کے بارے میں دریافت فرمایا تو
اس نے جواب دیا۔ ہم بری حالت میں ہیں، ہم بڑی تنگی اور پریشانی میں زندگی بسر
کر رہے ہیں۔ اس نے ان سے اپنے گھر کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ جب تمہارا خاوند آئے
تو ان سے میرا سلام کہنا اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کے لیے کہہ دینا۔ جب حضرت اسمٰعیل
تشریف لائے تو گویا انہیں کچھ محسوس ہوا۔ بیوی سے دریافت کیا
کیا تمہارے گھر کوئی شخص آیا تھا؟ اس نے جواب دیا۔ ہاں ایک بڑے میاں ایسی ایسی شکل و صورت
کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے متعلق پوچھا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہماری گزر
اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ بڑی تنگی اور پریشانی میں وقت گزر
رہا ہے۔ دریافت فرمایا کیا وہ تمہیں کچھ وصیت کر گئے تھے؟ جواب دیا۔ ہاں مجھ سے
کہا تھا کہ آپ کو سلام کہوں اور فرما گئے ہیں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دینا۔ فرمایا
وہ میرے والد محترم تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنے سے جدا کر دوں۔ لہٰذا
تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور ان لوگوں میں دوسری عورت سے شادی
کر لی۔ حضرت ابراہیم ان سے دور رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس کے بعد وہ
تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی اپنے لخت جگر کو نہ پایا۔ ان کی اہلیہ محترمہ کے پاس جا کر پوچھا
تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے رزق کی تلاش کرنے گئے ہیں۔ دریافت فرمایا۔ تمہارا
حال کیا ہے اور ان کی معیشت و دیگر حالات دریافت فرمائے۔ جواب دیا۔ ہم خیر و عافیت
اور آرام سے وقت گزار رہے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ دریافت فرمایا۔
تمہاری غذا کیا ہے؟ جواب دیا گوشت۔ دریافت فرمایا اور پینے کی کیا چیز؟ جواب دیا

قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

پڑتا۔ کہنے لگے اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں وہاں غلہ نہیں ہوتا تھا اگر ہوتا تو حضرت ابراہیم اس کے لیے بھی برکت کی دعا کرتے۔ پھر فرمایا ان دونوں چیزوں پر مکہ کے سوا اور کسی جگہ گزارہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مزاج سے موافقت نہیں کریں گے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا سلام کہہ دینا اور انہیں میرا حکم پہنچا دینا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسمٰعیل تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ کیا کوئی آیا تھا بیوی نے جواب دیا، ہاں ایک خوبصورت اور خوب سیرت بزرگ تشریف لائے تھے ان کی بڑی تعریف کی۔ انہوں نے آپ کے متعلق دریافت فرمایا تو میں نے بتا دیا، پھر انہوں نے ہماری گزر اوقات کے بارے میں سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ ہم بہتر ہیں۔ بولے وہ میرے والد محترم تھے اور چوکھٹ تم ہو، گویا انہوں نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں اپنی زوجیت میں برقرار رکھوں۔ پھر حضرت ابراہیم ایک عرصہ تک ان سے دور رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت اسمٰعیل چاہ زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تیر درست فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے لیے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور باپ نے بیٹے کے ساتھ شفقت کی اور بیٹے نے باپ کے ساتھ ادب و احترام کے وہ تمام تقاضے پورے کیے جو ایسے باپ اور ایسے بیٹے کی شایان شان تھے۔ فرمایا اے اسمٰعیل! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کام کا آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے اسے ضرور کیجئے۔ فرمایا کیا تم میرا ہاتھ بٹاؤ گے؟ عرض کیا میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس جگہ گھر تعمیر کروں۔ پھر اس ابھرے ہوئے ٹیلے اور اس کی حدود کی جانب اشارہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیل پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر فرماتے یہاں تک کہ جب بنیادیں زیادہ بلند ہو گئیں تو حضرت اسمٰعیل یہ پتھر اٹھا لائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم تعمیر کرتے رہیں۔ یہ تعمیر فرماتے اور حضرت اسمٰعیل انہیں پتھر پکڑاتے رہے اور دونوں حضرات یہ عرض کرتے رہے، اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۷) راوی کا بیان ہے کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے یہاں تک کہ بیت اللہ کے گرد چکر لگاتے رہے اور بار بار یہی کہتے رہے اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت ابراہیم اور ان کی اہلیہ محترمہ کے درمیان کچھ تکرار بھی ہو گئی تو

إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ إِلَى اللَّهِ قَالَتْ رَضِيتُ بِاللَّهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ تَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هَكَذَا وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

یہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ ماجدہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے پاس پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسمٰعیل کی والدہ مشکیزہ سے پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ جب مکۃ المکرمہ پہنچیں تو حضرت ابراہیم انہیں ایک درخت کے نیچے اتار کر اپنی بیوی (حضرت سارہ) کی جانب واپس لوٹ آئے۔ حضرت اسمٰعیل کی والدہ محترمہ نے ان کا پیچھا کیا اور مقام کدا پر پہنچ کر انہیں پیچھے سے آواز دی۔ اے ابراہیم! آپ ہمیں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ واپس لوٹ آئیں۔ مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے چاہا کہ کیوں نہ میں کسی اونچی جگہ پر جا کر دیکھوں تاکہ کوئی آدمی نظر آئے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ گئیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی شخص نظر آ جائے لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا وادی میں آ گئیں اور دوڑنے لگیں یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر جا پہنچیں۔ (اور وہاں نظر ڈالی۔ پھر) انہوں نے چند بار اسی طرح چکر لگائے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا۔ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں کہ بچے کی حالت کیسی ہے۔ چنانچہ وہ گئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا گویا کہ وہ موت کے دروازے پر ہے۔ اس حالت میں ان کے دل کو چین و قرار کیسے آتا۔ پھر انہوں نے دل میں کہا۔ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی آدمی نظر آ جائے۔ وہ جا کر صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ ادھر ادھر خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا۔ یہاں تک کہ پورے سات چکر لگا لیے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا میں جا کر بچے کا حال تو دیکھوں۔ اچانک انہوں نے ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں اگر تیرے پاس بھلائی ہے تو ہماری مدد کر۔ جبریل علیہ السلام ان کے سامنے آ گئے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر ایڑی مار کر بتایا کہ حضرت جبریل نے اس طرح زمین پر ایڑی ماری تو چشمہ پھوٹ نکلا۔ ام اسمٰعیل کو دہشت لاحق ہوئی کہ پانی زمین میں بہہ جائے گا۔ لہٰذا پانی کو روکنے لگیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر پانی کو انہوں نے اس کے حال پر چھوڑا ہوتا تو زیادہ نکلتا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کا دودھ جاری ہوتا رہا۔ پھر

تَرَكْتُهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ
تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا
قَالَ فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الْوَادِي
فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ وَقَالُوا
مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ
فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ
فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمٰعِيلَ أَتَأْذَنِينَ
لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا
فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً. قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ
فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ
فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ
ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ
بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ أَنْتِ ذَاكِ
فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ
فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ
فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ
يَصِيدُ فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ
فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ
طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ
فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ
بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ
فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَاءَ فَوَافَقَ
إِسْمٰعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ
فَقَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ
لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي
أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ أَوْ كَمَا
قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي
وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ

قبیلہ جرہم کے کچھ لوگوں کا اس وادی سے گذر ہوا تو انھوں نے پرندے
دیکھے تو حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ پرندے تو صرف پانی کے پاس
ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو بھیجا تو اس نے پانی دیکھ کر انہیں جا بتایا۔ وہ
ان کے پاس آئے اور اُم اسمٰعیل سے کہنے لگے کیا آپ ہمیں اجازت
دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس سکونت اختیار کریں۔ پھر
جب ان کا بچہ بلوغ کی عمر کو پہنچا تو ان میں سے ایک عورت کے ساتھ نکاح
کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا
تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ گیا تھا ان کا حال معلوم
کرنا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچے، سلام کیا اور پوچھا
کہ اسمٰعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کھیلنے گئے
ہیں۔ فرمایا، انہیں میری جانب سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ
بدل دیں۔ جب وہ آئے تو بیوی نے انہیں یہ بات بتا دی۔ فرمایا
وہ چوکھٹ تم ہو لہٰذا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ راوی کا
بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے
لگے کہ میں جنہیں چھوڑ گیا تھا ان کے حال سے خبردار ہونا چاہتا ہوں۔
راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچ گئے اور پوچھا کہ اسمٰعیل کہاں ہے؟ ان کی
بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا
کہ آپ اترتے کیوں نہیں تاکہ کچھ کھا پی سکو۔ دریافت فرمایا کہ تم کیا کھاتے
اور کیا پیتے ہو؟ جواب دیا ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ دعا فرمائی،
اے اللہ! انہیں ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ان کی برکت حضرت
ابراہیم کی دعا کے سبب ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم
کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ آیا تھا
ان کے حالات پر مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ وہ پہنچے تو حضرت اسمٰعیل کو زمزم
کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا: اے اسمٰعیل!
مجھے تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے لیے گھر تعمیر کروں۔
عرض گزار ہوئے کہ اپنے رب کا حکم مانیے۔ فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میں تم
مدد کرو۔ عرض کی تو ایسا ہی کیجیے یا جو کچھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر
دونوں اپنے کام پر کمربستہ ہو گئے۔ حضرت ابراہیم تعمیر کرتے تھے اور حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

اسمٰعیل انہیں پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں کہتے تھے، اے رب ہمارے ہماری جانب سے قبول فرما، بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب دیواریں اتنی اونچی ہو گئیں کہ حضرت ابراہیم بڑھاپے کے باعث ان پر پتھر نہیں رکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے، جس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں اور پتھر انہیں حضرت اسمٰعیل لا کر دیتے تھے اور دونوں کہتے تھے، اے رب ہمارے! اسے ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔

---

۵۹۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، بیت الحرام۔ انہوں نے مزید دریافت کیا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا، مسجد اقصیٰ۔ پھر سوال کیا، ان کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا، چالیس سال۔ لیکن تمہارے لیے جہاں وقت ہو جائے تمام جگہ نماز پڑھ لیا کرو، اسی میں تمہارے لیے فضیلت ہے۔

---

۵۹۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ اسی کو عبداللہ بن زید نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم زوجۂ رسول خدا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں کروا دیتے۔ فرمایا، ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا، اگر یہ بات حضرت عائشہ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو

عَائِشَةَ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ إِسْمٰعِيْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ.

میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں رکنوں کو جو حجر اسود کے نزدیک ہیں اسی وجہ سے بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر پورا نہیں بنایا گیا۔ اسمٰعیل کا قول ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر۔

٥٩٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں کہو۔ اے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے تو نے درود بھیجی آل ابراہیم پر اور برکت ڈال حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد میں جیسے تو نے برکت ڈالی آل ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

٥٩٥۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ قُرَّةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ ملے تو میں نے کہا کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہنے لگے ضرور مجھے ایسا تحفہ دیجئے۔ فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، یا رسول اللہ! آپ پر اہل بیت پر ہم کیسے درود پڑھا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

٥٩٦۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد

وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔

بھی حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق پر انہیں پڑھ کر دم کیا کرتے ہے۔
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ ۔ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

ف ۔ شیطان کے شر سے اور نظر بد سے محفوظ رہنے کی خاطر ان کلمات کو پڑھ کر دم کرنا خاص افادیت رکھتا ہے۔ کلامِ الٰہی کی کسی آیت یا حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کو پڑھ کر دم کرنا یا تعویذ بنا کر پہننا جائز ہے کیونکہ کلمات خیر میں شفا اور دفع مضرت کی تاثیر ہوتی ہے نیز ان کے ذریعے خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَوْلِهٖ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔

ارشادِ ربانی ہے اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا حال بتاؤ نیز فرمایا، "تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو"

۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ مستحق ہیں جبکہ انہوں نے کہا۔ اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مُردے جلائے گا۔ فرمایا، کیا تجھے یقین نہیں۔ عرض کی، کیوں نہیں، مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ (سورہ البقرہ، آیت ۲۶۰) اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے وہ کسی طاقت ور رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے۔ اگر میں جیل خانے میں اتنا عرصہ رہا ہوتا جتنا عرصہ حضرت یوسف رہے تو میں بلانے والے کی بات قبول کر لیتا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیان۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا (سورہ مریم، آیت ۵۴)

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کے بعض لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے حضرت اسمٰعیل کی اولاد! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا اور میں بھی تم میں سے فلاں گروہ کے ساتھ ہوں۔ تو ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ مخالف فریق کے ساتھ ہیں۔ فرمایا، اچھا تیر اندازی کرو

بَابُ قِصَّةِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا

حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام

ف ۲۶۰ (سورہ البقرہ، آیت ۲۶۰)

السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابٌ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ.

حضرت یعقوب علیہ السلام

بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی ... تا ... مسلمین۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۳)

۵۹۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں معزز کون ہیں؟ فرمایا، ان میں سے زیادہ بابرکت ہیں جو متقی زیادہ ہیں۔ عرض گزار ہوئے، اے نبی اللہ! ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا، تو پھر سب سے معزز حضرت یوسف ہیں جن کے والد نبی، دادا نبی، پر دادا حضرت خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو اس سلسلے میں بھی نہیں پوچھتے۔ فرمایا، تو تم مجھ سے قبائل عرب کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا، تم میں جو بہتر زمانہ جاہلیت میں بہتر تھا وہی زمانہ اسلام میں بہتر ہے جبکہ وہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

بَابٌ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ. فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ. فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ. وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ

حضرت لوط علیہ السلام

قرآن کریم میں ہے:- اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا بے حیائی پر آتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر، بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے، لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی، مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی۔ تو کیا ہی بری بارش تھی ڈرائے ہوئے لوگوں پر۔ (سورۃ النمل آیت ۵۴ تا ۵۸)

۶۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط کی مغفرت فرمائے، وہ ایک زبردست طاقت کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

بَابٌ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ. قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ. بِرُكْنِهِ بِمَنْ مَعَهُ

فرشتوں کا حضرت لوط کے پاس آنا

تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے۔ کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو (سورۃ الحجر)

لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ، تَرْكَنُوا تَمِيلُوا، فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ، يُهْرَعُونَ يُسْرِعُونَ، دَابِرٌ آخِرٌ، صَيْحَةٌ هَلَكَةٌ، لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ، لَبِسَبِيلٍ لَبِطَرِيقٍ.

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا، وَقَوْلِهِ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ، مَوْضِعُ ثَمُودَ، وَأَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ، وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ، وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا، كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ، مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ، وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى، وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ.

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ: انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ.

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ وَيُهَرِيقُوا ذَلِكَ

آیت ۷۹) رکنہم وہ افراد جو ان کے ساتھ اور دست و بازو تھے۔ ترکنوا مائل ہونے چونکہ انکرہم، نکرہم و استنکرہم کا ایک ہی معنی ہے یہرعون دوڑتے ہیں۔ دابر آخری، صیحۃ ہلاک کرنے والی۔ للمتوسمین دیکھنے والوں کے لیے لبسبیل راستے میں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فہل من مدکر پڑھا۔

ثمود قوم اور اصحاب حجر۔ ارشاد باری تعالے ہے اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو (سورۂ ہود آیت ۶۱) نیز فرمایا اور بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا (سورۂ الحجر آیت ۸۰) حجر قوم ثمود کا مقام ہے۔ حرث حجر کا معنی حرام ہے کیونکہ ہر ممنوع چیز حجر محجور ہے اور ہر وہ عمارت جو تم بناؤ اور جس کے ذریعے زمین گھیر رکھی ہو حجر ہے اسی لیے بیت اللہ کے حطیم والی جگہ کو حجر کہتے ہیں گویا وہ محطوم سے مشتق ہے جیسے مقتول سے قتیل اور گھوڑی کو بھی حجر اور عقل کو حجر اور حجی کہا جاتا ہے اور حجر الیمامہ ایک منزل ہے۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے اس شخص کا ذکر سنا جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ اونٹنی کے لیے وہ شخص تیار ہوا تھا جو اپنی قوم میں باعزت اور جتھے کے لحاظ سے طاقت ور تھا جیسے ابو زمعہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے موقع پر مقام حجر میں فروکش ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ یہاں کے کنوئیں کا پانی نہ پینا اور نہ مشکوں میں بھرنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے تو اس سے آٹا گوندھ لیا اور مشکیں بھر لی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ آٹا پھینک دو اور وہ پانی بہا دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ

الماء. ويروى عن سبرة بن معبد وابي الشموس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بالقاء الطعام. وقال ابو ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم من اعتجن بمائه.

نے انہیں کھانے پھینکنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے گوندھا ہے۔

۳۰۴۔ حدثنا ابراهيم بن المنذر، حدثنا انس بن عياض عن عبيد الله عن نافع ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما اخبره ان الناس نزلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ارض ثمود الحجر فاستقوا من بئرها واعتجنوا به فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهريقوا ما استقوا من بئرها وان يعلفوا الابل العجين وامرهم ان يستقوا من البئر التي كانت تردها الناقة. تابعه اسامة عن نافع.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ثمود قوم کی جگہ یعنی مقام حجر میں اترے تو وہاں کے کنوئیں سے لوگوں نے پانی بھر لیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کے کنوئیں سے جو پانی بھر لیا ہے وہ بہا دو اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ نے حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرو جہاں سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ اسامہ نے بھی نافع سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

۳۰۵۔ حدثني محمد اخبرنا عبد الله عن معمر عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه رضي الله عنهم ان النبي صلى الله عليه وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم ما اصابهم ثم تقنع بردائه وهو على الرحل.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا ظالموں کے مکانات میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے آپ نے چہرا انور کے اوپر چادر ڈال لی۔

۳۰۶۔ حدثني عبد الله حدثنا وهب حدثنا ابي سمعت يونس عن الزهري عن سالم ان ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم مثل ما اصابهم.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظالموں کی بستی کے گھروں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آ جائے۔

باب ۲۱۱ ام كنتم شهداء اذ حضر يعقوب الموت.

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی (سورۃ البقرہ، آیت ۱۳۳)

۳۰۷۔ حدثنا اسحاق بن منصور اخبرنا عبد الصمد حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کریم بن کریم بن

قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ.

۴۰۸ ۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا.

۴۰۹ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

۴۱۰ ۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِي أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ.

۴۱۱ ۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَتْ مِثْلَهُ فَقَالَ

کریم حضرت یوسف ہیں، جن کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں (یوسف ۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس کے متعلق آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں جو خود نبی ہیں، نبی کے بیٹے ہیں، نبی کے پوتے ہیں اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ عرض کی کہ ہم اس سلسلے میں بھی نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا کیا تم مجھ سے قبائل عرب کے متعلق پوچھ رہے ہو۔ لوگ کانوں کی معدنیات کی طرح ہیں۔ جو زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانۂ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔

عبدہ، عبید اللہ، سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ بیشک وہ نرم دل آدمی ہیں، جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی۔ آپ نے پھر یہی فرمایا اور انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔ شعبہ راوی کا بیان ہے کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف کی صاحبہ عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر ایسے آدمی ہیں۔ آپ نے پھر وہی فرمایا انہوں نے پھر وہی گزارش کی۔ فرمایا۔ ان سے کہو اور تم تو حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں جیسی ہو

مُرُوهُ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيقٌ.

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ابْنِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ.

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ لَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ إِنَّهُ نَمَا ذِكْرُ الْحَدِيثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّ حَدِيثٍ فَأَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهَذِهِ قُلْتُ حُمَّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ

پس حضرت ابوبکر برابر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ حسین بن زائدہ کی روایت میں رجل رقیق کا لفظ آیا ہے یعنی نرم دل ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی مرحمت فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو کافروں کے پنجے سے چھڑا۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرمائے۔ اے اللہ! ان پر ایسے تنگی کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے بیشک وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ... حضرت ام رومان سے واقعہ افک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس آ کر کہنے لگی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو چکی۔ ام رومان نے کہا تم ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ بات کو اسی نے پھیلایا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ کونسی بات کو؟ تو اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ دریافت کیا کہ کیا اس بہتان کو حضرت ابوبکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ تو حضرت عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سردی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ امی (ام رومان) نے جواب دیا کہ اس بات کے صدمے سے بخار ہو گیا ہے جو ان کے متعلق کہی گئی ہے۔ پھر جب حضرت صدیقہ بیٹھیں

وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُونِي فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ. فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ.

تو کہنے لگیں، اللہ کی قسم اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو تم اعتبار نہیں کرو گے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو میرا عذر نہیں سنو گے۔ میری اور تمہاری مثال حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب گار ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہی وضاحت و شہادت نازل فرمائی۔ پس انہوں نے کہا: میں اللہ کا شکر اس کی حمد و ثنا کے ساتھ ادا کرتی ہوں نہ کہ کسی اور کا۔

٦١٥ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا أَوْ كُذِبُوا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا. وَأَمَّا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اسْتَيْأَسُوا افْتَعَلُوا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ. أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیۂ مبارکہ: حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا (سورۂ یوسف، آیت ۱۱۰) میں کُذِّبُوا ہے یا کُذِبُوا؟ فرمایا التشدید کے ساتھ یعنی ہر ایک نبی کو ان کی قوم نے جھٹلایا۔ عروہ نے کہا، خدا کی قسم، اس بات کا تو انہیں یقین تھا کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا ہے اور یہ بات ظنی نہیں ہے لیکن آیت میں ظن کے ساتھ ذکر ہے۔ فرمایا، اے عریّہ! واقعی انہیں اس بات کا یقین تھا۔ میں عرض گزار ہوا۔ شاید یہاں کُذِبُوا ہو؟ فرمایا، معاذ اللہ! رسول اپنے رب کے ساتھ ایسا گمان نہیں رکھتے، بلکہ اس آیت میں مرسلین عظام کے متبعین مراد ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی لیکن جب مدتوں مصیبت میں رہے اور مدد آنے میں دیر ہوتی رہی یہاں تک کہ قوم کے جن افراد نے جھٹلایا تھا ان کی جانب سے تو مایوسی ہو گئی لیکن پیروکاروں کے متعلق گمان ہونے لگا کہ اگر اللہ کی مدد نہ آئے تو یہ بھی رسولوں کو جھوٹا بتانے لگیں گے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسْتَيْأَسُوا يَئِسْتُ مِنْهُ سے باب افتعال ہے یعنی یوسف سے مایوس ہو گئے۔ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ کا مطلب ہے کہ امید رکھو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں جو خود نبی، ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم ہیں۔ علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

بَابٌ ٢٢٣ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَيُّوبَ إِذْ

حضرت ایوب علیہ السلام: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ایوب

نَادٰی رَبَّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. اُرْکُضْ اِضْرِبْ یَرْکُضُوْنَ یَعْدُوْنَ.

۳۱۶ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا خَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادٰی رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُكَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِكَ.

باب ۳۲۴ وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مُوْسٰی

اِنَّہٗ کَانَ مُخْلَصًا وَّکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا. وَنَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا. کَلَّمَہٗ. وَوَهَبْنَا لَہٗ مِنْ رَّحْمَتِنَا اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِیًّا. یُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلْاِثْنَیْنِ وَالْجَمِیْعِ نَجِیٌّ. وَیُقَالُ خَلَصُوْا نَجِیًّا اعْتَزَلُوْا نَجِیًّا. وَالْجَمِیْعُ اَنْجِیَۃٌ یَتَنَاجَوْنَ.

باب ۳۲۵ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ.

۳۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَۃَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَدِیْجَۃَ یَرْجُفُ فُؤَادُہٗ فَانْطَلَقَتْ بِہٖ اِلٰی وَرَقَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ وَکَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ یَقْرَاُ الْاِنْجِیْلَ بِالْعَرَبِیَّۃِ فَقَالَ وَرَقَۃُ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ وَرَقَۃُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ

اور ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب مہربانی کرنے والوں سے بڑھ کر مہربانی کرنے والا ہے (سورۃ الانبیاء آیت ۸۳) ارکض مار۔ یرکضون دوڑتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک روز حضرت ایوب برہنہ غسل فرما رہے تھے کہ ان کے اوپر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ یہ انہیں اٹھا کر کپڑے میں رکھنے لگے۔ ان کے رب نے پکارا، اے ایوب! کیا جو کچھ تم دیکھتے ہو ان سے میں نے تمہیں مستغنی نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے، اے رب! کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے تو بے نیاز نہیں ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو، بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا۔ (سورۂ مریم آیت ۵۱، ۵۲) یعنی کلام کرنے کے لیے اور فرمایا۔ اور اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون عطا کیا، غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) (سورۂ مریم آیت ۵۳)۔ واحد کے لیے نجیا کہتے ہیں جیسا کہ اس کا تثنیہ اور جمع نجی ہے۔ اور یہ خلصوا نجیا ہے کہ وہ مشورہ کرنے ایک طرف چلے گئے اور اس کی جمع انجیۃ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں

فرعون کا چچا زاد بھائی حضرت شمعان۔

اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا ... تا مسرف کذاب۔ (سورۃ المومن آیت ۲۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر حضرت خدیجہ کے پاس دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے۔ ورقہ نے پوچھا، آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا، یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ

أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُوسَى وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ
نَصْرًا مُؤَزَّرًا. النَّامُوسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي
يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ.

بَابُ ٢٣ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ
حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طُوًى. آنَسْتُ أَبْصَرْتُ. نَارًا
لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الْآيَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ. طُوًى: اسْمُ الْوَادِي. سِيرَتَهَا
حَالَتَهَا. وَالنُّهَى. التُّقَى. بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا
هَوَى شَقِيَ. فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى. رِدْءًا
كَيْ يُصَدِّقَنِي وَيُقَالُ مُغِيثًا أَوْ مُعِينًا. يَبْطُشُ
وَيَبْطِشُ. يَأْتَمِرُونَ. يَتَشَاوَرُونَ. وَالْجِذْوَةُ
قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ
سَنَشُدُّ سَنُعِينُكَ. كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ
جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا. وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ
يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ
فَهِيَ عُقْدَةٌ. أَزْرِي. ظَهْرِي. فَيُسْحِتَكُمْ
فَيُهْلِكَكُمْ. الْمُثْلَى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ
بِدِينِكُمْ. يُقَالُ خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ. ثُمَّ
ائْتُوا صَفًّا. يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي
الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ. فَأَوْجَسَ. أَضْمَرَ
خَوْفًا. فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيفَةً لِكَسْرَةِ
الْخَاءِ. فِي جُذُوعِ النَّخْلِ عَلَى جُذُوعِ
خَطْبُكَ. بَالُكَ. مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهُ
مِسَاسًا. لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ. الضُّحَى
الْحَرُّ. قُصِّيهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ. وَقَدْ يَكُونُ
أَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ
عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ. وَعَنْ جَنَابَةٍ وَ
عَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ عَلَى

تو تیری پوری مدد کروں گا۔ الناموس اس رازدار کو کہتے
ہیں جسے آدمی اپنے وہ بھید بھی بتا دیتا ہے جنہیں وہ دوسرے
لوگوں پر ظاہر نہیں کیا کرتا۔

حضرت موسیٰ مقدس وادی میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس
نے ایک آگ دیکھی ...... تا قولہٖ (سورہ طٰہٰ رکوع ۱ آیت ۹ تا ۱۲) آنست
میں نے دیکھی ہے ایک آگ۔ شاید میں اس میں سے تمہارے لیے
کوئی چنگاری لاؤں (آیت ۱۰) ابن عباس کا قول ہے کہ المقدس سے
مبارک مراد ہے۔ طویٰ وادی کا نام ہے۔ سیرتھا اس کی حالت۔
النہیٰ پرہیزگاری۔ بملکنا اپنی مرضی سے۔ ہویٰ بدبخت۔ فارغا
حضرت موسیٰ کی یاد کے سوا۔ ردءًا تصدیق کرنے والا مددگار یا
مددگار ہے۔ یبطش، یبطش پکڑنا۔ یأتمرون مشورہ کرتے ہیں۔
الجذوۃ موٹی لکڑی کا جلا ہوا ٹکڑا جس سے لپٹ نہ نکل رہی ہو۔
سنشد عنقریب ہم تیری مدد کریں گے جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ
تو گویا اس کے بازو ہو گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جب
کوئی ایک حرف نہ بول سکے اس کی زبان میں لکنت ہو اور اٹکتا ہو
تو یہ عقدہ ہے۔ ازری میری پیٹھ۔ فیسحتکم تاکہ تمہیں ہلاک کرے۔
المثلیٰ امثل کا مؤنث ہے۔ دین کے لیے کہتے ہیں۔ خذ المثلیٰ
اور خذ الامثل بھی کہا جاتا ہے۔ ثم ائتوا صفا محاورہ ہے
جیسے ھل اتیت الصف الیوم یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی
ہے کیا تم اس جگہ آئے؟ فاوجس دل میں خوف محسوس کیا کسرہ
جار کے باعث واو گر کر خیفۃ بن گیا۔ فی جذوع
النخل کو علیٰ کے معنی میں سمجھیں۔ خطبک تمہارا حال۔
مساس کا مصدر ماسہ مساسا ہے۔ لننسفنہ ہم اسے ضرور
پھیلا دیں گے۔ الضحیٰ گرمی، دھوپ۔ قصیہ اس کے
پیچھے چلی جا اور کبھی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے
جیسے نحن نقص علیک۔ عن جنب دور سے۔ جنابۃ اور
اجتناب کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ علیٰ قدر
سے وعدے کی جگہ مراد ہے۔ لاتنیا سست نہ ہونا۔

قدر موعد لا تنيا لا تضعفا. يبسا يابسا. من زينة القوم. الحلي الذي استعار وا من آل فرعون. فقذفتها ألقيتها ألقى صنع. فنسي موسى هم يقولونه أخطأ الرب أن لا يرجع إليهم قولا في العجل.

۱۱۸۔ حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام حدثنا قتادة عن أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثهم عن ليلة أسري به حتى أتى السماء الخامسة فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح تابعه ثابت وعباد بن أبي علي عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۲۳ قول الله تعالى، وهل أتاك حديث موسى وكلم الله موسى تكليما.

۱۱۹۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسري بي رأيت موسى وإذا رجل ضرب رجل كأنه من رجال شنوءة ورأيت عيسى فإذا هو رجل ربعة أحمر كأنما خرج من ديماس وأنا أشبه ولد إبراهيم به ثم أتيت بإناءين في أحدهما لبن وفي الآخر خمر فقال اشرب أيهما شئت فأخذت اللبن فشربته فقيل أخذت الفطرة أما

يَبَسًا خشک۔ مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ وہ زیورات جو انہوں نے فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا تو میں نے اسے ڈال دیا۔ اَلْقٰى بنایا۔ فَنَسِيَ انہوں نے کہا کہ موسیٰ اپنے رب کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ اَنْ لَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ یہ بچھڑے کے بارے میں کہا گیا ہے۔

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے شب اسرا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبریل نے کہا حضرت ہارون کو سلام کیجیے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا، صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ ثابت، عباد بن ابو علی، حضرت انس نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور تمہیں موسیٰ کی کچھ خبر آئی (سورۂ طٰہٰ، آیت ۹) اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقۃً کلام فرمایا۔ سورۃ النساء آیت ۱۶۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب اسرا میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے اور سیدھے بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ میانہ قد اور سرخ رنگ کے ہیں، گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں ان کے مشابہ میں زیادہ ہوں۔ پھر میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل نے کہا، جو دل چاہے نوش فرمائیے۔ میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا۔ کہنے لگے، آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے، اگر شراب پیتے تو آپ کی

لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

٦٢٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

٦٢١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

بَابُ ٢٣ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ. وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ يُقَالُ دَكَّهُ زَلْزَلَهُ. فَدُكَّتَا فَدُكِكْنَ. جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا

امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی جانب منسوب کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ دراز قد تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے فرد ہیں اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ گھنگریالے بالوں والے اور میانہ قد ہیں۔ آپ نے مالک یعنی داروغہ جہنم اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ان لوگوں کو آپ نے عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ یہودی کہنے لگے کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بچایا اور آل فرعون کو غرق کیا تو شکر گزاری کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس روز کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

توریت ملنا، کلام کرنا، خواہش دیدار۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں، تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ پہ نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے کلام فرمایا، عرض کی اے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ تجھے دیکھوں، فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا... تا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۲، ۱۴۳) دَکَّہٗ زلزلہ کو کہتے ہیں۔ فَدُکَّتَا حقیقت میں فَدُکِکْنَ ہے تاکہ تمام پہاڑوں کو ایک ہی شمار کر لیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَنَّ السَّمٰوٰتِ

مُلْتَصِقَتَيْنِ. أُشْرِبُوا. ثَوْبٌ مُشْرَبٌ مَصْبُوغٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَاهُ.

۶۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ.

۶۲۳- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ.

بَابُ ۲۹ طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِيقٌ حَقٌّ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ.

حَدِيثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۶۲۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ

وَاِذْ نَتَقْنَا کا معنی ہے یہاں دو ملتوں کو ایک شمار کیا ہے اسی لیے کہا مُلْتَصِقَتَیْنِ نہیں فرمایا اُشْرِبُوا پلائی گئی جیسے ثَوْبٌ مُشْرَبٌ کہتے ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا انْبَجَسَتْ پھوٹ نکلا وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کے بدلے میں بلا بے ہوشی چھوڑ رکھا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

طوفان اور دیگر عذاب۔

طوفان اگرچہ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں لیکن لوگوں کے بکثرت مرنے کو بھی طوفان کہا جاتا۔ القمل چیچڑی جو چھوٹی جوں کی طرح ہوتی ہے۔ حقیق سے مراد حق ہے۔ سقط شرمسار ہوا جو نادم ہوتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے۔

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام۔

حضرت ابن عباس اور حضرت حر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ابن عباس کہتے تھے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ تو حضرت ابی بن کعب کا وہاں سے گزر ہوا۔ ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ میرا اور میرے دوست کا حضرت موسیٰ کے اس ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جن سے ملنے کو جانے کے لیے انہوں نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے اس بارے میں رسول

عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى مُوسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْحُوتُ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسٰى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا. فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ جواب دیا: ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک روز موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے کہ کسی شخص نے آکر ان سے سوال کیا: آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے تو حضرت موسیٰ نے ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنایا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی گم ہو جائے تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹ آنا تمہیں وہ مل جائیں گے۔ تو یہ دریا میں مچھلی کا نشان دیکھتے تھے۔ آخر ساتھی نوجوان نے حضرت موسیٰ سے کہا: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبھا ہے۔ موسیٰ نے کہا: یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے۔ سورۂ کہف آیت ۶۳ تا ۶۴ پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پایا۔ پھر ان کے درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسٰى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسٰى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلٰى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ نوف بکالی کا گمان ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اس خدا کے دشمن نے غلط بیانی کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال کیا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو خدا کی جانب نہیں پھیرا تھا۔ ان سے فرمایا: کیوں نہیں، دو دریاؤں کے سنگم پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض گزار ہوئے: اے پروردگار! مجھے اس بندے تک کون

تفقد الحوت فهو ثم وربما قال فهو ثمه
وأخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق هو وفتاه
يوشع بن نون حتى أتيا الصخرة وضعا رءوسهما
فرقد موسى واضطرب الحوت فخرج فسقط في
البحر فاتخذ سبيله في البحر سربا فأمسك الله
عن الحوت جرية الماء فصار مثل الطاق فقال
هكذا مثل الطاق فانطلقا يمشيان بقية
ليلتهما ويومهما حتى إذا كان من الغد
قال لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا
هذا نصبا. ولم يجد موسى النصب حتى
جاوز حيث أمره الله قال له فتاه أرأيت
إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما
أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله
في البحر عجبا فكان للحوت سربا ولهما عجبا
قال له موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على
آثارهما قصصا. رجعا يقصان
آثارهما حتى انتهيا إلى الصخرة
فإذا رجل مسجى بثوب فسلم موسى فرد
عليه فقال وأنى بأرضك السلام قال أنا
موسى قال موسى بني إسرائيل قال نعم
أتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال يا موسى
إني على علم من علم الله علمنيه الله لا تعلمه
وأنت على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه
قال هل أتبعك قال إنك لن تستطيع معي
صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا
إلى قوله إمرا فانطلقا يمشيان على ساحل
البحر فمرت بهما سفينة كلموهم أن يحملوهم
فعرفوا الخضر فحملوه بغير نول فلما ركبا
في السفينة جاء عصفور فوقع على حرف

پہنچا دے گا۔ کبھی سفیان یوں روایت کرتے:۔ اے پروردگار!
میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا تم ایک مچھلی لے کر زنبیل میں
ڈال لو۔ جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے میرا بندہ وہیں ہو گا۔ کبھی
یہ ثَمّ کی جگہ ثمّہ روایت کرتے۔ پھر انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل
میں ڈال لی اور وہ نوجوان یوشع بن نون کو ساتھ لے کر چل پڑے،
یہاں تک کہ ایک پتھر راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر لیٹ گئے
حضرت موسیٰ کو نیند آ گئی اور مچھلی تڑپی، باہر نکل اور (کود کر) دریا میں
جا گری۔ تو اس نے سرنگ کی طرح سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔
پھر اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو مچھلی کے لیے روک دیا اور
طاق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا (راوی نے اشارے سے
بتایا کہ ایسا طاق) بہرحال وہ دونوں باقی دن اگلی رات اگلا دن برابر
چلتے رہے یہاں تک کہ جب اس سے اگلا دن آیا تو نوجوان سے
کہنے لگے، کھانا لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکاوٹ ہوئی ہے۔
حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت ہوئی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی
ہوئی جگہ سے آگے نکل گئے تھے۔ نوجوان نے ان سے کہا: بھلا
دیکھیے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو میں
مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر
کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے (سورہ کہف
آیت ۶۳، ۶۴) مچھلی کے لیے سمندر میں سرنگ بن جانا اور ان
کے لیے تعجب کی بات تھی۔ تو حضرت موسیٰ اس سے کہنے لگے
یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے
(آیت ۶۴) یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس
لوٹے یہاں تک کہ اسی پتھر کے پاس آ پہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک آدمی
کپڑوں میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے
سلام کا جواب دیا اور کہا۔ آپ کے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب
دیا: میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ؟ فرمایا:
ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے اس علم
ہدایت میں سے کچھ سکھائیں جو اللہ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے۔
کہا اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم سکھایا ہے جو

السفينة فنقر في البحر نقرة أو نقرتين
قال له الخضر يا موسى ما نقص علمي و
علمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا
العصفور بمنقاره من البحر إذ أخذ
الفأس فنزع لوحا قال فلم يفجأ موسى
إلا وقد قلع لوحا بالقدوم فقال له موسى ما
صنعت قوم حملونا بغير نول عمدت إلى
سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت
شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن
تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما
نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا فكانت
الأولى من موسى نسيانا فلما خرجا من البحر
مروا بغلام يلعب مع الصبيان فأخذ
الخضر برأسه فقلعه بيده هكذا و
أومأ سفيان بأطراف أصابعه كأنه
يقطف شيئا فقال له موسى أقتلت نفسا
زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا
قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي
صبرا قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا
تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا
فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قرية استطعما
أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها
جدارا يريد أن ينقض مائلا أومأ بيده
هكذا وأشار سفيان كأنه يمسح شيئا
إلى فوق فلم أسمع سفيان يذكر مائلا
إلا مرة قال قوم أتيناهم فلم يطعمونا
ولم يضيفونا عمدت إلى حائطهم لو
شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق
بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع

آپ کو نہیں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا علم مرحمت فرمایا ہے
جسے آپ کے رب یعنی اللہ تعالیٰ نے تعلیم نہیں فرمایا۔ انہوں نے
دریافت کیا اور کہا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ کہا اور آپ
میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ صبر کریں کیسے جس بات
کی آپ کو خبر نہیں ہے .... تا امراً (سورۃ الکہف، آیت ۶۶ تا ۷۱)
وہ ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی
گزری تو سوار ہونے کے لئے گفتگو کی۔ کشتی والوں نے حضرت خضر
کو پہچان کر سب کو سوار کر لیا اور بغیر کرایہ کے۔ جب وہ کشتی میں بیٹھ
چکے تو ایک چڑیا آکر کشتی کے ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک
یا دو چونچیں ماریں حضرت خضر نے ان سے کہا، اے موسیٰ! میرے
اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے
سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ پھر اچانک حضرت خضر نے کلہاڑی لے
کر کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے
یہ آپ نے کیا کیا! ان لوگوں نے تو بغیر اجرت کے ہمیں کشتی میں بٹھا
لیا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی ناکارہ کر دی تاکہ سوار
غرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ
کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے
حضرت موسیٰ نے کہا: میری بھول پر مواخذہ نہ کریں اور میرے کام میں
مجھ پر تنگی نہ ڈالیں۔ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ جب سمندر
سے نکلے تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو دوسرے لڑکوں
کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور
اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اس طرح مروڑ دی۔ سفیان راوی نے اپنی انگلیوں
سے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے
ان سے کہا، کیا آپ نے ایک ستھری جان بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دی؟
بیشک یہ تم نے بہت بڑی بات کی۔ کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ
ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے۔ کہا اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں
تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا۔ بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔
پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان والوں
سے کھانا مانگا، انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے

عَلَيْهِ صَبْرًا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلاَمُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ.

گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی ہے (آیت ۷۷) یعنی جھکی ہوئی تھی۔ سفیان نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ ایسے، گویا وہ کسی چیز کو اوپر اٹھا رہے ہیں۔ لیکن جھکنے کا ذکر میں نے سفیان سے صرف ایک مرتبہ سنا ہے۔ کہا یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا اور ہماری دعوت دینا منظور نہ کیا لیکن تم نے ان کی دیوار درست کر دی۔ "اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔ کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا بھید بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاش! حضرت موسیٰ صبر کرتے تو ان دونوں کے اور واقعات بھی اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا۔ سفیان کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا اور بھی قصہ ہمیں بتاتا۔ اور ابن عباس کی قرأت میں یوں ہے۔ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ سفیان نے مجھ سے کہا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی اور حفظ کی

٦٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا نام خضر اس لیے ہے کہ جب وہ کسی بے آب و گیاہ اور چٹیل زمین پر بیٹھتے تو اٹھتے ہی وہ سبزے سے لہلہانے لگتی تھی۔

ف: حضرت خضر اپنے وقت میں نبی ہوئے تھے۔ ان کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس ملاقات کا واقعہ بڑا عجیب و غریب ہے جو قرآن مجید کی سورۂ الکہف میں موجود ہے۔ انہیں پروردگار عالم نے علم لدنی عطا فرمایا ہوا ہے جس کے باعث ان سے بعض ایسی باتوں کا وقوع بھی ہوا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حیرت میں ڈال دیا۔ یہ مد نظر رہے کہ علم لدنی خدا کا ایک عجیب انعام ہے جو بعض مقربین کے لئے یہاں اولیاء اللہ کو بھی تقدیر مراتب حاصل ہوا اور حاصل ہوتا ہے لیکن علم شریعت کو اس علم پر بھی فضیلت ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام اب امت محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ انہیں قیامت تک کی ظاہری زندگی ملی ہوئی ہے لیکن فرشتوں کی طرح عام آدمی کی نگاہوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ یہ بے زمین پر سرسبز مشل اور بے آب و گیاہ جگہ پر بیٹھتے تو ان کے اٹھتے ہی وہاں بھی ہری ہری گھاس لہلہانے لگتی ہے۔ ان کے نام خضر کی وجہ تسمیہ یہی ہے۔ گزشتہ دو طویل حدیثوں یعنی حدیث ۶۲۴ اور ۶۲۵ میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ٣٣ بنی اسرائیل کی کرتوت۔

٦٢٧- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ.

۶۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسَى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا.

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں (سورۃ البقرۃ آیت ۵۸) لیکن انہوں نے یہ حکم بدل دیا۔ وہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے جاتے تھے حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ یعنی بال میں دانہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بڑے شرمیلے اور ستر پوش تھے۔ حیا کے باعث کوئی ان کے جسم کا ذرا سا حصہ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں ستانے کے لیے کہنا شروع کر دیا کہ یہ کسی بیماری کے باعث جسم کو اتنا چھپاتے ہیں۔ انہیں برص ہے یا ان کے خصیے پھول گئے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ان کے الزامات سے حضرت موسیٰ کو بری فرمائے۔ پس ایک روز حضرت موسیٰ نے تنہائی میں جا کر کپڑے اتارے اور ایک پتھر پر رکھ دیئے پھر غسل فرمانے لگے جب غسل سے فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کے لیے پتھر کی جانب بڑھے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰ نے پتھر کو مارنے کے لیے اپنا عصا لیا اور کہتے جاتے۔ اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا نکلے۔ ان لوگوں نے عریانی کی حالت میں دیکھ لیا کہ ان کی تخلیق تو بڑی حسین ہے اور لوگ جو الزامات لگاتے ہیں ان کا یہاں نشان تک نہیں ہے۔ پس پتھر ٹھہر گیا اور انہوں نے کپڑے لے کر پہن لیے اور اپنے عصا سے پتھر کی پٹائی کرنے لگے۔ ان کے مارنے کے باعث خدا کی قسم پتھر پر تین چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔ سو یہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمایا، اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

بَابٌ ٣١ يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَهُمْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ. وَلِيُتَبِّرُوا. يُدَمِّرُوا. مَا عَلَوْا مَا غَلَبُوا.

٣٤٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالُوا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا.

بَابٌ ٣٢ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً الْآيَةَ. قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ. اَلْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ. فَاقِعٌ. صَافٍ. لَا ذَلُولٌ. لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ. تُثِيرُ الْأَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوبِ. لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ. وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ فَادَّارَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ.

بَابٌ ٣٣ وَفَاةُ مُوسٰى وَذِكْرُهُ بَعْدُ.

٣٤٠٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا: اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر نہیں رکھا گیا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ ناراض ہوئے حتی کہ غصے کے آثار میں نے آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

چند قرآنی لفظوں کی تشریح

اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے (سورۃ الاعراف آیت ۱۳۸) متبر نقصان۔ لیتبروا ہلاک کر دیے جائیں گے۔ ما علوا جب غلبہ پائیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پیلو توڑ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کالے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا: کیا ایسا بھی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

اللہ کے ولی کی گائے۔

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (سورۃ البقرۃ آیت ۶۷) ابو العالیہ کا قول ہے۔ العوان سے بچھیا اور بوڑھی گائے کے درمیان مراد ہے۔ فاقع صاف۔ لا ذلول مشقت نہیں لی جاتی۔ تثیر الارض زراعت کی مشقت لی وغیرہ جوتنا۔ مسلمۃ عیب سے۔ لا شیۃ داغ نہیں ہے۔ صفراء اگرچہ سیاہ کو بھی صفراء کہہ سکتے ہیں جیسے جمالات صفر کہا جاتا ہے۔ فادارأتم تم نے اختلاف کیا۔

حضرت موسیٰ کی وفات اور حالات مابعد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تو انہوں نے تھپڑ مارا۔ وہ بارگاہ رب العزت کی طرف لوٹے اور

فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ. قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ.

۴۳۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ

عرض گزار ہوئے کہ تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ فرمایا پھر جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر پھیریئے تو آپ کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے ایک سال عطا کیا جائے گا۔ یہ عرض گزار ہوئے، اے رب! پھر کیا ہو گا؟ فرمایا، پھر موت۔ عرض کی، تو ابھی آجائے۔ راوی کا بیان ہے، انہوں نے دعا کی کہ مجھے ارضِ مقدس سے اتنا نزدیک کر دیا جائے جہاں تک پتھر پھینکا جاسکے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر مبارک راستے کے قریب سرخ ٹیلے کے نیچے دکھا دیتا۔ حضرت ابوہریرہ سے بواسطہ ہمام کی سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی میں بدکلامی ہو گئی۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں سے چن لیا اور یوں قسم کھائی۔ پس یہودی نے کہا، قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اپنا اور اس مسلمان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب سارے لوگ بے ہوش پڑے ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش کا کنارہ پکڑے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ان میں تھے جنہیں مستثنیٰ فرمایا ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے درمیان بحث ہو گئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ وہی حضرت آدم تو ہیں جن کی لغزش نے انہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا، آپ وہی موسیٰ تو ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت

فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ.

اور کلام کے لیے چنا پھر بھی آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے مقدر فرما دی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا۔ اس بحث میں حضرت آدم حقیقت میں حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم (امت) میں ہیں۔

باب ۲۲۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ.

حضرت آسیہ زوجۂ فرعون۔

ارشاد ربانی ہے: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی ... تا ... مِنَ الْقَانِتِيْنَ (سورۃ التحریم، آیت ۱۱، ۱۲)

۲۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے آسیہ زوجۂ فرعون اور مریم بنت عمران کے سوا کامل کوئی نہیں ہوئی۔ عائشہ صدیقہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

ف ۱: امم سابقہ میں سے حضرت آسیہ زوجۂ فرعون اور حضرت مریم بنت عمران تمام عورتوں سے کامل ہوئی ہیں جبکہ امت محمدیہ میں سب عورتوں سے افضل حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہیں۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ان پانچوں میں سے سب سے افضل کون ہے تو اس بات کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور پھر آپس کا معاملہ ان میں سے ہر ایک کے فضائل و کمالات ایسے ہیں کہ ہر ایک کے متعلق گمان گزرتا ہے کہ شاید یہی سب سے افضل ہیں۔ مگر اس بارے میں کوئی واضح فیصلہ جمہور کی نظر سے نہیں گزرا البتہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ بے مثال اور افضل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہی ارشاد بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۴۵۱، ۴۵۵، ۹۹۵ اور ۱۶۹۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۲۵ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى الْآيَةَ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ

قارون، حضرت شعیب، اہل مدین۔

بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا (سورۃ القصص، آیت ۷۶) لَتَنُوْءُ بھاری ہوا کرتی تھیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُولِی الْقُوَّةِ

الْمُرْجِئِينَ الْمُرْجِئُونَ. وَيْكَأَنَّ اللَّهَ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ. وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيرِ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا. لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ حَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا قَالَ الظِّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ. مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ يَغْنَوْا يَعِيشُوا. يَأْيَسُ يَحْزَنُ آسَى أَحْزَنُ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَيْكَةُ الْأَيْكَةُ يَوْمُ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْغَمَامِ الْعَذَابَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ ۲۲۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَهُوَ مُلِيمٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ الْمَشْحُونُ الْمُوقَرُ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ الْآيَةَ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْأَرْضِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهِ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ وَهُوَ مَغْمُومٌ.

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

جنہیں یا تو حاجت روا نہ ہو سکے۔ وَیْکَاَنَّ اللّٰہَ اسی طرح ہے جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ہے یعنی روزی کو فراخ دیتا اور تنگی فرماتا ہے۔ اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو (سورۂ ہود، آیت ۸۴) مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو شہر ہے۔ اس کی مثال وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ اور وَاسْئَلِ الْعِیْرَ ہے۔ مراد ہیں گاؤں والے اور قافلے والے۔ وَرَآءَکُمْ ظِہْرِیًّا ادھر متوجہ ہوئے جب تم کسی کی حاجت پوری نہ کرو تو کہا جائے گا۔ میں نے اپنی حاجت کا اظہار کیا مگر تم نے مجھے پس پشت ڈال دیا۔ زہری کا قول ہے کہ تم اپنے ساتھ سواری یا برتن رکھو جس سے مدد حاصل کرو۔ مَکَانَتُہُمْ اور مَکَانُہُمْ کا مفہوم ایک ہے۔ یَغْنَوْا زندہ رہے۔ یَاْیَسُ غمگین ہونا۔ اٰسٰی رنجیدہ ہونا۔ حسن کا قول ہے کہ اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ جس سے مذاق کیا کرتے تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ لَیْکَۃَ سایے کا دن عذاب کے بادلوں کا ان پر سایہ افگن ہو جانا۔

حضرت یونس علیہ السلام۔ ارشاد ربانی ہے۔ اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے ... تا وَہُوَ مُلِیْمٌ (سورۂ الصافات، آیت ۱۳۹ تا ۱۴۲)۔ مجاہد نے کہا گنہگار۔ الْمَشْحُوْنُ بھری ہوئی۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا فَنَبَذْنٰہُ بِالْعَرَآءِ۔ زمین پر ڈالا جبکہ وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر ایک درخت اگایا جس کے جڑ نہ ہو جیسے کدو کی بیل یا کوئی اور بیل اور اسے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا پس وہ ایمان لے آئے اور فائدہ حاصل کرتا ہے ایک مدت تک۔ اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اسے پکارا تو وہ غم زدہ تھا۔ مَکْظُوْمٌ کَظِیْمٌ سے بنا ہے یعنی مغموم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں حضرت یونس سے بہتر ہوں۔ مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یونس بن متی سے۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متّیٰ سے بہتر ہوں اور آپ نے ان کی ان کے والد کی طرف نسبت کی۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَمْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی یہودی اپنا سامان فروخت کر رہا تھا۔ اسے جو قیمت دی جا رہی تھی اس پر وہ راضی نہ تھا، پس کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں [illegible] یہ بات ایک انصاری نے سن لی تو کھڑے ہو کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو ساری نوعِ بشر سے چنا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں جلوہ فرما ہیں۔ وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابوالقاسم! میں ذمی اور معاہد ہوں، فلاں کا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور غصے کے آثار چہرۂ انور سے نمایاں ہونے لگے، پھر فرمایا انبیائے کرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب بے ہوش ہو جائے گی مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش الٰہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کوہِ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ہوگا یا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے۔ میں تو یہ بھی نہیں کہتا

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متّیٰ سے افضل ہے

بَابُ ۳۳ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ

[illegible]
بنی اسرائیل کا ہفتے کی حد توڑنا۔

حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ بَئِيسٍ شَدِيدٍ.

ارشاد باری ہے۔ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا جو دریا کے کنارے تھی۔ جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے۔ (سورہ الاعراف، آیت ۱۶۳)۔ یعنی حد سے نکلتے اور ہفتے کے بارے میں تجاوز کرتے تھے۔ جب ہفتے کے روز ان کے پاس مچھلیاں آتیں۔ شُرَّعًا یعنی ابھری ہوئی۔ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ تک۔ بَئِيسٍ سخت

بَابُ ۲۳ - قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا. الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ. زَبَرْتُ كَتَبْتُ. وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ. قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ. الدُّرُوعَ. وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدِقَّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ وَلَا يُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

حضرت داؤد علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۵۵) الزُّبُر سے مراد کتابیں ہیں اور زبور اس کا واحد ہے۔ زبرت یعنی میں نے لکھا۔ نیز فرمایا۔ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ (سورۂ السبا، آیت ۱۰، ۱۱) یعنی زرہوں کی کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پتلی رکھو کہ ڈھیلی رہیں اور نہ موٹی بناؤ کہ ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا۔ اور تم سب نیکی کرو، بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (آیت ۱۱)

---

۶۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ. رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن (زبور) آسان فرما دیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر زین کسی جانے سے پہلے ساری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

۶۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم میں زندگی بھر ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں زندگی بھر ہمیشہ دن کو روزے رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا

رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت الذي تقول والله لأصومن النهار ولأقومن الليل ما عشت قلت قد قلته قال إنك لا تستطيع ذلك فصم وأفطر وقم ونم وصم من الشهر ثلاثة أيام فإن الحسنة بعشر أمثالها وذلك مثل صيام الدهر فقلت إني أطيق أفضل من ذلك يا رسول الله قال فصم يوما وأفطر يومين قال قلت إني أطيق أفضل من ذلك قال فصم يوما وأفطر يوما وذلك صيام داود وهو عدل الصيام قلت إني أطيق أفضل منه يا رسول الله قال لا أفضل من ذلك.

٩٢٢ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا مسعر حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن أبي العباس عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألم أنبأ أنك تقوم الليل وتصوم النهار فقلت نعم فقال فإنك إذا فعلت ذلك هجمت العين ونفهت النفس صم من كل شهر ثلاثة أيام فذلك صوم الدهر أو كصوم الدهر قلت إني أجد بي قال مسعر يعني قوة قال فصم صوم داود عليه السلام وكان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر إذا لاقى.

باب أحب الصلاة إلى الله صلاة داود وأحب الصيام إلى الله صيام داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ويصوم يوما ويفطر يوما قال علي وهو قول عائشة ما ألفاه السحر عندي إلا نائما.

کروں گا؟ میں نے جواب دیا، ہاں میں کہتا ہوں۔ فرمایا، تم یہ نہیں کر سکو گے۔ یوں کرو کہ روزے رکھا کرو اور چھوڑا بھی کرو۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہٰذا مہینے میں تین دن کے روزے رکھ لیا کرو، ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک روزہ رکھ کر دو روز خالی چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار ہوا، میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن نہ رکھو۔ یہ داؤدی روزہ ہے اور یہ بھی معتدل روزہ۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں جیسے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں عرض گزار ہوا، ضرور بتائیے۔ فرمایا، اگر واقعی تم ایسا کرو تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور بدن تھک جائیں گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ رکھے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر داؤدی روزہ رکھو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ پس انہیں دشمن کے مقابلے سے بھاگنے کی نوبت پیش نہیں آتی تھی۔

داؤدی روزہ اور داؤدی قیام۔ داؤدی نماز اللہ تعالیٰ کو سب نمازوں سے پسند ہے اور داؤدی روزہ اللہ تعالیٰ کو سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے اس کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیا کرتے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا، میرے پاس رسول اللہ کو سوتے ہوئے سحر ہوئی۔

۳۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اللہ تعالٰی کو داؤدی روزہ سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالٰی کو داؤدی نماز سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔

بَابٌ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصْلَ الْخِطَابِ قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ. وَلَا تُشْطِطْ لَا تُسْرِفْ. وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا مِثْلُ وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّا ضَمَّهَا. وَعَزَّنِي غَلَبَنِي صَارَ أَعَزَّ مِنِّي أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا فِي الْخِطَابِ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لَيَبْغِي إِلَى قَوْلِهِ إِنَّمَا فَتَنَّاهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ. وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيدِ التَّاءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ.

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے (سورۂ ص، آیت ۱۷) فصل الخطاب تک۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فیصلے کی سمجھ بوجھ مراد ہے۔ لا تشطط زیادتی نہ کر۔ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً اس میں عورت کو نعجہ کہا ہے اور وہ شاۃ کے معنی میں آتا ہے۔ وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا یہ كَفَلَهَا زَكَرِيَّا کی طرح ہے، اپنے ساتھ ملا لیا۔ وَعَزَّنِي مجھ پر غالب آیا، میری نسبت طاقتور ثابت ہوا۔ أَعْزَزْتُهُ میں نے اسے غالب کر دیا۔ فِي الْخِطَابِ یہ محاورہ کے طور پر ہے۔ کہا اس نے تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے اور بیشک اکثر شرکاء زیادتی کرتے ہیں.... إِنَّمَا فَتَنَّاهُ تک۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر کی قرأت میں فَتَّنَّاهُ یعنی تاء کی تشدید کے ساتھ ہے۔ پھر اس نے اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔ (آیت ۲۴)

۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي ص فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مجاہد نے دریافت کیا کہ کیا میں سورۂ ص میں سجدہ کروں؟ آپ نے آیت پڑھی۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ... فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فرماتے تمہارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ حضرات انبیائے اکرام کی پیروی کریں۔

۳۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

بَابٌ۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ وَقَوْلِهِ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي وَقَوْلِهِ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ مَحَارِيبَ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَا دُونَ الْقُصُورِ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ إِلَى قَوْلِهِ الشَّكُورُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ الْأَرَضَةُ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ إِلَى قَوْلِهِ الْمُهِينِ۔ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِنَاتُ صَفَنَ الْفَرَسُ رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِيَادُ السِّرَاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ أَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ أَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ۔

۳۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ سورۂ ص کا سجدہ ضروری نہیں ہے لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام :۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ، بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے (سورۂ ص، آیت ۳۰) لوٹنے والا، رجوع کرنے والا۔ اور اس کا قول کہ مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔ نیز اس کا قول کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو سلیمان کے ملک میں شیاطین پڑھتے تھے۔ اور ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا کہ صبح کو ایک ماہ کی مسافت اور شام کو ایک ماہ کی مسافت طے کرواتی۔ اور ہم نے اس کے لیے لوہے کا چشمہ بہا دیا۔ اور جنات اس کے سامنے کام کرتے.... من محاریب تک۔ بنیان محلات سے چھوٹی عمارتیں۔ اور تصاویر اور حوض جیسے لگن۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زمین کے بڑے گڑھوں کی طرح قدور راسیات سے الشکور تک۔ اور جب اس پر موت واقع ہوگئی تو دیمک نے ہی اس کی موت کا پتہ بتایا، جو اس کی لاٹھی کو کھا گئی اور جب وہ گر گیا.... المہین۔ مال کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے تو ان کی کونچیں اور گردنیں کاٹنے لگے کیونکہ وہ ان کی گردن اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے رہتے تھے۔ الاصفاد بندھن۔ مجاہد کا قول ہے کہ صافنات مشتق ہے صفن الفرس سے۔ دونوں میں سے ایک پاؤں اٹھا کر سُم کی نوک پر کھڑے ہو جانا۔ الجیاد تیز رفتار۔ جسدا شیطان۔ رخاء عمدہ، بہترین حیث اصاب جہاں چاہا۔ فامنن عطا کرے۔ بغیر حساب بغیر تکلیف اور مضائقہ کے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

بن جعفر حدثنا شعبة عن محمد بن زياد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إن عفريتا من الجن تفلت البارحة ليقطع علي صلاتي فأمكنني الله منه فأخذته فأردت أن أربطه على سارية من سواري المسجد حتى تنظروا إليه كلكم فذكرت دعوة أخي سليمان رب هب لي ملكا لا ينبغي لأحد من بعدي فرددته خاسئا عفريت متمرد من إنس أو جان مثل زبنية جماعتها الزبانية۔

۶۳۷۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال سليمان بن داود لأطوفن الليلة على سبعين امرأة تحمل كل امرأة فارسا يجاهد في سبيل الله فقال له صاحبه إن شاء الله فلم يقل ولم تحمل شيئا إلا واحدا ساقطا أحد شقيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو قالها لجاهدوا في سبيل الله. قال شعيب وابن أبي الزناد تسعين وهو أصح۔

۶۳۸۔ حدثني عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله أي مسجد وضع أول قال المسجد الحرام قلت ثم أي قال ثم المسجد الأقصى قلت كم كان بينهما قال أربعون ثم قال حيثما أدركتك الصلاة فصل والأرض لك مسجد۔

۶۳۹۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن عبد الرحمن حدثه أنه سمع أبا

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شریر جن میرے پاس اچانک آیا تاکہ میری نماز توڑ ڈالے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے رب! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام لوٹا دیا۔ عفریت سے مراد سرکش ہے، خواہ انسان ہو یا جن۔ جیسے زبنیۃ اس کی جمع الزبانیۃ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا۔ آج رات میں ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا ایسی ہر عورت سوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا ان شاء اللہ۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی اور اس بچے کا بھی ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہا ہوتا تو بچے پیدا ہوتے جو سب مرد اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔ شعیب اور ابن ابی الزناد نے نوّے بیویوں کی روایت کی ہے اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، مسجد حرام۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد اقصیٰ۔ میں عرض گزار ہوا، ان دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا، چالیس سال پھر فرمایا، جہاں تجھے نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لیا کرو تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری اور

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُوْلُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. وَلَا تُصَعِّرِ الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ.

٦٥٠. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ.

٦٥١. حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پروانے اور دوسرے کیڑے اس میں آ آ کر گرنے لگے۔ پھر فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک لڑکے کو لے کر بھاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بھیڑیا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ تمہارے لڑکے کو لے گیا ہے۔ وہ اپنا جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا چھری لاؤ میں برابر کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی۔ اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ سکین کا لفظ میں نے اسی روز سنا ورنہ ہم چھری کے لیے مدیہ کہا کرتے تھے۔

حضرت لقمان کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر۔ مختال فخور (سورۂ لقمان، آیت ۱۲ تا ۱۸) ولا تصعر منہ پھیر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت "الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کرتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے (سورۂ لقمان آیت ۱۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم" (سورۂ الانعام آیت ۸۲) نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بیشک

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

بَاب ۱۳۳۳ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ الْآيَةَ فَعَزَّزْنَا. قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ.

بَاب ۱۳۳۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا. إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا. قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا إِلَى قَوْلِهِ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. مِثْلًا يُقَالُ رَضِيًّا مَرْضِيًّا عِتِيًّا عَصِيًّا عَتَا يَعْتُو. قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ إِلَى قَوْلِهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا. وَيُقَالُ صَحِيحًا فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا فَأَوْحَى فَأَشَارَ يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا لَطِيفًا عَاقِرًا. الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ.

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

بَاب ۱۳۳۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا.

شرک بڑا ظلم ہے۔ (سورۂ لقمان، آیت ۱۳)

ان کے لیے گاؤں والوں کی مثال بیان کرو۔

مجاہد نے کہا کہ فَعَزَّزْنَا سے ہم نے مضبوط کیا مراد ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طائرکم سے تمہاری مصیبتیں مراد ہیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی، جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔ عرض کی اے میرے رب! میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبوکا پھوٹا ..... قبل سمیا۔ (سورۂ مریم، آیت ۲ تا ۷) ابن عباس کا قول ہے کہ یہ رضیا مرضیا کی طرح ہے۔ عتیا نافرمانا عتو سے ہے۔ عرض کیا اے رب میرے لڑکا کس طرح ہوگا ..... لیال سویا تک۔ اس سے مراد صحیح سالم ہے۔ پھر وہ محراب سے اپنی قوم کے پاس آیا۔ ہم نے دی خوشی ان کے لیے کہ صبح و شام خدا کو پاکی بیان کرو۔ فاوحیٰ اشارہ کیا۔ اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑو ..... یبعث حیا تک۔ حفیا مہربان۔ عاقرا اس بارے میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر اوپر چڑھے۔ یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا۔ پس اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا جبرئیل۔ دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ جب وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیکھا، یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرئیل نے کہا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو سلام کرو۔ میں نے دونوں کو سلام کیا۔ انھوں نے جواب کے بعد کہا، بھائی صالح اور نبی صالح مرحبا۔

حضرت مریم کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اور کتاب میں مریم کو یاد کرو، جب اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاٰلُ عِمْرٰنَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ عِمْرٰنَ وَاٰلِ يٰسِيْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيُقَالُ اٰلُ يَعْقُوْبَ اَهْلُ يَعْقُوْبَ فَاِذَا صَغَّرُوْا اٰلَ ثُمَّ رَدُّوْهُ اِلَى الْاَصْلِ قَالُوْا اُهَيْلٌ

ایک جگہ الگ گئی (سورۂ مریم، آیت ۱۶)۔ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا: اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی (سورۂ آل عمران، آیت ۴۵)۔ بیشک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے (سورۂ آل عمران، آیت ۳۳)۔ آل یاسین اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا بیشک ابراہیم کے سب سے نزدیک وہ لوگ تھے جنہوں نے اس کی پیروی کی۔ آل یعقوب سے حضرت یعقوب کے اہل مراد ہیں، اصل میں یہ لفظ اہل ہے تصغیر کے باعث اصل کی جانب لوٹاتے ہیں جیسے اُہَیل۔

۳۱۵۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی آدمی پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوتا ہے اور شیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ چیختا ہے ماسوائے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ پھر حضرت ابوہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: اِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (سورۂ آل عمران، آیت ۳۶)

باب وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ كَفَلَهَا ضَمَّهَا مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُوْنِ وَشِبْهِهَا۔

حضرت مریم کا انتخاب۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اے مریم! اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۴۲ تا ۴۴)

۳۱۵۴- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اپنے وقت کی بہترین عورت مریم بنت عمران تھیں اور اپنے وقت کی بہترین عورت خدیجہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

بابٌ ۳۳ قَوْلُهُ تَعَالَى إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ

إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ يُبَشِّرُكِ وَيَبْشُرُكِ وَاحِدٌ وَجِيهًا شَرِيفًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْمَسِيحُ الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَهْلُ الْحَلِيمُ. وَالْأَكْمَهُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ. وَقَالَ غَيْرُهُ مَنْ يُولَدُ أَعْمَى.

۷۵۵ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَوْلُهُ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ كَلِمَتُهُ كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهُ وَرُوحٌ مِنْهُ أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوحًا. وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ.

۷۵۶ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

حضرت عیسیٰ کے میلاد کی بشارت

ارشاد باری ہے: اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا، اے مریم! ... کن فیکون تک (سورۂ آل عمران، آیت ۴۵ تا ۴۷) يُبَشِّرُكِ اور يَبْشُرُكِ ہم معنی ہیں۔ وَجِيهًا شرف والا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مسیح سے صدیق مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الکہل سے حلیم و بردبار مراد ہے۔ الاکمہ جو دن میں دیکھے لیکن رات میں نہ دیکھ سکے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی تمام کھانوں پر۔ مردوں میں تو کامل بہت گزرے ہیں لیکن عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قریش کی عورتیں دوسری عورتوں سے بہتر ہیں، بچوں سے بہت محبت رکھنے والی اور خاوند کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس کے بعد فرماتے: مریم بنت عمران نے کبھی اونٹ پر سواری نہیں کی۔ ایسا ہی زہری کے بھتیجے اور اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: اے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ۔ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح، تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو، باز رہو اپنے بھلے کو، اللہ تو ایک ہی خدا ہے، پاکی ہے اسے اس سے کہ اس کا کوئی بچہ ہو۔ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی ہے کارساز۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۷۱) ابو عبیدہ کا قول ہے کہ کلمہ سے مراد کُن فیکون ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ روح منہ کا مطلب انہیں زندہ کر کے ذی روح بنا دیا۔ لہٰذا تین خدا نہ کہو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ.

بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو مریم کی طرف ڈالا گیا اور اس کی طرف کی روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔ ابو الولید، ابن جابر، عمیر، جنادہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل کرے گا۔

بَابٌ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا

نَبَذْنَاهُ: أَلْقَيْنَاهُ. اعْتَزَلَتْ. شَرْقِيًّا: مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ. فَأَجَاءَهَا: أَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ، وَيُقَالُ أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا. تَسَّاقَطْ: تَسْقُطْ. قَصِيًّا: قَاصِيًا. فَرِيًّا: عَظِيمًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نِسْيًا لَمْ أَكُنْ شَيْئًا. وَقَالَ غَيْرُهُ: النِّسْيُ الْحَقِيرُ. وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حِينَ قَالَتْ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا. قَالَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ: سَرِيًّا نَهَرٌ صَغِيرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ.

حضرت عیسیٰ کا میلاد۔

اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف ایک جگہ الگ گئی (سورۂ مریم، آیت ۱۶)۔ نبذناہ ہم نے اسے ڈال دیا، وہ ایک طرف ہو گئی۔ شرقیاً مشرق کی طرف۔ فاجاءھا جئت کا باب افعال ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ الجاھا سے ہے یعنی مجبور و مضطر کر دیا۔ تساقط گرانے کی۔ قصیاً دور۔ فریاً بڑی بات۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نسیاً سے کسی چیز کا معدوم ہونا مراد ہے۔ اور دوسرے حضرات کا قول ہے کہ النسی حقیر چیز کو کہتے ہیں۔ ابو وائل کا قول ہے کہ حضرت مریم یہ جانتی تھیں کہ متقی عقلمند ہوتا ہے اس لیے انہوں نے کہا کہ اگر تو متقی ہے۔ وکیع، اسرائیل، ابو اسحاق، براء سے مروی ہے کہ سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو سَرِیّاً کہتے ہیں۔

٢٥٠ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ. وَكَانَتِ امْرَأَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گہوارے میں تین بچوں نے کلام کیا ہے، ایک حضرت عیسیٰ، دوسرا یہ کہ بنی اسرائیل میں جریج نامی ایک آدمی تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ نے آکر اسے آواز دی۔ وہ یہی سوچتا رہا کہ والدہ کو جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں لیکن اس کی والدہ نے کہا: اے اللہ! اسے اس وقت تک نہ مارے جب تک کسی زانیہ کی شکل نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانے میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آئی اور بدکاری کے لیے گفتگو کرنے لگی۔ اس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس چلی گئی اور اسے اپنے اوپر قابو دیا۔ پھر اس نے لڑکا جنا اور کہنے لگی کہ یہ جریج کا ہے۔ لوگوں نے آکر اس کے عبادت خانے کو مسمار کر دیا، اسے نیچے اتار دیا اور گالیاں دیں۔ پس اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر لڑکے کے پاس آکر کہنے لگا: اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ جواب دیا: چرواہا۔ لوگوں نے کہا: ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں۔ کہا: نہیں، تم صرف مٹی کا بنا دو۔ تیسرا وہ جس کو بنی اسرائیل

تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنْ الْجَبَابِرَةِ وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ.

۴۵۸ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

۴۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ

کہ ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار گزرا، وہ کہنے لگی: یا اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنا دینا۔ بچے نے اس کی پستان چھوڑ دی، سوار کی جانب متوجہ ہوا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اس کے بعد پھر پستان چوسنے لگا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انگلی چوستے دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی کا گزر ہوا۔ کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ لڑکے نے اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہنے لگا: اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ اس نے بچے سے پوچھا: یہ کیوں؟ جواب دیا: وہ سوار ظالموں میں سے ہے اور اس عورت کو لوگ کہتے ہیں کہ چوری کرتی ہے، حالانکہ یہ ان میں سے کوئی کام نہیں کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یوں بتایا کہ وہ دبلے پتلے، دراز قد، سیدھے بالوں والے ایسے آدمی ہیں جیسے قبیلہ شنوءہ کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان فرمایا کہ میانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تر و تازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا: ان میں جو مرغوب خاطر ہو لے لیجئے۔ میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ پس کہا گیا کہ آپ نے فطرت کی راہ پائی ہے یا آپ نے فطرت کو پا لیا ہے۔ اگر آپ شراب لیتے تو امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: (شب معراج) میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں، رہے موسیٰ تو وہ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے گویا قبیلہ

الزُّطِّ۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلاَ إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعَرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، وَهْوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلاً وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ. تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ لاَ وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلَكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعَرِ، يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَّالُ. وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالأَنْبِيَاءُ أَوْلاَدُ عَلاَّتٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ.

زط کے مرد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز لوگوں میں دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال کانا ہوگا۔ اس کی داہنی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔ میں نے آج رات خواب میں ایک شخص کو کعبہ کے پاس دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے، بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے ہیں اور داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ جنہیں میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ دجال ہے۔ اسے عبیداللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں۔ بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایک دفعہ میں سویا ہوا خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے، سیدھے بال ہیں، دو آدمیوں سے ٹیک لگا کر جا رہا ہے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا وہ سر سے بال نچوڑ رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: ابن مریم ہیں۔ میں نے نگاہ التفات سے دیکھا تو ایک آدمی اور نظر آیا جس کا رنگ سرخ، جسم موٹا اور بال گھنگریالے ہیں۔ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ جیسے پھولا انگور جیسی ہے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ لوگوں میں وہ ابن قطن سے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں ابن مریم کے سب سے نزدیک ہوں اور سارے انبیاء علاتی اولاد کی طرح ہیں۔ میرے اور ان (حضرت عیسیٰ) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

۶۶۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے نزدیک ہوں اور سارے انبیاء علاتی بھائی ہیں، کیونکہ ان کی والدہ تو جدا جدا ہیں لیکن دین سب کا ایک ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا۔ (آگے مذکورہ متن حدیث)

۶۶۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، کیا تو نے چوری کی؟ اس نے جواب دیا، ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے فرمایا، میں خدا پر یقین رکھتا ہوں

۶۶۵ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مجھے اتنا نہ بڑھانا جتنا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا ہے، کیونکہ میں بھی اس کا بندہ ہوں، لہٰذا تم یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

۶۶۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دوہرا ثواب ملے گا۔ جو آدمی حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا اور اب مجھ پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دوہرا ثواب ملے گا۔ اور جو غلام اپنے پروردگار سے ڈرے اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لیے بھی دوہرا ثواب ہے۔

۶۶۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم اکٹھے کیے جاؤ گے تو ننگے پیر، ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ہم نے جیسے اسے پہلے بنایا تھا ایسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے جو ہمارے ذمہ ہے، ہم نے اس کو ضرور کرنا ہے (سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۴) پھر سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا، وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ پھر میرے

عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ فَذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

اور بائیں جانب سے میرے چند ساتھیوں کو پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ یہ بیشک مرتد ہو گئے تھے اور آپ کے جدا ہوتے ہی اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے پھر میں وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ۔ اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے ... الحکیم (سورۃ المائدہ آیت ۱۱۷، ۱۱۸)

باب ۳۴۹ نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔ اور کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا (سورہ النساء آیت ۱۵۹)

۶۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ عقیل اور اوزاعی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں اور قرب قیامت کے نزدیک خروج دجال کے بعد ان کا آسمان سے نازل ہوگا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ نبی ہوتے ہوئے وہ امت محمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت میں باقی دنیاوی زندگی گزاریں گے اور شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اجتہادی مسائل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد سے ملتا جلتا ہوگا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم گویا فہم نبوت کے بالکل قریب تھا۔ اس وقت حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی قیادت کر رہے ہوں گے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مسلمانوں کی قیادت سنبھالنے کے لیے عرض کریں گے لیکن وہ امام مہدی کو قیادت پر بحال رکھیں گے۔ اس حدیث میں اسی بات کا ذکر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵۰ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل کے واقعات۔

٧٧٠. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ. قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ۔ جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی پس جو آدمی تم میں سے اس کے پیچھے چلا جائے تو وہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اگلے زمانوں کے کسی آدمی کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا۔ کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ وہ کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ۔ کہنے لگا میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا تھا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا۔ ایک آدمی کی جب موت قریب آئی، اس کی زندگی سے مایوسی ہو گئی تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں پیس لینا۔ جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ دریا میں ڈال دینا۔ غرضیکہ وارثوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا اکٹھے کر کے پوچھا۔ تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا۔ تیرے ڈر سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمرو نے ان سے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا۔

---

٧٧١. حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دم نزع آیا تو آپ نے چہرۂ انور پر چادر ڈال لی۔ جب گرمی محسوس ہوئی تو اسے رخ پر نور سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا

٦٦٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

٦٦٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ.

٦٦٤۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

٦٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ وَتَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ. تَابَعَهُ شُعْبَةُ

پرسے ہٹا لیا۔ اسی حالت میں آپ نے فرمایا، یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس فعل سے بچنا چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا، لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا، پس اللہ تعالیٰ نے جو انہیں حکمران بنایا تھا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طور اطوار کی اندھی پیروی کرو گے بالشت کے برابر بالشت اور میٹر کے برابر میٹر یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں جا گھسو گے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا، اور کون ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اطلاعِ نماز کے لیے لوگوں نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا مشورہ دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا (آخر میں) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہیں کوکھ پر ہاتھ رکھنا ناپسند تھا اور فرمایا کرتی تھیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں۔ شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت

عَنِ الْاَعْمَشِ۔

١٧٧٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔

١٧٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔ تَابَعَهٗ جَابِرٌ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٧٧٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوْا

کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہاری مزدوری کے وقت کی مثال ایسی ہے جیسی نماز عصر سے غروب آفتاب تک کی مثال۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کے اوقات کار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مزدوروں سے کہے کون ہے جو ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک کام کرے؟ پس یہود نے ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا۔ کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے عوض کام کرے؟ پس نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے؟ پس وہ تم ہو جنھوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کیا اور اجرت میں دو قیراط پائے۔ خبردار ہو جاؤ کہ تمہارا اجر دگنا ہے۔ اس پر یہود و نصاریٰ ناراض ہو کر کہنے لگے۔ ہم نے کام زیادہ کیا مزدوری تھوڑی ملی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے؟ جواب دیا، نہیں۔ فرمایا، یہ تو میرا فضل ہے کہ جس کو جتنا چاہوں دے دوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت فرمائی کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اسے پگھلا کر فروخت کر لیا کرتے تھے۔ اس کو حضرت جابر نے بھی حضرت ابوہریرہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے سیکھ کر دوسروں کو پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت ہو۔ اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان

عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

۹۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے لیکن تم ان کے خلاف کیا کرو۔

۹۸۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدَبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

حسن سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی تھی اور وقت سے ہم بھولے نہیں نہ یہ خوف کہ جندب نے رسول خدا پر جھوٹ بولا ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو زخم آگیا۔ اس نے بے قرار ہو کر چھری لی اور اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون نہ تھما جاری ہوا کر وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے خود فیصلہ کر کے میرے حکم پر سبقت کی لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

بَابُ حَدِيثِ أَبْرَصَ وَأَعْمَى وَأَقْرَعَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ.

بنی اسرائیل کے کوڑھی، اندھے اور گنجے کا واقعہ۔

۹۸۱ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى بَدَا لِلَّهِ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے (۱) کوڑھی (۲) اندھا (۳) گنجا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ کوڑھی کے پاس آکر پوچھنے لگا۔ تجھے کون سی چیز سب سے پسند ہے؟ کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور خوبصورت جلد تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور خوبصورت جلد دے دی۔ پھر پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے میں سے کس نے اونٹ مانگا اور کس نے گائے۔ اسے گابھن اونٹنی دے دی گئی اور

حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ
فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ
أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ
شَكَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا
الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ
إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَذِرَنِي
النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ
فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً
حَامِلًا. قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ
شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ
بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ
فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً
وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ
مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ
ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا
بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي
أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَ
الْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ
إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ
تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ
فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ
كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي
صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِ
هَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ
إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ مَا كُنْتَ وَ
أَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ
وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي

کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا
اور کہنے لگا، تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟ کہنے لگا خوبصورت
بال اور یہ گنج جاتی رہے تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے
ہاتھ پھیرا تو گنجا پن جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے
دئیے پوچھا، تجھے کونسا مال زیادہ پیارا ہے؟ جواب دیا گائے
لہذا اسے گابھن گائے دی اور کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔
پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا، تجھے کیا چیز پسند
ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے، تاکہ میں لوگوں
کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی
لوٹا دی۔ پھر دریافت کیا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟
کہنے لگا، بکری۔ فرشتے نے اسے گابھن بکری دے دی۔ تینوں
کے جانوروں نے خوب بچے جنے یہاں تک کہ اس کے اونٹوں
سے وادی بھر گئی، دوسرے کی گایوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے۔
فرمایا پھر فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی کی سابقہ شکل و صورت میں گیا اور
کہنے لگا، میں غریب آدمی ہوں، مسافری میں زاد راہ ختم ہو گیا
ہے، خدا کے سوا منزل مقصود پر کوئی پہنچانے والا نہیں اور پھر!
کوئی نہیں بجز خدا اور تمہارے سوالی ہوں تم سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس
نے تمہیں اچھا رنگ، اچھی جلد اور اونٹ عطا فرمایا کہ اس سفر میں
میرے پہنچنے کا بندوبست کر دو۔ کہنے لگا، میں نے بہت
سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ فرشتے نے کہا، شاید میں
تمہیں پہچانتا ہوں۔ کیا تم کوڑھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت
کرتے تھے، غریب تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا،
یہ مال تو مجھے آباؤاجداد کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا،
اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ
گنجے کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں آیا اور اس سے بھی
اسی طرح کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوڑھی کی طرح
سوال رد کر دیا۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں
پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس کی صورت
میں آ کر کہنے لگا، میں غریب مسافر ہوں، سفر میں زاد راہ ختم ہو گیا

سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ. فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ.

خدا اور تمہارے سوا منزل مقصود پر پہنچانے والا اور کوئی نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری بینائی واپس لوٹائی، تاکہ میں سفر طے کر سکوں۔ جواب دیا، واقعی میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے بینائی دی، میں غریب تھا مجھے غنی کیا پس تم جتنا مال چاہو لے لو۔ خدا کی قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا جو تم اللہ کے لیے لوگے۔ فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم تینوں کو آزمایا گیا ہے تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ ــــ ۱۴

بَابُ حَدِيثِ الْغَارِ

٣٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا

غار کا واقعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش آ گئی وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ سو اتفاق کہ غار کا منہ ایک پتھر سے بند ہو گیا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے انہیں اب سچائی کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ تم میں سے ہر آدمی اس کام کو بیان کر کے دعا کرے جس میں وہ خود کو سچا سمجھتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے تین صاع چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ وہ اپنے چاول میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاول بو دیے۔ ان سے اتنا غلہ ہوا کہ میں نے گائیں خرید لیں۔ پھر وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا یہ گائیں لے جاؤ، یہ انہیں سے ہیں۔ وہ کہنے لگا میں نے تو صرف تین صاع چاول لینے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں انہی تین صاع چاولوں سے خریدی ہوئی ہیں۔ پس وہ انہیں ہانک کر لے گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے محض تیرے خوف سے کیا تھا تو ہمارا غم دور فرما دے۔ پس وہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے۔ میں روزانہ رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پہلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا پھر اپنے بال بچوں کو۔ میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی ناگوار تھا کہ دودھ پلائے بغیر انہیں چھوڑ کر

وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا.

باب ۲۵۲

۶۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ.

جاگ اٹھیں، یہاں تک کہ ان کے انتظار میں وہیں کھڑا رہا۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا تھا تو ہماری مشکل آسان فرما دے۔ پس پتھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا یہاں تک کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ تیسرا شخص کہنے لگا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے پیاری تھی اور میں دل و جان سے اسے چاہتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کروں لیکن وہ سو دینار لیے بغیر رضامند نہیں ہوتی تھی۔ میں نے تگ و دو کی تو سو دینار حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے سپرد کر دیئے۔ اس نے خود کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی: خدا سے ڈر اور شرعی حق کے بغیر بکارت کو نہ توڑ۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور سو دینار بھی چھوڑ دیئے۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا صرف تیرے خوف سے کیا تھا، تو ہمیں راستہ عطا فرما دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دے دیا اور وہ باہر نکل آئے۔

بعض متفرق حالات و واقعات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ کہنے لگی: اے اللہ! مرنے سے پہلے میرے بیٹے کو اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری جسے لوگ گھسیٹ رہے تھے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ بچے نے کہا: اے اللہ! مجھے ایسا ہی بنانا۔ پھر کہا کہ وہ سوار کافر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر اس کے متعلق کہیں کہ یہ چوری کرتی ہے تو یہ کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب پیاس سے مرجائے گا۔ اسی اثنا میں بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال حج کیا تو منبر پر پاسبان کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لے کر فرمایا۔ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ فرمایا کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال جوڑے۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانۂ ماضی کی تم سے پہلی امتوں میں محدث حضرات (صاحب کشف والہام) ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت کے اندر تم میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ. قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ.

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ

اس نے جواب دیا، نہیں ہو سکتی۔ اس نے راہب کو بھی ملک عدم پہنچا دیا وہ اسی طرح مسئلہ پوچھتا رہا، یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی نے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا۔ قضائے الٰہی سے راستے میں اسے موت آگئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آکر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی کی طرف وہ جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے پرے ہٹ جانے کا حکم فرمایا پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جائے وفات سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو۔ تو اس بستی سے ایک بالشت نزدیک نکلا۔ پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا:۔ ایک آدمی اپنے بیل کو ہانکے لیے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے لگا۔ بیل نے کہا ہمیں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ ہمیں کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ حیران رہ گئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا: میں اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی، حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا: ایک آدمی ریوڑ چرا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری لے بھاگا اس نے کوشش کر کے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے کہا: اس روز بکری کون چھڑائے گا جب میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگ متعجب ہو کر کہ بھیڑیا کلام کر رہا ہے، فرمایا: میں اس واقعے کی صداقت پر یقین رکھتا

قَالَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ.

وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اور وہ وہاں موجود نہ تھے اس کو حضرت ابوھریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

---

٦٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی آدمی نے دوسرے سے ایک زمین خریدی۔ پھر اس میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا۔ مشتری نے بائع سے کہا کہ اپنا سونا لے لیجئے کیونکہ میں نے آپ سے زمین خریدی ہے نہ کہ سونا۔ زمین والے نے کہا زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب کو فروخت کیا ہے۔ آخر کار انہوں نے ایک آدمی کو فیصلے کے لیے منصف مقرر کیا۔ منصف نے دونوں سے دریافت کیا، آپ کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا، میری ایک لڑکی ہے۔ منصف نے کہا، ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرکے باقی کو خیرات کر دو۔

٦٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُوْنِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے طاعون کے بارے میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہو، بیان فرمائیں۔ حضرت اسامہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ طاعون ایک گندگی ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں میں۔ جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بطور فرار اختیار کرکے نہ نکلو۔ ابوالنضر کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو فرار ہونے کی غرض سے ہی نکلے گا۔

۶۹۱- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا داود بن أبي الفرات حدثنا عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فأخبرني أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء وأن الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من أحد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كتب الله له إلا كان له مثل أجر شهيد۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے، جس پر اللہ چاہتا ہے بھیج دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو طاعون میں پھنس جائے لیکن اپنے شہر ہی میں صبر سے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھے کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے پہنچ نہیں سکتی تو اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

۶۹۲- حدثنا قتيبة بن سعيد ليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا ومن يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه أسامة فقال أتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب ثم قال إنما أهلك الذين قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد وايم الله لو أن فاطمة ابنة محمد سرقت لقطعت يدها۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کون کرے؟ بعض آدمیوں نے کہا حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ رسول خدا کے چہیتے ہیں۔ پس اس بارے میں حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا، بے شک تم سے پہلے اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

۶۹۳- حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن ميسرة قال سمعت النزال بن سبرة الهلالي عن ابن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رجلا قرأ آية وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ خلافها فجئت به النبي صلى الله عليه

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنی تھی کہ آپ نے اس کے خلاف پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم دونوں ٹھیک ہو لیکن

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا.

آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہوگئے تھے۔

۳۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مارتے مارتے لہو لہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پرنور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے:- اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

۳۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ. وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے وافر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا، میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے نیکی کا کبھی کام نہیں کیا۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو جمع کر کے فرمایا: تجھے اس چیز نے آمادہ کیا؟ جواب دیا: تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوش رحمت میں لے لیا۔ اسے حضرت ابو سعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

۳۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں وہ حدیث کیوں نہیں سناتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا میں نے آپ کو سنا ہے کہ ایک آدمی کو جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا تو اپنے اہل و عیال کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلانا، جب وہ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا۔ پس اللہ

فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ. قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ.

۶۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ. وَقَالَ فِي يَوْمٍ رَاحٍ.

۶۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.

۶۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ. وَقَالَ غَيْرُهُ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ.

۷۰۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا

نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا تیرے ڈر سے۔ پس اس کی مغفرت فرمادی گئی۔ حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ جب وہ بیان کر رہے تھے تو میں سن رہا تھا۔

موسیٰ، ابو عوانہ، عبدالملک کی روایت میں مذکورہ حدیث کے اندر ہے کہ اس نے کہا: جس روز تیز ہوا چلے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب تو کسی غریب آدمی سے قرض مانگنے جائے تو درگزر سے کام لینا، شاید اس کے باعث اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ جب وہ (مرکر) بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنی جان پر گناہوں کا بوجھ لادتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پالیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہو۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزا کو جمع کر دے۔ زمین نے تعمیل کی۔ جب وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا تو اس سے فرمایا گیا: جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ جواب دیا: اے رب! تیرے خوف نے۔ پس اسے بخش دیا۔ دوسری روایت میں مخافتک یا رب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کے باعث عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو ایسا باندھ کر رکھا کہ وہ مر گئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔

حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِي النَّارِ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

کیونکہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اور ہمیشہ باندھے رکھتی تھی، چھوڑتی بھی نہ تھی تاکہ کم از کم وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔

حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلام نبوت میں سے لوگوں نے یہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں نے کلمات نبوت میں سے یہ کھ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کیے جا۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنی ازار (چادر، تہبند) لٹکائے جا رہا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جائے گا۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے بھی زہری سے یہ روایت کی ہے۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی پیچھے ہیں اور قیامت کے روز سب سے آگے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد، تو یہ وہ دن (جمعہ) ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تو یہود کو اگلا دن ملا یعنی ہفتہ اور نصاریٰ کو اس سے بھی اگلا (اتوار) روز ملا۔ اس روز (جمعہ کو) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات روز بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھو ڈالے۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما آخری مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں خطبہ

بْنَ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہود کے سوا ایسا کوئی اور کرتا ہو اور بالوں کو اس طرح جوڑ کر گچھا بنانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (جھوٹ) کا نام دیا ہے۔ اسے غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْمَنَاقِبِ

مناقب کا بیان

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. الشُّعُوبُ. النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذٰلِكَ.

انسان کی بزرگی تقویٰ سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے (سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)۔ اور ارشاد ربانی ہے: اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے (سورۃ النساء، آیت ۱) اور دور جاہلیت کے دعاوی سے کیا چیز منع ہے۔ شعوب سے دور کا نسب اور قبائل سے نزدیک کا نسب مراد ہے۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شعوب سے (وجعلناکم شعوبا وقبائل میں) بڑے قبیلے اور قبائل سے ان کی شاخیں مراد ہیں۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا: ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو یوسف اللہ کا نبی سب سے معزز ہے۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ

کلیب بن وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ یعنی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ مضر سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں مضر کی

مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ۔

بَابٌ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

اس شاخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔

کلیب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ میرے خیال میں جن کا نام زینب ہے، انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور لکڑی کے کھدائی والے برتنوں سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا مضر سے تھے؟ جواب دیا، اور کن میں سے تھے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے، جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہی خاندان دور اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ اور تم اچھے آدمی کو دیکھو گے کہ عام آدمیوں کو اس سے سخت نفرت ہوگی اور برے آدمی کو دیکھو گے کہ اس کے دو منہ ہوں گے۔ ایک منہ سے کر ان کے پاس جائے گا اور دوسرا منہ لے کر ان کے پاس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ اس شان کے ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، زمانہ جاہلیت میں جو قبیلے بہتر تھے وہی زمانہ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ تم آج اسے بہترین انسان دیکھو گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت تھی لیکن کیسی شان سے دائرہ اسلام میں آ کر گرا۔

قرابت اور بعض ایسی بری چیزوں کا بیان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي

شعبة حدثني عبد الملك عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما الا المودة في القربى قال فقال سعيد بن جبير قربى محمد صلى الله عليه وسلم فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش الا وله فيه قرابة فنزلت عليه الا ان تصلوا قرابة بيني وبينكم.

١٣. حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن اسماعيل عن قيس عن ابي مسعود يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم من ههنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب في الفدادين اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر في ربيعة ومضر.

١٤. حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الفخر والخيلاء في الفدادين اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم والايمان يمان والحكمة يمانية سميت اليمن لانها عن يمين الكعبة والشام لانها عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانب الايسر الاشأم.

باب مناقب قريش

١٥. حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال كان محمد بن جبير بن مطعم يحدث انه بلغ معاوية وهو عنده في وفد من قريش ان عبد الله بن عمرو بن العاص يحدث انه سيكون ملك من قحطان فغضب معاوية فقام فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فانه بلغني ان رجالا منكم يتحدثون احاديث ليست في كتاب الله ولا

القربیٰ کی تفسیر میں مروی ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ قربیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے۔ ان کا بیان ہے کہ قریش کی کوئی شاخ (قبیلہ) ایسی نہیں کہ جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نہ ہو اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے درمیان قرابت کو تو قائم رکھو۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا۔ فتنے اس جانب سے اٹھیں گے یعنی مشرق سے اور ظلم پرستی اور سنگ دلی اُن کی خیموں والوں میں ہے اور اونٹ گائے کی دم کے پاس کھڑے ہو کر چلانا ربیعہ اور مضر میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فخر و غرور اونٹ والوں میں ہے، سکون بکری والوں کے پاس ہے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت یمانی ہے۔ یمن کا نام اسی لیے یمن رکھا گیا کہ یہ کعبہ کے دائیں جانب ہے اور شام کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ المشأمۃ بائیں جانب۔ بایاں ہاتھ۔ الشؤمی بائیں جانب ہے الأشأم بھی کہتے ہیں۔

قریش کے مناقب۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہنچی جبکہ یہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ قحطان میں سے عنقریب ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا۔ بیشک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں

تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ.

١٦١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

١٦١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ إِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٦١٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

١٦١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ

ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ تم میں جاہل ہیں۔ پس ان خرافات باتوں سے بچو کیونکہ یہ تمہیں گمراہ کرنے والی ہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اس وقت تک قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے ساتھ بنی زہرہ کے چند آدمیوں کو لے کر حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے سبب وہ ان کے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے آزاد کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی آقا نہیں ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے محبوب

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ. فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ، عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ. فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ. فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغُ.

بَابُ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ.

٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ. وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ.

بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ.

٢١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ

حضرت عبداللہ بن زبیر تھے اور وہ بھی ان کے بڑے قدردان تھے۔ حضرت صدیقہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انہیں روزی میسر فرماتا تو راہِ خدا میں اسے دے دیتیں اور اپنے پاس کچھ نہیں رکھتی تھیں۔ ایک روز حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہہ دیا کہ ان کے ہاتھ کو روکنا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ روکے جاتے ہیں؟ میں نذر مانتی ہوں کہ اس سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ انہوں نے قریش کے متعدد افراد سے سفارش کروائی اور خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ننھیال والوں سے لیکن انہوں نے سب کو انکار کر دیا۔ پھر زہریوں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال والوں میں سے خاص طور پر عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ جب حضرت صدیقہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کریں تو تم چھپ جانا۔ پس ایسا کیا گیا۔ پھر حضرت صدیقہ کے پاس دس غلام بھیجے گئے تو انہوں نے آزاد کر دیئے۔ اس کے بعد وہ بار بار بھیجتے رہے

قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ پس انہوں نے قرآن کریم کو مصاحف کی شکل میں لکھا۔ حضرت عثمان نے قریش کے تینوں آدمیوں کی جماعت سے فرمایا کہ جب کسی لفظ کے بارے میں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

یمن کی نسبت حضرت اسمٰعیل کی طرف ہے

بنو اسلم بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر بھی ان کے خزاعہ خاندان سے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی جانب تشریف لے گئے تو ان کے کچھ لوگوں کو بازار میں تیر اندازی کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے بنو اسمٰعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے جد اعلیٰ بھی تیر انداز تھے اور

وَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں یعنی ان میں سے ایک فریق کے ساتھ پس دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا؟ تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے ہم کس طرح تیر چلائیں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا اچھا تیر اندازی کرو۔

بَابٌ ۲۹۱

نسب بدلنا سخت گناہ ہے

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ۔

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے یا ایسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جس کو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے فرمائی نہ ہو۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کفار حائل ہیں جس کے باعث ہم حرمت والے مہینوں کے سوا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے مجبور ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور پیچھے ان کی خبر ان تک بھی پہنچائیں، جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ (۱) اللہ پر ایمان رکھنے یعنی اس بات کی گواہی دینے کی کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا إِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

(۳) زکوٰۃ دینے اور (۴) مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ کے لیے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۱) کدو کے برتنوں (۲) سبز لاکھی برتنوں (۳) لکڑی کے کرید سے ہوئے برتنوں اور (۴) روغنی برتنوں (ظروف شراب) سے منع کرتا ہوں۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار ہو جاؤ فتنہ ادھر ہے، مشرق کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے، یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ۔

اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کا ذکر

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے دوست ہیں، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بر سر منبر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی، قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی مرحمت فرمائی، قبیلہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سلامتی عطا فرمائی اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرما دی۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَمِنْ بَنِيْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ۔

۳۹، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُهٗ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُهٗ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِّنْهُمْ

بَابُ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

۳۹، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

۳۹، حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَخْزَمَ قَالَ اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِيْ مُثَنَّى ابْنُ سَعِيْدٍ

کیا تمہاری نظر میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل سے تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو ذلیل و خوار اور نامراد ہوگئے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ وہ بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اقرع بن حابس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم، غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب راوی کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی لیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اسلم، غفار، مزینہ اور غالباً جہینہ کو بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر دیکھتا ہے جو خائب و خاسر ہوگئے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک وہ قبیلے ضرور ان سے بہتر ہیں۔

بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا۔ جب وہ جمع ہوگئے پھر ان سے فرمایا۔ کیا تمہارے اندر کوئی غیر تو نہیں ہے؟ کہنے لگے۔ ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

آب زمزم کا واقعہ اور حضرت ابوذر کا مسلمان ہونا

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا، کیا میں تم سے حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ بیان نہ کروں!

النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ
عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى
قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا
أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ
لِأَخِي انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ
ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ
بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ
فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ
لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ
مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ
فَقَالَ كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي
عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ
إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ
بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ
يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ
مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ
الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ قَالَ
فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ
هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي
لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ
أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هَذَا
وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ
رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ
كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضَى
وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ
مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ
فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ

ہم نے کہا ضرور بیان فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذر نے بتایا کہ میں
قبیلہ غفار کا فرد تھا۔ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ
کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ جا کر اس سے گفتگو کریں اور مجھے
بتائیں کہ اس کے متعلق کیا جانیں۔ چنانچہ وہ گئے اور ملاقات کر کے جب واپس لوٹے
تو میں نے حقیقت پوچھی۔ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم! میں نے ایسے آدمی
کو دیکھا جو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا، مجھے
آپ کی اس خبر سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا۔ پس توشہ اور عصا
لے کر خود چل پڑا جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو وہاں کے کسی فرد سے
شناسائی نہ تھی اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا۔ اس لیے زمزم کا پانی پیتا
اور مسجد حرام میں پڑا رہتا۔ ایک دفعہ حضرت علی میرے پاس سے گزرے
اور فرمانے لگے: یہ شخص مسافر معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔
فرمایا میرے ساتھ گھر چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا لیکن نہ میں نے ان سے کچھ
پوچھا اور نہ انہوں نے مجھے کچھ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا
تاکہ ان کے متعلق کسی سے کچھ دریافت کروں۔ لیکن کوئی ایسا شخص نہ تھا
جو آپ کے متعلق کچھ بتاتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر دوبارہ حضرت علی میرے پاس
سے گزرے اور انہوں نے فرمایا، کیا ابھی منزل مقصود کا آپ کو کوئی پتہ
نہیں لگا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا میرے ساتھ چلیے۔ پھر فرمایا، آپ اس
شہر میں کس غرض سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، جو کچھ میں بتاؤں کیا اسے
آپ صیغۂ راز میں رکھیں گے؟ جواب دیا، میں ایسا ہی کروں گا۔ میں نے کہا،
ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہاں کے کسی شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں
نے خود ملاقات کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت علی نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو
آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں خود ان کے پاس جا رہا ہوں لہٰذا
آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ جہاں میں جاؤں آپ بھی وہاں چلیں اور اگر میں
کسی کو دیکھوں کہ اس سے آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیوار کے پاس
کھڑا ہو جاؤں گا گویا میں اپنا جوتا درست کر رہا ہوں اور آپ آگے نکل
جائیں۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا، یہاں تک کہ وہ
ایک مکان میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بارگاہ نبوت میں
حاضر ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا، مجھے اسلام سے روشناس کیجئے۔ پس وہ
بیان کیا گیا تو میں اسی جگہ مسلمان ہو گیا۔ حضور پر نور نے مجھ سے فرمایا۔

اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ فَجَآءَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنِّىْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِىْءِ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ فَاَدْرَكَنِى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَىَّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارَ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارَ فَاَقْلَعُوْا عَنِّىْ فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِىْءِ فَصُنِعَ بِىْ مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْاَمْسِ وَاَدْرَكَنِى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَىَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ بِالْاَمْسِ. قَالَ فَكَانَ هٰذَا اَوَّلَ اِسْلَامِ اَبِىْ ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

اے ابوذر! اس بات کو چھپاؤ اور اپنے شہر کو لوٹ جاؤ جب تم ہمارے غلبہ کی خبر سن لو تو آ جانا۔ میں (ابوذر) کہنے لگا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں تو لوگوں میں اس بات کو ڈنکے کی چوٹ کہوں گا۔ پس وہ مسجد حرام کی طرف گئے اور قریش وہاں موجود تھے۔ پس کہنے لگے اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو۔ پس وہ کھڑے ہوئے اور مجھے مارنے لگے یہاں تک کہ نیم جان کر دیا۔ حضرت عباس میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے، تمہاری خرابی ہو کیا تم غفار کے فرد کو قتل کرتے ہو حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور گزرگاہ قبیلہ غفار ہی ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اگلی صبح ہوئی تو میں پھر بیت اللہ میں گیا اور جیسے سابق کہا۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو اور جو گزشتہ روز کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ حضرت عباس پھر میری مدد کے لیے آ گئے اور میری ڈھال بن گئے اور جو کچھ کل کہا تھا وہی پھر فرمایا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا ابتدائی واقعہ ہے۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَىْءٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ شَىْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ اَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ اَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّتَمِيْمٍ وَّهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ و جہینہ یا فرمایا جہینہ و مزینہ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں یا فرمایا کہ قیامت کے روز اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں۔

....

بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ

قبیلہ قحطان کا ذکر۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا)۔ ....

بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ۔

۳۵۔ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

۳۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ۔

زمانہ جاہلیت کی طرح بلانے کی ممانعت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور مہاجرین میں سے کثیر لوگ آپ کے ساتھ جمع ہو گئے تھے۔ ایک مہاجر جو بڑے خوش طبع تھے انصار سے مذاق کرتے ہوئے ایک انصاری کی کمر پر مکا مارا۔ اس پر انصاری کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ دونوں اپنی قوم کو بلانے لگے۔ انصاری نے آواز دی۔ اے گروہ انصار! مہاجر بولا اے جماعت مہاجرین! اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ یہ کیا کر رہے ہو جاہلیت کی طرح بلاتے ہو۔ پھر فرمایا۔ بات کیا ہوئی ہے؟ ایک مہاجر کا انصاری کو مکا مارنا آپ کے گوش گزار کیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہ تو ناپاک بات ہے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) کہنے لگا۔ یہ ہم پر زیادتی ہوئی ہے۔ اگر ہم مدینہ پہنچ گئے تو ضرور عزت والا ہے جو اس میں سے اسے نکال دے گا جبکہ ذلت والا ہے (سورۃ منافقون آیت ۸)۔ اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ کے اس خبیث بندے کو قتل نہ کر دیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ ہم میں سے نہیں جو رخساروں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کی طرح لوگوں کو رونے کے لیے بلائے۔ ([illegible]) سے یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مروی ہے)

قبیلہ خزاعہ کا ذکر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبیلہ خزاعہ کا جد اعلیٰ عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ہے۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ، قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ۔

بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۳۹۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو اور اس کا دودھ استعمال کرنے کی لوگوں کو ممانعت کر دی جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور ہے جسے لوگ اپنے فرضی خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہ لادتے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو جہنم میں دیکھا اپنی آنت گھسیٹ رہا ہے۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

زمزم کا واقعہ اور اہل عرب کی جہالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تجھے اہل عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا ہو تو سورۂ الانعام کی آیت ایک سو تیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر لے یعنی :۔ بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو، بے شک وہ بہکے اور راہ نہ پائی (سورۂ الانعام، آیت ۱۴۰)

دور اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی جانب منسوب ہونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت :۔ اور اے محبوب ! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا، اے بنی فہر ! اے بنی عدی ! خاندان

يا بني فهر يا بني عدي ببطون قريش وقال لنا قبيصة اخبرنا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين جعل النبي صلى الله عليه وسلم يدعوهم قبائل قبائل۔

قریش کی شاخیں۔ حضرت ابن عباس سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائل کو ان کا نام لے کر بلایا۔

۴۱۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا بني عبد مناف اشتروا انفسكم من الله يا بني عبد المطلب اشتروا انفسكم من الله يا ام الزبير بن العوام عمة رسول الله يا فاطمة بنت محمد اشتريا انفسكما من الله لا املك لكما من الله شيئا سلاني من مالي ما شئتما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے والدۂ زبیر بن العوام یعنی رسول اللہ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے بچاؤ۔ مجھے اللہ کی طرف سے تمہارا بھی ذاتی اختیار نہیں ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔

باب ۳۹۵ قصة الحبش وقول النبي صلى الله عليه وسلم يا بني ارفدة۔

حبشیوں کا ذکر اور رسول خدا کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا۔

۴۲۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان ابا بكر رضي الله عنه دخل عليها وعندها جاريتان في ايام منى تدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما ابو بكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر فانهما ايام عيد وتلك الايام ايام منى وقالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يسترني وانا انظر الى الحبشة وهم يلعبون في المسجد فزجرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعهم امنا بني ارفدة يعني من الامن۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ منیٰ کے باعث میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھ کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابوبکر نے لڑکیوں کو ڈانٹا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا اے ابوبکر! ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے اور حج کے دن ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابوبکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم تسلی سے اپنا کام کرتے رہو۔

باب ۳۹۶ من احب ان لا يسب نسبه

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو برا بھلا نہ کہا جائے

۴۳۔ حدثني عثمان بن ابي شيبة حدثنا عبدة عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت استاذن حسان النبي صلى الله عليه وسلم في هجاء المشركين

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب

قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ. وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تو کیا بنے گا؟ حسان عرض گزار ہوئے: میں آپ کے نسب کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد ماجد سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگے تو انہوں نے فرمایا: حسان کو برا نہ کہو کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

رسول خدا کے اسمائے گرامی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں (سورۃ الفتح، آیت ۲۹) اور ارشاد ربانی: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (سورۃ الصف، آیت ۶)

۴۴۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد و احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بَابُ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا کا آخری نبی ہونا

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا۔ اسے بالکل مکمل کر دیا اور بڑا

فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب سے کہتے کہ کاش اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں۔ میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

ف: خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم یہی ہے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حدیث اور اس جیسی کتنی ہی احادیث مطہرہ میں بیان فرمایا ہوا ہے کہ آپ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ یہ ختم نبوت کی بہترین مثال ہے جو آپ نے سمجھانے کے لیے خود بیان فرمائی اور ذہن نشین کرا دیا کہ آپ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی لڑی میں سب سے آخری نبی ہیں۔ نہ آپ کے زمانے میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔

تیرہ سو سال تک مسلمان اسی عقیدے پر قائم رہے لیکن متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو انہوں نے اس کے خلاف سید احمد بریلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ اور ۱۸۳۱ء) سے اس کے خلاف فتنہ کھڑا کرایا جس کو صرف بعض اہل علم ہی محسوس کر سکے اور منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے جلدی یہ فتنہ بالاکوٹ کی سرزمین میں دفن ہو کر رہ گیا پھر اسی فتنہ کو زندہ کرانے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء) کو تیار کیا جنہوں نے حصول مقصد کے لیے ۱۲۹۰ھ اور ۱۸۷۳ء میں تحذیر الناس نامی کتاب لکھی اور کہا کہ ختم نبوت کا جو مفہوم عام مسلمان لیے پھرتے ہیں یہ تو جاہل اور بے وقوف لوگوں کا خیال ہے جبکہ اہل علم کے نزدیک بالذات خاتم النبیین ہونے میں فضیلت ہی کوئی نہیں۔ بتایا کہ اہل فہم یعنی برٹش گورنمنٹ کے پالتو لوگوں کے نزدیک صحیح حال یہ ہے کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دیگر انبیائے کرام بالعرض نبی ہیں ان سب کی نبوت آپ کا فیض ہے جیسے سورج سے چاند تاروں میں روشنی پہنچتی ہے لہٰذا آپ کے زمانے میں بھی اور انبیا کا ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں اور آپ کے بعد بھی خواہ ہزاروں نبی پیدا ہو جائیں ان سے ختم نبوت کے عقیدے کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

نانوتوی صاحب کا یہ عقیدہ سراسر غیر اسلامی ہے لیکن اس کے باوجود علمائے دیوبند نانوتوی کا اور اس کی صفائی سے مسلمانوں کو بھی بلند کرانے میں کوشاں ہیں کہ یہ عقیدہ نہ کفر ہے اور نہ [illegible] کتاب کا کوئی بھی جملہ عقیدہ ختم نبوت کے ذرا بھی خلاف ہے بلکہ تحذیر الناس تو ایسی کتاب ہے کہ ختم نبوت کی تائید میں ایسی پیش کرتا ہے اور کوئی کم از کم [illegible] میں تو ہے نہیں پاک و ہند کے اندر بیٹھے ہوئے اور سنی حنفی کہلانے والے تقریباً سو سال سے آپس میں جھگڑ رہے ہیں لیکن جھگڑا مٹانے اور حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے علمائے دیوبند اسے وہ اپنی معاملہ

ہو طاقت کے ذریعے اسے درست منوانے میں کوشاں ہیں۔

نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس پر پورے ملک میں شور برپا تھا جس نے سنا وہی حیران تھا کہ یہ کیا قیامت آ رہی ہے۔ اکثر علماء اس کی مخالفت کر رہے تھے جبکہ اس کی کھل کر کسی تائید کرنے والا پورے ملک میں ایک عالم نہیں تھا۔ نانوتوی صاحب انتظار میں تھے کہ موافقین کی کچھ تعداد ہو جائے تو نبوت کا دعویٰ کر دیں جس کے لیے یہ چور دروازہ بنایا تھا لیکن حمایت کا انتظار کرتے ہوئے ۱۲۹۷ھ میں ملک عدم کی طرف سدھار گئے اور گورنمنٹ برطانیہ کا مقصد پورا نہ ہو سکا اور اس کام کے لیے تیسرے صاحب ہمت کی تلاش شروع کر دی۔

چونکہ وہ بابصرہ جلد کاری مرزا غلام احمد قادیانی اور بھی مزید بہادر نکلے، حالات سے بتایا کہ ان تینوں مولویوں کی نسبت جنہوں پر چھلانگ لگاتے وقت مرزا صاحب سبقت لے گئے۔ انہوں نے بھی دعویٰ نبوت کے لیے وہی چور دروازہ استعمال کیا جو نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس کے ذریعے بنایا تھا لیکن دروازے کے نام اور کام میں لفظی تبدیلی کر دی۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دوسرے انبیاء بالعرض جن کی آمد کے باعث عقیدۂ خاتمیت پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ حضور تشریعی نبی ہیں اور بعد کے آنے والے غیر تشریعی ہوں گے لہٰذا ان کی آمد کے باعث عقیدۂ خاتمیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ نانوتوی صاحب نے کہا کہ نئے آنے والے نبی چونکہ حضور سے اکتساب فیض کر کے نبی بنیں گے لہٰذا ان کے سبب حضور کی خاتمیت کو کوئی ضعف نہیں پہنچے گا۔ مرزا صاحب نے بتایا کہ آنے والے نبی چونکہ حضور کی مہر سے نبی بنیں گے لہٰذا ان کے آنے سے حضور کی خاتمیت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور کی مہر کے باعث آپ کے بعد آنے والے نبی ظلی اور بروزی ہوں گے ——— یہ تھی عقیدۂ خاتمیت کے خلاف برطانوی گورنمنٹ کی شرارت جو سید احمد بریلوی، مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے پروان چڑھائی۔ خاتمیت کے بارے میں سیدھا سادا اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں، آپ سب سے آخری نبی ہیں، آپ کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے کوئی اور نبی پیدا نہیں کیا اور نہ قیامت تک کسی اور نبی کو پیدا کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهٗ۔

رسولِ خدا کی عمر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ سعید بن المسیب نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

بَابُ ۳۲۲ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

رسولِ خدا کی کنیت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو کسی شخص نے کہا: اے ابو القاسم! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا: میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

باب ۳۴۲

۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ فَادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي۔

باب ۳۴۳ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ حَمْزَةَ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

باب ۳۴۴ صِفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

رسول خدا کی دعا کا اثر

جعید بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چورانوے سال کی عمر میں تندرست و توانا دیکھا۔ پھر فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے فیض یاب ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

مہر نبوت کا ذکر۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ ابن عبیداللہ کا قول ہے کہ الحجلہ سے مراد گھوڑے کی وہ سفیدی جو دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کا قول ہے کہ حجلہ کے انڈے کی طرح۔

رسول خدا کے اوصاف عالیہ کا ذکر۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز عصر پڑھ کر نکلے تو چلتے جا رہے تھے کہ امام حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ پس انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا

عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ.

۷۵۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ۔ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَ

تم رسول خدا سے مشابہت رکھتے ہو علی سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن کی شکل و صورت آپ جیسی ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی علیہما السلام آپ کے مشابہ ہیں۔ حضرت ابو جحیفہ سے کہا گیا کہ حضور کے اوصاف بیان فرمایئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا رنگ سفید تھا، بعض بال سفید ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تھا۔

حضرت ابو جحیفہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی مبارک میں کچھ بال سفید تھے۔

شیخ حریز سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے حضور کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نے دیکھا تو بوڑھے ہو گئے تھے؟ فرمایا آپ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں میں میانہ قد تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد، پھول جیسا کھلتا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ گندمی۔ سر کے موئے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ مدینہ منورہ میں آپ دس سال جلوہ افروز رہے۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ

بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيْعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهٖ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيْلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيْبِ ۔

۳۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ ۔

۳۶۱ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهٗ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ۔

۳۶۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ ۔

۳۶۳ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنِهٖ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ ۔

۳۶۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ

نہ تھے۔ ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ سرخ تھا۔ میں نے اس بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ گندمی۔ بال مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا۔ پھر مکہ مکرمہ میں دس سال جلوہ فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو سر اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحاظ صورت سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے لحاظ سے سب میں خلیق تھے۔ نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب لگایا؟ جواب دیا نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں میں ذرا سی سفیدی تھی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ یوسف بن ابو اسحاق کا قول ہے کہ (گیسوئے مبارک) کندھوں تک تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم

إِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور کیا تلوار کی طرح چمک دار تھا؟ فرمایا: نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

....

٥٦٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِّيصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بطحا کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ عون نے اپنے والد سے اور ان سے حضرت ابو جحیفہ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں لوگوں نے کھڑے ہو کر پھر وہ اپنے ہاتھوں کو حبیب پروردگار کے مبارک ہاتھوں سے لگا کر اپنے چہروں پر مل لیتے۔ میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

٥٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا كَانَ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے آپ کے بحر سخاوت میں طغیانی آ جاتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں حاضر بارگاہ ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ تیز تھے۔

٥٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایسی مسرت زدہ حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرۂ انور کی ہر شکن جگمگا رہی تھی۔ فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے متعلق کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور دوسرا بیٹے کا ہے۔

٥٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد محترم حضرت

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں (توبہ قبول ہونے کے بعد) جب میں نے حاضر بارگاہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ کا پُرنور چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مسرور ہوتے تو آپ کا مبارک چہرہ نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ کے چہرۂ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔

٧٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے نوعِ انسانی کے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا زمانے پر زمانے گزرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے اس زمانے میں رکھا گیا جس میں میں موجود ہوں۔

٧٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیسوئے مبارک کو ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے جبکہ مشرکین کا معمول تھا کہ وہ سر کے بالوں کے دو حصے کرتے اور اہل کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل کتاب کی موافقت پسند رہی جب تک اس بارے میں حکم نازل نہ ہوا سو حکم آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیسوئے مشک بار کے دو حصے کرنے لگے۔

٧٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو اور بدکلامی کرنے والے نہ تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ تم میں بہترین افراد وہ ہیں جن کا اخلاق بہترین ہے۔

٧٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی تو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا.

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ.

۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ.

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ

آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے دوسروں کی نسبت زیادہ دور رہتے۔ رسول اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو اس سے بوجہ اللہ انتقام لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسے ریشم یا دیباج کو مس نہیں کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور نہ خوشبو یا عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خوشبو یا عطر (پسینہ) کی طرح خوشبودار ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی حیا میں بڑھے ہوئے تھے۔

مذکورہ حدیث شعبہ سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے:۔ جب آپ کسی بات کو ناپسند فرماتے تو چہرۂ انور سے اسے پہچان لیا جاتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے کسی کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا۔ اگر رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو اتنا علیحدہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغلوں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے

عنه حدثهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا في الاستسقاء فإنه كان يرفع يديه حتى يرى بياض إبطيه.

۷۷۸ - حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا محمد بن سابق حدثنا مالك بن مغول قال سمعت عون بن أبي جحيفة ذكر عن أبيه قال دفعت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالأبطح في قبة كان بالهاجرة خرج بلال فنادى بالصلاة ثم دخل فأخرج فضل وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقع الناس عليه يأخذون منه ثم دخل فأخرج العنزة وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إلى وبيص ساقيه فركز العنزة ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين يمر بين يديه الحمار والمرأة.

۷۷۹ - حدثني الحسن بن صباح البزار حدثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يحدث حديثا لو عده العاد لأحصاه. وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب أنه قال أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة أنها قالت ألا يعجبك أبو فلان جاء فجلس إلى جانب حجرتي يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم يسمعني ذلك وكنت أسبح فقام قبل أن أقضي سبحتي ولو أدركته لرددت عليه إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم.

باب كان النبي صلى الله عليه وسلم تنام عينه ولا ينام قلبه رواه سعيد بن ميناء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم

۷۸۰ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن سعيد المقبري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه

علیہ وآلہ وسلم اتنے اونچے ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں، کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنے بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اچانک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابطح میں ایک خیمے کے اندر جلوہ فرما تھے پھر حضرت بلال باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لیے اذان کہی اور اندر چلے گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال اندر گئے اور نیزہ نکال لائے پھر رسول اللہ باہر تشریف لائے گویا میں آپ کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس نیزہ گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔ اس وقت آپ کے سامنے سے گدھے بھی گزر رہے تھے اور عورتیں بھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی الفاظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا کیا تمہیں ابو فلاں (ابوہریرہ) پر تعجب نہیں آتا۔ وہ آکر میرے حجرے کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اس وقت میں نماز میں مصروف تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پا لیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرات فرما رہے ہیں۔

رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

اس سلسلے میں سعید بن میناء نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کتنی نماز پڑھا

سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَهٗ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِيْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوْا لَيْلَةً أُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ۔

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَأَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ

کرتے تھے۔ انھوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پہلے چار رکعتیں پڑھتے قرآن کی خوبی اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی درستی و درازی کو کیا پوچھنا ہے (تہجد کی آٹھ رکعت) اس کے بعد تین رکعت (وتر) پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! وتر پڑھنے سے پہلے تو آپ سو گئے تھے! فرمایا میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا ذکر فرما رہے تھے جو مسجد حرام سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت جبرئیل کے آنے سے پہلے تین افراد (فرشتے) آئے اور آپ مسجد حرام کے اندر محو خواب تھے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا وہ کون ہیں؟ دوسرے شخص نے کہا وہ ان میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا فرمایا۔ ان کے بہتر کو لے لو۔ پھر وہ غائب ہو گئے اور انہیں دیکھا نہیں گیا۔ یہاں تک کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور جملہ انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا پھر حضرت جبرئیل آپ کو لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

اسلام میں نبوت کی نشانیاں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس رات بھر چلتے رہے اور صبح کے نزدیک جا کر قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے سب پر ایسا غلبہ کیا کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو گیا۔ ہم میں سے جو سب سے پہلے بیدار ہوا وہ حضرت ابوبکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگانے کی کوئی جرأت نہیں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہوں۔ پھر حضرت عمر جاگے پھر حضرت ابوبکر حضور کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص علیحدہ بیٹھا رہا اور

النبي صلى الله عليه وسلم فنزل وصلى بنا الغداة فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف قال يا فلان ما يمنعك أن تصلي معنا قال أصابتني جنابة فأمره أن يتيمم بالصعيد ثم صلى وجعلني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ركوب بين يديه وقد عطشنا عطشا شديدا فبينما نحن نسير إذا نحن بامرأة سادلة رجليها بين مزادتين فقلنا لها أين الماء فقالت إنه لا ماء فقلنا كم بين أهلك وبين الماء قالت يوم وليلة فقلنا انطلقي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وما رسول الله فلم نملكها من أمرها حتى استقبلنا بها النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته بمثل الذي حدثتنا غير أنها حدثته أنها مؤتمة فأمر بمزادتيها فمسح في العزلاوين فشربنا عطاشا أربعين رجلا حتى روينا فملأنا كل قربة معنا وإداوة غير أنه لم نسق بعيرا وهي تكاد تنض من الملء ثم قال هاتوا ما عندكم فجمع لها من الكسر والتمر حتى أتت أهلها قالت لقيت أسحر الناس أو هو نبي كما زعموا فهدى الله ذاك الصرم بتلك المرأة فأسلمت وأسلموا.

اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا، جنابت نے مجھے روکے رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی سے تیمم کرکے نماز پڑھو۔ پھر مجھے رسول اللہ نے چند سواروں کے ہمراہ آگے بھیج دیا تاکہ ہم سب کو سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہم چلے جا رہے تھے کہ ہم نے ایک عورت سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا، تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ وہ کہنے لگی ایک رات دن کا۔ ہم نے کہا، اور رسول اللہ کے پاس چل۔ کہنے لگی کون اللہ کا رسول؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے ہوئے اسے نبی کریم کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپ نے بھی اس سے وہی گفتگو فرمائی جو ہم نے کی تھی۔ ہاں اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپ نے دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیر دیا پس ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے جیسے آدمیوں نے پانی پیا، یہاں تک کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر لیے، سوائے اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ بہرحال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے باعث اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لیے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جائے۔ گھر والوں میں جا کر اس عورت نے کہا کہ میں نے بہت بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ اس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے۔ پس اس گاؤں والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دی کہ وہ مسلمان ہو گئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کیا۔

۳۳۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بإناء وهو بالزوراء فوضع يده في الإناء فجعل الماء ينبع من بين أصابعه فتوضأ القوم قال قتادة قلت لأنس كم كنتم قال ثلاث مائة أو زهاء ثلاث مائة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا، آپ کتنے تھے؟ جواب دیا تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔

۸۴، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُا فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

۸۵، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّؤُنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَتَوَضَّؤُا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوَضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ۔

۸۶، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

۸۷، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی ضرورت ہے لیکن انہیں ملتا نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سارے وضو کر چکے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی سفر کے لیے نکلے اور شمع نبوت کے ساتھ اس کے کچھ پروانے بھی تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا۔ پھر اپنی چاروں انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سارے وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد رہ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھلا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ میں نے پوچھا وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا، اسی آدمی تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ

الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ـ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً ـ

سکتہ زدہ لوگوں کو پیاس لگی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ کے گرد آکر جمع ہو گئے۔ دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض گزار ہوئے، ہمارے پاس وضو کے لیے پانی نہیں ہے اور پینے کو بھی، ما سوا پانی کے جو آپ کے حضور رکھا ہوا ہے۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔ پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (سالم راوی) نے دریافت کیا، آپ اس وقت کتنے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب بھی پانی سب کے لیے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

۸۰۸ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا ـ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنوئیں کی منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی کی اور وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے یہاں تک کہ خوب سیراب ہو گئے اور ہمارے مویشی بھی سیراب ہو گئے۔

۸۰۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم (والدۂ حضرت انس) سے فرمایا، میں نے رسول اللہ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ آپ بھوکے ہیں، کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور چند جَو کی روٹیاں نکال لائیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹ لیں پھر روٹیاں میرے پہلو کے نیچے دوپٹہ سے چھپا دیں اور مجھے رسول اللہ کی جانب روانہ کیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ کو مسجد میں پایا، جبکہ صحابہ کرام آپ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ نے فرمایا، کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا کھانا دے کر؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ پس رسول اللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ چل پڑے، میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت

وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

ابو طلحہ کو بتا دیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانا کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئیں۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت طلحہ فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول خدا کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر جلوہ فرما ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت ام سلیم نے سالن کی جگہ کپی سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول خدا نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلاؤ۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا دس آدمی کھانے کے لیے اور بلاؤ۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کے لیے اور بلاؤ پس انہیں بلا لیا گیا۔ وہ بھی شکم سیر ہو کر کھا چکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح جملہ حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ جملہ مہمان ستر یا اسی افراد تھے۔

ف: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھوک کا احساس کر کے چند روٹیاں خدمت عالی میں ارسال کر دیں۔ قربان جائیں اس آقا کی سیرت طیبہ پر جس نے اپنی اختیاری بھوک پر شمع رسالت کے پروانوں کی بھوک کو ترجیح دے کر رہنماؤں کو درس دیا کہ وہ اپنی بھوک پر اپنوں کی بھوک کو ترجیح دے کر اس آقا کے نائب ہونے کا ثبوت پیش کیا کریں۔

روٹیاں تو چند تھیں جو صرف ایک یا چند حضرات کو شکم سیر کر سکتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تقسیم کرنے والی سرکار نے ان چند روٹیوں سے اپنے ستر اسی اصحاب کو شکم سیر کر دیا۔ جو ان حضرات نے کھانا کھایا وہ کہاں سے آ رہا تھا؟ کس راستے سے آ رہا تھا؟ یہ کسی کو نظر نہیں آیا لیکن سب حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا ضرور کھا لیا تھا۔ آپ کے اصحاب بھوکے تھے۔ خدانخواستہ کسی مصیبت میں مبتلا رہتی تھی۔ یہ مشکل رفع ہو جاتی۔ اس بات کی بڑی حاجت تھی۔ آپ جب اور جس موقع پر چاہتے بھوک، پیاس، بیماری اور دیگر مصائب میں لوگوں کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرما دیا کرتے تھے۔ پروردگار عالم نے آپ کو یہ طاقت رحمت فرمائی تھی۔ آپ خود بھی ان مصائب سے دوچار ہوتے، بھوک اور فاقوں کی نوبت آتی لیکن یہ تمام باتیں اضطراری نہیں بلکہ اختیاری تھیں۔ فرمان رسالت ہے۔ یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ

لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ۔ یعنی اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں یہ جان لینا
اس عالم الغیب آقا کے اس ارشاد میں جو لَوْ شِئْتُ وارد ہوا ہے اگر شکیلِ شانِ رسالت اس پر غور کریں تو یقیناً غور کریں گے
تو ان کے خانہ ساز نظریات کے جال بیچ بیچ سے ٹوٹتے چلے جائیں گے۔ پھر انہیں راسخ العقیدہ سنی مسلمان کبھی بھی مشرک نظر
نہیں آئیں گے اور وہ بھی سنی مسلمانوں کی طرح شانِ رسالت کے قصیدے پڑھتے ہوئے جھوم جھوم کر کہنے لگ جائیں گے۔

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

۵۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علقمہ سے فرمایا۔ ہم برکت والے معجزات گنا کرتے رہے ہیں جبکہ تم خوف دلانے والے معجزوں کو شمار کرنے میں لگے رہتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی آپ نے فرمایا۔ کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور فرمایا۔ پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ علاوہ بریں ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر بار قرض تھا پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ پس آپ کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد چکر لگایا اور دعا کی پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی کھجوریں بچ گئیں جتنی قرض میں دی تھیں۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ غریب آدمی تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بن أبي بكر رضي الله عنهما أن أصحاب الصفة كانوا أناسا فقراء وأن النبي صلى الله عليه وسلم قال مرة. من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام أربعة فليذهب بخامس أو سادس أو كما قال وأن أبا بكر جاء بثلاثة وانطلق النبي صلى الله عليه وسلم بعشرة وأبو بكر ثلاثة قال فهو أنا وأبي وأمي ولا أدري هل قال امرأتي وخادمي بين بيتنا وبيت أبي بكر وأن أبا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم لبث حتى صلى العشاء ثم رجع فلبث حتى تعشى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأته ما حبسك عن أضيافك أو ضيفك قال أو عشيتهم قالت أبوا حتى تجيء قد عرضوا عليهم فغلبوهم فذهبت فاختبأت فقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا وقال لا أطعمه أبدا قال وايم الله ما كنا نأخذ من اللقمة إلا ربا من أسفلها أكثر منها حتى شبعوا وصارت أكثر مما كانت قبل فنظر أبو بكر فإذا شيء أو أكثر قال لامرأته يا أخت بني فراس قالت لا وقرة عيني لهي الآن أكثر مما قبل بثلاث مرات فأكل منها أبو بكر وقال إنما كان الشيطان يعني يمينه ثم أكل منها لقمة ثم حملها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأصبحت عنده وكان بيننا وبين قوم عقد فمضى الأجل فتفرقنا اثنا عشر رجلا مع كل رجل منهم أناس الله أعلم كم مع كل رجل غير أنه بعث

نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا ان میں سے لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچواں یا چھٹا لے جائے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکر تین آدمیوں کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر کے تین افراد تھے یعنی میرے والد، میری والدہ اور میں۔ ابو عثمان راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور ہمارا خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ نماز عشاء سے لوٹے تو وہیں رہے۔ یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو گھر پہنچے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا؟ فرمایا کیا تم نے انہیں کھانا کھلایا؟ عرض کی، انہوں نے کھانا آپ کی آمد پر موقوف رکھا، حالانکہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔ (حضرت عبدالرحمن) فرماتے ہیں کہ میں جا کر ایک طرف چھپ گیا۔ لیکن آپ مجھے برا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا تم لوگ کھاؤ میں کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! ہم جو بھی لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا ہو جاتا، یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ بچ رہا۔ حضرت ابوبکر نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر آیا۔ اپنی بیوی سے فرمانے لگے، اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں، قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی، پہلے کھانے سے یہ تین گنا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بارگاہ نبوت میں رہا۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی آج مدت ختم ہو گئی۔ بارہ آدمیوں کی سرکردگی میں لشکر تیار کیا گیا، ہر ایک کے ساتھ کافی آدمی تھے، جن کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ان کے ساتھ آدمی بھیجے گئے، راوی کا

مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ.

بیان ہے کہ اس کھانے میں سے ساری فوج نے کھایا یا جو کچھ فرمایا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک دفعہ اہل مدینہ قحط سے دوچار ہو گئے۔ اسی دوران آپ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے، کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر آئے اور جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں، لہٰذا اللہ سے دعا کیجیے کہ بارش روک دے۔ آپ نے تبسم ریز لب کے ساتھ فرمایا: ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرد برسے۔ راوی نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف رہے گویا وہ تاج ہیں۔

ف: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ نے بادلوں سے حَوَالَيْنَا فرمایا قربان جائیں اس تاجدار دوجہاں سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کے حکم کو بادل بھی محسوس کر لیتے اور تعمیل ارشاد کرتے تھے۔ رب العزت نے فرمایا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ یعنی جس نے رسول کا حکم مانا تحقیق اس نے اللہ کا حکم مانا۔ لہٰذا آئیے سب مل کر کہیں:

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب اسے چھوڑ کر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ وزاری کرنے لگا۔ پس آپ نے اس کے پاس آ کر دست شفقت پھیرا۔

اس حدیث کو عبد الحمید، عثمان بن عمرو، معاذ بن العلاء

وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نافع سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار میں سے کسی عورت یا مرد نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کر دیں۔ فرمایا، جو تمہاری مرضی ہو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کے روز آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو کھجور کی وہ لکڑی بچوں کی طرح رونے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے سینے سے لگا لیا جیسے روتے ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اس وجہ سے رویا کہ اپنے پاس ذکر سنا کرتا تھا۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد نبوی کی چھت جب کھجور کی شاخوں کی ڈالی ہوئی تھی تو خطبہ دیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک ستون سے ٹیک لگایا کرتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو ہم نے سنا کہ اس ستون سے اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز آ رہی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر اس پر اپنا دست شفقت رکھا تو وہ خاموش ہوا۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اصحاب رسول سے دریافت کیا کہ تم میں سے فتنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کس کو یاد ہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ فرمایا، بیان کرو واقعی تم جرأت مند ہو۔ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کا فتنہ، آزمائش، اس کے اہل و عیال اس کے مال اور اس کے ہمسایوں میں ہے جو اسے نماز، خیرات اچھی

إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذَا وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ.

٩٠. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

٩١. حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

بات کہتے اور بری بات سے روکنے میں حائل ہوتے ہیں۔ فرمایا میں نے اس فتنہ کی بات نہیں کی بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں جو موج دریا کی طرح امڈ آنے کا۔ عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنے کا کیا خوف ہے جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ موجود ہے۔ فرمایا: بتاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ جواب دیا بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ فرمایا پھر تو وہ اس قابل نہیں رہے گا کہ اسے دوبارہ بند کیا جا سکے۔ ہم نے پوچھا کیا انہیں دروازے کا علم تھا؟ حضرت حذیفہ نے جواب دیا: ہاں اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے کیونکہ اس کے متعلق میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں لیکن ڈر کے مارے اس کے متعلق ہم نے سوال نہ کیا۔ ہم نے مسروق سے اس دروازے کے متعلق پوچھنے کو کہا تو حضرت حذیفہ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری لڑائی نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر تلے ڈھالیں اور اس وقت تم سب کو بہترین آدمی شمار کرو گے جو حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا ماسوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو دور جاہلیت میں اچھے تھے وہی عہد اسلام میں اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و عیال کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے جنگ نہ کرو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ ان کے جوتے بالوں کے

نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ . تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ .

۸۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَقُولُ وَقَالَ هٰكَذَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَازِرِ .

۸۰۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ .

۸۰۲ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ .

۸۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ .

ہوں گے ساں کے سوا اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین سال متواتر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا۔ مجھے اپنی سابقہ عمر میں حدیثیں یاد کرنے کا اس درجہ شوق نہیں تھا۔ جتنا ان تین سالوں میں رہا۔ میں نے آپ کو دست مبارک کا اشارہ کرکے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہی بازری ہیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ وہ بازر کے رہنے والے ہیں۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں کے مانند ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے لڑائی کرو گے تو ان پر غالب آجاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کردے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دیں گے ہاں۔ سو انہیں دشمن پر فتح پائیں گے۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی صحبت سے مشرف ہوا ہو؟ وہ

۳۰۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ۔

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ پس آپ نے فرمایا اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ فرمایا اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو جائے گا جنہوں نے تمام شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر فرمایا اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ فرمایا ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر فرمایا اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک تنہا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس روز تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے میرے احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا: کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے وافر مال نہیں دیا تھا؟ عرض کرے گا: ضرور دیا تھا۔ وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک چھلکا خیرات دے کر ہی سہی۔ جس سے کھجور کا ایک چھلکا بھی نہ ہو جائے تو اچھی بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور تمہاری عمر نے اگر وفا کی تو نبی کریم ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا، ضرور اسے بھی دیکھ لو گے۔ اس

یعنی حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث کی دوسری سند میں محل بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی سے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔

۵۰۰۵۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آ کر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئی ہیں اور بیشک مجھے یہ خوف نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے تو اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے

ف: اس حدیث میں چار باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی — بزرگوں نے فرمایا کہ اس حدیث سے لفظ صلوٰۃ کو دعا کے معنی میں لینے پر اجماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام نے اسے آپ کے خصائص میں شمار کیا ہے اور ایسا آپ نے ان حضرات پر کمال شفقت فرماتے ہوئے کیا۔

۲۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: "خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں" سبحان اللہ! زمین پر رہتے ہوئے جو آقا کوثر کو دیکھ لیا کرتے تھے ان سے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک کی کوئی چیز کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے کیونکہ یہ چاروں اطراف تو حوض کوثر کی نسبت بہت نزدیک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ سے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور آپ سے کوئی پوشیدہ ہو بھی کیوں جبکہ سب کچھ بنایا ہی آپ کی خاطر گیا ہے۔ یہ ساری دنیا تو بہت ہی معمولی سی اور اپنی جملہ متاع سمیت قلیل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب پر فضل عظیم ہے یعنی "وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا" حوض کوثر کو ملاحظہ فرمانے کی بات آپ نے خدا کی قسم کے ساتھ مؤکد کر کے فرمائی ہے تاکہ منکرینِ شانِ رسالت پر حجت تمام ہو جائے جو اتنی کہاوتے ہوئے آپ کو دیوار کے پیچھے والے حالات اور اشیاء سے بھی بے خبر بتایا کریں گے

۳۔ آپ نے یہ بھی فرمایا — "مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئی ہیں" — سبحان اللہ! اور صرف زمین ہی کی نہیں دیگر احادیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز اور ہر خیر و برکت کی کنجیاں عطا فرما دی ہیں۔ آپ کو شہنشاہِ دو جہان اور سرور کون و مکاں بنا دیا تھا۔ خلافتِ الٰہی کا تاج آپ کے سر اقدس پر سجا دیا تھا۔ اسی لیے تو کہا جاتا ہے:

خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

۴۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا — بے شک خدا کی قسم! مجھے یہ خطرہ نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا کے جال میں پھنسنے کا خطرہ ہے — جاننے کی بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو اپنے بعد امت کے شرک کرنے کا کوئی خطرہ نہیں تھا جبکہ قیامت تک کے جملہ حالات آپ کو کفِ دست کی طرح نظر آتے تھے لیکن اب تیرھویں صدی سے ایسے مسلمان بھی پیدا ہوئے ہیں جنہیں قدیم عقائد و نظریات والے مسلمان اپنی ذہنی خارجیت کے باعث مشرک نظر آتے ہیں کیونکہ ان ایسے مسلمانوں نے توحید و رسالت

کو توحید کے منافی سمجھا ہوا ہے۔ مسلمانوں کو مشرک گرداننے والے یہ مہربان اس درجہ اپنی قوت امتیاز کھو بیٹھے ہیں کہ بت پرستوں یعنی حیثیت مشرکین سے انہیں کوئی عار نہیں بلکہ دلی پیار ہے۔ وہ ان کے امام اور یہ اُن کے بندۂ بے دام ہیں۔ خدائے ذوالمنن جملہ متعلقین اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے، آمین ——— یہ ارشادات نقلی کی حیثیت کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۲۱۳ اور ۱۲۵۴ میں بکثرت بالتفصیل علم

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ اَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

حضرت اسامہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھ کر فرمایا۔ کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ مجھے نظر آرہا ہے! بیشک میں فتنوں کو تمہارے گھروں پر اس طرح برستے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذَا وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ وَبِالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوف وہراس کی حالت میں تشریف لائے کہ لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو نزدیک آگیا۔ دیوارِ یاجوج ماجوج نے اتنا سوراخ کر دیا ہے، پھر آپ نے دو انگلیاں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ پس میں گویا ہوئی یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک آدمی بھی موجود ہیں! فرمایا، ہاں ہلاک ہوں گے لیکن جب برائی بڑھ جائے گی ——— حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہو کر فرمایا، سبحان اللہ! کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَاَصْلِحْهَا وَاَصْلِحْ رُعَامَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الْغَنَمُ فِيْهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ اَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِيْ مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے فرمایا اور میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں سے محبت ہے اور انہیں پالتے ہو پس ان کی دیکھ بھال کرو اور ان کی بیماریوں کا خیال رکھو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ ان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر پہاڑوں کی کسی چوٹی یا بارش کے مقامات پر جا رہے گا کیونکہ وہ اپنے دین

يعيذه من الفتن.

١٠٨١۔ حدثنا عبد العزيز الأويسي حدثنا إبراهيم عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب عن ابن المسيب وأبي سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي ومن يشرف لها تستشرفه ومن وجد ملجأ أو معاذا فليعذ به — وعن ابن شهاب حدثني أبو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث عن عبد الرحمن بن مطيع بن الأسود عن نوفل بن معاوية مثل حديث أبي هريرة هذا إلا أن أبا بكر يزيد من الصلاة صلاة من فاتته فكأنما وتر أهله وماله.

١٠٨٢۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن زيد بن وهب عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ستكون أثرة وأمور تنكرونها قالوا يا رسول الله فما تأمرنا قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسألون الله الذي لكم.

١٠٨٣۔ حدثني محمد بن عبد الرحيم حدثنا أبو معمر إسماعيل بن إبراهيم حدثنا أبو أسامة حدثنا شعبة عن أبي التياح عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهلك الناس هذا الحي من قريش قالوا فما تأمرنا قال لو أن الناس اعتزلوهم قال محمود حدثنا أبو داود أخبرنا شعبة عن أبي التياح سمعت أبا زرعة.

حدثني أحمد بن محمد المكي حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد الأموي عن جده قال كنت مع مروان و

کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنے اسے اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیے۔ اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے لیکن اس میں ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا ہے کہ ان نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور مال و منال سب چھن گئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور بعض ایسے کام ہوتے دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: تمہارے اوپر جو حقوق ہوں وہ ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے، پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: کاش! لوگ ان سے کنارہ کش رہتے۔ محمود، ابوداؤد، شعبہ، ابوالتیاح نے بھی ابوزرعہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

أَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ۔

٨١٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ۔

٨١٣۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے رہتے لیکن میں شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھ سے وابستہ نہ ہو جائے۔ پس میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! عہد جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہے تو سہی لیکن اس میں کدورت ہوگی۔ میں نے دریافت کیا۔ کدورت کیا چیز ہوگی؟ فرمایا ایک قوم راستہ بتائے گی لیکن میرے راستے کے علاوہ تم ان میں بھلائی اور برائی کا مجموعہ دیکھو گے۔ میں عرض پرداز ہوا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں کچھ ایسے ہوں گے جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلائیں گے۔ جو ان کے پاس آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہمیں ان کا کچھ حال بتائیے۔ فرمایا، وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے، ہماری ہی بولی میں گفتگو کریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا۔ عرض کی، اگر مسلمانوں کی اس وقت نہ جماعت ہو اور نہ امام؟ فرمایا، پھر تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ سے چمٹ جاؤ، یہاں تک کہ موت آجائے اور تمہیں درخت سے وابستہ پائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتیں آپس میں جنگ

وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ

۸۱۳، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ۔

۸۱۵، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ

ذکر میں حالانکہ دونوں کا موقف ایک ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے۔ پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ (موقف) بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجال اور کذاب ظاہر نہ ہوتے جائیں، جن کی تعداد تیس کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! انصاف سے کام لو۔ آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر (فاروق) عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے ایسے ساتھی ہیں کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے بالمقابل، یہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر ان کے پرکانے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر ان کے پر کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہیں ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا، حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا۔ جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن

أبو سعيد فأشهد أني سمعت هذا الحديث من رسول الله وأشهد أن علي بن أبي طالب قاتلهم وأنا معه فأمر بذلك الرجل فالتمس فأتي به حتى نظرت إليه على نعت النبي صلى الله عليه وسلم الذي نعته.

٣٦١١ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال قال علي رضي الله عنه إذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلأن أخر من السماء أحب إلي من أن أكذب عليه وإذا حدثتكم فيما بيني وبينكم فإن الحرب خدعة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي في آخر الزمان قوم حدثاء الأسنان سفهاء الأحلام يقولون من خير قول البرية يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز إيمانهم حناجرهم فأينما لقيتموهم فاقتلوهم فإن قتلهم أجر لمن قتلهم يوم القيامة.

٣٦١٢ - حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن إسماعيل حدثنا قيس عن خباب بن الأرت قال شكونا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة له في ظل الكعبة قلنا له ألا تستنصر لنا ألا تدعو الله لنا قال كان الرجل فيمن قبلكم يحفر له في الأرض فيجعل فيه فيجاء بالمنشار فيوضع على رأسه فيشق باثنتين وما يصده ذلك عن دينه ويمشط بأمشاط الحديد ما دون لحمه من عظم أو عصب وما يصده ذلك عن

ابو طالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکرِ اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت کروں اور جب کوئی ایسی بات کروں جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے۔ تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزانِ عقل پر کھوٹے ہوں گے۔ وہ سرورِ کائنات کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کر دو کیونکہ قیامت کے روز ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شکایت کے طور پر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے جبکہ آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیرِ سایہ جلوہ افروز تھے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا: تم سے پہلے اگر کسی آدمی کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آرہ رکھ دیا جاتا، پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے تو یہ سلوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار کی جاتی تھیں،

دِينِهِ وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ.

٨١٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

٨١٩۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ.

٨٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلٰى أَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهِ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيْ قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِيْ

لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا اور اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف ہوگا لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا۔ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ برا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے اور جہنمیوں میں میرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس آدمی نے آکر آپ کے گوش گزار کیا کہ وہ یہ کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی اور ان کے گھر گھوڑا تھا، تو وہ بدکنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر بادل کا ٹکڑا سایہ فگن ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! یہ سکینہ تھا جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوا یا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد محترم کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے کجاوہ خریدا پھر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بھیج تاکہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ چلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والد ماجد بھی قیمت کو پرکھنے کی غرض سے نکلے۔ اس وقت میرے والد محترم نے ان سے کہا۔ اے ابوبکر! مجھے ان

يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي
كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ
حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا
يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا
ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَ
سَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي
يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا
رَسُولَ اللهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ
أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ
إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا
فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً
فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى
قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى
يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي
إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي
مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ
اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى
بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ
فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ
قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَ
اتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ
اللهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى
بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ
إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللهُ

واقعہ تو سنا دیجئے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
ہجرت کی تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی؟ فرمایا: ہاں ہم ساری رات
صبح تک چلتے رہے، پھر دوپہر ہوگئی تو راستہ سنسان پڑ گیا اور کوئی
ایک آدمی بھی چلتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ پس ہمیں ایک بڑا سا پتھر
نظر آیا جس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم جس
کے نزدیک اتر گئے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کردی تاکہ آپ وہاں سو جائیں پس
میں نے اس جگہ ایک پوستین بچھا دی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!
سو جائیے اور میں آپ کے اردگرد کا خیال رکھوں گا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے اور میں پہرہ دینے لگا۔ اسی
دوران میں ایک چرواہے کو اسی پتھر کی جانب آتے دیکھا، بکریاں لیے ہوئے
کہ وہ اس پتھر سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کر
رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے لڑکے! اس ریوڑ کا مالک کون ہے؟
اس نے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی شخص کا نام لیا۔ میں نے دریافت
کیا: کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ میں نے کہا: کیا تم
ہمیں دودھ دوہ دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور ایک
بکری کو پکڑ لیا، جس کے تھن مٹی، بالوں اور نجاست سے لتھڑے
ہوئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن
عازب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر بتایا
کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑے اور پھر ایک پیالے میں دودھ
دوہ لیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی جو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پینے اور وضو کرنے کی غرض سے ہمراہ رکھتا تھا۔ پس
میں اس کے اندر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ میں نے آپ کو جگانا پسند نہیں کیا لیکن میں نے آپ
کو بیدار پایا۔ جب میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈال دیا تاکہ ٹھنڈا ہو جائے اور
عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! نوش فرمائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں
بہت خوش ہو گیا۔ پھر فرمایا: کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے اثبات
میں جواب دیا تو ہم چل پڑے کیونکہ دن ڈھل چکا تھا۔ اسی اثنا میں ہمارا پیچھا
کرتا ہوا سراقہ بن مالک آ گیا۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! پکڑے جانے

تَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

پیچھا کیا ہے۔ فرمایا: دو دوست اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک اس سخت زمین میں دھنس گیا۔ سخت زمین کے بارے میں زہیر راوی کو شک ہے میرا خیال ہے کہ آپ دونوں حضرات نے میری ہلاکت کے لیے دعا کی ہے اب میری نجات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے۔ کوئی ڈر نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ تمہارے گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے گناہ معاف ہو رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے کہا: یہ نہیں بلکہ بوڑھے آدمی میں بخار ایسی تیزی اور زور دکھا رہا ہے کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھا ایسا ہی ہو جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا اور اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وحی کی کتابت کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا اور کہتا کہ محمد تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن اگلی صبح اس کی لاش زمین پر باہر پڑی دیکھی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری مرتبہ انہوں نے اس کے لیے اور گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح وہ پھر باہر زمین پر پڑا ہوا پا کر کہنے لگے، یہ محمد اور ان کے ساتھیوں کا فعل ہے کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا لہٰذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ تیسری دفعہ انہوں نے اس کے لیے جہاں تک ہو سکا خوب گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔ اب وہ سمجھے کہ اس کے ساتھ یہ سلوک لوگوں کی جانب سے نہیں ہے، پس اسے پڑا رہنے دیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے ، تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کرکے فرمایا۔ ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کروگے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں مسیلمہ کذاب آکر کہنے لگا۔ اگر محمد مجھے اپنا جانشین مقرر کردیں تو میں ان کی پیروی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ایک کھجور کی لکڑی تھی۔ یہاں تک کہ آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا اگر تم مجھ سے اس لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو تمہیں نہیں دوں گا۔ میں تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا حال مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے اس خواب کی تعبیر دو کذاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔

العنسي والآخر مسيلمة الكذاب صاحب اليمامة.

٤٢٦ - حدثني محمد بن العلاء حدثنا حماد بن أسامة عن بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن جده أبي بردة عن أبي موسى أراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت في المنام أني أهاجر من مكة إلى أرض بها نخل فذهب وهلي إلى أنها اليمامة أو هجر فإذا هي المدينة يثرب ورأيت في رؤياي هذه أني هززت سيفا فانقطع صدره فإذا هو ما أصيب من المؤمنين يوم أحد ثم هززته بأخرى فعاد أحسن ما كان فإذا هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنين ورأيت فيها بقرا والله خير فإذا هم المؤمنون يوم أحد وإذا الخير ما جاء الله به من الخير وثواب الصدق الذي آتانا الله بعد يوم بدر.

٤٢٧ - حدثنا أبو نعيم حدثنا زكريا عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت أقبلت فاطمة تمشي كأن مشيتها مشي النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا يا بنتي ثم أجلسها عن يمينه وعن شماله ثم أسر إليها حديثا فبكت فقلت لها لم تبكين ثم أسر إليها حديثا فضحكت فقلت ما رأيت كاليوم فرحا أقرب من حزن فسألتها عما قال فقالت ما كنت لأفشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قبض النبي صلى الله عليه وسلم فسألتها فقالت أسر إلي إن جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة وإنه عارضني العام مرتين ولا أراه إلا حضر أجلي وإنك أول أهل بيتي لحاقا بي

ان میں سے ایک عنسی (اسود) اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ کذاب ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے۔ جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہل ایمان پہ جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ پس اس کی تعبیر یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہل ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھلائی دیکھی۔ گائے سے مراد غزوۂ احد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہمیں عطا فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ آئیں اور ان کا چلنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھا۔ پس آپ نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رو دیں۔ پس میں نے ان سے رونے کا سبب پوچھا لیکن آپ نے ان سے پھر کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنا نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا تو جواب دیا کہ آپ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرئیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ پس خیال ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بیشک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ تو اس بات نے مجھے رلا دیا۔

فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

٨٢٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

٨٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

٨٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا

پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار تم ہو یا کہ تمام مسلمان عورتوں کی سردار تم ہو۔ سبب اس بات پر میں ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گی، تو میں ہنس پڑی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب انہیں اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا۔ ہمارے لڑکے بھی تو ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا، یہ بدولت علم کے مالا مال ہیں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آخری وقت سے مطلع فرمایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا جو مطلب میں جانتا ہوں وہی تم جانتے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں وفات پائی تھی، باہر نکلے اور ایک چکنی پٹی سر سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کار آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ دوسرے لوگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار گھٹتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ لوگوں میں اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان

شَيْئًا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے اور جو ان میں سے غلط کار ہوں ان سے درگزر کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ آخری مجلس تھی جس میں آپ بیٹھے۔

....

۴۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہمراہ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر اور حضرت زید کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ف: یہ بات تفصیل طور پر اسی جلد کی حدیث ۹۵، ۳۰۱، ۲۳۵ اور ۳۳۴ کے تحت گزر چکی ہے اور ان میں سے کسی حدیث کے تحت اس کا تفصیلی حاشیہ بھی ہے۔ لہٰذا آپ کے ان خبر دینے اور جنگ موتہ کے ان حالات کے بارے میں وہ حاشیہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے! ارشاد فرمایا۔ یاد رکھو عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا قالین مجھ سے ذرا پرے بچھاؤ تو وہ جواب دیتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یہی نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس قالین ہوا کریں گے پس میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور امیہ بن خلف ابو صفوان کے ہاں ٹھہرے اور امیہ شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ سے گزرتا تو

قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيخُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللَّهُ.

حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا تھا۔ پس امیہ نے کہا کہ ابھی انتظار کیجیے تاکہ دوپہر ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں تو تم چل کر کعبہ کا طواف کر لینا۔ پس جب حضرت سعد طواف کر رہے تھے تو ابوجہل آ کر کہنے لگا۔ یہ کون ہے جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ حضرت سعد نے جواب دیا میں سعد ہوں۔ ابوجہل نے کہا۔ تم اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو ٹھکانا دیا ہے۔ جواب دیا ہاں۔ پس دونوں کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ امیہ نے حضرت سعد سے کہا ابوالحکم سے اونچی بات نہ کرو کیونکہ وہ اس وادی میں بسنے والوں کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد نے فرمایا۔ اگر تو مجھے خانہ کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں تیری شام کی تجارت بالکل منقطع کر دوں گا۔ امیہ نے حضرت سعد سے پھر کہا کہ آواز اونچی نہ کرو اور انہیں یہی روکتا رہا تو حضرت سعد کو غصہ آ گیا اور فرمایا۔ تو ہمارے درمیان سے ہٹ جا کیونکہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ پوچھا: مجھے؟ فرمایا ہاں تجھے۔ کہنے لگا۔ خدا کی قسم، محمد جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ پس وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تجھے معلوم ہے ہمارے یثربی بھائی نے کیا کہا ہے؟ وہ بولی: کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے محمد سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ وہ کہنے لگی: خدا کی قسم محمد جھوٹ نہیں بولتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب قریش جنگ بدر کے لیے آنے لگے اور اس کا اعلان ہوا تو اس کی بیوی نے کہا۔ کیا آپ کو اپنے یثربی بھائی کی بات یاد نہیں رہی؟ پس اس نے لشکر قریش میں شامل نہ ہونے کا ارادہ کر لیا لیکن ابوجہل نے اس سے کہا کہ آپ تو اس وادی کے سرداروں میں سے ہیں۔ ایک یا دو روز کے لیے تو ہمارے ساتھ چلے چلیے۔ پس وہ ان کے ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

۴۳۵ ۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پس ابوبکر اٹھے اور انہوں نے (کنوئیں سے) ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے ڈول

النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبَيْنِ.

کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لیا اور ان کے ہاتھ میں اس ڈول کا چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں ایسا کوئی جوان مرد نہیں دیکھا جو ان کی طرح چرس کھینچ سکے۔ انھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے۔ ہمام سے حضرت ابو ہریرہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر نے دو ڈول نکالے۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

ابو عثمان فرماتے ہیں، مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ آپ کے پاس موجود تھیں۔ پس وہ آپ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے دریافت فرمایا، یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی فرمایا۔ انھوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے تو انھیں دحیہ کلبی ہی سمجھا تھا لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ معتمر کے والد نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ یہ حدیث آپ نے کس سے سنی ہے؟ جواب دیا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

آیت "یعرفونہ" کا مفہوم، ارشاد باری تعالیٰ ہے، وہ جنھیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا جانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں (سورۂ بقرہ آیت ۱۴۶)

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودیوں نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، تم رجم کے بارے میں تورات کے اندر کیا حکم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم زانیوں کو ذلیل کرتے اور کوڑے لگاتے ہیں۔ پس حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پس تورات لا کر اسے پڑھا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت پہ ہاتھ رکھ دیا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ حضرت

يَدَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

بَابٌ ٣٨٠ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

٨٣٨ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا.

٨٣٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

٨٤٠ - حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ٣٨١

٨٤١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ

عبد اللہ بن سلام نے کہا۔ اپنا ہاتھ ہٹاؤ۔ جب ہاتھ ہٹایا گیا تو اس کے نیچے آیت رجم موجود تھی۔ وہ کہنے لگے، اے محمد! آپ نے درست فرمایا، واقعی تورات میں بھی رجم کی آیت موجود ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی پتھروں سے بچانے کی غرض سے عورت پر جھکتا تھا۔

شق القمر کا معجزہ۔ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند کے شق ہونے کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا۔ یعنی دو ٹکڑے ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر گواہ رہنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیے تھے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہوئے تھے۔

دیگر معجزات رسول عربی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اندھیری رات میں اپنے گھروں کو گئے اور ان دونوں کے ہاتھوں میں چراغ کی طرح کوئی چیز روشن تھی۔ جب راستے میں وہ دونوں جدا ہوئے تو وہ چراغ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ

حتی اتی اھلہ ۔

۸۴۲ - حدثنا عبد اللہ بن الاسود حدثنا یحیی عن اسماعیل حدثنا قیس سمعت المغیرۃ ابن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ناس من امتی ظاھرین حتی یاتیھم امر اللہ وھم ظاھرون ۔

۸۴۳ - حدثنا الحمیدی حدثنا الولید قال حدثنی ابن جابر قال حدثنی عمیر بن ھانئ انہ سمع معاویۃ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتیھم امر اللہ وھم علی ذلک قال عمیر فقال مالک بن یخامر قال معاذ وھم بالشام فقال معاویۃ ھذا مالک یزعم انہ سمع معاذا یقول وھم بالشام ۔

۸۴۴ - حدثنا علی بن عبد اللہ اخبرنا سفیان حدثنا شبیب بن غرقدۃ قال سمعت الحی یحدثون عن عروۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ دینارا یشتری لہ بہ شاۃ فاشتری لہ بہ شاتین فباع احداھما بدینار وجاءہ بدینار وشاۃ فدعا لہ بالبرکۃ فی بیعہ وکان لو اشتری التراب لربح فیہ قال سفیان کان الحسن بن عمارۃ جاءنا بھذا الحدیث عنہ قال سمعہ شبیب من عروۃ فاتیتہ فقال شبیب انی لم اسمعہ من عروۃ قال سمعت الحی یخبرونہ عنہ ولکن سمعتہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخیر معقود بنواصی الخیل الی یوم القیامۃ قال وقد رایت فی دارہ سبعین فرسا قال سفیان یشتری لہ شاۃ کانھا اضحیۃ ۔

۸۴۵ - حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن عبید اللہ

گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب ہوں گے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انھیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔ عمیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انھوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں ہیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا، پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ دیا اور بکری اور دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے ان کی تجارت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس سے بھی منافع حاصل کر لیتے۔ اسے سفیان، حسن بن عمارہ، شبیب، عروہ کا قبیلہ اور وہ حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان شبیب نے بار ہا حضرت عروہ سے یہ سنا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے وابستہ ہے۔

شبیب فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے دردولت پر ستر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو خریدی گئی شاید وہ قربانی کے لیے تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ بھلائی قیامت تک وابستہ رہے گی۔

٨٣٦۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

٨٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین مقاصد کے لیے ہوتے ہیں۔ کسی کے لیے باعث ثواب، کسی کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور کسی کے لیے گناہ کا موجب۔ وہ شخص جس کے لیے گھوڑا رکھنا باعث ثواب ہوتا ہے جو جہاد کے لیے گھوڑا باندھے۔ پھر کسی چراگاہ یا باغ میں اسے چرنے کے لیے لمبی سی رسی سے باندھ رکھے تو جتنی دور تک اس چراگاہ یا باغ کی اس رسی کے ذریعے پہنچ سکے گا اسی کے مطابق اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ پھر وہ رسی تڑا کر ایک دو ٹیلے دوڑ جائے تو اس کی لید تک کے لیے بھی ثواب ہوگا۔ گھوڑا کسی نہر سے پانی پی لے خواہ مالک کا ارادہ اسے پانی پلانے کا نہ ہو تب بھی اس پر اسے نیکیاں ملیں گی۔ اگر کوئی غربت کو چھپانے، پردہ پوشی کرنے اور مانگنے سے بچنے کی خاطر گھوڑا رکھے اور اللہ کے حق کا جو اس کی گردن اور پیٹھ پر رکھا ہے اسے نہ بھولے تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہوگا۔ اگر تکبر یا ریاکاری کے باعث گھوڑا رکھا اور مسلمانوں کی مخالفت میں تو یہ اس کے اوپر بوجھ ہوگا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کے متعلق میرے اوپر خاص کچھ نازل نہیں ہوا سوائے اس جامع آیت کے جو یکتا ہے کہ جو ذرہ بھر بھلائی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا (سورہ زلزال)

٨٣٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ صَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے تو وہ لوگ اپنی کسیاں وغیرہ لے کر نکل رہے تھے۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو "محمد اور ان کی فوج" کہتے ہوئے واپس قلعے کی جانب دوڑے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ

فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔

بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور فرمایا۔ خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ایسے کافروں کی صبح خراب ہو کر رہتی ہے۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لپ بھر کر ڈالی اور فرمایا کہ اسے اپنے جسم سے لگا لو۔ پس میں نے لگا لی۔ تو اس کے بعد میں کبھی کسی حدیث کو نہیں بھولا۔

بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ۔

صحابہ کرام کے فضائل۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی یا مسلمان کی حالت میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔

ف: قربان جائیں اس فرمانے کے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چادر پھیلوائی پھر اس میں اپنے ہاتھ سے ایک لپ ڈال کر لپ میں کیا ڈالا، یہ کسی کو نظر نہ آیا کسی نے کچھ بھی نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بانٹنے والے نے کیا عطا فرما دیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا پایا! ہاں حضرت ابو ہریرہ کو بغیر طلب کے یہ دولت بے بہا بارگاہ مصطفوی سے مل گئی کہ اس کے بعد وہ کسی حدیث کو نہ بھولے۔ سچ ہے تو امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے شانِ مصطفوی کے بارے میں فرمایا ہے

وہ خدا ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ کثرت سے جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو۔ پس لوگ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ کثیر تعداد میں جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ گروہ کثیر تعداد میں اکٹھے ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

٨٥١ . حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

٨٥٢ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

بَابُ ٣٨ مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ مَعَنَا. قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ.

٨٥٣ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

کے اصحاب کی صحبت سے مشرف ہونے والوں کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب زمانوں سے میرا زمانہ بہتر ہے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے بعد آپ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا گیا ہوگا اور نذر مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے موٹے تازے ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم سے پہلے ان کی گواہی ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہمیں پیٹا کرتے تھے۔

مہاجرین کے فضائل و مناقب:۔ ان میں سے حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے، اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی سچے ہیں (سورہ الحشر آیت ۸) اور ارشاد ربانی ہے:۔ اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی ..... تا معنا (سورہ التوبہ، آیت ۴۰)۔ حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت

إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء قال اشترى
أبو بكر رضي الله عنه من عازب رحلا بثلاثة
عشر درهما فقال أبو بكر لعازب مر البراء
فليحمل إلي رحلي فقال عازب لا حتى تحدثنا كيف
صنعت أنت ورسول الله صلى الله عليه وسلم حين
خرجتما من مكة والمشركون يطلبونكم قال ارتحلنا
من مكة فأحيينا أو سرينا ليلتنا ويومنا حتى
أظهرنا وقام قائم الظهيرة فرميت ببصري هل
أرى من ظل فآوي إليه فإذا صخرة أتيتها
فنظرت بقية ظل لها فسويته ثم فرشت
للنبي صلى الله عليه وسلم فيه ثم قلت له
اضطجع يا نبي الله فاضطجع النبي صلى الله
عليه وسلم ثم انطلقت أنظر ما حولي هل أرى
من الطلب أحدا فإذا أنا براعي غنم يسوق غنمه
إلى الصخرة يريد منها الذي أردنا فسألته
فقلت له لمن أنت يا غلام فقال لرجل من
قريش سماه فعرفته فقلت هل في غنمك من
لبن قال نعم قلت فهل أنت حالب لنا قال نعم
فأمرته فاعتقل شاة من غنمه ثم أمرته أن
ينفض ضرعها من الغبار ثم أمرته أن ينفض كفيه
فقال هكذا ضرب إحدى كفيه بالأخرى فحلب
لي كثبة من لبن وقد جعلت لرسول الله صلى
الله عليه وسلم إداوة على فمها خرقة فصببت
على اللبن حتى برد أسفله فانطلقت به إلى النبي
صلى الله عليه وسلم فوافقته قد استيقظ فقلت
اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قلت
قد آن الرحيل يا رسول الله قال بلى فارتحلنا
والقوم يطلبوننا فلم يدركنا أحد منهم غير
سراقة بن مالك بن جعشم على فرس له فقلت

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (میرے والد) حضرت عازب
سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت ابو بکر نے حضرت
عازب سے کہا کہ براء سے کہیے کہ کجاوہ کو اٹھا کر میرے ساتھ چلے
وہ کہنے لگے کہ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکے گا جب تک آپ ہمیں یہ نہیں بتائیں
گے کہ آپ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بندوبست کیا جبکہ آپ
مکہ مکرمہ سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔ حضرت نے بتایا کہ جب ہم
مکہ معظمہ سے کوچ کیا تو ایک رات اور ایک دن چلتے رہے یہاں تک
کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا۔ پس میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ کوئی سایہ
نظر آئے تو اس کے نیچے ٹھہریں۔ پس ایک پتھر کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ
دیکھا۔ پس میں نے اس جگہ کو ہموار کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
آرام کے لیے وہاں فرش بچھا دیا۔ پھر عرض گزار ہوا یا نبی اللہ! آرام فرمائیے۔
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے۔ پھر میں یہ دیکھنے کے لیے ادھر ادھر
چلا کہ کوئی آدمی نظر آئے۔ اسی اثنا میں ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا پتھر کی
جانب آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ بھی اس پتھر سے وہی کچھ چاہتا تھا جو ہم نے چاہا۔
میں نے اس سے پوچھا اے لڑکے! تم کس کے ہو؟ اس نے جواب دیا فلاں
قریشی کا۔ جب اس نے نام بتایا تو میں نے پہچان لیا۔ پھر میں نے دریافت کیا
کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے
کہا۔ کیا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ پس میں نے اس سے دوہنے
کے لیے کہا تو اس نے اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ کر اس کی ٹانگیں باندھ دیں۔
میں نے کہا کہ اس کے تھن تو صاف کر لو اور پھر ہتھیلیوں کو۔ پس اس نے اسی
طرح کیا۔ (راوی نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔)
پس اس نے ایک برتن میں دودھ نکال دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔
پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں
اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بیدار
پایا۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! دودھ نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش
فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر میں عرض پرداز ہوا۔ یا رسول اللہ! چلنے کا
وقت ہو گیا ہے۔ فرمایا بہت اچھا۔ پس ہم روانہ ہو گئے اور قوم ہماری تلاش
میں سرگرداں تھی لیکن کسی ایک نے بھی ہمارا کھوج نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک

هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا.

۳۶۵۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۵۴ . حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ.

بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۵۵ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

جعشم کے جو گھوڑے پر سوار ہو کر آ رہا تھا ہمیں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ ہماری تلاش میں آ پہنچا ہے۔ فرمایا کہ غم نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا جبکہ میں غار میں تھا کہ اگر کسی کافر نے اپنے قدموں کی طرف نظر کی تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ پس آپ نے فرمایا۔ ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت۔

فرمانِ رسالت ہے کہ تمام دروازے بند کر دو سوائے درِ ابوبکر کے اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ جو کچھ دنیا میں ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کر لے۔ پس اس بندے نے اسے پسند کر لیا جو اللہ کے پاس ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر رونے لگے۔ ہمیں ان کے رونے پر تعجب آیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی شخص کے متعلق خبر دے رہے تھے کہ اسے اختیار دیا گیا۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود اپنے اختیار کے متعلق فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہو گیا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر نے کیا ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو بیشک وہ ابوبکر ہوتے۔ لیکن اسلامی اخوت اور دوستی کا رشتہ تو موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی کا

حضرت ابوبکر تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کُرَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا قَالَہُ أَبُوْسَعِیْدٍ

٥٧۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا أَیُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِیْ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أَخِیْ وَصَاحِبِیْ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى وَمُوْسٰی قَالَا حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ أَیُّوْبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُهٗ خَلِیْلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ۔

٥٨۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَیُّوْبَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ أَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوْفَةِ إِلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ فِی الْجَدِّ فَقَالَ أَمَّا الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُهٗ أَنْزَلَهٗ أَبًا یَعْنِیْ أَبَا بَكْرٍ۔

بَابٌ

٥٩۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَیْهِ قَالَتْ أَرَأَیْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ إِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ فَأْتِیْ أَبَا بَكْرٍ۔

٦٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِی الطَّیِّبِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَیَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا یَقُوْلُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهٗ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُوْ بَكْرٍ۔

٦١۔ حَدَّثَنِیْ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ

عنہم

اگر رسول خدا کسی کو خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے۔

یہ حدیث حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انہیں (ابوبکر کو) خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابو ملیکہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے لیے لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بتلایا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس ہستی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بناتا، انہوں نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے یعنی حضرت ابوبکر نے۔

حضرت ابوبکر کے دیگر فضائل۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر کسی وقت آنا۔ عرض گزار ہوئی کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کی مراد وفات سے تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وہ وقت میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر اپنی چادر کا کنارہ پکڑے ہوئے حاضر ہوئے

عَائِذُ اللّٰهِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ

یہاں تک کہ ان کا گھٹنا کھلا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے یہ ساتھی لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور بتانے لگے کہ میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہوگئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر نادم ہوکر حضرت ابوبکر کے دولت کدے پر حاضر ہوئے اور ان کے بارے میں پوچھا۔ جواب پاکر کہ وہ گھر نہیں ہیں۔ پس وہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کا رنگ بدل گیا اور یہ صورت حال دیکھ کر حضرت ابوبکر ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہوکر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں ہی زیادہ زیادتی کرنے والا ہوں۔ یہ دو مرتبہ عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے لیکن ابوبکر نے کہا کہ یہ سچ فرماتے ہیں اور اپنی جان اور مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر کو کسی نے نہیں ستایا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کا امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا۔ جب واپس آیا تو آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ آدمیوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟ فرمایا۔ عائشہ کے ساتھ۔ میں پھر عرض پرداز ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا۔ ان کے والد ماجد کے ساتھ۔ میں نے عرض کی، پھر ان کے بعد؟ فرمایا۔ عمر بن خطاب اور ان کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیے نے حملہ کیا اور ایک بکری کو پکڑ کر لے گیا۔ چرواہے نے بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ پس بھیڑیا اسے مخاطب کرکے کہنے لگا،

الرَّاعِيْ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّيْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

اس بھیڑیے کے دن ان کا محافظ کون ہوگا جس روز میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہیں ہوگا ۔ اسی طرح ایک شخص بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو گیا ۔ بیل نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے اس لیے تو پیدا نہیں فرمایا گیا ، بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں ۔ لوگوں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میں ان واقعات کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ۔

۶۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول بھی تھا ۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے ۔ پھر ابن ابوقحافہ (ابوبکر) نے ایک یا دو ڈول نکالے ۔ ان کی آب کشی میں کمزوری تھی ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے ۔ پھر وہ ڈول چرس بن گیا اور ابن خطاب نے سنبھال لیا ۔ میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح پانی کھینچتے نہیں دیکھا ۔ یہاں تک کہ سب کو سیراب کر دیا ۔

۶۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوْسٰى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو ازراہ تکبر کپڑا گھسیٹے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا ۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے ، لہٰذا اب میں احتیاط کیا کروں گا ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا ازراہ تکبر نہیں کرتے ۔ موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ کہا ہے ؟ جواب دیا ، نہیں بلکہ میں نے تو ثَوْبَهُ سنا ہے ۔

۶۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هٰذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ۔

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہے اسے جہاد والے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات والے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا، ہاں اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر مقام سنح میں تھے۔ اسمٰعیل راوی کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا بالائی حصہ ہے۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو کر کہنے لگے خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ خدا کی قسم میرے دل میں یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور تندرست کرکے اٹھائے گا۔

اور ضرور ....

آپ کافروں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے پس حضرت ابوبکر آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے کپڑا ہٹایا آپکو بوسہ دیا اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ حیات و ممات دونوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دوبارہ پھر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے

فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى
أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا
وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشَجَ
النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ
بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا
أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ
يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ
مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ
أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ
تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ
فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ
فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ
مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا
وَلَكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ
الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ
أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ
سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ
فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ ۔ وَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخَصَ
بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ
قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ

اور فرمایا: اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے۔ جب
حضرت ابوبکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹھ گئے۔ پس حضرت
ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: سن لو!
جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا
تھا تو یقیناً وہ وفات پا چکے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا
تھا تو اس کا خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا اور اس
نے فرمایا ہے: بیشک اے محبوب! تم نے
انتقال فرمانا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے (سورۃ الزمر،
آیت ۳۰) اور فرمایا ہے: اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان
سے پہلے اور رسول ہو چکے۔ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید
ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے
گا، اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے
والوں کو صلہ دے گا (سورۃ آل عمران، آیت ۱۴۴) راوی کا بیان
ہے کہ لوگ بے اختیار رونے لگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ
انصار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ بنی ساعدہ میں
جمع ہو کر کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ
(مہاجرین) میں سے۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت
ابوعبیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر بولنے
لگے تو حضرت ابوبکر نے انہیں روکا۔ حضرت عمر کہا کرتے تھے، میں نے
کچھ نہ کہا تھا مگر میرے خیال میں ایک ایسی بات آئی جس نے مجھے حیران کر دیا، میں
ڈرا کہ حضرت ابوبکر وہاں تک نہ پہنچ سکیں گے۔ پھر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی اور
جامع لفظوں میں کلام فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ امارت ہماری ہے اور وزارت آپ کی۔
اس پر حضرت حباب بن منذر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا بلکہ ایک امیر ہم
میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ
امیر ہم میں سے ہوں اور وزراء آپ میں سے ہوں گے کیونکہ رہائش کے لحاظ سے قریش کی
مرکزی حیثیت ہے اور حسب و نسب کی رو سے بھی بہترین شمار ہوتے ہیں۔
پس آپ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجئے۔
پس حضرت عمر نے کہا کہ ہم تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں،
آپ سب سے بہتر اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ منظور نظر ہیں۔ پس حضرت عمر نے ان کا

إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ.

ابوبکر کی بیعت کر لی پھر دوسرے تمام حضرات نے بھی بیعت کر لی۔ اس روز کہا گیا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قتل ہے تو یہ اللہ نے کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخر کار نفاق سے پاک کیا اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔ پھر جب حضرت ابوبکر نے لوگوں کو ہدایت دکھائی اور انہوں نے حق کو پہچان لیا تو یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ إِلَى الشَّاكِرِينَ تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے۔

۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت علی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابوبکر۔ میں نے پوچھا: پھر کون ہے؟ فرمایا: پھر حضرت عمر۔ اور میں حضرت عثمان کا نام لینے سے ڈرا۔ میں نے پوچھا: پھر آپ ہیں؟ فرمایا: میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک عام شخص ہے۔

۸۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ پس اس کو تلاش کروانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کیسی صورت حال سے دوچار کر دیا کہ رسول اللہ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرنا پڑا جبکہ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا۔ تو نے رسول اللہ اور لوگوں کو روک دیا حالانکہ یہ پانی کی جگہ نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا، جو اللہ نے چاہا وہ ان سے کہلوایا اور انہوں نے میرے پہلو میں گھونسے بھی مارے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ

خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک آرام فرماتے رہے اور پانی بھی نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا۔ حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے، اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں سوار تھی تو ہار بھی اس اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو وہ ان کے ایک مُد یا نصف کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبداللہ بن داؤد، ابو معاویہ، محاضر نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے کہ آج میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا اور خود آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقش قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے یہاں تک کہ بئر اریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرما لیا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بئر اریس پر بیٹھے تھے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکایا۔ میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہوں

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ
لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ
ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي
الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ
سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي
يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ
خَيْرًا يُرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ
يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ
ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ
ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ
فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ
يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ
إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا
فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ
فَجِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُهُ
تُصِيبُكَ. فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ
فَجَلَسَ وِجَاهَهُمَا مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ
قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا
قُبُورَهُمْ.

نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا،
ابوبکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہریئے۔ پھر میں جا کر عرض گزار ہوا،
یا رسول اللہ! یہ ابوبکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔
فرمایا انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں نے آ کر
حضرت ابوبکر سے کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے
ہیں۔ پس حضرت ابوبکر آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب چبوترے
پر بیٹھ گئے۔ اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکا لیں اور پنڈلیاں کھول دیں جیسا کہ حضور نے
کیا تھا۔ میں واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے
چھوڑ آیا تھا اور وہ میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا اگر اللہ
تعالیٰ کسی کی بہتری چاہے گا تو لے آئے گا۔ کاش! اس میرے بھائی کو بھی ساتھ لے آئے۔
اسی اثناء میں کسی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن
خطاب ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پھر میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا،
سلام عرض کیا اور کہا۔ حضرت عمر اجازت طلب کرتے ہیں؟ فرمایا انہیں اجازت
دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں گیا اور کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول اللہ
آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس وہ اندر آئے اور چبوترے پر رسول اللہ
کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکا لیے۔ پھر میں واپس
آ کر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا کاش! اللہ تعالیٰ فلاں (یعنی ان کے بھائی)
کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائے۔ پس کسی نے دروازہ ہلایا۔ میں
نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، عثمان بن عفان ہے۔
میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ فرمایا، انہیں
اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو اور ایک مصیبت
انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے
لیے کہا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت
کی خوشخبری سنا رہے ہیں اور ایک مصیبت آپ
کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چبوترے کو بھرا
ہوا دیکھ کر دوسری جانب جا بیٹھے۔ شریک نے سعید
بن مسیب کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں مراد
لیتا ہوں۔

۸۷۲ ۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِہِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان ایک روز اُحد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے باعث اسے وجد آگیا۔ آپ نے فرمایا، اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

ف: یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق شہید فرمایا، معلوم ہوا کہ آپ کو پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ ان دونوں حضرات کو شہید کیا جائے گا۔ یہی بات اسی جلد کی حدیث ۸۰۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۷۳ ۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا وَہْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا اَنَا عَلٰی بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْہَا جَاءَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَاَخَذَ اَبُوْبَکْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضَعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ اَخَذَہَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَّدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِہٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَفْرِیْ فَرِیَّہٗ فَنَزَعَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ قَالَ وَہْبٌ اَلْعَطَنُ مَبْرَکُ الْاِبِلِ یَقُوْلُ حَتّٰی رَوِیَتِ الْاِبِلُ فَاَنَاخَتْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دوران خواب میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی آگئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جوان مرد نہیں دیکھا جو اتنا کام کرسکے حتیٰ کہ لوگ سیراب ہوگئے۔ ابن وہب کا قول ہے کہ العطن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اونٹ سیراب ہوگئے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر بٹھا دیا گیا۔

۸۷۴ ۔ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحُسَیْنِ الْمَکِّیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَّا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا۔ پس انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جا چکا تھا تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید آپ کے دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار فرماتے ہوئے سنا کرتا میں ابوبکر اور عمر تھے۔ میں ابوبکر اور عمر

وعمر وفعلت وابوبكر وعمر وانطلقت و
ابوبكر وعمر فان كنت لارجوا ان يجعلك
الله معهما فالتفت فاذا هو علي ابن
ابي طالب.

۸۲۵ - حدثني محمد بن يزيد الكوفي حدثنا
الوليد عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن محمد
بن ابراهيم عن عروة ابن الزبير قال سالت
عبد الله بن عمرو عن اشد ما صنع المشركون
برسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايت
عقبة ابن ابي معيط جاء الى النبي صلى الله عليه
وسلم وهو يصلي فوضع رداءه في عنقه فخنقه
به خنقا شديدا فجاء ابوبكر حتى دفعه
عنه فقال اتقتلون رجلا ان يقول ربي
الله وقد جاءكم بالبينات من ربكم.

باب مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي رضي الله عنه

۸۲۶ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا عبد العزيز
الماجشون حدثنا محمد بن المنكدر عن
جابر ابن عبد الله رضي الله عنهما قال قال
النبي صلى الله عليه وسلم رايتني دخلت الجنة
فاذا انا بالرميصاء امراة ابي طلحة و
سمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا
بلال ورايت قصرا بفنائه جارية فقلت
لمن هذا فقال لعمر فاردت ان ادخله
فانظر اليه فذكرت غيرتك فقال عمر بابي
يا رسول الله اعليك اغار.

۸۲۷ - حدثنا سعيد بن ابي مريم اخبرنا الليث
قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني

نے کیا۔ میں ابوبکر اور عمر گئے۔ اسی لیے مجھے امید تھی
کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے
ساتھ رکھے گا۔ جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ
حضرت علی بن ابوطالب تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا کہ مشرکین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے برا سلوک جو کیا
وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ
بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی مبارک
گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنا شروع
کیا پس حضرت ابوبکر آ گئے اور اسے ہٹاتے ہوئے
فرمایا۔ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے
ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور
تحقیق تمہارے پاس اپنے رب سے معجزے لے کر آیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب کے مناقب۔

حضرت عمر ابوحفص قریشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے (شب معراج)
خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا
اور میں نے چاپ سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی
آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل
دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی۔ میں نے
پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ حضرت عمر کا۔ میں نے ارادہ کیا
کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔
اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ
پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے

سعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بینا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر فقلت لمن ھذا القصر فقالوا لعمر فذکرت غیرتہ فولیت مدبرا فبکی عمر وقال اعلیک اغار یا رسول اللہ۔

۷۰۸۔ حدثنی محمد بن الصلت ابو جعفر الکوفی حدثنا ابن المبارک عن یونس عن الزھری قال اخبرنی حمزۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم شربت یعنی اللبن حتی انظر الی الری یجری فی ظفری او فی اظفاری ثم ناولت عمر فقالوا فما اولتہ قال العلم۔

۷۰۹۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر حدثنا محمد بن بشر حدثنا عبید اللہ قال حدثنی ابو بکر بن سالم عن سالم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت فی المنام انی انزع بدلو بکرۃ علی قلیب فجاء ابو بکر فنزع ذنوبا او ذنوبین نزعا ضعیفا واللہ یغفر لہ ثم جاء عمر بن الخطاب فاستحالت غربا فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن قال ابن جبیر العبقری عتاق الزرابی وقال یحیی الزرابی الطنافس لھا خمل رقیق مبثوثۃ کثیرۃ۔

۷۱۰۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا یعقوب بن ابراھیم قال حدثنی ابی عن صالح عن ابن شھاب اخبرنی عبد الحمید ان محمد بن سعد اخبرہ ان اباہ قال ح حدثنی عبد العزیز بن عبد اللہ حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب عن عبد الحمید

کہ آپ نے فرمایا۔ میں سو رہا تھا کہ خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک مکان کے کسی گوشے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ جواب دیا، حضرت عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی، اس لیے الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سو رہا تھا کہ دوران خواب میں اتنا دودھ پیا جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس (دودھ) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: علم مراد ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرخی لگی ہوئی ہے۔ پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن کمزوری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ اس کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول چرس بن گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ جانوروں کو سیراب کر کے ٹھکانے پر لے گئے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ عبقری سے مراد زرابی ہے۔ یحییٰ کا قول ہے کہ زرابی گدے ہیں حاشیے اور بھار والے قالین۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور گفتگو بھی خوب اونچی آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب نے اجازت

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

غلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دہان مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا۔ اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے جواب دیا۔ ہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

* * * * * * * * * * *

۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر مسلمان ہوگئے اس وقت سے ہم برابر کامیاب ہوتے آرہے ہیں۔

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو تابوت پر رکھا گیا تو لوگوں کا جمگھٹا ہوگیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نماز پڑھتے رہے اور میں بھی ان میں تھا۔ اچانک ایک شخص نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا۔ آپ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں جو مجھے آپ کے برابر محبوب ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم، میں تو یہی گمان کرتا تھا

كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ.

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ.

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابوبکر و عمر تھے، میں اور ابوبکر و عمر گئے، میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر نکلے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ نے ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا۔ احد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر کے بعض حالات پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پا جانے کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ ہو جن سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا۔ جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر سے، لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔

۸۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

۸۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کرکے اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے پیچھا کرکے اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیئے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔ بتاؤ درندوں کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وہاں موجود نہ تھے۔

۸۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص تو سینے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟!

قَالَ النَّبِيُّ.

۹۸۹ ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا.

۹۹۰ ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ

نے فرمایا، دیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس نے کہا، گویا وہ تسلی دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے امیر المومنین! اگر یہی وقت ہے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب رہے ہیں اور ان کی صحبت سے اچھی طرح فیض یاب ہوئے ہیں پھر جب وہ بچھڑ گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر کے مصاحب رہے اور ان کے ساتھ آپ کی خوب اچھی صحبت رہی پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی صحابہ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت بھی بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حالت میں جدائی ہوگی کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا: یہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا پھر جو آپ نے حضرت ابوبکر کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر فرمایا۔ جزع و فزع کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ آپ کی اور دیگر اصحاب رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو عذاب الٰہی کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرات پر نثار کر دیتا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں اسی وقت حاضر ہوا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے ایک باغ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے۔ پس میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

فرمایا تھا۔ پس انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر تھے۔ پس جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے انہیں بتادیا۔ پس انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے انہیں بتادیا۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

....

حضرت عثمان کے مناقب

اسم گرامی عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بئر رومہ کنواں کھدوائے اس کے لیے جنت ہے۔ پس اسے حضرت عثمان نے کھدوایا اور فرمایا کہ جو جیش عسرہ کا سامان مہیا کرے، اس کو جنت ملے گی تو حضرت عثمان نے سامان فراہم کر دیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کا خیال رکھنے کے لیے فرمایا۔ پس ایک آدمی نے آکر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت مانگی تو فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ معلوم ہوا کہ وہ حضرت عمر تھے۔ پھر ایک اور آدمی نے اجازت مانگی تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن

قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا۔

۹۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ مِنْكَ قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ

عفان تھے۔ حضرت ابوموسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن عاصم راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ نے اپنے دونوں گھٹنے کھولے ہوئے تھے یا ایک گھٹنا، لیکن جب حضرت عثمان آئے تو آپ نے اسے ڈھانپ لیا۔

عبیداللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایات ہیں۔ پس میں نے حضرت عثمان سے ملنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔ میں نے کہا، مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا ہے۔ فرمایا، مجھے آدمی آپ کا؟ معمر کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا: آپ سے خدا پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آ پہنچا کہ حضرت عثمان کا قاصد بلانے آ گیا تو میں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا: آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مانی، ہجرت کا دہرا شرف حاصل کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ کا اسوۂ حسنہ پیش نظر رکھا۔ تو اکثر لوگ ولید کے طرز عمل سے شاکی ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا پس میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے جیسا کہ آپ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور آپ سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم، میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا، یہاں تک کہ وہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے۔ پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ

حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ مِثْلُهٗ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهٗ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِيْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ لَهُمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَبْلُغُنِيْ عَنْكُمْ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ فَسَنَاْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِدَهٗ فَجَلَدَهٗ ثَمَانِيْنَ.

میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عمر کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا پھر آپ خلیفہ بنا دیئے گئے تو میرا حق ان دونوں حضرات کو حاصل تھا کیا مجھے وہ حاصل نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں فرمایا۔ لوگوں کی جو باتیں آپ نے مجھ تک پہنچائی ہیں جیسا کہ ولید کے بارے میں آپ نے شکایات کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا اور ولید کو اسی درے مارے گئے۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کرامت میں کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر نہیں سمجھتے تھے، پھر حضرت عمر کے اور پھر حضرت عثمان کے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو ایک دوسرے پر فضیلت دیئے بغیر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ عبداللہ نے عبدالعزیز سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ

عثمان بن موہب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا، اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا: یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ وہ کہنے لگا، اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان غزوۂ احد سے فرار کر گئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا ہاں۔ پھر دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عثمان بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب ہی رہے؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، ادھر آؤ میں ان واقعات کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جنگ احد میں بلا عذر اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوۂ بدر سے غائب رہے تو

أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّ سَهْمَهُ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ.

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَّمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيدَانِ.

بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۸۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُّصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بھی شرکائے بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بجائے اسی کو وہاں بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف لے جانے کے بعد ہی پیش آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد اسے دوسرے دست مبارک پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب جا اور ان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے، تو اسے وجد آگیا۔ پس آپ نے فرمایا۔ ٹھہر جا احد! میرا خیال ہے کہ آپ نے ٹھوکر بھی لگائی۔ کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق۔

عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے سے چند روز پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ان سے فرما رہے تھے کہ آپ دونوں نے یہ کیا کیا؟ فلاں زمین پر اتنا لگان مقرر کرتے وقت بھی آپ نے سوچا کہ یہ ناقابل برداشت ہے، آپ کیوں ڈر گئے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے جو لگان مقرر کیا وہ قابل برداشت ہے اور اس میں کچھ زیادتی نہیں کی۔ پھر فرمایا۔ غور کرو، کہیں اتنا بوجھ تو نہیں رکھ دیا جو اٹھایا نہ جا سکے؟ راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے جواب دیا، ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا مال دوں گا کہ میرے بعد وہ کبھی کسی شخص کی محتاج نہیں رہیں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چوتھے روز آپ کو صدمہ لاحق ہو

إِلَى رَجُلٍ يَعْنِي ابْنَهُ قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ. قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى. وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَاةً خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا فَقَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ

گیا۔ عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جس روز آپ کو یہ صدمہ پہنچا تو میرے اور آپ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس تھے اور جب آپ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تو صفیں سیدھی کرنے کے لیے فرماتے اور جب آپ کو کوئی خلل نظر نہ آتا تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ اکثر اوقات آپ پہلی رکعت میں سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا ان جیسی کوئی دوسری سورت پڑھتے تاکہ لوگ شامل ہو جائیں۔ ابھی آپ نے تکبیر تحریمہ کہی ہی تھی کہ آواز آئی، میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: کتے نے مجھے قتل کر دیا یا کاٹ کھایا ہے جبکہ اس نے آپ کو زخمی کیا۔ پس وہ غلام دو دھاری چھری لیے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا اور دائیں بائیں جس کے پاس سے گزرتا اسی کو زخمی کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سے سات حضرات تو اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ مسلمانوں میں سے ایک بزرگ نے جب یہ دیکھا تو اپنا لمبا سا کوٹ اس کے اوپر ڈال دیا (اور اس کو پکڑ لیا)۔ غلام نے دیکھا کہ اب وہ گرفتار ہو گیا ہے تو اس نے چھری سے خودکشی کر لی۔ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے نزدیک تھے۔ پس جو کچھ میں نے دیکھا وہ ان حضرات نے بھی دیکھا جو نزدیک تھے لیکن جو مسجد کے کناروں پر تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہوا سوائے اس کے کہ حضرت عمر کی زبان سے سبحان اللہ سبحان اللہ سن رہے تھے۔ پس حضرت عبدالرحمن نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ابن عباس! ذرا دیکھو تو سہی مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ وہ تھوڑی دیر دیکھتے رہے، پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ حضرت مغیرہ کے غلام نے۔ فرمایا کاریگر نے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ فرمایا: خدا اسے غارت کرے، میں نے تو اس سے اچھی بات ہی کہی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ میری موت کسی مدعی اسلام کے ہاتھوں نہیں آئی۔ آپ اور آپ کے والد محترم یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں بکثرت غلام ہو جائیں، اسی لیے ان کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ایسا کر لیں اور اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ میں نے جواب دیا۔ جب وہ آپ کی بولی بولنے لگے، آپ کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے اور آپ کی طرح حج کرنے لگے تو انہیں قتل کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر آپ اپنے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور ہم آپ کے

إِلَى وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَأْسَ. وَقَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ. يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ. ابْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً

کے ساتھ گئے اور لوگوں پر ایسی بڑی مصیبت آئی کہ پہلے کبھی نہیں آئی تھی پس کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اور کوئی کہتا کہ حالت خطرے سے باہر نہیں ہے پھر آپ کو نبیذ پلایا گیا تو وہ زخم کے راستے ہی خارج ہو گیا۔ اس کے بعد دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخم کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت صاف نظر آنے لگا پھر ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعریف کرتے ہوئے آئے۔ پھر ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا۔ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو بشارت ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار فرمائی اور اسلام لانے میں پہل کی تھی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل فرمایا اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نہ ان میں سے کچھ میرے حق میں ہو لیکن میرے اوپر کوئی گناہ نہ رہے۔ جب وہ شخص جانے لگا تو اس کی چادر زمین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس لڑکے کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ فرمایا۔ اے بھتیجے! کپڑا اونچا کر کے رکھو کیا کرنے سے تمہارا کپڑا بچا رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند ہے۔ اے عبداللہ بن عمر! ذرا دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ جب حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم کے لگ بھگ قرض نکلا۔ فرمایا۔ اس کی ادائیگی کے لیے آل عمر کی اولاد کا مال کافی ہو تو ان کے مال سے ادا کر دینا۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو بنی عدی بن کعب میں کسی سے قرض لے لینا۔ اگر پھر بھی پورا نہ ہو تو قریش میں سے کسی سے مانگ لینا لیکن ان کے سوا کسی دوسرے کے مال سے میرا قرض ادا نہ کرنا۔ اب ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور عرض کرنا عمر بن الخطاب اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ حضرت عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا۔ میں تو وہاں خود دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔ جب یہ

فَبَكَى فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ
فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ
الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُونِي
فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي
تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ
فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ
يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي
فَأَدْخِلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ
الْمُسْلِمِينَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَ
النِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ
عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ
فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا
مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوا أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ
هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى
عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ
التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ
ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّي
لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أُوصِي
الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ
أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ
وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ
وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ

واپس پہنچے تو کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر آ گئے۔ فرمایا مجھے اٹھاؤ
پس ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھا دیا۔ فرمایا کیا جواب ہے
عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المومنین! جو آپ چاہتے تھے یعنی
اجازت دے دی۔ فرمایا خدا کا شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو
اس سے زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے اور جب میں وفات پا جاؤں تو میرا
جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب
اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر اجازت مرحمت فرما دیں تو مجھے اندر داخل کر
دینا اور اگر نہ فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ ام المومنین
حضرت حفصہ تشریف لائیں اور ان کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم
نے انہیں دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس وہ آپ کے پاس گئیں
اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں۔ پھر آدمیوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی
تو ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ ہم اندر داخل ہوئے اور عرض گزار ہوئے
اے امیر المومنین! وصیت فرمائیں کہ ہم کس کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا۔ میں ان
چند حضرات کے سوا اور کسی کو خلافت کا اہل نہیں پاتا کیونکہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے پھر آپ نے
نام گنائے کہ وہ حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ
حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ اور ان حضرات کے پاس
عبداللہ بن عمر حاضر رہا کریں گے لیکن اس کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں،
یہ ان کی تسلی کے لیے فرمایا۔ اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں
ورنہ جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے مدد لے اور میں نے انہیں کسی نااہلی یا خیانت
کی بنا پر معزول نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے
کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت
و حرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں
کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے
سے آباد تھے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی قدر کی جائے اور جو غلطی کر بیٹھیں ان سے درگزر
کیا جائے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک
کرتا رہے کیونکہ وہ اسلام کے محافظ، مال کی آمدنی کا ذریعہ اور دشمنوں کو تباہ کرنے
والے ہیں۔ ان سے مال نہ لیا جائے مگر ان کی رضامندی سے اور جو ان کی
ضرورت سے زائد ہو۔ اعراب کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ عرب

وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ. وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ
الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ
الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا
فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ. وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ
خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ
أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلَى
فُقَرَائِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا
طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا
نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوهُ فَأُدْخِلَ
فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا
فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ
مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى
عَلِيٍّ. فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ
وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ
فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ
أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ
بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي
الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ
أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ
لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ
لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْفَعْ

کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ جہاں ان کے امیروں سے لیا جائے وہاں کے
غریبوں کو لوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے ذمہ کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے وعدے کو پورا کیا
جائے اگر ان کی خاطر جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے
کام نہ لیا جائے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے
تو حضرت عبد اللہ بن عمر بارگاہِ صدیقہ میں سلام عرض کرنے کے بعد
عرض گزار ہوئے کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے
ہیں۔ فرمایا انہیں اندر لے آؤ۔ پس انہیں اندر لے جایا گیا اور ان
کے دونوں ساتھیوں کے پاس رکھ دیا گیا۔ جب ان کے دفن سے
فارغ ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ مل بیٹھے۔ پس حضرت
عبد الرحمٰن ابن عوف نے کہا کہ اس معاملے کو تین حضرات میں لے
آئیے۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں حضرت علی کے حق میں دست
بردار ہوتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے حق
میں ہٹتا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت
عبد الرحمٰن بن عوف کو دے دیا۔ پھر حضرت عبد الرحمٰن نے
کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارہ کش ہونے کے
لیے کہے گا ہم بارِ خلافت اسی کے اوپر رکھیں گے کیونکہ
اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت
سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علی)
خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت عبد الرحمٰن نے کہا، کیا آپ دونوں
حضرات انتخاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟
خدا کی قسم میں بھی افضل سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرات
نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انہوں نے دونوں میں سے ایک
کا ہاتھ پکڑا اور کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں،
جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا
فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہوگا،
اور اگر میں حضرت عثمان کے متعلق فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا
اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے ضروری ہوگا۔ پھر انہوں

يَدُكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ.

بَابُ ٣١٩ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

٨٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

٨٩٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔ جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا: اے حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر ان سے بیعت کر لی، پھر حضرت علی نے بیعت کی، پھر تمام لوگ ٹوٹ پڑے اور سب نے ان کی بیعت کر لی۔

حضرت علی کے فضائل و مناقب۔

حضرت علی بن ابو طالب قرشی ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو الحسن ہے۔ ان کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول خدا نے جب وصال فرمایا تو آپ ان سے راضی تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح مرحمت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو۔ آپ نے فرمایا۔ علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا، انہیں بلا کر لاؤ۔ پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی پس وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا۔ خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور جو ان پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتا دینا پس خدا کی قسم، اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

کے لیے حضرت علی آنکھیں دکھنے کے باعث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ انھوں نے سوچا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر رہ گیا ہوں۔ پس حضرت علی نکل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح یہ جھنڈا میں ضرور ایسے شخص کو دوں گا یا ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح سے نوازے گا۔ اچانک ہماری ملاقات حضرت علی سے ہوئی حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح مرحمت فرمائی۔

۹۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سہل بن سعد سے شکایت کی کہ فلاں شخص حضرت علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انھوں نے دریافت کیا۔ آخر وہ کہتا کیا ہے؟ جواب دیا۔ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ یہ ہنس پڑے اور فرمایا۔ خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور خود حضرت علی کو یہ نام اپنے اصلی نام سے بھی پیارا ہے۔ پس راوی کو حضرت سہل سے پوری حدیث سننے کی طمع ہوئی اور کہنے لگے، اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ فرمایا۔ حضرت علی ایک روز حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور پھر مسجد میں آ کر لیٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انھیں دیکھا کہ چادر ان کی پیٹھ سے ہٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور دو مرتبہ فرمایا کہ اے ابو تراب! اٹھو۔

۹۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے شان عثمان کے بارے میں استفسار کیا۔ انھوں نے ان کے نیک اعمال بیان کر کے فرمایا۔

فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهٖ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْءُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَجَلْ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهٗ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهٖ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهٗ أَوْسَطُ بُيُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْءُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ۔

٩٠٢۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَأَلْتُمَانِيْ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدَا ثَلٰثَةً وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

٩٠٣۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى۔

٩٠٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ

یہ باتیں تجھے بری لگی ہوں گی؟ اس نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ پھر اس نے شانِ علی کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور فرمایا وہ ایسے ہیں کہ ان کا گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان ہے اور پوچھا کہ یہ باتیں بھی تجھے بری لگی ہوں گی؟ جواب دیا ہاں۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ جاؤ جو ہو سکے مجھے نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنے کی غرض سے گئیں لیکن دولت خانے پر آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کو موجود پایا انہیں وجہ بتا دی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا، اپنی جگہوں پر رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان رونق افروز ہو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا۔ جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی (علیہما السلام)۔

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا، پہلے تم جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح کرو، کیونکہ

لِلنَّاسِ فَإِنِّي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتَّى يَكُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوْتُ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ.

میں اختلاف کو برا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو متحد رہنا چاہیے یا مجھے موت آ جائے جس طرح میرے ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ امام ابن سیرین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے متعلق اکثر روایتیں جھوٹی ہیں۔

بَابُ ۳۹۲ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

حضرت جعفر بن ابو طالب کے مناقب

۹۰۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ أَكْثَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي حَتَّى لَا آكُلُ الْخَمِيْرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَفُلَانَةُ وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ هِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ میں بھوک کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر پڑا رہتا تھا، ورنہ مجھے نان کھانے، لباس فاخرہ پہننے یا لونڈی غلام رکھنے کی طمع نہ تھی۔ میں بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ اس کے باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوتی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کا سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابو طالب تھے وہ ہمیں کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس کپی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے تو جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

۹۰۶ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ کو سلام کرتے تو کہا کرتے۔ اے دو پروں یا بازوؤں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

بَابُ ۳۹۳ ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عباس بن عبد المطلب کا ذکر۔

۹۰۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط سے دو چار ہوتے تو حضرت

الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

بَابٌ ۳۹۵ مَنَاقِبُ قَرَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْقَبَةُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا

عمر بن خطاب ہمیشہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے۔ وہ کہا کرتے:۔ اے اللہ! ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، ہمیں ہم پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش ہو جاتی۔

حضرت فاطمہ کی فضیلت۔

رسول خدا کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب اور آپ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو غنیمت کے طور پر مرحمت فرمایا اور وہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ فرمایا ہوا تھا جیسے مدینہ منورہ کی کچھ زمین، اور باغ فدک اور خیبر کے خمس سے جو باقی بچا تھا۔ حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آل محمد اس مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے۔ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ فرمایا ہوا مال جس طرح آپ کے مبارک عہد میں خرچ ہوتا تھا میں اس میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ پھر حضرت علی بھی آ گئے اور انہوں نے فرمایا:۔ اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا اور حق کا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا:۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قرابت سے اچھا سلوک

شعبة عن واقد قال سمعت أبي يحدث عن ابن عمر عن أبي بكر رضي الله عنهم قال ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في أهل بيته.

۹۰۹ - حدثنا أبو الوليد حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني.

۹۱۰ - حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيها فسارها بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرني أنه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فأخبرني أني أول أهل بيته أتبعه فضحكت.

باب مناقب الزبير بن العوام وقال ابن عباس هو حواري النبي صلى الله عليه وسلم وسمي الحواريون لبياض ثيابهم.

۹۱۱ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه قال أخبرني مروان بن الحكم قال أصاب عثمان بن عفان رعاف شديد سنة الرعاف حتى حبسه عن الحج وأوصى فدخل عليه رجل من قريش قال استخلف قال وقالوه قال نعم قال ومن فسكت فدخل عليه رجل آخر أحسبه الحارث فقال استخلف فقال عثمان وقالوا فقال نعم قال ومن هو فسكت قال فلعلهم قالوا الزبير قال نعم قال أما والذي نفسي بيده إنه لخيرهم ما علمت وإن كان لأحبهم

کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جس نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا، پس میں رونے لگی پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت زبیر بن عوام کے مناقب۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ رسول خدا کے حواری تھے اور حواری جگری یار کو کہتے ہیں۔

حضرت زبیر کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ مجھے مروان بن الحکم نے بتایا کہ نکسیر کے سال جب حضرت عثمان کو بڑی سخت نکسیر پھوٹی کہ وہ حج بھی نہ کر سکے اور وصیت بھی کر دی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ فرمایا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کس کو بنائیں؟ پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا آدمی آیا میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ حضرت عثمان نے پوچھا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت کیا کس کو بنائیں؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۹۱۲۔ حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام أخبرني أبي سمعت مروان كنت عند عثمان أتاه رجل فقال استخلف قال وقيل ذاك قال نعم الزبير قال أما والله إنكم لتعلمون أنه خيركم ثلاثا.

۹۱۳۔ حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز هو ابن أبي سلمة عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي حواريا وإن حواري الزبير بن العوام.

۹۱۴۔ حدثنا أحمد بن محمد أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله ابن الزبير قال كنت يوم الأحزاب جعلت أنا وعمر بن أبي سلمة في النساء فنظرت فإذا أنا بالزبير على فرسه يختلف إلى بني قريظة مرتين أو ثلاثا فلما رجعت قلت يا أبت رأيتك تختلف قال أوهل رأيتني يا بني قلت نعم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يأت بني قريظة فيأتيني بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه فقال فداك أبي وأمي.

۹۱۵۔ حدثنا علي بن حفص حدثنا ابن المبارك أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه أن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا للزبير يوم اليرموك ألا تشد فنشد معك فحمل عليهم فضربوه ضربتين على عاتقه بينهما ضربة ضربها يوم بدر قال عروة فكنت أدخل أصابعي في تلك الضربات ألعب وأنا صغير.

باب ۳۱۶ ذكر طلحة بن عبيد الله وقال عمر توفي النبي صلى الله عليه وسلم وهو عنه

یہ بہترین آدمی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس تھے تو ایک آدمی آ کر کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا۔ خدا کی قسم وہ تو تم میں سب سے بہتر ہیں، یہ تین مرتبہ فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بے شک میرا حواری زبیر بن عوام ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں حضرت عمر بن ابو سلمہ اور میں عورتوں کی حفاظت پر تھے۔ میں نے اپنے والد محترم حضرت زبیر کو دو تین مرتبہ بنو قریظہ کی جانب آتے جاتے دیکھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب میں واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ ابا جان! میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ فرمایا میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے کہ جو بنو قریظہ جا کر ان کی مجھے خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا یعنی ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جنگ یرموک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ پس یہ ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان کے کندھے پر دو زخم آئے اور وہ اس زخم کے ادھر ادھر تھے جو جنگ بدر میں آیا تھا۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب میں کم سن تھا تو ان زخموں کی جگہ میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے مناقب۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت وصال ان

رَاضٍ۔

ان سے راضی تھے

٩١٦۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جن لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بذات خود شرکت فرمائی ان میں بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ حضرت طلحہ اور حضرت سعد کے سوا آپ کے پاس کوئی نہ رہتا۔ یہ انہوں نے ان دونوں حضرات سے سنا۔

٩١٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طلحہ کے اس بازو کو شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے تیروں کو روکا تھا۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کے مناقب۔

یہ بنو زہرہ سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ننہال ہے۔ ان کا اسم گرامی سعد بن مالک ہے۔

٩١٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا یعنی فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

٩١٩۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں میرا تیسرا نمبر ہے۔

٩٢٠۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز میں مسلمان ہوا اس وقت تک (دو حضرات کے سوا) اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ میں سات روز اسی حالت میں رہا اور مسلمان ہونے والوں میں تیسرا شخص میں ہوں۔ ایسا ہی ابو اسامہ نے ہاشم سے روایت کی ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ

قیس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرب کا سب سے پہلا شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے تو کھانے کو کچھ میسر نہ آتا اور درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے یہاں تک کہ ہمارا فضلہ بھی اونٹوں اور بکریوں کے فضلہ کی طرح بالکل سخت ہوتا۔ پھر بھی بنی اسد میری مسلمانی پر نکتہ چینی کرتے ہیں

أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ قَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي.

گویا یہ تو اتفاق میں بڑا بدنصیب ہوا اور میرے تمام اعمال ضائع ہو جاتے چونکہ انہوں نے حضرت عمر سے میری شکایت کی ہے کہ یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے۔

بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ

رسولِ خدا کے نسبتی فرزندوں کا ذکر۔

ابو العاص بن ربیع بھی ان میں سے ایک تھا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ابو جہل کی لڑکی کے لیے نکاح کا پیغام دیا جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے میں کسی سے خفا نہیں ہوتے۔ ابھی یہ حضرت علی بھی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے۔ میں نے سنا کہ تشہد پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ میں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے کیا تو اس نے جو بات مجھ سے کہی اسے پورا کیا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ خدا کی قسم رسول اللہ کی اور دشمنِ خدا کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ پس حضرت علی نے وہ منگنی چھوڑ دی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس کے رشتہ دار کا ذکر فرمایا اور اپنے نسبتی فرزند کی تعریف فرمائی کہ اس نے خوب رشتہ داری نبھائی۔ جو بات کی اسے پورا کیا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا.

حضرت زید بن حارثہ کے مناقب۔

براء کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوج تیار کی اور اس کا امیر لشکر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کو ان کی سرداری پسند نہ آئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ان کی سرداری کو ناپسند نہیں کرتے بلکہ اس سے پہلے ان کے والد ماجد کی سرداری بھی تمہیں کب پسند تھی۔ حالانکہ خدا کی قسم، وہ سرداری کے لیے موزوں تھے دوسرے لوگوں کی نسبت ان سے مجھے محبت تھی اور ان (حضرت زید) کے بعد مجھے ان (حضرت اسامہ) سے دوسروں کی نسبت زیادہ محبت ہے۔

۷۲۴۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي قائف والنبي صلى الله عليه وسلم شاهد وأسامة بن زيد وزيد بن حارثة مضطجعان إن هذه الأقدام بعضها من بعض قال فسر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم وأعجبه فأخبر به عائشة.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ قیافہ شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن کر بہت مسرور ہوئے یہ بات آپ کو اتنی بھلی معلوم ہوئی کہ حضرت صدیقہ کو بھی بتائی۔

باب ذكر أسامة بن زيد.

حضرت اسامہ بن زید کا ذکر۔

۷۲۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمهم شأن المخزومية فقالوا من يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا علي حدثنا سفيان قال ذهبت أسأل الزهري عن حديث المخزومية فصاح بي قلت لسفيان فلم تحتمله عن أحد قال وجدته في كتاب كان كتبه أيوب بن موسى عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن امرأة من بني مخزوم سرقت فقالوا من يكلم فيها النبي صلى الله عليه وسلم فلم يجترئ أحد أن يكلمه فكلمه أسامة بن زيد فقال إن بني إسرائيل كان إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق الضعيف قطعوه لو كانت فاطمة لقطعت يدها.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے چوری کر کے قریش کو پریشانی میں پھنسا دیا وہ کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی جرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جا کر ان سے مخزومی عورت کی چوری والی روایت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ (علی نے) سفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے سنا تو نہیں ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے۔ کسی کو عرض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آخرکار حضرت اسامہ بن زید بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ بیشک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے حالانکہ اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

باب

حضرت محمد بن اسامہ کا ذکر۔

۷۲۶۔ حدثني الحسن بن محمد حدثنا أبو عباد يحيى بن عباد حدثنا الماجشون أخبرنا عبد الله بن دينار قال نظر ابن عمر يوما وهو في المسجد إلى رجل يسحب ثيابه في ناحية من المسجد فقال انظر من هذا ليت هذا عندي قال له إنسان

عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد نبوی کے گوشے میں کپڑے گھسیٹ رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ دیکھو یہ کون ہے؟ کاش یہ میرے نزدیک ہوتا۔ ایک شخص نے کہا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں، یہ تو

أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ.

۹۲۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هَذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ۲۳ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۲۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسن کو گود میں لے کر کہا کرتے اے اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما۔ حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ان کے اخیافی بھائی اور انصاری تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ رکوع اور سجدہ درست نہیں کرتے تو فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کرو۔

دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ حرملہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حجاج بن ایمن آئے اور انہوں نے رکوع اور سجدے صحیح نہیں کیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔ پھر حضرت ام ایمن کی اولاد سے آپ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض دوستوں نے سلیمان والی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ ام ایمن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گود کھلایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کے مناقب۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسے بیان کیا کرتا۔ مجھے بھی تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ کے سامنے بیان کروں۔ چنانچہ رسول خدا کے مبارک زمانے کے اندر میں نوجوان لڑکا تھا اور مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب دیکھا

وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

دو فرشتوں کو دیکھا جو مجھے پکڑ کر لے گئے دوزخ کے قریب سے گزرے۔ وہ پیچ در پیچ کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو کنارے تھے اور اس کے اندر کتنے ہی لوگ تھے۔ انہیں پہچان کر میں کہنے لگا۔ میں دوزخ سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک فرشتے نے مجھ سے کہا کہ ڈرو مت۔ پس میں نے حضرت حفصہ کے سامنے یہ خواب بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے۔ کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ رات کو سوتے مگر تھوڑی دیر۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ (ابن عمر) نیک آدمی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار اور حضرت حذیفہ کے مناقب۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام کے ملک میں گیا۔ پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے کوئی اچھا ہمنشین عطا فرما۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی اثنا میں ایک بڑے میاں آئے میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا۔ ابو الدرداء۔ میں نے کہا۔ بیشک میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی اچھا سا ہمنشین عطا فرمائے پس وہ آپ کو بھیج دیا ہے۔ انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا۔ کیا آپ لوگوں کے پاس ابن ام عبد یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں جو رسول خدا کی نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان کے شر سے محفوظ رکھا ہے یعنی حضرت عمار بن یاسر۔ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت حذیفہ نہیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے اسرار کو بھی جانتے تھے جنہیں کوئی

إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ۔

دوسرا نہیں جانتا تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا۔ بتاؤ عبداللہ بن مسعود سورۂ لیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہیں میں نے پڑھ کر سنائی وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى۔ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اسی طرح پڑھائی ہے۔ گویا اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دی۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هٰؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ شام کی طرف گئے اور جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی۔ اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہمنشین عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابو الدرداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا۔ کیا آپ لوگوں میں وہ صاحبِ اسرار نہیں کہ جن بھیدوں کو دوسرا نہیں جانتا تھا، یعنی حضرت حذیفہ۔ میں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا۔ کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جنہیں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا۔ یعنی عمار بن یاسر۔ میں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا۔ کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں یعنی عبداللہ بن مسعود۔ میں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا۔ عبداللہ بن مسعود وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فرمایا۔ جبکہ یہ لوگ میرے پیچھے پڑے رہتے ہیں یہاں تک کہ مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھا ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے مناقب

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے لیے ابو عبیدہ ابن الجراح امین ہیں۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ آپ کے اصحاب منتظر رہے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالے عنہ کو روانہ فرمایا۔

باب ۵۰۲ ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر۔

باب ۵۰۳ مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ۔

امام حسن اور امام حسین کے مناقب

نافع بن جبیر نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ رسول خدا نے امام حسن کو سینے سے لگا لیا۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی جانب دیکھتے اور کبھی ان کی طرف۔ چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالی مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں اور امام حسن کو لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، یا جو کچھ فرمایا۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ قَالَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ شوخی سے مارنے لگا اور آپ کے حسن و جمال پر نکتہ چینی کی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے وسمہ کا

خطاب کیا ہوا تھا۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرماتے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ بِأَبِي شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: میرے باپ کی قسم، تم رسول خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

ابن ابو نعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے دو پھول ہیں۔

بَابٌ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت بلال بن رباح مولی ابوبکر کے مناقب

رسول خدا نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ لِلّٰهِ۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال نے حضرت ابوبکر سے کہا۔ اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو آزاد کر دیجیے تاکہ میں وہ کام کروں جس سے اللہ تعالی راضی ہے۔

بَابٌ ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عباس کا ذکر

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر دعا کی۔ اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔

بَابٌ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولید کے مناقب

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کے بارے میں لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا چنانچہ فرمایا اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا، پس شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں، یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے

عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَهَا سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔

ایک تلوار نے پکڑا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت فرمائی۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ کے مناقب

٩٣٦ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِيْ بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ ۔

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود سے ابتدا فرمائی، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب کا نام پہلے لیا یا معاذ بن جبل کا۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود کے مناقب

٩٣٧ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضول بات کہنے والے اور فضول کلام کرنے والے نہ تھے اور آپ نے فرمایا کہ مجھے تم میں سے وہ آدمی زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہے اور فرمایا کہ قرآن کریم چار آدمیوں سے پڑھو، عبداللہ بن مسعود، سالم، مولیٰ ابوحذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

٩٣٨ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُّقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَّكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ أُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ ۔ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام گیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی ہمنشین عطا فرما۔ پس میں نے ایک بوڑھے کو آتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ میرے نزدیک آ گیا تو میں نے کہا امید ہے کہ میری دعا مستجاب ہوئی۔ بزرگ نے پوچھا، آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا کوفے سے۔ انہوں نے فرمایا، کیا آپ میں وہ حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں جو نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل لے کر ساتھ رہا کرتے تھے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت عمار بن یاسر نہیں جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت

كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونَنِي.

حذیفہ انہیں، جو ان لوگوں کے بھی جاننے والے ہیں جنہیں دوسرے نہیں جانتے؟ اچھا بتلایئے کہ عبداللہ بن مسعود سورۂ واللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں پڑھنے لگا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی۔ لیکن م

۹۴۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا کہ ہمیں ایسے شخص کا نام بتلایئے جو صورت اور سیرت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب تر ہو، تاکہ ہم ایسے بزرگ سے دین حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایسے شخص سے واقف نہیں جو صورت اور سیرت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہو۔

۹۵۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی ہم دونوں یمن سے (مدینہ منورہ) آئے تو ہم یہاں کافی مدت رہے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے اکثر دیکھا کرتے تھے۔

بَابٌ ۲۱۶ ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت معاویہ کا ذکر۔

۹۵۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے نماز عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے پاس حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام بھی تھا۔ اس نے واپس آکر حضرت ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ان سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

۹۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ.

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آپ کی امیر المومنین معاویہ کے بارے میں کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیشک وہ فقیہ ہیں۔

۹۵۳ - حدثني عمرو بن عباس حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن أبي التياح قال سمعت حمران بن أبان عن معاوية رضي الله عنه قال إنكم لتصلون صلوة لقد صحبنا النبي صلى الله عليه وسلم فما رأيناه يصليها ولقد نهى عنهما يعني الركعتين بعد العصر.

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۳ مناقب فاطمة عليها السلام وقال النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة سيدة نساء أهل الجنة

حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۹۵۴ - حدثنا أبو الوليد حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

باب ۳۴ فضل عائشة رضي الله عنها

حضرت عائشہ صدیقہ کی فضیلت

۹۵۵ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال أبو سلمة إن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما يا عائش هذا جبريل يقرئك السلام فقلت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا أرى تريد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ لیکن آپ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔

۹۵۶ - حدثنا آدم حدثنا شعبة قال وحدثنا عمرو أخبرنا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء إلا مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون وفضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں میں سے کامل بہت سے افراد ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

۹۵۷ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني محمد بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن أنه سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فضل عائشة على

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت

النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ.

۹۵۸ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدَمِينَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ.

۹۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا.

۹۶۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً.

۹۶۱ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ.

۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

تمام کھانوں پر ہے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ بیمار پڑیں تو حضرت ابن عباس عیادت کے لیے آئے اور کہنے لگے۔ اے ام المومنین! آپ ایسی جگہ جا رہی ہیں جہاں سچے پیش خیمے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق موجود ہیں۔

ابووائل فرماتے ہیں کہ جب (جنگ جمل سے پہلے) حضرت علی نے حضرت عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا تاکہ ان لوگوں کو اپنی مدد پر مائل کریں تو حضرت عمار نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ (حضرت عائشہ) دنیا اور آخرت میں رسول خدا کی بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو آزمایا ہے کہ ان (حضرت علی) کی پیروی کریں گے یا ان (حضرت عائشہ) کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ حضرت اسماء سے ہار عاریۃً لیا تھا لیکن وہ گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کئی حضرات کو اس کی تلاش میں روانہ کیا پس نماز کا وقت ہو گیا اور بعض حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی نہ ملنے کی شکایت کی۔ اس پر تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ حضرت اسید بن حضیر نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرما دی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہو گئی۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری ازواج مطہرات میں سے جن کے ہاں ہوتی تو فرماتے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہو گی؟ یہ حضرت عائشہ کے گھر کی طمع کے باعث تھا۔ جب ان کی باری آئی تو آپ کو سکون ہوا۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے تحائف رسول خدا کی خدمت میں بار حضرت عائشہ کی باری کے روز پیش کیا کرتے تھے۔ سو میری تمام سہیلیاں ازواج مطہرات حضرت ام سلمہ کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں۔ اے ام سلمہ! خدا کی قسم لوگ اپنے ہدیے بارگاہ رسالت میں اس روز پیش کرتے ہیں جب عائشہ صدیقہ کے ہاں باری ہوتی ہے حالانکہ مال کی ہمیں بھی اسی طرح ضرورت ہے جیسے

يَأْمُرَ النَّاسَ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا.

طرح عائشہ کرتی ہے۔ لہٰذا آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ رسول خدا لوگوں کو یہ حکم فرما دیں کہ میری خدمت میں جو ہدیہ پیش کرنا ہو خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا مگر آپ نے منہ پھیر لیا جب انہوں نے دوسری مرتبہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف کے اندر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ ــــــ ۱۵

بَابُ مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا.

انصار کے مناقب

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔ اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا ، دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو وہ دیے گئے (سورۃ الحشر ، آیت ۹)

۹۶۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَيْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ اَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ اَوْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا.

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے بارے میں پوچھا کہ یہ نام آپ حضرات نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس نام سے موسوم فرمایا ہے ؟ جواب دیا ، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام رکھا ہے ۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ میری یا قبیلہ ازد کے کسی فرد کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے :۔ آپ کی قوم نے فلاں روز فلاں کارنامہ انجام دیا تھا ۔

۹۶۴ - حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اپنے رسول کی کامیابی کے لیے مقرر فرما رکھا تھا ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو ان کی جماعتیں منتشر ہو گئیں اور ان کے بعض سردار مارے گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقرر فرمایا (یعنی انصار کے لیے)

۹۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاَعْطٰى قُرَيْشًا وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْاَنْصَارَ فَقَالَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز بعض انصار کہنے لگے کہ مال قریش (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے ، یہ کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش (کفار مکہ) کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مال غنیمت ان کے سپرد کیا جا رہا ہے ۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا :۔ تمہارے متعلق مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اور تم جھوٹ نہیں بولا کرتے ۔ انہوں نے جواب دیا کہ واقعی آپ تک صحیح خبر پہنچی ہے ۔ فرمایا ، کیا تم اس بات

قَالَ أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى۔

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ

پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مالِ غنیمت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

انصار کے بارے میں ارشادِ رسولِ عربی۔

حضرت عبداللہ بن زید نے رسولِ خدا سے روایت کی ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یا یہ فرمایا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ آپ نے یہ خلافِ حقیقت نہیں فرمایا کیونکہ انصار نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی تھی۔ یا صرف دوسری بات کہی۔

مہاجرین و انصار کی مواخات قائم فرمانا۔

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پس انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ میرا مال بلحاظِ مالیت انصار میں سب سے اچھا ہے، میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر چکا ہوں۔ نیز میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا نام بتا دیجئے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کر لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت دے، مجھے تو اپنا بازار بتا دیجئے۔ انہوں نے بنی قینقاع کا بازار بتا دیا۔ جب وہ واپس لوٹے تو کچھ پنیر اور گھی ان کے پاس تھا۔ پھر انہی

كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ.

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَتُشْرِكُونَا فِي التَّمْرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ

گٹھلی برابر سونے کا۔ یا سونے کی گٹھلی کہا۔ ابراہیم کو شک ہے۔ جب وہ آئے تو ان کے اوپر زرد نشان تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا تو عرض گزار ہوئے کہ میں نے شادی کر لی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا ہے؟ جواب دیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرما دی تھی اور یہ بڑے مالدار تھے۔ پس حضرت سعد نے کہا کہ انصار اس بات سے واقف ہیں کہ ان میں ... سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ پس میں اپنے مال کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند آئے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ لہٰذا جب وہ حلال ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت فرمائے۔ اس روز جب وہ بازار سے لوٹے تو منافع میں کچھ گھی اور پنیر کما کر لائے تھے۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد دھبے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو یہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ پوچھا، مہر کتنا دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے، گٹھلی کے برابر سونا یا سونے کی گٹھلی جتنی۔ فرمایا، ولیمہ بھی کرو خواہ ایک ہی بکری سے ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ان (مہاجرین) کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا، ایسا نہ کرو بلکہ یوں کرو کہ محنت وہ کریں اور تم پیداوار سے انہیں حصہ دے دیا کرو۔ عرض گزار ہوئے، ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انصار کی محبت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانصار لا یحبھم الا مؤمن ولا یبغضھم الا منافق فمن احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ۔

۹۷۰۔ حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا شعبۃ عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جبیر عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰیۃ الایمان حب الانصار واٰیۃ النفاق بغض الانصار۔

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للانصار انتم احب الناس الی۔

۹۷۱۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزیز عن انس رضی اللہ عنہ قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم النساء والصبیان مقبلین قال حسبت انہ قال من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممثلا فقال اللھم انتم من احب الناس الی قالھا ثلاث مرار۔

۹۷۲۔ حدثنا یعقوب بن ابراھیم ابن کثیر حدثنا بھز بن اسد حدثنا شعبۃ قال اخبرنی ھشام بن زید قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال جاءت امراۃ من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا صبی لھا فکلمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ انکم احب الناس الی مرتین۔

باب اتباع الانصار

۹۷۳۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن عمرو سمعت ابا حمزۃ عن زید بن ارقم قالت الانصار لکل نبی اتباع وانا قد اتبعناک فادع اللہ ان یجعل اتباعنا منا فدعا بہ فنمیت ذلک الی ابن ابی لیلی قال قد زعم ذلک زید۔

۹۷۴۔ حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا عمرو بن

سنا یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

رسول خدا نے فرمایا مجھے انصار سب لوگوں سے پیارے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) بعض عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں کسی شادی سے آرہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سروقد کھڑے ہوگئے اور تین مرتبہ آپ نے فرمایا:۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے تمام لوگوں سے پیارے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کو لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے سب لوگوں سے پیارے ہو۔

انصار کی پیروی کا بیان۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی پیروی کی ہے لہٰذا دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو ہم میں شمار فرمائے۔ پس آپ نے دعا کی۔ میں (عمرو راوی) نے یہ ابو حمزہ کو انصار میں سے ایک آدمی نے فرماتے ہوئے

مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ۔

بَابُ ۳۱۲ فَضْلِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ۔

۶۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ۔

۷۰ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ۔

۷۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ

سنا کہ انصار بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو بھی ہم میں شمار فرمائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان کے پیروکاروں کو ان میں شمار فرما۔ عمرو راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: زید نے بھی یہی کہا ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ زید بن ارقم ہیں۔

انصار کے گھرانوں کی فضیلت۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بنو نجار سب سے بہتر ہیں، پھر بنو عبدالاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج اور پھر بنو ساعدہ۔ اور بیشک انصار کا ہر گھرانہ ہی بہتر ہے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھرانے پر دوسرے گھرانوں کو فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھرانہ بھی کتنے ہی گھرانوں پر فضیلت رکھتا ہے۔ حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے لیکن اس میں سعد کی جگہ سعد بن عبادہ ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین انصار، یا یہ فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنو نجار، بنو عبدالاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ ہیں۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث کا اور پھر بنو ساعدہ کا اور انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ جب ان کی ملاقات حضرت سعد بن عبادہ سے ہوئی تو حضرت اسید نے کہا کیا

الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ خُيِّرَ دُورُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

۸۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ.

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ.

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ

آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرماتے تو ہمیں آخر میں رکھا۔ تو حضرت سعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں رکھا ہے۔ فرمایا کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

رسول خدا کی انصار کو تلقین۔

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے گروہ انصار! صبر کرو، یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حاکم مقرر نہیں فرمائیں گے جس طرح فلاں کو حاکم مقرر فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا، تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا، تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو اور ہمارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے۔

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے لیے بحرین کی جاگیریں لکھ دیں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح جاگیریں نہ مل جائیں۔ فرمایا اگر پسند نہیں تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو، میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

انصار اور مہاجرین کے لیے رسول خدا نے دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ.

۹۰۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ.

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمْ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۹۰۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

بَابُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

۹۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آرام نہیں مگر آخرت کا آرام۔ اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما۔ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے لیکن اس میں آپ نے یہ بھی کہا: پس انصار کی مغفرت فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے وقت انصار یوں نغمہ زن تھے:

بیعت کی ہے محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
ہے جہاد ہی کا ارادوں کو کسی اپنی کمر

آپ نے انہیں جواب دیا: اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو باعزت بنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

آیت وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے اپنی ازواج مطہرات کے پاس کھانا لانے کے لیے بھیج دیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون ہے؟ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میں۔ پس وہ اپنی اہلیہ کے پاس جا کر کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خوب خاطر تواضع کرنا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ ہمارے گھر میں تو صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ کھانا تیار کرو، چراغ جلا دو اور بچے جب شام کا کھانا مانگیں تو انہیں بہلا پھسلا کر سلا دینا۔ پس اس کی بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا۔ پھر اس طرح اٹھی گویا وہ چراغ درست کرنا چاہتی ہے اور چراغ بجھا دیا۔ پس یہ دونوں

فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

مگر مہمان کے ساتھ یہی ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں ساری رات بھوکے رہے۔ جب صبح کے وقت وہ بارگاہِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تمہاری رات کی کاریگری سے خدا بہت خوش ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ انہیں شدید تنگی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (سورۃ الحشر، آیت ۹)

بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ اقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ

انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُوْ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِيْ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ أَبُوْ بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوْصِيْكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے۔ یہ بیان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور صورتِ حال عرض کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سرا سر مبارک پر پٹی کی طرح باندھا ہوا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور منبر پر یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے جسم کی قمیص کے مانند میرے محرمِ راز ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے احسان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں قصوروار ہوں ان سے درگزر کرنا۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آخری ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سر مبارک سے پٹی باندھی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ دوسرے لوگ بڑھیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے، یہاں تک کہ

يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۹۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۹۰۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۱۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

۹۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ

ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو کوئی تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو نظر استحسان سے دیکھے اور ان کے قصور وار افراد سے درگزر کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار معدہ کی تھیلی کے مانند محرم اسرار ہیں۔ دوسرے لوگ عنقریب بڑھتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرنا اور قصور وار افراد سے درگزر کرنا۔

حضرت سعد بن معاذ کے مناقب۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ تحفے کے طور پر پیش کیا گیا۔ پس آپ کے اصحاب ہاتھ پھیر پھیر کر اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے۔ فرمایا۔ تم اس کے ملائم ہونے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی نرم ہوں گے۔ حضرت انس نے بھی حضور سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش بھی ہل گیا تھا۔ نیز اعمش، ابو صالح، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایک شخص نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ تخت ہل گیا تھا۔ تو انھوں نے فرمایا کہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان پوشیدہ شکر رنجی تھی، ورنہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا تھا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ کے یہودی قلعے سے باہر نکل

حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

آئے۔ پھر انہیں بلایا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بہترین آدمی کے لیے تعظیمی قیام کرو یا اپنے سردار کے لیے پھر آپ نے فرمایا۔ اے سعد! یہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آگئے ہیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ جو ان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا فرشتے کے حکم کے مطابق۔

بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

٩٩٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا. وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ إِنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ. وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اندھیری رات میں دو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو ان دونوں حضرات کے آگے آگے ایک نور تھا۔ جب وہ دونوں اپنے گھروں کو جانے کے لیے جدا ہوئے تو وہ نور الگ الگ دونوں کے سامنے ہو گیا۔ معمر نے ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ وہ حضرت اسید بن حضیر اور دوسرے ایک انصاری۔ حماد، ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آنے والے حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

٩٩٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

حضرت معاذ بن جبل کے مناقب

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو۔ ابن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا.

٩٩٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا

حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ واقعہ افک سے پہلے وہ نیک آدمی تھے۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ جو قدیم الاسلام تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابی بن کعب کے مناقب

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن کریم حاصل کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود کا نام لیا، پھر سالم مولیٰ ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کا۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا:۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سورۂ لم یکن الذین کفروا پڑھ کر سناؤں۔ عرض کی، کیا میرا نام لے کر؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت کے مناقب

۶۰۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآن کریم جمع کیا اور چاروں ہی انصار سے تھے یعنی ابی، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت۔ حضرت انس سے پوچھا گیا کہ ابو زید کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت ابو طلحہ کے مناقب

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهٖ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْشُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَاَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ادھر نکل گئے تھے تو حضرت ابو طلحہ آپ کے لیے ڈھال کی طرح بن کر رہے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اور ان کی کمان کی تانت بڑی سخت تھی۔ اس روز ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹی تھیں۔ جب کوئی شخص ترکش لے کر ادھر سے گزرتا تو رسول خدا فرماتے: "یہ تیر ابو طلحہ کے آگے ڈال دو۔" ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر اونچا کر کے ملاحظہ فرمانے لگے تو حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے: "اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر اونچا کر کے نہ دیکھئے، مبادا کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ حضور! آپ پر قربان ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔" راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں کے زیور نظر آتے تھے اور دونوں اپنی پیٹھ پر مشکیں لاد کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں۔ پھر واپس جا کر اور پانی لا کر پیاسوں کا حلق تر کر رہی تھیں۔ اس روز حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گری۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلام کے مناقب

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ الْاٰيَةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ قَالَ مَالِكٌ الْاٰيَةَ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت ہے، ماسوائے حضرت عبداللہ بن سلام کے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "اور بنی اسرائیل سے ایک شخص نے گواہی دی"۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آیت کا لفظ امام مالک نے اپنی طرف سے کہا ہے یا حدیث میں موجود ہے۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا، جس کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار نمایاں تھے۔

عَلٰی وَجْهِهٖ أَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ أَسْفَلُهٗ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لَهٗ ارْقَ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيْعُ فَأَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰی كُنْتُ فِيْ أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰی فَأَنْتَ عَلَی الْإِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ۔

١٠٠١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا تَجِيْءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِيْ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ إِذَا كَانَ لَكَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدٰی إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهٗ رِبًا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ۔

بَابُ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے مختصر سی دو رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا اور میں نے اس سے کہا۔ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ جواب دیا۔ خدا کی قسم، ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے لیے ایسی بات کہیں جس کا ہمیں علم نہ ہو۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا۔ میں نے عہد نبوی میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و عریض اور سرسبز و شاداب باغ کے اندر ہوں۔ اس باغ میں لوہے کا ایک ستون ہے، جس کا نچلا سرا زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے۔ اس کے اوپر والے حصے میں ایک کڑی ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھو۔ میں نے کہا۔ اس پر میں کس طرح چڑھ سکتا ہوں۔ پس ایک غلام میرے نزدیک آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں چڑھنے لگا یہاں تک کہ ستون کے اوپر والے حصے تک جا پہنچا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اسے مضبوطی سے پکڑنا۔ اب میں بیدار ہوا تو وہ اسی طرح میرے ہاتھ میں تھا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ باغ تو اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا اسلام کا مضبوط رشتہ ہے۔ پس تم آخری وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وصیف ہے۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا کیا آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو ستو اور کھجوریں کھلاؤں۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا۔ آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود کا عام رواج ہے۔ جب آپ کا کسی آدمی پر قرض ہو اور وہ آپ کو گھاس، چارہ یا کوئی دوسری حقیر سی چیز بھی تحفے کے طور پر دے تو اسے نہ لینا کیونکہ وہ سود میں شمار ہوگی۔ اس حدیث کے اندر شعبہ والی روایت میں بیت کا لفظ نہیں ہے۔

رسول خدا کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ کی فضیلت

١٠٠٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔

محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (پہلی سند) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

١٠٠٣۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

١٠٠٤۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کے ملنے والی عورتوں کو حسب حال گوشت بھیجتے۔

١٠٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے اتنا مجھے کسی دوسری پر رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالےٰ نے براہ راست یا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے۔

١٠٠٦۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ کی ملنے والی عورتوں کے

ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ.

لیے بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے تو آپ فرماتے، ہاں وہ ایسی ہی تھیں نیکو روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ.

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو بشارت دی تھی؟ جواب دیا، ہاں! ایسے محل کی بشارت دی تھی جس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ رنج و مشقت اور وہ موتی کا محل ہوگا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل آکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے جس میں کوئی شور یا تکلیف نہیں ــــ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کانپ اٹھے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے!

ف ۱ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بے پناہ محبت تھی۔ حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت فاطمہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ان پانچوں میں سب سے افضل کون ہے کیونکہ ہر ایک کے فضائل و کمالات حیران کن ہیں لہٰذا یہ بات اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔
حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امتِ محمدیہ کی پہلی روحانی ماں ہیں۔ انہوں نے حضور کا حق رفاقت اس وقت ادا کیا جب ایک جہان آپ کا دشمن تھا، یہ جان اور مال سے محبوب پروردگار پر نثار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اولاد بھی ان ہی سے ہے سوائے حضرت ابراہیم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہزادہ رسول کے جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے اور حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ ان کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہیں کیا تھا، ان کے وصال کے بعد بھی آپ اپنی ازواج مطہرات سے اکثر ان کا ذکر فرمایا کرتے اور ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کا ان کے لیے سلام پیش کرنا، جنت میں ایک ہی موتی کے محل کی بشارت دینا اور خود پروردگار عالم کا ان کے لیے سلام بھیجنا ان کی عظمت کے روشن دلائل ہیں، یہ سب ثمرات ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان ومال سے پروانہ وار نثار ہونے اور مشکل ترین حالات میں ہر خطرے سے بے نیاز ہو کر نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق رفاقت ادا کرنے کے۔ آخر میں اہل ایمان اپنی سب سے پہلی دینی وایمانی ماں کی خدمت میں ایک عرض گزار ہوا کرتے ہیں۔

سیدہ پہلی ماں، کہف امن وامان
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۰۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی کا ذکر۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے نہیں روکا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔ نیز حضرت جریر بن عبد اللہ سے بواسطہ قیس روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذو الخلصہ کہا جاتا تھا۔ بعض لوگ اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا، کیا تم ذو الخلصہ کے بارے میں مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر اس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے آدمی اس کے قریب ملے ان سب کو تہ تیغ کر دیا، پس ہم نے آ کر

بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۰۱ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ

حضرت حذیفہ بن یمان عبسی کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ احد کے روز (ابتداء میں) جب کافروں کو واضح شکست ہوئی تو ابلیس نے چیخ پکار مچائی کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو، پس اگلے لوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی بعض مسلمانوں کے

عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَابُ ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۱۰۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ

نرغے میں تھے یہ پکارے اے خدا کے بندو! یہ تو میرے والد میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی چیخ پکار کسی نے نہ سنی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والد ماجد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اس سانحہ کا حضرت حذیفہ کو ہمیشہ رنج رہا یہاں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے۔

حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ محبوب ہو لیکن آج روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے عزیز ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے اپنی جان کی قسم، بیشک ابو سفیان کنجوس آدمی ہیں تو اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر بچوں کو کھلاؤں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا: میرے خیال میں ضرورت کے مطابق تو جائز ہے۔

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نزولِ وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نچلے حصے میں ملاقات ہوئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دسترخوان بچھایا گیا۔ تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر وقتِ ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے اس کے لیے پانی اتارا اور زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا پھر تم اسے خدا کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ اس بات

ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ إِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَ
إِعْظَامًا لَهُ ۔ قَالَ مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تُحُدِّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ
بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ
الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ
دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي
فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ
مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ
اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنِّي
أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا
أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ
قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ
النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ
عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ
اللّٰهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ
مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنِّي
أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا
أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ
قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ
وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ
رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ
إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْكُمْ
عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يُحْيِي
الْمَوْءُودَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ

کو بُرا سمجھتے جیسے انکار کیا کرتے تھے ۔ یہ دوسری روایت
بھی نافع حضرت ابن عمر سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل ملک شام
کی طرف گئے تاکہ کسی سے پوچھ کر برحق دین کی اتباع کریں۔ پس
انہیں ایک یہودی عالم ملا۔ انہوں نے اس کے دین کے بارے
میں پوچھا اور کہا کہ شاید میں تمہارا دین اختیار کروں۔ وہ کہنے لگا
کہ تم ہمارے دین میں اس وقت نہیں آ سکتے جب تک غضب
الٰہی سے اپنا حصہ حاصل نہ کرلو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو خدا کے
غضب سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور خدا کا ذرا سا قہر بھی
برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے
کسی دوسرے دین کے بارے میں بتا سکتے ہو؟ وہ کہنے
لگا کہ مجھے حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ نہیں ہے۔ زید
نے پوچھا کہ حنیف دین کونسا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو یہودیت و نصرانیت کے علاوہ
ہے اور اس میں خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی۔
پس زید وہاں سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے۔ اس سے
بھی ایسا ہی پوچھا تو اس نے کہا، تم ہمارے دین پر اس وقت تک
نہیں آ سکتے جب تک کہ اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔
انہوں نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی لعنت سے کوسوں دور بھاگتا
ہوں نیز خدا کی لعنت اور اس کے غضب کو ذرا بھی برداشت
کرنے کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی اور
دین کے بارے میں بتاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دین حنیف
کے سوا اور کسی دین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ پوچھا کہ حنیف
کیا ہے؟ جواب دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو نہ
یہودیت ہے نہ نصرانیت اور نہ اس میں خدا کے سوا کسی کی
عبادت کی جاتی ہے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے بارے میں ان کی زبانی یہ فیصلہ دیکھا تو اس کے پاس سے
چلے گئے۔ باہر آئے تو ہاتھ اٹھا کر کہا، اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ
میں ابراہیمی دین پر ہوں۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پشت لگا کر

يَقُوْلُ لِأَبِيْهِ لَا تَقْتُلْهَا أَنَا أَكْفِيْكَ مُؤْنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيْهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا.

بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

١٠١٢ - حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيْكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِيْ إِزَارِيْ فَشُدَّ عَلَيْهِ إِزَارُهُ.

١٠١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَبَنٰى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ جَدْرُهُ قَصِيْرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

١٠١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُوْمُهُ.

١٠١٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش! خدا کی قسم میرے سوا تم میں سے کوئی بھی ابراہیمی دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بھی بچاتے تھے اور جب کوئی آدمی اپنی لڑکی کو اس طرح مار ڈالنے کا ارادہ کرتا تو کہتے کہ اسے قتل نہ کرو، تمہاری بجائے میں اس کی پرورش کرتا ہوں۔

تعمیر کعبہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس دونوں پتھر اٹھا کر لاتے۔ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند کندھے پر رکھ لیجئے تاکہ پتھروں کی رگڑ نہ لگے (تعمیل نہ کرنے پر انہوں نے زبردستی ایسا کر دیا) تو آپ زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ جب افاقہ ہوا تو یہی کہہ رہے تھے میرا تہبند، میرا تہبند۔ پس آپ کا تہبند باندھ دیا گیا۔

عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار نیچی تھی۔ جس پر پختہ تعمیر حضرت ابن زبیر نے کروائی۔

جاہلیت کا زمانہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اندر قریش عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی عاشورے کا روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ

ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج من الفجور في الأرض وكانوا يسمون المحرم صفرا ويقولون إذا برأ الدبر وعفا الأثر حلت العمرة لمن اعتمر قال فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه رابعة مهلين بالحج أمرهم النبي صلى الله عليه وسلم أن يجعلوها عمرة قالوا يا رسول الله أي الحل قال الحل كله.

جاہلیت میں) لوگ کہتے: ۔ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر گناہ کرنا ہے اور وہ محرم کے مہینے کو بھی صفر کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم بھر جائے اور اس کا نشان مٹ جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے ۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھے ہوئے چوتھی تاریخ کو مکہ معظمہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالو ۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم پر کیا چیز حلال ہو جائے گی؟ فرمایا: سب کچھ حلال ہو جائے گا ۔

۱۰۱۶ ۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال كان عمرو يقول حدثنا سعيد بن المسيب عن أبيه عن جده قال جاء سيل في الجاهلية فكسا ما بين الجبلين قال سفيان ويقول إن هذا لحديث له شأن.

سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اندر سیلاب آیا تو دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ پر چھا گیا ۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ وہ لوگ اس کو بہت بڑا عظیم واقعہ شمار کرتے تھے ۔

۱۰۱۷ ۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن بيان أبي بشر عن قيس بن أبي حازم قال دخل أبو بكر على امرأة من أحمس يقال لها زينب فرآها لا تكلم فقال ما لها لا تكلم قالوا حجت مصمتة قال لها تكلمي فإن هذا لا يحل هذا من عمل الجاهلية فتكلمت فقالت من أنت قال امرؤ من المهاجرين قالت أي المهاجرين قال من قريش قالت من أي قريش أنت قال إنك لسؤول أنا أبو بكر قالت ما بقاؤنا على هذا الأمر الصالح الذي جاء الله به بعد الجاهلية قال بقاؤكم عليه ما استقامت بكم أئمتكم قالت وما الأئمة قال أما كان لقومك رؤوس وأشراف يأمرونهم فيطيعونهم قالت بلى قال فهم أولئك على الناس.

قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا ۔ آپ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی ۔ دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا بولتی نہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے خاموشی کے ساتھ حج کی نیت کی ہوئی ہے ۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ بات کرو کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے ۔ پس وہ بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا ۔ میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں ۔ کہنے لگی کہ کون سے مہاجرین؟ فرمایا: قریش سے ۔ پوچھا: آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ فرمایا: اری سوال کرنے والی! میں ابوبکر ہوں ۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ فرمایا: جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے ۔ کہنے لگی: ہمارے پیشوا کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور معزز لوگ تو ہوں گے کہ جن باتوں کا تم کو حکم دیں ان پر تم بھی عمل کرو؟ جواب دیا: کیوں نہیں ۔ فرمایا: بس وہی لوگ تمہارے پیشوا ہیں ۔

۱۰۱۸ ۔ حدثني فروة بن أبي المغراء أخبرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَاهُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ۔

حبشی عورت اسلام لے آئی جو کسی عربی کی لونڈی تھی۔ اس کی جھونپڑی چونکہ مسجد کے پاس تھی لہٰذا ہمارے پاس آجاتی اور باتیں کیا کرتی جب وہ اپنے دل کی لگی سے فارغ ہو جاتی تو یہ شعر پڑھا کرتی۔

ہار کی چوری ہوئی از رہ دلالت نادرات
تاہم اکبر نے شہر کفر سے بخشی نجات

جب اس نے متعدد مرتبہ ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ نے اس سے پوچھا کہ ہار کا دن کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میری ایک آقازادی باہر نکلی جس نے چمڑے کا ہار پہن رکھا تھا۔ ہار اس سے گر گیا اور گوشت سمجھ کر ایک چیل اسے لے اڑی۔ لوگوں نے تہمت میرے اوپر لگائی اور مجھے خوب مارا پیٹا یہاں تک کہ انہوں نے جد کرتے ہوئے میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔ جب مجھ پر یہ ستم ڈھایا جا رہا تھا اور لوگ میرے اردگرد جمع تھے تو چیل اڑتی ہوئی آئی اور وہی ہار اس نے ہمارے سروں پر ڈال دیا۔ جب انہوں نے لے لیا تو میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے تھے حالانکہ میں اس جرم سے لاتعلق ہوں۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قسم کھانی ہو تو خدا کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں نہ کھانا۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت قاسم جنازے کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور مردے کو مخاطب کر کے دو دفعہ یہ کہتے۔ تو اب بھی اپنے اہل وعیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مزدلفہ سے اس وقت لوٹتے جب ثبیر پہاڑ پر دھوپ آجاتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فعل

بن جمع حتى تشرق الشمس على ثبير فخالفهم النبي صلى الله عليه وسلم فأفاض قبل أن تطلع الشمس.

میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ سے لوٹ آئے۔

١٠٢٢ - حدثني إسحق بن إبراهيم قال قلت لأبي أسامة حدثكم يحيى بن المهلب حدثنا حصين عن عكرمة وكأسا دهاقا قال ملأى متتابعة قال وقال ابن عباس سمعت أبي يقول في الجاهلية اسقنا كأسا دهاقا.

حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ کاسا دھاقا کا مطلب لبالب بھرا ہوا پیالہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمانہ جاہلیت میں کہا کرتے تھے ہمیں لبالب بھرا ہوا جام پلاؤ۔

١٠٢٣ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن عبد الملك عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد. ألا كل شيء ما خلا الله باطل. وكاد أمية بن أبي الصلت أن يسلم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے سچی بات وہ جو لبید شاعر نے کہی ہے کہ "خبردار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے" ۔ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابو الصلت مسلمان ہو جاتا۔

١٠٢٤ - حدثنا إسمعيل حدثني أخي عن سليمان عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها قالت كان لأبي بكر غلام يخرج له الخراج وكان أبو بكر يأكل من خراجه فجاء يوما بشيء فأكل منه أبو بكر فقال له الغلام أتدري ما هذا فقال أبو بكر وما هو قال كنت تكهنت لإنسان في الجاهلية وما أحسن الكهانة إلا أني خدعته فلقيني فأعطاني بذلك فهذا الذي أكلت منه فأدخل أبو بكر يده فقاء كل شيء في بطنه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک غلام رکھا ہوا تھا جس سے آپ خراج لیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کوئی کھانے کی چیز لایا تو حضرت ابوبکر نے اسے کھا لیا۔ غلام عرض گزار ہوا کہ آپ کو معلوم ہے یہ چیز کیسی تھی؟ حضرت ابوبکر نے دریافت فرمایا۔ کیسی تھی؟ جواب دیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کو میں آئندہ کی باتیں (کہانت) بتایا کرتا تھا جبکہ میں کہانت سے نابلد تھا صرف اسے دھوکا دیا کرتا تھا۔ آج وہ مجھے ملا تو اس بات کی وجہ سے اس نے مجھے یہ چیز دی جو آپ نے کھائی ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے منہ میں انگلی ڈال کر پیٹ سے سارا کھایا پیا باہر نکال دیا۔

١٠٢٥ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله أخبرني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان أهل الجاهلية يتبايعون لحوم الجزور إلى حبل الحبلة قال وحبل الحبلة أن تنتج الناقة ما في بطنها ثم تحمل التي نتجت فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حبل الحبلہ کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر وہ بچہ جوان ہو کر حاملہ ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٠٢٦ - حدثنا أبو النعمان حدثنا مهدي قال غيلان بن جرير كنا نأتي أنس بن مالك فيحدثنا عن الأنصار وكان يقول لي فعل قومك كذا وكذا يوم كذا وكذا وفعل قومك كذا وكذا يوم كذا وكذا.

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے۔ ایک روز مجھ سے فرمایا کہ تمہاری قوم نے فلاں روز یہ کیا اور فلاں روز یہ کیا۔

بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

٣٧٠١- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ. قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِينًا. ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ

زمانہ جاہلیت کی قسامت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ ہوا یوں کہ بنی ہاشم کے کسی فرد کو ایک شخص نے مزدور رکھا۔ جو قریش کی دوسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے اونٹ پر اس کے ساتھ جا رہا تھا تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا فرد گزرا، جس کے تھیلے کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مزدور سے کہا کہ ایک بندھن دے کر میری مدد کر تاکہ میں اپنی بوری باندھ لوں اور اونٹ نہ بھاگ سکے۔ اس نے بندھن دے دیا اور اس نے اپنی بوری باندھ لی۔ جب انہوں نے پڑاؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دیئے۔ قریشی نے ہاشمی سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا، تو غصے میں اس نے ایسی لاٹھی ماری کہ ہاشمی مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمن کا رہنے والا گزرا تو ہاشمی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں البتہ کبھی کبھی ضرور جاتا ہوں۔ کہا، جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا: ضرور۔ کہا کہ جب تمہیں موسم حج میں بیت اللہ کی حاضری نصیب ہو تو پکارنا: اے قریشیو! جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا: اے بنی ہاشم! جب وہ تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں ہاشمی کو ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ پیغام دے کر وہ مزدور مر گیا۔ جب وہ قریشی واپس پہنچا تو ابو طالب کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ جواب دیا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن میں نے علاج معالجے میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن وہ مر گیا اور میں اسے دفن کر کے واپس لوٹا ہوں۔ انہوں نے کہا: تم سے اس کے متعلق یہی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو مدت گزر گئی اور ایک دفعہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی مکہ آیا

قَالَ أَمَرَنِي فُلاَنٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلاَنًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلاَثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ. فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلاَ تُصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلاً أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلاَ تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ وَحَلَفُوا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

جس کو وصیت کی گئی تھی تو اس نے آواز دی: اے آل قریش! لوگوں نے جواب دیا کہ قریش یہ ہیں۔ اس نے پھر کہا: اے آل بنی ہاشم! لوگوں نے کہا بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ابو طالب کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ ابو طالب ہیں۔ کہا کہ مجھے آپ کے فلاں آدمی نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا تھا جس کو ایک رسی کے بدلے قتل کر دیا گیا تھا۔ پس ابو طالب قاتل کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ تین میں سے کوئی ایک بات اختیار کر لو کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے سو اونٹ ادا کر دو۔ بصورت دیگر تمہاری قوم کے پچاس آدمی قسم دے دیں کہ تم نے قتل نہیں کیا۔ اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو اس کے بدلے تمہیں قتل کریں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے۔ پھر ابو طالب کے پاس ایک ہاشمی عورت مقتول کی بہن آئی جو قاتل کی قوم میں بیاہی تھی اور ان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے کہا: اے ابو طالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ نے جو پچاس آدمیوں کی قسمیں لینی ہیں تو میرے لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کہ کھڑا کر کے قسم لی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی۔ پھر قاتل کی قوم سے ایک آدمی آ کر کہنے لگا: اے ابو طالب! آپ نے سو اونٹوں کے بدلے پچاس آدمیوں کی قسم چاہی ہے تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو اونٹ ہوئے پس میری قسم کے بدلے یہ دو اونٹ وصول کر لیجئے۔ آپ نے یہ بھی منظور

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ. وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی آمد سے پہلے رکھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان لوگوں میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کتنے ہی زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس روز کو پہلے مقرر فرما کر ان کے اسلام میں داخل ہونے کا راستہ ہموار کر دیا تھا۔ نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفا اور مروہ کی درمیانی وادی کے اندر دوڑنا سنت نہیں ہے۔ بات یوں ہے

السعي ببطن الوادي بين الصفا والمروة سنة إنما كان أهل الجاهلية يسعونها ويقولون لا نجيز البطحاء إلا شدا

کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم کو تیز دوڑ کر یہ طے کریں گے۔

۱۰۲۹ - حدثنا عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا سفيان أخبرنا مطرف سمعت أبا السفر يقول سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول يا أيها الناس اسمعوا مني ما أقول لكم وأسمعوني ما تقولون ولا تذهبوا فتقولوا قال ابن عباس قال ابن عباس من طاف بالبيت فليطف من وراء الحجر ولا تقولوا الحطيم فإن الرجل في الجاهلية كان يحلف فيلقي سوطه أو نعله أو قوسه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ اے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور بغیر سمجھے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اور حطیم کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگرچہ زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتہ یا کمان یہاں پر ڈال جاتا تھا۔

۱۰۳۰ - حدثنا نعيم بن حماد حدثنا هشيم عن حصين عن عمرو بن ميمون قال رأيت في الجاهلية قردة اجتمع عليها قردة قد زنت فرجموها فرجمتها معهم۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت کے اندر میں نے دیکھا کہ بندروں نے اکٹھے ہو کر ایک زانی بندر کو سنگسار کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی پتھر مارے۔

۱۰۳۱ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عبيد الله سمع ابن عباس رضي الله عنهما قال خلال من خلال الجاهلية الطعن في الأنساب والنياحة ونسي الثالثة قال سفيان ويقولون إنها الاستسقاء بالأنواء۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا یہ زمانہ جاہلیت کی عادتوں میں سے ہیں۔ تیسری بات کو عبید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی فرماتے ہیں کہ تیسری بات بارش کو ستاروں کے ذریعے سمجھنا ہے۔

باب مبعث النبي صلى الله عليه وسلم

محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

رسول خدا کی بعثت کا بیان۔

آپ کا نسب یوں ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

۱۰۳۲ - حدثنا أحمد بن أبي رجاء حدثنا النضر عن هشام عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال أنزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر چالیس سال تھی اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔

وهو ابن اربعين فمكث بمكة ثلاث عشرة سنة ثم امر بالهجرة فهاجر الى المدينة فمكث بها عشر سنين ثم توفي صلى الله عليه وسلم

باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه من المشركين بمكة.

١٠٣٣۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا بيان واسماعيل قالا سمعنا قيسا يقول سمعت خبابا يقول اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة وهو في ظل الكعبة وقد لقينا من المشركين شدة فقلت الا تدعو الله فقعد وهو محمر وجهه فقال لقد كان من قبلكم ليمشط بمشاط الحديد ما دون عظامه من لحم او عصب ما يصرفه ذلك عن دينه ويوضع المنشار على مفرق راسه فيشق باثنين ما يصرفه ذلك عن دينه وليتمن الله هذا الامر حتى يسير الراكب من صنعاء الى حضرموت ما يخاف الا الله زاد بيان والذئب على غنمه.

١٠٣٤۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن ابي اسحق عن الاسود عن عبد الله رضي الله عنه قال قرا النبي صلى الله عليه وسلم النجم فسجد فما بقي احد الا سجد الا رجل رايته اخذ كفا من حصا فرفعه فسجد عليه وقال هذا يكفيني فلقد رايته بعد قتل كافرا بالله.

١٠٣٥۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله رضي الله عنه قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم ساجد وحوله ناس من قريش جاء عقبة بن ابي معيط بسلا جزور فقذفه على ظهر النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرفع راسه فجاءت فاطمة عليها السلام فاخذته من ظهره ودعت

پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت فرما گئے اور وہاں دس سال رہنے کے بعد وفات پا گئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

مشرکین مکہ نے رسولِ خدا اور آپ کے ساتھیوں سے جو سلوک کیا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکین کی جانب سے ہم پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اٹھ بیٹھے اور مبارک چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور پٹھوں سے ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پیوست کر دی جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی اور آرہ ان کے سر کے درمیان میں رکھ کر چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں نہ ہٹا سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بھیڑیے کا اپنی بکریوں کے متعلق خوف ہوگا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر سجدہ کیا تو کوئی آدمی باقی نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو سوائے ایک شخص کے کہ اس کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور ان پر سجدہ کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ چنانچہ میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ حالتِ کفر میں قتل کر دیا گیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ افراد آپ کے ارد گرد موجود تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی اوجھری لے کر آیا اور اسے آپ کی پشت مبارک پر ڈال دیا۔ آپ برابر سجدے کی حالت میں رہے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا اور اس شرارت کے مرتکب کے خلاف دعا کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! سردارانِ قریش کی گرفت

وَلِيَ مِنْ شَعْرِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةَ فَهٰذِهِ لِأُولٰئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ

قریش یعنی ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف (شعبہ کو اس میں شک ہے)۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جنگ بدر میں مقتول دیکھا تو انہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ ہو گیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ ڈالا جا سکا۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن ابن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کروں: (۱) اور کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (۲) اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ پس میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورۃ الفرقان والی مشرکین مکہ کے متعلق ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے حرام ٹھہرائے ہوئے نفس کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبود کو پوجا بھی کی اور بے حیائی کے کام بھی کیے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ مگر سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے۔ پس یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے اور دوسری سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کو پہچان کر پھر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں (سعید بن جبیر) نے اس کا مجاہد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو نادم ہو کر تائب ہو جائے۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے دریافت کیا کہ مشرکین نے جو سب سے سخت سلوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا، مجھے اس کے بارے میں بتایئے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرے کیا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

النبي صلى الله عليه وسلم قال أتقتلون رجلا أن

۱۰۳۸ - حدثني يحيى بن عروة عن عروة قلت لعبد الله بن عمرو. وقال عبدة عن هشام عن أبيه قيل لعمرو بن العاص. وقال محمد بن عمرو عن أبي سلمة حدثني عمرو بن العاص.

باب إسلام أبي بكر الصديق رضي الله عنه.

۱۰۳۹ - حدثني عبد الله بن حماد الآملي قال حدثني يحيى بن معين حدثنا إسماعيل بن مجالد عن بيان عن وبرة عن همام بن الحارث قال قال عمار بن ياسر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبد وامرأتان وأبو بكر.

باب إسلام سعد.

۱۰۴۰ - حدثني إسحاق أخبرنا أبو أسامة حدثنا هاشم قال سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت أبا إسحاق سعد بن أبي وقاص يقول ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه ولقد مكثت سبعة أيام وإني لثلث الإسلام.

باب ذكر الجن وقول الله تعالى قل أوحي إلي أنه استمع نفر من الجن.

۱۰۴۱ - حدثني عبيد الله بن سعيد حدثنا أبو أسامة حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن قال سمعت أبي قال سألت مسروقا من آذن النبي صلى الله عليه وسلم بالجن ليلة استمعوا القرآن فقال حدثني أبوك يعني عبد الله أنه آذنت بهم شجرة.

۱۰۴۲ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد قال أخبرني جدي عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه كان يحمل مع النبي صلى الله عليه وسلم إداوة لوضوئه وحاجته فبينما هو يتبعه بها فقال من هذا فقال أنا أبو هريرة فقال ابغني أحجارا أستنفض بها ولا تأتني بعظم

ابن اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔
۱) یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو سے
۲) عبدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو ابن العاص سے
۳) محمد بن عمرو، ابو سلمہ، عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک وہ وقت تھا جبکہ) میں نے پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور کو نہیں دیکھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کا مسلمان ہونا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز میں نے اسلام قبول کیا اس روز اور کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ بلکہ سات روز تک میں اسلام کا تیسرا شخص رہا۔

جنات کا ذکر۔

ارشاد ربانی ہے۔ فرماؤ کہ میری طرف وحی ہوئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے غور سے قرآن سنا۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے بتایا کہ رات جنوں نے آپ کی زبانی قرآن کریم سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن مسعود نے بتایا کہ آپ کو ان کے متعلق ایک درخت نے بتایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک برتن میں وضو اور حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں کہ میں آپ کے پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں ابوہریرہ ہوں۔ فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ میں استنجا کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ پس میں نے

وَلَا بِرَوْثَةٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا.

بَابُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۲۳ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ

آپ کی خدمت میں پتھر پیش کر دئے جو میں نے پٹکے باندھے ہوئے تھے اور آپ کے پہلو میں رکھ دئے اور واپس لوٹ آیا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا۔ ہڈی اور لید سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا یہ دونوں جنات کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جب ہڈی یا لید کے پاس سے گزریں تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔

حضرت ابوذر کا اسلام لانا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوذر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہو کر اس وادی کی طرف جاؤ اور اس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کرو جو اپنے نبی ہونے اور اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بات سننا، پھر میرے پاس آنا۔ پس ان کا بھائی روانہ ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابوذر کی طرف واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔ ابوذر کہنے لگے کہ تمہارے بیان سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ پس یہ زادِ راہ اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے۔ پھر جب مسجد میں گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو رہی لیکن آپ سے متعارف نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا۔ اسی جستجو میں رات ہو گئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر پیچھے ہو گئے۔ صبح ہو گئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد میں آ گئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر آ گئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں کہنے لگے کہ اس آدمی کو اپنی منزلِ مقصود نہیں ملی تاکہ وہاں قیام کرتا۔

لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهٗ قَالَ فَإِنَّهٗ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِيْ فَإِنِّيْ إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّيْ أُرِيْقُ الْمَآءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَأَسْلَمَ مَكَانَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِيْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى أَضْجَعُوْهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ. ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوْهُ وَثَارُوْا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

بَابُ إِسْلَامِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِيْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ.

پس انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا۔ جب تیسرا روز ہوا تو حضرت علی نے اس روز بھی انہیں اپنے پاس ٹھہرا لیا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کی وجہ کیوں نہیں بتاتے؟ جواب دیا کہ اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا پکا عہد و پیمان کریں تو میں اپنے مقصد کا اظہار کر سکتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ کر لیا، تو انہوں نے مقصد ظاہر کر دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ تم نے سچی بات سنی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب صبح ہو جائے تو میرے پیچھے چلنا۔ اگر کسی مقام پر مجھے تمہارے لیے خطرہ نظر آیا تو میں ٹھہر جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں پھر جب چلوں تو تم میرے پیچھے پیچھے رہنا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا بیٹھے اور یہ بھی ساتھ ہی پہنچ گئے۔ جب انہوں نے آپ کی باتیں سنیں تو اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمہ حق کو چیخ پکار کر اعلان کرتا رہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آ گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پس لوگوں نے کھڑے ہو کر انہیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا یہاں تک کہ زمین پر لٹا دیا۔ اتنے میں عباس آ کر ان پر جھک گئے اور کہا، تمہارا خانہ خراب ہو، کیا تم یہ نہیں جانتے کہ یہ قبیلہ غفار کا ایک فرد ہے اور شام کی تجارت کے لیے یہی تمہاری گزرگاہ ہے اور یہ کہ ان کے پیچھے سے چھڑا لیا۔ دوسرے روز بھی انہوں نے اسی طرح اعلان کیا تو لوگوں نے اسی طرح انہیں مارا پیٹا اور حضرت عباس نے انہیں بچایا۔

حضرت سعید بن زید کا اسلام قبول کرنا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عمر مجھے مسلمان ہونے کے باعث باندھ کر مارنے والے تھے کیونکہ وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اور حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہ احد بھی ہوتا تو اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔

بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٠٣٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

١٠٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ.

١٠٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ.

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا

حضرت عمر بن خطاب کا مسلمان ہونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے اس روز سے ہم برابر غلبہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد میرے والد محترم خوف کے مارے اپنے گھر میں رہنے لگے۔ اسی دوران ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابوعمرو آیا جس نے ریشمی حلہ اور ریشمی کناری کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ وہ بنی سہم سے تھا جو عہد جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ اس نے آپ سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ مجھے تمہاری قوم سے خطرہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باعث مجھے قتل کر دیں گے۔ اس نے کہا کہ میری امان میں ہونے کے سبب وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ جب اس نے یہ کہا تو آپ مطمئن ہو گئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو اس نے لوگوں کو دیکھا جن سے وادی بھری ہوئی تھی۔ پوچھا۔ تمہارا ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا۔ ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا اسے قتل کرنا اب تمہارے …

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دنوں لڑکپن کی عمر میں تھا اور مکان کی چھت پر تھا۔ پس ایک آدمی آیا جس نے ریشمی قبا پہنی ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ عمر اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی بات نہیں میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا، یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹھے تھے۔

كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ، أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هَذَا نَبِيٌّ.

کہ ایک خوبصورت آدمی کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ فرمایا کہ یا تو میرا گمان غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر ہے یا ان کا کاہن ہے پہلے جاکر یہ بات پوچھی گئی۔ اس نے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو۔ فرمایا میں تجھے اس وقت تک جانے نہیں دوں گا جب تک تو مجھے اصل بات نہیں بتائے گا۔ وہ کہنے لگا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر میں کاہن تھا۔ فرمایا۔ تیری جن عورت نے سب سے عجیب بات تجھ تک کون سی پہنچائی تھی؟ اس نے بتایا کہ ایک روز میں بازار میں تھا کہ وہ میرے پاس خوف زدہ حالت میں آئی اور کہنے لگی کہ کیا تو جنات کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے اوندھے کر کے بھگائے گئے ہیں جس کے باعث وہ خوف زدہ اور ناامید ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ ایک روز میں بھی بتوں کے پاس سو رہا تھا تو ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا۔ بچھڑا ذبح کیا تو اس کے اندر سے اس زور کی آواز نکلی کہ ایسی سخت آواز میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس میں سے کہا گیا کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے کہ مراد حاصل ہو جائے گی کہ ایک فصیح البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے لیکن میں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے چنانچہ پھر بھی آواز آئی کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے مراد بر آئے گی کہ ایک فصیح البیان یوں کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔ پس میں اٹھ کر چلا آیا۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہے۔

١٢٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ.

قیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں نے قوم سے فرماتے ہوئے سنا۔ کاش! تم دیکھتے کہ اسلام قبول کرنے پر عمر نے مجھے اور اپنی ہمشیرہ کو باندھ دیا تھا جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کیا تو ان کی جگہ اگر کوہ احد بھی ہوتا تو ممکن ہے وہ بھی پھٹ جاتا۔

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

شق القمر کا معجزہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھا دئے، یہاں تک کہ کوہِ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آگیا تھا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ. وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا۔ اور ایک ٹکڑا پہاڑ کی دوسری طرف چلا گیا تھا۔ ابوالضحیٰ بروایت مسروق عبداللہ بن مسعود سے راوی ہیں کہ چاند کا پھٹنا مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابی نجیح، مجاہد نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں واقع ہوا تھا۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ.

معمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر (چاند پھٹنے) کا معجزہ واقع ہوچکا ہے۔

بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ

حبشہ کی جانب ہجرت۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجوروں والی اور دو پتھریلوں کے درمیان ہے۔ پس کچھ لوگ براہ راست مدینہ منورہ ہجرت کرگئے اور بعض نے سرزمین حبشہ کی جانب ہجرت

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِي فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِي قَدِ ابْتَلَاكَ اللهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ

کی تھی وہ بھی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ اسے ابو موسیٰ و اسماء نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبیداللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ ولید کے بارے میں لوگوں کو شکایات ہیں۔ عبیداللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے لئے گیا جبکہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں آپ کا فائدہ ہے۔ فرمایا، تمہارے جیسے انسان سے اللہ پناہ دے۔ پس میں واپس لوٹ آیا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس جا بیٹھا اور جو کچھ میں نے حضرت عثمان سے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا وہ انہیں بتا دیا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اسی اثنا میں کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت عثمان کا قاصد آ گیا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس میں گیا، یہاں تک کہ ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ فرمایا، وہ کیا نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا؟ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ اور رسول کی گواہی دی، پھر کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، اس پر ایمان لائے، سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں اور حضور کی پاکیزہ روش کو دیکھا۔ تو اکثر لوگ ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں لہٰذا آپ پر حق ہے کہ اس پر حد جاری فرمائیں۔ فرمایا، اے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں، لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ

إن الله قد بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وأنزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم وآمنت بما بعث به محمد صلى الله عليه وسلم وهاجرت الهجرتين الأوليين كما قلت وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعته والله ما عصيته ولا غششته حتى توفاه الله ثم استخلف الله أبا بكر فوالله ما عصيته ولا غششته ثم استخلف عمر فوالله ما عصيته ولا غششته ثم استخلفت أفليس لي عليكم مثل الذي كان لهم علي قال بلى قال فما هذه الأحاديث التي تبلغني عنكم فأما ما ذكرت من شأن الوليد بن عقبة فسنأخذ فيه إن شاء الله بالحق قال فجلد الوليد أربعين جلدة وأمر عليا أن يجلده وكان هو يجلده وقال يونس وابن أخي الزهري أفليس لي عليكم من الحق مثل الذي كان لهم.

۱۰۵۵۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال حدثني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن أم حبيبة وأم سلمة ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال إن أولئك إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور أولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة.

۱۰۵۶۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا إسحاق بن سعيد السعيدي عن أبيه عن أم خالد بنت خالد قالت قدمت من أرض الحبشة وأنا جويرية فكساني رسول الله صلى

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور جس کے ساتھ انہیں مبعوث فرمایا گیا، میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں، جیسا کہ تم نے کہا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور خدا کی قسم، میں نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور نہ آپ کو دھوکا دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا پھر اللہ نے حضرت ابوبکر کو خلافت عطا فرمائی تو خدا کی قسم میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے حضرت عمر کو خلافت عطا فرمائی تو میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا تم پر ویسا ہی حق نہیں جیسا ان حضرات کا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔ فرمایا تو پھر کیا باتیں ہیں جو تمہاری جانب سے میرے پاس پہنچ رہی ہیں۔ رہا جو تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں ذکر کیا۔ تو ان شاء اللہ ہم اس بارے میں حق کا دامن پکڑے رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا کیونکہ کوڑے وہی مارا کرتے تھے۔ یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے روایت کی ہے جس میں ہے کہ کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے ہم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس کی تصویر اس میں نقش کردیتے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق شمار ہوں گے۔

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی سی بچی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اوڑھنے کے لیے دھاری دار چادر مرحمت فرمائی جس پر درختوں کی تصویریں تھیں۔

اللّٰہ علیہ وسلم خمیصۃ لہا أعلام فجعل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یمسح الأعلام بیدہ ویقول سناہ سناہ قال الحمیدی یعنی حسن حسن۔

۱۰۵۷۔ حدثنا یحیی بن حماد حدثنا أبو عوانۃ عن سلیمان عن إبراہیم عن علقمۃ عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قال کنا نسلم علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وہو یصلی فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیہ فلم یرد علینا فقلنا یا رسول اللّٰہ إنا کنا نسلم علیک فترد علینا قال إن فی الصلوۃ شغلا فقلت لإبراہیم کیف تصنع أنت قال أرد فی نفسی۔

۱۰۵۸۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامۃ حدثنا برید بن عبد اللّٰہ عن أبی بردۃ عن أبی موسی رضی اللّٰہ عنہ بلغنا مخرج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ونحن بالیمن فرکبنا سفینۃ فألقتنا سفینتنا إلی النجاشی بالحبشۃ فوافقنا جعفر بن أبی طالب فأقمنا معہ حتی قدمنا فوافقنا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین افتتح خیبر فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لکم أنتم یا أہل السفینۃ ہجرتان۔

باب موت النجاشی

۱۰۵۹۔ حدثنا أبو الربیع حدثنا ابن عیینۃ عن ابن جریج عن عطاء عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین مات النجاشی مات الیوم رجل صالح فقوموا فصلوا علی أخیکم أصحمۃ۔

۱۰۶۰۔ حدثنا عبد الأعلی بن حماد حدثنا یزید

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اپنا دست مبارک پھیرتے ہوئے اور فرماتے جاتے سناہ سناہ۔ حمیدی فرماتے ہیں یعنی اچھا ہے، اچھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تب بھی جواب مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا، نماز میں (خدا کے ساتھ) مصروفیت ہے۔ میں (سلیمان) نے ابراہیم سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، اپنے دل میں جواب دے لیا کرتا ہوں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے جانے کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابوطالب مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے لگے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر کو فتح فرما چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا۔ اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔

نجاشی کی وفات۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک آدمی وفات پا گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی اصحمہ پر نماز جنازہ پڑھو۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ۔

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں (حضرت جابر) دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا۔ بِحَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں ارشاد کہیں۔ اسی کے مثل عبد الصمد نے روایت کی ہے۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ. وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلّٰى فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ کے وفات پانے کی خبر اپنے اصحاب کو اسی روز دے دی تھی، جس روز وفات ہوئی۔ اور فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں ارشاد کہیں۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثیں حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ہیں۔ ان سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

۱۔ حبشہ کے نصرانی بادشاہ نجاشی اصحمہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

۲۔ نجاشی اصحمہ نے اگرچہ اپنے مسلمان ہونے کی تشہیر نہیں کی تھی لیکن اللہ اور رسول کی بارگاہ میں اس کا مسلمان ہونا مقبول ہو گیا تھا۔

۳۔ اگر کوئی مسلمان دار الکفر میں مر جائے اور وہاں اس پر نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو دار الاسلام میں اس کی نماز جنازہ ہونی چاہیے۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے وفات پانے کی خبر صحابۂ کرام کو اسی روز دے دی تھی۔ خواہ آپ انہیں خود دیکھ رہے تھے اور خواہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی ہو۔

۵۔ نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ جیساکہ اس باب کی تیسری اور چوتھی حدیث میں ہے۔
نجاشی کی نماز غائبانہ کے باعث بعض لوگ غائبانہ نماز جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے چودہویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) نے (سنہ ۱۳۱۶ھ) میں اس مسئلے پر ایک لاجواب تحقیقی فتویٰ الہادی الحاجب کے نام سے مرتب فرمایا تھا۔ ادارہ تحقیقات رضویہ مصری شاہ، لاہور والوں نے اسے کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔ مسائل کا خلاصہ اتنا ہوا مسند تو اصل رسالہ کو دیکھا جائے یہاں اس رسالے کی چند عبارتیں ہدیۂ پیش خدمت ہیں۔

۱۔ مذہب مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی مطلق ناجائز ہے۔ ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع ہے۔ خاص اس کا جزئیہ بھی صریح ہونے کے علاوہ تمام عبارات مسئلہ نقل بھی اس سے متعلق کہ غائبانہ نماز غائب کی تکرار صلوٰۃ جنازہ لازم۔ بلاد اسلام میں جہاں مسلمان انتقال کرتے نماز ضرور ہوگی اور دوسری جگہ خبر کے بعد پہنچے گی۔ لہٰذا امام اہل سنت نے کافی میں اس مسئلہ کا اس کی فرع ٹھہرایا اگرچہ دونوں مسئلے مستقل ہیں (ص ۵۰)

۲۔ زمانہ اقدس میں صدہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی کیا وہ محتاج رحمت حاضر تھے؟ کیا معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اس کی دلیل روشن واضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن تھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود۔ لاجرم نہ پڑھنا قصداً باز رہنا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں وہ ضرور امر شرعی و مشروع نہیں ہو سکتا۔ (ص ۵۲، ۵۴)

۳۔ دوسرے شہر کی میت پر صلوٰۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ واقعہ نجاشی، واقعہ معاویہ لیثی، واقعہ امرائے موتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ان میں اول و دوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا، تو غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر اور دوم و سوم کی سند صحیح نہیں اور لفظ صلوٰۃ یعنی نماز میں صریح نہیں اس کی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے (ص ۵۳)

۴۔ بالفرض یوں ہی ہے کہ ان تینوں واقعوں میں نماز پڑھی تو باوصف حضور کے اس اہتمام عظیم و موفور و ہمہ تمام اموات مسلمین کی حاجت شدیدہ رحمت و فیض پرور کے صدہا بیکسوں پر نہ پڑھی حالانکہ وہ بھی محتاج حضور و حاجت شدیدہ رحمت و فیض تھے اور حضور ان پر بھی رؤف و رحیم تھے۔ نماز سب پر فرض عین نہ ہو جاتی اس طرح تمام علیم کا جواب نہ ہوگا نہ تمام اموات کی اس حاجت شدیدہ کا علاج۔ حالانکہ تعمیم نفع تو ان کی شان ہے۔ مگر ایک کی دلجوئی فرمانا اور صدہا کو چھوڑنا کب ان کے کرم کے شایاں ہے یہ ان علامات و اشارات کے ملاحظے سے عام طور پر ترک اور صرف ایک بار وقوع خود ہی بتا رہے ہیں کہ وہاں کوئی خصوصیت خاصہ تھی جس کا حکم عام نہیں ہو سکتا۔ حکم عام وہی عدم جواز ہے جس کی بنا پر عام احتراز ہے (ص ۵۴)

۵۔ اب واقعہ بیر معونہ ہی کو دیکھئے۔ مدینہ طیبہ کے نزدیک جگہ پہ مطلب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کامل پیارے ستر اجلہ علمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا سخت و شدید غم و الم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار ناہنجار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو (ص ۵۴)

۶۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام ہو گیا مگر ہم ان وقائع ثلاثہ کا بھی باذنہ تعالیٰ تصفیہ کریں ——— واقعہ اولیٰ ———
جب اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی مصلیٰ میں جا

کی صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔ رواہ الستۃ عن ابی ھریرۃ والشیخان عن جابر کنت فی الصف الثانی او الثالث رضی اللہ
عنہما اتفاقا۔ صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن الصحابۃ جمیعا سے ہے ـــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمہارا بھائی نجاشی مر گیا۔ اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں
کہیں۔ صحابہ کو یہی ظن تھا کہ ان کا جنازہ حضور کے سامنے ہے۔ صحیح ابو عوانہ میں انہیں سے ہے ـــ ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم
یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔ (ص ۵۵)

۷۔ ثالثاً ـــ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی۔ لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہاں پڑھی۔ (اسی بنا پر امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لیے یہ باب وضع کیا: الصلوٰۃ علی المسلم یلیہ اھل الشرک فی بلد آخر ص ۵۵)

۸۔ اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی .... اس نماز
سے مقصود اس کی اشاعت اسلام تھی .... یعنی یہاں بالفعل اقرب ہے وطن اصلی میں تشریف لے گئے کہ جماعت کثیر ہو۔ (ص ۵۸)

۹۔ غیر مقلدین کے بھوپالی امام نے عون الباری میں حدیث نجاشی کی نسبت کہا ـــ اس سے ثابت ہوا کہ غائب پر نماز جائز ہے اگرچہ
جنازہ غیر جہت قبلہ میں ہو اور نمازی قبلہ رو۔ ـــ اقول ـــ یہ ایک ہی احتمال کہ زمانہ تقلید اور اس کے ادعا پر مبنی جہل شدید ہے۔
نجاشی کا جنازہ حبشہ میں تھا اور حبشہ مدینہ طیبہ سے جانب جنوب ہے اور مدینہ طیبہ کا قبلہ جنوب ہی کو ہے۔ تو جنازہ غیر جہت قبلہ میں کب تھا؟
...... تو ان مجتہد صاحب کا جہل قابل تماشا ہے جن کو سمت قبلہ تک معلوم نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے جنازے پر نماز ان کی
غیر سمت پر پڑھنے کا ادعا دوسرا جہل ہے۔ حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی رواہ الطبرانی عن حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ (ص ۵۸، ۵۹)

۱۰۔ وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا ہے۔ علامہ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ
لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔ پھر کہا نیز اس کا مثل انس سے ترجمہ معاویہ
بن معاویہ مزنی میں روایت کیا۔ اس میں یہ وہم دلاتا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے
حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں معاویہ نام، جن کے نسب و نسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے لیثی،
کسی نے معاویہ بن معاویہ کسی نے معاویہ بن مقرن۔ ابو عمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں اور حافظ نے
صحابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح دی اور لیثی کہنے کو عقیلی کی خطا بتایا اور معاویہ بن مقرن کو ایک اور صحابی مانا جن کے لیے یہ روایت
نہیں۔ بہرحال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا ابہام تثلیث محض باطل۔ ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا ـــ معاویہ بن معاویہ
المزنی ویقال اللیثی ویقال معاویہ بن مقرن المزنی۔ قال ابو عمر و بالصواب انہ (یعنی معاویہ بن معاویہ مزنی اور کہا گیا ہے معاویہ بن مقرن المزنی۔
ابو عمر نے کہا۔ یہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا اور طریق دوم سے دوسرے طور پر اور حدیث
ابو امامہ سے تیسرے طور پر (حاشیہ ص ۲۲، ۶)

۱۱۔ سب سے قاہر یہ کہ روز شہدائے معرکہ میں جنگ موتہ کے سپہ سالار نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز نہیں مانتے تو بالاجماع
نماز یعنی یہاں صلوٰۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی، امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ علی

شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلوٰۃ بمعنی دعا ہونے پر جانتے ہیں کما اثرنا وفی النفی الجائز حالانکہ وہاں تو صلّی علیٰ اہلِ احدٍ صلوٰتہ علی المیت ۔ ہے یہاں اس قدر بھی نہیں ہے کہ بعض یا بالاتفاق بے خود شوکانی صاحب نیل الاوطار بھی اپنی اصول بحال تو یوں کہتے ہیں کہ صلوٰۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول - آقاؤ ۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلوٰۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے اور یہ معنی خود نماز جنازہ میں کہاں کہ اس میں نہ رکوع ہے نہ سجدہ نہ قرأت ، نہ قعود ، ثلاث منفاد امرفتی ہما قا بقیہ اعلام تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ حقیقۃً صلوٰۃ نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلوٰۃ مطلقہ میں برزخ ہے کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ وما طال فیہ ۔ امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلوٰۃ مجازیہ ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سماہا صلوٰۃ لیس فیہا رکوع ولا سجود۔ عمدۃ القاری میں ہے۔ لکن التسمیۃ لیست بطریق الحقیقۃ ولا بطریق الاشتراک ولکن بطریق المجاز (ص ۶۶)

صلوٰۃ کے ساتھ جب علیٰ فلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہو سکتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ ۔ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۔ اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ کما تحب وترضی وقال تعالیٰ:۔ وصل علیہم ان صلوٰتک سکن لہم وقال صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اللّٰہم صل علیٰ آل ابی اوفیٰ ۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اے اللہ آل ابی اوفیٰ پر نماز پڑھ یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلوٰۃ علیہ شرعی معنی میں وارد نہیں؟

۱۲۔ آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اسنا جائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لئے کیونکر جائز کر سکتا ہے؟ ـــــــ اس لئے تو اس مقدمہ میں کہنا پڑتا ہے۔

دو دھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

باب تقاسم المشرکین علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

مشرکین کا رسول خدا کی مخالفت پر قسمیں کھانا۔

۱۰۶۳۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللّٰہ قال حدثنی ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین اراد حنینا منزلنا غدا ان شاء اللّٰہ بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ نے حنین کا ارادہ کر لیا تھا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

باب قصۃ ابی طالب

ابو طالب کا ذکر۔

۱۰۶۴۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن سفیان حدثنا عبد الملک حدثنا عبد اللّٰہ بن الحارث حدثنا العباس بن عبد المطلب رضی اللّٰہ عنہ قال للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما اغنیت عن

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ اپنے چچا ابو طالب کو آپ نے کیا نفع پہنچایا جبکہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتے اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتے تھے

عَنْكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

فرمایا، اب وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں (درمیان میں) نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ.

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ابوجہل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے چچا! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تاکہ اس کلمہ کے باعث میں آپ کے لیے بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کرسکوں۔ تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ برابر یہی بات دہراتے رہے تو ابوطالب نے ان سے آخری کلام یہ کیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں برابر ان کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ فرما دیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نبی اور ایمان والوں کے لیے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳) اور یہ آیت نازل ہوئی۔ بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت دے دو۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ.

بے شک حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ شاید قیامت کے روز میری شفاعت انہیں کچھ فائدہ پہنچائے کہ انہیں دوزخ کے درمیانی درجے میں کر دیا جائے۔ جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے لیکن اسی کے باعث ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

ف: اس حدیث میں ابوطالب کے آخر دم تک اسلام قبول نہ کرنے کا بیان ہے۔ اسی جلد کی حدیث ۹۰۷ تا ۹۴۲ میں بھی یہ بیان مزید تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دلی تعریف کرتے، شفقت فرماتے اور انتہائی نازک حالات میں اپنے بھتیجے کی حمایت اور طرف داری کرتے رہے جس کے باعث دشمن آپ کے خلاف انتہائی اقدام سے مجبور رہ جاتے تھے۔ یہ سب کچھ تھا لیکن ان کے اسلام قبول کر لینے کے معتبر طور پر قابلِ اطمینان دلائل نہیں ملتے۔ بعض حضرات کچھ کمزور دلائل کے سہارے انہیں صاحبِ ایمان منوانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ بہرصورت حال کچھ بھی سہی لیکن ابولہب کی طرح

ان کو کفر مطلق بھی نہیں ہے۔ ہر مسلمان کا دل یہ کہے گا کہ کاش! یہ شرعی طریقے پر ایمان لے آتے۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر شرح المطالب فی مبحث ابی طالب کے نام سے ایک رسالہ لکھا اس میں بیس آیات بینات، احادیث اور اٹھی صحابۂ کرام و تابعین عظام و علمائے اعلام کے ایک سو پچاس اقوال سے ثابت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا آخری وقت تک دولت اسلام و ایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ۔

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابو حازم اور دراوردی، یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں دماغ کی جگہ ام دماغہ (بھیجا) کا لفظ ہے۔

بَابُ حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرٰى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى۔

آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی ... کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ پاک ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا (سورۂ بنی اسرائیل، آیت پہلی)

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے (واقعۂ معراج کے سلسلے میں) مجھے جھوٹا بتایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ پس اس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے میں اس کی طرف دیکھ کر بتا رہا تھا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ

معراج شریف۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلٰى هٰذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلٰى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصِّهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج شریف کا واقعہ یوں سنایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی اس کی جگہ حجر فرماتے۔ تو میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ پھر اس نے کہا جو میں سن رہا تھا۔ پھر اس نے یہاں تک سینہ چیرا میں نے جارود سے اس کا مطلب پوچھا، جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حلق سے ناف کے نیچے تک اور میں نے حضرت انس سے، زیر ناف تک سنا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا پھر میرے دل کو دھو کر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید

قلبي ثم أتيت بطست من ذهب مملوء
إيمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم أتيت بدابة
دون البغل وفوق الحمار أبيض فقال له
الجارود هو البراق يا أبا حمزة قال أنس
نعم يضع خطوه عند أقصى طرفه فحملت
عليه فانطلق بي جبريل حتى أتى السماء
الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل
إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء
ففتح فلما خلصت فإذا فيها آدم فقال
هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد
السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي
الصالح ثم صعد حتى أتى السماء الثانية
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل و
من معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه
قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء
ففتح فلما خلصت إذا يحيى وعيسى وهما
ابنا الخالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم
عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالأخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى
السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا
قال جبريل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
إذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى
السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا
قال جبريل قيل ومن معك قال محمد

جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ تو جارود نے
ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس نے جواب
دیا۔ ہاں۔ وہ جانور اپنا ایک قدم حد نظر کے برابر دور رکھتا
تھا۔ پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور حضرت جبرئیل مجھے لے کر چل
پڑے۔ یہاں تک کہ پہلا آسمان آگیا۔ پس دروازہ کھلوانا چاہا
تو کہا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد مصطفی ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا
گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید۔ کیسا اچھا آنے
والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اوپر گیا تو دیکھا
کہ حضرت آدم تشریف فرما ہیں۔ کہا: یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں، انہیں
سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب
دیا۔ پھر کہا: صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر اوپر چڑھنے لگے یہاں
تک کہ دوسرا آسمان آگیا اور اسے کھلوانا چاہا تو کہا گیا: کون ہے؟
جواب دیا: جبرئیل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ
حضرت محمد مصطفی ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔
کہا گیا: خوش آمدید، کیا اچھا آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھولا
گیا اور میں اوپر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں خالہ زاد
بھائیوں کو پایا۔ جبرئیل نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں،
انہیں سلام کیجئے۔ تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات
نے سلام کا جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔
پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا
گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل۔ دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ
کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفی ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں
بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے
قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل
ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا: صالح بھائی اور صالح نبی
مرحبا۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا
چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا:
آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفی ہیں۔

قيل أوقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إلى
إدريس قال هذا إدريس فسلم عليه فسلمت
عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح و
النبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبريل قيل ومن معك قال محمد صلى الله
عليه وسلم قيل وقد أرسل إليه قال نعم
قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما
خلصت فإذا هارون قال هذا هارون
فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال
مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم
صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح
قيل من هذا قال جبريل قيل من معك قال
محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قال
مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت
فإذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ
الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت
بكى قيل له ما يبكيك قال أبكي لأن
غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته
أكثر من يدخلها من أمتي ثم صعد
بي إلى السماء السابعة فاستفتح جبريل
قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك
قال محمد قيل وقد بعث إليه قال نعم
قال مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما
خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك
فسلم عليه قال فسلمت عليه فرد السلام
قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح

دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا گیا: خوش
آمدید کیا مقدس ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا
گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف فرما
تھے۔ کہا: یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے
انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور کہا: صالح بھائی اور
صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے اور
دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔
پوچھا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب
دیا۔ ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ
فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف
فرما تھے۔ کہا: یہ حضرت ہارون ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے
انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: صالح بھائی
اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ ہم چھٹے
آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟
جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟
جواب دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟
جواب دیا: ہاں۔ کہا: خوش آمدید، کیا بہترین تشریف لانے والے
نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت
موسیٰ جلوہ افروز تھے۔ کہا: یہ حضرت موسیٰ ہیں، انہیں سلام
کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا،
پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ جب میں آگے بڑھنے
لگا تو وہ رو پڑے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟
جواب دیا: میں اس بات پر رویا کہ یہ لڑکا میرے بعد مبعوث
فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی نسبت اس کے امتی زیادہ
تعداد میں داخل جنت ہوں گے۔ پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان
تک پہنچے اور حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا:
آپ کون ہیں؟ جواب دیا: جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا: آپ کے
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد رسول اللہ ہیں۔ پوچھا گیا: انہیں

ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ

ان کو بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، خوش آمدید! کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے۔ کہا یہ آپ کے جدِ امجد ہیں انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا، صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھ پر سدرۃ المنتہیٰ ظاہر فرمایا گیا تو اس کے پھل (بیر) ہجر کے مٹکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ کہا گیا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ اس کی چار نہریں تھیں، دو ظاہری اور دو باطنی۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا۔ کہا، یہ فطرت ہے لہٰذا آپ اور آپ کی امت فطرت پر قائم رہیں گے۔ پھر مجھ پر رات دن میں پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ جب میں واپس لوٹا اور میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا۔ کہنے لگے، آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم میں اس چیز کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس امر کی بڑی کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہِ خداوندی میں واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ میں واپس گیا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور اسی طرح گفتگو ہوئی اور واپس لوٹا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح کی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور دس نمازیں مزید کم فرما دی گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس لوٹ کر آیا تو حسبِ سابق گفتگو ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو پھر وہی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ

جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي۔

پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر بڑی کوشش کر کے دیکھ لیا ہے، اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال پیش کیجیے۔ فرمایا میں نے اپنے رب سے اتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس ہونے لگی ہے لہٰذا رضا و رغبت سے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں آگے بڑھا تو آواز آئی۔ میں نے اپنا فرض جاری فرما دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی فرما دی۔

١٠٧٠۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ "اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تم کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو" (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے متعلق فرمایا ہے کہ اس دیکھنے سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی تھی۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو الشجرۃ الملعونۃ آیا ہے اس سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ۔

انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ

١٠٧١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب نے جو میرا اپنے والد حضرت کعب بن مالک کو بینائی سے محروم ہو جانے پر راستہ بتانے کی خدمت کے لیے مامور تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ آپ غزوۂ تبوک کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن بکیر کا قول ہے کہ ان کے واقعہ میں یہ بات بھی ہے کہ بیعت عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے بدلے مجھے غزوۂ بدر کی حاضری بھی پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کی حاضری کا چرچا بہت زیادہ ہے۔

١٠٧٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعت عقبہ کے وقت اپنے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدَ بِي خَالاَيَ الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَأَبِي وَخَالاَيَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلاَ تَسْرِقُوا وَلاَ تَزْنُوا وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلاَ تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذَلِكَ۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لاَ نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلاَ نَسْرِقَ وَلاَ نَزْنِيَ وَلاَ نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَلاَ نَنْتَهِبَ وَلاَ نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ

ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کے قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام براء بن معرور تھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں، میرے والد محترم اور میرے دونوں ماموں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بیعت عقبہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اہل مدینہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں بھی شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بہتان نہ گھڑو گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو اپنا وعدہ پورا کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان امور میں کوتاہی واقع ہو جائے اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی سرزد ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ رب العزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان بارہ نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں گے جو اللہ نے حرام قرار دی ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور رسول خدا کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے

إن فعلنا ذلك فإن غشينا من ذلك شيئا كان قضاء ذلك إلى الله.

تو جنت ملے گی اور اگر نافرمانی کی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔

باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم عائشة وقدومها المدينة وبنائه بها

حضرت عائشہ کا رسول خدا سے نکاح کرنا اور مدینہ میں رخصتی کا ہونا۔

۱۰۷۶۔ حدثني فروة بن أبي المغراء حدثنا علي بن مسهر عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت تزوجني النبي صلى الله عليه وسلم وأنا بنت ست سنين فقدمنا المدينة فنزلنا في بني الحارث بن خزرج فوعكت فتمرق شعري فوفى جميمة فأتتني أمي أم رومان وإني لفي أرجوحة ومعي صواحب لي فصرخت بي فأتيتها لا أدري ما تريد بي فأخذت بيدي حتى أوقفتني على باب الدار وإني لأنهج حتى سكن بعض نفسي ثم أخذت شيئا من ماء فمسحت به وجهي ورأسي ثم أدخلتني الدار فإذا نسوة من الأنصار في البيت فقلن على الخير والبركة وعلى خير طائر فأسلمتني إليهن فأصلحن من شأني فلم يرعني إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى فأسلمتني إليه وأنا يومئذ بنت تسع سنين.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے شرف زوجیت بخشا تو اس وقت میری عمر چھ سال تھی۔ پھر ہم مدینہ منورہ آ گئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکانوں میں فروکش ہوئے۔ پھر مجھے شدید بخار آیا جس کے باعث میرے سر کے بال جھڑ گئے اور صرف کانوں کے پاس رہ گئے۔ پھر ایک روز میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ام رومان آئیں اور زور سے مجھے آواز دی۔ میں حاضر ہو گئی اور مجھے قطعاً علم نہ تھا کہ بلایا کیوں گیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر کے دروازے پر کھڑی کر دی۔ میرا سانس پھول رہا تھا۔ جب کہ کافی دیر بعد دم میں دم آیا۔ پھر تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیر دیا۔ پھر مجھے مکان کے اندر داخل کر دیا گیا جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں۔ انہوں نے کہا، خیر و برکت اور نیک فال کے ساتھ آنا ہو۔ پھر مجھے ان عورتوں کے سپرد کر دیا گیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور میں اس وقت ڈری جب دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔

۱۰۷۷۔ حدثنا معلى حدثنا وهيب عن هشام بن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لها أريتك في المنام مرتين أرى أنك في سرقة من حرير ويقال هذه امرأتك فاكشف عنها فإذا هي أنت فأقول إن يك هذا من عند الله يمضه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑے میں لپیٹی ہوئی ہو اور کہا گیا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ جب کپڑا اٹھا کر دیکھا گیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

۱۰۷۸۔ حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه قال توفيت خديجة

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کے

قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ.

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ

وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے تین سال پہلے ہو گیا تھا۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش توقف فرمایا، پھر حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کر لیا جبکہ ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

رسول خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ یہ وہ مدینہ سابقہ یثرب۔

ابووائل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی۔ پس بعض تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انہیں کچھ بھی صلہ نہ ملا۔ ایسے ہی حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا جب ہم اس کے ساتھ سر کو ڈھانپتے تھے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس

إلى ما هاجر إليه ومن كانت هجرته إلى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فهجرته إلى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم.

کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی۔

١٠٨١ - حدثني إسحاق بن يزيد الدمشقي حدثنا يحيى بن حمزة قال حدثني أبو عمرو الأوزاعي عن عبدة بن أبي لبابة عن مجاهد بن جبر المكي أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما كان يقول لا هجرة بعد الفتح.

اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، مجاہد بن جبر کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہتی ہے۔

١٠٨٢ - حدثني الأوزاعي عن عطاء بن أبي رباح قال زرت عائشة مع عبيد بن عمير الليثي فسألناها عن الهجرة اليوم فقالت كان المؤمنون يفر أحدهم بدينه إلى الله تعالى وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم مخافة أن يفتن عليه فأما اليوم فقد أظهر الله الإسلام واليوم يعبد ربه حيث شاء ولكن جهاد ونية.

عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ کی زیارت کے لیے گیا تو ان سے ہجرت کا حکم دریافت کیا۔ فرمایا قبل ازیں اہل ایمان کو اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگنا پڑتا تھا اس خوف سے کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاں کوئی چاہے عبادت کر سکتا ہے۔ ہاں اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

١٠٨٣ - حدثني زكرياء بن يحيى حدثنا ابن نمير قال هشام فأخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن سعدا قال اللهم إنك تعلم أنه ليس أحد أحب إلي أن أجاهدهم فيك من قوم كذبوا رسولك صلى الله عليه وسلم وأخرجوه اللهم فإني أظن أنك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم وقال أبان بن يزيد حدثنا هشام عن أبيه أخبرتني عائشة من قوم كذبوا نبيك وأخرجوه من قريش.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اس سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں کہ تیری راہ میں اس قوم سے لڑتا رہوں جنہوں نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انہیں وطن سے نکالا۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ تو نے جنگ ہمارے اور ان کے درمیان ختم کر دی ہے۔ ابان بن یزید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا یعنی قریشی کافروں نے۔

١٠٨٤ - حدثنا مطر بن الفضل حدثنا روح حدثنا هشام حدثنا عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم لأربعين سنة فمكث بمكة ثلاث عشرة سنة يوحى إليه ثم أمر بالهجرة فهاجر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر مبارک تریسٹھ سال کی

عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

تھی۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بعثت کے بعد) تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ ۶۳ سال تھی۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكٰى أَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَآئِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَآئِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِّنْ أُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِيْ بَكْرٍ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالے نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی رونق وہ چاہے اسے دے دی جائے اور دوسری چیز آخرت۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے پاس ہے پس حضرت ابوبکر رونے لگے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں یہ رونا تعجب خیز نظر آیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا ان بڑے میاں کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالے نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی خوشحالی عطا فرما دی جائے یا جو خدا کے پاس ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ (جب چند روز بعد آپ کا وصال ہوا تو ہم سمجھ گئے کہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ جس نے اپنی صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابوبکر ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، ہاں اسلامی اخوت تو موجود ہے اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَارْتَحَلَ وَمَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى

اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے اپنے والدین کو دین کی دولت سے مالا مال ہی پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دو مرتبہ ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ جب مسلمانوں کو زیادہ تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر حبشہ کی جانب ہجرت کر کے جانے لگے۔ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا۔ کہنے لگا اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے پس میں زمین میں سیاحت کر کے اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا اے ابوبکر! آپ جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے کیونکہ آپ غریبوں کی مدد کرتے، صلہ رحمی فرماتے، بیکسوں کا بوجھ برداشت کرتے، مہمانوں کی ضیافت کرتے اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتے ہیں۔ میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹیے اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ آپ ابن الدغنہ کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدغنہ شام کے وقت تمام سرداران قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے آدمی کو نکال دینا چاہتے ہو جو غریبوں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا، بیکسوں کی کفالت کرتا، مہمانوں کی ضیافت کرتا اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن الدغنہ کے امان دینے کی تکذیب نہ کی۔ بلکہ ابن الدغنہ سے صرف یہ کہا کہ ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں۔ وہ گھر میں نماز پڑھیں اور گھر میں جو چاہیں پڑھیں اور آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اگر وہ آواز سے پڑھیں گے تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر سے یہ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابوبکر اسی طرح رہے اور گھر میں عبادت الٰہی کرتے رہے۔ نہ نماز میں اونچی آواز سے قرأت

مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الْإِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُوا أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ

پڑھتے اور کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی اس میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ پس مشرکین کی عورتیں اور لڑکے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑے تعجب کے ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بڑے نرم دل تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنی آنکھوں پر قابو بھی اختیار نہ رہتا تھا۔ سرداران قریش اس بات سے بہت سٹپٹائے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ جب وہ آیا تو کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے امان دینے کے باعث ابوبکر کو امان دی تھی اور اس شرط پر کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے لیکن انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنالی ہے جس میں وہ اعلانیہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں۔ جس کے باعث ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور ہمارے بیٹے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیجیے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کر سکیں تو ٹھیک ورنہ اگر اس سے انکار کریں اور علانیہ یہ کام کرنا چاہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری واپس کر دیں کیونکہ ہمیں نہ تمہاری عہد شکنی مقصود ہے اور نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ابوبکر یہ کام علانیہ کرتے رہیں۔ پس ابن الدغنہ اسی وقت حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ میں نے قریش سے کن شرائط پر معاہدہ کیا تھا پس اگر ہو سکے تو آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری واپس کر دیجیے کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ایک آدمی کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور حضرت اللہ رب العزت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان پر زیادہ راضی ہوں ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں جلوہ افروز تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے اور وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے۔ پھر جس نے بھی ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے

ترجو ذلك بابي انت قال نعم فحبس ابو بكر نفسه على رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصحبه وعلف راحلتين كانتا عنده ورق السمر وهو الخبط اربعة اشهر. قال ابن شهاب قال عروة قالت عائشة - فبينما نحن يوما جلوس في بيت ابي بكر في نحر الظهيرة قال قائل لابي بكر هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم متقنعا في ساعة لم يكن ياتينا فيها فقال ابو بكر فداء له ابي وامي والله ما جاء به في هذه الساعة الا امر قالت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستاذن فاذن له فدخل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لابي بكر اخرج من عندك فقال ابو بكر انما هم اهلك بابي انت يا رسول الله قال فاني قد اذن لي في الخروج فقال ابو بكر الصحابة بابي انت يا رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قال ابو بكر فخذ بابي انت يا رسول الله احدى راحلتي هاتين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالثمن قالت عائشة فجهزناهما احث الجهاز وصنعنا لهما سفرة في جراب فقطعت اسماء بنت ابي بكر قطعة من نطاقها فربطت به على فم الجراب فبذلك سميت ذات النطاق قالت ثم لحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر بغار في جبل ثور فكمنا فيه ثلاث ليال يبيت عندهما عبد الله بن ابي بكر وهو غلام شاب ثقف لقن فيدلج من عندهما بسحر

حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے: میرے ماں باپ قربان، کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پس حضرت ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی خاطر رکے رہے اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں تھیں انہیں چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے تشریف لا رہے ہیں، حالانکہ ایسے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے ماں باپ قربان، خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی خاص بات ہے۔ یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر اجازت طلب فرمائی۔ پس آپ کو اجازت دے دی گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہونے اور حضرت ابوبکر سے فرمایا: اپنے پاس سے سب کو ہٹا دو۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان، یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہیں۔ فرمایا: مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان کیا مجھے ساتھ چلنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے: کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قیمتاً لیں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جلدی میں جو کچھ ہو سکا ہم نے دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمربند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا۔ اسی لیے

فيصبح مع قريش بمكة كبائت فلا يسمع أمرا يكتادان به إلا وعاه حتى يأتيهما بخبر ذلك حين يختلط الظلام ويرعى عليهما عامر بن فهيرة مولى أبي بكر منحة من غنم فيريحها عليهما حين تذهب ساعة من العشاء فيبيتان في رسل وهو لبن منحتهما ورضيفهما حتى ينعق بها عامر بن فهيرة بغلس يفعل ذلك في كل ليلة من تلك الليالي الثلاث واستأجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رجلا من بني الديل وهو من بني عبد بن عدي هاديا خريتا والخريت الماهر بالهداية قد غمس حلفا في آل العاص بن وائل السهمي وهو على دين كفار قريش فأمناه فدفعا إليه راحلتيهما صبح ثلاث وانطلق معهما عامر بن فهيرة والدليل فأخذ بهم طريق السواحل قال ابن شهاب وأخبرني عبد الرحمن بن مالك المدلجي وهو ابن أخي سراقة بن مالك بن جعشم أن أباه أخبره أنه سمع سراقة بن جعشم يقول: جاءنا رسل كفار قريش يجعلون في رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر دية كل واحد منهما من قتله أو أسره فبينما أنا جالس في مجلس من مجالس قومي بني مدلج أقبل رجل منهم حتى قام علينا ونحن جلوس فقال يا سراقة إني قد رأيت آنفا أسودة بالساحل أراها محمدا وأصحابه قال سراقة فعرفت أنهم هم فقلت له إنهم ليسوا بهم ولكنك رأيت فلانا وفلانا انطلقوا بأعيننا ثم لبثت في المجلس ساعة ثم قمت فدخلت

ان کا نام کمر بند والی پڑ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ثور پہاڑ کی ایک غار میں چلے گئے اور تین رات تک اسی میں چھپے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکر ان دنوں نوجوان اور ہوشیار سمجھ دار تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزارتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات یہیں گزاری ہے۔ پس وہ قریش سے جو بھی مکر و فریب کی بات سنتے تو ان دونوں حضرات کو اندھیرا ہوتے ہی بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے قریب ہی بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا اور یہ دونوں حضرات بکریوں کا دودھ پی کر آرام سے رات گزارتے۔ اسی طرح عامر بن فہیرہ منہ اندھیرے بکریوں کو ہانک کر لے جاتا اور تینوں رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے قبیلہ بنو دیل کے ایک شخص کو جو بنی عبد بن عدی سے تھا راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا۔ وہ بنی عاص بن وائل سہمی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دی تھیں اور تین رات کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا یعنی تیسری رات کی صبح کو۔ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے۔ سراقہ بن جعشم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے متعلق یہ اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے بدلے سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ ابھی میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آگے بڑھا، ہمارے پاس آ کر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے

فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں بلکہ انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ فلاں اور فلاں ابھی ابھی ہمارے سامنے گئے ہیں۔ اس کے بعد میں تھوڑی دیر تو مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر کھڑا ہو کر اپنے گھر میں داخل ہوا اور اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو فلاں ٹیلے کے پرے لے کر کھڑی رہے۔ پھر میں اپنا نیزہ لے کر گھر کے پیچھے سے نکلا اور نیزہ کے پھل کے ساتھ زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا اور اوپر والے سرے کو جھکایا ہوا تھا۔ پھر گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہو گیا اور اپنی منزل مقصود تک جلد پہنچنے کی غرض سے اسے سرپٹ دوڑایا۔ یہاں تک کہ میں ان کے نزدیک جا پہنچا۔ لیکن میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں اس سے گر پڑا۔ میں نے کھڑے ہو کر ترکش میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے فال نکالی کہ میں ان لوگوں کا کچھ بگاڑ سکوں گا یا نہیں۔ پس فال میری مرضی کے خلاف نکلی لیکن میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی کچھ پرواہ نہ کی۔ جب گھوڑا مجھے ان کے نزدیک لے گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاوت فرمانے کی آواز سنی اور آپ کسی جانب ملتفت نہیں ہو رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر کی نظریں اکثر ادھر ادھر لگی ہوئی تھیں۔ اچانک میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ڈانٹا تاکہ میں آگے بڑھوں، لیکن وہ اپنی اگلی ٹانگوں کو نہ نکال سکا۔ جب وہ اپنی ٹانگوں کے پھنس جانے کے باوجود سیدھا کھڑا ہوا تو ایسی گرد اڑی کہ آسمان تک پہنچ گئی گویا کہ دھواں ہے۔ میں نے تیروں سے فال لی اور اس دفعہ بھی فال میری مرضی کے خلاف نکلی۔ پس میں نے ان حضرات سے امان مانگی۔ پس وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب میرے ساتھ یہ گذری تو دل میں یہ خیال جم گیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین عنقریب غالب ہو کر رہے گا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم نے تو آپ کے لئے انعام مقرر کیا ہوا ہے اور لوگوں نے آپ کے متعلق جتنے بھی منصوبے بنائے

لقي الزبير في ركب من المسلمين كانوا تجارا قافلين من الشام فكسا الزبير رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر ثياب بياض وسمع المسلمون بالمدينة مخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة فكانوا يغدون كل غداة إلى الحرة فينتظرونه حتى يردهم حر الظهيرة فانقلبوا يوما بعد ما أطالوا انتظارهم فلما أووا إلى بيوتهم أوفى رجل من يهود على أطم من آطامهم لأمر ينظر إليه فبصر برسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه مبيضين يزول بهم السراب فلم يملك اليهودي أن قال بأعلى صوته يا معاشر العرب هذا جدكم الذي تنتظرون فثار المسلمون إلى السلاح فتلقوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهر الحرة فعدل بهم ذات اليمين حتى نزل بهم في بني عمرو بن عوف وذلك يوم الاثنين من شهر ربيع الأول فقام أبو بكر للناس وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم صامتا فطفق من جاء من الأنصار ممن لم ير رسول الله صلى الله عليه وسلم يحيي أبا بكر حتى أصابت الشمس رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل أبو بكر حتى ظلل عليه بردائه فعرف الناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك فلبث رسول الله صلى الله عليه وسلم في بني عمرو بن عوف بضع عشرة ليلة وأسس المسجد الذي أسس على التقوى وصلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ركب راحلته فسار يمشي معه الناس حتى بركت عند مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم بالمدينة

تھے وہ سارے عرض کر دیئے۔ اس کے کھانے پینے کا جو سامان میرے پاس تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہ لیا اور نہ دونوں حضرات نے کچھ کہا سوائے اس کے کہ ہمارے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے۔ تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو لکھنے کا حکم فرمایا اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، چلے گئے۔ ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر کی زبانی بیان کیا ہے کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زبیر ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے آ رہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دے دیئے۔ مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے نکلنے کی خبر سن لی تھی پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے کے لیے مقام حرہ تک آتے، انتظار کرتے رہتے اور دوپہر گرم ہونے پر واپس لوٹتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ کا طویل انتظار کر کے واپس لوٹے اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر چڑھا اور اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی آ رہے ہیں اور جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آ رہے تھے۔ پس یہودی بے اختیار اونچی آواز سے چلایا اے گروہ عرب! جن کا تم انتظار کر رہے تھے وہ آ گئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آگے بڑھ کر حرہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ داہنی جانب کا راستہ اختیار فرمایا یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے، یہ دو شنبہ پیر کا روز اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ چاپ بیٹھ گئے اور لوگوں سے مخاطب ہونے کے لیے حضرت ابوبکر کھڑے رہے پس انصار میں سے جو آتا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کی ہوتی وہ حضرت ابوبکر کو سلام کرتا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر نے آپ کے اوپر اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے رکھا تو لوگوں نے پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس راتوں سے کچھ زیادہ ہی مقیم رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی

وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا

فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰذَا الْبَيْتِ۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَا الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا

جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے (یعنی مسجد قبا) اور اسی میں رسول اللہ نماز ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے اور جہاں آج مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ کھجوریں پھیلائی جاتی تھیں اور یہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی۔ جب آپ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم اس جگہ کو ہبہ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفت لینے سے انکار کیا اور اس کی قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور کہتے تھے۔ اے رب! یہ خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا: اے اللہ! اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ پھر کسی مسلمان (حضرت عبد اللہ بن رواحہ) کا آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے مجھ سے کہا کہ احادیث میں ہمیں یہ خبر نہیں ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر پورا پڑھا ہو۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ فرمایا۔ فرمایا: میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ مجھے توشہ دان کا منہ باندھنے کے لیے اپنے کمربند کے سوا اور کوئی چیز نہیں مل رہی ہے۔ فرمایا اسی کو پھاڑ لو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میرا نام ذات النطاقین یعنی دو کمربند والی پڑ گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو سراقہ بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ عرض گزار ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ اسی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اخبرك فدعاه قال فعطش رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جاء قال ابو بكر فاخذت قدحا فحلبت فيه كثبة من لبن فاتيته فشرب حتى رضيت

۱۰۹۰۔ حدثني زكرياء بن يحيى عن ابي اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن اسماء رضي الله عنها انها حملت بعبد الله بن الزبير قالت فخرجت وانا متم فاتيت المدينة فنزلت بقباء فولدته بقباء ثم اتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فوضعته في حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل في فيه فكان اول شيء دخل جوفه ريق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم حنكه بتمرة ثم دعا له وبرك عليه وكان اول مولود ولد في الاسلام. تابعه خالد بن مخلد عن علي بن مسهر عن هشام عن ابيه عن اسماء رضي الله عنها انها هاجرت الى النبي صلى الله عليه وسلم وهي حبلى۔

۱۰۹۱۔ حدثنا قتيبة عن ابي اسامة عن هشام بن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت اول مولود ولد في الاسلام عبد الله بن الزبير اتوا به النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم تمرة فلاكها ثم ادخلها في فيه فاول ما دخل بطنه ريق النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۰۹۲۔ حدثني محمد حدثنا عبد الصمد حدثنا ابي حدثنا عبد العزيز بن صهيب حدثنا انس بن مالك رضي الله عنه قال اقبل نبي الله صلى الله عليه وسلم الى المدينة وهو مردف ابا بكر وابو بكر شيخ يعرف ونبي الله صلى الله عليه وسلم شاب لا يعرف. قال فيلقى الرجل ابا بكر فيقول

وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ کا گزر جب ایک چرواہے کے پاس سے ہوا۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک برتن لے کر اس کا دودھ نکالا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اتنا دودھ نوش فرمایا

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عبداللہ بن زبیر میرے پیٹ میں تھے۔ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں تھی۔ میں مدینہ منورہ میں پہنچی اور قبا میں ٹھہری تو قبا کے اندر بچے کی ولادت ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا آپ نے اس کے لیے دعا کی اور ایک کھجور چبا کر بچے کے منہ میں ڈالی۔ چنانچہ پہلی چیز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن عبداللہ کے پیٹ میں گیا۔ اس کے بعد آپ نے چبائی ہوئی کھجور اس کے منہ میں رکھی اور اس کے لیے دعائے برکت کی۔ یہ پہلا بچہ ہے جو دور الاسلام میں پیدا ہوا۔ اسی طرح خالد بن مخلد، علی بن مسہر، ہشام، عروہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دور الاسلام میں پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ہے۔ اسے بارگاہ نبوت میں لایا گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو چیز عبداللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو آپ حضرت ابوبکر سے آگے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کی مثال اس بوڑھے جیسی تھی جس کو ہر کوئی جانتا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان کی طرح تھے جو زیادہ متعارف نہ ہو۔ پس جو آدمی بھی راستے میں ملتا وہ حضرت ابوبکر سے پوچھتا کہ

يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ
هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ
أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ
فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ
الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
مُرْنِي بِمَ شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ
أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ
جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ فَنَزَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ
الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا
عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ
فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ
فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ جَاءَ
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا
يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ جَاءَ
نَبِيُّ اللَّهِ فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ
جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ
أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ
فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا
فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ
فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَنَا

کہ یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ
بتانے والا ہے۔ پوچھنے والا اس سے یہی سمجھتا کہ راستہ
بتانے والا لیکن ان کی مراد یہی ہوتی تھی کہ یہ مجھے بھلائی کا راستہ
بتانے والے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک
سوار نظر آیا جو نزدیک آ چکا تھا۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ!
یہ سوار ہمارے نزدیک آ پہنچا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کی طرف توجہ فرمائی، پھر دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے
تو گھوڑے نے اسے گرا دیا اور کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا۔ پھر وہ عرض
گزار ہوا: اے نبی اللہ! اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمایا۔
تم اپنی جگہ ٹھہرو اور ہماری جانب کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت
انس فرماتے ہیں کہ صبح کو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور
شام کو آپ کا دل سے خیر خواہ ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرہ کے
مقام پر اترے اور آپ نے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض
کرتے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر
سوار ہو جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر
دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے
مدینہ منورہ کے اندر یہی آواز گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے
آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اونچے مقامات
پر چڑھ کر دیکھتے اور یہی کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا، نبی اللہ
تشریف لے آئے۔ آپ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو
ایوب کے مکان پر آ کر اتر گئے۔ جب آپ اس مکان عرش نشان
والوں سے مصروف گفتگو تھے تو عبداللہ بن سلام نے بھی
اس تشریف آوری کی خبر سنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ
میں کھجوریں توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی ہوئی کھجوریں اپنے ساتھ
لیے آئے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر
اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر قریب ہے؟ حضرت
ابو ایوب عرض گزار ہوئے کہ میرا، یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ

يا نبي الله هذه داري وهذا بابي قال فانطلق فهيئ لنا مقيلا قال قوما على بركة الله فلما جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم جاء عبد الله بن سلام فقال أشهد أنك رسول الله وأنك جئت بحق وقد علمت يهود أني سيدهم وابن سيدهم وأعلمهم وابن أعلمهم فادعهم فاسألهم عني قبل أن يعلموا أني قد أسلمت فإنهم إن يعلموا أني قد أسلمت قالوا في ما ليس في فأرسل نبي الله صلى الله عليه وسلم فأقبلوا فدخلوا عليه فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر اليهود ويلكم اتقوا الله فوالله الذي لا إله إلا هو إنكم لتعلمون أني رسول الله حقا وأني جئتكم بحق فأسلموا قالوا ما نعلمه قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم قالها ثلاث مرار قال فأي رجل فيكم عبد الله بن سلام قالوا ذاك سيدنا وابن سيدنا وأعلمنا وابن أعلمنا قال أفرأيتم إن أسلم قالوا حاشى لله ما كان ليسلم قال أفرأيتم إن أسلم قالوا حاشى لله ما كان ليسلم قال أفرأيتم إن أسلم قالوا حاشى لله ما كان ليسلم قال يا ابن سلام اخرج عليهم فخرج فقال يا معشر اليهود اتقوا الله فوالله الذي لا إله إلا هو إنكم لتعلمون أنه رسول الله وأنه جاء بحق فقالوا كذبت فأخرجهم رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

١٠٩٣ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج قال أخبرني عبيد الله بن عمر عن نافع يعني عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه [illegible]

اس کا دروازہ ہے۔ فرمایا، جاکر ہمارے آرام کرنے کا بندوبست کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ کی برکت کے ساتھ تشریف لے چلیے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں داخل ہو گئے تو عبداللہ بن سلام بھی حاضر خدمت ہو گئے اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں اور سچا دین لے کر آئے ہیں۔ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہوں۔ پس انہیں بلا کر میرے متعلق دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ لگے۔ اگر انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو پھر میرے اندر وہ عیب بھی بتائیں گے جو فی الواقع میرے اندر نہیں ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا، جب وہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے گروہ یہود! اس حالت میں تمہاری خرابی ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو۔ اس خدا کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کو تم بھی جانتے ہو کہ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں جو تمہارے پاس سچا دین لے کر آیا ہوں لہٰذا تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے کہا کہ ہم یہ باتیں معلوم نہیں رکھتے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ یہی جواب دیا تو آپ نے فرمایا اچھا تو تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ تو ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو؟ پھر کہنے لگے خدا نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ فرمایا، اگر تم دیکھو کہ وہ مسلمان ہو گیا تو؟ پھر کہا، خدا نہ کرے کہ اسلام لائے۔ فرمایا، اگر تم دیکھو کہ واقعی وہ مسلمان ہو گیا ہے تو؟ پھر کہنے لگے خدا نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ آپ نے فرمایا اے ابن سلام باہر نکل آؤ۔ پس وہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے۔ اے گروہ یہود اللہ سے ڈرو، قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ تم بھی جانتے ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور ابن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ۔ آپ سے

الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ.

کہا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا گیا؟ فرمایا کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی لہٰذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا جنہوں نے تنہا ہجرت کی تھی۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو وائل، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا مقصد صرف رضائے الٰہی تھا لہٰذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثابت ہو گیا پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور اپنے اجر میں سے یہاں کچھ بھی نہ چکھا ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جنہوں نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش کیا پس ان کے کفن کے لیے ہمیں ماسوائے ایک کمبل کے اور کچھ بھی نہ ملا جب اس کمبل سے ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن کے دنیا میں بھی پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا تھا؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ کہنے لگے کہ میرے ابا جان نے آپ کے ابا جان سے کہا تھا کہ اے ابو موسیٰ! کیا آپ کو یہ بات مسرور نہیں کرتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان ہوئے، آپ کے ساتھ ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم رہیں اور جتنے عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر چھوٹ جائیں

نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي.

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ. قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ.

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ

نجات ہو جائے یعنی ثواب یا عذاب کچھ نہ ملے۔ تو آپ کے والد محترم نے میرے والد محترم سے کہا۔ خدا کی قسم ایسا نہ ہو کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں روزے رکھے، بہت سے نیکی کے کام کیے اور کتنے ہی افراد ہمارے ہاتھوں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے، لہٰذا ہمیں اس کے اجر کی امید ہے۔ پس میرے والد محترم نے کہا:۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ ہمارے وہ عمل تو قائم رہیں اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر ہی نجات ہو جائے۔ پس میں نے جواب دیا کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے بہتر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب یہ کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی تو وہ ناراض ہو جاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما تھے، لہٰذا ہم واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھے فرمایا کہ جا کر دیکھو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں؟ پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے حضرت عازب سے ایک پالان خریدا پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا۔ پس حضرت عازب نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ لہٰذا ہم غار سے رات کے وقت

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا
فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ
قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ
فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ قَالَ
فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ
فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ
مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ
لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ
فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ
نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ
الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ
وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ
رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ
أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ
فِي إِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي
بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ
مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ
أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ
يَا بُنَيَّةُ.

نکلے اور ایک رات دن برابر چلتے رہے، یہاں تک کہ
دوپہر کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم
اس کے پاس آ گئے اور اس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ پس
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے
پوستین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اس پر لیٹ گئے۔ میں ادھر ادھر دیکھنے کیلئے نکلا
تو ایک چرواہا نظر آیا۔ جو سامنے سے آ رہا تھا اور ہماری
طرح اسے بھی اس پتھر کے سایے کی ضرورت تھی۔ میں
نے اس سے پوچھا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ
فلاں کا۔ میں نے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ تو
اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تو
دودھ دوہ سکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس نے ریوڑ
میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے
تھن صاف کر لو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔
میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل
تھی جس میں پانی تھا اور اس کا منہ کپڑے سے باندھا ہوا
تھا پس میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا جس سے وہ
نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں پیش کر کے میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ!
نوش فرمائیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم چل پڑے اور
تلاش کرنے والے سرگرداں پھر رہے تھے۔ حضرت براء
فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کے دولت خانہ
میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔
انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والد محترم
نے ان کا ماتھا چوما اور دریافت فرمایا کہ اے میری ننھی منی بیٹی!
تیرا کیا حال ہے؟

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا۔

علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جلوہ فرمایا تو آپ کے ساتھیوں میں سے سیاہ و سفید بالوں والا حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا اور انہوں نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔
دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کے اصحاب میں حضرت ابوبکر سب سے سن رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنی ریش مبارک پر مہندی لگا کر وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا جس کے باعث اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قبیلہ کلب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام ام بکر تھا۔ ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر نے اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہی وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کے مرثیے میں یہ شعر کہے تھے

وہ کیسے بدر کے ہنگام تھے نادر پیالے
سجے شیزی سے تھے کوہان اونٹوں کے نرالے
گڑھے میں دفن ہو کر رہ گئی ان کی امارت
شراب اور رقص پر تھے لوگ جو مرنے والے
ہوا یہ قول ام بکر کے کام و دہان سے
ہے کیا اب خاک جینا مٹ گئے جب سب جیالے
یہ کہتا ہے نبی ہم سے کہ ہم مر کر جئیں گے
عجیب ہے کون ہے جو ہڈیوں میں جان ڈالے

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا. قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.

وسلم کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا اے ابوبکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ فرمایا: تجھ پر افسوس، یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا: ہاں۔ دریافت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ پوچھا، کیا ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ جواب اثبات میں دیا۔ پھر فرمایا کہ پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔

* * *

بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ.

رسولِ خدا کی اصحاب سمیت مدینہ منورہ میں جلوہ گری

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم آئے پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال آئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم ہیں اور یہ دونوں حضرات لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنی خوشی انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے سبح اسم ربک الاعلیٰ سورت پڑھ چکا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ میں دونوں حضرات کے پاس جاتی اور پوچھتی، ابا جان! آپ کا کیا حال ہے! اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں! وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے۔ ؎

ہوتا ہے شاد آدمی اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریب اس کے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھنے لگتے:- ؎

کاش کہ میں اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتاتِ جلیل و اذخر کا نظارہ عجیب

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

۱۰۶ا - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ. تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ.

۱۰۷ا - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کیا اتفاق ہوگا مرا آب مجنہ پر کبھی !
کیا طفیل وشامہ کی ہوگی زیارت پھر کبھی اب

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ صورت حال عرض کی۔ آپ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! مدینے کی ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسی ہمیں مکے سے محبت بخشی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی ہوا کو ہمارے لیے صحت بخش بنا اس کے صاع اور مُد (پیمانوں) میں برکت دے اور

عبید اللہ بن عدی بن خیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے نے حضرت محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے تھے، پھر میں نے دو مرتبہ ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف نصیب ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی نافرمانی کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالے نے اپنے پاس بلا لیا۔ اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے گھر والوں کی جانب واپس لوٹے جبکہ منیٰ میں اقامت پذیر تھے۔ یہ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں انہیں مل گیا تو حضرت عبدالرحمان نے فرمایا کہ میں نے ان (حضرت عمر) سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین! یہ حج کا موسم ہے اس موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں، لہٰذا امیر کو لازم ہے

إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ۔

یہ ہے کہ یہاں کے بجائے آپ مدینہ منورہ میں لوگوں سے خطاب فرمانا، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ کو اہلِ فقہ و دین کی سمجھ رکھنے والے قوم کے معزز افراد اور سمجھ دار لوگ مل جائیں گے۔ حضرت عمر نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب۔ میں مدینہ منورہ میں جا کر لوگوں سے خطاب کرنے کھڑا ہوں گا۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ۔ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ؟ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللّٰهِ وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنی والدہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک انصاری عورت تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، روایت کرتے ہیں کہ جب انصار نے مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون میرے حصے میں آئے۔ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان میرے پاس آکر بیمار ہو گئے۔ اگرچہ میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن ان کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے انہیں کفن پہنا دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا، اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے، میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان، مجھے تو علم نہیں، لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اور کس پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو وقت آگیا اور بخدا اس میں یقین ہے اور خدا کی قسم، میں ان کے متعلق بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی حتمی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے ان کی وفات کا بڑا افسوس ہوا۔ جب میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کی ایک نہر نظر آئی جو جاری تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

١١١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ۔

١١١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي

ہیں کہ جنگ بُعاث کے دن کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو اہلِ مدینہ کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اور یہی بات ان کے اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز حضرت ابوبکر میرے گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں ایسے اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں پڑھے تھے۔ حضرت ابوبکر نے دو مرتبہ فرمایا۔ یہ شیطانی گانا! پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! انہیں رہنے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ان کی عید کا دن آج ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اترے یعنی اس قبیلے میں جس کو بنو عمرو بن عوف کہتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان کے پاس چودہ روز اقامت پذیر رہے۔ پھر آپ نے بنو نجار کے گروہ کو بلایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ مسلح ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں طرف بنی نجار کے افراد ہیں۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابو ایوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز پڑھ لیتے۔ یہاں تک کہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز

حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهٗ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإٍ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ جَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ إِنَّهٗ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

ادا کر لی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور بنی نجار کی جماعت کو بلایا۔ جب وہ حاضر ہو گئے تو فرمایا اے بنی نجار! تم اپنا باغ مجھے بیچ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بتاتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں۔ وہاں مشرکین کی قبریں تھیں، ویرانہ تھا اور کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے مشرکین کی قبریں تو کھدوا دی گئیں۔ ویرانے کو ہموار کروا دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے۔ پھر مسجد سے قبلہ کی جانب ایک قطار میں درختوں کی لکڑیاں رکھ دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر رکھ دیے گئے۔ پس لوگ پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے شریک کار تھے۔ آپ کی زبان مبارک پر یہ تھا: اے اللہ بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ۔

فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا۔

١١١٢ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنٰى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ۔

عبد الرحمن بن حمید زہری فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو سائب بن اخت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ مکہ مکرمہ میں حج کے بعد ٹھہرنے کے بارے میں آپ نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہاجر کے لیے منیٰ سے لوٹنے کے بعد مکہ مکرمہ میں صرف تین روز ٹھہرنا ہے۔

بَابٌ

اسلامی سن واقعۂ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے

١١١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهٖ مَا عَدُّوْا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی تاریخ نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے شمار کی گئی اور نہ آپ کی وفات سے بلکہ آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

١١١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُوْلٰى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهٖ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اٰجَرَكَ اللّٰهُ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِي امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا

پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی حالت پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

شمع رسالت کی اپنے پروانوں کے لیے دعائے مغفرت۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ حجۃ الوداع کے سال میں (مکہ مکرمہ میں) ایسا بیمار پڑا کہ موت کا سایہ سر پہ اور منڈلانے لگا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری تکلیف کس حد کو پہنچ گئی ہے یہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے کافی مال عطا فرمایا ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا وارث کوئی نہیں۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا آدھے کی کروں؟ فرمایا نہیں۔ فرمایا اے سعد! تہائی کی وصیت کر دو اور تہائی بھی اگرچہ زیادہ ہے۔ تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ دو تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ تم اپنی اولاد کو چھوڑ جاؤ اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا اگر تم پیچھے رہ گئے تو یہاں نہیں رہ جاؤ گے اور جو کوئی رضائے الٰہی کے لیے کام کرے تو اس کے درجات میں اضافہ ہوتا ہے اور رفعت ملتی ہے اور شاید تم مدتوں زندہ رہو کر تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہو اور کتنے ہی افراد کو نقصان پہنچے۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت

ثم ردهم على أعقابهم، لكن البائس سعد بن خولة يرثي له رسول الله صلى الله عليه وسلم أن توفي بمكة. وقال أحمد بن يونس وموسى عن إبراهيم: أن تذر ورثتك.

کو قبول فرمالے اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن قابلِ افسوس حضرت سعد بن خولہ رہے، جن کی وفات مکہ مکرمہ میں واقع ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے انتقال کا ملال ہی رہا ـــــ دوسری روایت میں ہے کہ انہیں پیچھے چھوڑنے کا ملال رہا۔

باب كيف آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين أصحابه

رسولِ خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

وقال عبد الرحمن بن عوف: آخى النبي صلى الله عليه وسلم بيني وبين سعد بن الربيع لما قدمنا المدينة. وقال أبو جحيفة: آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وأبي الدرداء.

حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی ـــ حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسولِ خدا نے حضرت سلمان اور حضرت ابوالدرداء کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

۱۱۱۶ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن حميد عن أنس رضي الله عنه قال: قدم عبد الرحمن بن عوف فآخى النبي صلى الله عليه وسلم بينه وبين سعد بن الربيع الأنصاري، فعرض عليه أن يناصفه أهله وماله. فقال عبد الرحمن: بارك الله لك في أهلك ومالك، دلني على السوق. فربح شيئا من أقط وسمن، فرآه النبي صلى الله عليه وسلم بعد أيام وعليه وضر من صفرة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: مهيم يا عبد الرحمن؟ قال: يا رسول الله تزوجت امرأة من الأنصار. قال: فما سقت فيها؟ فقال: وزن نواة من ذهب. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: أولم ولو بشاة.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو انہوں نے ان سے اپنا نصف مال اور بیویاں بانٹ لینے کے لیے کہا تو حضرت عبدالرحمن کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و منال میں برکت دے مجھے تو آپ بازار کے متعلق بتا دیں۔ چنانچہ انہوں نے کوئی چیز بیچ کر نفع میں کچھ پنیر اور گھی کمایا۔ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر نظر آرہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ کتنا دیا ہے؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا اب ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری میسر آئے۔

باب

۱۱۱۷ - حدثني حامد بن عمر عن بشر بن المفضل حدثنا حميد حدثنا أنس أن عبد الله بن سلام بلغه مقدم النبي صلى الله

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جا کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيْهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيْلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِي فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

کر پھر پوچھیں۔ انھوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا (۳) بچہ کبھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ بہرحال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کو لے جائے گی۔ اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب رہے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہود بڑی فتنہ انگیز قوم ہے، پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو۔ پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انھوں نے یہی جواب دیا تو حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بدترین آدمی اور بدترین

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا الْمِنْھَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِیْکٌ لِیْ دَرَاھِمَ فِی السُّوْقِ نَسِیْئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَیَصْلُحُ ھٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ لَقَدْ بِعْتُھَا فِی السُّوْقِ فَمَا عَابَہٗ اَحَدٌ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ نَحْنُ نَتَبَایَعُ ھٰذَا الْبَیْعَ فَقَالَ مَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَیْسَ بِہٖ بَاْسٌ وَ مَا کَانَ نَسِیْئَةً فَلَا یَصْلُحُ وَ الْقَ زَیْدَ ابْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْہُ فَاِنَّہٗ کَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَہٗ۔ وَ قَالَ سُفْیَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَ نَحْنُ نَتَبَایَعُ وَ قَالَ نَسِیْئَةً اِلَی الْمَوْسِمِ اَوِ الْحَجِّ۔

عبدالرحمٰن بن مطعم فرماتے ہیں کہ میرے ایک ساجھی نے بازار میں چند اشرفیاں ادھار فروخت کیں تو میں نے تعجب سے پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تعجب کی کیا بات ہے بلکہ خدا کی قسم ہم تو ہمیشہ بازار میں ایسا کرتے رہے لیکن کوئی معترض نہ ہوا۔ پھر میں نے حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسی خرید و فروخت ادھار جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن ارقم سے بھی دریافت کر لیں کیونکہ وہ ہمارے درمیان بہت بڑے تاجر ہیں، مگر انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ سفیان نے کئی مرتبہ فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو تشریف آوری سے مشرف فرمایا تو ہم یہ تجارت کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسم حج کی آدھار پر۔

بَابُ اِتْیَانِ الْیَھُوْدِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ

رسولِ خدا کی خدمت میں یہود کا آنا۔

ھَادُوْا۔ صَارُوْا یَھُوْدًا وَ اَمَّا قَوْلُہٗ ھُدْنَا۔ تُبْنَا ھَائِدٌ تَائِبٌ۔

یعنی جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے۔ ھادوا سے یہودی ہونا مراد ہے۔ ھُدنا یعنی ہم نے توبہ کی۔ ھائد سے توبہ کرنے والا مراد ہے۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لَاٰمَنَ بِیَ الْیَھُوْدُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھ پر دس یہودی بھی ایمان لے آتے تو یقیناً سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْغُدَانِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ

أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

۱۲۱ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ.

۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس روزے کے زیادہ حق دار ہیں لہٰذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس روز حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر غالب کیا تھا۔ لہٰذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں۔ پھر آپ نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیسوئے مبارک میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ اَهْلُ الْکِتٰبِ جَزَّؤُهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَکَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے۔ ایک حصے پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا معمول تھا۔

بَابُ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِیْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِیْ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ اَنَّهٗ تَدَاوَلَهٗ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ اِلٰی رَبٍّ۔۔۔

حسن بن شفیق، معتمر، ان کے والد، ابو عثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے میں یکے بعد دیگرے بدلتے رہے تھے۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ۔

محمد بن یوسف، سفیان، عوف، ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَیْنَ عِیْسٰی وَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ۔

حسن بن مدرک، یحیٰی بن حماد، ابو عوانہ، عاصم الاحول، ابو عثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانۂ فترت جو حضرت عیسٰی علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ ہے اس کی مدت چھ سو سال ہے۔

بفضلہ تعالیٰ پندرھواں پارہ ختم ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ــــــ ۱۶

كِتَابُ الْمَغَازِي

غزوات کا بیان

بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ

وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ كُنْتُ إِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قِيلَ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ۔

☆ بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلٰى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلٰى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ۔

غزوۂ عشیرہ یا عسیرہ

ابن اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ابوا پھر بواط اور پھر عشیرہ کا غزوہ فرمایا۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے غزوے فرمائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ ان کے ہمراہ آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا سترہ میں۔ میں نے دریافت کیا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ عسیرہ یا عشیرہ۔ جب میں نے قتادہ سے ذکر کیا تو جواب ملا عشیرہ۔

مقتولین بدر کا ذکر زبان رسالت سے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔ امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس قیام فرماتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکہ مکرمہ میں امیہ کے پاس ٹھہرے تو امیہ سے کہا: میرے لیے تنہائی کا ایسا وقت بتاؤ کہ بیت اللہ کا طواف کر سکوں۔ تو دوپہر کے وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابو جہل مل گیا اور کہنے لگا اے ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ امیہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں۔ ابو جہل نے حضرت سعد سے کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بے خوفی سے مکہ میں طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دے رکھی ہے جبکہ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ان کی مدد اور اعانت کر رہے ہو۔ خدا کی قسم! اگر تمہارے ساتھ ابو صفوان (امیہ) نہ ہوتے تو تم

فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَ
قَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَ
تُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا
رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ
صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ
مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ
لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ
سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ
فَوَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ
لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى
أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ
قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ
أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ
أُمَيَّةُ وَاللهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ
اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ فَكَرِهَ
أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ
إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ
أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتّٰى
قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ
ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي فَقَالَتْ لَهُ
يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ
قَالَ لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا
خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ
فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتّٰى قَتَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِبَدْرٍ ـ

☆ بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ

اپنے اہل وعیال کی جانب صحیح سالم لوٹ کر نہیں جا سکتے تھے ۔ حضرت سعد
نے اسے بآواز بلند جواب دیا۔ خدا کی قسم! اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں
تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی گراں گزرے گی یعنی تیرا
مدینہ کی تجارت کا شام کو جانے کا راستہ۔ امیہ نے ان سے کہا۔ اے سعد ابوالحکم کے سامنے آواز
بلند کر کے بات نہ کرو کہ وہ اس وادی کے سردار ہیں۔ حضرت سعد نے فرمایا۔ اے امیہ زیادہ حمایت
نہ کر، خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ
تمہیں قتل کریں گے۔ اس نے پوچھا۔ کیا مکہ میں؟ جواب دیا۔ میں نہیں جانتا۔ امیہ
اس خبر سے بہت خوف زدہ ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا۔ اے ام صفوان!
تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے متعلق کیا کہا ہے؟ وہ دریافت کیا۔ بتاؤ تو سہی کہ
انہوں نے تمہارے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کہتے تھے کہ محمد نے مسلمانوں
کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا مکہ میں؟ تو انہوں نے
جواب دیا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ امیہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم! میں تو مکہ سے
نکلوں گا ہی نہیں۔ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو ابوجہل نے لوگوں سے کہا کہ اپنے قافلے
کے بچاؤ کے لیے نکلو۔ امیہ نے نکلنا پسند نہ کیا۔ پس ابوجہل اس کے
پاس آ کر کہنے لگا۔ اے ابو صفوان! جب لوگ تمہیں پیچھے رہا ہوا دیکھیں گے
تو وہ بھی رک جائیں گے کیونکہ تم اس وادی کے سردار ہو۔ ابوجہل برابر اصرار کرتا رہا
تو اس نے کہا۔ جب تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے تو خدا کی قسم! میں بہترین رفتار اونٹ خریدوں گا
جو مکہ میں ہے (تاکہ خطرہ کے وقت بھاگ سکوں)۔ پھر امیہ نے کہا۔ اے ام صفوان!
میرے لیے سامان سفر تیار کرو۔ وہ کہنے لگی۔ اے ابو صفوان! کیا تم
بھول گئے کہ آپ کے یثربی بھائی نے کیا کہا تھا؟ جواب دیا کہ
میرا ارادہ نہیں ہے مگر صرف تھوڑی دور تک ان کا ساتھ دینے کا۔ پس
جب امیہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا
اور برابر اسی طرح کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میدان
بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل
کروا دیا۔

◆ ◆ ◆

غزوۂ بدر کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری
مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے۔ تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار

أن يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة منزلين
بلى إن تصبروا وتتقوا ويأتوكم من فورهم
هذا يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة
مسومين. وما جعله الله إلا بشرى لكم
ولتطمئن قلوبكم به وما النصر إلا من عند الله
العزيز الحكيم. ليقطع طرفا من الذين كفروا أو
يكبتهم فينقلبوا خائبين. وقال وحشي قتل
حمزة طعيمة بن عدي بن الخيار يوم بدر
وقوله تعالى وإذ يعدكم الله إحدى الطائفتين
أنها لكم الآية.

١١٢٩ - حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن
عقيل عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن عبد الله
بن كعب أن عبد الله بن كعب قال سمعت كعب بن
مالك رضي الله عنه يقول لم أتخلف عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها
إلا في غزوة تبوك غير أني تخلفت عن بدر
ولم يعاتب أحد تخلف عنها إنما خرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم يريد عير قريش حتى جمع
الله بينهم وبين عدوهم على غير ميعاد.

☆ باب قول الله تعالى إذ تستغيثون ربكم
فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة
مردفين. وما جعله الله إلا بشرى ولتطمئن به
قلوبكم وما النصر إلا من عند الله إن الله عزيز
حكيم. إذ يغشيكم النعاس أمنة منه وينزل عليكم
من السماء ماء ليطهركم به ويذهب عنكم
رجز الشيطان وليربط على قلوبكم ويثبت به
الأقدام. إذ يوحي ربك إلى الملائكة أني معكم
فثبتوا الذين آمنوا سألقي في قلوب الذين
كفروا الرعب فاضربوا فوق الأعناق واضربوا

ہو جاؤ۔ جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی
نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر۔ ہاں کیوں نہیں
اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد
کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری
خوشی کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد
نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے۔ اس لیے کہ کافروں
کا ایک حصہ کاٹ دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں (سورۂ آل عمران
آیت ۱۲۴ تا ۱۲۷) وحشی کا قول ہے کہ حضرت حمزہ نے غزوۂ بدر میں طعیمہ بن
عدی بن خیار کو قتل کیا تھا۔ نیز ارشاد خداوندی ہے اور یاد کرو جب اللہ
نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک تمہارے لیے ہے (سورۂ ۸)

عبداللہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے غزوۂ تبوک کے
ہاں یہ کہ میں غزوۂ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا، تو اس میں شامل نہ
ہونے والے کسی فرد پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلۂ قریش کے ارادے
سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں
کا ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کروا دیا۔

آیت۔ اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ کا بیان

ارشاد باری ہے۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے
تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی
قطار سے اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے
دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ غالب حکمت
والا ہے۔ جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین
تھی اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کر دے اور
شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمائے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس
بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمائے۔ جب اے محبوب!
تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مسلمانوں

مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ. ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ.

کو ثابت قدم رکھو۔ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا، تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُوْنَ صَاحِبَهٗ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا عمل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر سمجھتا۔ یہ بات ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کافروں سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو بلا رہے تھے۔ تو یوں عرض گزار ہوئے۔ ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ تم اور تمہارا رب دونوں جا کر لڑو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے پروانہ وار لڑیں گے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ دمک اٹھا تھا۔

◆ ◆ ◆

ف۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کافروں کے خلاف جہاد کرنے کے لیے کہا تو اُن کی قوم نے اپنے نبی کو بڑا ہی کورا اور بیباکانہ جواب دیا تھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر کیا ہے

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ (۵ : ۲۴)

تو آپ جائیے اور آپ کا رب، تم دونوں لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

اس کے برعکس جب نبی آخر الزمان سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کافروں سے جہاد کرنے کے لیے کہا تو شمع رسالت کے پروانوں میں سے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں یوں عرض گزار ہوتے: ـــــ یا رسول اللہ! ہم وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اُن کی قوم نے کہی تھی کہ جائیں آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ حضور! ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے اُن سے لڑیں گے اور پوری دنیا کو دکھا دیں گے کہ شمع پر پروانے یوں نثار ہوا کرتے ہیں۔ ـــــ ان کا یہ جواب سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ فرطِ مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ اس حدیث کے راوی یعنی ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے امام اعظم یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ اس وقت میں نے کہے ہوتے تو یہ بات مجھے دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ عزیز تر ہوتی۔ اس بات کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۲۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں یہ الفاظ ادا کیے۔ اے اللہ! تجھ سے میری التجا ہے کہ اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری کبھی عبادت نہ ہو۔ اتنا کہنے پر حضرت ابوبکر نے آپ کا دست مبارک

إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ.

بَابٌ

١١٣٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ.

بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

١١٣٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ.

١١٣٤ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ.

١١٣٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَمِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

١١٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَمِائَةٍ.

١١٣٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

تمام کرنے کی بس اتنا ہی کافی ہے۔ پس آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے اب جماعت کو شکست ہوتی ہے اور پیٹھیں پھیر لیں گے۔

بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں۔

عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ سے یہ مراد ہے کہ جو جنگِ بدر میں شامل نہ تھے وہ شاملینِ بدر کے برابر نہیں ہو سکتے۔

◆ ◆ ◆

اصحابِ بدر کی تعداد

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر کو کم سن شمار کیا گیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر کو جنگِ بدر کے لیے کم عمر شمار کیا گیا۔ غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شرکت فرمانے والے حضرات کی تعداد ان اصحابِ طالوت کے برابر تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے ساتھ نہر کو مومن کے سوا اور دوسرا پار کر ہی نہیں سکا تھا۔

حضرت براء رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس میں کہا کرتے تھے کہ اصحابِ بدر کی تعداد اصحابِ طالوت کے برابر ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور مومن کے سوا کوئی پار نہیں کر سکا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

حضرت براء رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے

يحيى عن سفيان عن أبي إسحاق عن البراء وحدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي إسحاق عن البراء قال كنا نتحدث أن أصحاب بدر ثلث مائة وبضعة عشر بعدة أصحاب طالوت الذين جاوزوا معه النهر وما جاوز معه إلا مؤمن.

☆ باب ۲۴۲ دعاء النبي صلى الله عليه وسلم على كفار قريش شيبة وعتبة والوليد وأبي جهل بن هشام وهلاكهم

۱۱۳۸۔ حدثني عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا أبو إسحاق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال استقبل النبي صلى الله عليه وسلم الكعبة فدعا على نفر من قريش شيبة بن ربيعة وعتبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وأبي جهل بن هشام فأشهد بالله لقد رأيتهم صرعى قد غيرتهم الشمس وكان يوما حارا.

☆ باب ۲۴۳ قتل أبي جهل

۱۱۳۹۔ حدثنا ابن نمير حدثنا أبو أسامة حدثنا إسماعيل أخبرنا قيس عن عبد الله أنه أتى أبا جهل وبه رمق يوم بدر فقال أبو جهل هل أعمد من رجل قتلتموه.

۱۱۴۰۔ حدثني عمرو بن خالد حدثنا زهير عن سليمان التيمي عن أنس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ينظر ما صنع أبو جهل فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا عفراء حتى برد قال أنت أبو جهل قال فأخذ بلحيته قال وهل فوق رجل قتلتموه أو رجل قتله قومه قال أحمد بن يونس أنت أبو جهل.

ہیں کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی اصحاب طالوت کے برابر، جنہوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے سوا دوسرا نہر کو عبور نہیں کر سکا تھا۔

رسول خدا کا سرداران قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا۔
اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابو جہل بن ہشام وغیرہ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر قریش کے کچھ افراد (سرداروں) کی ہلاکت کے لیے دعا کی یعنی شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے پس میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے میدان بدر کے اندر پڑے ہوئے دیکھا کہ دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں اور وہ گرم ترین دن تھا۔

ابو جہل کا قتل ہونا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز میں ابو جہل کی لاش کے پاس پہنچا جبکہ اس میں زندگی کی کچھ رمق ابھی باقی تھی پس ابو جہل کہنے لگا۔ جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابو جہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ اسے عفراء کے دونوں بیٹوں نے اتنا زخمی کیا ہے کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ تو ابو جہل ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی داڑھی پکڑی، تو وہ کہنے لگا کہ جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔ احمد بن یونس کی روایت میں بھی انت ابو جہل کا لفظ ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا۔ کون جا کر ابوجہل کو دیکھ کر اس کا حال بتاتا ہے؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور اسے اس حالت میں پایا کہ حضرت عفراء کے دونوں بیٹوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر سسکیاں لے رہا تھا۔ پس انہوں نے اس کو داڑھی سے پکڑ کر فرمایا۔ تو ہی ابوجہل ہے؟ بکنے لگا کہ جسے آدمیوں کو ان کی قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے؟ یا یہ کہ جسے تم نے قتل کیا ہے؟

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

ابن المثنیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ.

علی بن عبداللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے واقعہ بدر میں حضرت عفراء کے دونوں صاحبزادوں کے کارنامے کی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور جھگڑے چکانے کے لیے میں سب سے پہلے دو زانو بیٹھوں گا۔ قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" (سورۂ حج، آیت ۱۹) اسی سلسلے میں نازل فرمائی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جنگ بدر میں پہل کی، یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ یا ابوعبیدہ ابن الحارث اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے"۔ قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جن میں ادھر سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث ہیں اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: "یہ دو

مُوْلَی بَنِیْ سَدُوْسٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ عَلِیٌّ فِیْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ۔

فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ یُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰؤُلَآءِ الْاٰیَاتُ فِیْ هٰؤُلَآءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ یَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهٗ۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگ بدر میں بالمقابل ہونے والے مذکورہ چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْهَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ یُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِی الَّذِیْنَ بَرَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِیٍّ وَعُبَیْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَیْبَةَ ابْنَیْ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ۔

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت:۔ "یہ دو فریق جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو میدان بدر میں بالمقابل ہوئے تھے۔ یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث اور ادھر سے عتبہ و شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَآءَ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ اَشَهِدَ عَلِیٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ۔

ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ضرور شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اور غالب رہے تھے۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ کَاتَبْتُ اُمَیَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ فَذَکَرَ قَتْلَهٗ وَقَتْلَ ابْنِهٖ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا اُمَیَّةُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے (زمین کے بارے میں) ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بدر کا روز آیا تو انھوں نے امیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت بلال اس روز کہہ رہے تھے کہ اگر آج امیہ بچ کر نکل گیا تو مجھے میری نجات نہیں ہوگی۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَیْرَ اَنَّ شَیْخًا اَخَذَ کَفًّا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کی تلاوت فرمائی پھر اس کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) کے کہ اس نے ذرا سی مٹی اٹھا کر پیشانی

مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۵۱۲۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَقَالَ إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ

سے نکالی اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے میدانِ بدر کے اندر حالتِ کفر میں مقتول دیکھا۔

عروہ ابن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے جن میں سے ایک ان کے کندھے پر تھا۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں بچپن کے اندر ان میں اپنی انگلی داخل کر دیا کرتا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ دو زخم جنگِ بدر میں آئے تھے اور ایک جنگِ یرموک میں۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو عبدالملک بن مروان نے مجھ سے کہا: اے عروہ! کیا تم حضرت زبیر کی تلوار پہچانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ پوچھا: اس کا نشان کیا ہے؟ میں نے کہا: جنگِ بدر میں اس کی دھار ایک جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ کہنے لگا: تم سچ کہتے ہو۔ پھر اس نے یہ مصرعہ پڑھا: لشکروں سے لڑنے میں ان کی تلواریں ٹوٹ گئی ہیں۔ پھر اس نے وہ تلوار حضرت عروہ کو دے دی۔ ہم نے آپس میں اس کی قیمت کے متعلق مشورہ کیا کہ تین ہزار درہم ہوگی۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے اسے خرید لیا اور مجھے یہ حسرت رہ گئی کہ وہ تلوار میں لیتا۔

ہشام اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار پہ چاندی کا کام تھا۔ اور حضرت عروہ کی تلوار بھی چاندی

ہشام اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ یرموک کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں۔ فرمایا: میں نے حملہ کیا تو تم میرا ساتھ نہیں دے سکو گے۔ کہنے لگے کہ ایسا نہیں جناب، ہم ضرور ساتھ دیں گے۔ پس یہ حملہ آور ہو گئے اور کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے دوسری طرف جا نکلے جبکہ ان کے ساتھ ایک شخص بھی نہیں تھا۔ جب یہ واپس لوٹ رہے تھے تو دشمنوں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور ان کے کندھے پر دو ضربیں لگائیں۔ ان کے درمیان ہی جنگِ بدر والی ضرب تھی۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں ان زخموں کی گہرائی میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا اپنے لڑکپن میں۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ اس روز آپ اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ساتھ لے گئے تھے حالانکہ ان کی عمر دس سال تھی۔

حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ. وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَ قَالُوا مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنَقِيمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللَّهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو هُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ.

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے روز کفار قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک ایسے کنوئیں میں پھینکے کا حکم فرمایا تھا چنانچہاں گندے لوگوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا گیا آپ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو تین راتیں وہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔ جب میدان بدر میں تیسرا دن آیا تو اپنی سواری کا حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے چل دیے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ ہم تو یہ سمجھے تھے کہ آپ کسی حاجت کے تحت جا رہے ہیں یہاں تک کہ آپ اسی کنوئیں کی منڈیر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولدیت لے کر مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا یہ بات تمہیں اچھی لگتی ہے کہ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے۔ بے شک ہمارے رب نے ہم سے جس چیز کا وعدہ فرمایا تھا وہ ہمیں حاصل ہو گئی۔ بتاؤ جس چیز کا اس نے تم سے وعدہ کیا تھا وہ تمہیں مل گئی ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن کے اندر روحیں نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک گونہ زندگی ڈال دی تاکہ وہ سنیں اور آپ کے ارشاد عالی سے ان کی بیخ کنی، ذلت، سزا اور حسرت و ندامت کا اظہار ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ہے" (سورۂ ابراہیم آیت ۲۸) میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔ عمرو بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نعمت ہیں اور انہیں تباہی کے گھر اتارنے سے مراد یہ ہے کہ بدر کے میدان میں انہیں واصل جہنم کیا۔

ہشام نے اپنے والد محترم حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر کی اس مرفوع روایت کا ذکر ہوا کہ "اہل و عیال کے رونے سے میت کو اس کی قبر میں

وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

۱۱۵۸ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ.

☆ بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا.

۱۱۵۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ

عذاب ہوتا ہے، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ میت کو اس کی خطاؤں اور گناہوں پر عذاب دیا جاتا ہے اور اہل و عیال اس پر روتے رہ جاتے ہیں اور یہ قول اس ارشاد کے مطابق ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آپ اس گڑھے پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کے مقتولین پڑے ہوئے تھے، تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ میرے ارشاد کو یہ سن رہے ہیں بلکہ یہ فرمایا تھا کہ انہیں اب معلوم ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا وہ حق ہے، پھر حضرت صدیقہ نے یہ آیت پڑھی: "بیشک تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے" سورہ نمل، آیت ۸۰ نیز "اور تم قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کو سنانے والے نہیں" (سورۂ فاطر، آیت ۲۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ وہ جہنم میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: "کیا تم نے اپنے رب کے سچے وعدے کو پا لیا؟" پھر فرمایا کہ یہ میری بات کو سن رہے ہیں۔ جب اس بات کا حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انہیں اب بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا تھا وہ حق ہے اور پھر انہوں نے "کہ بے شک مُردے تمہارے سنانے سے نہیں سنتے" آخر آیت تک پڑھی۔

اصحاب بدر کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن سراقہ نے غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش کیا اور وہ نوعمر تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنا پیار تھا، پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور معاملہ اگر خدانخواستہ برعکس ہے تو وہ ملاحظہ فرمائیے کہ میرا کیا حال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، کیا تو پگلی ہو گئی ہے؟ کیا خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں تو بہت

وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

۱۰۲۱ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ

سارے باغ ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت ابو مرثد اور حضرت زبیر کو حکم فرمایا کہ سوار ہو کر جاؤ یہاں تک کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو مشرکین کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین کی طرف لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ عورت ہمیں مل گئی اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس ہم نے اس سے خط کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی۔ پھر بھی کوئی خط نہ ملا۔ تب ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یا تو خط نکال دے ورنہ ہم تجھے ننگی کر دیں گے۔ جب اس نے ہماری سختی دیکھی تو اپنے نیفے کے اندر سے ایک خط نکالا جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، پس مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت حاطب عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ میں دل و جان سے اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں، میرا ارادہ ہوا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں تاکہ میری جان اور مال کو یہ لوگ تباہ نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کے وہاں رشتہ دار نہ ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال کی حفاظت کر رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بیان سن کر فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں لہٰذا کوئی انہیں برا نہ کہے۔ حضرت عمر پھر عرض گزار ہوئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اس نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے

فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ.

فرمایا تھا کہ اب تم جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے یا تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو ...

ف: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جملہ انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل اور امتِ محمدیہ کے افضل ترین افراد ہیں۔ بعد میں پیدا ہونے والا کوئی فرد ان کے کسی بھی فرد سے افضل نہیں ہے۔ صحابہ کرام میں سے اصحابِ بدر سب سے افضل ہیں جن کی تعداد تین سو تیرہ ہے جنہوں نے صاحبِ رسالت کی تھی اور گنتی میں اتنے ہی رسولانِ عظام ہیں جو گروہِ انبیائے کرام میں فضیلت کے لحاظ سے سرِ فہرست ہیں۔ سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے مکتوباتِ امام ربانی دفترِ اول کے مکاتیب کی تعداد بھی حصولِ برکت کی خاطر ۳۱۳ ہی رکھی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدری صحابہ کے متعلق پروردگارِ عالم نے یوں فرمایا ہے کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ——— یعنی اب تم جو چاہو کرو کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے یا بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ بدری صحابہ میں سے حضرات عشرہ مبشرہ سب سے افضل ہیں اور اصحابِ بدر کے بعد جملہ صحابہ کرام سے اصحابِ بیعتِ رضوان افضل ہیں۔

ہر صحابی امتِ محمدیہ کے افضل ترین افراد میں سے ہے۔ ان بزرگوں میں سے کسی کے خلاف ذرا بھی زبان کھولنا اپنی عاقبت برباد کرنا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنا ہے۔ وہ جو حضرات امتِ محمدیہ اللہ تعالیٰ نوعِ انسان کے مخدوم و محسن ہیں۔ صحابہ کرام کے مابین جو بعض ناخوشگوار واقعات بھی ہوئے ان میں ہمیں فریق نہیں بننا چاہیے اور ہر بزرگ کا ذکر پورے احترام سے کرنا چاہیے۔ ان واقعات میں پروردگارِ عالم کی بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں جنہیں ہم سمجھ نہیں سکتے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لینے گئے اور وہاں ایک عرصہ مقیم رہنا پڑا۔ بعد میں قوم کے بعض افراد نے حضرت ہارون علیہ السلام کا کہنا نہ مانا اور سامری کے بہکانے پر بچھڑا پوجنے کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ صورتِ حال دیکھی تو اسے حضرت ہارون علیہ السلام کی کوتاہی پر محمول کیا اور ان کی پٹائی شروع کر دی۔ جس طرح اس واقعہ کے باوجود ہم حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام میں سے کسی کو خاطی نہیں کہہ سکتے بلکہ دونوں کا ادب کرنے کے پابند ہیں اسی طرح کلمہ پڑھنے والے ہر صحابی کا ادب کرنا از روئے شرع ہمارے لیے ضروری ہے اور ان میں سے ہم کسی کو بھی خاطی کہنے کے مجاز نہیں ہیں۔

☆ بَابٌ

جنگِ بدر کے بارے میں بعض ضروری باتیں۔

۱۱۶۱ — حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ.

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب دشمن تمہارے قریب آ جائے اس وقت تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچانا۔

۱۱۶۲ — حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيْلِ

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے روز

☆ جاری ہو گئے اور سکتے کہ ترجمہ ان کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

عن حمزة بن أبي أسيد والمنذر بن أبي أسيد عن أبي أسيد قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر إذا أكثبوكم يعني كثروكم فارموهم واستبقوا نبلكم.

فرمایا۔ جب کافر لوگ چل کر تمہارے نزدیک آ جائیں تو تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع نہ ہونے دینا۔

۱۶۶۳- حدثني عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا أبو إسحاق قال سمعت البراء بن عازب قال جعل النبي صلى الله عليه وسلم على الرماة يوم أحد عبد الله بن جبير فأصابوا منا سبعين وكان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه أصابوا من المشركين يوم بدر أربعين ومائة سبعين أسيرا وسبعين قتيلا قال أبو سفيان يوم بيوم بدر والحرب سجال.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر کو پاس تیر اندازوں کا سردار مقرر فرمایا تھا لیکن ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر افتاد پڑی یعنی ستر قیدی ہوئے اور ستر مارے گئے۔ اسی لیے ابوسفیان نے کہا تھا کہ آج کا دن گویا بدر کے دن کا بدلہ ہو گیا اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

۱۶۶۴- حدثني محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد عن جده عن أبي بردة عن أبي موسى أراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وإذا الخير ما جاء الله به من الخير بعد وثواب الصدق الذي آتانا بعد يوم بدر.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیر (بھلائی) تو وہ ہے جو جنگ احد کے بعد ہمیں بخشی گئی اور سچائی کا صلہ وہ ہے جو جنگ بدر کے بعد عنایت فرمایا گیا تھا۔

۱۶۶۵- حدثني يعقوب حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن جده قال قال عبد الرحمن بن عوف إني لفي الصف يوم بدر إذ التفت فإذا عن يميني وعن يساري فتيان حديثا السن فكأني لم آمن بمكانهما إذ قال لي أحدهما سرا من صاحبه يا عم أرني أبا جهل فقلت يا ابن أخي وما تصنع به قال عاهدت الله إن رأيته أن أقتله أو أموت دونه فقال لي الآخر سرا من صاحبه مثله قال فما سرني أني بين رجلين مكانهما فأشرت لهما إليه فشدا عليه مثل الصقرين حتى ضرباه وهما ابنا عفراء.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز میں صف کے اندر تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو کم سن لڑکے نظر آئے۔ گویا ان دونوں کی موجودگی سے میں مطمئن نہیں تھا اتنے میں ایک نے دوسرے سے چھپا کر مجھ سے پوچھا۔ چچا جان! مجھے ابوجہل تو دکھا دیجیے۔ میں نے کہا، اے بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر اسے دیکھ پاؤں تو قتل کر کے چھوڑوں گا یا جام شہادت نوش کر جاؤں گا۔ پھر دوسرے لڑکے نے پہلے سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات کی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اس بات کی کوئی تمنا نہ رہی کہ میں ان کے بجائے دو مردوں کے درمیان ہوتا۔ آخر میں نے انہیں اشارے سے ابوجہل بتا دیا تو وہ اس پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑے اور اس پر پے درپے ضربیں لگائیں۔ یہ دونوں معاذ اور معوذ حضرت عفراء کے صاحبزادے تھے۔

۱۱۶۶۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا إبراهيم أخبرنا ابن شهاب قال أخبرني عمر بن أسيد بن جارية الثقفي حليف بني زهرة وكان من أصحاب أبي هريرة عن أبي هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة عينا وأمر عليهم عاصم بن ثابت الأنصاري جد عاصم بن عمر بن الخطاب حتى إذا كانوا بالهدة بين عسفان ومكة ذكروا لحي من هذيل يقال لهم بنو لحيان فتبعوهم بقريب من مائة رجل رام فاقتصوا آثارهم حتى وجدوا مأكلهم التمر في منزل نزلوه فقالوا تمر يثرب فاتبعوا آثارهم فلما أحس بهم عاصم وأصحابه لجؤوا إلى موضع فأحاط بهم القوم فقالوا لهم انزلوا فأعطوا بأيديكم ولكم العهد والميثاق أن لا نقتل منكم أحدا فقال عاصم بن ثابت أيها القوم أما أنا فلا أنزل في ذمة كافر ثم قال اللهم أخبر عنا نبيك صلى الله عليه وسلم فرموهم بالنبل فقتلوا عاصما ونزل إليهم ثلاثة نفر على العهد والميثاق منهم خبيب وزيد بن الدثنة ورجل آخر فلما استمكنوا منهم أطلقوا أوتار قسيهم فربطوهم بها فقال الرجل الثالث هذا أول الغدر والله لا أصحبكم إن لي بهؤلاء أسوة يريد القتلى فجرروه وعالجوه فأبى أن يصحبهم فانطلق بخبيب وزيد بن الدثنة حتى باعوهما بعد وقعة بدر فابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل خبيبا وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم أسيرا حتى أجمعوا قتله فاستعار من بعض بنات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس افراد کا ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر فرمایا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ کے مابین ہدہ کے مقام تک پہنچے تھے تو قبیلہ ہذیل کو کسی نے ان کے متعلق بتا دیا۔ یہ قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے تقریباً سو ماہر تیر اندازوں کو ان کی تلاش میں لگا دیا۔ وہ ان کے نقوش قدم کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ پائیں اور کہا کہ یہ تو یثرب (مدینہ طیبہ) کی کھجوریں ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے انہیں دیکھا کہ قریب آ گئے تو ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ تم نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا۔ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ کافروں نے تیر برسانے شروع کر دیے جن سے حضرت عاصم اور ان کے سات ساتھی شہید ہو گئے اور باقی تین حضرات ان کے عہد و پیمان پر اعتماد کر کے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور تیسرے کوئی اور (عبد اللہ بن طارق)، جب انہوں نے اپنے آپ کو ان کے سپرد کر دیا تو ان کمانوں کی تانت نکال کر ان سے ان حضرات کی مشکیں باندھنے لگے۔ پس تیسرے آدمی (حضرت عبد اللہ بن طارق) نے کہا یہ پہلی بدعہدی ہے۔ خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے ان کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے نقش قدم پر چلنا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کے ساتھ بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ ان کے ساتھ جانے پر آمادہ نہ ہوئے۔ آخر کار وہ حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے یہاں تک کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد وقوع پذیر ہوا۔ پھر حارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیب کو خرید لیا کیونکہ جنگ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ جب انہوں نے قتل کی ٹھان لی تو انہوں نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس کا ایک چھوٹا سا

الحارث موسى يستحد بها فأعارته فدرج بني لها وهي غافلة حتى أتاه فوجدته مجلسه على فخذه والموسى بيده قالت ففزعت فزعة عرفها خبيب فقال أتخشين أن أقتله ما كنت لأفعل ذلك قالت والله ما رأيت أسيرا قط خيرا من خبيب والله لقد وجدته يوما يأكل قطفا من عنب في يده وإنه لموثق بالحديد وما بمكة من ثمرة وكانت تقول إنه لرزق رزقه الله خبيبا فلما خرجوا به من الحرم ليقتلوه في الحل قال لهم خبيب دعوني أصلي ركعتين فتركوه فركع ركعتين فقال والله لولا أن تحسبوا أن ما بي جزع لزدت ثم قال اللهم أحصهم عددا واقتلهم بددا ولا تبق منهم أحدا ثم أنشأ يقول ؎

فلست أبالي حين أقتل مسلما
على أي جنب كان لله مصرعي
وذلك في ذات الإله وإن يشأ
يبارك على أوصال شلو ممزع

ثم قام إليه أبو سروعة عقبة بن الحارث فقتله وكان خبيب هو سن لكل مسلم قتل صبرا الصلوة وأخبر أصحابه يوم أصيبوا خبرهم وبعث ناس من قريش إلى عاصم بن ثابت حين حدثوا أنه قتل أن يؤتوا بشيء منه يعرف وكان قتل رجلا عظيما من عظمائهم فبعث الله لعاصم مثل الظلة من الدبر فحمته من رسلهم فلم يقدروا أن يقطعوا منه شيئا وقال كعب بن مالك ذكروا مرارة بن الربيع العمري وهلال بن أمية الواقفي رجلين صالحين قد شهدا بدرا۔

وہ بچہ حضرت خبیبؓ کے پاس چلا آیا اسے کوئی پتہ نہیں تھا۔ جب وہ ان کے پاس آئی اور بچے کو ان کی ران پر بیٹھے ہوئے اور استرے کو ان کے ہاتھ میں دیکھا تو بہت ڈری۔ حضرت خبیبؓ نے اس کی پریشانی کو تاڑتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس سے ڈرتی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے نیک ہرگز کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم! ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ انگور کھا رہے ہیں اور گچھا ان کے ہاتھ میں ہے، حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں کوئی پھل مکہ میں نہیں تھا۔ وہ کہا کرتی تھی کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو انہیں مرحمت فرمائی جاتی تھی۔ جب بنو حارث انہیں قتل کرنے کے لیے حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیبؓ نے کہا کہ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر نہیں کی کہ تم یہ سمجھنے لگو گے کہ موت سے ڈر رہا ہے۔ پھر دعا مانگی۔ اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے۔

ہو جاؤں قتل صدق و صفا پر تو کیا الم
جاؤں پچھاڑا راہ خدا میں تو کیا ہے غم
ہے میری جان شہید پہ یزدان ذی الکرم
برکت سے بھر دے گر جو اعضا کٹے و کم

پھر ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خبیبؓ مسلمانوں کے لیے یہ طریقہ چھوڑ گئے کہ جب کسی کو بے بس کر کے قتل کیا جائے تو نماز پڑھے۔ رسول خدا نے اپنے اصحاب کو ان حضرات کا واقعہ اسی روز بتا دیا تھا۔ جب قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی شہادت کے متعلق سنا تو چند آدمی بھیجے کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر لے آئیں جس سے انہیں پہچانا جا سکے کیونکہ انہوں نے قریش کے ایک بہت بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس اللہ نے ان کی لاش پر سایہ کیا، بھڑوں کو بھیج دیا تو قریش ان کی لاش کے پاس نہ جا سکے اور ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ نہ سکے۔ حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت مرارہ بن ربیع عمری اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی دونوں نیک آدمی تھے اور دونوں نے جنگ بدر

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے جمعہ کے روز انہیں بتایا کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بیمار ہیں، جو بدری صحابہ میں ہیں۔ تو یہ ان کی عیادت کے لیے سوار ہو کر چل پڑے۔ حالانکہ سورج اتنا بلند ہو جانے کے باعث نماز جمعہ کا وقت قریب تھا، لیکن انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

١٢٦٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي. تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ.

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میرے والد محترم نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کے لیے خط لکھا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے وہ ارشاد معلوم کریں جو ان کے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تو حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقم نے حضرت عبیداللہ بن عتبہ کو جواب دیتے ہوئے تحریر کیا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو بنی عامر بن لؤی سے تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا حجۃ الوداع کے موقع پر انتقال ہو گیا اور اس وقت یہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے تھوڑے دنوں بعد جب بچے کی پیدائش ہو گئی اور یہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کی خاطر بناؤ سنگار کر لیا۔ پس ان کے پاس قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک آدمی ابوالسنابل بن بعکک آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ پیغام دینے والوں کے لیے تیار ہو بیٹھی ہو۔ تم تو نکاح کرنا چاہتی ہو۔ خدا کی قسم، تمہارا نکاح اس وقت تک ہرگز درست نہیں جب تک چار ماہ دس دن کی مدت پوری نہ کر لو۔ اور سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بچے کی پیدائش کے بعد میں حلال ہو گئی تھی اور نکاح کر سکتی ہوں اگر میں چاہوں ــــ محمد بن ایاس بن بکیر سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے، جن کے والد ماجد (ایاس بن بکیر) جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

باب شهود الملائكة بدرا

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ.

باب

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا وَكَانَ بَدْرِيًّا.

غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا۔

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں، یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا۔ حضرت جبرئیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جد امجد حضرت رافع بیعت عقبہ والوں سے ہیں۔ وہ (حضرت رافع) اپنے صاحبزادے (حضرت رفاعہ) سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیعت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا۔ جیسا کہ مذکور ہوا۔

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ یزید بن الہاد نے مجھے بتایا کہ جس روز حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر تھاما ہوا ہے اور ہتھیار زیب تن کئے ہوئے ہیں۔

غزوۂ بدر سے بعد کی باتیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو زید صحابی لاولد انتقال کر گئے اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ بْنَ مَالِكِ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضْحٰى فَقَالَ مَا اَنَا بِآكِلِهِ حَتّٰى اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَخِيْهِ لِاُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضٌ لِمَا كَانُوْا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضْحٰى بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرٰى مِنْهُ اِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنٰى اَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ اَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِيْ عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّاْتُ فَكَانَ الْجَهْدُ اَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنٰى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَاَلَهُ اِيَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ سَاَلَهَا اِيَّاهَا عُمَرُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ اَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ اٰلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ۔

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُوْنِيْ۔

حضرت ابو سعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ جب سفر سے اپنے اہل و عیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان سے نہ پوچھ لوں جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ ہو گیا تھا یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے کی ممانعت تھی۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت زبیر نے غزوۂ بدر کے روز دیکھا کہ عبیدہ بن سعید بن العاص بالکل لوہے میں چھپا ہوا تھا اور صرف آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی سو کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں۔ پس حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ میں برچھی ماری تو وہ گر گیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کی زبانی بتایا گیا کہ میں نے اس پر پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بڑی مشکل سے وہ برچھی نکالی تھی جس کے باعث اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ اس برچھی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگا تو انہوں نے پیش کر دی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ پھر حضرت ابوبکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر نے مانگا۔ لہٰذا انہیں دے دی۔ جب حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ جب حضرت عثمان نے ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی۔ جب حضرت عثمان شہید کر دئے گئے تو یہ حضرت علی کی اولاد کے پاس آ گئی۔ آخر کار حضرت عبداللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس رہی۔

ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے کہا جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو۔

١١٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت ابو حذیفہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ اور اپنی بھتیجی یعنی ہند بنت ولید بن عتبہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ جبکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے چنانچہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ نیز جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی کسی کو متبنّٰی بنا لیتا تو وہ اس کے مال میں سے میراث پاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم ان کو ان کے حقیقی باپ کی نسبت سے پکارو۔ پس حضرت سہلہ (زوجہ ابو حذیفہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں پھر باقی حدیث بیان کی۔

١١٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هٰكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ۔

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ مجھ سے ربیع بنت معوذ نے فرمایا کہ شب زفاف کے بعد میرے قریب خانے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں اس وقت کچھ لڑکیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بزرگوں کی شان میں قصیدے گا رہی تھیں۔ آخرکار ایک لڑکی نے کہا ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مت کہو بلکہ وہی کہے جاؤ جو پہلے کہہ رہی تھیں۔

١١٧٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا، رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت سے میرے حصے میں ایک جوان اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ خمس میں سے اسی روز مرحمت فرمائی تھی۔ اس وقت میں نے ارادہ کر لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رخصتی کا بندوبست کروں۔ پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا تاکہ ہم دونوں جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں۔ میری غرض یہ تھی کہ اسے بیچ کر نکاح کے ولیمہ کا بندوبست کیا جائے۔ پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا اور دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے مکان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب سامان لے کر میں اونٹنیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ رکھے ہیں اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ کا کارنامہ ہے جو بعض انصار کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ ایک لونڈی ان کے پاس گا رہی ہے اور یار دوستوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ لونڈی نے گاتے ہوئے کہا تھا کہ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے، اونٹنیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی میری کیفیت سمجھ لی اور فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آج جیسا افسوس ناک دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ستم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مبارک منگوائی، اسے اوپر ڈالا اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل دیے۔ یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ آپ نے اجازت طلب فرمائی، اجازت ملنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت

ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

پھر حضرت حمزہ کو دیکھا کہ ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ لیکن حضرت حمزہ شراب کے نشہ میں چور تھے اور ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ حضرت حمزہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا اور آپ کے گھٹنوں تک نظر اٹھائی، پھر چہرہ مبارک کو دیکھ کر کہنے لگے: تم سب تو میرے والد یعنی حضرت عبدالمطلب کے غلام ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمایا کہ اس وقت ان کے ہوش و حواس ٹھکانے نہیں ہیں تو

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا۔

حضرت ابن معقل کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر (نماز) تکبیریں کہیں کیونکہ یہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کی صاحبزادی حضرت حفصہ بیوہ ہو گئیں، جو حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور بدری صحابی تھے اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت عمر نے حضرت عثمان سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا آپ سے نکاح کر دوں۔ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں غور کروں گا۔ میں کئی روز انتظار کرتا رہا لیکن آخر کار انہوں نے یہ جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔ پس حضرت ابوبکر نے خاموشی اختیار فرمائی اور مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ ان کے طرز عمل کا مجھے حضرت عثمان کے جواب سے بھی زیادہ ملال ہوا۔ کئی روز گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے حفصہ کا پیغام بھیجا، پس میں نے ان کا آپ کو نکاح دے دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: شاید آپ کو یہ بات ناگوار گزری ہو گی جب آپ نے حفصہ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور میں نے آپ کی گزارش کے مطابق جواب نہیں دیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس لیے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے لیے اس بارے میں مجھ سے مشورہ فرمایا تھا، پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں اگر حضور

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جو اپنے اہل و عیال پر

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۱۰۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخَّرَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُمِرْتُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دورِ امارت میں حاکم کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نمازِ عصر میں تاخیر کر دی۔ جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کے نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت جبرئیل نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوں نمازیں پڑھائی تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

۱۱۰۵ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ.

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات میں پڑھے تو اسے کفایت کریں گی۔ عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کی جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اس کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی۔

۱۱۰۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ.

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن الربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب نے حصین بن محمد سے جو بنی سالم کے شرفاء سے تھے، اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو محمود بن الربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۱۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے اور جن کے والد ماجد غزوۂ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

كَانَ حَلِيفًا لِبَنِي عَدِيٍّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

١١٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُكْرِيهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ.

١١٨٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا.

١١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ

ساتھ شریک ہوئے تھے کہ حضرت عمر نے حضرت قدامہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور یہ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ کے ماموں ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت رافع بن خدیج نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا کہ ان کے دونوں چچا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے انھوں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابلِ کاشت زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں (زہری) نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے کہا کہ آپ تو کرائے پر دیتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ بات یہ ہے کہ رافع نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔

آدم، شعبہ، حصین بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن شداد بن الہاد لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انھیں حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف اور غزوۂ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو جزیہ لانے کے لیے بحرین روانہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ بحرین کے درمیان صلح ہو چکی تھی اور آپ نے حضرت علاء بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرمایا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس آ گئے جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ کی واپسی کے متعلق سنا تو نمازِ فجر میں سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا، میرا خیال ہے تم نے سنا ہوگا کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ عرض گزار ہوئے، جی ہاں یا رسول اللہ۔ ارشاد فرمایا، خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔ خدا کی قسم، مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا ذرا بھی ڈر نہیں ہے، ہاں ڈر تو اس

اللهِ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

اس بات کا ہے کہ تم اتنے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم بھی ایک دوسرے سے اسی طرح جلنے لگو جیسے وہ جلتے تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

١١٩١ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى حَدَّثَهُ اَبُوْ لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ عَنْهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابو لبابہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

١١٩٢ - حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ وَاللهِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور پھر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اجازت مرحمت فرما دیجئے کہ اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم ایسا نہ کرو بلکہ ان کی طرف ایک درہم روپیہ بھی نہ چھوڑنا۔

١١٩٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ح حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَاَقْتُلُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

ابو عاصم، ابن جریج، زہری، عطاء بن یزید، عبید اللہ بن عدی،
حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔
عبید اللہ بن عدی خیار کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے حلیف اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور مجھے بتائیے۔ اگر کسی کافر سے میری لڑائی ہو جائے اور خوب ڈٹ کر مقابلہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہنے لگے کہ میں تو خدا کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں۔ یا رسول اللہ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا ایسی حالت میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم اسے قتل نہ کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے اور یہ بات اس نے کہی تو ہاتھ کاٹنے کے بعد کہی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ.

۱۱۹۴ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَقَالَ آنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي.

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ.

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ.

۱۱۹۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

* * *

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز فرمایا۔ کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ حضرت عفراء کے صاحبزادوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر لب دم ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ تو ہی ابوجہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس نے بتایا کہ یہ کہا تھا۔ کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا۔ کیا مجھ سے بڑا کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو؟ سلیمان کہتے ہیں کہ یا اس نے کہا۔ جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ ابو مجلز کا بیان ہے کہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا۔ کاش! مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمیں ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس لے چلیے۔ پس ہمیں راستے میں دو انصاری ملے جو نیک خصلت تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب یہ حدیث میں (عبید اللہ بن عبد اللہ) نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ترجیح دیتا ہوں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایمان میرے دل میں جاگزین ہوا ـــــ

يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ أَوَّلَ مَا وَقَرَ الْإِيْمَانُ فِي قَلْبِي. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ. وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ.

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتِ تَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْإِفْكِ.

۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيْهِمْ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوْسٰى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُنَادِيْ نَاسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَمِيْعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ

حضرت جبیر ابن مطعم کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے متعلق فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتے اور وہ ان قیدیوں کو مجھ سے سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب پہلا فتنہ رونما ہوا یعنی حضرت عثمان شہید کیے گئے تو شرکائے بدر میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر دوسرا فتنہ حرہ کا ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک نہ اٹھ سکا جب تک فہم و فراست والے حضرات موجود رہے۔

زہری کا فرمانا ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے سنا کہ چاروں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلق حدیث کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ میں اور ام مسطح قضائے حاجت کے لیے نکلیں تو والدہ مسطح کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسطح کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا:۔ آپ بدری صحابی کو سب وشتم کر رہی ہیں؟ پھر انہوں نے تہمت کا پورا واقعہ بیان کیا۔

ابن شہاب نے کہا کہ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور پھر غزوۂ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مقتولین بدر سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے وہ پالیا جس کا تمہارے رب نے سچا وعدہ فرمایا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کئی حضرات عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ مُردوں سے کلام فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش میں سے جو حضرات غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور

وَثَمَانُونَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوا مِائَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ

جنہیں مال غنیمت سے حصہ ملا ان کی تعداد اسی تھی ہوا اور حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے فرمایا۔ ان کے حصے میں نے تقسیم کئے اور وہ حضرات سو تھے۔ آگے خدا بہتر جانتا ہے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ.

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے مہاجرین حضرات کو سو حصے مرحمت فرمائے گئے تھے۔

بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ. بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ. حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ. سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ. عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ

شرکائے بدر کے اسمائے گرامی۔

جن کو امام بخاری نے بطریق حروف تہجی ترتیب دیا ہے۔ (۱) النبی محمد مصطفیٰ بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر قرشی (۴) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش (۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری۔ ان کا نام حارثہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے روز شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا نظارہ دیکھنے گئے تھے (۸) خبیب بن عدی انصاری (۹) خنیس بن حذافہ سہمی (۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری (۱۱) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری (۱۲) زبیر بن العوام قرشی (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری (۱۴) ابو زید انصاری (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۸) سہل بن حنیف انصاری (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری (۲۰) ان کے بھائی مظہر (۲۱) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلی (۲۴) عبدالرحمن بن عوف زہری (۲۵) عبیدہ بن الحارث قرشی (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری (۲۷) عمر بن خطاب عدوی (۲۸) عثمان بن عفان قرشی۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کی علالت کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مال غنیمت سے انہیں حصہ مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۹) علی بن ابوطالب ہاشمی (۳۰) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لؤی (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری۔ (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ. عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ. عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ. عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ. عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ. عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ. عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ. قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ. قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ. مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ. مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ. مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ. مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ. مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ. مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ. مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ. هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

(۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عتبان بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۸) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۹) معوذ بن عفرا (۴۰) معوذ کے بھائی عوف یا معاذ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف۔

(۴۵) مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرہ۔

(۴۶) ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

بَابٌ (۱۳۰؟) حَدِيثُ بَنِي النَّضِيرِ وَمَخْرَجُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ: كَانَتْ عَلٰى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أُحُدٍ. وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ. وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ.

(۲۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلٰى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلٰى

بنی نضیر کا بیان

یعنی رسول خدا کا دو آدمیوں کی دیت کے سلسلہ میں ان کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دھوکا بازی کرنا۔ زہری نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد غزوہ احد سے پہلے کا ہے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کیلئے (سورۃ الحشر، آیت ۲) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بئر معونہ اور غزوہ احد کے بعد ذکر کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ نے لڑائی کی تو بنی نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ لڑائی کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو نیز مال و اسباب کو مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا۔ بجز ان لوگوں کے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے۔

چنانچہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو

يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی حارثہ کے یہود اور مدینہ طیبہ کے دوسرے تمام یہود کو جلاوطن کر دیئے گئے۔

١٢٠٢ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو — ہشیم نے بھی ابوبشر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگ نے کھجوروں کے چند درخت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر چھوڑے تھے، یہاں تک کہ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح پائی تو وہ درخت لوٹا دیے گئے۔

١٢٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجوروں کے بعض درخت نذرِ آتش کروا دیئے اور بعض کٹوا دیئے تھے جو بویرہ (باغ) میں تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا۔

١٢٠٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؎

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ ؎

أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ
وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت نذرِ آتش کروا دیئے تھے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابت نے کہا ہے: ؎

ہو گئی بنی لؤی کی زیست اب آسان
آگ کی لپیٹ میں ہے بویرہ کا بوستان

راوی کا بیان ہے کہ ابوسفیان بن حارث نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا: ؎

رکھے خدا بحفاظت مدینہ کے اکثر خیام
حرق ہو آگ سے اس کو، ہوتا ہو را کھ ہو وہ تمام
دیکھ لوگے کون ہے محفوظ رہے گا غم عنقریب
کون پائے گا زیاں، اللہ کون ہوگا بد نصیب

۴۰۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ قَالُوا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ

مالک بن اوس بن حدثان نصری کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دربان یرفا نے آکر بتایا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم آپ کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پس وہ اندر آگئے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ دربان نے آکر کہا کہ حضرت عباس اور حضرت علی بھی آپ کے پاس پہنچے ہوئے ہیں، وہ اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا، انہیں بھی آنے دو۔ جب وہ دونوں حضرات آ پہنچے تو حضرت عباس نے کہا: اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے جبکہ ہمارا جھگڑا بنی نضیر کے اس مال کے بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو غنیمت کے طور پر عنایت فرمایا اور آپس میں ہماری تلخ کلامی بھی ہوئی ہے۔ جو دوسرے حضرات بیٹھے تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کا فیصلہ فرما دیجئے تاکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ جلدی سے کام نہ لیجئے! میں آپ حضرات کو اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے متعلق فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے یہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر نے حضرت عباس اور حضرت علی کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں آپ دونوں حضرات کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا؟ دونوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں آپ حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال غنیمت کے بارے میں مخصوص فرمایا تھا، جبکہ دوسروں کو یہ چیز حاصل نہیں ہوئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ الحشر، آیت ۶) یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر خدا کی قسم حضور نے اس پر کوئی اختیار نہیں دیا۔ اور انہوں نے اس مال کو اپنے لیے جمع نہیں کیا بلکہ عنایت فرماتے رہے اور آپ لوگوں کے درمیان تقسیم ہی کرتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے صرف یہی مال بچا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ

أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ فَجِئْتَنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُنْذُ وَلِيتُ وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچ دیا کرتے تھے۔ اور جو بچتا اسے راہ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت تک یہی معمول رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ پس حضرت ابوبکر نے اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتے رہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ حضرات اس بارے میں ان کا شکوہ کیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کے بارے میں یہ بدگمانیاں کرتے تھے، حالانکہ خدا گواہ ہے کہ اس بارے میں وہ سچے، نیکوکار اور صحیح راستے پر تھے۔ حق کی پیروی کر رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ میں اپنے عہد خلافت میں دو سال تک اسے میں نے اپنے قبضے میں رکھا اور اس طرح اس مال کو خرچ کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کیا کرتے تھے۔ اور خدا جانتا ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً میں سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر اور حق کے تابع تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی تھا۔ اس کے بعد آپ یعنی حضرت عباس میرے پاس آئے تو میں نے آپ سے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں اس کا انتظام آپ دونوں حضرات کے سپرد کر دوں اور اسی مقصد کے تحت میں نے کہا تھا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کا انتظام آپ حضرات کے سپرد اللہ کے پکے وعدے پر کر دوں کہ اسے آپ اسی طرح خرچ کریں گے، جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کرتے رہے تھے اور میں نے اپنے دور خلافت میں جس طرح خرچ کیا ورنہ میں نہیں دیتا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا تھا کہ اسے ہمارے سپرد کر دیجئے۔ تو میں نے آپ کے سپرد کر دیا۔ اب کیا آپ مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کے خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز آ گئے ہیں تو واپس لوٹا دیجئے کہ اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔

إِلَى مَا أَخْبَرْتُهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا.

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي.

بَابُ ۳۸۲ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ

یہ حدیث میں نے عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ [illegible] نے سچ کہا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ رسول سے سنا کہ ازواجِ مطہرات نے مال فے سے آٹھویں حصے کا مطالبہ کرنے کے لیے حضرت ابوبکر کی خدمت میں حضرت عثمان کو بھیجنا چاہا تو میں نے انہیں یہ کہہ کر منع کیا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتیں، کیا آپ نے نہیں فرمایا [illegible] ہمارا یعنی انبیاء کا کوئی وارث نہیں، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اور حضرت عباس نے فدک کی زمین اور خیبر کے مال سے اپنی میراث کا حضرت ابوبکر سے مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک آلِ محمد اسی مال سے کھائیں گے لیکن خدا کی قسم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی نسبت زیادہ پسند ہے۔

کعب بن اشرف کا قتل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کعب بن اشرف کے متعلق فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی تھی۔ حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھے یہ اجازت فرما دیجئے کہ ضرورت کے مطابق مناسب یا نامناسب بات کہہ سکوں؟ فرمایا، جو چاہو کہو۔ پس محمد بن مسلمہ نے اس (کعب) کے پاس جا کر کہا کہ یہ شخص (رسولِ خدا) ہم کو بہت تنگ کرتا ہے اور ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے حالانکہ ہم خود تنگ دست ہیں۔ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ کچھ قرض چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگا کہ یہ شخص ابھی تو تمہیں اور بھی تنگ کرے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کے پیروکار ہو چکے ہیں تو اب یک دم چھوڑ دینا مناسب نہیں لگتا مگر موقع کی تلاش میں ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ایک وسق یا دو وسق کھجوریں قرض دے دیجئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے کئی مرتبہ ہم سے یہ حدیث بیان کی لیکن ایک وسق یا دو وسق کا

ارْهَنُونِي قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ، قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ، هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ، فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ: أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ، قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمَّاهُمْ عَمْرٌو؟ قَالَ: سَمَّى بَعْضَهُمْ، قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، فَقَالَ: إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ، وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أُشِمُّكُمْ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا، أَيْ أَطْيَبَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَ: عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ، وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ، قَالَ عَمْرٌو: فَقَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ: دُونَكُمْ، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ.

کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کھجور کا ذکر ہے تو کہنے لگے کہ میرے خیال میں اتنی کھجوروں کا ذکر ہے۔ پس کعب نے کہا کہ کچھ رہن رکھو۔ انہوں نے کہا، آپ کیا چیز چاہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اپنی عورتیں گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس عورتیں کس طرح گروی رکھیں حالانکہ سارے عرب میں خوبصورت ترین آپ لگتے ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹے۔ کس طرح گروی رکھیں، ہمیشہ کہا کرے گا کہ ... ایک وسق یا دو وسق کھجوروں کے بدلے گروی رکھے گئے تھے، لہٰذا ایسا کرنے سے تو ہمیں شرم آئے گی۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے لامۃ کا مطلب ہتھیار بتایا ہے۔ پس انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ پھر رات کے وقت گئے اور ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابو نائلہ بھی تھا۔ اس نے انہیں قلعہ میں بلا لیا اور ان کے پاس نیچے آنے لگا۔ اس کی بیوی کہنے لگی کہ اس وقت آپ کہاں جاتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ اور اپنے بھائی ابو نائلہ سے ملنے۔ عمرو بن دینار کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ عورت نے یہ بھی کہا کہ اس آواز سے تو خون ٹپکتا ہے۔ کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ تو میرا حقیقی اور ابو نائلہ رضاعی بھائی ہے۔ جو شریف آدمی ہو اسے رات کے وقت اگر نیزہ بازی کے لیے بھی بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو بن دینار نے ان کے نام بتائے؟ کہا کسی کا نام لیا تو تھا لیکن یہ فرمایا کہ ان کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ دوسرے حضرات نے ان کے نام بتائے: ۱۔ ابو عبس بن جبر ۲۔ حارث بن اوس ۳۔ عباد بن بشر ان کے نام بتاتے ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا۔ جب آپ دیکھیں کہ میں نے اس کے بال مضبوطی سے پکڑ لیے ہیں تو پھر تم اس کا کام تمام کر دینا۔ ایک دفعہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں بھی سونگھاؤں گا۔ پس وہ چادر لپیٹے ہوئے نیچے اترا اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج تک اتنی عمدہ خوشبو نہیں سونگھی۔ عمرو کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس نے کہا، میرے پاس ایسی عورتیں ہیں جو سارے عرب سے زیادہ عطر استعمال کرتی ہیں اور بڑی نفاست پسند ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ سر سونگھ سکوں؟ جواب دیا ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے اسے سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا۔ پھر کہنے لگے کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ جب انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو دوسرے حضرات سے کہا لو، پس انہوں نے اسے مار ڈالا۔

بَابُ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ وَيُقَالُ سَلَّامُ ابْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ.

ابورافع عبداللہ بن ابی الحقیق کا قتل۔

اس کو سلام بن ابی الحقیق بھی کہتے ہیں خیبر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ سرزمین حجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔

زہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔

١٢٠٩ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کے لیے چند آدمی بھیجے۔ پس وہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور ان حضرات میں حضرت عبداللہ بن عتیک بھی تھے۔ اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

١٢١٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع یہودی کے لیے انصار سے چند حضرات کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرما دیا۔ ابورافع حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا اور دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا۔ جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو واپس لا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ بیٹھے رہیں۔ میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا۔ پس یہ دروازے کے نزدیک جا پہنچے اور اپنے کپڑے اس طرح سمیٹ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی شخص حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ دوسرے لوگ اندر داخل ہو چکے تھے لہٰذا دربان نے انہیں آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ پس میں اندر داخل ہو کر ایک جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں ایک کھونٹی کے ساتھ لٹکا دیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا، چابیاں لیں، دروازہ کھولا اور ابورافع کے پاس بالا خانے پر قصہ خوانی ہو رہی تھی۔ جب قصہ خوان اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھنے لگا اور جو دروازہ کھولتا اسے اندر سے بند کر دیتا تا کہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے اور اگر لوگوں کو پتہ بھی لگ جائے تو میرے پہنچنے تک ابورافع کا کام تمام کر دوں۔ آخر میں اس تک پہنچ گیا۔ وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ.

درمیان محو خواب تھا۔ گھر کے اندھیرے کی وجہ سے معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی، اے ابو رافع! اس نے کہا، کون ہے؟ میں نے آواز کے مطابق تلوار سے وار کیا لیکن میرا دل دھڑک رہا تھا اس لئے کوئی مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چلانے لگا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر اندر جا کر کہا، اے ابو رافع! یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا، تیری ماں تجھے روئے، ابھی ابھی ایک آدمی نے گھر میں تلوار سے مجھ پر وار کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آواز سنتے ہی میں نے تلوار کا بھرپور وار کیا لیکن وہ مرا نہ تھا۔ پس میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ملک عدم میں پہنچ گیا ہے۔ پس میں ہر ایک دروازے کو کھولتا ہوا باہر نکل آیا۔ یہاں تک کہ ایک زینے سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر پہنچ چکا ہوں، پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اسے عمامے سے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ پھر اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک مجھے اس کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے۔ جب مرغ نے آذان دی تو ایک شخص قلعے کی دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا! اہل حجاز کا تاجر ابو رافع مر گیا ہے۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ اب یہاں سے جلد نکل جانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابو رافع کو جہنم واصل کر دیا ہے۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے جب اس پر اپنا دست کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں ہرگز کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کے لیے حضرت عبداللہ بن عتیک اور حضرت عبداللہ بن عتبہ کو بھیجا اور چند آدمی بھی ان کے ساتھ کر دیے۔ پس یہ چل پڑے

الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ فِي
نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ
لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ
أَنَا فَأَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ
فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ
يَطْلُبُونَهُ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ قَالَ
فَغَطَّيْتُ رَأْسِي كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً ثُمَّ نَادَى
صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَلْيَدْخُلْ
قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ
حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي
رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ
اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ فَلَمَّا هَدَأَتِ
الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ
وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ
الْحِصْنِ فِي كَوَّةٍ فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ
الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ إِنْ نَذِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ
عَلَى مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ
فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي
رَافِعٍ فِي سُلَّمٍ فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طُفِئَ سِرَاجُهُ
فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ
مَنْ هَذَا قَالَ فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ
فَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي
أُغِيثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي
فَقَالَ أَلَا أُعْجِبُكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَيَّ
رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ قَالَ فَعَمَدْتُ لَهُ
أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرَى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ
وَقَامَ أَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي
كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ

اور قلعہ کے پاس جا پہنچے۔ پس حضرت عبداللہ بن عتیک نے ساتھیوں سے کہا
کہ آپ یہاں ٹھہریں اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ وہاں سے آ
جانے کی تدبیر سوچ رہا تھا کہ کس طریقے سے اندر داخل ہو جاؤں، تو حسن
اتفاق سے ان کا گدھا گم ہو گیا تو وہ روشنی لے کر اس کی تلاش میں نکلے۔ میں
ڈرا کہ کہیں مجھے پہچان نہ لیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر اس طرح کپڑا
ڈال لیا جیسے میں رفع حاجت کے لیے بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر دربان نے آواز
دی کہ جو اندر آنا چاہتا ہے آ جائے اندر میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں پس
میں اندر داخل ہو گیا اور دروازے کے پاس گدھوں والے کمرے میں چھپ
گیا۔ ان لوگوں نے ابو رافع کے ساتھ کھانا کھایا اور رات گئے تک باتیں کرتے
رہے۔ یہاں تک کہ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ جب پوری طرح سناٹا چھا گیا
اور کسی حرکت کی آواز تک نہیں آ رہی تھی تو میں نکلا اور دربان کو میں نے قلعہ کی
چابیاں ایک کنڈی سے لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ پس میں نے چابیاں لے
کر قلعہ کا دروازہ کھولا تاکہ ان لوگوں کو اگر میرا علم ہو جائے تو آسانی کے
ساتھ باہر جا سکوں۔ پھر قلعہ کے جتنے مکانات تھے میں نے باہر سے ان
کی کنڈیاں لگا دیں۔ پھر میں سیڑھی کے ذریعے ابو رافع کی طرف چڑھ گیا۔
دیکھا تو کمرہ میں اندھیرا تھا کیونکہ انہوں نے دیا چراغ بجھا دیا تھا۔ مجھے کچھ
پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی: اے ابو رافع!
اس نے کہا کون ہے؟ میں آگے بڑھا اور آواز پر بھرپور وار کیا، وہ
چلانے لگا اور مقصد کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں پھر گیا
کہ اس کا مددگار ہوں اور میں نے کہا: اے ابو رافع! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟
اور میں نے اپنی آواز بدل کر کہا۔ کہنے لگا تیری ماں کے لئے تعجب کی بات ہے کہ ابھی مجھے
مدد لے کوئی آدمی میرے پاس آیا ہے اور اس نے مجھ پر تلوار سے وار کیا ہے۔
وہ فرماتے ہیں کہ میں دوبارہ اس کی جانب بڑھا اور وار کیا لیکن بیکار۔
ابھی زندہ ہے۔ وہ چیخا اور اس کے اہل و عیال بھی جاگ اٹھے۔ میں آواز بدل کر
اس کے مددگار کی شکل میں پھر گیا تو وہ چت پڑا تھا۔ میں نے اس کے پیٹ پر
تلوار رکھ کر اسے دبایا یہاں تک کہ ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ پھر میں گھبرایا
ہوا باہر نکلا اور سیڑھی کے نیچے اتر رہا تھا لیکن گر پڑا اور میرے پیر
کا جوڑ نکل گیا۔ پس میں نے اسے کس کر باندھ لیا اور آہستہ آہستہ چل کر
اپنے ساتھیوں کے پاس آ پہنچا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلَّمَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي مَا بِي قَلَبَةٌ فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ.

☆ بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ. وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ. أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ. وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ. وَقَوْلِهِ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر یہ خوش خبری سنا دیجئے کیونکہ میں اس وقت تک یہاں سے نہ ہلوں گا۔ جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے والے نے ابو رافع کی موت کا اعلان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں چلنے کے لیے کھڑا ہوا تو خوشی کے مارے مجھے تکلیف کا کچھ احساس نہ رہا اور اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔ قبل اس کے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے، میں نے خود حاضر ہو کر آپ کو خوشخبری جا سنائی۔

غزوہ احد کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور یاد کرو اے محبوب! جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے۔ مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا جانتا ہے (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۱)۔ نیز ارشاد ربانی ہے:۔ اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کو نکھار دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے، اس کے ملنے سے پہلے، تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (آیت ۱۳۹ تا ۱۴۳)۔ نیز فرمایا ہے:۔ اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے، یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور

وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ.

نافرمانی کی، بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی بات۔ تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا۔ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے (آیت ۱۵۲) ـــ یہ بھی فرمایا:- اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں (آیت ۱۶۹)

۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ وَعَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے اور جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے ہیں۔

* * *

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدانِ احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندوں اور مردوں کو رخصت کرتے ہیں۔ پھر خورشید رسالت نے منبر پر طلوع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیاداری کی محبت کا ڈر ہے، جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

* * *

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے روز جب ہماری مشرکین سے ٹکر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کی ایک جماعت پر حضرت عبداللہ

وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ الْغَنِيمَةَ الْغَنِيمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوهُهُمْ فَأُصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ قَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ قُتِلُوا فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَأَجَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ أَبْقَى اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللّٰهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالُوا أَبُو سُفْيَانَ لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ وَتَجِدُونَ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي۔

بن جبیر کو امیر مقرر کر کے فرمایا۔ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا خواہ یہ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں، اور خواہ یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں تو ہماری مدد کو نہ آنا۔ جب ہماری ان سے مڈبھیڑ ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پنڈلیاں کھولے، پائینچے چڑھائے پہاڑ پر دوڑ رہی ہیں اور ان کی پازیبیں نظر آ رہی ہیں۔ پس یہ دیکھ کر تیر انداز کہنے لگے غنیمت غنیمت۔ حضرت عبداللہ بن جبیر نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم سے عہد لیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے منہ پھر گئے اور ان کے ستر آدمی شہید ہو گئے۔ چنانچہ ابوسفیان نے اونچی جگہ پر چڑھ کر یہ آواز دی کہ کیا اس جماعت میں محمد موجود ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پوچھا کیا اس جماعت میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا۔ کیا اس جماعت میں ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کہنے لگا کہ یہ سارے مارے جا چکے ہیں، اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار جواب دیا۔ اے خدا کے دشمن! تجھے ذلیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ابوسفیان نے کہا، ہبل اونچا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند ہے۔ ابوسفیان کہنے لگا کہ ہمارا عزیٰ ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا، آج کی جنگ بدر کے بدلے کا دن ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کاٹے ہوئے ہیں، اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر افسوس بھی نہیں۔

۱۲۱۵ - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اُحد کے روز بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور مقابلے کے وقت جام شہادت نوش کر گئے۔

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان کے

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ.

والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف روزے سے تھے۔ جب ان کے سامنے (شام کو) کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے، حضرت مصعب بن عمیر کو شہید کیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چادر کا کفن پہنایا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت حمزہ بھی مجھ سے بہتر تھے جنہیں شہید کیا گیا۔ پھر ہمیں دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا ہے اور خوب کشادگی فرما دی گئی ہے۔ ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ مل گیا ہو۔ پھر زار و قطار رونے لگے اور کھانا بھی نہ کھایا۔

١٢١٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اُحد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ تو فرمائیے، اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا! جنت میں۔ تو انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے ڈال دیں، جو کھا رہے تھے پھر کفار سے جا لڑنے لگے اور جام شہادت نوش کر گئے۔

١٢١٨ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلِهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلٰى رِجْلِهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ قَدْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے یہاں اپنا اجر چکھا بھی نہیں تھا۔ ایسے حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوۂ اُحد میں شہید کر دیے گئے تھے، جنہوں نے پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب اس کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں کو اذخر سے چھپا دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

١٢١٩ـ أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر، غزوۂ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلی لڑائی

عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ سَعْدُ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ حَتَّى عَرَفَتْهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ.

میں تو میں موجود نہ تھا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دوبارہ کبھی بھی سعادت میسر آئی تو اللہ تعالیٰ میری کارگزاری کو دکھا دے گا۔ پھر یہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور جب مسلمان بے حال ہو گئے تو انہوں نے کہا۔ الٰہی! حضرات کی کارگزاریوں پر معذرت دینے سے پہلے میں اللہ مشرکین کے اقدام سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے تلوار لے کر کافروں کی جانب پیش قدمی فرمائی۔ راستے میں انہیں حضرت سعد بن معاذ ملے تو ان سے فرمایا۔ اے سعد! کہاں جاتے ہو؟ مجھے تو احد کی اس طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ پس یہ بڑھتے چلے گئے اور بالآخر جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کی لاش پہچانی نہ جا سکی کیونکہ ان کی ہمشیرہ نے کسی تل یا انگلی کی بدولت انہیں پہچانا کیونکہ ان کے مبارک جسم پر نیزے، تلوار اور تیر کے اسی سے زیادہ زخم آئے تھے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (خلافت عثمان کے دور میں) ہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سورۂ الاحزاب کی ایک آیت ہمیں نہیں مل رہی تھی حالانکہ اس کو بارہا تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا۔ ہم اسے تلاش کرتے رہے تو وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی، یعنی: کچھ وہ مرد ہیں مسلمانوں میں سے جنہوں نے سچا کر دکھایا جو اللہ سے عہد کیا تھا۔ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (آیت ۲۳) تو ہم نے اسے قرآن مجید کی متعلقہ سورت میں لکھ دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے لیے نکلے تو ساتھ نکلنے والوں میں سے بعض لوگ (منافقین) آپ کا ساتھ چھوڑ کر واپس لوٹ گئے۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ کہتا تھا کہ ہمیں پہلے ان سے لڑنا چاہیے اور دوسرا گروہ

وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

ان سے لڑنے کے حق میں نہ تھا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے؟ اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا ان کے کرتوتوں کی وجہ سے" (سورۃ النساء، آیت ۸۸)۔ اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکتا ہے جیسے بھٹی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

بَابٌ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ.

آیت اِذْ ہَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْکُمْ کا بیان۔

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (سورۃ آل عمران، آیت ۱۲۲)

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے متعلق یہ آیت "اور جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں" نازل ہوئی تو اس دو گروہوں سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پھر فرمایا کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا۔ کنواری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا، کیا کنواری عورت تمہارا دل خوش کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! غزوۂ احد میں جب میرے والد محترم کو شہید کر دیا گیا تو پیچھے نو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک ناتجربہ کار لڑکی کا اور اضافہ کر لوں، لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کر سکے۔

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کی شہادت غزوۂ احد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی قرض تھا

فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

١٢٢٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

١٢٢٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ

اور پیچھے چھ لڑکیاں تھیں۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے اور ان کے ذمے بہت قرض ہے، اور میں ایسی حالت میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ فرمایا: تم جاؤ اور کھجوروں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگاؤ۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ کو بلا لیا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت میرے ساتھ اور بھی سختی کرنے لگے۔ جب آپ نے ان کی یہ حرکت ملاحظہ فرمائی تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ پس آپ انہیں پیمانہ بھر بھر کر دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم کا سارا قرضہ ادا کروا دیا، حالانکہ میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والد ماجد کا قرض ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیر بچا لیے اور جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ یہ رحمت عالم کے صدقے میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے برکت فرمائی تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ وہ دونوں سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بہادری سے برسر پیکار تھے۔ میں نے انہیں نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد میں نظر آئے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش میں سے تیر

سمعت سعد بن أبي وقاص يقول نثل لي النبي صلى الله عليه وسلم كنانته يوم أحد فقال ارم فداك أبي وأمي.

۱۲۲۷۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن يحيى بن سعيد قال سمعت سعيد ابن المسيب قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبي صلى الله عليه وسلم أبويه يوم أحد.

۱۲۲۸۔ حدثنا قتيبة حدثنا ليث عن يحيى عن ابن المسيب أنه قال قال سعد بن أبي وقاص لقد جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد أبويه كليهما يريد حين قال فداك أبي وأمي وهو يقاتل.

۱۲۲۹۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا مسعر عن سعد عن ابن شداد قال سمعت عليا يقول ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يجمع أبويه لأحد غير سعد.

۱۲۳۰۔ حدثنا يسرة بن صفوان حدثنا إبراهيم عن أبيه عن عبد الله بن شداد عن علي قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع أبويه لأحد إلا لسعد بن مالك فإني سمعته يقول يوم أحد يا سعد ارم فداك أبي وأمي.

۱۲۳۱۔ حدثنا موسى بن إسماعيل عن معتمر عن أبيه قال زعم أبو عثمان أنه لم يبق مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض تلك الأيام التي يقاتل فيهن غير طلحة وسعد عن حديثهما

۱۲۳۲۔ حدثنا عبد الله بن أبي الأسود حدثنا

نثار کر دیتے ہوئے فرمایا۔ میرے باپ تم پر قربان، تیر اندازی کرو۔

یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب وہ لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا۔ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو کیونکہ غزوۂ احد کے روز میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ (غزوۂ احد) میں جس میں آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا ہوں لیکن اس بارے میں کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا، سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ کو غزوۂ احد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا تھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے وار روکا تھا۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت ابو طلحہ ڈھال لے کر سراپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز اور زور دار کمان والے تھے اس روز ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں۔ جب کوئی شخص ان کے سامنے سے ترکش لے کر گزرتا تو حضور اس سے فرماتے کہ انہیں ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ عرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر مبارک کو نہ اٹھائیے، مبادا کافروں کا کوئی تیر خدا نخواستہ آ لگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کا گلا موجود ہے۔ اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں جس کے باعث پنڈلیاں نظر آ رہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھا کر لاتی ہیں، پیاسے لوگوں کو پلاتی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں ——— نیز حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار بھی گر پڑی تھی۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَ قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

۳۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقُعُودُ قَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي قَالَ أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ

غزوۂ احد میں جب مشرکین کو ہزیمت ہو گئی تو ابلیس لعنۃ اللہ علیہ پکارا، اے خدا کے بندو! تمہارے پیچھے کافر آ گئے، ان سے بچو۔ پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ پس حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد حضرت یمان بھی مسلمانوں کے گھیرے میں تھے۔ انہوں نے آواز دی اے خدا کے بندو! یہ تو میرے ابا جان ہیں، میرے ابا جان ہیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم لوگوں نے ذرا کان نہ دھرے اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو باقی ساری عمر اس سانحہ کا افسوس رہا یہاں تک کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بصرت حقیقت میں بصیرۃ سے ہے اور ابصرت سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ بصرت اور ابصرت دونوں ایک ہیں۔

آیت: اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں، انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا، بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے (سورۂ آل عمران)

عثمان بن موہب کا بیان ہے کہ ایک شخص (یزید بن بشر) حج بیت اللہ کی غرض سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون حضرات ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ قریشی ہیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ ان کے بڑے میاں کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور کہنے لگا۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور مجھے آپ حقیقت سے مطلع فرما دیں۔ اور میں آپ کو حرمت بیت اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات ۔۔۔ آپ کے علم میں ہے کہ حضرت عثمان نے غزوۂ احد سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے باخبر ہیں کہ وہ غزوۂ بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہیں تھے۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔

أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ.

بَابُ ۲۳۸ إِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوُوْنَ عَلٰى أَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْ أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ. تُصْعِدُوْنَ تَذْهَبُوْنَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

١٢٣٤ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ أُخْرَاهُمْ.

ذرا ٹھہرو، جو کچھ تم نے ان کے متعلق پوچھا ہے میں تمہیں اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ غزوۂ احد سے فرار ہونے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ جہاں تک غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں بیمار تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر اجر اور مال غنیمت سے حصہ ملے گا۔ رہی بیعت رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو مکہ کی سرزمین میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر و رسوخ والا ہوتا تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعت رضوان تو حضرت عثمان کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد ہوئی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دست مبارک کے لیے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا۔

آیت: إذ تصعدون ولا تلوون کا بیان۔

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لیے سنائی جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(سورۂ آل عمران، آیت ۱۵۳)

تصعدون: بلندی پر چڑھنا اور کسی کے اوپر چڑھنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز حضرت عبد اللہ بن جبیر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب پھر حضرات شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے متعلق ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جماعت سے پکار رہے تھے۔ یعنی والرسول یدعوکم - فی اخراکم۔

☆ بَابُ ۳۸۵ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ.

آیت «مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً» کا بیان۔

پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے ہوئی تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے، جاہلیت کے سے گمان۔ کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرماؤ کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ تم فرما دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔
(سورۂ آل عمران، آیت ۱۵۴)

۱۲۳۸۔ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ.

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ غزوۂ احد کے روز میں ان لوگوں میں تھا جن کو نیند نے دبا لیا تھا۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی، وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھا لیتا وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھا لیتا تھا۔

☆ ☆ ☆

☆ بَابُ ۳۸۶ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

آیت «لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ» کا بیان۔

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں، یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

١٢٣٩۔ قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو زخمی کر دیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا: وہ قوم کیسے نجات پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا، اس پر سورۂ آل عمران کی آیت ۱۲۸ نازل ہوئی۔

١٢٤٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد جب سر مبارک اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کے بعد یہ دعا کی: اے اللہ! فلاں فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں (پوری آیت)۔ حنظلہ بن ابو سفیان کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی ہلاکت کے لیے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے: یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔

(سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

باب ٣٩ ذِكْرُ أُمِّ سَلِيطٍ

ام سلیط کا ذکر۔

١٢٤١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

ثعلبہ بن ابی مالک کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات کے درمیان چادریں تقسیم فرمائیں تو ان میں سے ایک بہترین چادر باقی بچ گئی۔ جو حضرات آپ کے پاس تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے دولت خانے میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی کی جانب تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ام سلیط ان سے زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ام سلیط انصار کی ان عورتوں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر نے یہ بھی فرمایا کہ غزوۂ احد کے روز یہ ہمارے لیے مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں۔

بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۳۴۲ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللهِ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ حَمِيتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعُبَيْدُ اللهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ يَا وَحْشِيُّ أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللهِ إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر کیا۔ جب ہم حمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر شہادت حمزہ کا حال دریافت نہ کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی دیوار کے سائے میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے پھولی ہوئی مشک۔ جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمامہ کے ساتھ خود کو یوں چھپا لیا کہ ان کی آنکھوں اور پیروں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا پھر عبید اللہ نے کہا۔ اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ پہچانتا تو نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ام قتال بن ابو العیص تھا اس کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی تھی، لہٰذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس کر رہا ہے کہ گویا وہی بچہ میرے پاس ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے کہ کیا آپ یہ بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ جواب دیا، ہاں، حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو میدان بدر میں قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جبیر بن مطعم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ عینین کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور عینین کوہ احد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی

إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ.

پیچ مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا۔ اتنے میں ایک انصاری بھی اس پر ٹوٹ پڑے۔ پس میں نے کھوپڑی پر تلوار سے بھی ایک ضرب لگائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک لونڈی نے مکان کی چھت پر کھڑی ہو کر کہا۔ اے امیر المومنین! مبارک ہو کہ مسیلمہ کو ایک کالے غلام نے قتل کر دیا ہے۔

☆ بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ.

رسول خدا کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهِ يُشِيْرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم سے سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے اور اپنے سامنے کے دندان مبارک کی جانب اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے اس شخص (ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راہ خدا میں قتل کیا تھا۔

۱۲۴۴ - حَدَّثَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص (ابی بن خلف) پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک خون آلودہ کیا تھا۔

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُوْوِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ

ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا، پانی کس نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا تو دھوتی تھیں اور حضرت علی بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈالتے تھے

النساء بالمجن فلما رأت فاطمة أن الماء لا يزيد الدم إلا كثرة أخذت قطعة من حصير فأحرقتها وألصقتها فاستمسك الدم وكسرت رباعيته يومئذ وجرح وجهه وكسرت البيضة على رأسه.

۱۲۳۶ - حدثني عمرو بن علي حدثنا أبو عاصم حدثنا ابن جريج عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس قال اشتد غضب الله على من قتله نبي واشتد غضب الله على من قتله نبي واشتد غضب الله على من دمّى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم.

باب الذين استجابوا لله والرسول.

۲۳۷ - حدثنا محمد حدثنا أبو معاوية عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما أصابهم القرح للذين أحسنوا منهم واتقوا أجر عظيم قالت لعروة يا ابن أختي كان أبواك منهم الزبير وأبو بكر لما أصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أصاب يوم أحد وانصرف عنه المشركون خاف أن يرجعوا قال من يذهب في إثرهم فانتدب منهم سبعون رجلا قال كان فيهم أبو بكر والزبير.

باب من قتل من المسلمين يوم أحد منهم حمزة بن عبد المطلب واليمان وأنس بن النضر ومصعب بن عمير.

۲۳۸ - حدثنا عمرو بن علي حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة قال ما نعلم حيا من أحياء العرب أكثر شهيدا أعز

تھے۔ جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ کو زخم میں بھر دی تو خون بہنا بند ہو گیا۔ اور اس روز آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیئے تھے اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا کیونکہ سر مبارک کا خود ٹوٹ گیا تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر بڑا غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے کو لہولہان کیا تھا۔

آیت:۔ الذین استجابوا للہ والرسول کا بیان۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت:۔ وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے انہیں زخم پہنچ چکا تھا، ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۷۲) کے متعلق حضرت عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! تمہارے والد محترم حضرت زبیر اور تمہارے نانا جان حضرت ابوبکر بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غزوۂ احد میں مشرکین کی جانب سے صدمہ پہنچا تو خدشہ ہوا کہ کہیں وہ پھر نہ پلٹ پڑیں۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کے حالات کون معلوم کرتا ہے؟ پس ستر حضرات اس کام پر گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر بھی تھے۔

شہیدانِ احد کا بیان۔

ان حضرات میں حضرت حمزہ، حضرت یمان، حضرت انس بن نضر اور حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ ہماری نظر میں عرب کا ایسا کوئی قبیلہ نہیں جو انصار کے برابر راہِ خدا میں شہید ہو کر قیامت کی عزت زیادہ حاصل کر گئے ہوں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک

بينه وبينه واد، خرجت مع الناس إلى القتال
فلما أن اصطفوا للقتال خرج سباع فقال
هل من مبارز قال فخرج إليه حمزة بن
عبد المطلب فقال يا سباع يا ابن أم
أنمار مقطعة البظور أتحاد الله و
رسوله صلى الله عليه وسلم قال ثم
شد عليه فكان كأمس الذاهب قال و
كمنت لحمزة تحت صخرة فلما دنا
مني رميته بحربتي فأضعها في ثنته
حتى خرجت من بين وركيه قال فكان
ذلك العهد به فلما رجع الناس رجعت
معهم فأقمت بمكة حتى فشا فيها
الإسلام ثم خرجت إلى الطائف
فأرسلوا إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم رسولا فقيل لي إنه لا يهيج
الرسل فخرجت معهم حتى قدمت
على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلما رآني قال آنت وحشي قلت نعم قال
أنت قتلت حمزة قلت قد كان من الأمر
ما بلغك قال فهل تستطيع أن تغيب
وجهك عني قال فخرجت فلما قبض
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج
مسيلمة الكذاب قلت لأخرجن إلى
مسيلمة لعلي أقتله فأكافئ به حمزة قال
فخرجت مع الناس فكان من أمره ما كان
قال فإذا رجل قائم في ثلمة جدار كأنه
جمل أورق ثائر الرأس قال فرميته
بحربتي فأضعها بين ثدييه حتى
خرجت من بين كتفيه قال ووثب

ہے اور ان کے درمیان ایک نالہ ہے۔ پس میں بھی لڑنے کے
لیے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سباع پہلوان نے میدان
میں نکل کر مبارزہ طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس
کے مقابلے پر آئے اور فرمایا۔ اے سباع! اُمِّ انمار کے
بیٹے! جو بچیوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس کے
رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ
نے اسے یوں ملکِ عدم پہنچا دیا جیسے گزرا ہوا کل۔ میں تاڑ
لیا کر پھر میں حضرت حمزہ کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ
گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک
کر مارا جو ان کے زیرِ ناف لگا اور سرین سے پار ہو گیا۔ ان کا بیان ہے
کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس
لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر ہوا۔ جب
اس سرزمین میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہلِ طائف نے
مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بھیجا
اور بتایا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔ پس میں
دوسرے لوگوں کے ساتھ چل پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا۔
کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا۔ کیا حمزہ کو تم نے
شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا ایسی بات ہے جیسی کہ
آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟
ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور مسیلمہ کذاب نبوت کا دعویٰ کر کے
نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس سے
لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت
حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے
ساتھ نکلا اور جو ہونا تھا وہ ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی
دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور
اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ مسیلمہ
یہی ہے اپنا وہی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے بیچ

يوم القيامة من الأنصار قال قتادة وحدثنا أنس بن مالك أنه قتل منهم يوم أحد سبعون ويوم بئر معونة سبعون ويوم اليمامة سبعون قال وكان بئر معونة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ويوم اليمامة على عهد أبي بكر يوم مسيلمة الكذاب.

۱۲۴۹۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك أن جابر بن عبد الله أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى أحد في ثوب واحد ثم يقول أيهم أكثر أخذا للقرآن فإذا أشير له إلى أحد قدمه في اللحد وقال أنا شهيد على هؤلاء يوم القيامة وأمر بدفنهم بدمائهم ولم يصل عليهم ولم يغسلوا. وقال أبو الوليد عن شعبة عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا قال لما قتل أبي جعلت أبكي وأكشف الثوب عن وجهه فجعل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ينهونني والنبي صلى الله عليه وسلم لم ينه وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تبكيه أو ما تبكيه ما زالت الملائكة تظله بأجنحتها حتى رفع.

۱۲۵۰۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن جده أبي بردة عن أبي موسى أرى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت في رؤياي أني هززت سيفا فانقطع صدره فإذا هو ما أصيب من المؤمنين يوم أحد ثم هززته أخرى فعاد أحسن ما كان فإذا هو ما جاء به الله من الفتح واجتماع المؤمنين ورأيت فيها بقرا والله خير

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے غزوہ احد میں ان کے ستر افراد شہید ہوئے اور ستر بئر معونہ کے واقعہ میں اور ستر ہی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ بئر معونہ کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں ہوا جبکہ مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ شہیدان احد میں سے دو دو حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں جمع فرمایا۔ پھر دریافت فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا۔ جب کسی ایک کی جانب اشارہ کر دیا جاتا تو آپ لحد میں پہلے اسے رکھواتے اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان سب پر گواہ ہوں اور حکم فرمایا کہ انہیں اسی طرح خون میں لتھڑے ہوئے دفن کر دیا جائے نیز ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں رونے لگا اور ان کے چہرے سے کپڑے کو ہٹاتا۔ چنانچہ صحابہ کرام مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے رہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (میری پھوپھی سے) فرمایا۔ ان پر تم روؤ یا ان پر کیوں روتی ہو، ان کا جنازہ اٹھنے تک فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھیں گے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہ صدمہ ہے جو مسلمانوں کو بروز غزوہ احد اٹھانا پڑا۔ پھر میں نے دوبارہ ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں فتح رحمت فرمائی اور ان میں اتفاق پیدا کر دیا۔ اسی خواب کے اندر میں نے گائیں دیکھیں

وَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

اور اس کی تعبیر یہی ہے جو غزوۂ احد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لئے ہجرت کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ ہم میں سے بعض حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر سے یہاں جلکہ کچھ نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیر یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں پہ تھوڑی سی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

● بَابُ ٣٩٥ أُحُدٌ يُحِبُّنَا قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمانِ رسالت ہے کہ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ عباس بن سہل، ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوہ احد نظر آیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلی جگہوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور

فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں پیش جانے والا تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں مرحمت فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔ خدا کی قسم مجھے بالکل تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے

باب غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَةَ وَحَدِيثِ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ۔

غزوۂ رجیع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان ہے نیز عضل، قارہ اور عاصم بن ثابت، خبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ۔ ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوۂ احد سے بعد کی بات ہے۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (جاسوسی ٹولی) روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کیا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان والے مقام پر پہنچے۔ قبیلہ لحیان والوں کو کسی نے ان کے متعلق بتایا۔ یہ ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر انداز ان کی تلاش میں بھیج دیئے۔ وہ ان کے پیروں کے نشانات کی تلاش میں چلے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجور کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب (مدینہ طیبہ) کی کھجوریں معلوم ہوتی ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ قریب آ گئے تو یہ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم یہ عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا۔ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لئے مطلقاً تیار نہیں۔ پھر دعا کی، اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے جس سے حضرت عاصم اور ان کے سات ساتھی شہید ہو گئے اور باقی

وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسًى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمُوسَى فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ۔

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

تھی حضرات ان کے عہد و پیمان کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور اور حضرت عبداللہ بن طارق، جب انہوں نے خود کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ کمانوں سے تانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے۔ تیسرے ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع ہی سے دغابازی کرنے لگے تو فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا، مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کے ساتھ بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ مطلق آمادہ نہ ہوئے تو آخرکار انہیں قتل کر کے یہ حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے یہاں تک کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ چنانچہ حضرت خبیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا کیونکہ غزوۂ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے قتل کرنے کی ٹھان لی لہٰذا انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا مانگا، عورت نے استرا دے دیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہو گئی اور بچہ ادھر جاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ جب اس نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو بہت گھبرائی۔ حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس لئے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا، بیشک میں نے ایک روز انہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا ان کے ہاتھ میں تھا، حالانکہ ان دنوں مکہ مکرمہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور ویسے وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے، پس یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں مرحمت فرماتا تھا۔ جب بنی حارث انہیں قتل کرنے کی خاطر حرم کی حد سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے، لیکن تعجیل نے ان کو چھوڑ دیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا کی قسم میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر نہ

وَذَٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَىٰ أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلَىٰ عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَىٰ شَيْءٍ.

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُو سِرْوَعَةَ.

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُونَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَذَٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَىٰ أَحْيَاءٍ

کی کہ ہمیں تم یہ نہ سمجھو کہ میں موت سے ڈر رہا ہوں، پھر دعا مانگی۔ اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ، پھر یہ اشعار پڑھے:۔

بھلا اب قتل ہونے پر رنج کیا ہو، بانداز پیارا راہ خدا میں آگیا ہوں جو غم
ہے سب ہی یہاں سے جو ذات الٰہ کی ہو، برکت سے بھرے میرے جو اعضاء کٹے ہیں

پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انہیں قتل کر دیا اور قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی طرف چند آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی ٹکڑا لائیں جس سے ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ انہوں نے ان کے بڑوں میں سے غزوۂ بدر میں ایک کو جہنم واصل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی شکل میں بادل بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیا اور وہ ان کے۔

عبد اللہ بن محمد، سفیان، عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خبیب کے قاتل کا نام (کنیت) ابو سروعہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستر افراد کو ایک ضرورت کے تحت روانہ فرمایا جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا، چنانچہ بنو سلیم کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک کنویں کے پاس گھیر لیا جس کو بئر معونہ کہتے تھے۔ انہوں نے کہا بھی کہ خدا کی قسم ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت (قرآن کریم پڑھانے) کے تحت بھیجا ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی۔ قنوت کی ابتدا یہیں سے ہوئی اور اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبد العزیز کا قول ہے کہ حضرت انس سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد ہے یا قرات ختم کرنے کے بعد؟ انہوں نے فرمایا، بلکہ قرات ختم کرلینے کے بعد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لئے

مِنَ الْعَرَبِ۔

١٢٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لَحْيَانَ زَادَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أُولٰئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا كِتَابًا بِأَخَرَةٍ۔

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهُ أَخٌ لِأُمِّ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيسَ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدَرِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَأَلْفٍ

دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان والے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امداد کے طالب ہوئے تو آپ نے ستر انصار کے ساتھ انکی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بئر معونہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور انکے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ اور قبیلہ بنو لحیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم انکے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گئی یعنی۔ ہماری یہ خبر قوم کو پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ، قبیلہ بنی لحیان کی ہلاکت کیلئے دعا کی۔ خلیفہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ستر حضرات انصار سے تھے جو بئر معونہ پر شہید کئے گئے اور اس حدیث میں لفظ قرآن سے کتاب مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم کے بھائی کی سرکردگی میں ستر سواروں کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے بارگاہ رسالت میں تین شرطیں پیش کی تھیں۔ اس نے کہا کہ (۱) دیہات پر آپ کی اور شہروں پر میری حکومت ہو (۲) مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۳) ورنہ اہل غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں گا۔ پس عامر کو ام فلاں کے گھر میں طاعون کی بیماری نے آدبوچا اور

فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَؤُا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہنے لگا کہ اس خاندان کے گھر میں تو مجھے بھی اونٹ جیسی گلٹی نکل آئی ہے۔ پس بھاگنے کے لیے گھوڑا منگوایا اور اس کی پیٹھ پر ہی ملک عدم کو راہی ہو گیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن ملحان جو حضرت ام سلیم کے بھائی تھے، انہوں نے ایک لنگڑے .... کو ساتھ لیا اور کافروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ قریب ہی رہنا، اگر انہوں نے مجھے پناہ دیدی تو میرے پاس آ جانا اور اگر مجھے قتل کر دیں تو اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا کیا تم مجھے امان دیتے ہو تاکہ میں تمہارے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاؤں۔ وہ پیغام سنانے لگے اور انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا، جس نے پیچھے سے آ کر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں اسحاق بن عبداللہ نے یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے پار ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا، اللہ اکبر، کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا۔ پھر انہوں نے ان کے ساتھیوں کو بھی جا لیا اور اس لنگڑے بزرگ کے سوا باقی سب کو شہید کر دیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں منسوخ ہو گئی تھی کہ بیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیس دن صبح کے وقت رعل، ذکوان، بنی لحیان اور عصیہ قبائل کی ہلاکت کے لیے دعا کیا کرتے تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۲۱ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بئر معونہ کے روز جب حضرت حرام بن ملحان میرے ماموں جان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر اپنے منہ اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کفار کی جانب سے ایذا رسانی کی حد ہو گئی تو حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکل جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا، ابھی ٹھہرے رہو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ

الْأَذَى فَقَالَ لَهُ أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْمَعُ
أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنِّي لَأَرْجُو ذَلِكَ قَالَتْ فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ
فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي
الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي
نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَأَعْطَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ
فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا
فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا وَكَانَتْ
لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ
وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ
أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى
قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ
وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي أَبِي
قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ مَعُونَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ
أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هَذَا
فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ هَذَا عَامِرُ
بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ
إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْأَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا
وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا رَبَّنَا أَخْبِرْ
عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا
فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ
بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ

رہنا چاہتے ہیں کہیں آپ کو اجازت ملنے تک ٹھہرا رہوں؟ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے۔ حضرت صدیقہ
فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر اسی انتظار میں رہے۔ ایک روز رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ
اپنے پاس سے دوسرے افراد کو ہٹا دیجیے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار
ہوئے کہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ
مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ میں
ساتھ رہوں گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ساتھ رہو
گے۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو
میں نے سفر کے لئے تیار کی ہیں پس ان میں سے جدعا نامی اونٹنی نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور دونوں حضرات
سوار ہو کر غار یعنی غار ثور تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔
پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ماں جائے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل
بن سخبرہ کا غلام عامر بن فہیرہ روزانہ صبح و شام دودھ والی اونٹنیاں
حضرت ابوبکر کے پاس لے آتا تھا اور رات کو صبح تک رہتا اور پھر
چلا جاتا تھا۔ چرواہوں میں سے کوئی بھی اس بات سے واقف نہیں
تھا۔ جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ بتانے کے لئے ان
دونوں کو ساتھ لے لیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت
عامر بن فہیرہ کو بئر معونہ کے روز شہید کر دیا گیا تھا۔ حضرت عروہ
بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب بئر معونہ والے حضرات کو شہید کر دیا گیا
اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی جانب
اشارہ کر کے عامر بن طفیل نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کی لاش ہے تو انہوں
نے جواب دیا کہ حضرت عامر بن فہیرہ ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے ان کو شہادت
کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے یہاں تک کہ میں نے ان کو زمین و
آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے رکھ دیئے گئے۔ نبی کریم
کو اس واقعے سے اللہ نے مطلع فرما دیا اور آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے
بھائی جام شہادت نوش کر گئے ہیں اور انہوں نے آخری وقت اپنے پروردگار
سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی خبر پہنچا دی جائے کہ ہم تجھ
سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔ پس آپ نے ان حضرات کی خبر

عَمْرٍو حَتّٰی بِهِ مُنْذُ نَا

۱۲۶۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصیہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۲۶۴ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَلَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ.

پہنچا دی گئی۔ اس کے بعد شہید ہونے والوں کی خبریں بار بار ملتی رہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیئے گئے تو آپ نے صبح کے وقت تیس روز تک قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت نازل فرمائی تھی جو بعد میں منسوخ ہو گئی کہ "ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔"

۱۲۶۵ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔ میں نے کہا کہ فلاں شخص نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلاف واقعہ کہا ہے۔ بیشک رسول اللہ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک مہینے تک کیونکہ آپ نے بعض اصحاب کو جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا اور تعداد ستر تھی انہیں مشرکین کی جانب بھیجا۔ حالانکہ ان کافروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبل ازیں معاہدہ ہوا تھا تو ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا جو ان کے اور رسول اللہ کے مابین ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

غزوہ خندق یا غزوہ احزاب۔

قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ.

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ.

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ.

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهُ

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلَى

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ شوال کے مہینے میں ۴ھ کے اندر تھا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوۂ احد کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ چودہ سال کے تھے لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی پھر جب جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو اجازت مرحمت فرمادی گئی جبکہ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ کچھ حضرات خندق کھود رہے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دور لے جاتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار صبح کے وقت بھی خندق کھود رہے ہیں حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جن سے یہ کام لیا جاتا جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہتے۔

ہم نے کی ہے دست حضرت سید الاکرم پر
زندگی میں کار بند ہیں جہاد و اسلام پر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودتے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

مصطفےٰ کے ہاتھ پہ ہم تو مسلمان ہوگئے
اب فدا ہیں رسالت پر یہی تو ہے ارادہ

قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفٍّ مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ

١٢٧٠۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ. ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

راوی کا بیان ہے کہ پروانوں کو جواب دیتے ہوئے شمع رسالت کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوتے جاتے اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو اور برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت اگر ایک ہتھیلی بھر جو بھی میسر آتے تو انہیں بدمزہ چربی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ اور وہ اس کو باقی کر کھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق کو پکڑتا اور اس سے بدبو آتی تھی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال لے کر اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا تھوڑے سے جو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جبکہ آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہے پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ فرمایا کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ فرمایا یہ تو بہت ہے اور اچھا بھی ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی کو نہ اتاریں اور تنور سے روٹیاں نہ نکالیں جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ کھانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ جابر اپنی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگے کہ خدا کی بندی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِي هَذَا وَأَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ۔

تو سارے مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ کہنے لگیں کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پس آپ نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ اندر چلو اور شور و غل نہ کرنا۔ پھر روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور صحابۂ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ برابر روٹیاں توڑ کر لوگوں کو دیتے رہے یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی رہا۔ آپ نے فرمایا: اب تم بھی کھاؤ اور جن کے لئے کھانا بھیجنا ہے انکے لئے بھی بھیج دو کیونکہ آجکل لوگوں کو بھوک نے ستا یا ہوا ہے۔

ف: اس حدیث اور اس سے اگلی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک عظیم الشان معجزے کا ذکر ہے جس کے باعث اہل ایمان کے دلوں کو اپنے عظیم اور شفیق آقا کی عظمت و شفقت کے باعث بڑا سہارا مل جاتا ہے۔ جنگ خندق ہونے سے پہلے حفاظت کی خاطر مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودی جا رہی تھی۔ ان دنوں مدینہ منورہ میں بڑی غذائی قلت تھی۔ اکثر صحابۂ کرام فاقوں کا شکار تھے۔ ان دنوں حدیثوں کے راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تین دن سے کچھ کھایا نہ تھا۔ شمع رسالت کے پروانوں کی یہ حالت تھی تو یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ فرمانے والے آقا کے شکم اطہر پر بھی پتھر بندھا ہوا تھا جو اس بات کی نشانی تھی کہ اللہ جل شانہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی فاقے سے ہیں تاکہ انہیں کوئی شکوہ نہ رہے اور وہ آقا کی بھوک کو دیکھ کر اپنی بھوک کو بھلا دیں۔

بھوک کی مصیبت میں صحابۂ کرام مبتلا تو تھے جبکہ محنت و مشقت کے وقت بھوک کی تکلیف اور بڑھ جاتی ہے۔ اس مشقت کے وقت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی شمع رسالت کے اُن عظیم الشان پروانوں کے پاس رہ کر ان کا غم بھلا رہے تھے بلکہ خود بھی اس مشقت میں ان کے شریک کار ہو کر انہیں فرحت بخش رہے تھے اور دوسری جانب محنت کشوں کو سرفراز کر رہے تھے۔ سربراہان مملکت اور حکام بالا کے لیے یہ دستور العمل مرتب ہو رہا تھا کہ وہ دونوں جہانوں کے بادشاہ رحمت پرور کے خلیفۂ اعظم کی سیرت طیبہ کا بہ نظر غائر مطالعہ کریں اور اپنے منصب کو محنت کشوں کی جانب مائل کریں کیونکہ عمل پیرا ہونا یہی ہے کہ دلوں پر حکومت کی جائے۔

صحابہ کرام بھوک کی تکلیف میں پیش مذکورہ بالا طرز عمل اُن حضرات کی اس تکلیف کا روحانی و ایمانی بندوبست تھا۔ آگے ظاہری بندوبست اور علاج بھی کیا جاتا ہے اور ایسے طریقے پر کہ نہ اس سے پہلے کوئی ایسا بندوبست کر سکا تھا اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ اُن سے بھوک کی بلا دفع کی۔ اُنکی حاجت روائی فرمائی اور ان کی مشکل کشائی کی اور ایسے طریقے پر کہ یہ عقل انسانی اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ کھانا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے کھلایا جبکہ ان کے پاس صرف ایک صاع جو کے آٹے کی روٹیاں تھیں۔ تقریباً تین سیر گوشت کا سالن پکا تھا۔ ایک ہزار سے زائد صحابۂ کرام کو شکم سیر کر دیا۔ بکری کے گوشت کے ساتھ پیٹ بھر کر روٹیاں کھلا دیں۔ یہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیار کردہ کھانے میں سے ہی نہیں بلکہ ان کے گھر والوں کے لیے جتنا آٹا گوندھا گیا تھا اور جتنا گوشت پکایا گیا تھا وہ ایک ہزار افراد کے کھا لینے کے بعد بھی موجود ہے۔ اگرچہ کھانے والے بظاہر اُس کھانے میں سے کھا رہے تھے لیکن درحقیقت اس میں سے ذرا بھی کھانا کم نہیں ہوا تھا۔

پھر حضرت جابر کے گھر سے جو ایک ہزار سے زائد افراد نے کھانا کھایا وہ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس کے ذریعے آیا؟———

جانی مال اور ایمان حق کے گھونٹ مزدور دیئے کیونکہ یہ رب اکرم کے خلیفۂ اعظم نے اپنے اصحاب مکرم کی ضیافت فرمائی تھی۔ اور ایسے طریقے سے اہتمام کیا کہ با کمال دیکھتے ہی رہ جائیں۔ عقل انسانی دیدۂ حیران ہو جائے۔ اگر کچھ سمجھ میں آئے گا تو صرف اسی وقت آئے گا جب اس آیت کی کچھ رمز سمجھے گی۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ﴿۸ : ۱۷﴾

اور (اے محبوب!) وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

اور کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ سمجھ نہیں سکے گا کہ آپ کے کچھ نہیں پڑے گا، عقل بے عقل ہو کر رہ جائے گی۔ اگر وہ محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قرآنی زاویۂ نظر سے نہ دیکھے گی۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ ۖ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ ﴿۴۸ : ۱۰﴾

وہ جو (اے محبوب!) تمہاری بیعت کرتے ہیں، وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

جب اس زاویہ سے دیکھا جائے گا تو کوئی اشکال نہیں رہے گا۔ عظمتِ مصطفیٰ کا کچھ تصور دل اور دماغوں میں سمائے گا۔ گندھے ہوئے آٹے اور گوشت کی پکتی ہوئی ہانڈی میں جو آپ نے لعاب دہن ڈالا تھا اس کی قدر و قیمت کا کسی قدر اندازہ ہو گا اور یہ سوچنے پر مجبور ہو گا کہ ان کے لعاب دہن کی یہی کرشمہ سازیاں صحابہ کرام ہر وقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے جسم اطہر سے لگ جانے والی ہر چیز کا کمال ان کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔ اس پر بھلا وہ آپ کے لعاب دہن یا آپ کے جسم اطہر سے لگ جانے والے وضو کے پانی کو کس طرح زمین پر گر جانے دیتے۔ کیوں نہ ان چیزوں کو دنیا و مافیہا سے گراں مایہ شمار کرتے اور انہیں حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی زاویۂ نظر سے دیکھنے میں ایمان کا کمال ہے اور اس زاویے سے انہیں ضد دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیہ دین اسلام کا ... اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی ہے۔ پس میں اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیس لیے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال لیا۔ جب میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهٗ فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِيْ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذْ جَاءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى أَغْمَرَ بَطْنَهٗ أَوْ اغْبَرَّ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ

نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے پس آپ چند حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہٰذا آ جاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا خطرہ تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لو تاکہ میرے ساتھ روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے بچ رہا۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادِ باری تعالیٰ جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جب ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں (سورۃ الاحزاب، آیت ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا شکم مبارک گرد آلود ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے:

يَقُوْلُ ۔ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں سے کیجیو ثابت قدم
ہر کہیں گاہ سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
ان کے فتنوں سے ہمیشہ کر دیں ہم ہوشیار

اور لفظ اَبَیْنَا ادا کرتے وقت آپ آواز کو بلند فرما لیتے تھے۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری پیٹھ ہوا یا باد نسیم کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قوم عاد کو پچھوا گرم ہوا کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ ۔
اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا
قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ احزاب یا خندق کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد پر گرد و غبار پڑی ہوئی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر بال کافی تھے۔ پس میں نے سنا کہ آپ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت ابن رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں کے کیجیو ثابت قدم
ہر کہیں گاہ سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
ان کے فتنوں سے ہمیشہ کر دیں ہم ہوشیار

راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ سب سے پہلی جنگ

دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ.

١٢٧٧ ـ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا.

١٢٧٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا.

١٢٧٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ

جس کے اندر میں نے شمولیت کی وہ غزوہ خندق ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوئے مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ لوگوں نے خلافت کے بارے میں جو کچھ کیا وہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں اگرچہ مجھے بذات خود خلافت سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا تم لوگوں سے جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تمہارے نہ جانے کے باعث ان میں نا اتفاقی نہ ہو جائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا۔ جب لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ جو خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس سے بلکہ اس کے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب دینا چاہتا تھا اور میں نے کہنے کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ مستحق ہے جو اسلام کی خاطر آپ سے اور آپ کے باپ سے جنگ کر چکا ہے لیکن میں ڈرا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا اور خون بہے گا۔ پس میں اس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کیا ہوا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ نے مسلمانوں کو فساد سے محفوظ رکھا اور خونریزی سے بچا لیا ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے اس میں نسواتہا کی جگہ نوساتہا ہے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دنوں میں فرمایا کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں

أجلى الأحزاب عنه الآن نغزوهم ولا يغزوننا نحن نسير إليهم

گے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کریں گے۔

۱۲۸۰۔ حدثنا إسحاق حدثنا روح حدثنا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال يوم الخندق ملأ الله عليهم بيوتهم وقبورهم نارا كما شغلونا عن صلاة الوسطى حتى غابت الشمس.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دیا ہے جنہوں نے آفتاب غروب ہو جانے تک ہمیں نماز عصر نہ پڑھنے دی۔

۱۲۸۱۔ حدثنا المكي بن إبراهيم حدثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله أن عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ما كدت أن أصلي حتى كادت الشمس أن تغرب قال النبي صلى الله عليه وسلم والله ما صليتها فنزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بطحان فتوضأ للصلاة وتوضأنا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے روز غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں آفتاب غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بطحان میں آئے تو آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نماز مغرب پڑھائی۔

۱۲۸۲۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الأحزاب من يأتينا بخبر القوم فقال الزبير أنا ثم قال من يأتينا بخبر القوم فقال الزبير أنا ثم قال من يأتينا بخبر القوم فقال الزبير أنا ثم قال إن لكل نبي حواري وإن حواري الزبير.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ کون ہے جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر عرض گزار ہوئے میں حاضر ہوں۔ پھر فرمایا۔ کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر نے جواب دیا میں۔ پھر ارشاد ہوا۔ کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت زبیر بولے۔ میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری (خاص ساتھی) ہوا ہے اور میرا حواری زبیر ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲۸۳۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگ خندق کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے

كَانَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ.

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

باب ۹۰۹ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلَى أَيْنَ قَالَ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس اکیلے کے بعد اور کوئی کچھ بھی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات، حج یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے۔

غزوہ خندق سے فراغت اور بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے کی جانب لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ ادھر کا اور بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا پس نبی کریم

وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب تشریف لے گئے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرِيلَ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں بھر گیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی جانب ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے روز فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا مگر وہ کہنے لگے کہ ہم منزل مقصود پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے ہی میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے تو منع نہیں فرمایا گیا۔ اس صورت حال کا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللَّهِ حَتَّى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا گیا اور آپ نے وہ درخت واپس دے دیئے تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان چند درختوں کا سوال کروں تاکہ آپ وہ سارے یا ان میں سے کچھ عطا فرما دیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن بھی آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دیئے جائیں گے جبکہ حضور مجھے عطا فرما چکے ہیں یا جو کچھ فرمایا۔ نبی کریم نے ان سے فرمایا کہ اتنے ہی درخت دوسرے لے لو لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے دس گنا درخت دینے کا وعدہ فرمایا یا جو کچھ فرمایا۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعہ سے نیچے اتر آئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا پس وہ

قريظة على حكم سعد بن معاذ فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم إلى سعد فأتى على حمار فلما دنا من المسجد قال للأنصار قوموا إلى سيدكم أو خيركم فقال هؤلاء نزلوا على حكمك فقال تقتل مقاتلتهم وتسبي ذراريهم قال قضيت بحكم الله وربما قال بحكم الملك.

۱۲۹۱ - حدثنا زكريا بن يحيى حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة قالت أصيب سعد يوم الخندق رماه رجل من قريش يقال له حبان بن العرقة رماه في الأكحل فضرب النبي صلى الله عليه وسلم خيمة في المسجد ليعوده من قريب فلما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الخندق وضع السلاح واغتسل فأتاه جبريل عليه السلام وهو ينفض رأسه من الغبار فقال قد وضعت السلاح والله ما وضعته اخرج إليهم قال النبي صلى الله عليه وسلم فأين فأشار إلى بني قريظة فأتاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلوا على حكمه فرد الحكم إلى سعد قال فإني أحكم فيهم أن تقتل المقاتلة وأن تسبى النساء والذرية وأن تقسم أموالهم قال هشام فأخبرني أبي عن عائشة أن سعدا قال اللهم إنك تعلم أنه ليس أحد أحب إلي أن أجاهدهم فيك من قوم كذبوا رسولك صلى الله عليه وسلم وأخرجوه فإني أظن أنك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم فإن كان بقي من حرب قريش شيء فأبقني له حتى أجاهدهم فيك وإن كنت وضعت الحرب فافجرها واجعل موتتي فيها فانفجرت من لبته فلم يرعهم وفي المسجد خيمة من بني غفار إلا الدم يسيل إليهم فقالوا يا أهل

رسالت میں حاضر ہونے کے لئے گدھے پر سوار ہو کر چل پڑے اور جب مسجد نبوی کے قریب آ گئے تو آپ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہترین فرد کے لئے تعظیمی قیام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعہ سے اتر آئے ہیں اب ان کا فیصلہ کرو۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور ان کے اہل و عیال کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کبھی آپ یہ فرماتے کہ تم نے فرشتے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ خندق کے دوران حضرت سعد بن معاذ کو قریش کے ایک آدمی حبان بن عرقہ کا تیر لگ گیا تھا جو ان کی رگ ہفت اندام میں لگا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مسجد نبوی میں خیمہ نصب کروا دیا تھا تاکہ تیمارداری میں آسانی رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے کی طرف لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے۔ اس وقت حضرت جبرئیل حاضر خدمت ہوئے اور ان کا سر مبارک گرد سے اٹا ہوا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی نہیں اتارے ان کی جانب تشریف لے چلئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کس کی جانب؟ تو بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ آپ کے حکم پر قلعے سے اتر آئے لیکن انہوں نے حضرت سعد بن معاذ کو حکم (منصف) تسلیم کر لیا تھا۔ انہوں (حضرت سعد) نے فرمایا کہ ان کا یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو مرد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے، ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا جائے اور ان کے مال کو مسلمانوں پر تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت سعد نے بارگاہ خداوندی میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جہاد کرتا رہوں جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا۔ میرے خیال میں تو نے ہمارے اور کفار قریش کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ اگر قریش سے لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تاکہ تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کروں اور اگر تو نے ان کے ساتھ ہماری لڑائی ختم فرما دی ہے تو میرے اسی زخم کو جاری کر کے شہادت کی موت عطا فرما۔ پس ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا۔ مسجد میں ان کے خیمے کے پاس بنی غفار کا خیمہ تھا، خون بہہ کر ان کی طرف بہنے لگا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ اے خیمے والو!

الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ.

بَاب (۲۹۱) غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ فَنَزَلَ نَخْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي قَرَدٍ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ.

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آرہی ہے۔ بعد ازاں انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد ہی ہیں جن کے زخم کا خون بہہ رہا ہے وہ اسی زخم کے باعث اپنے حقیقی آقا کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو کیونکہ جبریل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ حضرت براء بن عازب کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کہو کیونکہ حضرت جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

غزوۂ ذات الرقاع کا بیان

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد تھے اور وہ بنی ثعلبہ سے ہیں جو قبیلہ غطفان کی شاخ تھے۔ پس آپ نخلستان میں جا اترے اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری جنگ خیبر کے بعد حبشہ سے آئے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوۂ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی طرف گئے تو وہاں قبیلہ غطفان کی فوج ملی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے کو مرعوب ہی کرتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یزید نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ قرد میں شرکت کی تھی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلٰى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسٰى بِهٰذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ تَابَعَهُ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ کے لئے نکلے ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا لہٰذا ہم باری باری سوار ہوتے تھے جس کے باعث ہمارے پیر پھٹ گئے تھے اور میرے دونوں پیر بھی پھٹ گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے اور ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے لپیٹ لئے تھے اس لئے اس غزوہ کا نام غزوۂ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیان کیا تو یہ واقعہ بیان کر دیا لیکن بعد میں انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے یہ ذکر کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا گویا کہ وہ اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

صالح بن خوات نے کسی ایسے صحابی سے کہ جو موقع پر موجود تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات الرقاع کے روز نماز خوف پڑھائی تو ایک گروہ آپ کے پیچھے صف بستہ رہا اور دوسرا گروہ دشمن سے مقابلہ کرتا رہا۔ جب پہلے گروہ نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور نماز میں کھڑے رہے اور یہ گروہ اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر صف آرا ہو گیا۔ پھر دوسرے گروہ نے آ کر آپ کے پیچھے دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی باقی رہی تھی پھر آپ بیٹھے رہے تاکہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت پڑھ لیں پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نخلستان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انہوں نے نماز خوف کا اسی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ نماز خوف کے بارے میں جتنی حدیثیں میں نے سنی ہیں یہ ان میں سب سے اچھی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف غزوۂ بنی انمار میں پڑھی۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز خوف کے لئے امام قبلہ رو کھڑا ہو جائے مسلمانوں میں سے ایک گروہ اس کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل رہے اور ان کے منہ دشمن کی جانب رہیں۔ جو لوگ پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے پھر وہ کھڑے ہو کر دوسری رکعت خود پڑھیں اور رکوع کریں اور دونوں سجدے بجا لائیں اور اسی جگہ پر نماز پوری کر کے

فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

چلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہو گئیں اور آنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دونوں سجدے بھی کر لیں (پھر وہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیں)

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مسدد، یحییٰ، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابو حثمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ.

محمد بن عبیداللہ، ابن ابو حازم، یحییٰ، قاسم بن محمد، صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جو نجد کی جانب کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے بالمقابل ہوئے تو ان کے لئے صف بندی کر لی۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ فَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ نماز خوف ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل ڈٹا رہا۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ گروہ آگیا پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر یہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت پڑھ لی۔ پھر وہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی رکعت پڑھی۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی جانب ایک غزوہ میں شرکت کی تھی۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ

عن سنان بن أبي سنان الدؤلي عن جابر بن عبد الله أخبره أنه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فلما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم قفل معه فأدركتهم القائلة في واد كثير العضاه فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفرق الناس في العضاه يستظلون بالشجر ونزل رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت سمرة فعلق بها سيفه قال جابر فنمنا نومة ثم إذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعونا فجئنا فإذا عنده أعرابي جالس يدعونا فجئنا فإذا عنده أعرابي جالس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذا اخترط سيفي وأنا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتا فقال لي من يمنعك مني قلت الله فها هو ذا جالس ثم لم يعاقبه رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں شرکت کی جو آپ نے نجد کی جانب فرمایا تھا جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخرکار ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ اتر گئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے ادھر ادھر بکھر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی۔ جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے میری تلوار سونت لی۔ تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ، پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

وقال أبان حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بذات الرقاع فإذا أتينا على شجرة ظليلة تركناها للنبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل من المشركين وسيف النبي صلى الله عليه وسلم معلق بالشجرة فاخترطه فقال تخافني قال لا قال فمن يمنعك مني قال الله فتهدده أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وأقيمت الصلاة فصلى بطائفة ركعتين ثم تأخروا وصلى بالطائفة الأخرى ركعتين وكان للنبي صلى الله عليه وسلم أربع وللقوم ركعتين وقال مسدد عن أبي عوانة عن أبي بشر اسم الرجل غورث بن الحارث وقاتل فيها محارب خصفة وقال أبو الزبير عن جابر كنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آتے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لئے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک آدمی آیا اور نبی کریم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ڈرایا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ پس آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ ان کے بعد دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے ہر فرد کی دو دو رکعتیں۔ مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور یہ جہاد محارب خصفہ سے کیا تھا۔ ابو الزبیر سے حضرت جابر نے فرمایا کہ

مع النبي صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الخوف وقال أبو هريرة صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم غزوة نجد صلاة الخوف وإنما جاء أبو هريرة إلى النبي صلى الله عليه وسلم أيام خيبر.

باب غزوة بني المصطلق من خزاعة وهي غزوة المريسيع قال ابن إسحاق وذلك سنة ست وقال موسى بن عقبة سنة أربع وقال النعمان بن راشد عن الزهري كان حديث الإفك في غزوة المريسيع.

۳۲۱ - حدثنا قتيبة بن سعيد أخبرنا إسماعيل بن جعفر عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن محمد بن يحيى بن حبان عن ابن محيريز أنه قال دخلت المسجد فرأيت أبا سعيد الخدري فجلست إليه فسألته عن العزل قال أبو سعيد خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة بني المصطلق فأصبنا سبيا من سبي العرب فاشتهينا النساء واشتدت علينا العزبة وأحببنا العزل فأردنا أن نعزل وقلنا نعزل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا قبل أن نسأله فسألناه عن ذلك فقال ما عليكم أن لا تفعلوا ما من نسمة كائنة إلى يوم القيامة إلا وهي كائنة.

۳۲۲ - حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة نجد فلما أدركته القائلة وهو في واد كثير العضاه فنزل تحت شجرة واستظل بها وعلق سيفه فتفرق الناس في الشجر يستظلون وبينا نحن كذلك إذ دعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئنا فإذا أعرابي قاعد بين يديه فقال إن هذا

کہ ایک نخلستان میں ہم نبی کریم کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز خوف ادا کی حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ہمراہ غزوۂ نجد میں نماز خوف پڑھی اور حضرت ابوہریرہ جنگ خیبر کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

غزوۂ بنی مصطلق کا بیان

بنی مصطلق بنی خزاعہ کی شاخ ہیں اور اسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ ۶ھ میں ہوا موسیٰ بن عقبہ ۴ھ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بہتان کا واقعہ اسی غزوۂ مریسیع میں ہوا تھا۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آگئیں۔ ہمیں عورتوں کی تمنا ہوئی کیونکہ خواہش نے ہم پر غلبہ کیا ہوا تھا لہٰذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے ہم نے عزل کرنے کے لئے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی مد نظر تھی۔ پس ہم نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اس میں تمہارا نقصان کیا ہے۔ سنو! قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ نجد کیا اور جب قیلولہ کا وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے پس آپ ایک درخت کے سائے میں اتر گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے ادھر ادھر منتشر ہو گئے تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اتار لی

أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پس میں بیدار ہو گیا اور یہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوار سونت کر کہا، بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ۔ پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا اور یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

غزوۂ انمار کا بیان

۳۳۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سواری پہ مشرق کی جانب منہ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ وَالْأَفَكِ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِفْكُهُمْ.

بہتان تراشی کا واقعہ

اِفک گویا نجس کے قائم مقام ہے اسی لئے بہتان کو اِفک کہتے ہیں۔

۳۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ان چاروں حضرات نے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کی روایت کی ہے جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا۔ چونکہ ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا، لہٰذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ الفاظ کو جو اس نے مجھ سے بواسطہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ انکا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ساتھ جاتی چنانچہ ایک غزوہ میں جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکل گئی جبکہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا پس میں پردے کے ساتھ ہودج میں سوار کرائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ
أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى
إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ
الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ
فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ

شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي
فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ
فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ
قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ بِي
فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي
كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَ
كَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ
يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ
الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ
حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً
حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا
وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ
فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ
دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي
كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ
إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي
عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ
السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ
نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي
قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ

گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا یہاں تک کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ
کے قریب پہنچ گئے تو اس منزل سے رسول اللہ نے رات کے وقت چلنے کا
حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں قضائے حاجت
کے لیے لشکر سے دور چلی گئی جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی
اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ظفار یمنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر
گیا تھا پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لیے واپس لوٹی اور مجھے
اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کے سپرد
مجھے سوار کرنے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے
ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور
وہ یہی سمجھے کہ میں ہودے کے اندر ہوں۔ ان دنوں عورتیں بھی کم و
ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادہ اور غیر مرغن ہوتی تھی۔ ان
لوگوں کو ہودے کے اٹھاتے اور اونٹ پر رکھتے وقت اس میں بھی اس کا
ہلکا پن محسوس نہ ہوا کیونکہ میں نو عمر لڑکی تھی پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور
چل دیے۔ ہار مجھے اس وقت ملا جب لشکر اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ
لشکر والوں میں اس وقت کوئی پکارنے والا تھا اور نہ جواب دینے والا۔ پس
میں اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو
میری تلاش میں ادھر آئیں گے۔ میں اسی انتظار میں وہاں بیٹھی ہوئی
تھی میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت صفوان
بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت
میرے نزدیک آئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سو رہا ہے۔
پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل
ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا پس میں ان کی زبان سے
انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی۔ میں نے انہیں
دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپا لیا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی گفتگو کی
اور نہ میں نے کلمات انا للہ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی
سنا۔ وہ اپنی سواری سے اترے، اس کے پیر کو دبائے رکھا پس میں کھڑی
ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے
لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دوپہر کو جا پہنچے لشکر میں

حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ
وَ وَاللّٰهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ
كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ وَهَوٰى حَتّٰى أَنَاخَ
رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا
فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتّٰى
أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ
وَهُمْ نُزُوْلٌ قَالَتْ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَ
كَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
أُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهٗ كَانَ
يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهٖ عِنْدَهٗ فَيُقِرُّهٗ وَ
يَسْتَمِعُهٗ وَيَسْتَوْشِيْهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ
يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ
ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ
جَحْشٍ فِيْ نَاسٍ آخَرِيْنَ لَا عِلْمَ لِيْ بِهِمْ غَيْرَ
أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِنَّ كِبْرَ ذٰلِكَ
يُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ
عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ
إِنَّهُ الَّذِيْ قَالَ ۔

فَإِنَّ أَبِيْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ
حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ
أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ
يَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ أَنِّيْ لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرٰى
مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِيْ إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذٰلِكَ يَرِيْبُنِيْ وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ
حَتّٰى خَرَجْتُ حِيْنَ نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِيْ أُمُّ مِسْطَحٍ

جا پہنچے اور انہوں نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر
جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اور جس نے بہتان
کو سب سے زیادہ ہوا دی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ فرماتے
ہیں مجھے معلوم ہوا کہ جب اس بدبخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا
تو بڑی دلچسپی سے اس کا ذکر کرتا، اسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور
اسے رٹے رٹے سے سنتا اور بیان کرتا۔ حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں
کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت، حضرت مسطح بن
اثاثہ اور حضرت حمنہ بنت جحش کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا
علم نہیں ہے، ہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان لوگوں کی قیادت
عبداللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ عروہ فرماتے ہیں کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی
تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو برا بھلا
کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ
کہا ہے۔

ہیں فدا ماں باپ میرے آبرو پر مصطفیٰ
[illegible] حضرت پہ ہجت کی وفا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں
ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے متعلق چرچا ہوتا رہا
اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہوا لیکن یہ شک میری
تکلیف میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا لطف و کرم بیماری سے پہلے جیسا نہ دیکھا۔ میری بیماری کے
دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے،
سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے
تھے۔ پس یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اٹھائے ہوئے
طوفان بدتمیزی کا مجھے کوئی علم ہی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں
کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح کی والدہ ماجدہ کے ساتھ
رفع حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لئے
رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے

قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ
إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ
قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ
الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا
نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا
قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ
ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ
مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ ابْنُ
أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا
وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا
فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ
مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ
رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ
تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي
بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا
عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ
تِيكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَ
أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ
فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ
امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا
ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ
اللَّهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا
أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ

جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور
اہل عرب کی قدیم سے عادت یہی ہے کہ اس مقصد کے لئے جنگل میں
جاتے تھے۔ کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانا ہمارے
لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور ام مسطح
بنت ابو رہم بن عبد المطلب بن عبد مناف، ان کی والدہ صخر بن عامر
کی بیٹی اور حضرت ابو بکر صدیق کی خالہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے
کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب ہے۔ جب میں
والدۂ مسطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی جانب واپس لوٹی تو ام مسطح
کا پیر چادر میں الجھ گیا اور وہ گر پڑیں۔ پس انہوں نے کہا: مسطح کا
برا ہوا۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے
شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں
نے کہا: ارے بھولی بھالی! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے؟
یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں
نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو بیماری
بہت ہی بڑھ گئی۔ جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے، پس سلام کرکے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟
میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت
مرحمت فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس
خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ پس میں نے اپنی والدہ محترمہ
سے کہا: امی جان! لوگ کیا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا: اے بیٹی!
اس بات کا غم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی
عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں عموماً
ایسا فریب کرتی رہتی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعجب سے سبحان اللہ
کہا کہ لوگ اتنی بڑی بات منہ پر لانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں
ساری رات روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ صبح تک مجھے
نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت
اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی آنی رکی تھی تاکہ ان دونوں سے

أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ
الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيْرُهُمَا فِي فِرَاقِ
أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي
يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي
يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ
وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا
كَثِيْرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ
أَيْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ قَالَتْ
بَرِيْرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا
قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ
تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ
قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَهُوَ
عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِي
مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللّٰهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي
إِلَّا مَعِي قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي
عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْذِرُكَ
فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ
قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ
بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ
رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ
لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى

اپنی زوجہ مطہرہ کو چھوڑ دینے کے بارے میں پوچھیں اور مشورہ
کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر
تھے اور انہوں نے طہارت کی پاک دامنی سے بات معلوم کی تھی
کہنے لگے حضور کی اہلیہ محترمہ کے متعلق بھلائی کے سوا ہم کچھ بھی
نہیں جانتے۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ
آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں
باقی آپ اس لونڈی (حضرت بریرہ) سے دریافت فرمائیں وہ آپ کو
سچ سچ بتائے گی حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ!
کوئی بات دیکھی ہے؟ بریرہ عرض گزار ہوئیں کہ قسم اس ذات کی
جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے کوئی شک و شبہ
والی قطعاً کوئی بات نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں
بسا اوقات آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔
وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے پھر
عبداللہ بن ابی کی شکایت فرمانی چاہی جبکہ منبر پر جلوہ افروز تھے
تو آپ نے فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ
لے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی
قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا نیز جس
شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں
دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ۔ وہ فرماتی
ہیں کہ اس پر بنی عبدالاشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ
کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ کا بدلہ میں لوں گا
اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر
قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ
حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر خزرج والوں
میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے
چچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھی وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ
تھے یہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ ایک نیک آدمی تھا لیکن اس موقع پر ان کی

قَبِيلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ
يُقْتَلَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ
لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ
فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ
يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَ
سَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ
وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي
وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا
أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ
كَبِدِي فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي
فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا
فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ
دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا
فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي
مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا
يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا
فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتِ
أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ
فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً
فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِّي فِيمَا قَالَ فَقَالَ أَبِي وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي

حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا۔
خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ
آپ اسے قتل کر سکتے ہیں، اگر وہ آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو
قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر کھڑے
ہوگئے جو حضرت سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے
حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں ہم اسے ضرور قتل کریں گے
اور معلوم ہوگیا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لئے تو منافقوں کا دفاع
کر رہے ہیں۔ اس پر قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے
کے مقابل تن گئے اور خطرہ پیدا ہوگیا تھا کہ کہیں آپس میں دست و گریبان
نہ ہو جائیں اور رسول اللہ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ حضرت صدیقہ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر سب کو خاموش ہونے کے
لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں
اس روز بھی سارا دن روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمتے
تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے
پریشان خاطر تھے۔ مجھے برابر روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزرا
نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی یہاں تک کہ مجھے یہ گمان گزرنے
لگا کہ اتنا رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ اسی اثنا میں کہ میرے والدین
کریمین میرے پاس تشریف فرما تھے میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری
عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی اسے اجازت دی گئی تو
وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کرکے بیٹھ گئے۔ وہ
فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس
بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا نزول بھی بند تھا کہ میرے
متعلق کوئی حکم فرمایا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے
ہوئے کلمۂ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے
تمہارے متعلق یہ افواہ پہنچی ہے، اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب
اللہ تعالیٰ تمہیں بری فرما دیگا اور اگر تم گناہ میں ملوث ہوگئی ہو تو
اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا
اقرار کرکے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا
قَالَ قَالَتْ أُمِّي وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ
السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ
وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَا
تُصَدِّقُونِي وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي فَوَاللَّهِ لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ
مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ
تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَاللَّهُ يَعْلَمُ
أَنِّي حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلَكِنْ
وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا
يُتْلَى لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ
بِأَمْرٍ وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا
فَوَاللَّهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى
إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ
فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ
بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ
قَالَتْ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
لَا أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ
الْعَشْرَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي
قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ

حضرت صدیقہؓ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
فرما چکے تو میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ کو کوئی
جواب دیں۔ والد ماجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی
والدہ محترمہ سے گذارش کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
کا جواب دیں۔ میری والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے ذہن میں
نہیں آتا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پس میں
خود عرض گزار ہوئی۔ حالانکہ میں نو عمر لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں
نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا۔ بیشک خدا کی قسم، میرے علم میں
بھی وہ بات آگئی جو آپ حضرات نے سنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات
آپ کے دلوں میں سما گئی اور آپ نے اسے حقیقت سمجھ لیا تو اگر میں یہ کہوں بھی
کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور
اگر میں اس گناہ کا اعتراف کر لوں اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ میں اس سے پاک
ہوں تو فوراً میری تصدیق کی جائے گی۔ پس خدا کی قسم میری اور آپ حضرات کی مثال
حضرت یوسف کے والد محترم جیسی ہے جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ تو صبر اچھا اور
اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو (سورۂ یوسف آیت ۱۸)
پھر میں نے منہ دوسری جانب کر لیا اور میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور اللہ تعالیٰ جانتا
ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرما دیگا۔ لیکن
خدا کی قسم یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی
نازل فرمائے گا اور میری شان کے متعلق پڑھی جانے والی آیتیں اتریں گی کیونکہ میری حیثیت
اتنی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ ہاں مجھے یہ امید ضرور
تھی کہ اللہ جل مجدہ خواب میں رسول اللہ کو میری پاکدامنی دکھا دیگا۔ پس
خدا کی قسم، ابھی وہ ادھر ہی تھے کہ رسول اللہ جہاں ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے
اور گھر والے بھی باہر نہیں گئے تھے کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا
اور وہی حالت آپ پر طاری ہو گئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی
ثقالت کے باعث سردی کے دنوں میں بھی پسینہ موتیوں کی طرح جاری
ہو جاتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ مسرور تھے تبسم فرما رہے تھے چنانچہ سب سے
پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرما
دیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کر

ابْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ بَلٰى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِيْ فَقَالَ لِزَيْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

رسول خدا کا شکریہ ادا کروں یہیں عرض کرتا ہوں کہ خدا کی قسم میں تمہارا شکریہ کیوں ادا کروں میں تو صرف اللہ کا شکر ادا کروں گی جس نے آسمان سے میری پاکدامنی کا اعلان فرمایا ہے) ان کا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا بیشک جو لوگ بڑا بہتان باندھ لائے (سورۃ النور) دس آیتیں بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں میرے اس بہتان سے پاک قرار دیا ہے۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں قرابت کے باعث مسطح بن اثاثہ کے ساتھ مالی سلوک کیا کرتا تھا کیونکہ وہ قریبی تھے۔ پس میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ خدا کی قسم اب مسطح کے ساتھ کبھی بھی کوئی مالی سلوک نہیں کروں گا کیونکہ وہ بھی عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے والوں میں شامل ہو گئے تھے۔ پس ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النور آیت ۲۲) حضرت ابوبکر کہنے لگے کیوں نہیں خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرمائے۔ پس آپ حضرت مسطح کی اسی طرح مالی امداد فرماتے رہے جس طرح پہلے فرماتے تھے اور فرمایا کہ خدا کی قسم اب میں یہ کبھی بند نہیں کروں گا۔ رسول اللہ نے میرے متعلق حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا عائشہ کے بارے میں کیا خیال ہے یا اس کے بارے میں کیا دیکھا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو برائی سے بچاتی ہوں اور میں نے عائشہ میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم کی ازواج مطہرات میں سے حضرت زینب ہی میری ہمسری کیا کرتی تھیں تو اللہ نے پرہیزگاری کے باعث انہیں اس میں مبتلا ہونے سے بچا لیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ ان کی بہن حمنہ اس بارے میں ان کی حمایت میں تہمت لگانے والوں کے ساتھ مل کر ہلاکت میں پڑ گئی۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے ان حضرات سے پہنچی ہے۔

---

۳۶ — حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمْلٰى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ مِنْ حِفْظِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيْمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

زہری کا بیان ہے کہ ولید بن عبدالملک نے مجھ سے کہا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ حضرت علی بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تھی؟ میں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوا ہاں آپ کی قوم کے دو آدمیوں یعنی ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا حضرت علی میرے بارے میں خاموش رہے تھے پس یہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے پھر یہی بتایا اور کہا کہ خاموش ہی رہے تھے۔ اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے اور پرانے

لهما كان علي مسلما بلا شك فيه وعليه كان في أصل العتيق كذلك.

۱۳۰۷ ـ حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبو عوانة عن حصين عن أبي وائل قال حدثني مسروق بن الأجدع قال حدثتني أم رومان وهي أم عائشة قالت بينا أنا قاعدة أنا وعائشة إذ ولجت امرأة من الأنصار فقالت فعل الله بفلان وفعل فقالت أم رومان وما ذاك قالت ابني فيمن حدث الحديث قالت وما ذاك قالت كذا وكذا قالت عائشة سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم قالت وأبو بكر قالت نعم فخرت مغشيا عليها فما أفاقت إلا وعليها حمى بنافض فطرحت عليها ثيابها فغطيتها فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما شأن هذه قلت يا رسول الله أخذتها الحمى بنافض قال فلعل في حديث تحدث به قالت نعم فقعدت عائشة رضـ فقالت والله لئن حلفت لا تصدقوني ولئن قلت لا تعذروني مثلي ومثلكم كيعقوب وبنيه والله المستعان على ما تصفون قالت وانصرف ولم يقل شيئا فأنزل الله عذرها قالت بحمد الله لا بحمد أحد ولا بحمدك.

۱۳۰۸ ـ حدثني يحيى حدثنا وكيع عن نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة عن عائشة رضـ كانت تقرأ إذ تلقونه بألسنتكم وتقول الولق الكذب قال ابن أبي

اصل نسخے میں مسلما ہی کا لفظ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ بھی کہ اسی دوران ہمارے پاس انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا۔ حضرت ام رومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا بھی اس بہتان کے گھڑنے والوں میں سے ہے۔ دونوں نے دریافت کر لیا کہ کیسا بہتان؟ پھر اس نے بہتان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا۔ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات سنی ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابوبکر نے بھی سنی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ بیہوش ہو کر گر پڑیں اور جب انہیں ہوش آیا تو لرزے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے اوپر کپڑا ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! اسے لرزے کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے۔ فرمایا شاید اس تہمت کے باعث ہے جو گھڑی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ پس عائشہ صدیقہ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں کہ بخدا! اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو میرا عذر قبول نہیں کریں گے۔ پس میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت کے بارے میں آیتیں نازل فرما دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا کہ مجھ پر اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور کسی نے بھی نہیں، یہاں تک کہ آپ نے بھی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب اِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ پڑھتیں تو فرمایا کرتیں کہ یہ لفظ وَلْق سے نکلا ہے جس کا مطلب جھوٹ ہے، یعنی جب تم ایسی جھوٹی بات اپنی زبانوں پر لاتے تھے (سورۃ النور آیت ۱۵) حضرت

مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا.

۱۳۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي قَالَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا.

۱۴۰ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ

وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ أَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت زیادہ علم تھا کیونکہ یہ ان کے متعلق ہی تو نازل ہوئی تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا۔ تم انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار مکہ سے میدان شاعری میں مقابلہ کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب کو کدھر لے جاؤ گے۔ عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے گوندھے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسان کو برا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔ رضی اللہ عنہم وارضاہم۔

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنا رہے تھے چنانچہ انہوں نے تشبیب کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا۔

زبان عفیفہ و سنجیدہ و نکوکار

نہیں ہے سیدہ کو غیبت سے سروکار

حضرت عائشہ صدیقہ نے ان سے فرمایا۔ لیکن آپ ایسے نہیں ہیں۔ مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں اندھا ہو جانے سے اور کونسا عذاب سخت ہے۔ لیکن یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو شاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی

بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۳۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِيْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ وَكَافِرٌ بِيْ.

۱۳۲ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ.

۱۳۳ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

ہجو کیا کرتے تھے۔

غزوہ حدیبیہ اور بیعت رضوان

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (سورۃ الفتح آیت ۱۸)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۶ھ میں) سفر پر نکلے۔ تو دوران سفر رات کے وقت بارش ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں نماز پڑھا دی تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر بھی کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے، اللہ کے برسانے سے اور اللہ کے فضل سے بارش برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی، تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور میرا منکر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور سارے ہی ذی القعدہ کے مہینے میں کئے ماسوائے اس کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں، دوسرا اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جبکہ آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ میں اور چوتھا (ذی الحجہ میں) جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے رہے۔

قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ.

دیگر اصحاب رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں نے نہیں باندھا تھا (رضی اللہ عنہم)۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ تَعُدُّوْنَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرات کہا کرتے تھے فتح سے فتح مکہ مراد لیتے ہیں جب کہ فتح مکہ کے فتح ہونے میں کوئی شبہ نہیں لیکن حدیبیہ کے روز جو بیعت رضوان ہوئی ہم مذکورہ فتح اس کو شمار کرتے ہیں۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے۔ جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو کیا، کلی فرمائی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔ اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

ف: ان احادیث میں بیعت رضوان کے متعلق کئی باتیں ملیں۔ پہلی بات یہ کہ بعض صحابہ کے بعد بیعت رضوان والے اصحاب باقی ساری امت سے افضل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کی تعداد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایتوں کے مطابق چودہ سو، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق تیرہ سو اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق چودہ سو تھی اور ۱۳۴۹ اور ۱۳۰۱ کے مطابق پندرہ سو افراد تھے۔ تیسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اس موقع پر حدیبیہ کنوئیں یا گڑھے میں پانی ختم ہو گیا۔ صحابہ کرام سخت مشکل میں پھنسے، صورت حال کی بارگاہ رسالت میں شکایت کی۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پانی والی اس مشکل کا حل عنایت فرمایا۔ آپ نے صحابہ کرام کو پانی کس طرح عطا فرمایا اس کا ذکر ان متعلقہ احادیث میں مختلف وارد ہوا ہے۔ مثلاً:

۱۔ حدیث ۱۳۱۴ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے: حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے۔ جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا۔ وضو کیا۔ کلی فرمائی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔ اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔"

۲۔ حدیث ۱۳۱۵ میں ان سے یوں روایت ہے: ———— جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے۔ اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا، پھر دعا کی، اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سواریاں کوچ کرنے تک سیراب ہوتے رہے۔

۳۔ حدیث ۷۰۹ کے اندر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یوں ہے ـــــ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا پس فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔

۴۔ بخاری شریف کی اسی جلد میں اس واقعہ کے متعلق حدیث ۳ میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم کی روایت میں یوں ہے آپ نے اسے (قصواء کو) اٹھایا تو وہ چل کر حسب سابق رواں دواں ہو گئی یہاں تک کہ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا کہ وہ ختم ہو گیا، لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

ان احادیث میں اس موقع پر آپ نے شمع رسالت کے پروانوں کو جس طرح پانی مرحمت فرمایا اس کے تین طریقے مذکور ہوئے ہیں ـــــ (۱) آپ نے ایک برتن میں کچھ پانی لیا اور کنوئیں میں ڈالا اور کنواں پانی سے بھر گیا ـــــ (۲) آپ نے برتن میں دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے کرم سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے ـــــ (۳) آپ نے شکایت کرنے والوں کو تیر مرحمت کر کے فرمایا کہ اسے حدیبیہ کے گڑھے میں ڈال دو۔ یہی کیا گیا تو اس تیر سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر یقیناً ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہوگا تو ان تینوں میں سے کس کو درست طریقہ شمار کیا جائے اور کن دو کی تکذیب کر دی جائے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جلالتِ شان اور بخاری شریف کے راویوں کی ثقاہت کا جو مقام ہے اور جانا جاتا ہے اس کے پیش نظر تینوں طریقوں کی تصدیق لازم آتی ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہوگا تو باقی دو کی حیثیت محض افسانوی رہ جاتی ہے اور اگر کسی ایک کا حتمی تعین نہ کر پانے کے باعث تینوں کی تکذیب ہونے لگتی ہے۔ ایسے حالات میں عام آدمی اس ایک طریقے کو معلوم کرنے اور تینوں میں مطابقت کرنے سے یقیناً عاجز رہ جائے گا۔ ایسے موقع پر اس کے لیے چارۂ کار نہیں کہ وہ ماہرین حدیث یعنی آئمہ حدیث میں سے کسی ایک کا سہارا لے۔ چنانچہ وہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الباری سے اپنی مشکل حل کر سکتا ہے یا امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عمدۃ القاری کا سہارا لینے پر اپنے دل و دماغ سے شکوک نکال سکے گا یا امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ارشاد الساری سے مدد حاصل کر کے مراد پا لے گا۔

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ - (۱۶: ۴۳) کا یہی مطلب ہے اور یہی تقلید کی شرعی ضرورت ہے کہ جو بات نہ جانتے ہو جاننے والوں سے پوچھ لیا کرو۔ مسائل میں جہاں بات ٹکراتی ہے وہاں آئمہ مجتہدین پر بات ختم ہوتی ہے۔ ان حضرات میں سے کسی ایک کے فیصلے کو مانے بغیر چارہ نہیں۔ اسی سے نظم ملت قائم رہ سکتا ہے اور اتحاد امت کی خاطر یہ شرعی ضرورت ہے جس کی افادیت سے انکار کرنا ملت اسلامیہ کی بدخواہی اور ملّی کی پیشین ہوگا جو لوگوں اور آئمہ مجتہدین سے منہ موڑ کر مجتہد مطلق بنے یا عوام الناس کو دعوت دے کہ بزرگوں کا علمی سہارا نہ لو بلکہ قرآن

وہ حدیث پر بجز کوئی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق عمل کرے تو یہ مقتدر صحابہ کے اتحاد کو توڑنا اور گروہ بندی کا پھاٹک کھولنا ہے جس پر عمل کرنے والا حیرت کی وادیوں میں شتر بے مہار کی طرح پھرے گا سمجھ سکتا ہے کہ احادیث میں ایسے اختلافات دیکھ کر یہ بے دلیل ہو جائے اور منکرین حدیث کی مجلس میں جا گھسے۔ پروردگار عالم ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے اور بزرگوں کے فیوض و برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

۳۱۵ - حَدَّثَنِيْ فَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ اَوْ اَكْثَرَ فَنَزَلُوْا عَلٰى بِئْرٍ فَنَزَحُوْهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْبِئْرَ فَقَعَدَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد یا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے۔ پس ہم نے ایک کنویں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنویں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے پس آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سواریاں کوچ کرنے تک سب سیراب ہوتے رہے۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ بِهٖ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں (سالم بن ابی الجعد) نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

١٣١٧۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ۔

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم (حدیبیہ میں) چودہ سو افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر نے خود بتایا ہے کہ جب حدیبیہ کے روز ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ اس کی ابوداؤد، قرہ نے قتادہ سے روایت کی ہے نیز محمد بن بشار، ابوداؤد اور شعبہ سے بھی مروی ہے اور دونوں ذیلی سندیں ہیں جبکہ اصل سند یہ ہے۔ صلت بن محمد، یزید بن زریع، سعید بن ابوعروبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی۔

١٣١٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے۔ اگر آج میں بصارت سے محروم نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو افراد کی روایت اعمش، سالم نے حضرت جابر سے کی ہے۔ عبداللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اسی طرح محمد بن بشار، ابوداؤد سے شعبہ نے روایت کی ہے۔

١٣١٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِمْ شَيْئًا۔

قیس بن ابوحازم نے حضرت مرداس بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا یہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی کہ قیامت کے نزدیک نیک افراد یکے بعد دیگرے اٹھالئے جائیں گے اور ان کے بعد ایسے بیکار لوگ رہ جائیں گے جیسے کھجوروں میں گلی سڑی کھجوریں یا جَو کا چھلکا اور بارگاہ رب العزت میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ.

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا، کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ کتنی دفعہ میں نے سفیان سے یہ حدیث سنی اسے شمار نہیں کر سکتا یہاں تک کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے زہری کا ہار ڈالنے اور کوہان چیرنے کا ذکر یاد نہیں رہا ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جوئیں میرے سر سے چہرے پر گر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں ہوتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہوا تھا کہ روکے جائیں گے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرما دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا تو حضرت عمر کو ایک نوجوان عورت ملی جو کہنے لگی اے امیر المومنین! میرا خاوند فوت ہو گیا اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم میرے پاس کھانے کا کوئی بندوبست نہیں کہ میں

وَاللّٰهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هٰذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ.

انہیں کھالے گی۔ نہ ان کی کوئی اندوختہ زمین ہے اور نہ کوئی دودھ کا جانور، پس مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ بھوکوں نہ مر جائیں۔ میں حضرت خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے والد محترم حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس حضرت عمر اس کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے۔ پھر فرمایا مرحبا تیرا نسب تو قریبی ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور اونٹ کی طرف گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج کی دو بوریاں رکھوا دیں، کچھ نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اندر رکھ دیئے اور اونٹ کی نکیل اس عورت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک آدمی کہنے لگا اے امیر المومنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا تجھے تیری ماں روئے، اللہ کی قسم میں نے اس کے والد اور بھائی کو دیکھا کہ دونوں ایک قلعے کا کافی عرصہ محاصرہ کیے رہے پھر ہم نے اسے فتح کر لیا اور صبح کو ہم ان دونوں کا حصہ وصول کر رہے تھے (کیونکہ وہ شہید ہو چکے تھے)

١٢٢٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُودٌ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا بَعْدُ.

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی) کو دیکھا ہے۔ جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔ محمود بن غیلان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری دفعہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

١٢٢٣۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي

طارق بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے گیا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کونسی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی تھی جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ پس میں حضرت سعید بن مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن

أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو بھول گئے لیکن آپ حضرات کو معلوم ہے، حالانکہ آپ پھر آپ ہی ان سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں۔

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا.

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی طرف گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا.

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ جو بیعت رضوان والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والد محترم نے آپ کی بارگاہ میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ جنگ حرہ میں لوگ عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن زید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر۔ انھوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قِيلَ: عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ.

وسلم کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔ یہ حدیبیہ میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم فائدہ حاصل کرتے۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حدیبیہ کے روز آپ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ.

علاء بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا آپ کتنے خوش نصیب ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔ فرمایا اے بھتیجے! تمہیں کیا معلوم کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا ہے۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ (ان حضرات کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انا فتحنا لک فتحا مبینا کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ مبارک بشارت تو

قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَعَنْ مَجْزَأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ

آپ کے لئے ہے لیکن ہمارے لئے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے"۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ گیا اور پوری حدیث حضرت قتادہ سے بیان کی جب میں واپس لوٹا اور اس کا ان سے ذکر کیا تو فرمایا کہ انا فتحنا لک کی یہ تفسیر حضرت انس سے اور ھنیئا مریئا کا بیان حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

مجزاۃ بن زاہر اسلمی اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لئے میں نے ہانڈی چولہے پر چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں۔ مجزاۃ سے روایت ہے کہ ایک بزرگ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا اسم گرامی حضرت اہبان بن اوس تھا ان کے گھٹنے میں تکلیف تھی چنانچہ جب وہ سجدے میں جاتے تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

بشیر بن یسار نے حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب شجرہ کے پورا سے ستو پی کر گذر اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابو جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے کہ کیا وتر نماز کا توڑ کر پڑھنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر کی پوری نماز پڑھ لو

تُرَى مِنْ أَخِيرٍ.

۱۳۴۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا.

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ

تو آخری حصے میں نہ پڑھو۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک رات حضرت عمر بن خطاب آپ کے ہمراہ چل رہے تھے پس حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات دریافت کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری مرتبہ پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ تیسری مرتبہ عرض گزار ہوئے تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ اے عمر! تجھے تیری ماں روئے تو نے تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش پیش کی لیکن ہر دفعہ تجھے جواب سے محروم رکھا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔ مجھے یہ ڈر تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے پکارا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ ڈرا کہ شاید میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو گئی۔ پھر میں نے رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی (سورۃ الفتح) جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی۔

سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہی تھی اور بعض حصے میں بھول گیا تھا۔ تو معمر نے مجھے پوری یاد کروا دی اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے۔ دونوں میں سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر نکلے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور

وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا
لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ
أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ
جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَ
هُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ
وَمَانِعُوكَ فَقَالَ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَ
ذَرَارِيِّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ
يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا
الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا
حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا
عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ
اللّٰهِ:

۱۳۳۹ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ
حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ
مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ ابْنَ
مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ
الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ
بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى

کو ہار پہنایا یا کوہان چیر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمرے
کا احرام باندھ لیا پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک شخص (بسر بن سفیان)
کو قریش کی خبر لانے کے لئے بھیجا یہاں تک کہ جب غدیر اشطاط کے
مقام پر پہنچے تو جاسوس نے آکر بتایا کہ قریش آپ کے لئے جمع ہو چکے
ہیں اور انہوں نے آپ کی خاطر بہت سے لشکر اکٹھے کر لئے ہیں۔
وہ آپ سے لڑیں گے بیت اللہ سے روکیں گے اور سد راہ بننے کے لئے
تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا، لوگو مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال میں کیا
مجھے کافروں کے اہل و عیال پر یلغار کر دینی چاہیے جو ہمیں
بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں، اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے
لئے آگے بڑھے تو خدائے عزوجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے
جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں
ایسا چھوڑیں گے جیسے لڑائی سے بھاگے ہوئے۔ حضرت ابو بکر
عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اپنے گھروں سے بیت اللہ کا قصد
کر کے نکلے ہیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے لڑنے کے لئے
نہیں آئے۔ پس آپ اسی کی جانب قدم بڑھائیں اور
جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑنے کے لئے تیار
ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا اللہ کا نام لے کر
چل پڑو۔ (یعنی حضرت ابو بکر کی رائے سے آپ نے اتفاق
فرماتے ہوئے چلنے کا حکم فرما دیا)

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ انہوں نے مروان بن حکم اور
حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے سنا۔ دونوں حضرات
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حدیبیہ کی خبر دیتے
ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے حوالے سے جو
مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب حدیبیہ
کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن عمرو کے
درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا جو ایک معین مدت
کے لئے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوانی
چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آ جائے اگرچہ وہ
آپ کا دین ہی قبول کر لے، تب بھی آپ اسے ہماری طرف

قَضِيَّةَ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ
وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا
وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ
يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا عَلَى ذَلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَ
امْتَعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ
أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ
سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ
الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ
عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ
حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ
مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ
الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ
رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ

لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو
اس شرط کو رکھوائے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے معاہدہ و تصفیہ کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا، حالانکہ
اس کا یہ طرزِ عمل مسلمانوں پر گراں گزر رہا تھا اور وہ ناراضگی
کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ اس پر کافی گفتگو ہوتی
رہی، جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہ شرط بھی لکھوا دی اور حضرت ابوجندل بن سہیل کو
ان کے والد سہیل بن عمرو کی جانب اسی روز لوٹا دیا۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص بھی آتا
اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرۂ اسلام ہی میں آ جاتا۔
اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں،
جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں،
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے
آئیں اور وہ بالغ تھیں۔ پس اس کے رشتہ دار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے
کہ اسے ہماری طرف لوٹا دیا جائے، یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل
فرمائی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر
نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا امتحان لیا کرتے تھے، اس
ارشادِ خداوندی کے تحت "اے غیب کی خبریں بتانے والے
(نبی) جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں"۔ ابن شہاب اپنے
چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں مشرکین کی جانب
وہ مہر لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے اپنی
بیویوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت

إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ.

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ. وَقَالَ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ

ابو بصیر سے پھر ان کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ (جب حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن زبیر سے یزید پلید کی حمایت میں برسرپیکار تھا) میں عمرہ کے ارادے سے نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو پھر وہی کچھ کروں گے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں کیا تھا۔ پس انہوں نے بھی عمرے کا احرام باندھ لیا کیونکہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا تھا جب کفار قریش آپ کے راستے میں (حدیبیہ کے سال) حائل ہوئے تھے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ بیشک تمہیں اللہ کے رسول کی پیروی بہتر ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۲۱)

عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ہم نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گزارش کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بعض صاحبزادے ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سال عمرے کے لئے نہ جائیں کیونکہ یہاں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حدیبیہ کے سال) نکلے تھے تو کفار قریش حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچنے دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو ذبح فرمایا اور سر مبارک منڈوایا نیز آپ کے صحابہ کرام نے بھی سر منڈائے پھر انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔

اور پر واجب کر لیا ہے۔ اگر لوگ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہوئے تو میں طواف کروں گا اور اگر وہ حائل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) کیا تھا۔ تھوڑی دیر تو آپ چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اوپر واجب کر لئے ہیں۔ پس انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی ہی سعی کی یہاں تک کہ دونوں کا احرام کھول دیا (یعنی ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو حج اور عمرہ دونوں کا احرام کھول دیا)

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ

نافع کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عمر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا (رضی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے روز حضرت عبداللہ کو ایک انصاری عورت سے گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تاکہ بوقت ضرورت اس پر سوار ہو کر جہاد کر سکیں اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے لیکن حضرت عمر کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ پس حضرت عبداللہ نے پہلے بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر اس وقت جنگ کے لئے مسلح ہو رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ چل دیئے اور حضرت عبداللہ بھی ساتھ تھے اور دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس یہ ہے اصل بات جس کا بعض لوگوں نے یوں بتنگڑ بنا لیا کہ حضرت ابن عمر اپنے والد حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لیکن درختوں کے سائے میں

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ.

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ

ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ جا کر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کر رہے ہیں تو میں نے بیعت کر لی۔ جب میں اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جا کر بیعت کر لی۔

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم اہل مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے تاکہ کوئی شخص آپ کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن حنیف جنگ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کی وجہ اور حالات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی رائے پر نازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ کے دن ابو جندل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے بس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کر دیتا لیکن اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی مشکل کام کے لیے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں تو وہ آسان ہو گیا اور اس کا نتیجہ نکلا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے لیکن اب ہم ایک گوشے سے فساد کو روکتے ہیں تو دوسرے گوشے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کے باعث کچھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم اس گتھی کو کیسے سلجھائیں (حالات کچھ ایسے) دور پیچ ہو گئے تھے کہ بڑے سے بڑے تدبیر

مَاأَدْرِي كَيْفَ تَأْتِي لَهُ.

حضرات بھی انہیں پگھلانے سے گزر کر معبود شمار کرنے لگے تھے)۔

١٣٣٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هٰذَا بَدَأَ.

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو اپنا سر منڈوا لو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کونسی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

١٣٣٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جوئیں چہرے پر گرتی تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، اسی بارے میں تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ (فدیہ) دے روزے یا خیرات یا قربانی (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۶)۔

بَابُ ٥٠٣ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

عکل اور عرینہ قبائل کا ذکر۔

١٣٣٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں آئے اور نبی کریم

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ.

۱۳۲۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ ہم دودھ دینے والے جانور رکھتے ہیں کھیتی باڑی کرتے ہیں اور یہ مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چند دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور وہاں ان اونٹنیوں کے دودھ وغیرہ پر گزر اوقات کرتے رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب مقام حرہ کے نزدیک پہنچے تو اسلام سے منحرف ہو کر پھر کافر ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹنیوں کو لے کر دوڑ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس کرتوت کی خبر پہنچی تو آپ نے انہیں پکڑنے کے لئے کچھ آدمی روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی جائیں، ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرہ کے نزدیک ہی انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ اسی اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس کے بعد خیرات کرنے پر زیادہ زور دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان، حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابو کثیر، ایوب، ابو قلابہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

حجاج صواف کا بیان ہے کہ مجھ سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی جو ابو قلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور شام کے اندر ان کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ حق ہے

بِالشَّامِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوْا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهٖ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاَيْنَ حَدِيْثُ اَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ اِيَّايَ حَدَّثَهٗ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور آپ سے پہلے خلفاء نے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابو قلابہ اس وقت تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے پس عنبسہ بن سعید نے کہا کہ عرینہ قبیلے والوں کے متعلق حضرت انس کی حدیث کدھر جائے گی؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبدالعزیز بن صہیب نے جو حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے اور ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اس میں عکل ہے پھر پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

بفضلہ تعالیٰ سولھواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَرَدِ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ

۱۳۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ. الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ. وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً. قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

۱۳۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

غزوہ ذات القرد - یہ غزوہ ان لوگوں سے ہے جو غزوہ خیبر سے تین روز پہلے رسول خدا کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے بھی پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قرد کے مقام پر چرا کرتی تھیں۔ اسی اثنا میں مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ایک غلام ملا اور اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ انہیں کون لے گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بنی غطفان کے لوگ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صباحاہ کہہ کر تین مرتبہ بلند آواز نکالی۔ پس مدینہ منورہ کے ہر گوشے میں بسنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں ان لوگوں کی جانب لپکا یہاں تک کہ انہیں جا لیا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ پس میں نے تیر چلانے شروع کر دیئے اور تیر اندازی کرتے وقت یہ کہتا رہتا میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ آج ہلاکت کا دن ہے یہی رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان کی تیس چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم بھی تشریف لے آئے اور کچھ حضرات آپ کے ہمراہ تھے۔ میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ! میں نے انہیں پانی نہیں پینے دیا اور وہ پیاسے تھے۔ بس ابھی ان کے تعاقب میں کچھ حضرات کو روانہ فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا اے ابن اکوع! جب تم نے انہیں پکڑ لیا تو اب نرمی اختیار کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ نے

غزوہ خیبر

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت سوید بن نعمان نے

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَلُثِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

١٣٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ ؎

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا ۔ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ۔ إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا ۔ قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ

انہیں بتایا کہ وہ غزوہ خیبر کے لئے نبی کریم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے قریب پہنچے جو خیبر کے بالکل نزدیک ہے تو نماز عصر پڑھی پھر آپ نے کھانا منگایا تو وہ لوگوں سے طلب فرمایا۔ کسی کے پاس ستوؤں کے علاوہ اور کچھ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے ستو گھول لئے گئے۔ پس آپ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر نماز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھی لیکن دوبارہ وضو نہیں کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے میرے بھائی حضرت عامر سے کہا اے عامر آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر آدمی تھے چنانچہ وہ نیچے اتر گئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے ؎

اے اللہ اگر تو فرماتا نہ ہم پر مہرو کرم کیسے ہی سکتے تھے ہم بندے طاعت گذار
زندگی بھر ہیں یہ قرباں ہم ہوتے ہیں جو دشمنوں کے مقابل تو کہیں صبر و قرار
ہم پہ نازل کر سکینہ اے رب غفور۔ کافر جو کردیں ہلچل سے یا ہم مددگار
جب آ کے ہم پہ ہو جاتے ہیں ظالم بار بار

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔ پھر ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگا کہ ان کے لئے شہادت واجب ہو گئی یا نبی اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کر لینے دیتے۔ بہر حال ہم خیبر پہنچ گئے اور ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران زاد راہ کی قلت کے باعث بھوک نے ہمیں خوب تنگ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جس روز ہم فتحیاب ہوئے اس روز شام کو ہم نے بڑی آگ جلائی تو نبی کریم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے اور تم کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا گوشت۔ دریافت کیا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کا۔ نبی کریم نے فرمایا۔ یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کیا گوشت

سيفُ عامرٍ قصيرًا فتناول به ساقَ يهوديٍّ ليضربَه ويرجعُ ذبابُ سيفِه فأصاب عينَ ركبةِ عامرٍ فمات منه. قال فلما قفلوا قال سلمة رآني رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وهو آخذٌ بيدي قال ما لك قلت له فداك أبي وأمي زعموا أن عامرًا حبط عملُه قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم كذب من قاله إن له لأجرين وجمع بين إصبعيه إنه لجاهدٌ مجاهدٌ قلَّ عربيٌّ مشى بها مثلَه. حدثنا قتيبة حدثنا حاتم قال نشأ بها۔

پھینک کر پنڈلیاں دھو ڈالیں، فرمایا چلو اس طرح کرو۔ جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی اس لیے جنگ میں انہوں نے تلوار سے ایک یہودی کی پنڈلی پر چوٹ لگانی چاہی لیکن اچٹ کر اس کی دھار ان کے اپنے گھٹنے کی چپنی پر لگی جس کے باعث یہ جاں بحق ہو گئے۔ حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ جب واپس لوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر رسول اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا میرے ماں باپ آپ پر قربان بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا اس نے غلط کہا بے شک ان کے لیے تو دوگنا اجر ہے۔ پھر دونوں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا وہ راہِ خدا میں جانفشانی کرنے والا مرد

۳۵۳۔ حدثنا عبدُ الله بنُ يوسف أخبرنا مالكٌ عن حُميدٍ الطويلِ عن أنسٍ رضي الله عنه أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم أتى خيبرَ ليلًا وكان إذا أتى قومًا بليلٍ لم يُغِرْ بهم حتى يُصبحَ فلما أصبح خرجت اليهودُ بمساحيهم ومكاتلِهم فلما رأوه قالوا محمدٌ والله محمدٌ والخميسُ فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم خربت خيبرُ إنا إذا نزلنا بساحةِ قومٍ فساء صباحُ المنذَرين. أخبرنا صدقةُ بنُ الفضل أخبرنا ابنُ عيينةَ حدثنا أيوبُ عن محمدِ بنِ سيرين عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال صبَّحنا خيبرَ بُكرةً فخرج أهلُها بالمساحي فلما بصُروا بالنبيِّ صلى الله عليه وسلم قالوا محمدٌ والله محمدٌ والخميسُ فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم الله أكبر خربت خيبرُ إنا إذا نزلنا بساحةِ قومٍ فساء صباحُ المنذَرين فأصبنا من لحومِ الحُمُرِ فنادى منادي النبيِّ صلى الله عليه وسلم إن الله ورسولَه ينهيانكم عن لحومِ الحُمُرِ فإنها رجسٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت خیبر کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ رات کو پہنچتے تو صبح تک ان لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب صبح کے وقت یہودی اپنی کدالیں اور تھیلے وغیرہ لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد، خدا کی قسم محمد اور ان کی فوج۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان ڈرائے ہوؤں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے مقام پر پہنچے صبح ہوئی تو وہاں کے باشندے اپنی کدالیں وغیرہ لے کر باہر نکلے لیکن جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد خدا کی قسم محمد اور ان کی فوج۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان ڈرائے ہوؤں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

۳۵۴۔ حدثنا عبدُ الله بنُ عبدِ الوهاب حدثنا عبدُ الوهاب حدثنا أيوبُ عن محمدٍ عن أنسِ بنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه جاء فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثانية فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثالثة فقال أفنيت الحمر فأمر مناديا فنادى في الناس إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الأهلية فأكفئت القدور وإنها لتفور باللحم.

۱۲۵۵ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الصبح قريبا من خيبر بغلس ثم قال الله أكبر خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين فخرجوا يسعون في السكك فقتل النبي صلى الله عليه وسلم المقاتلة وسبى الذرية وكان في السبي صفية فصارت إلى دحية الكلبي ثم صارت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فجعل عتقها صداقها فقال عبد العزيز بن صهيب لثابت يا أبا محمد آنت قلت لأنس ما أصدقها فحرك ثابت رأسه تصديقا له.

۱۲۵۶ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول سبى النبي صلى الله عليه وسلم صفية فأعتقها وتزوجها فقال ثابت لأنس ما أصدقها قال أصدقها نفسها فأعتقها.

۱۲۵۷ - حدثنا قتيبة حدثنا يعقوب عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم التقى هو والمشركون فاقتتلوا فلما مال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عسكره ومال الآخرون إلى عسكرهم وفي أصحاب رسول الله صلى الله عليه

گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ خاموش رہے وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ اس دفعہ بھی خاموش رہے۔ وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور کہنے لگا اب تو گدھے کا گوشت کھا کر ختم بھی کر دیا گیا پس آپ نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی کر دو کہ اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور اس وقت گدھوں کا بہت سا گوشت پکایا جا رہا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے نزدیک صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ادا کی پھر فرمایا اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی صبح خراب ہو جاتی ہے یعنی قسمت پھوٹ جاتی ہے یہ سنکر اہل خیبر گلی کوچوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم نے لڑنے کے قابل یہودیوں کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیہ بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں پھر وہیں نبی کریم کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آزادی ہی ان کا مہر قرار پائی۔ عبد العزیز بن صہیب نے ثابت سے دریافت کیا کہ ابو محمد آپ نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا؟ انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا سر ہلایا۔

عبد العزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا نبی کریم نے حضرت صفیہ کو قید کیا تھا پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا پس ثابت نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر تو آپ ہی تھیں کیونکہ انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی جب وہ وقت تمام ہوا رسول اللہ اپنے لشکر میں اور دوسرے اپنی افواج میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جو ایک ایک کافر کو دیکھتا تو پیچھا کرتا اور انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ اس کی بہادرانہ سرگرمی دیکھ کر بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے

وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

١٣٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا دوسرا کوئی نہیں دکھا سکا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن ہے وہ دوزخی۔ پس ہم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ اس کے ساتھ نکلے جب وہ ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہر جاتے اور جب وہ دوڑتا تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس دوران مجاہد شخص کو ایک گہرا زخم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اپنا سارا بوجھ تلوار پر ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس نگرانی کرنے والا شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے تو یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس کی حقیقت میں معلوم کروں گا۔ پھر میں اس کی جستجو میں اس کے ساتھ رہا پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اور اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی تلوار کی مٹھی زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان رکھی پھر اس پر اپنا سارا بوجھ ڈال کر خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے بارے میں فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب جوانمردی دکھائی بالآخر کار سخت زخمی ہو گیا پس بعض حضرات کو فرمان رسالت میں شک گزرنے لگا لیکن جب اس آدمی کو زخموں کی تکلیف نے بے قرار کیا تو اس نے اپنے ترکش میں ہاتھ ڈال کر تیر نکالا اور اپنے گلے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی سے بارگاہ رسالت کی جانب دوڑے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد گرامی کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے گلے میں تیر گھونپ کر خودکشی کر لی ہے آپ نے فرمایا اے فلاں!

صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ قُمْ يَا فُلَانُ فَأَذِّنْ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شَبِيبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھڑے ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہو گا مگر ایمان والا، بیشک اللہ تعالیٰ فاجر آدمی کے ذریعے بھی دین کی مدد فرماتا ہے۔ اسی طرح معمر، زہری، شبیب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خیبر میں نبی کریم کے ہمراہ موجود تھے۔ ابن مبارک، یونس، زہری، سعید بن مسیب نے نبی کریم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ اسی طرح صالح، زہری، زبیدی، زہری، عبدالرحمٰن بن کعب، عبیداللہ بن کعب نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے خبر دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک تھے۔ زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، سعید بن مسیب نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔ (مذکورہ اسناد میں یہ واقعہ غزوہ خیبر کا بیان کیا گیا ہے جبکہ بعض روایات میں غزوہ حنین کا بتایا ہے)۔

ف: اس حدیث سے اشارۃً معلوم ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے متعلق بتا دیا ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی۔ اسی وجہ سے تو آپ نے حاضرین سے جہاد کرنے والے اس مسلمان کے متعلق بتا دیا تھا کہ یہ جہنمی ہے اور بالآخر اسی کے مطابق ہوا کہ وہ خودکشی کر کے جان بحق ہوا۔ یہ واقعہ آگے حدیث ۱۲۶۱ میں بھی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید وہ منافق تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہٗ

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر حملہ آور ہونے لگے یا یہ فرمایا کہ جب خیبر کی جانب روانہ ہوئے تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر بلند آواز سے یہ تکبیر کہنے لگے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر نرمی کرو، تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو تو نہیں سناتے، بیشک تم اس ذات کو سنا رہے ہو جو سننے والی اور قریب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی سواری کے پیچھے تھا، پس آپ نے مجھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کی، لبیک یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں

فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ۔ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَجْزَأَ أَحَدٌ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور بتا دیجئے۔ فرمایا۔ وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

یزید بن ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا اور دریافت کیا کہ اے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا یہ مجھے غزوۂ خیبر میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ (غزوۂ خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی آپس میں ٹکر ہوئی تو (شام کے وقت) ہر فریق اپنے لشکر کی جانب واپس لوٹ گیا۔ پس مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو کسی اکا دکا مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ پیچھا کر کے اسے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو جہنمی ہے۔ پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ جہنمی ہے تو ہم میں سے جنتی پھر کون ہو گا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ میں صورت حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ وہ تیز چلے یا آہستہ۔ یہاں تک کہ وہ آدمی زخمی ہو گیا۔ پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس جائزہ لینے والے آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک ایک آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ۔

ابو عمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز لوگوں کی طرف دیکھا تو ان کے اوپر رنگین چادریں تھیں، فرمایا اس وقت تو آپ حضرات خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی آشوب چشم کے باعث نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نبی کریم کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں، پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس کے اگلے روز فتح پائی تھی تو آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص لیگا جس سے اللہ اور اسکا رسول محبت رکھتے ہیں اور اسکے ہاتھوں فتح ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا یہ لیجیے حضرت علی بھی آگئے پس آپ نے جھنڈا انہیں عطا فرما دیا اور خیبر انکے ہاتھ پر فتح ہوا۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی کے ساتھ گزاری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی تمنا کر رہے تھے کہ جھنڈا انہیں مل جائے۔ پس آپ نے فرمایا۔ علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ نے انکی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور انکے لئے دعا کی۔ پس وہ ایسے شفایاب ہوئے گویا انہیں پہلے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں اس وقت تک ان کے ساتھ لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا تم چپکے سے انکے میدان میں جا اترو اور پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔ پس

اللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَتَهُ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى وَلِيْمَتِهِ

خدا کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت عطا کر دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر پہنچ گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قلعہ خیبر کو فتح کرا دیا تو آپ کے سامنے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا، ان کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اور وہ ابھی تک عروسی لباس میں تھیں، تو نبی کریم نے انہیں اپنی زوجیت کے لئے پسند فرما لیا۔ پس انہیں ساتھ لے کر چل دیئے یہاں تک کہ ہم سب صہباء کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال ہو گئیں، پس رسول اللہ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس (مالیدہ) رکھ دیا گیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ اپنے اردگرد کے حضرات جو تمہیں ملیں انہیں بلا لو، پس یہی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ کے لئے اپنے پیچھے ایک چادر بچھا دی، پھر آپ اپنے اونٹ کے قریب بیٹھ گئے اور اپنا مبارک زانو اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ آپ کے مبارک زانو پر قدم رکھ کر سوار ہو گئیں۔

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کے راستے میں حضرت صفیہ بنت حیی کے پاس تین دن ٹھہرے تھے یہاں تک کہ ان کے ساتھ آپ نے خلوت فرمائی۔ چنانچہ یہ (آزاد ہونے اور پھر امہات المومنین میں شامل ہو جانے کے باعث) ان عورتوں میں ہیں جن پر پردہ کرنا واجب ہے۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان (واپسی پر) تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی جس میں روٹی اور گوشت وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہوا یہ کہ آپ نے حضرت بلال

وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ۔

کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا پھر اس پر کھجوریں اپنیر اور گھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں امہات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہے یا کنیز بنا کر رکھا ہے؟ پھر کہنے لگے کہ اگر امہات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہوگا تو ان سے پردہ کروایا جائے گا اور اگر انہوں نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ۔

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو کسی یہودی نے قلعہ سے باہر ایک توشہ دان پھینکا جس کے اندر چربی تھی تو اسے لینے کے لئے میں لپکا، جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس حرکت پر شرم آئی۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ لہسن کے بارے میں ان سے صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کی ممانعت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

١٣٧٢۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

نافع نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

١٣٧٣۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ۔

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت فرمائی۔

١٣٧٤۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز بھوک نے ہمارے اوپر غلبہ کیا ہوا تھا اس وقت بعض ہماری ہانڈیاں ابل رہی تھیں اور بعض پک کر تیار ہو گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے ذرا بھی نہ کھانا اور ہانڈیاں الٹ دینا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس لئے منع فرمایا ہو کہ اس مال میں سے تا حال خمس نہیں نکالا گیا ہے جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کے کھانے سے مطلقاً ممانعت فرمائی گئی ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھاتا ہے۔

١٣٧٥۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو انہیں کھانے کے لئے گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا تو اسے پکنے کے لئے چڑھا دیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

١٣٧٦۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم دونوں حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیبر کے روز جبکہ پکنے کے لئے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی تھیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیاں

وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُوْرَ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ۔

الٹ دی جائیں۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيْئَةً وَنَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا اور پکا ہوا گوشت پھینک دیا جائے۔ اور اس کے بعد آپ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِيْ أَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِيْ يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے تحقیقی طور پر یہ معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لئے منع فرمایا ہو کہ یہ لوگوں کو باربرداری کے کام آتا ہے۔ پس باربرداری کے کام آنے کی وجہ سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا یا خیبر کے روز آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

ف: سابقہ روایات میں ہے کہ غزوۂ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا اور یہ منادی کرادی تھی کہ جنہوں نے پالتو گدھوں کا گوشت پکنے کے لیے رکھا ہوا ہے وہ مطلقاً نہ کھائیں بلکہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔ وہ احادیث حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابن ابی اوفیٰ، اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام فرما دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حلال و حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ یہ اختیار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مرحمت ہوا تھا جن کا بیان قرآن مجید میں یوں منقول ہے۔ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (۳ : ۵۰) اس کے متعلق ہم نے اسی جلد کی حدیث ۱۴۰ کے تحت کچھ وضاحت کی ہے۔ جو اس سلسلے میں احادیث مطہرہ کی روشنی میں تفصیل کا خواہش مند ہو وہ چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء کے ایمان افروز رسالہ مبارکہ الامن والعلیٰ کا مطالعہ کرے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز مال غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبیداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی

لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ.

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا.

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ

تشریح یوں فرمائی ہے کہ جس آدمی کے پاس گھوڑا تھا اسے تین حصے اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے ایک حصہ ملا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے خیبر کے خمس سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو حصہ مرحمت نہیں فرمایا تھا۔ حضرت جبیر۔۔ نوفل کی اولاد سے اور حضرت عثمان عبد شمس کی اولاد سے تھے۔

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی جانب ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک میں تھا اور میرے دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو رہم تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلے والوں کی تعداد پچاس سے کچھ اوپر تھی یا ترپن یا باون افراد جو میری اپنی قوم (اشعری حضرات) تھے۔ جب ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہماری حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس قیام پذیر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے مل کر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ پس مسلمانوں میں سے بعض لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم ہجرت میں اہل کشتی والوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نجاشی کی جانب بھی ہجرت فرمائی تھی پس حضرت حفصہ کے

عندها فقال عمر حين راى اسماء من هذه
قالت اسماء بنت عميس قال عمر الحبشية هذه
البحرية هذه قالت اسماء نعم قال
سبقناكم بالهجرة فنحن احق برسول الله
صلى الله عليه وسلم فغضبت وقالت كلا
والله كنتم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يطعم جائعكم ويعظ جاهلكم وكنا في دار او
في ارض البعداء البغضاء بالحبشة وذلك في
الله وفي رسوله صلى الله عليه وسلم وايم الله
لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتى اذكر ما
قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن
كنا نؤذى ونخاف وساذكر ذلك للنبي
صلى الله عليه وسلم واسأله والله لا اكذب ولا
ازيغ ولا ازيد عليه فلما جاء النبي صلى الله عليه
وسلم قالت يا نبي الله ان عمر قال كذا وكذا
قال فما قلت له قالت قلت له كذا وكذا قال
ليس باحق بي منكم وله ولاصحابه هجرة
واحدة ولكم انتم اهل السفينة هجرتان
قالت فلقد رايت ابا موسى واصحاب السفينة
يأتوني ارسالا يسألوني عن هذا الحديث ما من
الدنيا شيء هم به افرح ولا اعظم في انفسهم مما
قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بردة
قالت اسماء فلقد رايت ابا موسى وانه ليستعيد
هذا الحديث مني قال ابو بردة عن ابي موسى
قال النبي صلى الله عليه وسلم اني لاعرف اصوات
رفقة الاشعريين بالقرآن حين يدخلون
بالليل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقرآن
بالليل وان كنت لم ار منازلهم حين نزلوا
بالنهار ومنهم حكيم اذا لقي الخيل

پاس حضرت عمرؓ گئے اور حضرت اسماءؓ اس وقت وہاں موجود تھیں یہ
حضرت عمرؓ نے حضرت اسماءؓ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کون ہے حضرت
حفصہ نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عمیس ہیں حضرت عمرؓ نے
فرمایا حبشہ کی جانب بحری سفر کرنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے
جواب دیا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپ لوگوں سے
سبقت لے گئے ہیں لہٰذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسروں
کی نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اس پر حضرت اسماءؓ نے ناراض ہو کر
کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم آپ حضرات رسول اللہ کے ساتھ رہتے
تھے وہ آپ کے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور بے خبر لوگوں کو
نصیحت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا دور دراز جگہ
حبشہ میں تھے اور یہ ساری تکلیفیں اللہ اور اسکے رسول کی رضا کے
لئے اٹھائی جا رہی تھیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی
اور نہ پیوں گی جب تک جو آپ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کر دوں گی ہم کو بھی اذیت پہنچائی جاتی اور ڈرایا
جاتا تھا اور عنقریب میں یہ بات نبی کریم سے ذکر کر کے آپ سے حقیقت
معلوم کروں گی۔ خدا کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ
اس میں کچھ اضافہ کروں گی پس جب نبی کریم خود تشریف لے آئے تو
یہ عرض گزار ہوئیں کہ یا نبی اللہ حضرت عمرؓ یہ کہتے ہیں اور پوری بات
من وعن بیان کر دی۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟
پس انہوں نے حضرت عمرؓ کو جو جواب دیا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا
تم سے زیادہ اور کوئی میرے قریب نہیں۔ ان کی اور دوسرے ساتھیوں
کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمہارے لئے دو ہجرتوں کا ثواب ہے
وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں
کو دیکھا کہ گروہ در گروہ میرے پاس آتے اور مجھ سے یہ حدیث
دریافت کرتے تھے کیونکہ نبی کریم کے اس ارشاد گرامی سے بڑھ کر ان کے
نزدیک دنیا کی کوئی چیز فرحت بخش اور عظیم نہ تھی۔ ابو بردہ کا قول ہے کہ
حضرت اسماء نے فرمایا حضرت ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کو مجھ سے بار بار
سنتے تھے ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا میں
اشعری دوستوں کی آوازیں پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریم پڑھتے

أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ۔

١٣٨٣۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا۔

١٣٨٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتَّى أَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

١٣٨٥۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

ہوئے سنتے ہیں وہ لوگ آواز سے انکے گھروں کو پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حالانکہ میں نے دن میں انکے گھر نہیں دیکھا ہوتا۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیبر فتح ہو چکا تھا اور ہم بعد میں پہنچے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت سے حصہ مرحمت فرمایا حالانکہ ہمارے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہیں فرمایا جو اس جہاد میں شامل نہیں تھا۔

سالم مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے خیبر کو فتح کر لیا تو مال غنیمت میں بھی سونا چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے اونٹ، مال و متاع اور باغات وغیرہ ملے تھے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس لوٹے اور وادی القریٰ نامی وادی میں آئے تو آپ کے ساتھ ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدعم تھا جو آپ کی خدمت میں بنی ضباب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا جس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا تو ایک تیر آیا جس کا چلانے والا نظر نہیں آیا تھا اور وہ اس غلام کو لگا۔ پس لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلکہ جو چادر اس نے خیبر کے روز مال غنیمت سے تقسیم سے پہلے لی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑکے گی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر ایک آدمی ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک دو تسمے بھی آگ ہی بن جاتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلٰكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا۔

١٣٨٦۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ۔ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

١٣٨٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قَدُومِ الضَّأْنِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ أَبَانُ وَأَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ۔

١٣٨٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آئندہ نسلوں کے افلاس کا ڈر نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اس کا مالِ غنیمت اسی طرح مجاہدین میں تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا تھا لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آنے والی نسل اسے تقسیم کرے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر پیچھے آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مالِ غنیمت میں مجاہدین میں اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا۔

عنبسہ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مالِ غنیمت سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی نے کہا کہ انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ حضرت ابوہریرہ نے جواباً کہا کہ یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بلّے پر تعجب ہے جو کہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ حضرت سعید بن العاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ کا سردار بنا کر نجد کی جانب روانہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان اور ان کے ساتھی خیبر کے مقام پر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جب خیبر فتح ہو چکا تھا اور ان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان نے کہا۔ اچھا آپ کا یہ مقام ہے۔ اے بلّے صاحب! کہ ضان کی چوٹی سے اتر آئے۔ نبی کریم نے فرمایا اے ابان! بیٹھ جاؤ اور پھر انہیں حصہ مرحمت نہیں فرمایا گیا۔ (کیونکہ جنگ سے آئندہ لوٹے سوائے کسی ایسے شخص کو خیبر کے مال سے حصہ نہیں)

عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے جدّ امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ پس حضرت ابوہریرہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان نے حضرت ابوہریرہ سے کہا آپ پر تعجب ہے کہ بلا کو قدوم کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ آپ مجھ پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت (شہادت) بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل ہونے (کفر پر مرنے) سے بچا لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی جانب اپنے ایلچی بھی پیغام بھیجا اور رسول اللہ کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوٹ کے سبب مرحمت فرمایا تھا جو کچھ مدینہ منورہ میں تھا نیز باغ فدک اور خیبر کے خمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں رسول اللہ کے مبارک زمانے میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے ان میں سے حضرت فاطمہ کو ذرا سا حصہ دینے سے بھی انکار فرما دیا۔ پس حضرت فاطمہ پر حضرت ابوبکر کی یہ بات گراں گزری اور ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور آخری وقت تک آپ سے کلام نہیں کیا اور نبی کریم کے وصال کے بعد چھ ماہ اس دنیا میں زندہ رہیں جب انہوں نے وفات پائی تو ان کے خاوند حضرت علی نے انہیں رات کے وقت دفن کیا اور حضرت ابوبکر کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت فاطمہ کی زندگی میں حضرت علی کو لوگوں میں ایک خاص وجاہت حاصل تھی لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی توجہ ان کی جانب وہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر سے مصالحت کرنے اور بیعت کرنے کی التماس کی کیونکہ ان مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی پس انہوں نے حضرت ابوبکر کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ تنہا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ

وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي وَاللَّهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کوئی دوسرا ساتھ نہ ہو کیونکہ حضرت عمر کی موجودگی کو یہ لوگ پسند نہیں فرماتے تھے حضرت عمر کہنے لگے نہیں خدا کی قسم آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا چاہیے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ مجھے ان سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے اس لئے خدا کی قسم میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا پس حضرت ابوبکر ان کے پاس تشریف لے گئے حضرت علی نے اللہ اور رسول کی شہادت دی اور کہا بیشک جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم اسے اچھی طرح پہچان گئے اور اس بھلائی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمائی ہمیں کوئی حسد نہیں لیکن اس بات میں آپ نے ہماری اجازت نہیں لی کیونکہ رسول اللہ کی قرابت کے باعث ہمارا بھی اس میں حصہ ہے، یہ سن کر حضرت ابوبکر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر جب سلسلہ گفتگو شروع ہوا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے رسول اللہ کی قرابت کے ساتھ سلوک کرنا مجھے اپنی قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ عزیز ہے لیکن میرے اور آپ حضرات کے درمیان جو اموال کے متعلق اختلافات ہوئے ہیں تو میں نے اس سلسلے میں بھلائی کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اور جس طرح رسول اللہ کو انہیں خرچ کرتے ہوئے دیکھا تھا اس امر کو ترک نہیں کیا بلکہ اسی طرح کیا ہے حضرت علی نے کہا کہ میں آپ سے دوپہر کے بعد بیعت کا وعدہ کرتا ہوں جب حضرت ابوبکر ظہر پڑھ چکے تو منبر پر چڑھ گئے اس کے بعد تشہد پڑھ کر حضرت علی کے حالات بیان فرمائے اور ان کے بیعت نہ کرنے کی وجوہات و معذرت بیان کئے اس کے بعد حضرت علی نے استغفار اور تشہد پڑھا اور اس کے بعد حضرت ابوبکر کی عظمت اور استحقاق بیان فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ میں نے جو ابوبکر سے بیعت نہیں کی تھی اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ مجھے ان سے کوئی حسد تھا یا اللہ نے انہیں جو فضیلت اور بزرگی عطا فرمائی ہے مجھے اس کا انکار تھا بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ امر خلافت میں ہمیں بھی مشورہ دینے کا حق حاصل ہے [illegible]

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب خیبر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ اب شکم سیر ہو کر کھجوریں کھایا کریں گے — عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خیبر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی شکم سیر ہو کر

قَالَ مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ۔

✿ بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ۔

✿ بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

✿ بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کھانا نہیں کھایا تھا۔

رسول خدا کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ ہم دو صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور ان درہموں کے بدلے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو۔ حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ دونوں حضرات سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے انصاری بھائیوں میں سے کسی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

رسول خدا کا اہل خیبر سے معاملہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دی کہ کھیتی باڑی کریں اور اپنی محنت و مشقت وغیرہ کے بدلے میں پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

خیبر میں رسول خدا کو زہر آلودہ گوشت کھلایا گیا۔

اس واقعہ کو عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

قال لما فتحت خيبر أهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم شاة فيها سم۔

☆ باب غزوة زيد بن حارثة۔

١٣٩٤۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا سفيان بن سعيد حدثنا عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أسامة على قوم فطعنوا في إمارته فقال إن تطعنوا في إمارته فقد طعنتم في إمارة أبيه من قبله وايم الله لقد كان خليقا للإمارة وإن كان من أحب الناس إلي وإن هذا لمن أحب الناس إلي بعده۔

☆ باب عمرة القضاء ذكره أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٣٩٥۔ حدثني عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء رضي الله عنه قال لما اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة فأبى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم على أن يقيم بها ثلاثة أيام فلما كتبوا الكتاب كتبوا هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله قالوا لا نقر لك بهذا لو نعلم أنك رسول الله ما منعناك شيئا ولكن أنت محمد بن عبد الله فقال أنا رسول الله وأنا محمد بن عبد الله ثم قال لعلي امح رسول الله قال علي لا والله لا أمحوك أبدا فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الكتاب وليس يحسن يكتب فكتب هذا ما قاضى محمد بن عبد الله لا يدخل مكة السلاح إلا السيف في القراب وأن لا يخرج من أهلها بأحد إن أراد أن يتبعه وأن لا يمنع من أصحابه أحدا إن أراد أن يقيم بها فلما دخلها ومضى الأجل

میں ہدیہ کے طور پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔

غزوۂ زید بن حارثہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر لشکر مقرر فرمایا اس پر بعض حضرات معترض ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ اگر تم اسامہ کے امیر بننے پر اعتراض کر رہے ہو جیسا اس سے پہلے تم نے ان کے والد ماجد حضرت زید کے امیر بنانے پر بھی اعتراض کیا تھا حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے پوری طرح اہل تھے اور مجھے وہ سب لوگوں سے پیارے تھے اور ان کے بعد مجھے یہ (حضرت اسامہ) سب لوگوں سے پیارے ہیں۔

عمرۃ القضاء کا ذکر۔

اس کو رسول خدا سے حضرت انس نے روایت کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذی القعدہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ آپ کو مکہ میں داخلہ کے دینے میں رکاوٹ بن گئے۔ یہاں تک کہ ان کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوگئی کہ اگلے سال آپ تین دن یہاں ٹھہر سکتے ہیں جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو اس میں تحریر کیا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ سے معاہدہ ہوا اس پر وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپ کا راستہ نہ روکتے بلکہ آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ نہیں، خدا کی قسم میں آپ کے نام کو نہیں مٹاؤں گا پس رسول اللہ نے صلح نامہ لیا حالانکہ آپ اچھی طرح لکھنا جانتے نہ تھے لیکن آپ نے تحریر فرمایا کہ یہ محمد بن عبداللہ کا صلح نامہ ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے۔ ماسوائے تلوار کے جو نیام میں ہو اور اگر یہاں کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے نہیں روکیں گے۔ جب اگلے سال آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور تین روز کی مدت پوری ہوگئی تو قریش حضرت علی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت پوری ہو گئی ہے۔ جب نبی کریم یہاں سے چل دیئے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی آپ کے پیچھے چچا جان چچا جان کہتی ہوئی آئیں تو ان کو حضرت علی نے اپنے پاس بلا لیا بچی کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ

أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

کہا یہ آپ کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو میں نے اٹھایا ہے۔ پھر اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کے بارے میں حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر کے درمیان تنازع ہوا۔ حضرت علی کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر کہتے تھے کہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید کہتے تھے کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریم نے اس کی خالہ کے پاس رہنے کا فیصلہ دیا اور (فرمایا کہ) خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ حضرت علی ایک دفعہ حضور کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا! وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

❖ ❖ ❖

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال عمرے کے ارادے سے نکلے تو آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پس آپ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قربانی ذبح فرمائی اور سر منڈوایا۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جا سکتا ہے اور ہتھیار بند ہو کر کوئی نہ آئے ماسوائے تلوار کے اور یہاں اتنے دن ٹھہریں جتنے دن قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپ نے عمرہ کیا۔ پس آپ مکہ مکرمہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے میں لکھا گیا تھا۔ جب تین دن گزر گئے تو ان لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا، پس آپ چلے آئے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہ نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مرتبہ عمرہ کیا تھا؟ فرمایا چار دفعہ۔ پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ کے مسواک کرنے

قَالَ أَرْبَعًا ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ۔

کی آواز سنی تو عروہ عرض گزار ہوئے۔ اے ام المومنین! کیا آپ نے سن لیا جو ابو عبدالرحمٰن فرما رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مقدسہ میں چار عمرے کیے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز عمرہ نہیں کیا۔

١٣٩٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو چھپا رکھا تھا کہ مشرکین اور ان کے لڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچا سکیں۔

١٣٩٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ میں وارد مسعود ہوا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ طیبہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں (طواف) میں اکڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔ آپ نے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے کے باعث نہیں دیا تھا۔ حضرت ابن عباس کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے اکڑ کر چلنے کے لیے فرمایا تھا تاکہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہ قعیقعان کے سامنے کھڑے تھے۔

١٤٠٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی غرض سے سعی فرمائی تھی۔

١٤٠١۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے حالتِ احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں ـــ ابن اسحاق، ابن ابی نجیح، ابان بن صالح، عطاء، مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے عمرۃ القضاء میں نکاح کیا تھا۔

بَاب ١٢١٥ غَزْوَةُ مُوتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ

سرزمین شام میں غزوہ موتہ

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا ـــ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شامل تھا تو ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا تو میں نے ان کو شہداء میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوّے سے زیادہ زخم تھے۔

....

١٤٠٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے ہیں

أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۔

فرماتے ہوئے آپ کی چشمان مبارک اشک بار تھیں یہاں تک کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا استعمال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح مرحمت فرمائی۔

١٢٠٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ۔

عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج وغم کے آثار نمایاں تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ حضرت جعفر کے گھر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ آدمی گیا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ آپ نے پھر وہی حکم دیا۔ پس وہ گیا اور پھر آ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم انہوں نے تو ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا، اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم تم نہ تو انہیں روکنے پر قادر ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا چھوڑتے ہو۔

١٢٠٥۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ ۔

عامر شعبی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے، اے دو پروں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

١٢٠٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ ۔

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی صحیح سالم بچی تھی۔

١٢٠٧۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید

يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ۔

١٣٠٨۔ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهْ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي آنْتَ كَذٰلِكَ۔

١٣٠٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ۔

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ۔

١٣١٠۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

١٣١١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھوں (لڑتے لڑتے) ٹوٹ گئی تھیں اور صرف ایک چوڑی سی یمنی تلوار ہی میرے ہاتھ میں باقی رہ گئی تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی بہن حضرت عمرہ (حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ) یہ کہہ کر رونے لگیں: ہائے میرے پہاڑ جیسا بھائی! ہائے ایسا بھائی! یعنی ان کے اوصاف بیان کرنے لگیں۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ جو تم میرے متعلق کہتی تھیں تو فرشتے مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کر کے فرمایا، لیکن جب وہ شہید ہوئے تو یہ ان پر نہ روئیں۔

حرقات قوم کی سرکوبی کے لیے اسامہ بن زید کا تقرر۔ یہ لوگ قبیلہ جہینہ والے تھے۔

ابو ظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرقہ کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ پس ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی۔ اسی دوران میں اور ایک انصاری ایک کافر کا تعاقب کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جا گھیرا تو وہ کہنے لگا: لا الٰہ الا اللہ۔ پس انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے کا وار کر کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اے اسامہ! تم نے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ میں عرض گزار ہوا کہ وہ بچنے کی خاطر ایسا کہہ رہا ہوگا، لیکن آپ برابر یہی فرماتے رہے۔ پس میں یہاں تک ندامت پر خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں اب تک مسلمان

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے سات غزوات

بن الاكوع يقول غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعوث تسع غزوات مرة علينا ابو بكر ومرة علينا اسامة وقال عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي عن يزيد بن ابي عبيد قال سمعت سلمة يقول غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعث تسع غزوات علينا مرة ابو بكر ومرة اسامة۔

١٢١٢۔ حدثنا ابو عاصم الضحاك بن مخلد حدثنا يزيد عن سلمة بن الاكوع رضي الله عنه قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وغزوت مع ابن حارثة استعمله علينا۔

١٢١٣۔ حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا حماد بن مسعدة عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات فذكر خيبر والحديبية ويوم حنين ويوم القرد قال يزيد ونسيت بقيتهم۔

باب غزوة الفتح وما بعث حاطب بن ابي بلتعة الى اهل مكة يخبرهم بغزو النبي صلى الله عليه وسلم

١٢١٤۔ حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار قال اخبرني الحسن بن محمد انه سمع عبيد الله بن ابي رافع يقول سمعت عليا رضي الله عنه يقول بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد فقال انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوا منها قال فانطلقنا تعادى بنا خيلنا حتى اتينا الروضة فاذا نحن بالظعينة قلنا لها اخرجي الكتاب قالت ما معي كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب او لنلقين

یہ شریک ہونے کا شرف ملا ہے اور آپ نے جو لشکر کسی مہم کے لیے روانہ فرمائے انہیں نو جنگوں میں شرکت کی ہے۔ چنانچہ ان میں کبھی حضرت ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ کو۔ دوسری سند کے ساتھ یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا ہے اور دیگر مہمات کے لیے جو آپ نے لشکر روانہ فرمائے ایسے نو غزوات میں شریک ہو چکا ہوں۔ ان میں کبھی ہم پر حضرت ابوبکر صدیق کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید کو۔

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے اور ابن حارثہ کے ساتھ بھی شریک تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ کو ہمارا امیر بنایا۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سات غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جن میں سے خیبر، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرد کا ذکر کیا اور یزید بن ابو عبید نے کہا کہ باقی کے نام میں بھول گیا ہوں۔

فتح مکہ کا بیان۔

رسول اللہ کے آنے کی حاطب بن ابو بلتعہ نے کفار مکہ کو خبر پہنچائی تھی۔

عبید اللہ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو بھیجا کہ روضہ خاخ جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے پس اس سے وہ خط لے آؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کر رہے تھے، یہاں تک کہ ہم روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کجاوہ نشین کو دیکھا۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر اس نے اپنے بالوں میں سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ السُّورَةَ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ۔

بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ.

١٢١٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ۔ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ

حضرت حاطب ابن ابو بلتعہ نے بعض مشرکین مکہ کی جانب لکھا تھا اور اس میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ تم نے کیا کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ فرمایئے۔ میں قریش میں رہنے کے باعث ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں، جبکہ جو آپ کے ساتھ مہاجرین ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو اور وہ ان کے پیچھے رہ گئے اہل و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ چونکہ میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کروں جس کے باعث میرے قرابت دار ان کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔ میں نے مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو کر یا کفر سے راضی ہونے کے باعث ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال پر مطلع ہوتے ہوئے غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں سے فرما دیا کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ اور پھر یہ سورت نازل فرمائی: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا۔ الی آخرہ (سورۂ ممتحنہ، آیت پہلی)

غزوۂ فتح مکہ جو رمضان المبارک میں ہوا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ فتح کو رمضان شریف کے مہینے میں کیا تھا۔ وہ زہری نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے بھی ایسا ہی سنا ہے۔ عبید اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ کدید کے چشمے پر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان واقع ہے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور اس کے بعد آپ نے اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھا۔ امت کی آسانی کے پیش نظر کیونکہ سفر

مُفْطِرًا حَتّٰى انْسَلَخَ الشَّهْرُ.

١٣١٦۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذٰلِكَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى مَكَّةَ يَصُوْمُ وَيَصُوْمُوْنَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوْا. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ.

١٣١٧۔ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ إِلٰى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى رَاحَتِهِ أَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ لِلصُّوَّامِ أَفْطِرُوْا. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ. وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٣١٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ

میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ فتح کرنے کے لیے، رمضان المبارک کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو ساڑھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی جانب چل پڑے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور شمع رسالت کے پروانے بھی برابر روزے رکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کدید کے مقام پر پہنچ گئے جو عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ پس آپ نے روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی۔ زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو لے کر اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں حنین کی جانب نکلے اور اس وقت مجاہدین حضرات کا حال مختلف تھا یعنی بعض حضرات نے روزہ رکھا ہوا تھا جبکہ بعض نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگوایا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی جانب دیکھا، پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو۔ عبد الرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال نکلے ـــــ نیز حماد بن زید، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کیا۔ جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر روزہ نہ رکھیں۔ پس آپ نے کہ معظمہ پہنچنے

النَّاسَ فَافْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ۔ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

بَابُ اَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ مَا هٰذِهٖ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ۔ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰذِهٖ غِفَارُ قَالَ مَا لِيْ وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

تک روزے سے رہے۔ طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزے رکھے ہیں اور چھوڑے بھی ہیں تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھ سکے اور جو چھوڑنا چاہے۔

فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے تو قریش کو بھی آپ کی آمد کا پتہ لگ گیا۔ پس ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء باہر نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صورت حال معلوم کریں۔ پس جب یہ چلتے چلتے مر الظہران کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جلائی جا رہی ہے جیسے عرفہ کے روز جلائی جاتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔ بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ بنو عمرو کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنو عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ دستے نے انہیں دیکھ لیا اور انہیں پکڑ کر لے گئے۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ جب لشکر اسلام چل پڑا تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکر اسلام کی بالکل تنگ گزرگاہ پر کھڑا کر دینا تاکہ وہ لشکر اسلام اور مسلمانوں کی قوت کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کر سکے۔ پس حضرت عباس انہیں ایسی جگہ لے کر کھڑے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو علیحدہ دستوں کی شکل میں تھے۔ جب ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابوسفیان کہنے لگے کہ میری قبیلہ غفار سے تو لڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلہ جہینہ گزرا، تب بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی کہا سنا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا پہلے دیکھا نہ تھا۔ تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے: اے ابوسفیان! آج کا دن قتل عام کا دن ہے، آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی۔ حضرت

يا أبا سفيان اليوم يوم الملحمة اليوم تستحل الكعبة. فقال أبو سفيان يا عباس حبذا يوم الذمار. ثم جاءت كتيبة وهي أقل الكتائب فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه وراية النبي صلى الله عليه وسلم مع الزبير بن العوام. فلما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بأبي سفيان قال ألم تعلم ما قال سعد بن عبادة. قال ما قال؟ قال كذا وكذا فقال كذب سعد ولكن هذا يوم يعظم الله فيه الكعبة ويوم تكسى فيه الكعبة قال وأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تركز رايته بالحجون قال عروة وأخبرني نافع بن جبير بن مطعم قال سمعت العباس يقول للزبير بن العوام يا أبا عبد الله ها هنا أمرك رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تركز الراية قال وأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ خالد بن الوليد أن يدخل من أعلى مكة من كداء ودخل النبي صلى الله عليه وسلم من كدا فقتل من خيل خالد يومئذ رجلان حبيش بن الأشعر وكرز بن جابر الفهري.

ابوسفیان کہنے لگے، اے عباس! تباہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک دستہ آیا جو تمام دستوں سے چھوٹا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں بنفس نفیس جلوہ افروز تھے اور ساتھ میں مہاجر اصحاب تھے۔ اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم حضرت زبیر بن عوام نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے یہ کچھ کہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجون کے مقام پر اسلام کا پرچم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔ عروہ، نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت عباس سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام سے روایت کیا کہ اے ابو عبداللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ — عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا تھا کہ وہ مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب یعنی کداء کی طرف سے شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی مکہ معظمہ میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ اس روز حضرت خالد کے دستے سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت حبیش بن اشعر اور دوسرے حضرت کرز بن جابر فہری تھے۔

۞ ۞ ۞

۱۴۲۰۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن معاوية بن قرة قال سمعت عبد الله بن مغفل يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة على ناقته وهو يقرأ سورة الفتح يرجع. وقال لولا أن يجتمع الناس حولي لرجعت كما رجع.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور خوش الحانی سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے اردگرد لوگوں کے جمع ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی سے پڑھ کر دکھاتا جیسے آپ نے تلاوت فرمائی تھی۔

۱۴۲۱۔ حدثنا سليمان بن عبد الرحمن حدثنا سعدان بن يحيى حدثنا محمد بن أبي حفصة عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے گزارش کی، یا رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ. قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّتَهُ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

نے فرمایا۔ کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے؟ اس کے بعد فرمایا، لیکن مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں ہوتا۔۔۔ زہری سے پوچھا گیا کہ ابو طالب کی وراثت کس کو ملی تھی؟ انہوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو (حضرت جعفر اور حضرت علی مسلمان ہونے کے باعث وارث نہ ہوئے)۔۔۔ معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہریں گے والی بات حج کی ہے جبکہ یونس کی روایت میں حج کا ذکر ہے نہ فتح مکہ کا۔

١٢٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح سے نوازا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اپنا قیام خیف میں ہوگا، جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کے حلف اٹھائے تھے۔

* * *

١٢٢٣۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

١٢٢٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نَرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا.

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود رکھا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل کر دو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔

١٢٢٥۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد اگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وحول البیت ستون وثلاث مائۃ نصب فجعل یطعنها بعود فی یدہ ویقول: جاء الحق وزہق الباطل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید۔

١٤٢٦۔ حدثنی اسحٰق حدثنا عبد الصمد قال حدثنی ابی حدثنا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم مکۃ ابی ان یدخل البیت وفیہ الآلہۃ فامر بها فاخرجت فاخرج صورۃ ابراہیم واسمٰعیل فی ایدیہما من الازلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتلہم اللہ لقد علموا ما استقسما بها قط ثم دخل البیت فکبر فی نواحی البیت وخرج ولم یصل فیہ تابعہ معمر عن ایوب۔ وقال وہیب حدثنا ایوب عن عکرمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اعلی مکۃ وقال اللیث حدثنی یونس قال اخبرنی نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل یوم الفتح من اعلی مکۃ علی راحلتہ مردفا اسامۃ بن زید ومعہ بلال ومعہ عثمان بن طلحۃ من الحجبۃ حتی اناخ فی المسجد فامرہ ان یاتی بمفتاح البیت فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ اسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ فمکث فیہ نہارا طویلا ثم خرج فاستبق الناس فکان عبد اللہ بن عمر اول من دخل فوجد بلالا وراء الباب قائما فسالہ این صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار

آپ انہیں چھڑی مارتے جو دست مبارک میں تھی اور فرماتے جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا، اور باطل نہ اب سرے سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رکے رہے کیونکہ اس میں جھوٹے معبود (بت) رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کے نکالنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر رکھے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سنبھالے، حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان بزرگوں نے ہرگز پانسے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں تکبیر کہی لیکن اس کے اندر نماز پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح معمر نے ایوب سے روایت کی ہے۔

رسول خدا کا مکہ میں بلند جانب سے داخلہ۔

لیث، یونس، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونچی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سواری پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا ہوا تھا اور حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ آپ کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ آپ مسجد حرام میں داخل ہوگئے۔ پھر آپ نے بیت اللہ کی چابی لانے کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر ٹھہرے۔ جب باہر نکلے تو دوسرے حضرات بھی ادھر لپکے اور سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن عمر اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں تو انہوں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی تھی؟ تو انہوں نے اس جگہ کی جانب اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول

كنا إلى المكان الذي صلى فيه. قال عبد الله فنسيت أن أسأله كم صلى من سجدة.

١٣٢٧ - حدثنا الهيثم بن خارجة حدثنا حفص بن ميسرة عن هشام بن عروة عن أبيه أن عائشة رضي الله عنها أخبرته أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح من كداء التي بأعلى مكة. تابعه أبو أسامة ووهيب في كداء.

١٣٢٨ - حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه دخل النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح من أعلى مكة من كداء.

باب ٥١٨ منزل النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح.

١٣٢٩ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عمرو عن ابن أبي ليلى ما أخبرنا أحد أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى غير أم هانئ فإنها ذكرت أنه يوم فتح مكة اغتسل في بيتها ثم صلى ثماني ركعات قالت لم أره صلى صلاة أخف منها غير أنه يتم الركوع والسجود.

باب ٥١٩

١٣٣٠ - حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن منصور عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي.

١٣٣١ - حدثنا أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال. كان عمر يدخلني مع أشياخ بدر فقال بعضهم لم تدخل هذا الفتى معنا ولنا أبناء مثله فقال إنه ممن

بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے تھے جو کہ مکہ کا بالائی حصہ ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ اور وہیب نے کداء کی جانب سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ کداء کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

فتح کے دن رسول خدا کی جائے قیام۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہمیں کسی نے ایسا کوئی شخص نہیں بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ پس انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے روز آپ نے ان کے گھر غسل فرمایا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ نے رکوع اور سجدے تو پوری طرح ادا فرمائے تھے۔

فتح مکہ رسول خدا کی وفات کا پیغام تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں یوں کہا کرتے تھے۔ اے اللہ، ہمارے رب! تو پاک ہے اور اے اللہ! ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تو میری مغفرت فرما۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر مجھے بڑے اکابر کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ ہمارے بھی اس کے برابر بیٹے ہیں! فرمایا یہ ان حضرات میں شامل ہے جنہیں آپ اہل علم شمار کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ نے انہیں بلایا اور ان کے ساتھ مجھے بھی طلب کیا۔ میں تو یہی سمجھا

قد علمتم. قال فدعاهم ذات يوم فدعاني معهم قال وما رئيته دعاني يومئذ إلا ليريهم مني. فقال ما تقولون إذا جاء نصر الله والفتح ورأيت الناس يدخلون حتى ختم السورة؟ فقال بعضهم أمرنا أن نحمد الله ونستغفره إذا نصرنا وفتح علينا. وقال بعضهم لا ندري أو لم يقل بعضهم شيئا. فقال لي يا ابن عباس أكذاك تقول قلت لا. قال فما تقول قلت هو أجل رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلمه الله له إذا جاء نصر الله والفتح. فتح مكة فذاك علامة أجلك، فسبح بحمد ربك واستغفره إنه كان توابا. قال عمر ما أعلم منها إلا ما تعلم.

١٢٣٢- حدثنا سعيد بن شرحبيل حدثنا الليث عن المقبري عن أبي شريح العدوي أنه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث إلى مكة ائذن لي أيها الأمير أحدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته أذناي ووعاه قلبي وأبصرته عيناي حين تكلم به حمد الله وأثنى عليه ثم قال إن مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرا فإن أحد ترخص بقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا له إن الله أذن لرسوله ولم يأذن لكم وإنما أذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالأمس وليبلغ الشاهد الغائب. فقيل لأبي شريح ما قال لك عمرو؟ قال قال أنا أعلم بذلك منك يا أبا شريح إن الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة.

بنا کر مجھے اس روز انہیں دکھانے کے لئے بلایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجائے (سورۃ النصر) تم لوگ اس سورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں اللہ کی حمد بیان کرنے اور مغفرت چاہنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ اس نے ہماری مدد فرمائی اور فتح سے نوازا ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں یا بعض بزرگوں نے بالکل سکوت اختیار فرمایا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا: پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا پیغام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا کہ جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح یعنی فتح مکہ۔ آپ کے وصال کی علامت ہے، لہٰذا پاکی بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جو کچھ تم جانتے ہو میں بھی اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید (یزید پلید کی جانب سے حاکم مدینہ) سے کہا جبکہ وہ مکہ مکرمہ کی جانب (حضرت عبداللہ بن زبیر کے مقابلے پر) فوجیں روانہ کر رہا تھا۔ اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سناؤں جو حضور نے فتح مکہ کے دوسرے روز فرمایا تھا، جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا تھا جب آپ نے یہ کلمات فرمائے تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور اس کو کسی آدمی نے حرام نہیں کیا ہے، جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس کے اندر خون بہائے یا اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کو حجت بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ایسا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جبکہ تمہیں تو اجازت نہیں ہے اور اپنے رسول کو بھی تھوڑی سی دیر کے لیے اجازت دی گئی تھی پھر اس کی حرمت حسب سابق لوٹ آئی جیسے کل تھی آج بھی قائم ہے۔ پس حاضر کو چاہیے کہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ پس حضرت ابو شریح سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا: اس نے کہا کہ اے ابو شریح! اس بات کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی گنہگار، خون کر کے بھاگنے والے اور مصیبت

١٢٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ.

بَابُ ٥٢ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ.

١٢٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

١٢٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

١٢٣٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا.

بَابُ ٥٣ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

١٢٣٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام فرما دیا ہے۔

فتح مکہ کے وقت رسول خدا کی رہائش گاہ

یحییٰ بن ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نے فرمایا) ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے وقت دس روز تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے (یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مروی ہے)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں انیس روز قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔ (قصر نمازیں)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ایسا ہی انیس روز تک ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں کے اندر تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اور ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

فتح مکہ کے اثرات

ابن لیث، یونس، ابن شہاب، حضرت عبد اللہ بن صعیر نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے دست شفقت (پھیرا تھا)

زہری نے حضرت سنین ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب کے پاس تھے تو حضرت ابو جمیلہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے وقت میں بھی آپ

وَخَرَجَ مَعَهُ عَامِرًا نَفْسَهُ ـ

١٢٣٨ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ ؟ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذٰلِكَ الْقَمِيصِ ـ

١٢٣٩ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ

کے ہمراہ نکلا تھا۔

ایوب سختیانی فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن سلمہ سے ملا اور ان کے اسلام لانے کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک ایسے چشمے کے پاس رہتے تھے جہاں سے لوگوں کی گزرگاہ تھی، جب ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تو ہم ان مسافروں کے حالات پوچھتے اور دریافت کرتے کہ اس شخص (رحیب پروردگار) کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتے کہ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر وحی آتی ہے یا اس پر یہ وحی آتی ہے . . . . تو میں اس کلام کو زبانی یاد کر لیتا تھا۔ اہل عرب اسلام قبول کرنے کے بارے میں واقعہ فتح کے منتظر تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں اور ان کی قوم (کفار قریش) کو آپس میں نپٹ لینے دو اگر وہ اپنی قوم پر غالب آ گیا تو سچا نبی ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ ہو چکا تو ہر قوم اسلام لانے میں سبقت لے جانا چاہتی تھی چنانچہ میرے والد محترم بھی چاہتے تھے کہ ہماری قوم جلد جلد مسلمان ہو جائے پس جب وہ مسلمان ہو کر لوٹے تو فرمانے لگے کہ خدا کی قسم میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں پھر بتایا کہ وہ اس طرح نماز پڑھتے ہیں اور فلاں فلاں اوقات میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے اور جو زیادہ قرآن جانتا ہو وہ امامت کرے۔ لوگوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ قرآن کسی کو یاد نہ تھا کیونکہ میں قافلوں سے سیکھ لیا کرتا تھا۔ پس انہوں نے مجھے آگے کر دیا اور میں چھ سات سال کا تھا اور میرے پاس ایک چادر ہوتی تھی۔ لہٰذا جب میں سجدے میں جاتا تو چادر اوپر کو کھنچ جاتی۔ چنانچہ قبیلے کی ایک عورت نے لوگوں سے کہا: آپ حضرات ہم سے اپنے قاری صاحب کے ستر کیوں نہیں چھپاتے؟ پس انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے ایک قمیص بنائی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر نے روایت کی۔ وہ فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا تھا کہ میرے بعد زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو تم اپنی تحویل میں رکھنا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے (زمانہ جاہلیت کے تعلقات کے تحت) جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز تھے تو حضرت سعد بن

مِنِّيْ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ أَخِيْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِيْ هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوْكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَصِيْحُ بِذٰلِكَ۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ

ابی وقاص نے زمعہ کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص عرض گزار ہوئے کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا کہ ان کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ زمعہ کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کے اس لڑکے کو غور سے دیکھا تو باقی لوگوں سے وہ عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! اسے تم لے لو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے اور یہ زمعہ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ دیکھا تھا۔ ابن شہاب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر یعنی اسے رجم کیا جائے گا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو بلند آواز سے بیان فرمایا کرتے تھے۔

* * *

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فتح مکہ کے وقت ایک عورت نے چوری کی تو اس کی قوم حضرت اسامہ بن زید کی جانب سفارش کے لیے دوڑ پڑی۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسامہ نے اس بارے میں کچھ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا اور فرمایا کیا تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے بارے میں گفتگو کرتے ہو۔ حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے لیے معافی طلب فرمائیے۔ جب شام کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ جب کوئی بااثر چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کا مرتکب ہوتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ

النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ۔ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ

میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر بعد میں اس نے اچھی طرح توبہ کرلی نیز اس نے نکاح کرکے اپنی اصلاح پوری کرلی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس آیا کرتی تھی اور اگر اس کی کوئی حاجت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا کرتی۔

* * *

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی (مجالد) کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی کو لے کر آپ کی بارگاہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو مہاجرین نے لوٹ لیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ فرمایا اسلام، ایمان اور جہاد پر۔ اس کے بعد میں ان دونوں کے بڑے بھائی حضرت ابو معبد سے ملا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجاشع نے درست کہا ہے۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت مجاشع بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں ابو معبد کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہوگئی۔ ہاں میں اسلام اور جہاد پر بیعت لے لیتا ہوں۔ پھر میں ابو عثمان (ابو معبد) سے ملا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ مجاشع نے سچ کہا ہے۔ خالد، ابو عثمان نے حضرت مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجالد کو لے کر حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں شام کی جانب ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہو گئی اب تو جہاد ہے۔ پس جاؤ اور اپنے دل میں حوصلہ دیکھو تو اسے کرلینا ورنہ خاموش بیٹھنا۔ شعبہ، ابو بشر، مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی

وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ اَوْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّیِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَاَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِيْنِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يُّفْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِیَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَلَمْ تَحْلِلْ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوْتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ حَلَالٌ۔ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

تو انھوں نے فرمایا کہ اب ہجرت نہیں رہی یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

اسحاق بن یزید، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، مجاہد بن جبر مکی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد (چونکہ دارالاسلام کی حدود وسیع ہو گئی ہیں لہذا) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ میں عبید بن عمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ پہلے تو یہ مسلمان اپنے دین کو بچانے کی خاطر اللہ اور رسول کی طرف بھاگتے تھے خوف تھا کہ کہیں ان کا دین نہ چھن جائے یا آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالے نے اسلام کو غالب کر دیا ہے لہذا اہل ایمان جہاں چاہیں اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں۔ لیکن اب جہاد اور حسن نیت موجود ہے۔

مجاہد بن جبیر نے مرسلاً روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ تعالی علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت ہی مکہ مکرمہ کو حرام فرما دیا تھا پس یہ اللہ تعالیٰ کے حرام فرمانے کی وجہ سے قیامت تک حرام ہے نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا نیز میرے لئے بھی تھوڑی دیر کے لئے حلال ہوا تھا پس نہ اس کا شکار بھگایا جائے، نہ اس کا کانٹا توڑا جائے نہ اس کی گھاس کو کاٹا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے، ماسوائے اعلان دینے کے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ اس کی تو لوہاروں اور گھروں کے لئے بڑی ضرورت ہے۔ تھوڑی دیر آپ خاموش رہے پھر فرمایا! ہاں اذخر کے سوا کیونکہ یہ حلال ہے۔ ابن جریج، عبدالکریم، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور یہی کچھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی

عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هٰذَا أَوْ نَحْوِ هٰذَا رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۲۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

غزوۂ حنین کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری ۔۔۔ الیٰ آخرہ (سورۃ التوبہ، آیت ۲۵، ۲۶)

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَهِدْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمراہی میں غزوۂ حنین کے اندر آیا تھا۔ میں نے پوچھا کیا آپ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے تھے؟ جواب دیا میں تو اس سے بھی پہلے شامل ہونے لگا تھا۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص نے آکر دریافت کیا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ غزوۂ حنین میں پیٹھ دکھا گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہرگز نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قطعاً پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ اس قوم کے بعض افراد نے جلد بازی سے کام لیا تو ہوازن والوں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو سفیان بن حارث نے حضور کے سفید خچر کا سر تھام رکھا تھا اور آپ یہ فرما رہے تھے: میں نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ غزوۂ حنین میں کیا آپ حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیٹھ دکھا گئے تھے؟ فرمایا: لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہیں پھیری، وہ لوگ تیر انداز تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: میں نبی ہوں اور اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ

ابو اسحاق نے سنا کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبیلۂ قیس کے کسی آدمی نے پوچھا کہ غزوۂ حنین میں کیا آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار اختیار کر گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو حنین میں نہیں بھاگے تھے۔ اہلِ ہوازن تیر انداز تھے۔ جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے۔ جب ہم مالِ غنیمت کی طرف متوجہ ہو گئے تو سامنے سے تیروں کی بارش ہونے

هَوَازِنَ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ. قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ.

پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے سفید خچر پر ہیں اور حضرت ابو سفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے میں نبی ہوں اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

١٥١٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی واپس کر دئیے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جتنے لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو قیدی لینے چاہتے ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر بھی کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا تھا یہاں تک کہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے تھے جب ان پر یہ واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس دے دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس لوٹا دوں پس تم میں سے جو کوئی اپنے حصے کے قیدی کو دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم میں سے اپنے حصے کی قیمت لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے جو مال عطا فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا جائے گا سب لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم برضا و رغبت چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس

ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا: هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ .

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

نے دل سے نہیں کہا۔ تم جاؤ اور گفتگو کر کے اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی۔ پھر سرداروں نے حاضر بارگاہ ہو کر بتایا کہ لوگ تہ دل سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے جو مجھے (ابن شہاب کو) ہوازن کے قیدیوں کے متعلق معلوم ہوا۔

* * *

ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (دوسری سند) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حنین سے واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعتکاف کی نذر کے بارے میں دریافت کیا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ بعض حضرات نے اس کی سند یوں بیان کی ہے۔ حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر۔ جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں کے ساتھ یہ حدیث پیش کی اور دو سندیں دوسرے حضرات کی پیش کر دیں۔ [illegible] سندیں ہو گئیں)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے لیے ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ جب ہمارا لشکر بھڑا تو مسلمان بکھرنے لگے۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر چھایا ہوا ہے لہٰذا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی رگ گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کی زرہ کاٹ ڈالی۔ وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے ایسا دبایا کہ موت کے منہ میں پہنچا دیا لیکن پھر مجھے چھوڑ کر وہ خود مر گیا۔ پھر میری حضرت عمر سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ جواب دیا یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ پھر مسلمان واپس لوٹ آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم کرنے بیٹھے تو فرمایا۔ جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کا کوئی گواہ بھی ہو تو اس کافر کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی

من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه فقلت
من يشهد لي ثم جلست قال ثم قال النبي صلى الله
عليه وسلم مثله فقمت فقلت من يشهد لي ثم
جلست. قال ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم
مثله فقمت فقال ما لك يا أبا قتادة
فأخبرته فقال رجل صدق وسلبه عندي
فأرضه مني فقال أبو بكر: لاها الله إذا لا يعمد
إلى أسد من أسد الله يقاتل عن الله ورسوله
صلى الله عليه وسلم فيعطيك سلبه فقال النبي
صلى الله عليه وسلم صدق فأعطه فأعطانيه
فابتعت به مخرفا في بني سلمة فإنه لأول مال
تأثلته في الإسلام. وقال الليث حدثني يحيى
بن سعيد عن عمر بن كثير بن أفلح عن أبي محمد
مولى أبي قتادة أن أبا قتادة قال: لما كان
يوم حنين نظرت إلى رجل من المسلمين يقاتل
رجلا من المشركين وآخر من المشركين يختله من
ورائه ليقتله فأسرعت إلى الذي يختله فرفع
يده ليضربني وأضرب يده فقطعتها ثم أخذني
فضمني ضما شديدا حتى تخوفت ثم ترك
فتحلل ودفعته ثم قتلته وانهزم المسلمون
وانهزمت معهم فإذا بعمر بن الخطاب في الناس
فقلت له ما شأن الناس؟ قال أمر الله ثم تراجع
الناس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من أقام بينة
على قتيل قتله فله سلبه فقمت لألتمس بينة
على قتيلي فلم أر أحدا يشهد لي فجلست ثم
بدا لي فذكرت أمره لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال رجل من جلسائه سلاح هذا القتيل
الذي يذكر عندي فأرضه منه. فقال أبو

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے صورت حال عرض کر دی۔ ایک شخص نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں اور ان کا حصہ یعنی اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔ حضور اپنے پاس سے مال دے کر انہیں میری جانب سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر کہنے لگے: اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑے اور اس کا حصہ تمہیں دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے سچ کہا، ان کا حصہ انہیں دے دو۔ پس اس نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو مجھے دورِ اسلام میں حاصل ہوا اور لیث کے ساتھ یوں مروی ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

غزوۂ حنین کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک برسرِ پیکار ہیں۔ دوسرا مشرک اس مسلمان کے پیچھے گھات لگائے ہوئے تھا کہ اسے شہید کر دے۔ میں اس کی جانب لپکا جو گھات لگائے ہوئے تھا۔ اس نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو میں نے وار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور اس زور سے دبایا کہ موت کا خطرہ نظر آنے لگا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور مضمحل ہو کر بیٹھ گیا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں مجھے حضرت عمر بن خطاب ملے تو میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب واپس پلٹے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کافر کو قتل کرنے کا گواہ پیش کر دے تو مقتول کا سامان اسی کا ہے۔ تو میں اپنے قتل کرنے کا گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا، اس لیے میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے ذہن میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان تو میرے پاس ہے اور آپ انہیں میری جانب سے راضی کر دیں۔ حضرت

بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ
أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا
فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

بَابُ ٥٣٣ غَزَاةِ أَوْطَاسٍ.

٣٥٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ
أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا
عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ إِلٰى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ
فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ. قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى
وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُوْ عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ
جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ
فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلٰى أَبِي مُوْسٰى
فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ
فَلَمَّا رَآنِي وَلّٰى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَهُ أَلَا
تَسْتَحْيِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ
بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰهُ
صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا
مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفَنِي
أَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيْرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ
فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِهِ عَلٰى سَرِيْرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ
رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا
وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا
بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ

ابوبکر کہنے لگے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حضور قریش کی ایک چڑیا کو دے
دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے جو شیر اللہ اور اس کے رسول کے لئے
لڑا ہو اسے محروم رکھا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا حصہ مجھے دلوایا۔ اسے فروخت کر کے میں نے
ایک باغ خرید لیا۔ یہ سب سے پہلا مال ہے جو مجھے اسلام کے دور میں حاصل ہوا تھا۔

غزوۂ اوطاس

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت
ابوعامر کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے اوطاس کی جانب روانہ فرمایا جب
انکے سپاہ کا درید بن صمہ سے مقابلہ ہوا تو وہ مارا گیا اور اس کے ساتھی
میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت
ابوعامر کے ساتھ حضور نے مجھے بھی روانہ فرمایا تھا پس دوران جنگ
حضرت ابوعامر کے گھٹنے میں ایک تیر آ کر لگا کسی جشمی نے پھینکا تھا وہ تیر انکے
گھٹنے میں آر پار ہو گیا۔ میں انکے پاس گیا اور دریافت کیا کہ چچا جان! یہ تیر آپ کو
کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے حضرت ابوموسیٰ کو بتایا کہ میرا قاتل وہ
ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے۔ میں اس کی جانب دوڑا اور نزدیک جا پہنچا جب اس
نے مجھے دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا۔ میں نے اس کا تعاقب جاری رکھا
اور میں اسے یہ کہتا جاتا تھا اے بے شرم! اب ٹھہرتا کیوں نہیں۔ پس وہ ٹھہر گیا
اور ہم نے ایک دوسرے پر تلواروں سے حملہ کیا آخر کار میں نے اسے قتل کر دیا
اور حضرت ابوعامر کو آ کر خوشخبری سنائی کہ آپکے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے۔
انہوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر تو نکال دو چنانچہ میں نے تیر نکال دیا اور زخم سے
پانی رواں ہو گیا۔ پھر فرمایا۔ اے بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا
سلام کہنا اور میری جانب سے یہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔
پھر حضرت ابوعامر نے مجھے اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ وہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر اپنے مالک
کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ میں واپس لوٹا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہو گیا آپ اپنے مکان میں بغیر بستر کے ایسی چارپائی پر آرام فرما رہے تھے جس
کے بان سے جسم اطہر پر نشان پڑ گئے تھے۔ چارپائی کی رسی کے باعث بان کے نشانات
آپکی پشت مبارک اور پہلوؤں پر نظر آ رہے تھے میں نے آپ کو اپنی
اور حضرت ابوعامر کی شہادت کا ذکر کیا کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى۔

دعائے مغفرت کے لئے حضور سے عرض کر دینا پس آپ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی۔ اے اللہ اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا اے اللہ اسے قیامت کے روز اپنی بہت سی مخلوق سے برتر بنا دینا۔ پھر میں نے عرض کیا میرے لئے بخشش کے لئے بھی دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اے اللہ ...

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

غزوۂ طائف کا بیان

موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ یہ غزوہ شوال ۸ھ میں ہوا۔

١٣٥٥۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيتٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پس حضور نے سنا کہ وہ عبد اللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبد اللہ! اگر تم پر کل اللہ تعالیٰ نے طائف فتح کر دیا تو غیلان کی بیٹی کو ضرور حاصل کرنا کیونکہ وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ آئندہ یہ تمہارے اس گھر میں نہ آیا کریں۔ ابن عیینہ اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس مخنث کا نام ہیت تھا۔

١٣٥٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرٌ الطَّائِفَ يَوْمَئِذٍ۔

محمود، ابو اسامہ، ہشام سے بھی اسی طرح روایت کی ہے ان کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس روز وہ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

١٣٥٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ۔ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہوا تو فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل واپس لوٹ جائیں گے لوگوں پر یہ بات گراں گزری اور کہنے لگے کہ بغیر فتح کئے چلے جائیں گے کہنے لگے ہم لوٹ جائیں گے۔ بعض نے کہا کہ کل ہم پھر لڑیں گے پس انہوں نے جنگ کی اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یہاں سے واپس لوٹ جائیں گے اب ساتھیوں کو یہ بات بہت اچھی معلوم ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے تبسم فرمایا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حمیدی نے ان سے سفیان نے یہ سارا حدیث

انخبركه.

١٣٥٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ هِشَامٌ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ أَجَلْ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ.

١٣٥٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا

بیان کی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو طائف کے قلعے کی دیوار پھلانگتے ہی آدمیوں کو لے کر چڑھ گئے تھے پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ کل ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوسرے باپ کی جانب منسوب کرے تو جنت اس پر حرام ہے۔ ابوالعالیہ یا ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس تو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین کے لئے کافی ہے ان میں سے ایک بزرگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے وہ تیئیسویں ہیں جو خود طائف کی دیوار سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ کے پاس موجود تھے تو بارگاہ نبوت میں ایک اعرابی آکر کہنے لگا کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر بشارت ہی فرماتے رہتے ہیں پس آپ غصے کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اس نے تو بشارت قبول نہیں کی لیکن تم دونوں اسے قبول کر لو! دونوں حضرات عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے قبول کیا۔ پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں بشارت حاصل کر لیں۔ دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل کی۔ اس پر پردے کے اندر سے حضرت ام سلمہ نے

لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللَّهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ

آواز دی کہ اپنی ماں کے لئے بھی چھوڑنا، پس ان حضرات نے ان کی خدمت میں بھی کچھ بچا دیا۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر کپڑے کا سائبان تھا جس کے اندر آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ حضرات تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا جس نے خوشبو میں لبا ہوا جبہ پہن رکھا تھا اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کے احرام میں ایسا جبہ پہن رکھا ہو جو خوشبو میں لبا ہوا ہو۔ اس وقت حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے سائبان کے اندر سر داخل کر کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور سرخ تھا اور سانس کی رفتار کافی تیز تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی پھر ختم ہوگئی اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے بارے میں ابھی ابھی سوال کیا تھا؟ لوگ اسے تلاش کر کے لے آئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تمہارے جسم پر جو خوشبو لگی ہوئی ہے، اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور اس جبے کو اتار دو، پھر عمرے میں بھی وہی کام کرو جو حج میں کئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حنین کے دن مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ تقسیم کرنے لگے اور ان لوگوں کو مال عطا فرمایا جن کے دلوں میں ایمان کو جمانا منظور تھا لیکن آپ نے انصار کو کچھ مال نہ دیا۔ ان کو یعنی بعض حضرات کو کچھ محسوس ہوا جبکہ اور لوگوں کو ملا تھا۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت فرمائی، تم بکھرے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہارے درمیان الفت پیدا فرمائی، تم تنگ دست تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں غنی فرما دیا۔ جب آپ کچھ فرماتے تو انصار عرض کرتے کہ اللہ اور رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم ہمارے پاس اس حالت میں آئے تھے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

كُنْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا، أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ، وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

١٣٦٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، فَوَاللَّهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار استر ہیں اور دوسرے لوگ ابرا ہیں۔ میرے بعد تم (انصار) دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

* * *

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کے غنیمت کا مال عطا فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو سو سو اونٹ تک مرحمت فرمائے۔ اس پر انصار سے بعض حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے کہ انہوں نے قریش کو تو مال مرحمت فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ان کی گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا۔ پس وہ چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہو گئے اور وہاں ان کے سوا کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہاری جانب سے یہ کیسی خلاف توقع بات پہنچی ہے؟ انصار کے سمجھدار حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے سربرآوردہ لوگوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے ہاں بعض نوعمر لوگوں نے ایسی بات کہی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے جنہوں نے قریش کو تو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جن کا زمانہ کفر بہت نزدیک ہے تاکہ ان کا دل اسلام پر مضبوط ہو جائے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ خدا کی قسم! جو چیز تم لے کر جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ میرے بعد تم اپنے ساتھ بڑی

ستلقون بعدي أثرة شديدة فاصبروا حتى تلقوا الله ورسوله صلى الله عليه وسلم على الحوض قال أنس فلم نصبر۔

۱۲۶۳۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن أبي التياح عن أنس قال: لما كان يوم فتح مكة قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم بين قريش فغضبت الأنصار قال النبي صلى الله عليه وسلم أما ترضون أن يذهب الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى قال لو سلك الناس واديا أو شعبا لسلكت وادي الأنصار أو شعبهم۔

۱۲۶۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا أزهر عن ابن عون أنبأنا هشام بن زيد بن أنس عن أنس رضي الله عنه قال لما كان يوم حنين التقى هوازن ومع النبي صلى الله عليه وسلم عشرة آلاف والطلقاء فأدبروا، قال يا معشر الأنصار قالوا لبيك يا رسول الله وسعديك، لبيك نحن بين يديك، فنزل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أنا عبد الله ورسوله فانهزم المشركون فأعطى الطلقاء والمهاجرين ولم يعط الأنصار شيئا فقالوا فدعاهم فأدخلهم في قبة فقال أما ترضون أن يذهب الناس بالشاة والبعير وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا وسلكت الأنصار شعبا لاخترت شعب الأنصار۔

۱۲۶۵۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: جمع النبي صلى الله عليه وسلم ناسا من الأنصار فقال: إن قريشا

تا انصاف دیکھو گے تو اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملو۔ کیونکہ میں حوض کوثر پر ہوں گا لیکن حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم لوگ صبر نہ کر سکے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال غنیمت قریش کے درمیان تقسیم فرمایا تو انصار اس پر ناراض ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ وہ عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ فرمایا اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے روز جب ہوازن سے مقابلہ ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور مکہ کے نو مسلم تھے تو پیٹھ دکھا گئے اس وقت آپ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری سے اتر گئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔ پس مشرکوں کو شکست ہو گئی۔ پس آپ نے نو مسلموں اور مہاجرین کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ کہا تو آپ نے انہیں بلایا تو وہ ایک خیمے میں داخل ہو گئے۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگ میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے تمام لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزرے تھوڑا عرصہ ہوا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ ان کی دلجوئی کروں

حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُرِيدَ بِهَذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللَّهِ، فَقُلْتُ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَمِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ

اور انہیں اسلام سے مانوس کروں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ، انہوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ فرمایا، اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار گھاٹی سے تو میں انصار کے میدان یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ تو انصار میں سے ایک آدمی (معتب بن قشیر منافق) نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو پیش نظر نہیں رکھا گیا ہے پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض حضرات کو ترجیح دی چنانچہ حضرت اقرع کو سو اونٹ عطا فرمائے اور اتنے ہی حضرت عیینہ کو دے گئے اور دوسرے حضرات کو بھی مرحمت فرمائے گئے۔ اس پر ایک آدمی (منافق) کہنے لگا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرور خبر دوں گا۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے وقت جب ہوازن، غطفان اور دوسرے لوگ اپنے جانوروں اور بال بچوں سمیت میدان مقابلہ میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے۔ پس یہ پیٹھ پھیر گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو اس روز آپ نے دو آوازیں دیں جو بالکل الگ الگ تھیں۔ آپ نے دائیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے بائیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ

فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ. قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوزُونَهُ إِلٰى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ.

بَابُ ۵۲۵ السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا.

بَابُ ۵۲۶ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلٰى بَنِي جَذِيمَةَ

۱۲۷۰ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اس وقت آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ پھر نیچے اتر آئے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکین کو شکست ہو گئی اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ پس آپ نے مہاجرین اور نومسلموں میں مال تقسیم کیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ جب سختی کا وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت دوسروں کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو آپ نے انہیں ایک قبہ میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا لے کر جائیں۔ انہیں کے متعلق تمہاری طرف سے مجھے ایک بات پہنچی ہے؟ وہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! وہ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ گھاٹی میں چلوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے پوچھا کہ ابو حمزہ! کیا آپ اس وقت موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر حاضر کب رہا تھا۔

نجد کی جانب سریہ بھیجنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ (فوجی دستہ) روانہ فرمایا جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے تھے، اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس لوٹا۔

بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید کو بھیجنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی جذیمہ کی جانب حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ انہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ

بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى بني جذيمة فدعاهم إلى الإسلام فلم يحسنوا أن يقولوا أسلمنا فجعلوا يقولون صبأنا صبأنا فجعل خالد يقتل منهم ويأسر ودفع إلى كل رجل منا أسيره حتى إذا كان يوم أمر خالد أن يقتل كل رجل منا أسيره فقلت والله لا أقتل أسيري ولا يقتل رجل من أصحابي أسيره حتى قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم فذكرناه فرفع النبي صلى الله عليه وسلم يده فقال اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد مرتين۔

باب ۵۲۷ سرية عبد الله بن حذافة السهمي وعلقمة بن مجزز المدلجي ويقال إنها سرية الأنصار۔

۱۴۷۱ ۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال حدثني سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن عن علي رضي الله عنه قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم سرية فاستعمل رجلا من الأنصار وأمرهم أن يطيعوه فغضب فقال أليس أمركم النبي صلى الله عليه وسلم أن تطيعوني قالوا بلى قال فاجمعوا لي حطبا فجمعوا فقال أوقدوا نارا فأوقدوها فقال ادخلوها فهموا وجعل بعضهم يمسك بعضا ويقولون فررنا إلى النبي صلى الله عليه وسلم من النار فما زالوا حتى خمدت النار فسكن غضبه فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو دخلوها ما خرجوا منها إلى يوم القيامة الطاعة في المعروف۔

باب ۵۲۸ بعث أبي موسى ومعاذ إلى

کہا اچھا شارٹ کیا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرتے اور قید کرتے جاتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کر دیا۔ ایک روز حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا، جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ کہا کہ اے اللہ! میں اس فعل سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

سریہ عبداللہ بن حذافہ

حضرت علقمہ بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریۂ انصار بھی کہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ (دستہ) روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا۔ امیر کسی بات پر ناراض ہو گیا، تو اس نے لوگوں سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ ایندھن اکٹھا کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں اکٹھی کر دیں۔ کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ، چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی۔ اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک دوسرے کو روکتے رہے اور کہنے لگے کہ ہم آگ (جہنم) سے ڈرتے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دوڑے تھے۔ حضور نے فرمایا اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلتے کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہوتی ہے۔

ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے

الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ـ

۱۲۴۲ـ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلاَفٍ قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلاَفَانِ ثُمَّ قَالَ يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيُّمَ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ قَالَ لاَ أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي ـ

۱۲۴۳ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لأَبِي بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ قَالَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ـ رَوَاهُ

یمن کی جانب بھیجنا

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور دونوں حضرات کو ان کے صوبے الگ الگ بتائے کیونکہ یمن کے دو صوبے تھے۔ آپ نے دونوں حضرات کو تاکید فرمائی کہ نرمی سے کام لینا اور لوگوں پر سختی نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور انہیں ناراض نہ کرنا۔ چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبے میں چلے گئے اور دونوں حضرات میں سے جب بھی کوئی دوسرے کی حدِ صوبہ کے قریبی علاقے میں دورہ فرماتے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور سلام کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت معاذ نے حضرت موسیٰ کے قریبی علاقے میں دورہ کیا اور یہ اپنے خچر پر سوار تھے تو ان کے پاس جا پہنچے۔ اس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ دیکھا تو ان کے پاس ایک ایسا آدمی بیٹھا تھا جس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ اے عبداللہ بن قیس! اسے کیوں باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ یہ اسلام لانے کے بعد پھر کافر ہو گیا ہے۔ فرمایا میں اس وقت تک سواری سے نہیں اتروں گا جب تک اس کو قتل نہ کر دیا جائے گا۔ کہا اسے قتل کرنے کے لئے ہی تو لایا گیا ہے۔ پس اس کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر یہ سواری سے اتر آئے اور دریافت کیا: اے عبداللہ! آپ قرآن کریم کیسے پڑھتے ہیں؟ جواب دیا میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ لیکن اے معاذ! آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور نیند کا حصہ پورا کر لیتا ہوں تو جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو پڑھتا ہوں۔

حضرت ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا حاکم بنا کر روانہ فرمایا۔ پس انہوں نے آپ سے ان شرابوں کا حکم دریافت کیا جو وہاں بنائی جاتی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ایک بتع اور دوسری مزر۔ سعید بن ابوبردہ نے اپنے والد حضرت ابوبردہ سے پوچھا کہ بتع کونسی شراب ہوتی ہے؟ فرمایا وہ شہد کا شیرہ ہوتا ہے اور مزر جَو کا شیرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ اس کو

جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِكَ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ:

جریر، عبدالواحد شیبانی نے بھی حضرت ابوبردہ سے روایت کیا ہے۔

سعید بن ابوبردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جدِ امجد حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا اور ناراض نہ کرنا نیز دونوں متفق رہنا۔ حضرت ابوموسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اے نبی اللہ! ہمارے اس زمین میں مزر نامی جو کی شراب ہوتی ہے اور بتع نامی شہد کی شراب۔ آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے پس یہ دونوں حضرات چلے گئے۔ پس حضرت معاذ نے حضرت ابوموسیٰ سے پوچھا کہ آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ کھڑا، بیٹھا اور سواری پر تھوڑا تھوڑا وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ حضرت معاذ نے کہا میں تو ترتیب کرتا ہوں کہ پہلے سو جاتا ہوں۔ اور پھر قیام کرتا ہوں اور اپنی نیند کو بھی قیام کی طرح باعثِ ثواب سمجھتا ہوں۔ اور پھر ایک خیمہ لگوا دیا گیا تھا جہاں یہ دونوں ملاقات کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت معاذ حضرت ابوموسیٰ سے ملنے گئے تو ایک آدمی کو بندھا ہوا دیکھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے بتایا کہ یہ یہودی ہے مسلمان ہوا اور پھر مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ نے کہا کہ میں تو ضرور اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اسی طرح عقدی اور وہب، شعبہ سے روایت ہے۔ وکیع، نضر اور ابوداؤد، شعبہ، سعید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی نیز جریر بن عبدالحمید، شیبانی نے حضرت ابوبردہ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا جب میں وہاں سے واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابطح کے مقام پر قیام پذیر تھے تو آپ نے فرمایا، اے عبداللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں لبیک کہتا ہوا، اے اللہ میں حاضر ہوں! کہا اور اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ قربانی تو نہیں لایا۔ فرمایا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگانا اور

قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَقَعَدْتُ حَتّٰى مَشَطَتْنِي امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ بَنِي قَيْسٍ . وَتَمَسَّكْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ .

پھر احرام کھول دیتا، یہاں تک کہ بنی قیس کی ایک عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمر کے عہد حکومت تک اسی طرح کرتے رہے۔

۱۴۷۶ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ : إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلٰى أَنْ يَّشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ طَوَّعَتْ ، طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا، جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جانب بلانا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں پر تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہارا کہنا مانیں تو ان کے مال میں سے چھانٹ کر نہ لینا اور مظلوم کی بد دعا سے بچتے رہنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ طوّعت اطاعت ہم معنی ہیں، جیسے طِعتُ، طُعتُ و اَطعتُ۔

• • •

۱۴۷۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ . زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلٰى

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل حاکم بن کر یمن گئے تو انہوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی، "اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا" (سورۃ النساء آیت ۱۲۵) تو اس قوم سے ایک آدمی کہنے لگا کہ والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔ معاذ، شعبہ، حبیب، سعید، عمرو بن میمون کی روایت میں زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ نے لوگوں

الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ.

بَابُ ٢٢٥ بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

١٤٧٨۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ۔

١٤٧٩۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ، أَلَا تَرَى إِلَى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

١٤٨٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

کو صبح کی نماز پڑھانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔ تو انکے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا، والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو ٹھنڈی ہو گئی۔

حضرت علی اور حضرت خالد کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی جانب بھیجنا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ ان کے بعد ان کی جگہ حضرت علی کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ خالد کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس لوٹ جائے۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور مجھے غنیمت میں کئی اوقیہ چاندی کے ملے۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کو حضرت خالد سے خمس کا مال لینے کے لئے بھیجا اور میں حضرت علی سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غسل کیا تھا۔ میں نے حضرت خالد سے بھی اس کا ذکر کیا کہ آپ ان کی طرف نہیں دیکھتے! جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بریدہ! کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خمس میں ان کا حصہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم

اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ أَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُوْنِيْ وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَآءِ يَأْتِيْنِيْ خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَآءِ صَبَاحًا وَّمَسَآءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَّتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَّكُوْنَ يُصَلِّيْ فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَّقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِيْ قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوْبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَّتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَّا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ

١٤٨١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى إِحْرَامِهِ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ

فرمایا: یعنی عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان۔ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا، ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانتدار شمار نہیں کرتے حالانکہ آسمان والے کے نزدیک تو میں امین ہوں کہ خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور تہبند خوب اٹھائے ہوئے تھا وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو! کیا میں تمام روئے زمین والوں سے زیادہ مستحق نہیں ہوں! پھر وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ شاید یہ نمازی ہو۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ کتنے نمازی ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پھر اس کی جانب توجہ فرمائی اور وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو اللہ کی کتاب کو بڑے مزے سے پڑھے گی لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے، جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر ڈالوں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم فرمایا تھا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر سے یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی مال لے کر حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا۔

بَابُ غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي

علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا: تم قربانی بھیجو اور احرام کی حالت میں رہو جیسے تم اب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی نے حضور کے لئے بھی قربانی بھیجی تھی۔

بکر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کا احرام باندھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ اپنے اس احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کا جانور تھا پس جب یمن سے حضرت علی بن ابی طالب بھی آ پہنچے جو حج کے ارادے سے آئے تھے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے کس کا احرام باندھا ہے کیونکہ تمہارے اہل بیت ہمارے ساتھ ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم اسی حالت میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ تو قربانی ہے۔

غزوۂ ذی الخلصہ کا بیان

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی ایک گھر تھا جس کو کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم ذوالخلصہ کو برباد کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے! چنانچہ میں ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہو گیا اور اسے مسمار کر دیا۔ جو لوگ اس کے پاس تھے انہیں قتل کر دیا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر سنائی اور آپ نے ہمارے لئے اور احمس والوں کے لئے دعا فرمائی۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو گرا کر مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے! وہ قبیلۂ خثعم کے اندر ایک گھر تھا جس کو کعبۂ یمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ پس میں قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہوا۔ وہ گھڑ سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح جم نہیں

فَلَمْ يُبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ. قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا جن کی کنیت ابو ارطاۃ تھی تاکہ آپ کو اس کی خوشخبری دیں۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں اسے ایسا چھوڑ کر آیا ہوں جیسے خارش زدہ اونٹ ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَجُذَامَ قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ.

غزوۂ ذات السلاسل کا بیان

اسمٰعیل بن ابی خالد کا بیان ہے کہ یہ لخم و جذام کے قبیلوں سے جنگ لڑی گئی۔ ابن اسحاق نے یزید سے انہوں نے حضرت عروہ سے روایت کی کہ یہ بلی، عذرہ اور بنو القین کے شہر تھے۔

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لیے حضرت عمرو بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ حضور آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا۔ عائشہ۔ میں عرض گزار ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد محترم۔ میں نے عرض کی۔ ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا۔ عمر۔ اس کے بعد چند حضرات کے نام آپ نے لیے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ میرا نام کہیں آخر میں نہ آئے۔

بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ

حضرت جریر کا یمن کی طرف جانا

١٤٨٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلٰى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَا مَعِي حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّاسُ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بحری سفر میں تھا تو یمن کے دو آدمیوں سے ملا جن میں سے ایک کا نام ذوکلاع اور دوسرے کا ذوعمرو تھا۔ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی سنانے لگا تو ذوعمرو نے مجھ سے کہا۔ اپنے جن بزرگ کا آپ مجھ سے ذکر فرما رہے ہیں ان کی وفات کو تین دن ہو چکے ہیں اور وہ دونوں بھی میرے ساتھ مدینہ منورہ کی جانب آئے یہاں تک کہ جب ہم ابھی راستے ہی میں تھے تو ہمیں مدینہ طیبہ کی جانب سے آتے ہوئے کچھ سوار نظر آئے تو ہم نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر کو خلیفہ چن لیا ہے۔ وہ دونوں کہنے لگے کہ اپنے امیر کو ہماری آمد کے متعلق بتا دینا۔ اگرچہ اب ہم جا رہے ہیں اور شاید عنقریب

خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ. قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ. قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ. قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ. قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سکتا تھا لیکن آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں نے آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے اور یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ اس کی جانب گئے۔ چنانچہ اسے توڑ پھوڑ کر اس میں آگ لگا دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بھیجا۔ حضرت جریر کے قاصد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب اسے چھوڑ کر چلا تھا تو وہ خارش والے اونٹ کی طرح جل کر سیاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لیے پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے فکر سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چل دیا۔ وہ سب گھڑ سواری کے ماہر تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا تو میں نے آپ کے دست مبارک کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! اس کو ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ ذوالخلصہ ایک گھر تھا جو یمن کے قبیلہ خثعم میں بجیلہ کا مسکن تھا جس میں بت پوجی جاتی تھی اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے توڑ پھوڑ کر نذر آتش کر دیا۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر یمن میں پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے فال لیا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ فال نکال رہا تھا تو حضرت جریر اس کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے تیر توڑ دیے اور مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت جریر نے قبیلہ احمس کے ایک

صالحون. فقالا أخبر صاحبك أنا قد جئنا ولعلنا سنعود إن شاء الله ورجعا إلى اليمن فأخبرت أبا بكر بحديثهم قال أفلا جئت بهم. فلما كان بعد قال لي ذو عمرو يا جرير إن بك علي كرامة وإني مخبرك خبرا إنكم معشر العرب لن تزالوا بخير ما كنتم إذا هلك أمير تأمرتم في آخر فإذا كانت بالسيف كانوا ملوكا يغضبون غضب الملوك ويرضون رضا الملوك.

باب غزوة سيف البحر وهم يتلقون عيرا لقريش وأميرهم أبو عبيدة.

۱۳۸۸ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أنه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا قبل الساحل وأمر عليهم أبا عبيدة بن الجراح وهم ثلاث مائة فخرجنا وكنا ببعض الطريق فني الزاد فأمر أبو عبيدة بأزواد الجيش فجمع فكان مزودي تمر فكان يقوتنا كل يوم قليل قليل حتى فني فلم يكن يصيبنا إلا تمرة تمرة فقلت ما تغني عنكم تمرة فقال لقد وجدنا فقدها حين فنيت ثم انتهينا إلى البحر فإذا حوت مثل الظرب فأكل منه القوم ثماني عشرة ليلة ثم أمر أبو عبيدة بضلعين من أضلاعه فنصبا ثم أمر براحلة فرحلت ثم مرت تحتهما فلم تصبهما.

۱۳۸۹ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال الذي حفظناه من عمرو بن دينار

ہم حاضر خدمت ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ یمن کی جانب لوٹ گئے۔ پس میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ آپ انہیں ساتھ لے کر کیوں نہ آئے؟ اس کے بعد ذو عمرو نے کہا: اے جریر! آپ مجھ سے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ اہل عرب اس وقت تک خیر و خوبی کے ساتھ رہیں گے جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ خود کر لیا کریں گے، کیونکہ جب امارت تلوار کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی تو بادشاہوں کا ناراض ہونا بادشاہوں اور بادشاہوں کا راضی ہونا بھی شاہانہ۔

غزوہ سیف البحر کا بیان
یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیر لشکر ابو عبیدہ تھے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحل سمندر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ ہم چل پڑے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زاد راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے تمام لشکر کا بچا ہوا زاد راہ جمع کرنے کا حکم فرمایا جب وہ جمع کیا گیا تو کھجوروں سے دو تھیلے ہوئے۔ پس آپ ہمیں روزانہ تھوڑی تھوڑی کھجوریں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ختم ہونے کے قریب آگئیں تو ہمیں ایک ایک کھجور ملنے لگی۔ پس میں (وہب بن کیسان) نے ان سے پوچھا کہ ایک کھجور میں کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس ایک کھجور کی قدر و قیمت بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب کچھ بھی نہ رہا۔ یہاں تک کہ ہم ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو کنارے پر پہاڑ جیسی بڑی مچھلی پڑی ہے تو ہم سارے اس میں سے اٹھارہ روز تک کھاتے رہے۔ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک سوار کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار ان کے نیچے سے مس ہوئے بغیر صاف گزر گیا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذَالِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيتُ۔

۴۰۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ

علیہ وسلم نے تین سو سوار روانہ فرمائے جن کا امیر حضرت ابو عبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں قافلۂ قریش کی گھات میں مامور فرمایا گیا تھا۔ پس نصف مہینے تک ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے اور وہاں ہمیں سخت بھوک کا سامنا ہوا، یہاں تک کہ ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے، اسی لئے اس لشکر کا نام جیش الخبط یعنی پتوں والی فوج پڑ گیا۔ پس سمندر نے ہمارے لئے ایک مچھلی باہر پھینک دی جس کو عنبر کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ روز تک اسی میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی ملتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمارے جسم بحال حالت پر آ گئے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور اس کے ساتھ ایک سب سے لمبے آدمی کو کھڑا کیا۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک آدمی کو اونٹ پر بٹھا کر اس کے نیچے سے گزارا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی نے روزانہ کے لئے تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر حضرت ابو عبیدہ نے اسے منع کر دیا۔ قیس بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ میں بھی اس لشکر میں تھا لیکن جب لوگ بھوکے ہوئے تو میں نے ایک آدمی سے کہا کہ اونٹ ذبح کر دو میں نے ذبح کر دیئے۔ پھر بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ ذبح کر دو تو میں نے ذبح کر دیئے پھر بھوک لگی اور اونٹ ذبح کرنے کے لئے کہا تو میں نے جواب دیا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

◆ ◆ ◆

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی جیش الخبط میں شامل تھا اور ہم پر حضرت ابو عبیدہ کو امیر بنایا گیا تھا ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو سمندر نے ہمارے لئے ایک ایسی مچھلی باہر پھینک دی کہ اس طرح کی مچھلی ہم نے دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی اور اس کے نیچے سے ایک سوار گزر گیا۔ ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو عبیدہ نے ہمیں کھانے کا حکم فرمایا تھا جب ہم واپس مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ رزق کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے

اللہ أطعمونا إن كان معكم فأتاه بعضهم فأكله.

باب ٥٢٢ حج أبي بكر بالناس في سنة تسع

١٤٩١ - حدثنا سليمان بن داود أبو الربيع حدثنا فليح عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمٰن عن أبي هريرة أن أبا بكر الصديق رضي الله عنه بعثه في الحجة التي أمره النبي صلى الله عليه وسلم قبل حجة الوداع يوم النحر في رهط يؤذن في الناس لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان.

١٤٩٢ - حدثني عبد الله بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء رضي الله عنه قال: آخر سورة نزلت كاملة براءة وآخر سورة نزلت خاتمة سورة النساء يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة.

باب ٥٢٣ وفد بني تميم

١٤٩٣ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن أبي صخرة عن صفوان بن محرز المازني عن عمران بن حصين رضي الله عنهما قال: أتى نفر من بني تميم النبي صلى الله عليه وسلم فقال: اقبلوا البشرى يا بني تميم قالوا يا رسول الله قد بشرتنا فأعطنا فرئي ذلك في وجهه فجاء نفر من اليمن فقال: اقبلوا البشرى إذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله.

باب ٥٢٤ قال ابن إسحاق غزوة عيينة بن حصن بن حذيفة بن بدر بني العنبر من بني تميم بعثه النبي صلى الله عليه وسلم إليهم فأغار وأصاب

مرحمت فرمائی اگر تمہارے پاس کچھ ہو ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ چنانچہ بعض حضرات نے خدمت میں پیش کر دی تو آپ نے بھی تناول فرمائی۔

حضرت ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ سنہ ۹ھ میں حج کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو اس حج کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر مقرر فرمایا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تاکہ وہ قربانی کے روز لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

* * *

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پوری سورت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورۂ براءۃ ہے اور آخری سورت (آیت) وہ ہے جو سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی یعنی يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة (سورۂ نساء، آیت ۱۷۶)۔

بنی تمیم کے وفد کا بیان

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کے لوگوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت کو قبول کر لو۔ کہنے لگے، یا رسول اللہ! ہمیں بشارت تو دے دی، کچھ مال بھی عنایت فرمائیے۔ اس جواب کا اثر چہرۂ اقدس پر نمایاں تھا۔ پھر یمن کے لوگوں کی جماعت آئی آپ نے فرمایا، تم بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے تو اسے قبول نہیں کیا۔ وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

بنو عنبر پر شب خون مارنے کا بیان

ابن اسحاق کا قول ہے کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو رسول خدا نے بنی تمیم کی شاخ بنی عنبر سے جہاد کرنے بھیجا۔ انہوں نے شب خون مار کر مرد قتل کر دئے

ومنهم ناسا وسبى منهم نساء.

۱۲۹۴۔ حدثني زهير بن حرب حدثنا جرير عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لا أزال أحب بني تميم بعد ثلاث سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها فيهم: هم أشد أمتي على الدجال، وكانت فيهم سبية عند عائشة فقال أعتقيها فإنها من ولد إسماعيل، وجاءت صدقاتهم فقال: هذه صدقات قوم، أو قومي.

۱۲۹۵۔ حدثني إبراهيم بن موسى حدثنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم عن ابن أبي مليكة أن عبد الله بن الزبير أخبرهم أنه قدم ركب من بني تميم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر: أمر القعقاع بن معبد بن زرارة. قال عمر: بل أمر الأقرع بن حابس. قال أبو بكر: ما أردت إلا خلافي. قال عمر: ما أردت خلافك. فتماريا حتى ارتفعت أصواتهما، فنزل في ذلك: يا أيها الذين آمنوا لا تقدموا حتى انقضت.

باب وفد عبد القيس

۱۲۹۶۔ حدثني إسحاق أخبرنا أبو عامر العقدي حدثنا قرة عن أبي جمرة قلت لابن عباس رضي الله عنهما: إن لي جرة ينتبذ لي نبيذ فأشربه حلوا في جر، إن أكثرت منه فجالست القوم فأطلت الجلوس خشيت أن أفتضح، فقال: قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: مرحبا بالقوم غير خزايا ولا الندامى فقالوا يا

اور عورتوں کو قید کر لیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتوں کی وجہ سے میں بنو تمیم کو ہمیشہ دوست رکھتا ہوں۔ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ دجال پر سب سے سخت ہیں۔ ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس ایک لونڈی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

ابن ابی ملیکہ کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ بنی تمیم کے کچھ سوار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ ان پر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے رائے پیش کی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ میرے خلاف رائے دیتے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں نے میری رائے آپ کی مخالفت کے ارادے سے نہیں دی۔ دونوں حضرات میں بحث چھڑ گئی، یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ (سورۃ الحجرات، آیت پہلی)

عبدالقیس کے وفد کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لئے نبیذ تیار کی جاتی ہے میں اس میں سے میٹھی کر کے اور ایک گھڑے میں سے کر پی لیتا ہوں اگر میں اس میں سے زیادہ پی لوں اور کافی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو رسوائی کا ڈر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا اس قوم کو خوش آمدید جو نہ نقصان میں ہے اور نہ شرمندہ ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کفار حائل

رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْا بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا. قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. اَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

۱۴۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُوْا إِلَيْهَا مَنْ وَّرَاءَنَا. قَالَ: آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. اَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً. وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

۱۴۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوْا إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حرمت والے مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے۔ ہمیں چند ایسی باتیں بتا دیجئے کہ ان پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں۔ فرمایا۔ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اوّل تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے اور جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ پھر پہلی بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری بات ماہِ رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مالِ غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے۔ جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدو کی تونبی، کھدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن (شراب کے برتن) ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، جبکہ قبیلۂ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہیں۔ لہٰذا ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، لہٰذا ہمیں کچھ ایسی چیزیں بتا دیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ فرمایا۔ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمائی۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) اور اپنے مالِ غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے۔

حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں ان سے دریافت کرنا کیونکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے ساتھ ایسا کرنے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا. قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ قُومِي إِلَى جَنْبِهِ فَقُولِي تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى يَعْنِي قَرْيَةً مِنَ الْبَحْرَيْنِ۔

بَابُ ۳۲۸ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ

والے کو پہنچا کرتا ہے۔ کریب کا بیان ہے کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو پیغام دے کر مجھے بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے دریافت کرو۔ میں نے یہ بات ان حضرات کو جا بتائی تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ کے لئے دیا تھا۔ پس حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ایک دفعہ آپ نے نماز عصر پڑھی، پھر میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس بنی حرام کی انصار سے کچھ عورتیں تھیں پس آپ نے یہ پڑھیں۔ میں نے آپ کی جانب خادمہ کو یہ کہہ کر بھیجا کہ پہلو میں کھڑی ہو کر یہ عرض کرنا کہ یارسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے کیا ان دو رکعتوں سے آپ کو منع فرماتے ہوئے نہیں سنا جو آپ پڑھ رہے ہیں؟ اگر حضور ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا۔ پس لڑکی نے ایسا ہی کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ تشریف لے جانے لگے تو فرمایا: اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ اپنی قوم سے مسلمان ہو کر آئے۔

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) میں جو نماز جمعہ ہوئی تھی اس کے بعد جس مسجد میں سب سے پہلے نماز جمعہ قائم کی گئی وہ جواثی میں عبدالقیس کی مسجد ہے۔ جواثی، بحرین کا ایک گاؤں ہے (گویا ہر جگہ جمعہ قائم کر لینا مناسب نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ افراد کا ایک جگہ جمع ہونا زیادہ اچھا ہے)

بنی حنیفہ کا وفد اور ثمامہ بن اثال کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب کچھ سوار روانہ فرمائے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ صَبَوْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٠١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا۔ اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ جواب دیا۔ اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی آدمی کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے ثمامہ! کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا میں کہہ چکا ہوں کہ اگر احسان فرمائیں تو احسان ماننے والے پر احسان ہوگا۔ آپ اسے چھوڑ کر پیچھے چلے گئے۔ دوسرے روز پھر فرمایا۔ اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آ کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد! خدا کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا لیکن آج مجھے آپ سب سے محبوب ہیں۔ خدا کی قسم، آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے پیارا ہے خدا کی قسم مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج یہ مجھے سب شہروں سے پیارا ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرہ کے ارادے سے جا رہا تھا۔ اب اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بشارت دی اور فرمایا کہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے اس سے کہا کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ (اگر تم نے میرے ساتھ کوئی حرکت کی تو) خدا کی قسم تمہارے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنے بعد مجھے جانشین مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی اختیار کر لیتا ہوں اور وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کثیر افراد کو لایا تھا

مُحَمَّدٌ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ
وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ
بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ
فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ
الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ
فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ
الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا رَاَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ
يُّجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ
عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اَرَى
الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا رَاَيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا
نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ
شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا
فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ
اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةُ۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ
الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا
عَلَيَّ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا
فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ
صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ
الْعُطَارِدِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدْنَا
حَجَرًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ اَلْقَيْنَاهُ وَاَخَذْنَا الْاٰخَرَ فَاِذَا

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس
کو ساتھ لیا اور اس کی جانب چل پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے دستِ مبارک میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ یہاں تک کہ آپ
مسیلمہ کے پاس اپنے اصحاب میں جا کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تو مجھ
سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو تجھے نہیں دوں گا تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ
کا فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر تو نے میری جانب سے پیٹھ پھیری تو
اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کر دے گا میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب
میں نظر آیا تھا۔ آگے میری جانب سے ثابت بن قیس تجھے جواب دیں
گے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے ارشاد "میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا
تھا" کے متعلق دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ اپنے ہاتھوں میں سونے
کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے صدمہ ہوا تو خواب میں میری
جانب وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس میں نے ان پر پھونک
ماری تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے دونوں کنگنوں سے دو کذاب مراد
لئے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک عنسی ہے
اور دوسرا مسیلمہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ مجھے
زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔ پھر میری ہتھیلی پر سونے
کے دو کنگن رکھے گئے، تو مجھے کنگن ناگوار گزرے۔ پس میری طرف
وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو دونوں
کنگن غائب ہو گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے لی،
میں جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک ان میں سے صنعاء والا
اسود عنسی اور دوسرا یمامہ والا مسیلمہ ہے۔

مہدی بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو رجاء عطاردی
کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے جب
پہلے سے اچھا کوئی پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اسے لے لیتے
اگر پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر بنا کر اس پر بکری دوہتے پھر اس

نُورِيهِ جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

بَابُ ۵۲۹ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي أَنَّ

کے گرد طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ ہتھیاروں کے پھل دور کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تیر کے پیکان کو لگائے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینے نکالے رکھتے تھے۔ میں نے ابو رجاء کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں لڑکا تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہم نے آپ کے ظاہر ہونے کی خبر سنی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی مسیلمہ کذاب کے پھندے میں پھنس گئے۔

اسود عنسی کا قصہ

حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں ٹھہرا اور اس کے نکاح میں تھی اور حارث کی بیٹی وہ جو عبداللہ بن عبداللہ بن عامر کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب کہا جاتا تھا اور مسیلمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس کے پاس کھڑے ہو کر اس سے گفتگو فرمانے لگے تو مسیلمہ نے آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں اور مجھے اپنے بعد جانشین مقرر فرما دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذکورہ خواب کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر دو کنگن طلائی رکھے گئے ہیں۔ میں پریشان ہوا اور وہ مجھے برے لگے پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم أريت أنه وضع في يدي سواران من ذهب فقطعتهما وكرهتهما فأذن لي فنفختهما فطارا فأولتهما كذابين يخرجان فقال عبيد الله أحدهما العنسي الذي قتله فيروز باليمن والآخر مسيلمة الكذاب.

باب قصة أهل نجران.

١٥٠٥ - حدثني عباس بن الحسين حدثنا يحيى بن آدم عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة قال جاء العاقب والسيد صاحبا نجران إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يريدان أن يلاعناه قال فقال أحدهما لصاحبه لا تفعل فوالله لئن كان نبيا فلاعننا لا نفلح نحن ولا عقبنا من بعدنا قالا إنا نعطيك ما سألتنا وابعث معنا رجلا أمينا ولا تبعث معنا إلا أمينا فقال لأبعثن معكم رجلا أمينا حق أمين فاستشرف له أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قم يا أبا عبيدة بن الجراح فلما قام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا أمين هذه الأمة.

١٥٠٦ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة قال سمعت أبا إسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة رضي الله عنه قال جاء أهل نجران إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا ابعث لنا رجلا أمينا فقال لأبعثن إليكم رجلا أمينا حق أمين فاستشرف له الناس فبعث أبا عبيدة بن الجراح.

ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو کذاب نکلیں گے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو عنسی ہے جس کو فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے (جو حضرت وحشی کے ہاتھوں حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں واصل جہنم ہوا)۔

اہل نجران کا قصہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پا سکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آدمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجئے جو امانت دار نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اہل نجران عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ایسے آدمی کو بھیجئے جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری جانب ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر لوگ اسے دیکھنے کا انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ فرمایا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر اُمت میں ایک امین (امانت دار) ہوا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

بَابُ ۵۲۱ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

عمان اور بحرین کا قصہ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا. فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي. قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا. قَالَ فَأَعْطَانِي. قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ. وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا یہ تین مرتبہ فرمایا، چنانچہ بحرین کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب وہ مال حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں آیا تو انہوں نے منادی کو یوں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرضہ ہو یا انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گیا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا مال دوں گا۔ یہ تین مرتبہ فرمایا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مال دے دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مال طلب کیا لیکن انہوں نے نہ دیا۔ دوبارہ گیا لیکن نہ دیا۔ سہ بارہ گیا تو پھر بھی نہ دیا۔ میں ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کی خدمت میں مال لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ عطا نہیں فرماتے پس مال دے دیجئے ورنہ آپ بخل سے کام لے رہے ہیں۔ پس انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے متعلق بخل کی بات کیا کہی، بھلا بخل کی بیماری کا بھی کوئی علاج ہے۔ ایسا انہوں نے تین مرتبہ فرمایا۔ جتنی دفعہ تمہیں مال نہیں دیا تو ارادہ دینے کا تھا۔ امام محمد باقر بن امام زین العابدین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں گیا تو حضرت ابوبکر نے

بَابُ ۵۲۲ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

اشعریوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔

حضرت ابوموسیٰ نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۱۵۰۹۔ حدثني عبد الله بن محمد وإسحاق بن نصر قالا حدثنا يحيى بن آدم حدثنا ابن أبي زائدة عن أبيه عن أبي إسحاق عن الأسود بن يزيد عن أبي موسى رضي الله عنه قال قدمت أنا وأخي من اليمن فمكثنا حينا ما نرى ابن مسعود وأمه إلا من أهل البيت من كثرة دخولهم ولزومهم له۔

۱۵۱۰۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد السلام عن أيوب عن أبي قلابة عن زهدم قال لما قدم أبو موسى أكرم هذا الحي من جرم وإنا لجلوس عنده وهو يتغدى دجاجا وفي القوم رجل جالس فدعاه إلى الغداء فقال إني رأيته يأكل شيئا فقذرته فقال هلم فإني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يأكله فقال إني حلفت لا آكله فقال هلم أخبرك عن يمينك إنا أتينا النبي صلى الله عليه وسلم نفر من الأشعريين فاستحملناه فأبى أن يحملنا فاستحملناه فحلف أن لا يحملنا ثم لم يلبث النبي صلى الله عليه وسلم أن أتي بنهب إبل فأمر لنا بخمس ذود فلما قبضناها قلنا تغفلنا النبي صلى الله عليه وسلم يمينه لا نفلح بعدها أبدا فأتيته فقلت يا رسول الله إنك حلفت أن لا تحملنا وقد حملتنا قال أجل ولكن لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا أتيت الذي هو خير منها۔

۱۵۱۱۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا أبو عاصم حدثنا سفيان حدثنا أبو صخرة جامع بن شداد حدثنا صفوان بن محرز المازني

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے تو رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا لیکن ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ محترمہ کو اہل بیت نبوی میں ہی شمار کرتے رہے کیونکہ کاشانۂ نبوت سے ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

زہدم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اعزاز کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اس قوم کے جو افراد انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے کے لئے کہا تو ایک شخص کہنے لگا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا تو ناپسند کیا۔ فرمایا۔ تمہارا کوئی بات نہیں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اس کے کھانے سے قسم کھائی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ تمہاری یمین تمہیں قسم کے بارے میں بھی بتاتا ہوں ایک دفعہ ہم اشعریوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سواریوں کی طلبگار ہوئی۔ آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اس کے بعد سواریاں دیں حالانکہ آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی یعنی آپ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دے دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم نے لے لئے اور آپس میں کہنے لگے کہ شاید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے۔ اس صورت میں تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں دے دی ہیں فرمایا ہاں یہی بات ہے کیونکہ جب میں قسم کھاؤں اور دیکھوں کہ اس کے خلاف میں بھلائی نظر آئے تو جس میں بھلائی ہو میں اسے اختیار کر لیتا ہوں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی تمیم کا وفد حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

کہنے لگے کہ آپ بشارت تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمایئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ پھر یمن کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بشارت قبول کرو، جب کہ بنی تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ ہم نے قبول کی۔

* * *

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے، نیز جور و جفا اور سنگ دلی کانوں میں ہے، جو اونٹوں کی دموں کے پاس کھڑے ہو کر چلاتے ہیں، جہاں سے کہ شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں، اور وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلۂ مضر ہیں۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ جو دلوں کے نرم اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان اور حکمت یمن کا طرۂ امتیاز ہیں۔ فخر و غرور اونٹ والوں میں، عاجزی اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اس کو غندر نے شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے (یہ مذکورہ حدیث کی دوسری سند ہے)۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هَاهُنَا هَاهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان یمنی ہے یعنی یمن والوں کی خصوصیت ہے اور فتنہ و فساد ادھر ہے (نجد کی جانب اشارہ کر کے) جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس یمن کے باشندے آئے ہیں جن کے قلوب نازک اور دل نرم ہیں۔ دین کی سمجھ (فقہ) یمنی ہے اور حکمت بھی یمانی (اہل یمن کا حصہ) ہے۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ اے ابو عبد الرحمن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآن کریم پڑھ سکتا ہے؟ جواب دیا، ہاں اگر آپ فرمائیں تو میں اس سے کہوں کہ قرآن مجید سے کچھ سنائے۔ جواب دیا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا۔ اے علقمہ! قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ پس زید بن حدیر کے بھائی زیاد بن حدیر نے کہا کہ آپ علقمہ سے پڑھنے کے لئے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے اچھے قاری نہیں ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی آپ کو بتا دوں۔ پھر میں یا حضرت علقمہ نے سورۂ مریم کی پچاس آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبد اللہ بن مسعود نے دریافت فرمایا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ جس طرح میں پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ پھر جب حضرت خباب کی جانب توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی نظر آئی۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا اس کے اتارنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے اور پھینک دی۔ غندر نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، نافرمانی کی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہٰذا آپ ان کی ہلاکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت فرما اور انہیں دائرہ اسلام میں لے آ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِی الطَّرِیْقِ ؎

یَا لَیْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰی اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْکُفْرِ نَجَّتِ

وَاَبَقَ غُلَامٌ لِّیْ فِی الطَّرِیْقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایَعْتُهُ فَبَیْنَا اَنَا عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذَا غُلَامُکَ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقْتُهٗ ٭

٭ بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَیِّئٍ وَّحَدِیْثِ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْنَا عُمَرَ فِیْ وَفْدٍ فَجَعَلَ یَدْعُوْ رَجُلًا رَّجُلًا وَّیُسَمِّیْهِمْ فَقُلْتُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ: بَلٰی اَسْلَمْتَ اِذْ کَفَرُوْا وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوْا وَوَفَیْتَ اِذْ غَدَرُوْا وَعَرَفْتَ اِذْ اَنْکَرُوْا فَقَالَ عَدِیٌّ فَلَا اُبَالِیْ اِذًا ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والا تھا تو راستے میں اس صورت حال کے پیش نظر یہ شعر پڑھتا تھا۔

ہا شب دراز مشقت سے بھری ہے
صد شکر ہے کہ کفر کے گھر سے ملی نجات

میرا غلام راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو اسی دوران جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا پس وہ غلام بھی آپہنچا اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں عرض گزار ہوا کہ اسے میں رضائے الٰہی کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

قبیلہ طے اور عدی بن حاتم کا بیان

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم (قبیلہ طے کے) وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک آدمی کا نام لے کر بلانے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیچھے ہٹنے لگے، تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے لوگوں نے دھوکا دیا۔ اس پر حضرت عدی نے کہا۔ اب یہی کیا کم ہے۔

بفضلہ تعالیٰ سترھواں پارہ ختم ہوا۔

پارہ ـــــ ۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

• بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ

حجۃ الوداع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے اس کو چاہیئے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کر کے حلال نہ ہو جائے جب میں آپ کے ہمراہ مکہ کو پہنچی تو اس وقت میں حائضہ تھی اس لئے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شکایت جتائی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو جانے دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جن حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا۔ تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھول دے)۔ پس میں (ابن جریج) نے پوچھا کہ حضرت ابن عباس نے

حَتَّى تَبَيَّنَ مِنْ أَيْنَ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي.

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي.

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ سے "پھر ان کا پہنچنا ہے اس پرانے گھر تک" (سورۃ الحج آیت ۳۳) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ احرام کھول دو۔ میں نے کہا کہ یہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں کھولا جا سکتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بطحا کے مقام پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا کیسے باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ لبیک کہا اور میں نے اسی طرح احرام باندھا تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا۔ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے پھر احرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو۔ حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، لہٰذا میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی ذبح نہ کر لوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ آپ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں

إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ.

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَ

سکے۔ دریں حالات کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواب فرمایا، ہاں کر سکتی ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ آئے تو اپنی سواری قصواء پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ بھی تھے جب آپ بیت اللہ کے نزدیک پہنچے تو عثمان سے کنجیاں لانے کے لئے فرمایا پس دروازہ کھولا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ حضرت بلال اور عثمان بھی تھے۔ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور کافی دیر اندر ٹھہرے۔ جب آپ باہر نکلے تو لوگ اندر داخل ہونے کے لئے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑے دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ان سامنے والے دونوں ستونوں سے اگلے ستونوں کے درمیان پڑھی تھی۔ ان دنوں کعبہ کے چھ ستون تھے گویا دو قطاریں تین تین ستونوں کی) چنانچہ پہلی صف کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ کے دروازے کی جانب پشت مبارک رکھی اور اس دیوار کی جانب استقبال فرمایا جو اندر داخل ہوتے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حیی زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر حائضہ ہو گئیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں بھی ٹھہرائے گی؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو ہمارے ساتھ

طَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ.

جانا چاہیئے۔

۱۵۲۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کرتے رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں موجود تھے اور ہم حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیلاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیائے کرام۔ وہ تم میں ضرور آئے گا اگرچہ اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے جبکہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی خبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں کہا اے اللہ گواہ رہنا۔ یہ تین مرتبہ کہا۔ پھر فرمایا ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اتارنے لگ جاؤ۔

۱۵۲۸ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوے فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی حج نہیں کیا۔ ابو اسحاق کا بیان ہے کہ دوسرا حج آپ نے مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

۱۵۲۹ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ اسْتَنْصِتِ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لئے کہو اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں

النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ.

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ

کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ کافروں کی طرح ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا، سال بارہ مہینوں کا ہے، جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ان کے ساتھ چوتھا رجب ہے جسے مضر قبیلے کا مہینہ کہتے ہیں جو کہ جمادی الآخر اور شعبان کے مابین ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہمارا گمان یہ تھا کہ آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے، ہمیں خیال ہوا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا کیا یہ وہی شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ پھر فرمایا آج کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے تو ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابوبکرہ نے یہ بھی فرمایا تھا تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے کی حرمت۔ عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملو گے، تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ کیا تم میرے بعد گمراہی کی جانب پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے؟ سن لو! جو یہاں حاضر ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں کیونکہ بعض اوقات پہنچانے والے سے سننے والا زیادہ یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان فرماتے

حضرت طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو اس دن کو ہم عید

بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ آيَةٍ فَقَالُوا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

بتلائیے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت کے متعلق کہتے ہیں۔ جواب ہوا کہ یہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا (سورہ المائدہ آیت ۳) کے متعلق۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ کس جگہ اتری۔ جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے پس ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا تھا۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

عبداللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ.

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہم سے اسی طرح بیان کی۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے نزدیک پہنچا دیا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! تکلیف کے باعث میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں جبکہ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا: کیا آدھے مال کی؟ فرمایا نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی کی؟ فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ کر

كثير، إنك أن تذر ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس، ولست تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت بها، حتى اللقمة تجعلها في في امرأتك. قلت: يا رسول الله أأخلف بعد أصحابي؟ قال: إنك لن تخلف فتعمل عملا تبتغي به وجه الله إلا ازددت به درجة ورفعة، ولعلك تخلف حتى ينتفع بك أقوام ويضر بك آخرون، اللهم أمض لأصحابي هجرتهم ولا تردهم على أعقابهم، لكن البائس سعد بن خولة، رثى له رسول الله صلى الله عليه وسلم أن توفي بمكة.

جانا کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھی مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے؟ فرمایا تم یہاں نہیں چھوڑے جاؤ گے بلکہ تم ایسا عمل کرو گے جس سے رضائے الٰہی مقصود ہوگی اور جس کے باعث تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہوگا اور شاید تم کتنے ہی لوگوں سے پیچھے دنیا میں زندہ رہو یہاں تک کہ تمہاری ذات سے بعض لوگوں کو نفع پہنچے اور بعض کو نقصان۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما دے اور ان کو پیچھے نہ لوٹائے جائیں۔ لیکن حضرت سعد بن خولہ نے کہ مکہ میں ہی وفات پائی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افسوس رہا۔

۱۵۳۶۔ حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا أبو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبرهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال اتروا دیے تھے۔

۱۵۳۷۔ حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا محمد بن بكر حدثنا ابن جريج عن موسى بن عقبة عن نافع أخبره ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم حلق في حجة الوداع وأناس من أصحابه وقصر بعضهم.

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈوائے اور آپ کے اصحاب میں سے کتنے ہی حضرات نے بال صرف چھوٹے کروائے تھے۔

۱۵۳۸۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب حدثني عبيد الله بن عبد الله أن عبد الله بن عباس أخبره أنه أقبل يسير على حمار ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم بمنى في حجة الوداع يصلي بالناس فسار الحمار بين يدي بعض الصف ثم نزل عنه فصف مع الناس.

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر آ رہے تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہوگیا۔

۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کس رفتار سے چلائی؟ انہوں نے فرمایا کہ درمیانی رفتار سے لیکن جب کھلی جگہ آ جاتی تو تیز بھی چلا لیتے تھے۔

۱۵۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا.

عبد اللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں یعنی جمع صوری کے ساتھ۔

بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ.

غزوۂ تبوک یا غزوۂ عسرت

۱۵۴۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کے لئے سواریاں طلب کروں جبکہ وہ جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک کے لئے جا رہے تھے۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! آپ کے صحابہ نے مجھے حضور کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ ان کے لئے سواریوں کا سوال کروں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا۔ اتفاق سے اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور میں اس حالت کو بھانپ نہ پایا تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے باعث رنج و ملال کی حالت میں واپس لوٹ آیا اور دوسری جانب مجھے یہ غم کھا رہا تھا کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔ میں اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹا اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ابھی کچھ دیر بھی نہیں گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبد اللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ جب میں آپ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا تو فرمایا: یہ فلاں فلاں جوڑے سمیت چھ اونٹ لے جاؤ۔ آپ نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ سے خریدے تھے۔ پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف جاؤ اور ان سے کہہ دینا

فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوْا أَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِيْ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُوْ مُوْسٰى.

کہ بے شک اللہ نے یا رسول اللہ نے تمہیں سواری کے لیے عطا فرمائے ہیں لہٰذا ان پر سوار ہو جاؤ۔ پس میں انہیں لے کر چلا گیا اور انہیں بتا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لیے عطا فرمائے ہیں لیکن خدا کی قسم میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلتا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جواب سنا تھا، شاید آپ یہ خیال فرمائیں کہ میں نے وہ بات اپنی طرف سے لگا دی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ فرمایا ہو۔ سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتبار ہے مگر ہم آپ کے فرمانے پر ضرور چلیں گے۔ پس حضرت ابو موسیٰ ان میں سے چند افراد کو لے کر گئے اور ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ پہلے انکار کیا اور پھر عطا فرمائے۔ ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

۱۵۴۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی کو پیچھے اپنا نائب مقرر فرما دیا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ جاتے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی ما سوا اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابو داؤد نے اس کی سند پیش کی ہے۔ ابو داؤد، شعبہ، حکم، مصعب نے روایت کی۔

ف: غزوۂ تبوک کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑ چلے تھے اور ان کے عرض کرنے پر فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی ما سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس حدیث کو بعض حضرات علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی دلیل بناتے ہیں۔ ان حضرات کا یہ خیال اور اس پر اس حدیث سے استدلال دونوں ہی غلط ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین نہیں بنے تھے بلکہ ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے لہٰذا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی بات کا دور سے بھی واسطہ نہیں ہے بلکہ یہ نیابت اسی طرح کی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لینے گئے تو اپنی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب مقرر فرما گئے تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لیے جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر وہیں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اگر یہ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو نائب مقرر کیا لیکن بعض اوقات اس پر حضرت ابن ام مکتوم وغیرہ کو بھی دیگر حضرات کو بھی نائب مقرر کیا گیا تھا لہٰذا اس نیابت سے جانشینی کا جوڑ ملانا تکلف بے جا ثابت ہے۔

ثانیاً اس سے تو ایک شک کا ازالہ فرمایا گیا ہے کہ ممکن ہے کسی کو یہ شک گزرے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب بنایا تھا وہ شریک نبوت سے بہرہ ور تھے اسی طرح کوئی حضرت علی کو نبی نہ شمار کرنے لگے لہٰذا فرمایا کہ نہ میرے زمانے میں کوئی نبی ہے اور نہ میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تاکہ ان لوگوں کے منہ میں خاک پڑ جائے اور ان کے منکر خاتمیت ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے جو کہتے ہیں کہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے ــــ اور آگے چل کر یہاں تک کہہ دیتے ہیں ــــ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے ــــ اللہ تعالیٰ شیطان کے ایسے وسوسوں اور شرارتوں سے ہر سچے اسلام کو محفوظ رکھے اور سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

١٥٤٣ ـ حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج قال سمعت عطاء يخبر قال أخبرني صفوان بن يعلى بن أمية عن أبيه قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم العسرة قال كان يعلى يقول تلك الغزوة أوثق أعمالي عندي قال عطاء فقال صفوان قال يعلى فكان لي أجير فقاتل إنسانا فعض أحدهما يد الآخر قال عطاء فلقد أخبرني صفوان أيهما عض الآخر فنسيته قال فانتزع المعضوض يده من في العاض فانتزع إحدى ثنيتيه فأتيا النبي صلى الله عليه وسلم فأهدر ثنيته قال عطاء وحسبت أنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أفيدع يده في فيك تقضمها كأنها في في فحل يقضمها.

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت کی ہے کہ میں غزوہ تبوک کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں کہ اس غزوہ کی شمولیت میرے نزدیک سب سے قابل اعتماد عمل ہے۔ عطا کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے بتایا کہ حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک ملازم رکھا ہوا تھا۔ اس کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی تو ان دونوں نے اپنے دانتوں سے ایک دوسرے کو کاٹ کھایا۔ عطا فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے مجھے بتایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو گرفت سے جدا کر دیا اور دوسرے نے اس کے سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ جب وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے دانت کا قصاص نہیں دلایا۔ عطا کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے شاید مجھے یہ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

باب حديث كعب بن مالك وقول الله عز وجل وعلى الثلاثة الذين خلفوا.

حضرت کعب بن مالک کا واقعہ

١٥٤٤ ـ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا

عبداللہ بن کعب بن مالک اپنے والد محترم [illegible]

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ

ان کے نابینا ہونے پر راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ انکا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب میں غزوۂ تبوک میں شمولیت نہ کر سکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوات فرمائے تو حضرت کعب نے ان سب میں شمولیت کا شرف حاصل کیا ما سوائے غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے لیکن غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکنے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلۂ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو ایک جگہ جمع کر کے بغیر کسی ارادے کے انکا ٹکراؤ کروا دیا حالانکہ میں بیعت عقبہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔ بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر مجھے غزوۂ بدر کی شمولیت بھی پیاری نہیں حالانکہ لوگوں میں اس کا چرچا زیادہ ہے۔ میری غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کی بات تو اس سے پہلے اتنا طاقت ور اور مالدار کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور خدا کی قسم اس سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو اونٹنیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر جاتے وقت منزل مقصود کی صاف نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت گرمی شدید، سفر دراز، راستے میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے اس لئے حضور نے صاف صاف بتا دیا تاکہ وہ سامان حرب وغیرہ اچھی طرح فراہم کر لیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی رجسٹر وغیرہ میں ان کے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور کوئی مسلمان ایسا تھا جو جہاد میں شریک نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خطرہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ پھل پک چکے تھے اور سائے عزیز تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیاری کی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روزانہ یہی کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کر لوں گا۔ دن گزرتے رہے اور میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں تو تیاری کر سکنے پر بھی قادر ہوں۔ اسی سوچ بچار میں

الثِّمَارُ وَالظِّلاَلُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لاَ أَرَى إِلاَّ رَجُلاً مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا

فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلاَّ خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلاً حَضَرَنِي هَمِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ

دل کو بھاتے تھے اور لوگوں نے سفر کی کوشش کر کے اپنا اپنا سامان تیار کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو روانہ ہو گئے اور اہل اسلام آپ کے ہمراہ تھے جبکہ میں نے ذرا بھی تیاری نہیں کی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا اور قافلے کے جانے کے اگلے روز تیاری کروں گا لیکن واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کیا پھر اس سے اگلے روز بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر انہیں جا ملوں کاش! میں نے ایسا کیا ہوتا لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے رنج ہوتا کہ وہ لوگ نظر آتے جو منافق کہلاتے تھے یا ضعیف افراد تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے مقام پر پہنچنے تک یاد نہیں فرمایا جب تبوک پہنچ کر شمع رسالت اپنے پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھی تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ بنی سلمہ کا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! انہیں حسن و جمال کے ناز نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا آپ نے اچھی بات نہیں کہی یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہم تو اسے اچھا ہی شمار کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا۔ جھوٹے خیالات دل میں آنے لگے کہ کل کیسے بچ نکلنے کی تدبیر بیان کروں گا جس سے بآسانی آپ کا غصہ جاتا رہے اور اس بارے میں اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے ہیں تو جھوٹے بہانے سب میرے دماغ سے نکل گئے اور میں نے اچھی طرح جان لیا کہ غلط بیانی ہرگز آپ کا غصہ ٹھنڈا نہیں کر سکتی پس سچ بولنے کی ٹھان لی۔ اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرما کر پھر لوگوں کی خاطر بیٹھ جاتے۔ جب آپ وہاں جلوہ افروز ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے حاضر ہو کر اپنے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھاتے۔ ایسے افراد اسی سے زیادہ تھے چنانچہ رسول اللہ

أَخْرُجُ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر قبول فرمالئے اور ان کی بیعت قبول فرما لی اور ان کے لئے بخشش مانگی اور ان کے خیالات کو اللہ کے سپرد کیا۔ پس میں بھی خدمت میں حاضر ہو گیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور تبسم کے اندر غصے کی ملاوٹ تھی پھر فرمایا اور آؤ۔ پس میں آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے کیا تم نے سواری نہیں خرید لی تھی؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں خدا کی قسم اگر میں دنیا والوں میں سے کسی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے عذر بیان کرتا کہ اس کا غصہ دور ہو جاتا کیونکہ قدرت نے مجھے بھی عطا فرمائی تھی لیکن خدا کی قسم میں یہ جانتا تھا کہ آج اگر میں جھوٹ بول کر انہیں راضی کر بھی لوں تو اللہ تعالیٰ کل انہیں مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں سچ عرض کر دوں تو ممکن ہے آپ ناراض بھی ہو جائیں لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ خدا کی قسم میرے پاس کوئی معقول عذر بھی نہیں اور خدا کی قسم جس وقت میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو اس وقت میں دولت میں دوسرے ہر وقت سے بڑھ کر تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو کہ سچی بات کہہ دی لہٰذا اٹھ کر چلے جاؤ اور اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو میں اٹھ کر چلا گیا بنی سلمہ کے آدمی بھی میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہم نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا بیشک آپ عاجز رہے کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عذر پیش نہیں کر سکتے تھے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کئے تھے اور اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مغفرت تمہارے اس گناہ کے لئے کافی ہوتی۔ پس خدا کی قسم یہ لوگ مجھے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپس جا کر غلط بیانی کر دوں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں دو اور حضرات نے بھی آپ کی طرح کہہ دیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ ہیں۔ انہوں نے دو ایسے نیک حضرات کے نام لئے جو دونوں غزوہ بدر میں شرکت فرما چکے تھے جن کی اقتدا بھی ہوگی جب ان دونوں کا ذکر کیا گیا تو میں چلا گیا اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا

حَتّٰى أَمَرْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ
قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ
رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا
قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ ابْنُ
الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوْا
لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا أُسْوَةٌ
فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ وَنَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا
أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ
فِيْ نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِيْ أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا
عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ
فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا
أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ
أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ
أَطُوْفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ أَحَدٌ وَآتِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ
فِيْ مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ
حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّيْ
قَرِيْبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى
صَلٰوتِيْ أَقْبَلَ عَلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ
عَنِّيْ حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ
مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِيْ قَتَادَةَ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ
أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ
فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ
لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ
عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ

والوں میں سے ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ لوگ ہم سے
اجتناب کرنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں گویا کہ زمین
ہی بدل گئی۔ ہم پچاس راتوں تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی
تو چپ چاپ اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہتے لیکن میں کچھ سخت جان
تھا لہٰذا ہمت سے کام لیتا اور چنانچہ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے
ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا۔ مگر میرے ساتھ
کلام کوئی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں جلوہ افروز
ہوتے، پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا جواب دینے کے لئے
لبہائے مبارک کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں۔ پھر میں آپ کے نزدیک
نماز پڑھنے لگتا اور آنکھیں چرا کر جمال مصطفیٰ کا نظارہ بھی کرتا۔ جب میں نماز
میں مصروف ہوتا تو آپ میری جانب دیکھنے لگتے اور جب میں آپ کی جانب
متوجہ ہوتا تو اعراض فرما لیا جاتا۔ اسی حال میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں
کے سلوک سے تنگ آگیا۔ میں جا کر اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ کی
دیوار پر چڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی جب میں نے انہیں سلام کیا
تو خدا کی قسم، انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ میں نے کہا: اے
ابو قتادہ! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں
اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے
پھر یہی بات دہرائی اور قسم دلائی مگر تب بھی خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ
جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول
ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیوار
سے اتر کر واپس لوٹ آیا۔ ایک روز میں مدینہ طیبہ کے بازار سے گزر رہا
تھا کہ شام کا رہنے والا ایک کسان جو بیچنے کے لئے مدینہ منورہ میں
اناج لایا تھا، لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے
گا؟ لوگوں نے میری جانب اشارہ کیا یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آیا
تو اس نے مجھے ایک خط دیا جو شاہ غسان کا تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ مجھے
یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے رہنما نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو ذلت کے مقام سے بچایا ہے۔ حالانکہ آپ کام کے آدمی ہیں۔
اگر ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو آرام سے رکھیں گے۔ جب میں

بينا أنا أمشي بسوق المدينة إذا نبطي من أنباط أهل الشام ممن قدم بالطعام يبيعه بالمدينة يقول من يدل على كعب بن مالك فطفق الناس يشيرون له حتى إذا جاءني دفع إلي كتابا من ملك غسان فإذا فيه أما بعد فإنه قد بلغني أن صاحبك قد جفاك ولم يجعلك الله بدار هوان ولا مضيعة فالحق بنا نواسك فقلت لما قرأتها وهذا أيضا من البلاء فتيممت بها التنور فسجرته بها حتى إذا مضت أربعون ليلة من الخمسين إذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تعتزل امرأتك فقلت أطلقها أم ماذا أفعل قال لا بل اعتزلها ولا تقربها وأرسل إلى صاحبي مثل ذلك فقلت لامرأتي الحقي بأهلك فتكوني عندهم حتى يقضي الله في هذا الأمر قال كعب فجاءت امرأة هلال بن أمية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن هلال بن أمية شيخ ضائع ليس له خادم فهل تكره أن أخدمه قال لا ولكن لا يقربك قالت إنه والله ما به حركة إلى شيء والله ما زال يبكي منذ كان من أمره ما كان إلى يومه هذا فقال لي بعض أهلي لو استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرأتك كما أذن لامرأة هلال بن أمية أن تخدمه فقلت والله لا أستأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدريني ما يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذنته فيها وأنا رجل شاب

نے اسے پڑھ لیا تو میرے واسطے دوسری مصیبت کھڑی ہو گئی ہے۔ پس میں نے اس خط کو لے کر تنور میں ڈال دیا۔ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر چکے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں قاصد مجھے پہنچا کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو۔ میں نے دریافت کیا کہ طلاق دے دوں یا اور کچھ مقصود ہے؟ جواب دیا کہ طلاق نہ دیجئے بلکہ کنارہ کش رہیے اور نزدیک نہ جائیے اور میرے دونوں ساتھیوں کی جانب بھی یہی پیغام بھیجا گیا پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرما دیتا۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ بوڑھے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے ایسی حالات میں اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی ناخوشی کا باعث تو نہ ہو گا؟ فرمایا لیکن وہ تمہارے نزدیک نہ آئیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم! اس بات کی تو انہیں تمنا ہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے یہ واقعہ ہوا ہے آج تک ان کے شب و روز روتے ہوئے ہی گزر رہے ہیں۔ میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے لئے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں کر لیتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا معلوم کہ جب میں اجازت طلب کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرمائیں جبکہ میں بھی ایک جوان آدمی ہوں۔ پس اس کے بعد دس دن تک میں اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ پورے پچاس دن گزر گئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کلام کرنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ جب پچاسویں روز صبح کے وقت میں نے نماز فجر پڑھی اور اپنے ایک گھر کی چھت پر اسی غم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جو کہ بیان ہو چکی تو اس وقت میرا زندہ رہنا دوبھر ہو رہا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے سلع پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر پکارنے والے کی بلند آواز سے پکار سنی کہ اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں سجدے

فلبثت بعد ذلك عشر ليال حتى كملت لنا
خمسون ليلة من حين نهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن كلامنا فلما صليت
صلاة الفجر صبح خمسين ليلة وأنا على
ظهر بيت من بيوتنا فبينا أنا جالس على
الحال التي ذكر الله قد ضاقت علي نفسي وضاقت
علي الأرض بما رحبت سمعت صوت صارخ
أوفى على جبل سلع بأعلى صوته يا كعب
ابن مالك أبشر قال فخررت ساجدا و
عرفت أن قد جاء فرج وآذن رسول الله
صلى الله عليه وسلم بتوبة الله علينا حين
صلى صلاة الفجر فذهب الناس يبشروننا و
ذهب قبل صاحبي مبشرون وركض إلي
رجل فرسا وسعى ساع من أسلم فأوفى
على الجبل وكان الصوت أسرع من الفرس
فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرني
نزعت له ثوبي فكسوته إياهما ببشراه
والله ما أملك غيرهما يومئذ واستعرت
ثوبين فلبستهما وانطلقت إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيتلقاني الناس فوجا
فوجا يهنوني بالتوبة يقولون لتهنك توبة
الله عليك قال كعب حتى دخلت المسجد فإذا
رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس حوله
الناس فقام إلي طلحة بن عبيد الله يهرول حتى
صافحني وهناني والله ما قام إلي رجل من
المهاجرين غيره ولا أنساها لطلحة قال كعب فلما
سلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يبرق وجهه من السرور أبشر بخير يوم مر عليك

ہیں گزر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آ گیا ہے اور نماز فجر
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہماری توبہ کے متعلق
سنا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لی ہے پس لوگ ہمیں خوشخبری سنانے
لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی بشارت دینے گئے ایک سوار گھوڑے
کو دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور بنی اسلم کا ایک شخص دوڑ کے پہاڑ پر چڑھ
گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک
پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی کہ مجھے بشارت
سنا رہا تھا تو میں بشارت دینے والے کو اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے
واللہ ان کے سوا میرے پاس اس وقت اور کپڑے نہ تھے، میں نے
دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
چل پڑا میں راستے میں مجھے فوج در فوج لوگ ملے جو توبہ قبول ہونے پر
مجھے مبارکباد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت
توبہ کا آپ کو انعام مبارک ہو حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد
میں داخل ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے
اور شمع رسالت کے پروانے گرد اگرد موجود تھے پس حضرت طلحہ بن
عبید اللہ کھڑے ہو کر میری جانب لپکے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور
مجھے مبارکباد دی واللہ مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا مجھ
سے ملنے کے لئے نہیں اٹھا اور میں حضرت طلحہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا
حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اور خوشی کے مارے آپ کا مبارک چہرہ جگمگا رہا تھا، آج کا
دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس
وقت سے ایسا خیر و خوبی والا دن تم پر گزرا نہیں ہوگا حضرت کعب
فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کیا یہ معافی آپ کی
جانب سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک یوں جگمگانے لگتا تھا گویا وہ چاند
کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ کر لیا کرتے
تھے جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!

مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ
اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا
نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ
صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ
مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ
الَّذِيْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا
نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ
اِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ
ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى
يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَّاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِيَ
اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ
الْمُهٰجِرِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
فَوَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ
هَدَانِيْ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ
كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ
مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَّكُنَّا تَخَلَّفْنَا
اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ

میں قبولیت توبہ کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ تعالٰے اور
رسول خدا کے لئے صدقہ کردوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔
عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں ۔ میں
پھر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ! مجھے اللہ تعالٰی نے سچ کی
وجہ سے بچایا ہے اور میری توبہ کی یہ نشانی ہے کہ باقی زندگی
میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کروں گا ۔ پس خدا کی قسم میں کسی
ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالٰے نے سچ بولنے
کے باعث ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی ۔ اس وقت
سے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچی
بات عرض کی تو میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید
ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالٰی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا
اور اللہ تعالٰی نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی تھی ۔ بے شک
اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور
مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ۔
تا مع الصادقین (سورۃ التوبہ ، آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹) پس خدا کی
قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا
انعام اللہ تعالٰی نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ
بولنے کی توفیق دی ۔ اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو
اسی طرح ہلاک ہو جاتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک
ہوئے ۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے
میں وحی کے ذریعے فرمایا اتنا برا کسی کو نہ کہا ہو جتنا کچھ فرمایا
اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف
پلٹ کر جاؤ گے ... تا القوم الفاسقین (سورۃ التوبہ ، آیت ۹۵ ،
۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم تینوں کو اس حکم سے علیحدہ
رکھا گیا تھا جو ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قسمیں کھائیں ، آپ نے ان کی بیعت
لی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا ۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَاِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق فیصلہ فرما دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے (سورۂ التوبہ آیت ۱۱۸) اور اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوۂ تبوک سے جان بوجھ کر رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم (تین حضرات) پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں، عذر پیش کئے اور ان کے عذر قبول بھی فرما لئے گئے تھے۔

بَابُ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

رسول خدا کا مقام حجر میں قیام فرمانا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان ظالموں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آ جائے جو ان پر آیا تھا بلکہ یہاں سے (خوف الٰہی کے باعث) روتے ہوئے گزرنا۔ پھر آپ نے سر مبارک کو جھکا لیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے گزر گئے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ حجر والوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا۔ مگر یہاں سے روتے ہوئے گزرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقُمْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد محترم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو میں وضو کروانے کے لئے پانی ڈالنے لگا (عروہ) کہتے ہیں کہ مجھے تو خبر نہ تھی لیکن والد محترم نے بتایا کہ یہ غزوۂ تبوک کی بات ہے۔ آپ نے چہرہ مبارک دھویا، پھر دونوں ہاتھوں کو دھونے لگے، چونکہ آستینیں تنگ تھیں اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے اور انہیں دھویا، پھر سر پہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

فَتَسَبَّهُمَا كُلُّهُمْ عَلَى خُفَّيْهِ۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

حضرت ابن حمید ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک کو واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ یہ مدینہ طابہ ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے، اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب تم دور دراز کے سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کرتے تھے تو اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ تو مدینہ منورہ میں تھے، پس آپ نے فرمایا کہ وہ تھی تو مدینہ طیبہ میں ہے لیکن انہیں عذر نے روکے رکھا۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ۔

رسول خدا کے قیصر اور کسریٰ کے نام گرامی نامے۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ اپنا گرامی نامہ (خط) کسریٰ کے لئے بھیجا یعنی انہیں حکم دیا کہ حاکم بحرین تک پہنچا دیں اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس نے گرامی نامہ پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔
زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ وہ بھی (اسی طرح) ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کلمہ (ارشاد گرامی) سے جنگ جمل میں بڑا فائدہ پہنچا یا جو میں نے آپ سے سنا تھا حالانکہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً.

میں جمل والوں یعنی افواجِ صدیقہ میں شامل ہو کر فریقِ ثانی سے لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہلِ فارس (ایران والوں) نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے امور عورت کے سپرد کر دیئے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کی روشنی میں عورت کو سربراہِ مملکت بنانا جائز نہیں ہے جو قوم عورت کو اپنا حکمران بنائے وہ فلاح سے محروم رہے گی اور یہ اس کے سیاسی لحاظ سے نابالغ ہونے کی دلیل ہے اگر اسلام میں عورت کو سربراہ بنانا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین اور خلیفہ کون ہو؟ یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا بلکہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نامزد کرتے تب بھی خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اس کا مستحق اور کون ہو سکتا تھا۔ مدعیانِ اسلام میں سے ایک جماعت مسئلہ خلافت پر آج تک جھگڑتی آ رہی ہے اور برملا کہتی ہے کہ پہلے تین حضرات کا حق نہیں تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانشینی اور خلافت کے مستحق صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حالانکہ عرض ہے کہ ان کے نزدیک بھی اگر عورت کی سربراہی جائز ہوتی تو وہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے بلا فصل خلافت و جانشینی کی زیادہ مستحق خاتونِ جنت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرار دیتے۔ جب ایسی عظیم الشان ہستی کی سربراہی کا سوال اس بہترین زمانے سے لے کر آج تک نہیں اٹھا تو ان کے مقابلے میں دوسری کوئی بھی عورت کس گنتی کی چیز ہے کہ اس کا سربراہ بننا اسلام میں جائز سمجھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ.

زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک دفعہ غلمان کی جگہ صبیان کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ.

زہری نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ

رسولِ خدا کی بیماری اور وصال۔

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے بے شک (اے محبوب!) تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت کے روز اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (سورۃ الزمر

الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السُّمِّ.

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ.

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ

آیت ۲۰، ۳۱)۔ یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے راوی ہیں کہ رسول خدا اپنے مرض وصال میں فرماتے اے عائشہ! ہمیشہ میں اس کھانے کی تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اب مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر نے میری رگِ جان کو کاٹ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ المرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر اس کے بعد آپ (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) نے وصال تک اور کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر حضرت ابن عباس کو اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ ان جیسے ہمارے بھی بیٹے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں یہ سلوک ان کی علمیت کے باعث کرتا ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے وصال کے متعلق بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے متعلق میرا علم بھی وہی ہے جو تمہارا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہائے جمعرات! اور جمعرات کا روز کیا ہے! اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھوا دوں کہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ پھر لوگ جھگڑنے لگے حالانکہ نبی کی بارگاہ میں جھگڑنا مناسب نہ تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے باعث ایسا فرما رہے ہیں۔ پس انہوں نے دوبارہ جا کر دریافت کیا تو فرمایا۔ اس بات کو

اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ وَاَوْصَاهُمْ بِثَلٰثٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَنَسِيْتُهَا۔

جانے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلاتے ہو اور آپ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی (۱) مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا (۲) سفیروں کی اسی طرح عزت و سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا تیسری وصیت سے وہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا اور کاشانۂ رسالت میں کافی لوگ جمع تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک آ جاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تاکہ میرے بعد تم گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت مرض کے باعث ایسا فرما رہے ہیں جبکہ قرآن کریم تمہارے پاس موجود ہے تو ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس اہل بیت نے اس خیال سے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ نزدیک جا کر تحریر لکھوائی جائے تاکہ ہم بعد میں گمراہی سے بچے رہیں اور بعض حضرات نے کچھ اور رائے پیش کی۔ جب یہ بیکار اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ کتنی بڑی مصیبت آپڑی تھی کہ بعض حضرات اختلاف اور بیکار گفتگو کرکے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جس تحریر کو لکھنے کے لئے آپ فرماتے تھے اس کے درمیان حائل ہو گئے۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو بتایا پہلی مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پر میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر

دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کر لینے کا اختیار نہ دیا جائے، پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض وصال میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا (الآیۃ)۔ اس وقت میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے یعنی مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو فرمایا کرتے کہ اعلیٰ کی رفاقت میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرستی کی حالت میں فرمایا۔ کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا نہ جائے پھر چاہے زندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے۔ جب آپ بیمار پڑے اور وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو غشی آگئی جب افاقہ ہوا تو اپنی نگاہیں گھر کی چھت کی جانب فرمالیں اور کہا۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ میں رکھنا۔ میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندرستی کے ایام میں فرمائی وہ پیش ہو رہی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور میں آپ کو سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ حضرت عبدالرحمن کے پاس گیلی لکڑی کی مسواک تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب دیکھا تو میں نے ان سے مسواک لے لی، اسے چبایا، نرم کیا اور

تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

١٥٦٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ.

١٥٦١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى.

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي.

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ.

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ.

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ

پھر صاف کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے خوب مسواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو ہرگز نہیں دیکھا تھا۔ جب اس سے فارغ ہو گئے تو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں، تین مرتبہ یہی کہا اور پھر انتقال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا، فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر آپ کا دست مبارک پھیرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی جانب کان لگائے جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں فرمایا جس سے صحت یاب ہو کر نہ اٹھے کہ اللہ تعالےٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ
مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ
خُشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ
مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ
اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ
الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ
فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ
لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ
الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِيْ وَاشْتَدَّ
بِهٖ وَجَعُهٗ قَالَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ
لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ
فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ
مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا بِيَدِهٖ
اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى
لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ
قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ
كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ وَهُوَ كَذٰلِكَ يَقُوْلُ لَعْنَةُ

کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر اسے مسجد بنا لینے
کا خدشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر انور کھول
دی جاتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی طبع مبارک ناساز ہوئی اور مرض شدت اختیار
کرنے لگا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے دوران مرض میرے
گھر میں رہنے کی اجازت چاہی تو سب نے اجازت دے دی۔
پس آپ دو آدمیوں کے سہارے وہاں سے نکلے اور آپ
کے قدم مبارک زمین سے گھسٹتے ہوئے آ رہے تھے۔
دونوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے،
اور دوسرے کوئی اور۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ جب عبداللہ
نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت
عبداللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس
دوسرے شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت صدیقہ نے نام نہیں
نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت
عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں جلوہ افروز
ہوئے تو آپ کے مرض میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ فرمایا کہ
سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے
گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں۔ پس ہم نے
آپ کو حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے سے آپ کے اوپر پانی ڈالا گیا۔ یہاں تک
کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا۔ حضرت صدیقہ
فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے۔ انہیں
نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبیداللہ
بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور
عبداللہ بن عباس دونوں نے فرمایا کہ بیماری کے دنوں میں

اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَلَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّهٗ لَنْ يَّقُوْمَ اَحَدٌ مَقَامَهٗ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے تھے جب دل گھبرا جاتا تو چہرہ انور کو کھول لیتے۔ اسی حالت میں آپ فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ان کی اس حرکت سے آپ بچنے کے لئے فرماتے۔ مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض گزار ہوئی میرے دل میں یہ خیال ہرگز نہیں تھا کہ آپ کے جانشین سے بعد میں لوگ محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہوگا لوگ اسکو منحوس شمار کریں گے پس میں یہ چاہتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کو امامت کے لئے مقرر نہ کریں۔ اس کو حضرت ابن عمر، حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کے لئے موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں رہی۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَحَدَ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا حَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلٰثٍ عَبْدُ

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرض میں عیادت کرنے کے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت علی باہر نکلے تو لوگوں نے کہا۔ اے ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کا شکر ہے اچھے ہیں۔ پھر حضرت عباس بن عبد المطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ خدا کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا کیونکہ میں نے موت کے وقت بنی عبد المطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم ہماری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ

الْعَصَا وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلُهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ.

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور خلافت کا ہمارے (بنی ہاشم کے) لئے سوال کریں۔ اگر خلیفہ ہم میں سے ہوگا تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر دوسرے حضرات میں سے ہوگا تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور آپ ہمارے ساتھ نیک سلوک کی وصیت فرما جائیں گے۔ حضرت علی نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو خلافت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے ہمارے لئے نفی میں جواب دیا اور منع فرمایا تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے اور اسی لئے بخدا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت نہیں کروں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مسلمان حضرت ابوبکر صدیق کے پیچھے پیر کے روز نماز فجر ادا کر رہے تھے تو اچانک چونک اٹھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کا پردہ اٹھا کر مسلمانوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے جبکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ تبسم کی حد تک ہنسے۔ اس پر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ پہلی صف میں جا ملیں۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید نماز کے لئے آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور دیگر مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں اپنی نمازیں توڑنے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرما دیا کہ اپنی نمازیں پوری کر لو پھر آپ حجرے میں داخل ہو گئے اور پردہ لٹکا لیا۔

ابو عمرو ذکوان مولیٰ حضرت عائشہ نے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے دن میں اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں آپ کے وصال

تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ ـ

١٥٧٢ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیک لگائے ہوئے تھی میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے لے لوں؟ تو آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا پھر میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے نرم کر دوں؟ تو آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا پس میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا پس آپ اپنا دست مبارک پانی میں ڈال کر اسے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے: نہیں معبود مگر اللہ، بیشک موت تکالیف سے بھری ہوئی ہے۔ پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور کہنے لگے: اعلیٰ رفاقت میں۔ یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور دست مبارک نیچے آگیا۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں فرمایا کرتے: کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ آپ حضرت عائشہ کی باری کا انتظار فرماتے تھے پس آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں وہاں رہیں پس آپ وصال تک حضرت عائشہ کے گھر رہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا ویسے بھی وہ میری ہی باری کا دن تھا۔ تو آپ کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور میرے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا اور بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو میں نے کہا اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس انہوں نے وہ مجھے دے دی پس میں نے اسے چبا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی پس آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت

مُسْنِدَةٌ إِلَى صَدْرِي.

۱۵۷۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ.

۱۵۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ

آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی اور وہ میری ہی باری کا دن تھا اور میرے سینے کے ساتھ آپ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیمار ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک تعویذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر جب میں نے تعویذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا: اعلیٰ رفاقت میں، اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس عبدالرحمن بن ابوبکر آگئے اور ان کے ہاتھ میں ایک ہری لکڑی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ اس کی ضرورت محسوس فرماتے ہیں۔ پس میں نے وہ ان سے لی اور اس کا ایک سرا چبا کر نرم کر دیا پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی تو آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور خوب اچھی طرح سے مسواک کی اور پھر آپ اسے دینے لگے، پس وہ آپ نے پھینک دی یا دست مبارک سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس روز میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور آخرت میں پہلا دن تھا۔

ابوسلمہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی رہائش گاہ سُنح سے سواری پر آئے جب وہ اُترآئے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے کلام نہ کیا یہاں تک کہ سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے۔ حضور کو ایک یمنی کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے چہرۂ انور کھولا پھر جھکے، حضور کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لئے صرف یہی موت ہے جو لکھی ہوئی تھی اور واقع ہو گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ لیکن حضرت عمر نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر ان کی جانب بڑھے۔ حضرت ابوبکر نے

فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

فرمایا تم میں سے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ تو وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: محمد تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ... تا الشاکرین (سورۂ آل عمران، آیت ۱۴۴)۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یوں معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی جب حضرت ابو بکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر سب لوگ اسے پڑھنے لگے اور کوئی شخص ایسا نہ رہا جو اس کی تلاوت نہ کر رہا ہو۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا میں نے پہلی دفعہ حضرت ابو بکر ہی کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا ہے میں ڈر گیا، میری ٹانگیں کانپنے لگیں یہاں تک کہ صدمے سے زمین پر گر گیا جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیماری کے دوران ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوائی پلائی حالانکہ آپ اشارے سے ہمیں منع فرماتے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرماتے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمانے لگے کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ ماسوائے عباس کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔ اس حدیث کی سند یہ ہے: ابو الزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ

أخبرنا أزهر أخبرنا ابن عون عن إبراهيم عن الأسود قال ذكر عند عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أوصى إلى علي فقالت من قاله لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وإني لمسندته إلى صدري فدعا بالطست فانخنث فمات فما شعرت فكيف أوصى إلى علي۔

١٥٠٨۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا مالك بن مغول عن طلحة قال سألت عبد الله بن أبي أوفى أوصى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا فقلت كيف كتب على الناس الوصية أو أمروا بها قال أوصى بكتاب الله۔

١٥٠٩۔ حدثنا قتيبة حدثنا أبو الأحوص عن أبي إسحاق عن عمرو بن الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا عبدا ولا أمة إلا بغلته البيضاء التي كان يركبها وسلاحه وأرضا جعلها لابن السبيل صدقة۔

١٥١٠۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن أنس قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جعل يتغشاه فقالت فاطمة عليها السلام واكرب أباه فقال لها ليس على أبيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت يا أبتاه أجاب ربا دعاه يا أبتاه من جنة الفردوس مأواه يا أبتاه إلى جبريل ننعاه فلما دفن قالت فاطمة عليها السلام يا أنس أطابت أنفسكم أن تحثوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم التراب۔

باب آخر ما تكلم النبي صلى

کے سامنے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصی بنایا تھا۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے کلی کرنے کے لئے طشت طلب فرمایا، تو مجھے بھی پتہ نہ لگا اور آپ کا وصال ہوگیا۔ بتائیے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے وصیت کب فرما دی؟

طلحہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا یا کس نے انھیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا: وصیت کرنا اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ لونڈی غلام، ماسوائے ایک سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر دی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض نے شدت اختیار کی اور آپ بیہوش ہوگئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے ابا جان کی تکلیف۔ آپ نے ان سے فرمایا: تمہارے ابا جان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی۔ جب حضور کا وصال ہوگیا تو انھوں نے کہا: اے ابا جان! رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمالی، ابا جان! آپ تو جنت الفردوس میں قیام پذیر ہیں۔ ابا جان! ہم اس غم کی خبر حضرت جبریل کو سناتے ہیں۔ جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو حضرت فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کر لیا۔

رسول خدا کا آخری کلام۔

اللہ علیہ وسلم۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

سعید بن مسیب نے کتنے ہی اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہیں گھر کی چھت سے لگا لیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔

بَابٌ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول خدا کا وصال

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ مکرمہ میں رہے جبکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

بَابٌ

وصال کے وقت رسول خدا کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ.

وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس دینار یا تیس صاع اناج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی ۔

باب ۵۵۴ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ.

رسول خدا کا مرض وصال میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنانا ۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو مسلمانوں کا امیر لشکر بنایا تو بعض لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے ۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا ان کی امارت پر بعض حضرات معترض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تمہیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو قبل ازیں تم اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی تو معترض ہوئے تھے۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے پیارے تھے اور ان کے بعد یہ (حضرت اسامہ) مجھے سب لوگوں سے پیارا ہے ۔

باب ۵۵۵

وصال کے بعد ایک واقعہ ۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ

ابوالخیر نے صنابحی سے دریافت کیا کہ آپ نے کب ہجرت مدینہ منورہ کی جانب کی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم یمن سے ہجرت کر کے چلے تو جب جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ پانچ دن ہوگئے جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے سپرد کر دیا تھا۔ ابوالخیر نے پوچھا کیا آپ شب قدر کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟ جواب دیا ہاں مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات (گویا ستائیسویں رات ہوتی) ہے۔

بَابُ ٥٥٦ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کے غزوات کی تعداد۔

١٥٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ.

ابو اسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں نے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس غزوات۔

١٥٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ.

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔

١٥٩٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ (ان بزرگوں کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)۔

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

رحمٰن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام رحمت سے ہیں۔ رحیم اور راحم اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے علیم اور عالم ہیں۔

بَابُ ٥٥٧ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا بھی اسی کی قرأت سے ہوتی ہے۔ الدین سے بھلائی اور برائی کا بدلہ مراد ہے

عُثْمَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ۔

جیسے کہتے ہیں کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اور مجاہد کا قول ہے کہ الدین سے حساب مراد ہے اور مدینین سے جن کا حساب لیا گیا ہو۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهٗ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهٗ۔

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا۔ (فارغ ہو کر) میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب تمہیں بلائیں (سورۃ الانفال آیت ۲۴) پھر مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مسجد شریف سے جانے لگے تو میں عرض گزار ہوا کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تمہیں ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین، یہی سبع مثانی (سات آیتوں والی) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

باب ۵۵۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

ف۱ فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ نمازی دو طرح موافقت کر سکتے ہیں۔ ایک تو وقت کے لحاظ سے اور دوسرے آواز کے لحاظ سے۔ پہلی موافقت تو سارے ہی کرتے ہیں کہ جس وقت امام ولا الضالین کہتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور مقتدی بھی آمین کہتے ہیں خواہ وہ آہستہ آمین کہیں یا آواز سے۔ دوسری آواز والی موافقت فرشتوں کے ساتھ وہی کرتے ہیں جو آمین آہستہ کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آواز سے آمین نہیں کہتے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرشتوں کی موافقت کے باعث آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی ہے کیونکہ اس سے دونوں طرح کی موافقت حاصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

بَابُ قَوْلِهٖ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا

۳۰۵۴ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ
الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا
إِلَى رَبِّنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ
خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَ
عَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحِي
ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى
أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ
فَيَسْتَحِي فَيَقُولُ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ
اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ
فَيَسْتَحِي مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ
اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ
مَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى
رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ

سورۃ البقرہ

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اہل ایمان جمع
ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں۔ پس یہ
حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ
ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا آپ کے لئے فرشتوں
سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے لہٰذا آپ اپنے رب
کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ ہمیں راحت ملے اور اس مصیبت
سے نجات پائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ مجھے اپنی
لغزش یاد ہے جس کے باعث میں شرمسار ہوں۔ تم حضرت نوح کی خدمت
میں حاضر ہو جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لئے
مبعوث فرمایا گیا تھا پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں
گے کہ تمہاری یہ غرض مجھ سے پوری نہیں ہوگی مجھے اپنے اس سوال کو یاد کر کے
جو اپنے رب سے کیا اور جس کا مجھے علم نہ تھا۔ پس اس پر شرمسار ہو کر فرمائیں
گے کہ تم اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ۔ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں
گے۔ وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہوگا۔ تم حضرت موسیٰ کی خدمت
میں جاؤ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا
اور انہیں توریت عطا فرمائی۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔
وہ فرمائیں گے کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا اور انہوں نے بغیر کسی وجہ کے
جو ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اسے یاد کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے
شرمائیں گے پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ وہ اللہ کے
بندے اور رسول، اللہ کا کلمہ اور اس کی جانب کی روح ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام
مجھ سے نہیں ہو سکے گا تم محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ نے ان کی بدولت اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں پس یہ سب
مل کر میری خدمت میں حاضر ہوں گے تو میں چلوں گا یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے اجازت
طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں

وَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّيْ مِثْلَهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَقُوْلُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ يَعْنِيْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى خٰلِدِيْنَ فِيْهَا.

• بَابٌ ٥٥ قَالَ مُجَاهِدٌ إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اللّٰهُ جَامِعُهُمْ عَلَى الْخٰشِعِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيْهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ صِبْغَةَ دِيْنٌ وَمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ لَا شِيَةَ فِيْهَا لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُوْمُوْنَكُمْ يُوْلُوْنَكُمْ الْوَلَايَةُ مَفْتُوْحَةٌ مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوْبِيَّةُ وَإِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْإِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْحُبُوْبُ الَّتِيْ تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُوْمٌ فَادّٰرَءْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَآءُوْا فَانْقَلَبُوْا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتِحُوْنَ يَسْتَنْصِرُوْنَ شَرَوْا بَاعُوْا رَاعِنَا مِنَ الرُّعُوْنَةِ إِذَا أَرَادُوْا أَنْ يُحَمِّقُوْا إِنْسَانًا قَالُوْا رَاعِنًا لَا تَجْزِيْ لَا تُغْنِيْ ابْتَلٰى اخْتَبَرَ خُطُوٰتِ مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنٰى آثَارَهُ.

• بَابٌ ٥٦ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

۱۵۹۲ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ

چاہا تو مجھ کو اسی حالت میں رہنے دے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر مجھ سے فرمایا جائیگا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائیگا کہو سنا جائیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کروں گا جو مجھے تعلیم فرمائی جائیگی پھر میں شفاعت کروں گا مجھ کو پھر سے ایک حد مقرر فرمادی جائیگی تو میں ایک گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤنگا پھر میں اپنے رب کو دیکھ کر حسب سابق کرونگا پھر حکم ہوگا کہ شفاعت کرو تو میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی جائیگی تو میں دوسرے گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤنگا۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح واپس آؤنگا پھر چوتھی مرتبہ اسی طرح واپس لوٹوں گا اسکے بعد میں کہونگا کہ اب جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنھیں قرآن کریم نے روک رکھا ہے۔

سورۃ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم۔

مجاہد کا قول ہے کہ شیاطینہم سے مراد اس کے ساتھی جو منافق اور مشرک ہیں۔ محیط بالکفرین یعنی اللہ تعالیٰ انہیں جمع کرنیوالا ہے۔ علی الخٰشعین یعنی حقیقی اہل ایمان پر۔ بقوۃ یعنی بساط کے مطابق عمل کرنا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ مرض سے شک مراد ہے۔ صبغۃ دین، وما خلفہا باقی لوگوں کے لئے عبرت، لا شیۃ فیہا سفیدی نہیں ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ یسومونکم تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ الولایۃ اگر مفتوح ہو تو اسکا مصدر ولاء ہے جس کا مطلب ہے ربوبیت اور اگر مکسور ہو تو اس سے امارت مراد ہے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ وہ اناج جو کھایا جاتا ہے اسے فوم کہتے ہیں۔ فادّٰرءتم یعنی تم نے اختلاف کیا۔ قتادہ کا قول ہے کہ فباءو سے مراد پھر گئے۔ یستفتحون مدد مانگتے تھے۔ شروا انہوں نے خرید لیا۔ راعنا رعونت سے ہے جب کسی آدمی کو بیوقوف بنانا ہو تو راعنا کہتے ہیں۔ لا تجزی کچھ کام نہ آئے گی۔ ابتلیٰ آزمائش۔ خطوٰت یہ خطوۃ سے بنا ہے جس سے مراد کسی کے نقوش قدم ہیں۔

فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون۔
کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرانا حالانکہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.

بَابٌ ٥٦٤ قَوْلِهِ تَعَالَى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنُّ صَمْغَةٌ وَالسَّلْوٰى الطَّيْرُ.

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

بَابٌ ٥٦٥ قَوْلِهِ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ. رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيرٌ.

١٥٩٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

بَابٌ ٥٦٦ قَوْلِهِ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ

وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرٌ وَمِيكٌ وَسَرَافِ

کرتا ہو حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

وظللنا علیکم الغمام کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا۔ کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے (سورۃ البقرۃ آیت ۵۷)۔ مجاہد کا قول ہے کہ من ایک درخت کا گوند اور سلویٰ ایک پرندے کا نام ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھمبی یا ترنجبین بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا بخش ہے۔

واذ قلنا ادخلوا ہذہ القریۃ کی تفسیر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں (سورۃ البقرۃ آیت ۵۸)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ اس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بال میں یعنی انہوں نے حطۃ کی جگہ لفظ حنطۃ کہا تھا۔

قل من کان عدوا لجبریل کی تفسیر۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جبر، میک اور سراف کا معنی بندہ ہے اور ایل کے

عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ اَللّٰهُ۔

۴۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

مراد اللہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن سلام نے یہ بات سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سرزمین میں تشریف لے آئے ہیں تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کونسی ہے؟ (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ (۳) بچہ اپنے باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ابھی ابھی ان کے جواب بتائے ہیں۔ پوچھا کہ جبرئیل نے؟ فرمایا ہاں۔ کہنے لگے کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں۔ پس آپ نے یہ آیت پڑھی۔ تم فرما دو کہ جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہے تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا ہے (سورۃ البقرۃ آیت ۹۷) پھر فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب میں لے جائیگی (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔ (۳) اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آ جائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! قوم یہود بڑی بہتان تراش ہے آپ کے میرے متعلق دریافت فرمانے سے پہلے اگر انہیں میرے مسلمان ہو جانے کا علم ہو گیا تو مجھ پر الزام تراشی کریں گے۔ جب یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبد اللہ تمہارے اندر کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا آدمی ہے اور اچھے آدمی کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو گیا ہے تو؟ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرنے سے بچائے۔ پس حضرت عبد اللہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ تعالیٰ کے

بَابُ قَوْلِهٖ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا کی تفسیر

سعید بن جبیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى يَثُوبُونَ يَرْجِعُونَ۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللّٰهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتَّى أَتَيْتُ

روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی ہیں، لیکن ہم ابی بن کعب کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ قرآن کریم سے جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے، جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۶)۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے گالیاں دیتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا۔ اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا گالیاں دینا یہ ہے کہ وہ میرے لئے بیٹا بتاتا ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کی تفسیر

مثابۃ سے یثوبون ہے بمعنی لوٹتے ہیں۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھتا۔ میں ایک دفعہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس بھلے برے سب آتے ہیں پس آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرما دی۔ (۳) اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے کچھ شکر رنجی ہو گئی ہے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے آپ سے بہتر ہدایات کرنے والی عورتیں تبدیل فرما دے گا۔ اس پر حضور کی ایک زوجہ مطہرہ فرمانے

إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ.

گئیں کہ اے عمر! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ سمجھانے لگے ہیں۔ اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی :- ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ (سورۃ التحریم آیت ۵)۔ حضرت انس سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَّالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ.

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ کی تفسیر

اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی سنتا جانتا ہے (آیت ۱۲۷) الْقَوَاعِد بنیادیں اس کا مفرد قَاعِدَةٌ ہے اور اَلْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ کا مفرد قَاعِدٌ ہے۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے گھٹا دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کروا دیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کر گزرتا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کے نزدیک والے دونوں رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پوری طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

بَابُ وَقَوْلِهِ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا کی تفسیر

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا:

اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ہم اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالےٰ نے ہماری طرف نازل فرمایا۔

بَابٌ قَوْلِهٖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر۔ اب کہیں گے بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پہ تھے تم فرما دو کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے، جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۲)۔

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهُ صَلّٰى اَوْ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ صَلّٰى مَعَهُ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِيْ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوْا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی تھی، لیکن بیت اللہ امت محمدیہ کا قبلہ ہو یہ خیال دل ہی دل میں لیتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے اور پڑھا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص مسجد قبا کی جانب گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت اللہ کی جانب رخ کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات کی حالت کے بارے میں تشویش لاحق ہوئی جو تحویل قبلہ کا حکم آنے سے پہلے فوت ہو چکے یا جام شہادت نوش فرما گئے تھے کہ ان کی نمازوں کا کیا بنا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)

بَابٌ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا.

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کی تفسیر۔ اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جَرِيْرٌ وَّ اَبُوْ اُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو بلائے گا۔ پس وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیرے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا جائے گا کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے، ہاں! پھر ان کی امت سے دریافت فرمایا جائے گا کہ کیا تمہارے تک احکام پہنچائے گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ پس (حضرت نوح سے) کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد مصطفیٰ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ (امت محمدیہ) گواہی دیں گے کہ یقیناً انہوں نے احکام پہنچائے اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوگا۔ پس یہ ارشاد باری تعالیٰ اسی سلسلے میں ہے: ... اور یوں ہی ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے نگہبان و گواہ۔ اَلْوَسَطُ کا معنی ہے بہتر، افضل۔

• بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا کی تفسیر

اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اس لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک یہ بات بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کرے۔ بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہربان ہے (آیت ۱۴۳)

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ اِذْ جَآءَ جَآءٍ فَقَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْاٰنًا اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا فَتَوَجَّهُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران جبکہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کعبہ کی جانب نماز میں منہ کرنے کا قرآنی حکم نازل فرمایا ہے۔ پس تم اس کی جانب منہ کر لو۔ پس لوگوں نے کعبہ شریف کی جانب اپنے رخ کر لئے۔

• بَابُ قَوْلِهٖ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ اِلٰى عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ کی تفسیر

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی ان میں سے میرے

مِنَ الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي۔

• بَابُ قَوْلِهِ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

• بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُمْتَرِينَ۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

• بَابُ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

سو اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

ما تبعوا قبلتک کی تفسیر

اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ پھر بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے (آیت ۱۴۵)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب رخ کیا جائے لہٰذا آپ اس کی جانب اپنا رخ کر لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن انہوں نے اپنے منہ کعبے کی جانب کر لئے۔

الذین آتینٰہم الکتٰب یعرفونہ کی تفسیر جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔ ۔۔۔ تا من الممترین (آیت ۱۴۶، ۱۴۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے تو ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس رات کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب منہ کیا کریں لہٰذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔ لوگوں کے منہ اس وقت شام (بیت المقدس) کی جانب تھے لیکن وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

ولکلٍّ وجہۃ ہو مولیہا کی تفسیر ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے لیکن نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا بیشک اللہ جو چاہے کرے (آیت ۱۴۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس

الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ۔

باب قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ شَطْرُهُ تِلْقَاؤُهُ۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ۔

باب قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ۔

باب قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ

کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی جانب پھر گئے۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر۔

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۹)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اور ان کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا آپ اس کی جانب منہ کر لیں اور اس کی طرف گھوم جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کعبے کی طرف کر لئے جبکہ ان کے منہ شام (بیت المقدس) کی جانب تھے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ کی تفسیر۔

اور اے محبوب! جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو تو اپنا ۔ ۔ ۔ (آیت ۱۵۰)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران میں جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں میں کعبے کی طرف منہ کیا کریں، لہذا اس کی طرف منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن وہ قبلہ کی جانب گھوم گئے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ کی تفسیر

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کے پھیرے کرے

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ شَعَائِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ

اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے (آیت ۱۵۸)۔ شعائر کا معنی نشانیاں ہے اور اس کا واحد ہے شعیرۃ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الصفوان سے مراد چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ اگے۔ اسکا واحد صفوانۃ ہے یہ صفا کا ہم معنی ہے اور صفا جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دنوں دریافت کیا جبکہ میں کم سن تھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں پس جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔ میرے خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو تم کہتے ہو یوں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ درحقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت میں منات بت کا نام لیا کرتے جو قدید کے نزدیک رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ صفا اور مروہ کے پھیرے لگانا ناپسند کیا کرتے تھے جب دین اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔

عاصم بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم اسے عہد جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب دین اسلام آیا تو ہم سعی کرنے سے رک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے

يَتَقَوَّتُ بِهِمَا.

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا وَاحِدُهَا نِدٌّ.

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيْمٌ. عُفِيَ تُرِكَ.

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيْمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُوْلِ الدِّيَةِ.

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ.

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ

ہیں تو جو کوئی ۔ ۔ ۔ آخر آیت تک ۔

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا کی تفسیر۔ انداداً یہ ندٌّ کی جمع ہے ۔ اس کے معنی ہے مثیر مقابل ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی اور دوسری میں نے کہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مدمقابل ٹھہراتا تھا تو جہنم میں داخل ہوا اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مدمقابل نہیں ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

کتب علیکم القصاص کی تفسیر ۔ اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو ۔ ۔ ۔ الی آخرہ (آیت ۱۷۸) ۔ عُفِیَ معاف کیا ۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تو تھا لیکن دیت کا دستور نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہ جو ناحق مارے جائیں تم ان کے خون کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جو اپنے بھائی کے قصاص کو چھوڑ کر دیت پر راضی ہو جائے تو مقتول کے ورثاء کو چاہیے کہ دانستہ قتل کی دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ قاتل کو چاہیے کہ دیت اچھی طرح ادا کرے یعنی دستور کے مطابق اچھی طرح ادا کی جائے یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور رحمت ہے جبکہ پہلے لوگوں پر صرف قصاص ہی فرض کیا گیا تھا۔ لیکن جو زیادتی کرے یعنی دیت قبول کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (جب مقتول کے وارث دیت پر راضی نہ ہوں تو) اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی

اللہ بن بکر السھمی حدثنا حمید عن انس ان الربیع عمتہ کسرت ثنیۃ جاریۃ فطلبوا الیھا العفو فابوا فعرضوا الارش فابوا فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوا الا القصاص فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقصاص فقال انس بن النضر یا رسول اللہ اتکسر ثنیۃ الربیع لا والذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیتھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس کتاب اللہ القصاص فرضی القوم فعفوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ۔

ربیع نے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا اور جب رشتہ داروں نے اس عورت سے معافی چاہی تو اس کے رشتہ داروں نے انکار کر دیا پھر وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی نہ تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت انس بن نضر (ان کے بھائی) عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع کا سامنے کا دانت توڑا جائے گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی دوران وہ لوگ معاف کر دینے پر رضامند ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

ف: اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جو اپنے رب کے احکامات کی پوری طرح تعمیل کرتے ہیں، اس کے کسی حکم کو توڑنے اور نافرمانی کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے۔ ہمیشہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں تو بندہ نوازی کے طور پر اللہ تعالیٰ ان کی دوسروں کی نسبت زیادہ سنتا اور مانتا ہے یعنی وہ ایسے بندوں کو مستجاب الدعوات بنا دیتا ہے وہ حضرات اگر اپنے رب کے بھروسے پر کسی بات کے متعلق قسم بھی کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی لاج رکھتا ہے اور انہیں جھوٹے نہیں ہونے دیتا۔ ان حضرات کا وجود بندوں کے لیے بڑا مبارک ہوتا ہے اور یہی بزرگ بزم دنیا کی زیب و زینت ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

رونق بزم جہاں ہیں عاشقان سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ

باب قولہ یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

۱۹۱۸۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال اخبرنی نافع عن ابن عمر قال کان عاشوراء یصومہ اھل الجاھلیۃ فلما نزل رمضان قال من شاء صامہ و

کتب علیکم الصیام کی تفسیر

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلے لوگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (آیت ۱۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہوگیا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے

مَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

١٦١٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

١٦٢٠۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ.

١٦٢١۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

بَابُ ٥٨٣ قَوْلِهِ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ إِذَا خَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ

رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو آپ نے فرمایا جو روزہ رکھنا چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے روز کھانا کھا رہے تھے، یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے یہ روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا، نزدیک آئیے اور کھانا تناول فرمائیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دور جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھا کرتے جب آپ مدینہ منورہ میں جلوہ آرا ہوئے تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے رہے جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ اب جس کا جی چاہے یہ روزے رکھے اور جس کا جی چاہے تو یہ روزے نہ رکھے۔

ایاما معدودات فمن کان کی تفسیر

گنتی کے دن ہیں۔ تو تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بھلا ہے اگر تم جانو (آیت ۱۸۴)۔ عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کے تحت ہر بیماری میں روزہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت بھی چھوڑ سکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کا خطرہ ہو اور

إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ.

بعد میں رکھ لیں اور زیادہ بوڑھا آدمی اگر روزے نہ رکھ سکے تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس جب زیادہ بوڑھے ہو گئے تو ایک سال یا دو سال تک روزے نہیں رکھے بلکہ روزانہ ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے تھے۔ اس آیت میں اکثر لوگوں نے لفظ یطیقونہ ہی پڑھا ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ، جنہیں روزے کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس بارے میں ہے کہ جو مرد یا عورت اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ کی تفسیر۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "فدیۃ" سے مسکینوں کو کھانا کھلانا تک پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ، جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، تو جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور اس کا فدیہ ادا کر دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی (ناسخ) آیت نازل ہو گئی تو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بکیر بن عبد اللہ کا (راوی کے استاد) یزید سے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

احل لکم لیلۃ الصیام کی تفسیر۔

الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے

أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ.

١٦٢٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ.

کر آئے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (آیت ۱۸۷)

ابو اسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہو گیا تو رمضان کے پورے مہینے میں لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرلی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی "اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا۔"

بَابُ قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ يَتَّقُونَ الْعَاكِفُ الْمُقِيمُ.

کلوا واشربوا حتی یتبین کی تفسیر

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پوپھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (آیت ۱۸۷) العاکف رہنے والا، ٹھہرنے والا۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي قَالَ إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ.

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو ڈورے لئے جن میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ۔ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے رہے جب تک دونوں کا فرق نظر آیا۔ صبح کے وقت یہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں نے وہ دونوں ڈورے اپنے سرہانے نیچے رکھ لئے تھے۔ آپ نے (یہ سن کر بطور مزاح) فرمایا کہ پھر تو دن کی سفیدی کا ڈورا اور رات کی سیاہی کا ڈورا تمہارے سرہانے کے نیچے آگئے۔

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! سفید ڈورا اور سیاہ ڈورا کیا ہیں؟ کیا ان سے دو دھاگے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا بھولے بھالے ہو اگر دو دھاگوں کو دیکھتے رہتے ہو پھر فرمایا

انقفا ان ابصرت الخیطین ثم قال لا بل
هو سواد اللیل وبیاض النهار۔

۱۶۲۸۔ حدثنا ابن ابی مریم حدثنا ابو
غسان محمد بن مطرف حدثنی ابو حازم
عن سهل بن سعد قال وانزلت وکلوا و
اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض
من الخیط الاسود ولم ینزل من الفجر و
کان رجال اذا ارادوا الصوم ربط احدهم
فی رجلیه الخیط الابیض والخیط الاسود
ولا یزال یاکل حتی یتبین له رؤیتهما فانزل الله بعده
من الفجر فعلموا انما یعنی اللیل من النهار۔

باب قوله ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها ولکن البر من اتقی واتوا البیوت من ابوابها واتقوا الله لعلکم تفلحون۔

۱۶۲۹ حدثنا عبید الله بن موسی عن
اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء قال کانوا
اذا احرموا فی الجاهلیة اتوا البیت من
ظهره فانزل الله ولیس البر بان تاتوا
البیوت من ظهورها ولکن البر من اتقی واتوا
البیوت من ابوابها۔

باب قوله وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین لله فان انتهوا فلا عدوان الا علی الظالمین

۱۶۳۰ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد
الوهاب حدثنا عبید الله عن نافع عن ابن
عمر اتاه رجلان فی فتنة ابن الزبیر فقالا
ان الناس صنعوا وانت ابن عمر وصاحب
النبی صلی الله علیه وسلم فما یمنعك

کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور
سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "کھاؤ اور پیو
یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا
سیاہی کے ڈورے سے" اور من الفجر کا حکم نازل نہیں ہوا
تھا تو بعض لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں
پیروں میں دو دھاگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا
کرتے اور وہ برابر کھاتے پیتے جب تک ان کا فرق نظر نہ آنے لگتا۔
پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا
کہ اس سے رات کی انتہا اور دن کی ابتداء مراد ہے۔

لیس البر بان تاتوا البیوت کی تفسیر

یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں چھت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے
اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید
پر کہ فلاح پاؤ (آیت ۱۸۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت
میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں چھت کی طرف سے
آتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ یہ کچھ بھلائی نہیں
کہ گھروں میں چھت توڑ کر آؤ بلکہ بھلائی تو پرہیزگاری میں ہے اور
اپنے گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو
اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

قاتلوهم حتی لا تکون فتنة کی تفسیر

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ
باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (آیت ۱۹۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں
حضرت عبد اللہ بن زبیر کی آزمائش کے زمانے میں دو شخص حاضر ہوئے اور
کہنے لگے کہ دیکھئے لوگ کیسا چاند چڑھا رہے ہیں حالانکہ آپ تو
حضرت عمر کے صاحبزادے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں تو
ہیں لہذا باہر نکل کر اصلاح احوال کرنے سے آپ کو کیا چیز مانع ہے؟

اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ دَمَ اَخِيْ فَقَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ فُلَانٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللّٰهُ فِيْهِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ اِيْمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَاَدَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا قَتَلُوْهُ وَاِمَّا يُعَذِّبُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ اَمَّا عُثْمَانُ فَكَاَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ اَنْ تَعْفُوْا عَنْهُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ هٰذَا بَيْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

فرمایا مجھے یہ چیز مانع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بھائی کا خون بہانا حرام فرمایا ہے دونوں کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے؟ فرمایا ہم نے لڑائی کرلی یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہیں رہا تھا اور ایک خدا کی پوجا ہونے لگی تھی لیکن آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس میں لڑیں جھگڑیں یہاں تک کہ فتنے کھڑے ہوں اور خدا کے سوا اور دوسروں کی پوجا بھی ہونے لگے۔ نافع کی دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے ابو عبدالرحمٰن! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہر سال حج اور عمرہ تو کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے، حالانکہ آپ بخوبی واقف ہیں کہ جہاد میں اللہ تعالیٰ نے کیا ودیعت رکھا ہے۔ فرمایا اے بھتیجے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ (۲) پانچ وقت کی نماز پڑھنا (۳) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۴) زکوٰۃ ادا کرنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ نے یہ نہیں سنا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو پھر اگر ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے (سورۃ الحجرات آیت ۹)

نیز فرمایا ہے۔ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳) آپ نے جواب دیا کہ یہ کام ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں کر چکے ہیں حالانکہ اس وقت مسلمان قلیل ہی تھے اللہ کا اطاعت گزار کے دین میں فتنہ ڈالتے ہوئے اس کو قتل کر دیتے یا دکھ کی سخت تکلیف پہنچاتے تھے یہاں تک کہ مسلمانوں کی کثرت ہو گئی اور فتنہ ختم ہو گیا۔ پھر اس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا جہاں تک حضرت عثمان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور جہاں تک حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں کا گھر حضور کے ساتھ ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

باب ۵۸۹ قوله وأنفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة وأحسنوا إن الله يحب المحسنين. التهلكة والهلاك واحد.

۱۶۳۱۔ حدثنا إسحاق أخبرنا النضر حدثنا شعبة عن سليمان قال سمعت أبا وائل عن حذيفة وأنفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة قال نزلت في النفقة۔

ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة کی تفسیر

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔ التہلکۃ اور الہلاک ہم معنی ہیں یعنی بربادی، ہلاکت۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت، "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو"۔ یہ (اللہ کی راہ میں جان اور مال) خرچ کرنے کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

باب ۵۹۰ قوله فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه۔

۱۶۳۲۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الأصبهاني قال سمعت عبد الله بن معقل قال قعدت إلى كعب بن عجرة في هذا المسجد يعني مسجد الكوفة فسألته عن فدية من صيام فقال حملت إلى النبي صلى الله عليه وسلم والقمل يتناثر على وجهي فقال ما كنت أرى أن الجهد قد بلغ بك هذا أما تجد شاة قلت لا قال صم ثلاثة أيام أو أطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع من طعام واحلق رأسك فنزلت في خاصة وهي لكم عامة۔

فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن معقل کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے فدیہ کے روزوں کی بابت پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم بڑی تکلیف میں ہو۔ کیا تمہیں ایک بکری میسر ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہوگا۔ اور اپنا سر منڈوا لو۔ پس مذکورہ آیت خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور اس کا حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

باب ۵۹۱ قوله فمن تمتع بالعمرة إلى الحج۔

۱۶۳۳۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عمران أبي بكر حدثنا أبو رجاء عن عمران بن حصين قال أنزلت آية المتعة في كتاب

فمن تمتع بالعمرة إلى الحج کی تفسیر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع (عمرہ کے بعد احرام کھول دینا اور حج کرنا) کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

اللهِ فَتَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

علیہ وسلم کی ہمراہی میں تمتع کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا ممانعت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اب ایک شخص (حضرت عمر) نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا ہے۔

بَابُ ۵۹۲ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأَثَّمُوا أَنْ يَتَّجِرُوا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ، اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے دنوں میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ لیکن یہ آیت نازل ہوئی: "تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل (مال) تلاش کرو (سورۃ البقرۃ، ۱۹۸)" یعنی حج کے دنوں میں۔

بَابُ ۵۹۳ قَوْلِهِ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے حمس کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہل عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب دور اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں (مزدلفہ) سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: پھر بات یہ ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۹۹)۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَطَوَّفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیئے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ گائے اور بکری میں سے جو میسر آئے یا جو دینا چاہے۔ اگر قربانی میسر نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے پہلے تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے دن ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

الْحَجِّ وَذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ يَكُوْنَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوْا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِيْ يَتَبَرَّرُوْنَ بِهِ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيْرَ وَالتَّهْلِيْلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا ثُمَّ أَفِيْضُوْا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ۔

پھر جا کر عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے۔ پھر جب لوگ عرفات سے لوٹیں تو یہ بھی لوٹ آئے اور سب کے ساتھ (مزدلفہ) میں رات گزارے اور کثرت سے ذکر الٰہی کرے اور تکبیر و تہلیل میں صبح تک رطب اللسان رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پھر یہ بات ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں۔ اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (رمی تک)

بَابٌ ۹۹۴ قَوْلُهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا کی تفسیر

اور کوئی یوں کہتا ہے، اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا (آیت ۲۰۱)

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

بَابٌ ۹۹۵ قَوْلُهٗ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ عَطَاءٌ النَّسْلُ الْحَيَوَانُ۔

وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ کی تفسیر

عطاء کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهٗ قَالَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ لوگوں میں سے ناپسندیدہ شخصیت وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

بَابٌ ۹۹۶ قَوْلُهٗ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا

وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ کی تفسیر

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ إِلَى قَرِيبٌ.

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلَا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا مُثَقَّلَةً.

بَابُ قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ الْآيَةَ.

۱۶۳۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَ أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۶۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلے لوگوں جیسی افتاد نہیں پڑی کہ سختی اور شدت آئی (آیت ۲۱۴)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ... یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ یہ سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اسے خفیف پڑھا۔ ان کی مراد سورۂ یوسف کی آیت ۱۱۰ ہے اور پھر اس آیت یعنی یَقُولَ الرَّسُولُ کی تلاوت فرمائی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں (اور حضرت ابن عباس بغیر تشدید کے)

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی تفسیر

تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو (آیت ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فارغ ہونے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے۔ ایک روز میں ان کے پاس گیا تو وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ ایک مقررہ صورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ پھر پڑھنے لگے۔ عبدالصمد، ان کے والد، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت "تو آؤ اپنی کھیتی میں جیسے چاہو" اس بارے میں نازل ہوئی ہے ... کے متعلق ... یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی

تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

باب ۵۹۸ قَوْلِهِ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ.

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ.

باب ۵۹۹ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ يَعْفُونَ يَهَبْنَ.

۱۶۲۴ - حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ.

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

جانب سے صحبت کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔

مطلقہ کا پہلے خاوند سے نکاح اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں (آیت ۲۳۲)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔ یہاں تک کہ عدت پوری ہو گئی۔ پس اس نے دوبارہ اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔"

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ کی تفسیر

اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (آیت ۲۳۴) معاف کر دیں۔ بخش دیں۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا دوسری آیت سے منسوخ ہو گئی ہے تو آپ اسے کیوں لکھ رہے ہیں یا اسے چھوڑتا کیوں نہیں؟ فرمانے لگے کہ اے بھتیجے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔

مجاہد کا قول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بزرگ مرجاتے اور

شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نَحْوَهُ۔

١٦٣٢۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عُظْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرْتُ

پیچھے اپنی بیویاں چھوڑتے تو ان پر خاوند کے اہل و عیال میں عدت کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ۔ اور جو تم میں سے مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان و نفقہ دینے کی بغیر نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں (آیت ۲۴۰) ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لئے اگلے سات ماہ اور بیس دن کو وصیت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیت کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو چلی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: "بغیر نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں"۔ عدت کا پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول ہے۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خاوند کے گھر والوں میں عدت کے دن پورے کرنا اس آیت سے منسوخ ہو گیا ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کے دن پورے کر سکتی ہے اور ارشادِ باری تعالیٰ غَیْرَ اِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔ عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ عورت چاہے تو خاوند کے اہل و عیال میں عدت کے دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہائش پذیر رہے اور اگر چاہے تو ارشادِ باری تعالیٰ ہے تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا (آیت ۲۴۰) کے مطابق چلی جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا تو عدت کے دنوں میں خاوند کے گھر رہنے کی پابندی منسوخ ہو گئی، لہٰذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پر عدت پوری کرنے کی قید منسوخ ہو گئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کو پورا کر سکتی ہے۔ اور ارشادِ باری تعالیٰ غَیْرَ اِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔

امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے ایک علمی مجلس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے میں نے وہاں حضرت عبد اللہ بن عتبہ کی وہ روایت بیان کی جو حضرت سبیعہ بنت حارث کے بارے میں ہے جس

حَدِيثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَلٰكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيٌّ إِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّولٰى وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ۔

پر حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ ان کے چچا عبداللہ بن مسعود تو اس بات کے قائل نہیں، میں نے بلند آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر عبداللہ بن عتبہ پر جو کوفہ میں رہتا ہے جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، پھر میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن عامر یا مالک بن عوف ملے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت ابن مسعود کی اس متوفی کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو اور اس کی آسانی کو مدنظر نہیں رکھتے حالانکہ پچھلی حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے، پچھلی سورۂ نساء (سورۂ طلاق) میں مذکور ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن سیرین سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى کی تفسیر

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيٰى نَارًا۔

عبداللہ بن محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبدالرحمٰن، یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے روز فرمایا کہ انہوں (کفار قریش) نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (نماز عصر) پڑھنے سے روکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھر دے (یحییٰ راوی کو اس میں شک ہے کہ آپ نے بیوتھم فرمایا تھا یا اجوافھم۔ (آیت ۲۳۸)۔

بَابُ قَوْلِهِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ مُطِيعِينَ۔

قوموا للہ قانتین کی تفسیر

قانتین فرمانبردار، مطیع۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہوئے ہم بات کر لیا کرتے تھے یعنی جس کو ضرورت ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان کر دیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نگہبانی کرو سب

فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ

فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهُ عِلْمُهُ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَفَضْلًا أَفْرِغْ أَنْزِلْ وَلَا يَئُودُهُ لَا يُثْقِلُهُ آدَنِي أَثْقَلَنِي وَالْآدُ وَالْأَيْدُ الْقُوَّةُ السِّنَةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ خَاوِيَةٌ لَا أَنِيسَ فِيهَا عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا السِّنَةُ نُعَاسٌ نُنْشِزُهَا نُخْرِجُهَا إِعْصَارٌ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ الطَّلُّ النَّدَى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ۔

١٦٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ

نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ (آیت ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نماز خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے، پھر اگر خوف میں ہو تو پیدل یا سوار جیسے بن پڑے (نماز پڑھ لیا) پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (آیت ۲۳۹) ابن جبیر کا قول ہے کہ کُرْسِیُّہٗ سے مراد اللہ کا علم ہے کہا گیا ہے کہ بَسْطَۃً سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے اَفْرِغْ ۔ اتار، وَلَا یَئُوْدُہٗ اس پر بار نہیں ہے اسی سے اٰدَنِیْ ہے یعنی مجھ پر بوجھ رکھ دیا، اَلْاٰدُ و اَلْاَیْدُ سے قوت مراد ہے اَلسِّنَۃُ اونگھ یَتَسَنَّہْ بگڑ جانا، فَبُھِتَ اس کی دلیل ختم ہو گئی خَاوِیَۃٌ جس میں کوئی ہمدرد نہ ہو عُرُوْشُھَا اس کی عمارتیں، اَلسِّنَۃُ اونگھ نُنْشِزُھَا ہم نکالتے ہیں، اِعْصَارٌ تند و تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف ستون کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ صَلْدًا سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو عکرمہ کا قول ہے کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے طَلٌّ سے مراد شبنم ہے اور یہ اہل ایمان کے عمل کی طرح ہے یَتَسَنَّہْ بگڑ جانا، بدلنا، متغیر ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو جائے اور لوگوں (مجاہدین) میں سے کچھ لوگ (ایک جماعت) امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے پھر یہ حضرات جنہوں نے ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے کیونکہ اس کی دو رکعتیں ہو گئیں، اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لیں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اب دونوں گروہ الگ ہیں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر

وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أُرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو رکعت ہو جاتی ہیں۔ اگر خوف اس سے بھی شدید ہو تو نماز پیدل چلنے کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھیں یا سواری پر قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں یا بغیر منہ کئے (ہر طرح اجازت ہے)۔ امام مالک کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا: میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمر نے اس حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۰۳ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا کی تفسیر

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِعُثْمَانَ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ نَحْوَ هَذَا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا (آیت ۲۴۰) اسی سورت کی دوسری آیت (یعنی آیت ۲۳۴) سے منسوخ ہے تو آپ نے اسے قرآن کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا: اے بھتیجے! اس بات کو جانے دو۔ میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔ حمید راوی کا بیان ہے کہ آپ نے معناً ایسا ہی فرمایا تھا۔

بَابُ ۱۰۴ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى کی تفسیر

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر شک کی گنجائش ہوتی تو) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار تھے جب کہ انہوں نے کہا: اے رب! مجھے دکھا کہ تو کیونکر مردے جلائے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے (آیت ۲۶۰)

بَابُ قَوْلِهِ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ إِلَى قَوْلِهِ تَتَفَكَّرُوْنَ۔

١٦٥٢۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمًا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ قَالُوا اللّٰهُ أَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُوْلُوْا نَعْلَمُ أَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ أَخِيْ قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِيْ حَتّٰى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ۔

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ کی تفسیر

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے علاوہ ازیں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے سنا ہے وہ حضرت عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آیت، کیا تم میں سے کوئی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو (آیت ٢٦٦) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یوں کہیے کہ ہم جانتے ہیں یا ہم نہیں جانتے پس حضرت ابن عباس عرض گزار ہوئے کہ اے امیرالمومنین! اس کے متعلق میرے دل میں کچھ ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے بھتیجے! بیان کرو اور اپنے آپ کو حقیر مت سمجھو۔ ابن عباس نے کہا کہ اس میں عمل کی مثال بیان فرمائی گئی ہے حضرت عمر نے کہا کہ کون سے عمل کی؟ حضرت ابن عباس نے کہا کہ عمل کی۔ حضرت عمر نے کہا کہ یہ مالدار آدمی کی مثال ہے جو نیک اعمال اور احکام خداوندی کی تعمیل کرتا ہو، پھر اس پر شیطان غالب آجائے، اور وہ برے عمل کرنے لگے یہاں تک کہ اس کے سارے نیک اعمال بھی ضائع ہو جائیں۔

بَابُ قَوْلِهِ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا يُقَالُ أَلْحَفَ عَلَيَّ وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَحْفَانِيْ بِالْمَسْأَلَةِ فَيُحْفِكُمْ يُجْهِدْكُمْ۔

١٦٥٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ يَعْنِيْ قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا۔

لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا کی تفسیر

کہتے ہیں کہ أَلْحَفَ عَلَيَّ وَأَلَحَّ عَلَيَّ یعنی وہ سوال کرتے ہوئے مجھ سے لپٹ گیا۔ لہٰذا الحافًا لپٹ کر کوشش سے مانگنے کو کہتے ہیں۔

عطاء بن یسار اور عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے لئے در بدر پھرے بلکہ مسکین تو وہ غریب ہے جو سوال نہیں کرتا اور اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو اور لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ انہیں گڑگڑانا پڑے (آیت ٢٧٣)

بَابُ قَوْلِهٖ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا. الْمَسُّ الْجُنُوْنُ.

١٦٥٤- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبٰوا قَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا کی تفسیر

الْمَسُّ دیوانگی، جنون

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سود کے بارے میں سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں (آیات ۲۷۵ تا ۲۸۱) پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرما دی گئی۔

بَابُ قَوْلِهٖ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا. يُذْهِبُهُ.

١٦٥٥- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا کی تفسیر — محق مٹا دیگا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے، پھر مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور پھر شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرما دی گئی۔

بَابُ قَوْلِهٖ فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوْا.

١٦٥٦- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ کی تفسیر — فاذنوا سے مراد خبردار ہو جاؤ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی (مسلمانوں کے سامنے) اور اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرما دی گئی۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

١٦٥٧- وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ کی تفسیر

اور اگر کوئی قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے بھلا ہے اگر جانو (آیت ۲۸۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل فرما دی گئیں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر (مسلمانوں کے سامنے) ان کی تلاوت فرمائی اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) حرام فرما دی گئی۔

بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ کی تفسیر

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سود سے متعلق آیت ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۸۱)۔

بَابُ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲۸۴)۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ الْآيَةَ۔

مروان اصفر کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے فلاں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ" (آیت ۲۸۴) یہ دوسری آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے) منسوخ فرما دی گئی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِصْرًا عَهْدًا وَيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْ لَنَا۔

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ اِصْرًا سے عہد اور وعدہ مراد ہے کہتے ہیں کہ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ۔ یعنی ہمیں بخش دے۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا۔

مروان اصفر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت: "اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ" یہ اپنی بعد والی آیت سے منسوخ ہے یعنی (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)۔

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تُقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ. صِرٌّ: بَرْدٌ. شَفَا حُفْرَةٍ: مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا. تُبَوِّئُ: تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا. الْمُسَوَّمُ: الَّذِي لَهُ سِيمَاءٌ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ. رِبِّيُّونَ: الْجَمِيعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّيٌّ. تَحُسُّونَهُمْ: تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا. غُزًّا: وَاحِدُهَا غَازٍ. سَنَكْتُبُ: سَنَحْفَظُ. نُزُلًا: ثَوَابًا، وَيَجُوزُ: وَمُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، كَقَوْلِكَ: أَنْزَلْتُهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ: الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ. قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: وَحَصُورًا: لَا يَأْتِي النِّسَاءَ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: مِنْ فَوْرِهِمْ: مِنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُخْرِجُ الْحَيَّ: النُّطْفَةُ تَخْرُجُ مَيِّتَةً وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ. الْإِبْكَارُ: أَوَّلُ الْفَجْرِ، وَالْعَشِيُّ: مَيْلُ الشَّمْسِ أُرَاهُ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ.

سورۂ آلِ عمران

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تُقَاةٌ اور تَقِيَّةٌ دونوں کے معنی ڈرنا اور بچنا ہے۔ صِرٌّ ٹھنڈک۔ شَفَا حُفْرَةٍ گڑھے یا کنوئیں کی منڈیر۔ تُبَوِّئُ لشکر کو جگہ پر ٹھہرانا۔ الْمُسَوَّمُ اسے کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی لگی ہوئی ہو جیسے صوف وغیرہ۔ رِبِّيُّونَ رِبِّيٌّ کی جمع ہے۔ تَحُسُّونَهُمْ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا قتل کرنا۔ غُزًّا اس کا واحد غَازٍ ہے۔ سَنَكْتُبُ ہم یاد رکھیں گے۔ نُزُلًا ثواب، بدلہ، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا معنی اللہ کی طرف سے اتارا ہوا جیسے کہتے ہیں أَنْزَلْتُهُ میں نے اس کو اتارا۔ مجاہد کا قول ہے کہ الْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ نشان زدہ گھوڑے اور اچھے گھوڑے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ حَصُورًا عورتوں سے پرہیز کرنے والا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ مِنْ فَوْرِهِمْ بدر کے روز ان کے غصے سے۔ مجاہد کا قول ہے کہ يُخْرِجُ الْحَيَّ یعنی بے جان نطفہ سے جاندار پیدا کرنا۔ الْإِبْكَارُ صبح سویرے۔ الْعَشِيُّ دن ڈھلے سے غروب آفتاب تک۔

بَابٌ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ. وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ: يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ، وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ، وَكَقَوْلِهِ: وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى. زَيْغٌ: شَكٌّ. ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ: الْمُشْتَبِهَاتِ. وَالرَّاسِخُونَ يَعْلَمُونَ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ.

١٦٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ

مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ حلال و حرام کی آیتیں محکمات ہیں اور دوسری متشابہات ہیں جو ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (۱) انہیں گمراہ ہونے اس کے ساتھ مگر بے حکم (۲) اور پلیدی مسلط کر دیتا ہے ان پر جو عقل نہیں رکھتے (۳) اور جو لوگ ہدایت پاتے ہیں ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا۔ زَيْغٌ سے مراد شک ہے۔ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ متشابہات کے پیچھے پڑ جانا۔ وَالرَّاسِخُونَ پختہ علم والے جانتے ہیں، کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وہی ہے جس نے تم پر کتاب

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ھو الذی
انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن
ام الکتاب واخر متشابھات فاما الذین فی
قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ
وابتغاء تاویلہ الی قولہ اولوا الالباب قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رایت
الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین
سمی اللہ فاحذرھم۔

باب ۶۱۱ قولہ وانی اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطن الرجیم۔

۱۶۶۲۔ حدثنی عبد اللہ بن محمد
حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزھری
عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مولود یولد
الا والشیطان یمسہ حین یولد فیستھل صارخا
من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنھا ثم
یقول ابو ھریرۃ واقرءوا ان شئتم وانی
اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان
الرجیم۔

باب ۶۱۲ قولہ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لھم لا خیر الیم مؤلم موجع من الالم وھو فی موضع مفعل۔

۱۶۶۳۔ حدثنا حجاج بن منھال حدثنا
ابو عوانۃ عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ
بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من حلف یمین صبر لیقتطع بھا
مال امرئ مسلم لقی اللہ وھو علیہ
غضبان فانزل اللہ تصدیق ذلک ان الذین

آئندہ میں اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور
دوسری وہ جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے
وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو
ڈھونڈنے کے لئے (آیت ۷) حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اشتباہ
والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن
کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی ہے، لہٰذا ان سے [illegible]

وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پیدا ہونے
والا بچہ ایسا نہیں مگر اس کی پیدائش کے وقت شیطان
اسے چھوتا ہے، پس وہ شیطان ہی کے چھونے کے باعث
چیختا چلاتا ہے، ماسوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے
حضرت عیسیٰ کے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ
فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور میں
اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے
ہوئے شیطان سے (آیت ۳۶)

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ کی تفسیر

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام
لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (آیت ۷۷) لَا خَلَاقَ لَهُمْ ان کے
لئے بھلائی نہیں۔ اَلِیْمٌ اسم فاعل مُؤْلِمٌ ہے [illegible]
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس
کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہضم کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال
میں ملاقات کرے گا کہ اسے اپنے اوپر ناراض پائے گا پس اللہ تعالیٰ نے
اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں
کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (آیت ۷۷)

يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ إِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ فَحَلَفَ فِيهَا لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوهَا بِاللّٰهِ وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ابو عبد الرحمٰن نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے کہا یا کہ یہ کچھ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ میرا کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا اور اس پر جھگڑا ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ گواہ لے آؤ یا اس کی قسم ہوگی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا جائے گا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کی غرض سے قسم کھائے اور اس میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کوئی چیز بیچنے کی غرض سے بازار میں لے کر آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ اس کے اتنے دام تو ملتے ہیں حالانکہ وہ قیمت کسی نے نہیں لگائی تھی۔ یہ حرکت اس نے کی تاکہ مسلمانوں میں سے کوئی تو پھنسے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ دو عورتیں کسی گھر یا حجرے میں بیٹھ کر موزے سی رہی تھیں ان میں سے ایک باہر نکلی اور اس نے دعویٰ کیا کہ دوسری عورت نے اس کی ہتھیلی میں آر چبھو دی ہے۔ یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دعوے کے مطابق دلا دیا جائے تو کتنے ہی لوگوں کی جانیں اور مال جاتے رہیں لہٰذا یہ کرو کہ اسے اللہ تعالیٰ کا خوف دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" چنانچہ جب اسے خوف خدا دلایا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ حضرت ابن عباس سے

فقال ابن عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیمین علی المدعی علیہ۔

باب قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ سواء قصد۔

۱۶۶۶۔ حدثنی ابراہیم بن موسی عن ہشام عن معمر ح حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزہری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ قال حدثنی ابن عباس قال حدثنی ابو سفیان من فیہ الی فی قال انطلقت فی المدۃ التی کانت بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فبینا انا بالشام اذ جیء بکتاب من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل قال وکان دحیۃ الکلبی جاء بہ فدفعہ الی عظیم بصری فدفعہ عظیم بصری الی ہرقل قال فقال ہرقل ہل ہہنا احد من قوم ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی فقالوا نعم قال فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی ہرقل فاجلسنا بین یدیہ فقال ایکم اقرب نسبا من ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی فقال ابو سفیان فقلت انا فاجلسونی بین یدیہ واجلسوا اصحابی خلفی ثم دعا بترجمانہ فقال قل لہم انی سائل ہذا عن ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی فان کذبنی فکذبوہ قال ابو سفیان وایم اللہ لولا ان یؤثروا علی الکذب لکذبت ثم قال لترجمانہ سلہ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدعا علیہ پر قسم ہے۔

یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ کی تفسیر

"تم فرماؤ اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں (آیت ۶۴) سواء قصد (یکساں) ایک ہیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے اپنی زبانی بتایا کہ ان دنوں جبکہ ہمارے اور رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان صلح کی مدت تھی میں ملک شام گیا اور اسی دوران میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامہ مبارک ہرقل کے پاس پہنچا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ حضرت دحیہ کلبی نے جاکر بصرے کے حاکم کو پہنچایا اور حاکم بصرے نے ہرقل تک۔ راوی کا بیان ہے کہ ہرقل نے کہا۔ کیا جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس کی قوم کا یہاں کوئی آدمی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ مجھے چند قریشی افراد کے ساتھ بلایا گیا اور ہم ہرقل کی خدمت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کا تم میں نسباً سب سے قریبی کون ہے؟ پس ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلاکر کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس مدعی نبوت کے بارے میں اس (حضرت ابوسفیان) سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم اس کی تردید کر دینا۔ حضرت ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اگر مجھے اپنے اوپر جھوٹ کا دھبہ لگنے کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس نبی کا حسب پوچھیے۔ ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ ابوسفیان نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا کہ اس دعویٰ سے پہلے کیا آپ لوگوں نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کہ اس کی پیروی کرنے والے قوم کے امیر افراد ہیں یا غریب؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ غریب آدمی ہیں۔ اس نے پوچھا، وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں؟ میں نے جواب دیا، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ پوچھا کہ اس کے دین

كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب
قال فهل كان من آبائه ملك قال قلت لا
قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن
يقول ما قال قلت لا قال أيتبعه أشراف
الناس أم ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم
قال يزيدون أو ينقصون قال قلت لا بل
يزيدون قال هل يرتد أحد منهم عن دينه
بعد أن يدخل فيه سخطة له قال قلت
لا قال فهل قاتلتموه قال قلت نعم قال
فكيف كان قتالكم إياه قال قلت تكون
الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا و
نصيب منه قال فهل يغدر قال قلت لا
ونحن منه في هذه المدة لا ندري ما هو
صانع فيها قال والله ما أمكنني من
كلمة أدخل فيها شيئا غير هذه قال
فهل قال هذا القول أحد قبله قلت لا
ثم قال لترجمانه قل له إني سألتك عن
حسبه فيكم فزعمت أنه فيكم ذو حسب
وكذلك الرسل تبعث في أحساب قومها و
سألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت
أن لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت
رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن
أتباعه أضعفاؤهم أم أشرافهم فقلت بل
ضعفاؤهم وهم أتباع الرسل وسألتك هل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما
قال فزعمت أن لا فعرفت أنه لم يكن
ليدع الكذب على الناس ثم يذهب فيكذب
على الله وسألتك هل يرتد أحد منهم عن
دينه بعد أن يدخل فيه سخطة له فزعمت

میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس کے دین سے پھرا بھی ہے؟ میں نے
جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے؟
میں نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟
میں نے جواب دیا کہ لڑائی ہمارے درمیان ڈولوں کی طرح رہی ہے کبھی
ان کا پلہ بھاری اور کبھی ہمارا۔ پھر پوچھا کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی
ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ بلکہ ان دنوں تو ہمارے اور ان کی صلح
ہے ابھی نہیں معلوم کہ وہ اس دوران کیا کریں۔ ابوسفیان کا بیان ہے
کہ خدا کی قسم بجز خلاف حقیقت ایک کلمہ تک میں اپنے بیانات میں
شامل نہ کرسکا۔ اس نے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے
پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پھر اس نے
اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے بتاؤ کہ میں نے تم سے اس کا نسب
دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ حقیقت ہے
کہ سارے رسول اپنی قوم میں صاحب حسب و نسب ہوتے ہیں پھر میں
نے تم سے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم
نے نفی میں جواب دیا۔ لیکن میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے اجداد
میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کرکے یہ اپنے بڑوں
کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اسکے پیروکار
قوم کے غریب افراد ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب
لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ
کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے
تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ
وہ لوگوں کے متعلق تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے بارے میں جھوٹ
بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے
بعد کوئی پھرا بھی ہے اس کی سختی کے باعث یا کسی اور وجہ سے تو تم نے
نفی میں جواب دیا۔ واقعی جب ایمان دل میں سما جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔
پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو
تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے کہ وہ
کمال پر پہنچ کر رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ لڑنے کے بارے
میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ اس کے ساتھ تم لڑتے رہے ہو اور تمہارے

أن لا وكذلك الإيمان إذا خالط بشاشته القلوب وسألتك هل يزيدون أم ينقصون فزعمت أنهم يزيدون وكذلك الإيمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت أنكم قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت أنه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال أحد هذا القول قبله فزعمت أن لا فقلت لو كان قال هذا القول أحد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله قال ثم قال بم يأمركم قال قلت يأمرنا بالصلاة والزكاة والصلة والعفاف قال إن يك ما تقول فيه حقا فإنه نبي وقد كنت أعلم أنه خارج ولم أك أظنه منكم ولو أني أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فإذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية الإسلام أسلم تسلم وأسلم يؤتك الله أجرك مرتين فإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين ويا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم أن لا نعبد إلا الله إلى قوله اشهدوا بأنا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الأصوات عنده وكثر اللغط وأمر بنا فأخرجنا قال فقلت

اور اس کے درمیان لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے کبھی تم غالب رہے اور کبھی وہ۔ اور رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار رسول ہی غالب آتے رہے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے کہ وعدہ خلافی کرنا رسولوں کی شان کے منافی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو بات اس نے کہی ہے کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے کہا تھا تم نے نفی میں جواب دیا لیکن میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ ایسا دعویٰ کرکے اپنے بڑے کی پیروی کرتا ہوگا۔ سلسلہ کلام کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے ہرقل نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صداقت پر مبنی ہے تو اس کی نبوت شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ میں یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ رسول آخرالزمان ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہو سکوں گا تو ضرور ان کی زیارت کا مشتاق ہوں۔ کاش! میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھو کر شاد ہو جاتا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں ان کا ملک یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوایا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل شاہ روم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو سلامتی میں رہو گے تمہارے مسلمان ہو جانے سے اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو دگنا کر دے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایک کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (الآیۃ)۔ جب ہرقل اس

لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الْأَبَدِ وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ.

گرامی نامہ کو پڑھ کر فارغ ہوا تو دربار میں اس کے پاس شور برپا ہو گیا اور عجب کہرام مچا اور ہمیں نکال دیا گیا تو ہم باہر چلے آئے۔ باہر نکل کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ (رسول خدا) کے معاملہ کو تو بڑی ترقی ہو گئی یہاں تک کہ بنی اصفر کا بادشاہ روم بھی ان سے ڈرتا ہے۔ اس وقت سے مجھے یقین رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنقریب غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے بھی اسلام میں داخل کر دیا۔ زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے گھر بلایا اور کہا: اے رومیو! کیا تمہیں فلاح و رشد کی آرزو ہے کہ ہمیشہ کے لیے تمہارا مقصد پورا ہو جائے اور تمہارا ملک بھی ہمیشہ رہے تو ہدایت قبول کر لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی جانب بھاگے لیکن دروازے بند پائے۔ ارشاد ہوا کہ انہیں میرے پاس لاؤ۔ پھر کہا کہ میں نے تو صرف یہ دیکھنا چاہا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے پکے ہو، پس میں نے تمہاری مضبوطی دیکھ لی۔ پس وہ سجدے میں گر پڑے اور اس سے راضی ہو گئے۔

باب ۶۱۸ قَوْلِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ إِلَى بِهِ عَلِيمٌ.

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا کی تفسیر "تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔"

۱۷۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ میں حضرت ابو طلحہ کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے اور سارے اپنے باغات میں انہیں بیرحا باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا خوشگوار پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: "تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو" (آیت ۹۲) تو حضرت ابو طلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور مجھے اپنی ساری جائیداد میں بیرحا باغ سب سے پسند ہے۔ میں اسے راہِ خدا میں صدقہ دیتا ہوں اس امید پر کہ بھلائی کو پاؤں اور یہ اللہ کے پاس میرا توشہ آخرت بن جائے۔ لہٰذا یا رسول اللہ! آپ رضائے الٰہی کے مطابق جیسے چاہیں اسے خرچ فرمائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاباش! یہ مال تو بڑا نفع دینے والا ہے، یہ مال تو بہت نفع بخش ہے۔ جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے قرابت والوں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں اس حکم کی تعمیل کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے اسے اپنے

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ مَالٌ رَايِحٌ۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا۔

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَجْنَأُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ۔

بَابُ قَوْلِهِ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى

آتا ہے روح بن عبادہ نے رابح بیان کیا ہے یعنی نفع دینے والا، عبداللہ بن یوسف سے بھی رابح کی روایت میں ہے کہ یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک کے سامنے رایح پڑھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے بیرحا باغ سے حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو حصہ دیا مگر میں ان کی نسبت زیادہ قریب تھا۔ لیکن مجھے اس میں سے کچھ نہیں دیا۔

قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سزا دلوانے کے لئے آئے جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انہیں پیٹتے ہیں آپ نے فرمایا۔ کیا توریت میں تمہیں رجم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو ذرا توریت تو لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنے لگے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت عبداللہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لئے جگہ مقرر کی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ کو پتھروں سے بچانے کی خاطر زانی اس پر جھک جاتا تھا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت "تم سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوئیں" کے مطابق لوگوں کے لئے بہترین آدمی وہ ہیں جو کافروں کو میدان جنگ سے ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر گرفتار کر کے لاتے ہیں۔

يَدْخُلُوْا فِي الْإِسْلَامِ۔

بَابُ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِيْنَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُوْ حَارِثَةَ وَبَنُوْ سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِيْ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا۔

بَابُ قَوْلِهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلٰى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ. رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا

یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

اِذْ ھَمَّتْ طَّائِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت "جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے" یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور وہ ہمارے دونوں گروہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں اور اپنی نامردی کا ذکر ہمیں پسند نہیں۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ اس کا نازل نہ ہونا ہمارے لئے مسرت کا باعث نہیں کیونکہ (ہمیں یہ فضیلت) بھی ہے کہ اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔

لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما اور اس سے پہلے آپ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔" (آیت ۱۲۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لئے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے اور کبھی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو بچا لے اور اے اللہ! قبیلہ مضر والوں کو سختی سے پکڑ لے اور ان پر ایسے قحط سال کے دن بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں بھیجے تھے اور بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر

سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ۔

بَابُ ٦٢٣ قَوْلِهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً۔

١٧٧٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا۔

بَابُ ٦٢٤ قَوْلِهِ أَمَنَةً نُّعَاسًا

١٧٧٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ۔

بَابُ ٦٢٥ قَوْلِهِ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ الْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوا أَجَابُوا يَسْتَجِيبُ يُجِيبُ۔

بَابُ ٦٢٦ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمُ الْآيَةَ۔

١٧٧٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أُرَاهُ قَالَ

لعنت فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: "یہ بات تمہارے اختیار میں نہیں کہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔" (آیت ۱۲۸)۔

وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْ أُخْرٰكُمْ کی تفسیر

أُخْرٰكُمْ مؤنث ہے آخِرُكُمْ سے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ سے مراد فتح یا شہادت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ پیدل آدمیوں کے اوپر حضرت عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ جب رسول انہیں دوسری جانب پکار رہا تھا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بارہ افراد کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

أَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: جنگ احد کے روز جب کہ ہم میدان جنگ میں تھے تو ہم پر غنودگی طاری ہو گئی اچانک میری تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی تھی۔ میں اسے پکڑتا تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کی تفسیر

وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (آیت ۱۷۲)۔ اَلْقَرْحُ زخم۔ اِسْتَجَابُوْا اسی طرح اَجَابُوْا سے بنا ہے جیسے يَسْتَجِيْبُ يُجِيْبُ سے بنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

بَابُ ۱۲۷ قَوْلِهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ۔

۱۶۷۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

بَابُ ۱۲۸ قَوْلِهِ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا۔

۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

نے کہا تھا کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اور محمد مصطفےٰ نے یہ الفاظ اس وقت کہے جبکہ اس آیت میں ذکر ہے۔ اور لوگوں نے تمہارے لئے جتھا جوڑا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا۔ اور بولے کہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔ (آیت ۱۷۳)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں (آیت ۱۸۰) سَيُطَوَّقُونَ جیسے تم کہتے ہو کہ میں نے اسے طوق پہنایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل کا بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ قیامت کے روز وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا چنانچہ وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی تو ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اور بیشک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ اذیت ناک باتیں سنو گے۔ (آیت ۱۸۶)۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی ہوئی تھی اور اپنے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ

پیچھے آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول منافق تھا اور اس وقت تک عبداللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس مسلمانوں اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی ملی جلی تھی۔ اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی موجود تھے۔ جب جانور کے چلنے کی گرد مجلس تک پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپالی اور پھر کہا کہ ہم پر دھول نہ اڑاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا، کھڑے ہو گئے اور سواری سے اتر آئے۔ اس کے بعد انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا کہ جناب والا! آپ کی باتیں تو اچھی ہیں لیکن اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ اپنے گھر چلے جایئے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قصے سنایئے۔ پس حضرت عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں اس سے مستفید فرمایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں۔ پس مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہو گئی یہاں تک کہ ہاتھا پائی تک نوبت پہنچنے لگی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی کوشش سے انہیں خاموش ہونے پر آمادہ کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کی ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر فرمایئے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔ درحقیقت اہل مدینہ نے اسے اپنا سردار بنانے اور دستار پہنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات نامنظور فرمائی اور حق و صداقت کا غلبہ کر کے آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی نازیبا حرکتیں کرتا ہے

اصطلح أهل هذه البحيرة على أن يتوجوه فيعصبونه بالعصابة فلما أبى الله ذلك بالحق الذي أعطاك الله شرق بذلك فذلك فعل به ما رأيت فعفا عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يعفون عن المشركين وأهل الكتاب كما أمرهم الله ويصبرون على الأذى قال الله عز وجل ولتسمعن من الذين أوتوا الكتاب من قبلكم ومن الذين أشركوا أذى كثيرا الآية وقال الله ود كثير من أهل الكتاب لو يردونكم من بعد إيمانكم كفارا حسدا من عند أنفسهم إلى آخر الآية وكان النبي صلى الله عليه وسلم يتأول العفو ما أمره الله به حتى أذن الله فيهم فلما غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم بدرا فقتل الله به صناديد كفار قريش قال ابن أبي ابن سلول ومن معه من المشركين وعبدة الأوثان هذا أمر قد توجه فبايعوا الرسول صلى الله عليه وسلم على الإسلام فأسلموا۔

جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف فرما دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور بیشک تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ بری باتیں سنو گے (آیت ۱۸۶) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ بہت سے کتابیوں نے چاہا کاش! تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۹) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا یہاں تک کہ خدا نے آپ کو جہاد کی اجازت مرحمت فرما دی۔ پس جب غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں میں جو مشرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین غالب ہو گیا ہے لہٰذا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

باب ۲۹۱ قوله لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا۔

۱۷۸۰۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر قال حدثني زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رجالا من المنافقين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كانوا إذا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الغزو تخلفوا عنه وفرحوا بمقعدهم خلاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا قدم رسول الله

لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں منافقین کا شیوہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی جانب جہاد پر جاتے تو یہ پیچھے بیٹھ رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف اپنے بیٹھ رہنے پر خوشیاں مناتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو طرح طرح کے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے۔ وہ چاہتے کہ بغیر کیے ان کی تعریف بھی ہو۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ الْآيَةَ۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ اذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كَذَلِكَ حَتَّى قَوْلِهِ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بِهَذَا۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْآيَةَ۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ

خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کئے ان کی تعریف بھی ہو ایسے لوگوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (آیت ۱۸۸)۔

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا: "اے رافع! جاؤ اور حضرت ابن عباس سے دریافت کرو کہ اگر ہر وہ شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو اور وہ اس پر خوش ہو جائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کئے اس پر میری تعریف بھی کی جائے تو اس صورت میں ہم سب کو عذاب دیا جائے گا۔" حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارا اس سے کیا واسطہ؟ وہ آیت تو اس بارے میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت فرمائی۔ وہ اصل بات کو چھپا گئے اور اس کی جگہ کچھ اور بتا دیا۔ وہ اس کارگزاری پر مشتاق ہوئے کہ انہوں نے سوال اپنے سامنے اور جواب اپنے لحاظ سے ٹال کر دکھایا تھا اور اصل بات کو چھپا لینے پر خوشیاں بھی منانے لگے۔ پھر حضرت ابن عباس نے یہ آیت پڑھی: "اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کئے تو کتنی بری خریداری ہے (آیت ۱۸۷) اسی طرح یہ ارشاد بلندی بھی ہے ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کئے ان کی تعریف ہو ایسے لوگوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا (آیت ۱۸۸)۔ اسی طرح عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی ہے نیز حجاج، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حمید بن عبدالرحمن بن عوف

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک رات گزاری۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دیر تک حضرت ام المومنین سے گفتگو کی اور اس کے بعد آپ آرام فرمانے لگے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف

سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

باب ١٣ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ.

١٦٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُولِهَا فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ أَتَى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ.

باب ١٣٢ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ.

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ

دیکھتے ہوئے کہا: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے باہم بدلنے میں نشانیاں ہیں، عقل مندوں کے لئے (آیت ۹۰) پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ وضو فرمایا، مسواک کی پھر آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت بلال نے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر باہر نکلے اور نماز فجر (فرض) ادا کی۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا کی تفسیر

جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پہ لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (آیت ۱۹۱)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ تو میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک گدا بچھایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر طولانی جانب آرام فرما ہوگئے۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور چہرہ مبارک سے نیند کا خمار پونچھنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ لٹکی ہوئی ایک مشک کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پانی لیا، وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ پس میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور میں بھی آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا پھر میرے کان پکڑ کر ملنے لگے۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ کی تفسیر

اے رب ہمارے بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (آیت ۱۹۲)

کریب مولیٰ عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک رات

سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

بَابُ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ.

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ

اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں تکیے کے عرض کی چوڑائی کی جانب لیٹ رہا اور طول کی جانب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ جب نصف رات گزر گئی یعنی اس سے تھوڑی کم یا تھوڑی سی زیادہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ نے چہرۂ انور کو ملا تاکہ نیند کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی اس کے بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے اس سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی خوبصورتی سے وضو کیا اور آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے چنانچہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر میں جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا، پھر داہنے دست اقدس سے میرے کان کو پکڑ کر ملا۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے، اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے یہاں تک مؤذن نے اذان پڑھی پس آپ نے ہلکی دو رکعتیں یعنی فجر کی سنتیں پڑھیں پھر آپ صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا کی تفسیر اے رب ہمارے! ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کیلئے ندا کرتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ (الآیۃ)

کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک بستر پر عرض کی جانب لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ طولانی جانب۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی یعنی آدھی رات سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ

أو بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم يصلي قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت إلى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح.

بیدار ہوئے تو چہرہ مبارک کو مل کر آپ نے نیند کے اثرات کو مٹایا پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ اس کے بعد لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آپ تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا داہنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر مسلا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن نے اذان پڑھی۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

سورة النساء

بسم الله الرحمن الرحيم

قال ابن عباس يستنكف يستكبر قواما قوامكم من معايشكم لهن سبيلا يعني الرجم للثيب والجلد للبكر وقال غيره مثنى وثلاث يعني اثنتين وثلاثا وأربعا ولا تجاوز العرب رباع.

سورۃ النساء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ یستنکف سے مراد ہے تکبر کرتے ہیں قواما معاشی سہارا، لھن سبیلا یعنی شادی شدہ کو سنگسار کرنا اور کنوارے کو درے لگانا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مثنیٰ وثلث دو دو، تین تین اور چار چار اہل عرب چار سے زیادہ کے لئے یوں نہیں بولتے۔

باب ١٣٣ قوله وإن خفتم أن لا تقسطوا في اليتامى.

١٧٨٦ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج قال أخبرني هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن رجلا كانت له يتيمة فنكحها وكان لها عذق وكان يمسكها عليه ولم يكن لها من نفسه شيء فنزلت فيه وإن خفتم أن لا تقسطوا في اليتامى أحسبه قال كانت

وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمٰی کی تفسیر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی کی زیر تربیت کوئی یتیم لڑکی تھی اس نے اس سے نکاح کر لیا۔ نیز لڑکی کا ایک باغ تھا جسے یہ اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا۔ مذکورہ لڑکی سے اسے حقیقت میں کوئی محبت نہ تھی چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (آیت ۳) ابراہیم بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ہشام نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی

شَرِيكَتَهُ فِي ذٰلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ۔

١٦٨٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرٰى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

بَابُ ٣٢٥ قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ الْآيَةَ وَبِدَارًا مُبَادَرَةً أَعْتَدْنَا أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ۔

١٦٨٨۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

اس آدمی کے اس باغ اور دوسری جائیداد میں شریک تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشادِ باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا: "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے"۔ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! یہ ایک یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس آدمی کی جائیداد میں شریک ہو۔ ولی کو اس لڑکی کے مال اور جمال کا لالچ ہو تو وہ اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو جتنا کہ اسے دوسرے آدمی دے سکتے ہیں۔ تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا جب تک انہیں دوسری لڑکیوں کے برابر پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے آدمیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیں، ایسی عورتوں سے جو انہیں پسند ہوں۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا: لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بعد عورتوں کے متعلق پوچھا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں" (آیت ۱۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ دوسری آیت (یعنی اسی) میں اللہ تعالیٰ نے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں فرمایا ہے جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث نکاح کرنے سے منہ پھیرا جائے، آپ فرماتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے۔ جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث اعراض کیا گیا۔

مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدرِ مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کر لو۔ (آیت ۶) بِدَارًا جلدی کرنا۔ اَعْتَدْنَا ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ یہ الْعَتَاد سے بابِ افعل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد

بن نمير حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة في قوله تعالى ومن كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف أنها نزلت في مال اليتيم إذا كان فقيرا أنه يأكل منه مكان قيامه عليه بمعروف۔

باب ۶۳۶ قوله وإذا حضر القسمة أولوا القربى واليتامى والمساكين الآية۔

۱۶۸۹۔ حدثنا أحمد بن حميد أخبرنا عبيد الله الأشجعي عن سفيان عن الشيباني عن عكرمة عن ابن عباس وإذا حضر القسمة أولوا القربى واليتامى والمساكين قال هي محكمة وليست بمنسوخة تابعه سعيد عن ابن عباس۔

باب ۶۳۷ قوله يوصيكم الله۔

۱۶۹۰۔ حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا هشام أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني ابن المنكدر عن جابر قال عادني النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر في بني سلمة ماشيين فوجدني النبي صلى الله عليه وسلم لا أعقل فدعا بماء فتوضأ منه ثم رش علي فأفقت فقلت ما تأمرني أن أصنع في مالي يا رسول الله فنزلت يوصيكم الله في أولادكم۔

باب ۶۳۸ قوله ولكم نصف ما ترك أزواجكم۔

۱۶۹۱۔ حدثنا محمد بن يوسف عن ورقاء عن ابن أبي نجيح عن عطاء عن ابن عباس قال كان المال للولد وكانت الوصية للوالدين فنسخ الله من ذلك ما أحب فجعل للذكر مثل حظ الأنثيين وجعل للأبوين

باری تعالیٰ نے اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے۔ فرمایا کہ یہ یتیم کے مال کے بارے میں ہے کہ جب تک اس کے پاس رہے تو حسب حاجت بقدر مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸) یہ محکم آیت ہے اور کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

يُوصِيكُمُ اللهُ کی تفسیر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ تک پیدل چل کر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بیہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوایا، پھر وضو فرمایا اور بچے ہوئے پانی سے مجھ پر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟ جب یہ آیت نازل ہوئی: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (آیت ۱۱)۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے حکم آنے سے پہلے یوں ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لئے وصیت کی جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو بات چاہی منسوخ فرما دی اور یہ حصے مقرر فرما دیئے۔ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے (آیت ۱۱) والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا اور تیسرا

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

بَابُ ۱۳۹ قَوْلِهٖ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْضُلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ حُوبًا إِثْمًا تَعُولُوا تَمِيلُوا نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ۔

بَابُ ۱۴۰ قَوْلِهٖ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ الْآيَةَ

مَوَالِيَ أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً عَاقَدَتْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ الْحَلِيفُ وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيكُ وَالْمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّينِ۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ

حصہ مقرر فرمایا یعنی عورت کے لئے آٹھواں یا چوتھا حصہ اور خاوند کے لئے آدھا یا چوتھائی حصہ۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ کی تفسیر

تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ (آیت ۱۹)

ابن عباس سے منقول ہے کہ لَا تَعْضُلُوهُنَّ سے مراد ہے کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو۔ حُوبًا گناہ۔ تَعُولُوا تم ایک جانب جھک جاؤ۔ نِحْلَةً سے مراد ہے مہر یعنی النِّحْلَةُ۔

عکرمہ اور ابو الحسن سوائی دونوں حضرات نے الگ الگ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ”اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن بیٹھو اور عورتوں کو نہ روکو اس غرض سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو“ (آیت ۱۹) کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ پہلے جب آدمی مر جاتا تو اس کی بیوی کے زیادہ حقدار اس کے وارث ہی شمار کئے جاتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اسے اپنی زوجیت میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دے دیتے اور اگر وہ چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس اس کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے حقدار شمار کئے جاتے تھے۔ پس مذکورہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ کی تفسیر

اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دئے جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے (آیت ۳۳) مَوَالِيَ سے اولیاء اور وارث مراد ہیں۔ عَاقَدَتْ جس کو قسم کھا کر ساتھی بنایا ہو یعنی حلیف اور مَوْلٰی کے اور بھی کئی معنی آتے ہیں جیسے چچا کا بیٹا، غلام یا لونڈی کا مالک جو بطور احسان اس کو آزاد کر دے، وہ غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو اور جو دین میں مددگار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ”اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دئے“ یہ وارثوں کے متعلق ہے اور جملہ ”اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا“ اس کا معاملہ یوں ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں وارد ہوئے

كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ۔

تھے تو مہاجر اپنے انصاری بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے رشتہ دار وارث نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم فرمایا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیئے ہیں" تو یہ حکم منسوخ ہو گیا پھر فرمایا کہ "اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ہے" یعنی مدد، دوستی اور خیر خواہی کا۔ جبکہ ان کا وارث ہونا ختم ہو گیا لیکن وصیت ان کے لئے باقی رہ گئی اسے ابو اسامہ نے ادریس سے اور انہوں نے طلحہ سے

بَابُ ۶۲ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کی تفسیر

ذرۃ سے مراد ہیں ذرے کے برابر بوجھ

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ فَقَالُوا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں بعض لوگوں نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، کیا دوپہر کے وقت جب کہ روشن نکلی ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں فرمایا کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوگی؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی تکلیف یا رکاوٹ نہیں ہوگی اور قیامت کے روز تم اللہ جل شانہ کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ قیامت کے روز ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گروہ خدا کے سوا جس بت یا شیطان کو پوجتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے

عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا فَيُقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

بَابٌ ۲۲۳ قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا الْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ نَطْمِسَ نُسَوِّيَهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ سَعِيرًا وُقُودًا۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا

جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے اچھا بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے لہٰذا اے ہمارے رب! ہمیں پانی پلا دے۔ پھر ان کو ایک میدان کی طرف ہانکا جائیگا کہ کیا تم وہ پانی نہیں دیکھتے جاؤ وہ سب اس آگ میں جمع کئے جائیں گے جسے دیکھیں وہ سراب ہوگی پانی دکھائی دیگا کیونکہ سراب ریت ہے لیکن ہوگی آگ جس کے بعض شعلے بعض کو کھا رہے ہونگے پس وہ اس آگ میں ڈال دئے جائیں گے پھر نصاریٰ کو بلایا جائیگا اور ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا کرتے تھے ان سے کہا جائیگا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائیگا کہ اچھا بتاؤ تم کیا چاہتے ہو چنانچہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو ان سے پہلے یہودیوں کے ساتھ ہوا۔ یہاں تک کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد پھر اللہ تعالیٰ بہت قریب سے ایسی صورت جس کی کوئی صفت نہیں ایسی جلوہ فرمائے گا جیسی اسے دیکھا جا سکے پھر ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو جبکہ ہر ایک اپنے معبود کے ساتھ

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ کی تفسیر

تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں۔ آیت کریمہ میں آیا ہوا الْمُخْتَالُ اور الْخَتَّالُ کا ایک ہی معنی ہے یعنی مغرور و متکبر۔ نَطْمِسَ ہم ان کے چہرے پیٹھ کی طرح برابر کر دیں گے۔ طَمَسَ الْكِتَابَ اس کتاب کو مٹا دیا۔ سَعِيرًا ایندھن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جبکہ یحییٰ کا بیان ہے کہ اس حدیث کا ایک حصہ عمرو بن مرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں پڑھ کر سناؤں جبکہ نازل تو آپ پر ہوا ہے۔ فرمایا مجھے دوسروں کی زبانی سننا بہت پسند ہے۔ پس میں نے آپ کے حضور سورۃ النساء پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا کہ "اس وقت کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں۔" تو آپ نے فرمایا کہ بس کرو جاؤ اور اس وقت آپ کی مبارک آنکھوں سے

عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

بَابُ ۴۳ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

صَعِيْدًا وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيْتُ الَّتِيْ يَتَحَاكَمُوْنَ إِلَيْهَا فِيْ جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَفِيْ أَسْلَمَ وَاحِدٌ وَفِيْ كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوْتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَالطَّاغُوْتُ الْكَاهِنُ۔

۱۶۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ آيَةَ التَّيَمُّمِ۔

بَابُ ۴۴ قَوْلِهِ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْأَمْرِ۔

۱۶۹۷ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ۔

بَابُ ۴۵ قَوْلِهِ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

۱۶۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

آنسو رواں تھے۔

اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ کی تفسیر

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا (آیت ۴۳) صَعِيْدًا زمین کی سطح۔ الطَّوَاغِيْتُ وہ ہیں جن کی طرف کافر اپنے مقدمے لے جاتے تھے چنانچہ وہ قبیلہ جہینہ کا اپنا تھا، بنی اسلم کا اپنا اور ہر ایک قبیلے کا اپنا تھا اور کاہنوں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اَلْجِبْتُ سے جادو اور اَلطَّاغُوْتُ سے شیطان مراد ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اَلْجِبْتُ حبشی زبان کا لفظ ہے بمعنی شیطان اور اَلطَّاغُوْتُ سے کاہن مراد ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں میرا ہار گم ہو گیا جو میں نے عاریۃً حضرت اسماء سے لیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لئے چند آدمی بھیجے۔ لوگ بے وضو تھے اور وضو کے لئے انہیں پانی مل نہیں رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم (اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ ...) کی آیت نازل فرمائی۔

اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر

جن کا حکم چلتا ہو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت (اے ایمان والو) حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (آیت ۵۹) یہ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک سریہ (فوجی دستے) کا امیر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ کی تفسیر

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ (ان کے والد ماجد) حضرت زبیر بن العوام

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَغْضَبَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

اور ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کھیت کے پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دے لو اور پھر ہمسائے کے کھیت کی جانب چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری نے کہا، یا رسول اللہ! کیا یہ اس لئے ہے کہ یہ آپ کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں؟ اس پر آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو اور روکے بیٹھے رہنا جب پانی کھیت کی منڈیروں سے باہر نکلنے لگے تو اپنے ہمسائے کی جانب چھوڑ دینا۔ زبیر کا بیان ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دفعہ حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلوایا جبکہ آپ نے صاف لفظوں میں حکم فرمایا اور پہلے حکم میں انصاری کے لئے رعایت فرمائی گئی تھی اور اس حکم میں دونوں کے حقوق کی جانب اشارہ فرمایا تھا۔ حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں: "تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم (نہ بنائیں)"

باب ۱۲۱ قَوْلِهِ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ۔

فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ کی تفسیر

تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا (آیت ۶۹)

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی جب بیمار پڑتا تو اسے اختیار دیا جاتا کہ دنیا میں رہنا چاہے یا آخرت میں۔ چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے جس میں وصال ہوا اور جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے فضل فرمایا یعنی انبیاء، صدیق، شہید اور نیک لوگوں کے ساتھ۔" پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرما لیا ہے۔

باب ۱۲۲ قَوْلِهِ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ کی تفسیر

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں (آیت ۷۵)

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ۔

عبداللہ بن محمد، سفیان، عبیداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا اور میری والدہ ماجدہ کا شمار کمزوروں میں تھا۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِرَتْ ضَاقَتْ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِي مَوْقُوتًا مُوَقَّتًا وَقْتَهُ عَلَيْهِمْ۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "اور کمزور مرد اور عورتیں اور بچوں کے واسطے" تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ کا شمار ان لوگوں میں سے ہے جن کا عذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حَصِرَتْ سے تنگ ہونا مراد ہے۔ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ زبان پھیر کر گواہی دینا۔ انکے سوا دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ الْمُرَاغَم سے مراد جائے ہجرت ہے۔ رَاغَمْتُ میں نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ مَوْقُوتًا ایک مقررہ وقت ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ فِئَةٌ جَمَاعَةٌ۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ کی تفسیر

تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (آیت ۸۸) ابن عباس کا قول ہے کہ اَرْکَسَ کا مطلب ہے کہ منتشر کر دیا، فِئَۃٌ سے مراد جماعت ہے۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقًا يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت "تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے" یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ غزوۂ احد کے لئے بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے لیکن واپس لوٹ گئے تھے چنانچہ انکے بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ کہتا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور دوسرا گروہ انہیں قتل کر دینے سے انکار کرتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں کیا ہوا جو منافقوں کے بارے میں اپنے دو گروہ بنا رہے ہو۔ رسول خدا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ طیبہ ہے یہ میل کچیل کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے چاندی کے میل کو آگ (بھٹی) نکال دیتی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ أَيْ أَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُونَهُ يَسْتَخْرِجُونَهُ حَسِيبًا كَافِيًا إِلَّا إِنَاثًا الْمَوَاتَ حَجَرًا أَوْ مَدَرًا وَمَا أَشْبَهَهُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا فَلَيُبَتِّكُنَّ بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ قِيلًا وَقَوْلًا وَاحِدٌ طُبِعَ خُتِمَ۔

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ کی تفسیر

اور جب انکے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے تو اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں (آیت ۸۳) یعنی اسے شہرت پھیلاتے ہیں یَسْتَنْبِطُونَہٗ چاہئے کہ اس کی تحقیق کریں۔ حَسِیْبًا کافی۔ اِلَّا اِنَاثًا بے جان چیزیں جیسے پتھر مٹی وغیرہ مَرِیْدًا شریر۔ فَلَیُبَتِّکُنَّ بَتَّکَ سے بنا ہے یعنی کاٹ یا قِیْلًا اور قَوْلًا ہم معنی ہیں طُبِعَ کا معنی ہے ٹھپا لگانا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ کی تفسیر

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

بَابُ ۱۵۶ قَوْلِهِ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا السِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ۔

بَابُ ۱۵۷ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے متعلق اختلاف واقع ہو گیا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت: ”اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے“ (آیت ۹۳) یہ قتل کے متعلق سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى کی تفسیر

اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (آیت ۹۴) السِّلْم اور السَّلَام ہم معنی ہیں۔

عطاء کا بیان ہے کہ آیت ”جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں“ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان ملے۔ اس نے آپ سے السلام علیکم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل فرمایا۔ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا سے وہ بکریاں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس کی قرأت میں اس آیت کے اندر لفظ السَّلَامَ ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ کی تفسیر

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھے رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔ (آیت ۹۵)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں جا کر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے آیت: ”برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھے رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں“ لکھوائی جب آپ لکھوا رہے تھے تو آپ کے پاس حضرت ابن ام مکتوم آ گئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ

وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا فُلَانًا فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ أَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا

اگر میں بینائی سے محروم نہ ہوتا تو ضرور جہاد کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور اس وقت حضور کی ران مبارک میری ران پر تھی میری ران پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹ جانے کا خطرہ محسوس ہونے لگا تھا۔ پھر بوجھ کم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تھا۔ کہ یہ حکم۔ ان کے متعلق ہے جو دکھ درد والے نہ ہوں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت کو بلایا پس انہوں نے یہ لکھ دی۔ پھر حضرت ابن ام مکتوم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی معذوری (نابینا ہونے) کا بیان کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جو تکلیف والے نہ ہوں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں شخص کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوات اور تختی یا شانے کی ہڈی لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے پس آپ نے فرمایا کہ لکھو "برابر نہیں ہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں" اس وقت حضرت ابن ام مکتوم بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں تو معذور (نابینا) ہوں۔ تو اسی جگہ یہ نازل ہوئی۔ "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے (آیت ۹۵)۔

مقسم مولیٰ عبداللہ بن حارث کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ اس آیت میں بغیر کسی عذر کے جہاد میں شریک نہ ہونے والوں سے وہ مراد ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل نہ ہوئے اور مجاہدین سے مراد وہ

مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلٰى بَدْرٍ۔

بزرگ ہیں جنہوں نے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

بَابٌ قَوْلُهٗ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا الْآيَةَ۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ کی تفسیر

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (آیت ۹۷)۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهٗ فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ۔ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ۔

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کی ایک فوج تیار کی گئی اور اس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ اس کے بعد میں حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ سے ملا تو انہوں نے مجھے سختی کے ساتھ اس کی شمولیت سے منع فرمایا۔ پھر بتایا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے کچھ افراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مشرکوں کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا دیکھتے تو ان میں سے کسی کو آ لگتا اور وہ مر جاتا یا تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے"۔ لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے اس کی روایت کی ہے۔

بَابٌ قَوْلُهٗ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا۔

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ کی تفسیر

قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرما دے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قَالَ كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (سورۃ النساء، آیت ۹۸ میں) اللہ تعالیٰ نے جن کمزوروں کا ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عذر قبول فرمایا۔

باب ۵۴۲ قوله فعسى الله ان يعفو عنهم وكان الله عفوا غفورا.

١١٧١- حدثنا ابو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي العشاء اذ قال سمع الله لمن حمده ثم قال قبل ان يسجد اللهم نج عياش بن ابي ربيعة اللهم نج سلمة بن هشام اللهم نج الوليد بن الوليد اللهم نج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها سنين كسني يوسف.

باب ۵۴۳ قوله ولا جناح عليكم ان كان بكم اذى من مطر او كنتم مرضى ان تضعوا اسلحتكم.

١١٧٢- حدثنا محمد بن مقاتل ابو الحسن اخبرنا حجاج عن ابن جريج قال اخبرني يعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان كان بكم اذى من مطر او كنتم مرضى قال عبد الرحمن بن عوف كان جريحا.

باب ۵۴۴ قوله ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن وما يتلى عليكم في الكتاب في يتمى النساء.

١١٧٣- حدثنا عبيد بن اسماعيل حدثنا ابو اسامة حدثنا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن الى قوله وترغبون ان تنكحوهن قالت هو الرجل تكون عنده اليتيمة هو وليها ووارثها فاشركته في ماله حتى في العذق فيرغب ان ينكحها

عسى الله ان يعفو عنهم کی تفسیر

قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکے تو سجدہ (اور رکوع) کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی۔ اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر والوں پر سختی فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط سالی کا قحط مسلط فرما دے۔

ولا جناح علیکم ان کان کی تفسیر

اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو (آیت ۱۰۲)

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: "اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو" یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمن بن عوف زخمی تھے۔

ویستفتونک فی النساء کی تفسیر

اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشاد باری ہے: "اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو" اور آیت ایسے شخص کے متعلق ہے جس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا ولی اور وارث ہو اور وہ لڑکی اس کے مال میں شریک ہو یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی حصہ دار ہو، پس وہ اس سے نکاح کرنا چاہے اور کسی دوسرے شخص

فَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ أَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوزًا بُغْضًا۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَصَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا

سے بھی نکاح نہ کرنے دے کہ وہ بھی مال میں شریک ہو جائے گا اس لئے اسے دوسری جگہ نکاح کرنے سے روکے تو یہ آیت ایسے اشخاص کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا کی تفسیر

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (آیت ۱۲۸) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شِقَاقٌ سے تنازعہ اور فساد مراد ہے۔ أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ یعنی کسی چیز کی جانب خواہش پر لالچ مراد ہے۔ كَالْمُعَلَّقَةِ جو نہ بیوہ ہو نہ شوہر والی نظر آئے۔ نُشُوزًا عداوت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے"۔ یہ ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ پیار محبت سے نہیں رہتا اور اسے طلاق دے کر جدا کر دینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ طلاق نہ دو اور میں اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ دوزخ کے سب سے نیچے والے حصے میں۔ نَفَقًا زمین میں راستہ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان تشریف لے آئے یہاں تک کہ ہمارے پاس کھڑے ہو کر سلام کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے دلوں میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرات سے بہتر تھے۔ اسود نے تعجب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے پس حضرت عبداللہ بن مسعود مسکرانے اور حضرت حذیفہ مسجد کے ایک گوشے میں جا بیٹھے پھر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھی بھی ادھر ادھر چلے گئے حضرت حذیفہ نے میری جانب کنکری پھینکی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں ان (حضرت ابن مسعود) کے ہنسنے سے تعجب میں پڑ گیا تھا کیونکہ انہوں نے میری بات کو سمجھ لیا تھا کہ نفاق ان

يَتُوبُوا ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

بَابُ قَوْلِهٖ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَيُونُسَ وَهَارُوْنَ وَسُلَيْمَانَ۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

بَابُ قَوْلِهٖ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ آخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةُ وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

اَلْمَائِدَةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حُرُمٌ وَاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمْ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْءُ تَحْمِلُ دَائِرَةٌ دَوْلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْإِغْرَاءُ

ان لوگوں میں ہی آگئے تھے جو آپ حضرت کی نسبت پیچھے رہ گئے لیکن بعد میں انہوں نے توبہ کی اور ...

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ کی تفسیر
يُوْنُسَ وَهَارُوْنَ وَسُلَيْمَانَ تک (آیت ۱۶۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ کی تفسیر

اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا حصہ ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کے اولاد نہ ہو (آیت ۱۷۶)

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں پوری نازل ہوئی وہ براءت (سورۂ توبہ) ہے اور آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے: تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔

سورۃ المائدہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حُرُمٌ کا واحد حَرَامٌ ہے۔ فَبِمَا نَقْضِهِمْ عہد توڑنے کے باعث۔ كَتَبَ اللّٰهُ اور جَعَلَ اللّٰهُ ہم معنی ہیں۔ تَبُوْءَ تو اٹھائے۔ دَائِرَةٌ گردش زمانہ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے

أُجُورَهُنَّ مُهُورَهُنَّ اَلْمُهَيْمِنُ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ مَنْ أَحْيَاهَا يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِيلًا وَسُنَّةً۔

بَابُ ۲۲ـ قَوْلُهُ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللّٰهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ۔

بَابُ ۲۳ـ قَوْلُهُ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

تَيَمَّمُوا تَعَمَّدُوا آمِّينَ عَامِدِينَ أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ وَتَمَسُّوهُنَّ وَاللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْإِفْضَاءُ النِّكَاحُ۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ

اَلْاَزْلَامُ تیر، اُجُوْرَهُنَّ ان کے مہر، اَلْمُهَيْمِنُ سے مراد قرآن کریم ہے جو پہلی تمام کتابوں کے علوم کا امین ہے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ مجھ پر قرآن کریم کی سب سے سخت آیت یہ ہے: تم کسی بات پر نہیں جب تک توریت، انجیل اور جو تمہاری طرف نازل فرمایا گیا، ان سب پر عمل نہ کرو۔ مَخْمَصَةٌ بھوک۔ مَنْ اَحْيَاهَا جس نے قتل کرنے کو حرام جانا سوائے حق کے، گویا سارے آدمی اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا راستہ اور طریقہ۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ مَخْمَصَةٌ سے مراد بھوک ہے۔

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو اس روز ہم عید منایا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور خدا کی قسم وہ عرفہ کا دن تھا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب آیت: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا (آیت ۳) نازل ہوئی تو مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا روز تھا یا نہیں۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا کی تفسیر

اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو (آیت ۶) تَيَمَّمُوْا تم ارادہ کرو، آمِّيْنَ قصد کرنے والے۔ چنانچہ اَمَّمْتُ اور تَيَمَّمْتُ ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَسْتُمْ، تَمَسُّوْهُنَّ، وَاللَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ، اَلْاِفْضَاءُ۔ ان الفاظ سے جماع مراد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تلاش کے باعث ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ

الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّأْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ وَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَّا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهٗ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِّيْ بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَثَنٰى رَأْسَهٗ فِيْ حَجْرِيْ رَاقِدًا أَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَكَزَنِيْ لَكْزَةً شَدِيْدَةً وَّقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِيْ قِلَادَةٍ فَبِيَ الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِيْ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ آپ دیکھتے نہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا جبکہ نہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو کوچ کرنے سے روک دیا۔ جبکہ نہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے اور انہوں نے میری کوکھ میں کچوکا بھی لگایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کو بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ آل ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اس کے نیچے موجود تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو بیداء کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور اس جگہ ٹھہر گئے پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ پھر حضرت ابوبکر تشریف لائے اور انہوں نے مجھے زور سے ٹھوکا مارتے ہوئے فرمایا کہ تو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو رکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام کی وجہ سے مردے کی طرح بے حس و حرکت رہی حالانکہ مجھے تکلیف بہت پہنچی تھی پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو

وَاسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ الْآيَةَ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ۔

باب ٦٦٤ قَوْلِهِ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ۔

١٧٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ وَلَكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ٦٦٥ قَوْلِهِ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ الْمُحَارَبَةُ لِلَّهِ الْكُفْرُ بِهِ۔

١٧٢٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا وَقَالُوا

صبح ہو چکی تھی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (آیت ۶) چنانچہ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا: اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری ہی برکت ہے۔

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ کی تفسیر

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقداد نے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ بدر کے وقت حضرت بارگاہِ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ: آپ جائیں اور آپ کا رب دونوں جاکر لڑیں ہم یہاں بیٹھے ہیں (آیت ۲۴) آپ تشریف لے چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات سے مسرت ہوئی۔ وکیع، سفیان، مخارق نے اس کی طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہی بات عرض کی تھی۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ کی تفسیر

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں۔۔۔ (آیت ۳۳)۔ الْمُحَارَبَةُ لِلَّهِ اللہ کے ساتھ کفر کرنا۔

سلمان ابورجاء مولیٰ ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ مجلس میں قسامت کا ذکر شروع ہو گیا۔ لوگ اپنا اپنا نظریہ پیش کر رہے تھے اور کہا کہ بعد خلفاء نے قسامت کا قصاص لیا ہے پس انہوں نے حضرت ابوقلابہ

قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هٰذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هٰؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا أَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هٰذَا فِيكُمْ وَمِثْلُ هٰذَا۔

باب ۷۲۲ قَوْلِهِ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اے عبداللہ بن زید! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں یا اے ابو قلابہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ میں کسی جان کے قتل کو اسلام میں حلال نہیں سمجھتا مگر تین صورتوں میں۔ (۱) اگر کوئی آدمی شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ (۲) کسی جان کو بغیر جان کے قتل کرے۔ (۳) اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرے۔ اس پر حضرت عنبسہ بن سعید کہنے لگے کہ مجھ سے تو حضرت انس نے یوں حدیث بیان کی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے اور کہا کہ ہمیں اس جگہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کچھ اونٹ جنگل میں چرنے کے لیے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ پس وہ ساتھ چلے گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جس کے باعث صحت مند ہو گئے لیکن چرواہے پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ کیا ایسے لوگوں کے قتل کر دینے میں کوئی تامل ہو سکتا ہے جنہوں نے ایک شخص کو قتل کیا، اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوف زدہ کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عنبسہ کہنے لگے سبحان اللہ۔ میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے متہم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث حضرت انس نے مجھ سے کہی

والجروح قصاص کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی ربیع نے ایک انصاری عورت کے سامنے کے دانت توڑ ڈالے۔ اس کی قوم نے قصاص کا مطالبہ کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انس بن نضر نے کہا جو حضرت انس بن مالک کے چچا تھے اور حضرت ربیع کے بھائی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ربیع کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ۔

باب ۶۶ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللَّهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةَ۔

باب ۶۷ قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى يَمِينًا أُرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللَّهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

باب ۶۸ قَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کرے الس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے اس طرح میں اس الصارعا عورت کے اقربا دیت لینے پر رضامند ہوگئے پس رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی طرف نازل فرمایا گیا تھا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا ...... (آیت ۶۷)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر (آیت ۸۹) ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بات بات پر بے وجہ قسمیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میرے والد محترم حضرت ابوبکر صدیق نے قسم کھا کر اس کے خلاف کبھی نہیں کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرما دی۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھتا کسی بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسرے پہلو میں اس کی نسبت بھلائی ہے تو میں نے اللہ کی اجازت کو قبول کیا اسی پر عمل کیا۔

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جہاد کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَخْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

بَابٌ ٦٧ قَوْلُهُ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ وَالنُّصُبُ أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزُّلَمُ الْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ وَالْاِسْتِقْسَامُ أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُومُ الْمَصْدَرُ۔

١٧٢٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ۔

١٧٣٠۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا أَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوهَا

ہمراہ تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کر لیں۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور اس کے بعد ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ تھوڑی مدت کے لیے کپڑے کے عوض عورت سے نکاح کر لیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی تلاوت کی، حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں (آیت ۸۷)۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ کی تفسیر

شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں (آیت ۹۰)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْاَزْلَامُ سے مراد فال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی ہے۔ اَلْاَنْصَابُ اور نُصُبٌ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر قربانی دیتے تھے دوسرے صاحب کا قول کہ زُلَمٌ سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع اَلْاَزْلَامُ ہے۔ اِسْتِقْسَامٌ تیر کو پھینکنا۔ اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر حکم کا نکلتا تو اسے کرتے اور ایسے تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے۔ قَسَمْتُ اسی سے بنا ہے اور اس کا مصدر اَلْقُسُوْمُ ہے۔

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت (آیت ۹۰) نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پائی جاتی تھی لیکن انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی جس کو فضیخ کہا جاتا تھا۔ میں کھڑا ہو کر حضرت ابو طلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا کہ اسی دوران میں ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ لوگوں تک خبر نہیں پہنچی؟ بیٹھنے والوں نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام فرمائی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اے انس ان مٹکوں کو بہا دو۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے بارے میں کوئی

بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ۔

١٧٣١ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ أُنَاسٌ غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرَ فَقُتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا۔

١٧٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

بَابُ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

١٧٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْخَمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتِ الْفَضِيخُ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا۔

بَابُ قَوْلِهِ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ

سوال نہیں کیا اور نہ یہ خبر سننے کے بعد کسی نے پھر شراب پی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کی صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب پی تھی اور وہ سب میدانِ جنگ میں قتل ہو کر جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر دورانِ خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بے شک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ اس وقت پانچ قسم کی ہوتی تھی، یعنی انگور، گندم، کھجور، شہد اور جو کی۔ یاد رکھو شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کرے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا کی تفسیر

جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور نیک رہیں (آیت ۹۳)۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شراب پھینکی گئی وہ فضیخ تھی اور محمد نے ابو النعمان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ اس روز حضرت ابو طلحہ کے دولت کدے پر میں (حضرت انس) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا تو شراب کی حرمت نازل ہو گئی پھر ایک ندا کرنے والے کو منادی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ باہر نکل کر دیکھو کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور لوٹ کر بتایا کہ منادی یوں ندا کر رہا ہے کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پھینک دو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس روز شراب بہہ رہی تھی اور ان دنوں فضیخ ہی شراب کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ بعض لوگوں (یہودیوں) نے کہا کہ مسلمانوں کے بہت سارے لوگ مارے گئے ہیں اور ان کے شکموں میں تو شراب تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور نیک رہیں (آیت ۹۳)۔

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ کی تفسیر

إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اس طرح کا خطبہ ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا، فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو یقیناً تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور رونے کی آواز آنے لگی پھر ایک آدمی نے دریافت کیا کہ حضور میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ فلاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (آیت ۱۰۱)" نضر اور روح بن عبادہ نے بھی اس کی شعبہ سے روایت کی ہے۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض لوگ (منافقین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہنسی مذاق کے طور پر سوال کیا کرتے تھے، ایک کہتا کہ میرا باپ کون ہے؟ دوسرا کہتا کہ میری اونٹنی گم ہوگئی ہے، بتلایئے میری اونٹنی کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی "اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں.... (آیت ۱۰۱)"

بَابُ ۷۷۲۔ قَوْلِهٖ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ

وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ وَإِذْ هٰهُنَا صِلَةٌ الْمَائِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنٰى مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِي يَمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ کی تفسیر

اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اونٹ اور نہ چھوڑا ہوا جانور اور نہ وصیلہ اور نہ حامی (آیت ۱۰۳) وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ۔ یہ لفظ قَالَ، يَقُولُ کے معنی میں ہے اور إِذْ زائد ہے۔ الْمَائِدَةُ معنی میں مفعول کے ہے جیسے عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ اور تَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کھانا یا مال کسی نے اپنے صاحب کو دیا جیسے کہتے ہیں مَادَنِي۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مُتَوَفِّيكَ سے مراد ہے تجھے موت دوں گا۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ

ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ بحیرہ وہ اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے، سائبہ وہ جانور

الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكَرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

جن کو کافر اپنے خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور ان پر کوئی چیز نہیں لادتے تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو آگ میں دیکھا وہ دوزخ میں اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا تھا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم سب سے پہلے جاری کی تھی۔ وصیلہ اس جوان اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی دفعہ اونٹنی جنتی اور دوسری دفعہ بھی، ایسے جانوروں کو کافر اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے جبکہ ان کے درمیان کوئی نر نہ ہوتا۔ حام اس نر اونٹ کو کہتے جس کے متعلق مالک ایک تعداد مقرر کر لیتا کہ اس سے اتنے بچے ہوں گے جب مطلوبہ تعداد حاصل ہو جاتی تو اسے اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا اور اس سے باربرداری کا کام نہ لیتے بلکہ اس پر کوئی بوجھ بھی نہ لادتے تھے اور اسے حامی کہتے۔ ابو الیمان، شعیب، الزہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابن الہاد، ابن شہاب، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کرمانی، حسان بن ابراہیم، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے سائبہ (سانڈ) چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

بَابُ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا کی تفسیر

پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا (لوگوں کو) تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۷)

١٧٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم بروز حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کئے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور

صلى الله عليه وسلم فقال يا أيها الناس إنكم محشورون إلى الله حفاة عراة غرلا ثم قال كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين إلى آخر الآية ثم قال ألا وإن أول الخلائق يكسى يوم القيامة إبراهيم ألا وإنه يجاء برجال من أمتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فأقول يا رب أصيحابي فيقال إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم فيقال إن هؤلاء لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم۔

بغیر ختنہ کے ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "جیسے ہم نے انہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے، یہ ہمارے ذمہ پر وعدہ ہے ہم کرنے والے ہیں"۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر فرشتے انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں کیا معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا گل کھلائے ہیں۔ پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا: "اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے" (آیت ۱۱۷)۔ پس کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے یہ اسی وقت مرتد ہو گئے تھے۔

ف: اس حدیث کے علاوہ اسی جلد کی حدیث ۱۵۰۱ میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے کہ مسلمان کہلانے والے کچھ افراد کو فرشتے ہانک کر جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں گے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان لوگوں کو جہنم میں کیوں لے جا رہے ہو جبکہ یہ تو میرے ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا۔ انہیں بتا دیا کہ وہ مرتد ہو گئے تھے۔ ان احادیث سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ کون منافق ہے اور کون جنتی ہے بلکہ آپ کو تو قیامت تک بھی تمام انسانوں کے متعلق یہ علم حاصل نہیں ہوگا اور پھر کہتے ہیں کہ اگر قیامت میں بھی آپ کو یہ علم حاصل ہو گیا ہوتا تو ان احادیث کے بموجب بعض مرتدوں کو اپنے ساتھی نہ فرماتے۔ ان حضرات کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مرتدوں کو بے خبری کے باعث اپنے ساتھی نہیں کہیں گے، بلکہ اس وجہ سے کہیں گے کہ دنیا کے اندر وہ مرتد ہونے کے باوجود مسلمانوں میں بیٹھا کرتے بلکہ مسلمانوں کے چودھری بنتے رہے۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر ان کی جگت کے ساتھ آپ کو بہت اچھا اور نہایت خوشنما القاب سے مزین کر کے اپنا مطلب حاصل کرتے رہے تھے، لہٰذا قیامت میں حضور انہیں جلانے کی خاطر اپنے ساتھی کہیں گے۔ امتی کہلاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے یا اور کسی سے بے خبر بتانا درحقیقت مقام مصطفوی سے بے خبری کے باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمان کہلانے والوں کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی معرفت عطا فرمائے۔ آمین۔

باب قوله إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم

إن تعذبهم فإنهم عبادك کی تفسیر

اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے (آیت ۱۱۸)۔

۱۷۲۸ - حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان حدثنا المغيرة بن النعمان قال حدثني سعيد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بروز حشر اٹھائے جاؤ گے ننگے بدن ننگے پیر

بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنكم محشورون وإن ناسا يؤخذ بهم ذات الشمال فأقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم إلى قوله العزيز الحكيم۔

جائیں گے، اس وقت پھر لوگوں کو جہنم کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا تو میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا کہ، اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا، جب آپ نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۷، ۱۱۸)

سُورَةُ الأَنْعَامِ

بسم الله الرحمن الرحيم

قال ابن عباس فتنتهم معذرتهم معروشات ما يعرش من الكرم وغير ذلك حمولة ما يحمل عليها وللبسنا لشبهنا ينأون يتباعدون تبسل تفضح أبسلوا أفضحوا باسطوا أيديهم البسط الضرب استكثرتم أضللتم كثيرا ذرأ من الحرث جعلوا لله من ثمراتهم ومالهم نصيبا وللشيطان والأوثان نصيبا أكنة واحدها كنان أما اشتملت يعني هل تشتمل إلا على ذكر أو أنثى فلم تحرمون بعضا وتحلون بعضا مسفوحا مهراقا صدف أعرض أبلسوا أويسوا وأبسلوا أسلموا سرمدا دائما استهوته أضلته يمترون يشكون وقر صمم وأما الوقر الحمل أساطير واحدها أسطورة وإسطارة وهي الترهات البأساء من البأس ويكون من البؤس جهرة معاينة الصور جماعة صورة كقوله سورة وسور ملكوت ملك مثل رهبوت خير من رحموت ويقول ترهب خير

سورۃ الانعام

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ فتنتهم سے مراد ان کا عذر بیان کرنا ہے۔ معروشات وہ بیلیں جو دوسری چیزوں کا سہارا لیتی ہیں۔ حمولة جن پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ وللبسنا اور ہم شبہ ڈال دیں گے۔ ينأون دور رہتے ہیں۔ تبسل ذلیل و خوار کرنا۔ أبسلوا ذلیل کئے گئے، ہلاک کیے گئے۔ باسطوا أيديهم اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے، بسط سے مراد مارنا ہے۔ استكثرتم تم نے گمراہ کیا بہت سے انسانوں کو۔ ذرأ من الحرث انہوں نے اپنی کھیتی میں ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ شیطان اور اپنے بتوں کا رکھا۔ أكنة پردہ، اس کا مفرد كنان ہے۔ أما اشتملت یعنی کیا رحم نر اور مادہ کے سوا کسی اور جنس پر مشتمل ہیں، پھر تم بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال کیوں ٹھہراتے ہو۔ مسفوحا بہتا ہوا۔ صدف اس نے منہ پھیرا۔ أبلسوا ہلاک کیے گئے، ناامید کیے گئے۔ سرمدا ہمیشہ رہنے والا۔ استهوته اس کو گمراہ کر دیا، اس کو بہکا دیا۔ يمترون تم شک کرتے ہو۔ وقر بہرا پن۔ وقر وہ بوجھ جو جانور پر لادا جاتا ہے۔ أساطير فضول قصے کہانیاں، اس کا واحد أسطورة اور إسطارة ہے۔ البأساء سے مراد سختی اور محتاجی ہے۔ یہ البؤس سے نکلا ہے۔ جهرة علانیہ، کھلم کھلا۔ الصور یہ صورة کی جمع ہے جیسے سورة کی جمع سور ہے۔ ملكوت بادشاہی جیسے رهبوت رحموت سے بہتر ہے اور ترهب ترحم سے بہتر ہے۔ جن اندھیرا چھا گیا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے سپرد اس کا حسبان یعنی حساب۔ بعض

مِنْ أَنْ تُرْحَمَ حَتَّى أَكَلَهُ يُقَالُ عَنِ اللّٰهِ حُسْبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِيَ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ۔

لئے یہ بھی کہا ہے کہ حُسبان سے شیطانوں پر پھینکے والے تیر اور کنکریاں مراد ہیں۔ مُسْتَقَرٌّ والد کی پشت میں۔ مُسْتَوْدَعٌ والدہ کے رحم میں۔ اَلْقِنْوُ گچھا، خوشہ۔ قِنْوَانِ اس کی جمع ہے۔ قِنْوَانٌ اسی طرح ہے جیسے صِنْوٌ کی جمع صِنْوَانٌ ہے۔

بَابُ ۱۷۷ قَوْلِهِ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ۔

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ کی تفسیر

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں (آیت ۵۹) پانچ چیزیں ہیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں)۔ بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (سورۂ لقمان، آیت ۳۴)۔

بَابُ ۱۷۸ قَوْلِهِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ الْآيَةَ

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ کی تفسیر

يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الِالْتِبَاسِ يَلْبِسُوا يَخْلِطُوا شِيَعًا فِرَقًا۔

تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے ... (آیت ۶۵) یَلْبِسَکُمْ تمہیں ملا دے، خلط ملط کر دے۔ یَلْبِسُوا ملا دے یہ ماخوذ اِلْتِبَاس سے نکلا۔ شِیَعًا فرقے۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَهْوَنُ هَذَا أَيْسَرُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (آیت ۶۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔ اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تو دعا مانگی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں، اور یہ حصہ نازل ہوا: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے، یہ آسان ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهُ وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

بَابُ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي ص سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا إِلَى قَوْلِهِ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ، ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق بات کی آمیزش نہیں کی" (آیت ۸۲) نازل ہوئی تو آپ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس سے کوئی ناحق بات یا ظلم سرزد نہیں ہوتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے" (سورۂ لقمان، آیت ۱۳)۔

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ کی تفسیر

ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (آیت ۸۶)۔

ابوالعالیہ نے حضور کے چچازاد یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کسی کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں (یعنی اس طرح فضیلت دینا مناسب نہیں جس میں کسی دوسرے نبی کی توہین ہو)۔

حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے کسی بندے کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر یعنی افضل ہوں۔

فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ کی تفسیر

یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو تم انہیں کی راہ چلو۔

سلیمان احول کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا سورۂ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، پھر انہوں نے ان آیات کی تلاوت فرمائی: ـ وَوَهَبْنَا لَهُ ..... فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ (آیت ۸۴ تا ۹۰) اس کے بعد فرمایا کہ حضور بھی اسی گروہ میں سے ہیں۔ یزید بن ہارون، محمد بن عبید، سہل بن یوسف، عوام، مجاہد

حَبِيبٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔

کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان انبیائے کرام کے راستے پر چلنے کا حکم فرمایا گیا۔

بابٌ ٦٨١ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا الْآيَةَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِي ظُفُرٍ الْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ اَلْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ هَادُوا صَارُوا يَهُودًا وَ أَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا کی تفسیر

اللہ یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی (آیت ۱۴۶) ابن عباس کا قول ہے کہ ذی ظفر سے اونٹ اور شتر مرغ مراد ہیں۔ الحوایا سے وہ آنتیں مراد ہیں جن میں فضلہ رہتا ہے۔ آپ کے دوسرے کا قول ہے کہ ھادوا سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ کہتے تھے کہ ھُدنا اس سے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ ھائد توبہ کرنے والے۔

١٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوهَا وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی تو وہ اسے پگھلا کر اس کی خرید و فروخت کرتے اور کھاتے رہتے۔ نیز اس کی ابو عاصم، عبد الحمید، یزید، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بابٌ ٦٨٢ قَوْلِهِ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر

١٧٤٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَكِيلٌ حَفِيظٌ وَمُحِيطٌ بِهِ قُبُلًا جَمْعُ قَبِيلٍ وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لئے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش (بے حیائی کے کاموں) کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مدح و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ میں (عمرو بن مرہ) نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ جواب دیا، ہاں،

مِنْهَا قِيلٌ زُخْرُفٌ كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَوَشَّيْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وکیلاً یہاں حفیظاً اور محیطاً کے معنی میں ہے۔ قُبُلاً سے ہر قسم کا عذاب مراد ہے اس کا واحد قبیل ہے۔ زُخْرُفٌ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ حَرْثٌ حِجْرٌ ہر وہ چیز جو حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ عقل کو بھی حِجر کہتے ہیں۔ الحِجر قوم ثمود کی بستی کا نام بھی ہے جس زمین میں داخل ممنوع ہو وہ بھی حِجر ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی حِجر کہا جاتا ہے گویا وہ محطوم سے مشتق ہے جیسے قتیل مقتول سے اور حَجْرُ الْيَمَامَةِ ایک مکان کا نام ہے۔

بَابُ ۶۸۳ قَوْلِهِ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ

لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ۔

هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ کی تفسیر

هَلُمَّ اہل حجاز کی زبان واحد تثنیہ اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر سارے ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی (آیت ۱۵۸)۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج ادھر سے طلوع ہوگا تو اسے دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کوئی کام نہیں آئے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:- هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ - (آیت ۱۵۸)

سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ الْفَتَّاحُ الْقَاضِيْ افْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ آسٰى أَحْزَنُ تَأْسَ تَحْزَنْ وَقَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ يَقُوْلُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلٰى بَعْضٍ سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ هُوَ هٰهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيْلُهُ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ ادَّارَكُوْا اجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمّٰى سُمُوْمًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيْلُهُ غَوَاشٍ مَا غُشُوْا بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيْلًا يَغْنَوْا يَعِيْشُوْا حَقِيْقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلْقَفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوْفَانٌ مِنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّوْفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوْشٌ وَعَرِيْشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِيْ يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُوْنَ

سورۃ الاعراف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ریشاً سے مال مراد ہے۔ المعتدین دعا اور دوسرے کاموں میں حد سے بڑھنے والے۔ عفوا ان کے مال کی کثرت ہو جانا۔ الفتاح فیصلہ کرنے والا۔ افتح بیننا ہمارے درمیان فیصلہ کر۔ نتقنا ہم نے اٹھایا، بلند کیا۔ انبجست آہستہ آہستہ پھوٹ نکلا۔ متبر نقصان۔ آسی افسوس کروں۔ تأس تو نے غم کھایا، افسوس کیا۔

دوسرے حضرات کا قول ہے کہ

تجھے سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا۔ یخصفان پتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ لیا۔ سوآتہما یہ دونوں کی شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ متاع الی حین یہاں قیامت تک مراد ہے۔ الریاش اور الریش ہم معنی ہیں یعنی ظاہری لباس۔ قبیلہ اس کے ساتھی شیطان جن میں سے وہ خود ہے۔ اداركوا سب جمع ہو جائیں گے۔ انسان اور جانور سب کے مساموں کو سموم کہتے ہیں اور اس کا واحد سم ہے یعنی آنکھیں، نتھنے، منہ، کانوں اور پیچھے آگے کی شرمگاہوں کا ان میں ہی شمار ہے۔ غواش غلاف۔ نشرا بکھرے ہوئے۔ نکدا تھوڑے۔ یغنوا زندگی گزاری۔ حقیق حق ہونا۔ استرھبوھم ڈر کی وجہ سے۔ تلقف لقمہ بنانے لگا۔ طائرہم ان کا حصہ، ان کی قسمت۔ طوفان سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی کہتے ہیں۔ القمل چچڑیاں، چھوٹے کیڑے۔ عروش اور عریش عمارت۔ سقط جب کوئی نادم ہو تو کہتے ہیں سقط فی یدہ۔ الاسباط بنی اسرائیل کے قبیلے۔ یعدون فی السبت حد سے تجاوز کرتے تھے۔ شرعا پانی کے اوپر تیرتے ہوئے۔ بئیس سخت۔ اخلد بیٹھا، پیچھے ہٹ گیا۔ سنستدرجہم ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں گے جو جائے امن ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فأتاہم

تَعَدًّا يُجَاوِزُ شُرَّعًا شَوَارِعَ بَئِيسٍ شَدِيدًا أَخْلَدَ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ جِنَّةٍ مِنْ جُنُونٍ فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّونَهُمْ يُزَيِّنُونَ وَخِيفَةً خَوْفًا وَخُفْيَةً مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْآصَالُ وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔

اللّٰہ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا جِنَّۃٌ جنون سے جَنَّۃٌ ہے؟۔ اس نے اپنے حمل کی مدت پوری کی۔ یَنْزَغَنَّکَ تجھے بہکائے۔ طَیْفٌ اور طَائِفٌ شیطانی وسوسہ۔ یَمُدُّوْنَھُمْ وہ خوبصورت کرکے دکھاتے ہیں۔ خِیْفَۃً اور خُفْیَۃً دونوں الْاِخْفَاءُ سے ہیں۔ یعنی اور الْآصَالُ کا واحد اَصِیْلٌ ہے۔ جو عصر اور مغرب کے درمیان وقت کو کہتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا۔

بَابُ ٢٨٢ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

١٧٤٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ کی تفسیر

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں (آیت ۳۳)

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں اور اسے مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لیے تو اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں اسی لئے تو اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرِنِي أَعْطِنِي۔

١٧٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا کی تفسیر

اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ تجھے دیکھوں، فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (آیت ۱۴۳) ابن عباس کا قول ہے کہ اَرِنِیْ سے مراد ہے مجھے اپنا دیدار عطا فرما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ۔

وہ کہنے لگا، اے محمد! آپ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے بلاؤ چنانچہ اسے بلایا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ وہ انصاری عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزر رہا تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو سارے بنی نوع بشر سے چن لیا ہے۔ میں نے دل میں کہا اور یہ تو محمد مصطفیٰ پر بھی فضیلت دے رہا ہے، لہٰذا مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کو طمانچہ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ قیامت کے روز جب سارے انسان بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا پھر میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا طور کی بے ہوشی کے بدلے یہاں بے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

بَابُ ٨٠٤ قَوْلِهِ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى کی تفسیر

١٧٥١۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھمبی (ایک سفید سی چھتری جو خودبخود اُگ آتی ہے برسات کے دنوں میں) بھی من کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا بخش ہے۔

بَابُ ٨٠٥ قَوْلِهِ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ کی تفسیر

تم فرما دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ (آیت ١٥٨)۔

١٧٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو ناراض کر دیا تو حضرت عمر غصے کی حالت میں ان کے پاس سے چلے گئے لیکن حضرت ابوبکر بھی ان کے پیچھے جا پہنچے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ انہوں نے معاف نہ کیا بلکہ ان کے

وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُوبَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُوبَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُوبَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُوبَكْرٍ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ۔

بَابُ ٢٥٨ قَوْلِهِ وَقُولُوا حِطَّةٌ

٣٥٧١ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ۔

بَابُ ٢٥٩ قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِينَ

الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ

دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ پس حضرت ابوبکر وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ ہم بھی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے یہ دوست آگے نکل گئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد میں حضرت عمر اپنے کئے پر نادم ہوئے اور وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور حضرت ابوبکر یہی عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! زیادتی مجھ سے ہوئی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تو جھوٹ بولتا ہے، لیکن ابوبکر نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غامر سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

وَقُولُوا حِطَّةٌ کی تفسیر

ہمام بن منبہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ وہ اندر دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور کہنا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ٥٨) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سرینوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے نیز کہتے ہوئے گئے کہ بالی میں دانے۔ (آیت ١٦١)۔

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِينَ کی تفسیر

(آیت ١٩٩) العرف سے مراد ہے اچھا کام۔

۴۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ عُیَیْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَیْفَةَ فَنَزَلَ عَلٰى ابْنِ اَخِیْهِ الْحُرِّ بْنِ قَیْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِیْنَ یُدْنِیْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُیَیْنَةُ لِابْنِ اَخِیْهِ یَا ابْنَ اَخِیْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِیْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِیْ عَلَیْهِ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَیْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاْذَنَ الْحُرُّ لِعُیَیْنَةَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ هِیْ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِیْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَیْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِیِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِیْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِیْنَ تَلَاهَا عَلَیْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ۔

۴۷۵۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰى حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا فِیْ اَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آکر ٹھہرے اور یہ حضرت عمر کے مقربین میں تھے۔ حضرت عمر کی مجلس مشاورت میں قاری حضرات ہی ہوتے تھے خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو امیر المومنین تک رسائی ہے لہٰذا میرے لئے انکی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ عنقریب میں آپ کے لیے اجازت حاصل کروں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حر نے حضرت عیینہ کے لیے اجازت طلب کی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی۔ جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابن خطاب! خدا کی قسم نہ تو آپ ہم پر مال لٹاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور انہیں پیٹنے کا ارادہ تک کیا، لیکن حضرت حر نے کہا۔ اے امیر المومنین، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (آیت ۱۹۹) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! حضرت عمر نے اس حکم سے تجاوز نہ کیا اور انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب کے آگے کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت: ــ اے محبوب! درگزر سے کام لو اور بھلائی کا حکم دو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب اخلاق کے لئے نازل فرمائی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے: اے محبوب! درگزر سے کام لیا کرو اور بھلائی کا حکم دو۔ (آیت ۹۹) یہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کا درس دیتا ہے (او کما قال)۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۶۹۰ قَوْلِهٖ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ

قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَلْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمُ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ اَلشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ جَاءَ بَعْدِيْ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ فَيَرْكُمَهُ يَجْمَعَهُ شَرِّدْ فَرِّقْ وَاِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنَ يَغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً الصَّفِيْرُ لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبِسُوْكَ۔

باب ۶۹۱ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ۔

باب ۶۹۲ قَوْلِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

سورۃ الانفال

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یسئلونک عن الانفال کی تفسیر

اے محبوب تم سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں میل رکھو (الآیۃ)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الانفال سے غنیمتیں مراد ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ ریحکم سے لڑائی کہا گیا ہے کہ نافلہ سے عطیہ اور تحفہ مراد ہے۔

سعید ابن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ الشوکۃ سے دھار مراد ہے۔ مردفین فوج در فوج۔ ردفنی میرے بعد آیا۔ ذوقوا عذاب چکھو، تجربہ کرکے دیکھو یہ منہ سے چکھنے کے متعلق نہیں ہے۔ فیرکمہ اس کو جمع کرے۔ شرد جدا کر۔ جنحوا طلب کیا۔ یثخن غالب ہوں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مکاء کہتے ہیں انگلیاں منہ میں داخل کرکے سیٹی کی آواز نکالنے کو۔ لیثبتوک تاکہ تجھے قید کرلیں تاکہ تجھے محبوس کرلیں۔

ان شر الدواب عند اللہ کی تفسیر

بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں (آیت ۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں، جن کو عقل نہیں (آیت ۲۲)۔ بنی عبد الدار کے بعض غلط کار لوگوں کے متعلق ہے۔ (اگرچہ اس کا اطلاق عام ہے)۔

استجیبوا للہ وللرسول کی تفسیر

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی

وَاَنَّهٗ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اسْتَجِيْبُوْا اَجِيْبُوْا لِمَا يُحْيِيْكُمْ يُصْلِحُكُمْ۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُّحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رض قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِيْ فَلَمْ اٰتِهٖ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهٗ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ هِيَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ۔

بَابٌ ۷۹۵ قَوْلُهٗ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى مَطَرًا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا عَذَابًا وَّتُسَمِّيْهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيْدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا

اللہ حق میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے (آیت ۲۴) اِسْتَجِيْبُوْا حاضر ہو جاؤ۔ لِمَا يُحْيِيْكُمْ جو تمہاری اصلاح کرے۔

حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں بلائیں (آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت (بلحاظ ثواب یا جامعیت) نہ بتا دوں؟ اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لیے باہر نکلنے لگے تو میں نے مذکورہ ارشاد یاد کرا دیا۔ معاذ، شعبہ، خبیب، حفص بن عاصم نے حضرت ابو سعید بن معلی سے یوں سنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ایک فرد تھے حضور نے ان سے فرمایا کہ وہ سورۃ الفاتحہ ہے جس کو سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً کی تفسیر

اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسا یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پہلے آ (آیت ۳۲)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قرآن کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے اور اہل عرب بارش کو غیث کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور لوگوں کے مایوس ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔

عبدالحمید بن کردید صاحب الزیادی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پہلے آ۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ۔

باب ۱۹۸ قَوْلِهٖ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ۔

باب ۱۹۹ قَوْلِهٖ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ۔

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ لَّا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا اُقَاتِلُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ

جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ورنہ انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں (آیت ۳۲ تا ۳۴)۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ کی تفسیر

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو (آیت ۳۳)۔

عبدالحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوجہل نے کہا تھا اے اللہ! اگر یہی (قرآن) تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر اور کوئی دردناک عذاب لے آ (آیت ۳۲) پس یہ آیت نازل ہوئی ہے اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے جبکہ وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (آیت ۳۳، ۳۴)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا جو کہنے لگا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ نہیں سنتے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں (سورۃ الحجرات، آیت ۹) پس آپ کو کون سی چیز لڑنے سے روکتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواب فرمایا کہ اے بھتیجے! مجھے اس آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس صریح حکم والی آیت میں تاویل کروں کہ جو کوئی مسلمانوں کو جان بوجھ کر قتل کرے (سورۃ النساء آیت ۹۳) وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ان سے لڑو

يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلٰى آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُوثِقُوهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأٰى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ. أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهٰذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۳) حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی لہذا کافران کے دین میں فتنہ ڈالتے کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو قید کرتے تھے یہاں تک کہ مسلمان اکثریت میں ہو گئے لہذا فتنہ کا نام و نشان مٹ گیا جب اس شخص نے دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرماتے جیسا کہ وہ چاہتا ہے تو اس نے کہا کہ علی اور عثمان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جب کہ حضرت عثمان کی لغزش اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی لیکن تمہیں وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر رسول خدا کے دولت کدے کے ساتھ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرٰى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو قتل و قتال اور فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہو رہی ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ سنو! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے جنگ آزمائی کی کیونکہ کفار کے نزدیک جانا فتنہ میں مبتلا ہونا تھا لہذا وہ جنگ آزمائی تمہاری طرح تاج و تخت یا ملک گیری کے لیے نہ تھی۔

بَابٌ ۶۹۷۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ کی تفسیر

اے غیب کی خبریں دینے والے! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے، اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (آیت ۶۵)

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے" (آخر تک)

إن يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين فكتب عليهم أن لا يفر واحد من عشرة فقال سفيان غير مرة أن لا يفر عشرون من مائتين ثم نزلت الآن خفف الله عنكم الآية فكتب أن لا يفر مائة من مائتين وزاد سفيان مرة نزلت حرض المؤمنين على القتال إن يكن منكم عشرون صابرون قال سفيان وقال ابن شبرمة وأرى الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر مثل هذا۔

باب ۶۹ قوله الآن خفف الله عنكم وعلم أن فيكم ضعفا الآية إلى قوله والله مع الصابرين۔

۴۲۷۴۔ حدثنا يحيى بن عبد الله السلمي أخبرنا عبد الله بن المبارك أخبرنا جرير بن حازم قال أخبرني الزبير بن خريت عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما نزلت إن يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين شق ذلك على المسلمين حين فرض عليهم أن لا يفر واحد من عشرة فجاء التخفيف فقال الآن خفف الله عنكم وعلم أن فيكم ضعفا فإن يكن منكم مائة صابرة يغلبوا مائتين قال فلما خفف الله عنهم من العدة نقص من الصبر بقدر ما خفف عنهم۔

نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی دفعہ یہ بھی کہا کہ بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی" (آیت ۶۶) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی "مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں سے بیس صبر والے ہوں" سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بھی یہی اصول یا حکم کارفرما ہے۔

الآن خفف اللہ عنکم کی تفسیر

اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو (آیت ۶۶)۔

یحییٰ بن عبداللہ سلمی، عبداللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "اگر تم میں سے بیس صبر والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۵) تو مسلمانوں کو اس میں تنگی محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہو گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد تخفیف آ گئی اور فرمایا گیا "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہوا کہ تم کمزور ہو۔ پس اگر تم میں سے سو ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۶)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تخفیف فرما دی تو جس قدر تخفیف فرمائی گئی اسی کے مطابق مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہو گئی۔

بفضلہ تعالیٰ اٹھارہواں ۱۸ پارہ ختم ہوا

پارہ — ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةُ بَرَاءَةٌ

وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشُّقَّةُ السَّفَرُ
الْخَبَالُ الْفَسَادُ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ وَلَا تَفْتِنِّي
لَا تُوَبِّخْنِي كَرْهًا وَكُرْهًا وَاحِدٌ مُدَّخَلًا
يُدْخَلُونَ فِيهِ يَجْمَحُونَ. يُسْرِعُونَ
وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتِ انْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ
أَهْوَى أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ عَدْنٍ خُلْدٍ
عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَيْ أَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ
وَيُقَالُ فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ
الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ
بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِينَ وَيَجُوزُ
أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَإِنْ كَانَ
جَمْعَ الذُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ
عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ
وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ الْخَيْرَاتُ
وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الْفَوَاضِلُ مُرْجَوْنَ
مُؤَخَّرُونَ الشَّفَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ وَ
الْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ
هَارٍ هَائِرٍ يُقَالُ تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ
وَانْهَارَ مِثْلُهُ لَأَوَّاهٌ شَفَقًا وَفَرَقًا وَقَالَ

سورۃ التوبہ

ولیجہ وہ چیز جو دوسرے کے اندر داخل کی جائے۔ الشقۃ۔ سفر
الخبال موت۔ ولا تفتنی مجھے مت جھڑک۔ کرھا اور کرھا ہم معنی
ہیں۔ مدخلا داخل ہونے کی جگہ یجمحون دوڑتے جائیں،
والموتفکٰت وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ اھوٰی اسے گڑھے
میں دھکیل دیا گیا۔ عدن ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ اہل عرب بولتے ہیں
عدنت بارض میں اس زمین میں رہ گیا۔ معدن اسی سے نکلا ہے
اور معدن صدق سے مراد سچائی کے اگنے یعنی پیدا ہونے
کی جگہ ہے۔ الخوالف یہ الخالف کی جمع ہے یعنی وہ جو مجھے
چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہے یخلفہ فی الغابرین اسی سے ہے۔
یہ بھی جائز ہے کہ یہ مونث کے لئے ہو یعنی اس کا واحد
الخالفہ ہوگا اور اگر یہ مذکر کی جمع ہے تو جمع کی صورت میں
یہاں دو حرف پائے جاتے ہیں جیسے فارس سے فوارس
اور ہالک سے ہوالک۔ الخیرات اس کا واحد خیرۃ
ہے یعنی بھلائی۔ مرجون مؤخر کئے گئے۔ الشفا
کنارا۔ الجرف نالیاں جو ندی نالوں کے بہاؤ
سے بن جاتی ہیں۔ ھار گرنے والی۔ جیسے کہا
جاتا ہے تھورت البئر کنواں گر گیا اور اسی طرح انہار۔
لأواہ خدا سے ڈرنے والا، آہ و زاری کرنے والا،
جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:—

إذا ما قمت أرحلها بليل
تأوه آهة الرجل الحزين

آہ کرتا ہوں میں جب ناقہ کو شب کے درمیاں
مثل شخص غمزدہ لب پر وہ لاتی ہے فغاں

باب ۶۹۸ قوله براءة من الله ورسوله إلى الذين عاهدتم من المشركين

قال ابن عباس رض أذن يصدق تطهرهم وتزكيهم بها ونحوها كثير والزكوة الطاعة والإخلاص لا يؤتون الزكوة لا يشهدون أن لا إله إلا الله يضاهئون يشبهون.

براءة من الله ورسوله کی تفسیر

بیزاری کا حکم سناتا ہے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے اُن مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُذُنٌ اس کو کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات سن کر یقین کرے۔ تطهرهم وتزكيهم دونوں ہم معنی ہیں اور ایسے قریب المعنی الفاظ بہت سے ہیں جیسے الزکوٰۃ الطاعۃ اور الاخلاص۔ لا یؤتون الزکوٰۃ یعنی وہ خدائے واحد کی گواہی نہیں دیتے۔ یضاھئون اس کی طرح کی بات کہتے ہیں۔

۱۷۶۵ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت البراء يقول آخر آية نزلت يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة وآخر سورة نزلت براءة.

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے۔ اے محبوب وہ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۂ التوبہ ہے۔

باب ۶۹۹ قوله فسيحوا في الأرض أربعة أشهر واعلموا أنكم غير معجزي الله وأن الله مخزي الكافرين سيحوا سيروا.

فسيحوا في الأرض کی تفسیر

تو چار مہینے زمین میں چلو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ (آیت ۲) سیحوا سیر کرو، چلو پھرو۔

۱۷۶۶ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب وأخبرني حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة قال بعثني أبو بكر في تلك الحجة في مؤذنين بعثهم يوم النحر يؤذنون بمنى أن لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان قال حميد بن عبد الرحمن ثم أردف رسول الله صلى الله عليه وسلم بعلي بن أبي طالب فأمره أن يؤذن ببراءة قال أبو هريرة فأذن معنا علي يوم النحر في أهل منى ببراءة وأن لا يحج

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق نے (جب وہ امیر حجاج تھے) اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزاری کا اعلان کر دینا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ یوم النحر کو منیٰ میں بیزاری کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ .

باب قَوْلِهِ وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. آذَنَهُمْ أَعْلَمَهُمْ.

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةٍ وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

باب قَوْلِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ.

۱۷۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ

وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ کی تفسیر

اور منادی کیا جاتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول۔ تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہ سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت) آذنھم انہیں بتا دینا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر (امیر حج) نے مجھے منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرنے پائے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان کردیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ہمارے ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ (گویا سنہ ۹ھ میں اسلام اس درجہ غالب اور کفر اتنا مغلوب ہو گیا تھا)۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ کی تفسیر

حمید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق کو جب حجۃ الوداع سے پہلے حج کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تو انہوں نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمٰن کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد

يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ .

حج اکبر کا دن ہے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ)

بَابُ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ .

فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ کی تفسیر

۱۷۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هٰذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُونَا قَالَ فَلَا نَدْرِي فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولٰئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ .

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کے مخاطبین (کفار) سے صرف تین اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، لہٰذا آپ جانتے ہوں گے ، ذرا ہمیں ان لوگوں کے بارے میں بتائیے جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر عمدہ چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ وہ نافرمان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں ان میں سے اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پئے تو اس کی ٹھنڈک محسوس نہیں کر سکتا ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ .

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ کی تفسیر

اور وہ جو جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درد ناک عذاب کی ۔

۱۷۷۰ ۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ .

عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے جس کے پاس جمع کیا ہوا مال (خزانہ) ہوگا وہ قیامت کے روز گنجا سانپ بن جائے گا ۔

۱۷۷۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ بِهٰذِهِ الْأَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ اس (غیر آباد) جگہ میں آپ کو کیا چیز لے آئی ہے ؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی : اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ قَالَ مُعٰوِيَةُ مَا هٰذِهٖ فِيْنَا مَا هٰذِهٖ اِلَّا فِىْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ اِنَّهَا لَفِيْنَا وَفِيْهِمْ

بَابُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا

فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ. وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِّلْاَمْوَالِ۔

بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ

اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ۔

بَابُ قَوْلِهٖ ثَانِىَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى

الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِيْنَةُ فَعِيْلَةٌ مِنَ السُّكُوْنِ۔

کرنے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت نمبر ۳۴)۔ اس پر حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نہیں بلکہ یہ تو اہل کتاب کے بارے میں ہے۔ حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کے متعلق ہے۔

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا کی تفسیر

جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں، پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا، اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ کی تفسیر

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ القیم سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ دورہ کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا رجب ہے جو مضر قبیلے کا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے مابین ہے۔

ثَانِىَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ کی تفسیر

دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے مَعَنَا ہمارا مددگار ہے۔ السکینۃ، فعیلۃ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

١٧٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا

١٧٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ.

١٧٧٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ إِنَّ اللهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الزُّبَيْرَ وَأَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَأُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيدُ أَسْمَاءَ وَأَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَأَمَّا عَمَّةُ

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے قدم دیکھے تو عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا۔ اُن دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا تیسرا ہو۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب ان کے اور عبداللہ بن زبیر کے درمیان (خلافت کے مسئلے پر) قیل وقال ہوئی تو میں نے کہا کہ انکے والد محترم حضرت زبیر ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء انکی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ انکے نانا جان حضرت ابو بکر صدیق اور ان کی دادی حضرت صفیہ ہیں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی اور پھر ایک آدمی نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریج نے بیان کی۔

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ جب دو حضرات (حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر) میں اختلاف ہوا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ کیا آپ عبداللہ بن زبیر سے لڑنا اور کعبے کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ۔ یہ جرأت تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرالیں اور خدا کی قسم میں تو اسے کبھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرلیں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ بیشک ان سے بعید نہیں کیونکہ انکے والد محترم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں یعنی حضرت زبیر، ان کے نانا حضور کے یار غار ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء کا۔ ان کی خالہ ام المومنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ، انکی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور

النبي صلى الله عليه وسلم وجدته يريد صفية ثم عفيف في الإسلام قارئ للقرآن والله إن وصلوني وصلوني من قريب وإن ربوني ربني أكفاء كرام فآثر التويتات والأسامات والحميدات يريد أبطنا من بني أسد بني تويت وبني أسامة وبني أسد إن ابن أبي العاص برز يمشي القدمية يعني عبد الملك بن مروان وإنه لوى ذنبه يعني ابن الزبير.

۴۶۶۶۔ حدثنا محمد بن عبيد بن ميمون حدثنا عيسى بن يونس عن عمر بن سعيد قال أخبرني ابن أبي مليكة دخلنا على ابن عباس فقال ألا تعجبون لابن الزبير قام في أمره هذا فقلت لأحاسبن نفسي له ما حاسبتها لأبي بكر ولا لعمر ولهما كانا أولى بكل خير منه وقلت ابن عمة النبي صلى الله عليه وسلم وابن الزبير وابن أبي بكر وابن أخي خديجة وابن أخت عائشة فإذا هو يتعلى عني ولا يريد ذلك فقلت ما كنت أظن أني أعرض هذا من نفسي فيدعه وما أراه يريد خيرا وإن كان لابد لأن يربني بنو عمي أحب إلي من أن يربني غيرهم.

باب قوله والمؤلفة قلوبهم

قال مجاهد يتألفهم بالعطية.

۴۶۶۷۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبيه عن ابن أبي نعم عن أبي سعيد قال بعث إلى النبي صلى الله عليه وسلم بشيء فقسمه بين أربعة وقال أتألفهم فقال رجل ما عدلت فقال يخرج من ضئضئ هذا قوم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ان کی دادی ہیں یعنی حضرت صفیہ۔ پھر وہ خود پاکباز مسلمان اور قرآن کریم کے قاری ہیں۔ خدا کی قسم اگر وہ ہم سے اچھا سلوک کریں اور انہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے قریبی رشتہ دار ہیں۔ لہٰذا اگر وہ ہم پر حکومت کریں تو ہمارے برابر کے ہیں لیکن یہ کیا تماشا ہے کہ انہوں نے بنی اسد بنی تویت اور بنی اسامہ کے لوگوں کو ہم پر ترجیح دی ہوئی ہے۔ کیا یہ غور طلب مرحلہ نہیں کہ ابن ابی العاص یعنی عبدالملک بن مروان کس مضبوطی سے پیش قدمی کر رہا ہے لیکن عبداللہ بن زبیر اس کی چال کا کوئی توڑ نہیں کر رہا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں کہ عبداللہ بن زبیر خلافت کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا تھا کہ ان کے لئے ایسی سرتوڑ کوشش کروں گا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے لئے بھی نہیں کی تھی، حالانکہ وہ ان سے ہر طرح بہتر تھے۔ میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے صاحبزادے، حضرت زبیر کے لخت جگر، حضرت ابوبکر صدیق کے نواسے، حضرت خدیجہ کے بھتیجے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے بھانجے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے آپ کو اتنا اونچا اٹھانے لگے کہ میری پرواہ نہیں کرتے اور مجھ کو نزدیک رکھنا چاہتے ہی نہیں۔ یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ مجھے اس طرح چھوڑ دیں گے حالانکہ میں اخلاق کا ان سے بھی برتاؤ کرتا رہا۔ لہٰذا اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ اپنے چچا کی اولاد کا حاکم ہونا تسلیم کروں کیونکہ دوسروں کی بیعت کرنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے۔

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ مال دے کر ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا گیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال آیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میں نے ان کے قلوب کی تالیف کی ہے۔ اس پر ایک آدمی نے کہا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ اس شخص کے متعلق فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ اسلام کے معنی

يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ.

بولوگ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَلْمِزُوْنَ يُعِيْبُوْنَ وَجُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ کی تفسیر

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں۔ یلمزون عیب لگانا جُهْدَهُمْ اور جَهْدَهُمْ سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ اَبُوْ عَقِيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّجَاءَ اِنْسَانٌ بِاَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِئَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ الْاٰيَةَ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو عقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز لے کر حاضر بارگاہ ہوئے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف) بہت سا مال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال کی اللہ کو کیا پرواہ ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ محض دکھاوے کے لئے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان پر ہنستے ہیں۔" (آیت ۷۹)

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا حَتّٰى يَجِيْءَ بِالْمُدِّ وَاِنَّ لِاَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ اَلْفٍ كَاَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ.

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیرات کرنے کے لیے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی جد وجہد سے ایک مد پیش کر سکتے تھے، لیکن آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ اشارہ خود اپنی جانب تھا۔

بَابُ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ کی تفسیر

تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ قَمِيْصَهُ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَقَامَ عُمَرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی فوت ہو گیا عبداللہ بن عبداللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لئے آپ سے قمیص مبارک عطا فرمانے کا سوال کیا۔ آپ نے عطا فرما دی پھر اس نے نماز جنازہ پڑھانے کا سوال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر

فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ.

١٤٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا قَالَ أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٌ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى

عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ میرے رب نے تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لئے معافی چاہو یا اس کے لئے معافی نہ چاہو۔ اگر تم ستر دفعہ بھی معافی چاہو گے۔ لہٰذا میں اس کے لئے ستر دفعہ سے زیادہ معافی طلب کروں گا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو منافق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔ "اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا" (آیت ۸۴)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کے لئے کھڑے ہو گئے تو میں (حضرت عمر) نے آپ کا دامن تھام کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے فلاں روز یہ اور فلاں روز یہ بات کہی تھی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی خرافات بیان کرنی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو مجسم رحمت تھے) یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا۔ عمر! مجھے رہنے دو۔ جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اس کے بارے میں (احسان کرنے اور نہ کرنے) کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے یہ پہلو (احسان کرنے کا) اختیار کیا ہے۔ اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ ستر دفعہ سے زیادہ بخشش مانگنے پر اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں زیادہ دفعہ کے لئے بخشش کی دعا کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور جب واپس ہوئے تو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سورۂ براءت کی یہ دو آیتیں نازل ہو گئیں۔ "اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نافرمانی کی حالت ہی میں مرے" (آیت ۸۴)۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے رسول اللہ کے روبرو کیسی جرأت کی تھی حالانکہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ.

۱۷۸۳ ۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ وَأَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ.

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ.

۱۷۸۴ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ کی تفسیر

ان لوگوں میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر۔۔۔۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی رئیس منافقین کی وفات ہوئی تو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا چنانچہ آپ نے اپنا مبارک کرتہ اسے عطا فرما دیا اور حکم دیا کہ اسے اس کا کفن دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب نے آپ کا دامن تھام لیا اور عرض گزار ہوئے کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے یعنی فرمایا ہے کہ ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو۔ اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (آیت ۸۰) پھر آپ نے فرمایا کہ میں ان کے لئے ستر سے زیادہ دفعہ معافی طلب کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ان لوگوں میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بے شک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے (آیت ۸۴)

سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ کی تفسیر

اب تمہارے حضور اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے، اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو، تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑ دو، وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ غزوہ تبوک میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے کہ خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ ہدایت پر لگایا ہے تو سارے انعامات میں سب سے بڑا انعام مجھ پر یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سچی بات عرض کر دی اور جھوٹ بول کر ہلاک نہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهُ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ اِلَى الْفَاسِقِيْنَ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَّشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَا لِيْ هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا اَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

بَابُ قَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو ایسے جھوٹ بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ یہ وحی نازل ہوئی ہے۔ اب تمہارے حضور اللہ کی قسم کھائیں گے، جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے... (آیت ۹۵)۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ کی تفسیر

اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور ملایا ایک اچھا کام اور دوسرا برا۔ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے اور بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس دو فرشتے آئے تو مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا آدھا جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور آدھا جسم بہت ہی بدصورت نظر آتا تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان آدمیوں سے کہا کہ اس نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے جب وہ باہر آئے تو ان کی سابقہ بدصورتی دور ہو چکی تھی۔ اور ان میں سے ہر ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا۔ دونوں فرشتے مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی رہائش ہے۔ پھر ان فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کئے تھے (اور یہاں نہر میں غوطہ دے کر) اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے (اور گناہوں کی بدصورتی مٹا دی ہے)

اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ کی تفسیر

نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اس وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نبی کریم

وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ.

بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ.

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں تمہارے متعلق بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کر سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب کیا آپ اپنے والد عبدالمطلب کے راستے سے منہ موڑ لیں گے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے برابر بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے منع نہ فرما دیا جائے۔ پس یہ آیت نازل ہوگئی نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان پر کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (آیت ۱۱۳)

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں، پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راستہ چلانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے تین حضرات کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں بتایا کہ میں عرض گزار ہوا بارگاہِ رسالت میں کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو اور ایسا کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا کی تفسیر

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آگئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب

عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۔

۴۴۷۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلٰى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ

دیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (آیت ۱۱)

حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ ان تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے سوا اور کسی غزوہ میں شریک ہونے سے محروم نہیں رہے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ عرض کرنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور آمد کی ابتدا مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا اور ہم تینوں کے سوا کسی اور پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے اجتناب کرتے رہے۔ جب مجھے اس کس مپرسی کی حالت میں رہتے ہوئے ایک مدت گزر گئی تو مجھے یہ غم کھانے لگا کہ اگر میں اسی حالت میں مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھیں گے اور خدانخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ یہی سلوک رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جبکہ رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ نیکی اور اعانت کو معمول بنائے رکھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں۔ کیا میں انہیں خوشخبری

إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الْآيَةَ۔

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

دینے کے لئے کسی کو نہ بھیج دوں؟ فرمایا جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے گی تو دوڑتے لوگ جمع ہو جائیں گے کہ تمہیں باقی رات سونا میسر نہیں آئے گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کر لی تو ہماری توبہ قبول ہو جانے کا اعلان کر دیا اور جب آپ کو خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ مبارک ایسا دمکنے لگتا گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں ہی ایسے تھے کہ توبہ سب سے آخر میں قبول ہوئی جبکہ پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے اپنے عذر جھوٹ پیش کر دیئے تھے لیکن وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہو گا چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے (آیت ۹۴)۔

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو حضرت کعب کو راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں جو سچی بات کہنے پر اس درجہ نوازا گیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا تھا۔ چنانچہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صحیح صورت حال عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے گوشہ ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس سلسلے میں یہ وحی نازل فرمائی۔ بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔۔۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ (آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹)۔

بَابُ قَوْلِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ مِنَ الرَّأْفَةِ۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال شفیق مہربان۔ رَءُوْفٌ یہ الرَّأْفَةُ سے ہے یعنی مہربان

ف: یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد کے اندر حدیث ٥٥٠ کے اندر تفصیلاً اور حدیث ٢٠٩ کے اندر مجملاً مذکور ہے۔ تدوین قرآن کی بات اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں ڈالی اور انہوں نے جنگ یمامہ کے بعد خلیفۂ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دلائل کے ذریعے قائل کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کی اہمیت و افادیت کا قائل کر کے تدوین قرآن مجید پر مامور فرمایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں یہ کام نہیں کروایا تھا۔ اس کے باوجود صحابۂ کرام نے یہ کام کیا اور دینی ضرورت شمار کر کے کیا۔

جو کام عہد رسالت میں نہ ہوئے اور آج مسلمان انہیں دینی کام سمجھ کر کریں تو دعویداران اسلام کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو انہیں بدعتی قرار دے کر ایسے جیتے جاگتے ہوئے مسلمانوں کو جہنم میں دھکیل دیتا ہے اور ان پر شفقت کی بجائے ان کے ذبیحہ تک کو مردار اور حرام کہتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان حضرات کا فتویٰ تو صحابۂ کرام پر بھی لاگو ہوتا ہے جو حضرات ایسا کرتے ہیں وہ قرون ثلاثہ تک کو بدعت دے دیتے ہیں۔ یعنی عہد رسالت، عہد صحابۂ کرام اور عہد تابعین عظام کے بعد کوئی نیا دینی کام ایجاد ہو تو اسے ضرور بدعت قرار دیتے ہیں اور اس کے کرنے والوں کو بدعتی اور جہنمی ٹھہراتے ہیں۔ سارا الٹا معاملہ ہی خاص عظمت و لذت محسوس کرتا ہے حالانکہ قرونِ ثلاثہ تو بعد کی بات ہے ان حضرات کا فرقہ تو گذشتہ صدی میں اپنی ضرورت کے لیے پیدا فرمایا تھا اور ان میں سے اکثر کے بہت بڑے بڑے بزرگوں سے تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا کام لیا تھا اور ان میں ہر ایک کے سر پر جاہ و حشمت کا تاج بھی سجایا تھا۔

ملت اسلامیہ کو بے پناہ نقصان پہنچانے والے اپنے اور اپنے بزرگوں کے تمام تر سیاہ کارناموں کے باوجود یہ حضرات خود کو بدعتی یا غلط کار ہرگز نہیں مانتے بلکہ یہ باور کرانے میں کوشاں رہتے ہیں کہ انہیں خدائی فوجداری سمجھا جانا چاہئے کہ پروردگار عالم نے دنیا سے شرک و بدعت کو مٹانے کی خاطر پیدا فرمایا ہے اور یہ مہربان اپنے روز پیدائش سے آج تک اہل اسلام پر بمباری کرتے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت فرمائے۔ آمین۔

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهٗ عُمَرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ

ابن سباق سے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان جنگ آزمائی کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ شدت اختیار کر گئی ہے۔ اللہ مجھے یہ ڈر لاحق ہو گیا ہے کہ مختلف مقامات پر کہیں قاری حضرات شہید نہ ہو جائیں اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے

يَجْمَعُوهُ وَإِنِّي لَأَرٰى أَنْ تَجْمَعَ الْقُرْآنَ قَالَ
أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ
هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيْهِ حَتّٰى
شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِيْ وَرَأَيْتُ الَّذِيْ رَأٰى
عُمَرُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعُمَرُ عِنْدَهٗ
جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ
عَاقِلٌ وَلَا نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ
فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ
الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ
يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ
بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهٗ حَتّٰى شَرَحَ
اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ اللّٰهُ لَهٗ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهٗ مِنَ
الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ
حَتّٰى وَجَدْتُ مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ
خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ
غَيْرِهٖ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ إِلٰى آخِرِهِمَا وَ
كَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِيْ جُمِعَ فِيْهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِيْ
بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى
تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهٗ
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ
وَقَالَ مُوْسٰى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ وَتَابَعَهٗ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ

گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع
کروا لیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس پر میں نے حضرت
عمر کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا؟ حضرت عمر نے کہا کہ
خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھے اپنے ساتھ
متفق کرنے پر برابر زور لگاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر
کی رائے سے متفق ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے
ہیں کہ حضرت عمر اس دوران میں ان کے پاس چپ چاپ
بیٹھے رہے۔ حضرت ابوبکر نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم نوجوان اور
عقلمند آدمی ہو نیز تمہارے اوپر ہمیں اعتماد بھی بہت ہے کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی ہوتی تو آپ کی تم لکھا کرتے تھے لہٰذا
قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسری
جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآن کریم کو جمع کرنے سے زیادہ مجھے
بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیسے کرتے
ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابوبکر نے
فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ پس برابر میں انہیں اپنے ساتھ
متفق کرنے پر زور لگاتا رہا یہاں تک کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرا
سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے
سینے کھول دیے تھے۔ پس میں اس کام کے لیے کمر ہمت باندھ کر کھڑا ہو گیا
اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی، پس اسے ہڈیوں، کھال، کھجور کی شاخ
کے پتوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کیا، یہاں تک کہ مجھے
سورۃ التوبہ کی دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری سے ملیں اور ان
کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ تھیں، یعنی لقد جاءکم رسول من
انفسکم سے آخری سورت تک (آیت ۱۲۸، ۱۲۹) چنانچہ قرآن کریم
کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابوبکر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی
پھر حضرت عمر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا
لیا پھر حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا۔ (۲۱) عثمان بن عمر و لیث،
یونس، ابن شہاب (ح) لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، حضرت خزیمہ

عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَ
قَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ.

سُورَةُ يُونُسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ
بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ.

بَابٌ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا

سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ
لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هَذِهِ
أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ
وَجَرَيْنَ بِهِمْ الْمَعْنَى بِكُمْ دَعْوَاهُمْ دُعَاؤُهُمْ
أُحِيطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ أَحَاطَتْ بِهِ
خَطِيئَتُهُ فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًا
مِنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللَّهُ
لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ
الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ اللَّهُمَّ
لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ
لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ لِلَّذِينَ
أَحْسَنُوا الْحُسْنَى مِثْلُهَا حُسْنَى وَزِيَادَةٌ
مَغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءُ
الْمُلْكُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ

الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَ
عَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ
أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ
وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نُنَجِّيكَ نُلْقِيكَ عَلَى
نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشَزُ الْمَكَانُ

انصاری راوی ہیں موسیٰ ابراہیم ابن شہاب حضرت ابوثابت ابراہیم راوی یعقوب بن ابراہیم ابراہیم
بن سعد راوی ابوثابت ابراہیم حضرت خزیمہ یا حضرت ابوخزیمہ رضی اللہ عنہم

سورہ یونس

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ فاختلط سے مراد ہے کہ ہر قسم کا سبزہ
پانی کے سبب سے اگتا ہے۔

وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ کی تفسیر

سبحانہ۔ بے نیاز ہے پاک ہے۔ زید بن اسلم کا قول ہے کہ ان لہم
قدم صدق سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مراد بھلائی ہے کہتے ہیں کہ تلک آیات
سے مراد یہ قرآنی نشانیاں ہیں اسی کے مانند حتی اذا کنتم
فی الفلک وجرین بہم یعنی بکم
سے مراد بکم ہے۔ دعوٰہم سے ان کی دعائیں مراد ہیں۔
احیط بہم ہلاکت کے نزدیک پہنچنا جیسے کہا گیا ہے کہ
احاطت بہ خطیئتہ... گناہوں نے اس کو گھیر لیا
فاتبعہم اور اتبعہم ہم معنی ہیں عدوا، عدوان سے بنا ہے
مجاہد کا قول ہے کہ یعجل اللہ للناس الشر ....
استعجالہم بالخیر ایسے الفاظ انسان غصہ کے وقت منہ سے نکالتا ہے
جبکہ اپنی اولاد یا مال سے ناراض ہو کر کہتا ہے کہ اس میں برکت نہ ہو اور اس
پر لعنت ہو لقضی الیہم اجلہم اس کی مدت پوری ہو گئی
جس کو بد دعا دی مر گیا۔ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ سے
مراد بخشش ہے۔ دوسرے حضرات نے اللہ کے چہرے کی طرف دیکھنا مراد لیا ہے۔

وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر کی تفسیر

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرا دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے
پیچھا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا
ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل
ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں (آیت ۹۰)
تیری لاش کو اونچی جگہ پر ڈال دیں گے تاکہ تو سامان

الم تعلم.

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَالْیَھُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ ظَھَرَ فِیْہِ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْھُمْ فَصُوْمُوْا۔

عبرت ہو جائے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو یہود عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ ہوا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی خوشی منانے کے ان کی نسبت تم زیادہ حقدار ہو، لہٰذا تم روزہ رکھا کرو۔

سُوْرَۃُ ھُوْدٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ اَبُوْ مَیْسَرَۃَ الْاَوَّاہُ الرَّحِیْمُ بِالْحَبَشَۃِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِیَ الرَّاْیِ مَا ظَھَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاھِدٌ الْجُوْدِیُّ جَبَلٌ بِالْجَزِیْرَۃِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ یَسْتَھْزِءُوْنَ بِہٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَقْلِعِیْ اَمْسِکِیْ عَصِیْبٌ شَدِیْدٌ لَاجَرَمَ بَلٰی وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَآءُ وَقَالَ عِکْرِمَۃُ وَجْہُ الْاَرْضِ۔

سورۂ ہود

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابو میسرہ کا قول ہے کہ اَلْاَوَّاہُ حبشی زبان میں رحیم کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بَادِیَ الرَّاْیِ جو ہم پر ظاہر ہوا۔ مجاہد کا قول ہے اَلْجُوْدِیُّ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ حسن کا قول ہے اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ... یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے۔ ابن عباس کا قول ہے اَقْلِعِیْ ٹھہر جا۔ روک لے۔ عَصِیْبٌ شدید، سخت۔ لَاجَرَمَ کیوں نہیں۔ فَارَ التَّنُّوْرُ پانی جوش مارنے لگا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔

بَابُ اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ اَلَاحِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

وَقَالَ غَیْرُہٗ وَحَاقَ نَزَلَ یَحِیْقُ یَنْزِلُ یَئُوْسٌ فَعُوْلٌ مِنْ یَئِسْتُ وَقَالَ مُجَاھِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ شَکٌّ وَامْتِرَآءٌ فِی الْحَقِّ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ مِنَ اللّٰہِ اِنِ اسْتَطَاعُوْا۔

اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ کی تفسیر

سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں، سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے (آیت ۵)۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حَاقَ اترا۔ یَحِیْقُ اترتا ہے۔ یَئُوْسٌ فَعُوْلٌ... کے وزن پر ناامید ہوتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَبْتَئِسْ غم کھا۔ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ سینوں کو دوہرا کرنا شک چھپانے کی غرض سے۔ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ

۔۔۔۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ

محمد بن عباد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس

حدثنا حجاج قال قال ابن جريج اخبرني محمد بن عباد بن جعفر انه سمع ابن عباس يقرأ الا انهم يثنوني صدورهم قال سألته عنها فقال اناس كانوا يستحيون ان يتخلوا فيفضوا الى السماء وان يجامعوا نساءهم فيفضوا الى السماء فنزل ذلك فيهم

رضی اللہ عنہما کو اَلَآ اِنَّھُمْ تَثْنَوْنِیْ صُدُوْرُھُمْ ... پڑھتے ہوئے سنا تو اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی کھلے آسمان کے نیچے قضائے حاجت سے فارغ ہوتے اور اپنی بیویوں سے مجامعت کرتے ہوئے شرماتے تھے جس کے باعث آسمان کی طرف سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

١٧٩٣ - حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن ابن جريج واخبرني محمد بن عباد بن جعفر ان ابن عباس قرأ الا انهم يثنوني صدورهم قلت يا ابا العباس ما يثنوني صدورهم قال كان الرجل يجامع امرأته فيستحي او يتخلى فيستحي فنزلت الا انهم يثنون صدورهم.

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَلَآ اِنَّھُمْ تَثْنَوْنِیْ صُدُوْرُھُمْ ... کی تلاوت کی تو میں نے دریافت کیا کہ اے ابوالعباس! اپنے سینوں کو دوہرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے مجامعت کرتے وقت اور رفع حاجت کے وقت اپنے پردہ کا لحاظ فرماتے تھے اس پر یہ آیت اتری سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (آیت ۵)۔

١٧٩٤ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو قال قرأ ابن عباس الا انهم يثنون صدورهم ليستخفوا منه الا حين يستغشون ثيابهم وقال غيره عن ابن عباس يستغشون يغطون رءوسهم سيء بهم ساء ظنه بقومه وضاق بهم باضيافه بقطع من الليل بسواد وقال مجاهد انيب ارجع.

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو یوں پڑھا یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ۔

حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ یَسْتَغْشُوْنَ اپنے سروں کو چھپا لیتے ہیں۔ سِیْٓءَ بِھِمْ ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے۔ وَضَاقَ بِھِمْ اپنے مہمانوں سے۔ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ رات کا ایک حصہ میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اُنِیْبُ سے مراد ہے رجوع کرتا ہوں۔

باب قوله وكان عرشه على الماء.

وَکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ کی تفسیر

١٧٩٥ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله عز وجل انفق انفق عليك وقال يد الله ملأى لا تغيضها نفقة سحاء الليل والنهار وقال ارأيتم ما انفق منذ خلق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میری راہ میں مال خرچ کرو میں تمہیں مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے خرچ کر دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا

السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ، وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اِعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهٗ اَيْ اَصَبْتُهٗ وَمِنْهُ يَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَيْ فِيْ مُلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ عَنِيْدٌ وَّ عَنُوْدٌ وَّ عَانِدٌ وَّاحِدٌ وَهُوَ تَاْكِيْدُ التَّجَبُّرِ اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ نَكِرَهُمْ وَاَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ كَاَنَّهٗ فَعِيْلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِّنْ حَمِدَ سِجِّيْلٌ الشَّدِيْدُ الْكَبِيْرُ سِجِّيْلٌ وَّسِجِّيْنٌ وَاللَّامُ وَالنُّوْنُ اُخْتَانِ وَقَالَ تَمِيْمُ بْنُ مُقْبِلٍ.

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُوْنَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصٰى بِهِ الْاَبْطَالُ سِجِّيْنَا

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ لِاَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَّمِثْلُهٗ وَاسْاَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْاَلِ الْعِيْرَ يَعْنِيْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيْرِ

وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا يَقُوْلُ لَمْ تَلْتَفِتُوْا اِلَيْهِ وَيُقَالُ اِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهٗ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا وَالظِّهْرِيُّ هٰهُنَا اَنْ تَاْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً اَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهٖ اَرَاذِلُنَا سُقَّاطُنَا اِجْرَامِيْ هُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ اَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ جَرَمْتُ الْفُلْكُ وَالْفَلَكُ وَاحِدٌ وَهِيَ السَّفِيْنَةُ وَالسُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرُ اَجْرَيْتُ وَاَرْسَيْتُ حَبَسْتُ وَيُقْرَاُ مَرْسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ وَمَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ هِيَ وَمُجْرِيْهَا وَمُرْسِيْهَا مِنْ فُعِلَ بِهَا الرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ.

بَابُ قَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ

عرش پانی پر تھا اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرا دے اور جس کو چاہے اٹھا دے۔ اعتراک بمعنی افتعلت یعنی عَرَوْتُہٗ سے لیا گیا یعنی عَرَوْتُہٗ اور اعْتَرَانِیْ اسی سے ماخوذ ہیں۔ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا ..... اسی کی بادشاہی اور قبضہ میں ہے۔ عَنِیْدٌ، عَنُوْدٌ اور عَانِدٌ ہم معنی ہیں یعنی زیادہ سرکش۔ اِسْتَعْمَرَکُمْ تمہیں آباد کیا، جیسے کہتے ہیں۔ اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِیَ عُمْرٰی ... یعنی یہ گھر تا زیست اسے بخشنے کے لئے دیدیا۔ نَکِرَهُمْ، اَنْکَرَهُمْ اور اِسْتَنْکَرَهُمْ ہم معنی ہیں۔ حَمِیْدٌ اور مَجِیْدٌ یہ فَعِیْلٌ کے وزن پر ماجد سے ہے اور مَحْمُوْدٌ جس کی حمد کی گئی۔ سِجِّیْلٌ سخت اور بڑی چیز۔ سِجِّیْنٌ کا مطلب بھی یہی ہے کیونکہ لام اور نون دونوں بہنیں ہیں۔ چنانچہ تمیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے۔

گرم رو کر کے جیسے مرد و ساق کا سفر
ہے بجلیں بستے ہوئے سجین کو دیا تیر

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا یعنی مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین تو شہر کا نام ہے۔ ایسا ہی یہ ارشاد ہے وَاسْئَلِ الْقَرْیَةَ، وَاسْئَلِ الْعِیْرَ ... یعنی گاؤں والوں اور قافلے والوں سے پوچھو۔ وَرَآءَکُمْ ظِهْرِیًّا ... ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کی طرف توجہ نہ دے یا کسی کی حاجت پوری نہ کرے یعنی تو نے میری حاجت سے پیٹھ پھیر لی یا مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ اَلظِّهْرِیُّ اس جانور یا برتن کو کہتے ہیں جسے کام کرتے وقت ساتھ رکھا جائے اور کام میں اس سے مدد لی جائے۔ اَرَاذِلُنَا ہمارے کمینے رذیل آدمی۔ اِجْرَامِیْ یہ اَجْرَمْتُ یا بقول بعض جَرَمْتُ کا مصدر ہے۔ اَلْفُلْکُ اور اَلْفَلَکُ ہم معنی ہیں یعنی کشتیاں۔ مُجْرَاهَا یہ اَجْرَیْتُ کا مصدر ہے اور اَرْسَیْتُ میں لے رکا لوگ بھی پڑھتے ہیں مَرْسَاهَا اس صورت میں یہ رَسَتْ سے ہے اور مَجْرَاهَا جَرَتْ سے ہے اور مُجْرِیْهَا وَمُرْسِیْهَا سے مراد ہے جو لنگر انداز اور ٹھہری ہوئی ہو۔

وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کی تفسیر

هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ وَاحِدُ الْأَشْهَادِ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ.

اور گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا الٰے ظالموں پر خدا کی لعنت (آیت ۱۸) اَلْاَشْهَادُ اسی طرح شَاهِدٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ سے اَصْحَابٌ ہے۔

١٦٩٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوْفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ هِشَامٌ يَدْنُو الْمُؤْمِنُ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوْبِهِ تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا يَقُوْلُ أَعْرِفُ يَقُوْلُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُوْلُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوٰى صَحِيْفَةُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُوْنَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادٰى عَلٰى رُءُوْسِ الْأَشْهَادِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے تو ایک آدمی نے مخاطب ہو کر دریافت کیا۔ اے ابو عمر! کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن اہلِ ایمان کو ان کے رب سے بہت نزدیک کر دیا جائے گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب سے اتنے نزدیک ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر اپنا دستِ قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے وہ پوچھے گا کہ تو فلاں گناہ کا اعتراف کرتا ہے؟ آدمی دو مرتبہ کہے گا کہ میں اعتراف کرتا ہوں۔ پس فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں اُن کی پردہ پوشی کی اور آج انہیں معاف کر دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کی کتاب بند کر دی جائے گی اور دوسرے لوگ جو کافر ہیں اُن سے علی الاعلان کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ شیبان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

بَابٌ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ

إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ الْعَوْنُ الْمُعِيْنُ تَرْكَنُوْا تَمِيْلُوْا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ أُتْرِفُوْا أُهْلِكُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ شَدِيْدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيْفٌ.

وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ کی تفسیر

اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔ اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ سے مراد ہے مدد جو کی گئی۔ تَرْكَنُوْا ... میں نے اس کی معنی۔ تَرْكَنُوْا تم مائل ہو جاؤ۔ فَلَوْلَا كَانَ ... تم کیوں نہ ہوئے۔ اُتْرِفُوْا ہلاک کر دیئے گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زَفِيْرٌ کرخت آواز اور شَهِيْقٌ ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔

١٦٩٧- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

صلى الله عليه وسلم إن الله ليملي للظالم حتى إذا أخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه أليم شديد.

باب قوله وأقم الصلاة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين

وزلفا ساعات بعد ساعات ومنه سميت المزدلفة الزلف منزلة بعد منزلة وأما زلفى فمصدر من القربى ازدلفوا اجتمعوا أزلفنا جمعنا.

۴۳۹۳ - حدثنا مسدد حدثنا يزيد هو ابن زريع حدثنا سليمان التيمي عن أبي عثمان عن ابن مسعود أن رجلا أصاب من امرأة قبلة فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فأنزلت عليه وأقم الصلاة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين قال الرجل ألي هذه قال لمن عمل بها من أمتي.

سورة يوسف

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال فضيل عن حصين عن مجاهد متكأ الأترج قال فضيل الأترج بالحبشية متكا وقال ابن عيينة عن رجل عن مجاهد متكا كل شيء قطع بالسكين وقال قتادة لذو علم عامل بما علم وقال ابن جبير صواع مكوك الفارسي الذي يلتقي

نہیں چھوڑتا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے (آیت ۱۰۲)۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ کی تفسیر

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ زُلَفًا گھڑیاں، ساعتیں المزدلفۃ بھی اسی سے بنا ہے۔ الزُّلَفُ سے ایک منزل کے بعد دوسری منزل۔ زُلْفٰی مصدر ہے جیسے القربٰی اور ازدلفوا سے مراد ہے جمع ہوئے اَزْلَفْنَا ہم نے جمع کئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک پرائی عورت کا بوسہ دیا (غلطی کا احساس ہونے پر) وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کر دیا پس اس بارے میں یہ آیت نازل ہو گئی، اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے (آیت ۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے امتی کے لئے ہے۔

سورۂ یوسف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فضیل نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ مُتَّکَأً سے مراد لیموں ہے۔ فضیل کا قول ہے کہ لیموں کو حبشہ کی زبان میں مُتْکًا کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کی معرفت مجاہد کا قول سنا کہ مُتْکًا ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو چھری سے کاٹی جائے۔ قتادہ کا قول ہے کہ لَذُوْ عِلْمٍ عالم باعمل کو کہتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ صُوَاعٌ کو فارسی میں مکوک کہتے ہیں جس سے بھی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں۔

عَنْ قَتَادَةَ كَانَتْ تُضْرَبُ بِهِ الْاَعَاجِمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُفَنِّدُوْنِ تُجَهِّلُوْنِ وَقَالَ غَيْرُهُ غَيَابَةٌ كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَالْجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِيْ لَمْ تُطْوَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا بِمُصَدِّقٍ اَشُدَّهٗ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَ فِي النُّقْصَانِ يُقَالُ بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغُوْا اَشُدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدُهَا شُدٌّ وَالْمُتَّكَاُ مَا اتَّكَاْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ اَوْ لِحَدِيْثٍ اَوْ لِطَعَامٍ وَاَبْطَلَ الَّذِيْ قَالَ الْاُتْرُجُّ وَلَيْسَ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ الْاُتْرُجُّ فَلَمَّا احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِاَنَّهُ الْمُتَّكَاُ مِنْ نَّمَارِقَ فَرُّوْا اِلٰى شَرٍّ مِّنْهُ فَقَالُوْا اِنَّمَا هُوَ الْمُتْكُ سَاكِنَةَ التَّاءِ وَاِنَّمَا الْمُتْكُ طَرَفُ الْبَظْرِ وَمِنْ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهَا مَتْكَاءُ وَابْنُ الْمَتْكَاءِ فَاِنْ كَانَ ثَمَّ اُتْرُجٌّ فَاِنَّهٗ بَعْدَ الْمُتَّكَاِ شَغَفَهَا يُقَالُ بَلَغَ اِلٰى شِغَافِهَا وَهُوَ غِلَافُ قَلْبِهَا وَاَمَّا شَعَفَهَا فَمِنَ الْمَشْعُوْفِ اَصْبُ اَمِيْلُ اَضْغَاثُ

اَحْلَامٍ مَا لَا تَاْوِيْلَ لَهٗ وَالضِّغْثُ مِلْءُ الْيَدِ مِنْ حَشِيْشٍ وَّمَا اَشْبَهَهٗ وَمِنْهُ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا لَا مِنْ قَوْلِهٖ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَاحِدُهَا ضِغْثٌ نَمِيْرُ مِنَ الْمِيْرَةِ وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ مَّا يَحْمِلُ بَعِيْرٌ اٰوٰى اِلَيْهِ ضَمَّ اِلَيْهِ السِّقَايَةُ مِكْيَالٌ تَفْتَؤُا لَا تَزَالُ اسْتَيْاَسُوْا يَئِسُوْا لَا تَيْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ خَلَصُوْا نَجِيًّا اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَالْجَمِيْعُ اَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ الْوَاحِدُ نَجِيٌّ وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيْعُ نَجِيٌّ وَّاَنْجِيَةٌ حَرَضًا مُحْرَضًا يُذِيْبُكَ الْهَمُّ تَحَسَّسُوْا تَخَبَّرُوْا مُزْجٰىةٌ قَلِيْلَةٌ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَامَّةٌ مُّجَلِّلَةٌ

ابن عباس کا قول ہے کہ تُفَنِّدُوْنِ سے جاہل بتانا مراد ہے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ غَیَابَۃ سے وہ چیز مراد ہے جو تم سے کسی چیز کو غائب کر دے۔ اَلْجُبُّ کچا کنواں۔ بِمُؤْمِنٍ تصدیق کرنے والے۔ اَشُدَّہٗ جوانی کی عمر جیسا کہ کہتے ہیں بَلَغَ اَشُدَّہٗ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا بَلَغُوْا اَشُدَّہُمْ .. وہ جوانی کی عمر کو پہنچے، دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس کا واحد شُدٌّ ہے۔ اَلْمُتَّکَاُ وہ مسند یا تکیہ جس کا سہارا لے کر کھاتے پیتے یا گفتگو کرتے ہیں اور اس شخص کا رد کیا ہے جس نے اس کا مطلب ترنج بتایا ہے کیونکہ کلام عرب میں اس کا معنی ترنج نہیں ہے اور جب اس سے کہا گیا کہ اس کا معنی تکیہ یا مسند تو ہے لیکن ترنج کا ثبوت کیا ہے؟ اس پر اس نے پہلے سے بھی غلط بات کہی کہ لفظ اَلْمُتْکُ ہے یعنی تا کے سکون سے اور یہ لفظ گالی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے ایسے لوگ عورت کو مَتْکَا اور دیگر ابن متکا کہتے ہیں۔ اگر یہ مراد ہے کہ زلیخا نے عورتوں کو ترنج دیئے تھے تو وہ بھی مسند کے بعد ہوتے تھے۔ شَغَفَہَا محبت نے اس کے دل پر پردہ ڈال دیا اور شَعَفَہَا مشعوف سے ہے۔ اَصْبُ میں مائل ہو جاؤں گا۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ پراگندہ خیالات جن کی کوئی تاویل نہ ہو۔ ضِغْثٌ مٹھی بھر گھاس وغیرہ

کا تنکا اور اسی سے ہے خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا... اپنے ہاتھ میں مٹھا لو یہ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ میں اَضْغَاثٌ کا واحد ضِغْثٌ ہے۔ نَمِيْرُ اَلْمِيْرَةُ... سے ہے۔ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ اتنا غلہ جتنا ایک اونٹ اٹھا کر لے جا سکے۔ اٰوٰى اِلَيْهِ اپنے پاس ملا لیا۔ السِّقَايَةُ پیمانہ۔ اِسْتَيْاَسُوْا مایوس ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نہیں بلکہ رہائی کی امید نہ رہی۔ خَلَصُوْا نَجِيًّا... انہوں نے علیحدہ ہو کر مشورہ کیا، اس کی جمع اَنْجِيَةٌ ہے يَتَنَاجَوْنَ کا واحد نَجِيٌّ ہے جو تثنیہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور نَجِيٌّ کی جمع اَنْجِيَةٌ ہے۔ حَرَضًا شارح وغم سے گھل گیا۔ تَحَسَّسُوْا تلاش کرو، خبر لو۔ مُزْجٰىةٌ تھوڑی، قلیل۔ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اللہ کے عذاب میں گھیرے ہوئے یا اللہ کے عذاب نے سب کو ڈھانپ لیا ہے

بَابُ قَوْلِهِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ کی تفسیر

اللہ تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح تجھ سے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی (آیت ۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معزز بن معزز بن معزز بن معزز تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم (عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ) ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ.

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ کی تفسیر

بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے عزت والا کون شخص ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں۔ جو خود نبی اللہ، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں بھی نہیں پوچھتے۔ فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے بارے میں پوچھتے ہو؟ وہ کہنے لگے ہاں۔ فرمایا تو جو زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانۂ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ ابو اسامہ نے بھی عبید اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ.

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ کی تفسیر

بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے۔ سَوَّلَتْ بمعنی بنا سنوار لی۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے سنا جبکہ ان پر تہمت لگانے والوں نے بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا پاک دامن ہونا ظاہر فرمایا۔ ان چاروں حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان فرمایا ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم اس گناہ سے بری

بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللهُ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ قُلْتُ إِنِّيْ وَاللهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ وَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ۔

١٨٠٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمّٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِيْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَيْتَ لَكَ بِالْحَوْرَانِيَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَهْ۔

١٨٠٣۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ قَالَ إِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا مَثْوَاهُ مَقَامُهُ وَأَلْفَيَا وَجَدَا أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ أَلْفَيْنَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُوْنَ۔

١٨٠٤۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری برأت ظاہر فرما دے گا اور اگر تم سے گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی جانب رجوع کرو۔ حضرت صدیقہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم میں کوئی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد کی۔ تو صبر ہی اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہے ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (یوسف آیت ۱۸)۔ چنانچہ ان کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں۔ بیشک وہ لوگ جو یہ بڑا بہتان لائے ہیں تم ہی میں سے ایک جماعت ہے تم اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر ایک شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ النور، آیت ۱۱ تا ۲۰)۔

مسروق بن اجدع نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ ماجدہ ہیں کہ جب عائشہ صدیقہ ہمارے گھر میں تھیں اور انہیں بخار آتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات کہی جا رہی ہے شاید یہ (بخار) اسی کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ اٹھ بیٹھیں اور عرض گزار ہوئیں کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ لہٰذا اللہ ہی سے مدد مانگتی ہے ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا کی تفسیر

اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے پھسلایا کہ اپنے آپ کو نہ روکے اور دروازے سب بند کر دیئے اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں۔ عکرمہ کا قول ہے کہ هَيْتَ لَكَ حورانی زبان میں ہے یعنی ادھر آؤ۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ آ جاؤ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا هَيْتَ لَكَ اور فرمایا کہ ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا ہمیں سکھایا گیا ہے۔ مَثْوَاهُ اس کے ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا۔ اَلْفَيَا پایا، اَلْفَوْا آبَاءَهُمْ اور اَلْفَيْنَا اسی سے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بَلْ عَجِبْتُ اور يَسْخَرُوْنَ (سورۃ الصافات) ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اَبْطَؤُا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ اللّٰهُ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اور اسلام نہ لائے تو آپ نے ان کے حق میں بددعا کی۔ یا اللہ! میری حمایت میں ان پر ایسا طویل قحط بھیج جیسا حضرت یوسف کے زمانہ میں سات سال قحط بھیجا تھا چنانچہ قریش کو ایسے قحط کا سامنا کرنا پڑا کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور بھوک سے لوگ ہڈیاں تک کھانے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جب ان میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے فضا میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (سورۃ الدخان آیت ۱۰) نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھول دیتے ہیں پھر تم وہی کرو گے (سورۃ الدخان آیت ۱۵)۔ مذکورہ عذاب کو کیا ظاہر ہو چکا بعد قیامت میں ان لوگوں سے عذاب ہٹایا نہیں جائے گا۔

بَابُ قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ کی تفسیر

ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَا لِلّٰهِ وَحَاشَ وَحَاشٰى تَنْزِيْهٌ وَاسْتِثْنَآءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ۔

ترجمہ: پس جب ان کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب یعنی بادشاہ کے پاس جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔ بادشاہ نے کہا اے عورتو! تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا جی لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے۔ حاش اور حاشیٰ تنزیہ اور استثناء کے لئے آتے ہیں۔ حَصْحَصَ واضح ہو گیا، ظاہر ہو گیا۔

١٨٠٥ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لَهٗ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے (قوم کے سلوک سے تنگ آ کر) مضبوط سہارے کی تمنا کی، اور اگر اتنے دنوں میں قید میں رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔ اور ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شبہ یا اطمینان حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی کیوں نہیں، مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۰)۔

بَابُ قَوْلِهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ

حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ کی تفسیر

١٨٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ

مِنْهُ قِيلَ الْعَقِيبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِي إِثْرِهِ الْمِحَالُ الْعُقُوبَةُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ رَابِيًا مِنْ رَبَا يَرْبُو أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ جُفَاءً أَجْفَأَتِ الْقِدْرُ إِذَا غَلَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ فَكَذٰلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَدْرَءُونَ يَدْفَعُونَ دَرَأْتُهُ دَفَعْتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِلَيْهِ مَتَابِ تَوْبَتِي أَفَلَمْ يَيْأَسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ فَأَمْلَيْتُ أَطَلْتُ مِنَ الْمَلِيِّ وَالْمِلَاوَةِ وَمِنْهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ مَلًى مِنَ الْأَرْضِ وَأَشَقُّ أَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبٌ مُغَيِّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُتَجَاوِرَاتٌ طَيِّبُهَا وَخَبِيثُهَا السِّبَاخُ صِنْوَانٌ النَّخْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ وَحْدَهَا بِمَاءٍ وَاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثِهِمْ أَبُوهُمْ وَاحِدٌ السَّحَابُ الثِّقَالُ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ يَدْعُو الْمَاءَ بِلِسَانِهِ وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَلَا يَأْتِيهِ أَبَدًا سَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا تَمْلَأُ بَطْنَ وَادٍ زَبَدًا رَابِيًا زَبَدُ السَّيْلِ خَبَثُ الْحَدِيدِ وَالْحِلْيَةِ۔

بَابُ قَوْلِهِ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ غِيضَ نُقِصَ۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ

اسی کے پیچھے آیا۔ اَلْمِحَالُ عذاب، سزا۔ جیسے پانی لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا۔ رَابِیًا یہ رَبَا یَرْبُوْا سے بنا ہے یعنی بڑھنے والا۔ اَلْمَتَاعُ جس سے تو فائدہ حاصل کرے۔ جُفَاءً جھاگ جو ہانڈی کے جوش مارنے پر ابھر آجاتے ہیں اور سرد ہونے پر بیٹھ جاتے ہیں چونکہ یہ بیکار چیز ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کر دی جاتی ہے۔ اَلْمِهَادُ بچھونا، بستر۔ یَدْرَءُوْنَ وہ دفع کرتے ہیں دَرَأْتُہٗ سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یعنی فرشتے ان کو سلام کرتے ہیں۔ اِلَیْہِ مَتَابِ میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اَفَلَمْ یَیْأَسْ کیا وہ مایوس نہ ہوئے کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔ قَارِعَۃٌ مصیبت ہلا دینے والی۔ فَاَمْلَیْتُ میں نے مہلت دی۔ یہ مَلِیٌّ اور مَلَاوَۃٌ سے بنا ہے اور مَلِیًّا بھی اسی سے ہے چنانچہ لمبی چوڑی زمین کو مَلًا مِّنَ الْاَرْضِ کہتے ہیں۔ اَشَقُّ سخت، مشقت۔ مُعَقِّبٌ بدلنے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُتَجٰوِرٰتٌ اچھی کاشت لائق اور بنجر زمین۔ صِنْوَانٌ ایک جڑ سے اُگے ہوئے درخت۔ غَیْرُ صِنْوَانٍ وہ درخت جو علیحدہ علیحدہ رہیں جیسا کہ ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اسی طرح صالح نیک اور بد انسانوں کا باپ ایک ہے۔ اَلسَّحَابُ الثِّقَالُ… پانی سے بھرے ہوئے بادل۔ کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ زبان سے پانی مانگنا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا لیکن کبھی کچھ نہ پانا۔ سَالَتْ اَوْدِیَۃٌ بِقَدَرِہَا… نالوں میں اندازے سے پانی بہتا ہے۔ زَبَدًا رَّابِیًا ابھرے ہوئے جھاگ۔ زَبَدُ السَّیْلِ لوہے یا زیورات کی میل۔

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور جو پیٹ گھٹتے بڑھتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا (۲) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے۔ (۳) خدا کے سوا کوئی جانتا کہ بارش کب آئے گی (۴) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں آدمی کس جگہ مرے گا۔

إِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ۔

(۵) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

سُوْرَةُ إِبْرَاهِيْمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَيَادِيَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ يَبْغُونَهَا عِوَجًا يَلْتَمِسُونَ لَهَا عِوَجًا وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ أَعْلَمَكُمْ آذَنَكُمْ رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ هٰذَا مَثَلُ كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ مَقَامِي حَيْثُ يُقِيمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ قُدَّامِهِ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيَبٍ وَغَائِبٍ بِمُصْرِخِكُمْ اسْتَصْرَخَنِي اسْتَغَاثَنِي يَسْتَصْرِخُهُ مِنَ الصُّرَاخِ وَلَا خِلَالَ مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلَالًا وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالٍ اجْتُثَّتْ اسْتُؤْصِلَتْ۔

سورۂ ابراہیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ھَادٍ ہدایت کی طرف بلانے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ صَدِیْدٌ کا معنی خون اور پیپ ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اُذْکُرُوا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں انھیں اور ان کے دنوں کو یاد کرو۔ مجاہد کا قول ہے مِنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ ... جن چیزوں کی طرف تم رغبت کرتے ہو۔ یَبْغُوْنَہَا عِوَجًا ... اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ ... تمہارے رب نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا۔ رَدُّوْا اَیْدِیَہُمْ فِیْ اَفْوَاہِہِمْ ... نافرمانی کرنے والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مِنْ وَّرَائِہٖ سامنے سے۔ تَبَعًا اس کا واحد تابع ہے جیسے غیب سے غائب۔ بِمُصْرِخِکُمْ اس سے اِسْتَصْرَخَنِیْ اس نے میری فریاد کی۔ یَسْتَصْرِخُہٗ یہ الصُّرَاخ سے ہے وَلَا خِلَالَ یہ مصدر ہے خَالَلْتُہٗ کا نیز خِلَالًا بھی ہو سکتا ہے اس کی جمع خُلَّۃٌ اور خِلَالٌ ہے۔ اِجْتُثَّتْ جڑ سے اکھاڑا ہوا۔

بَابُ قَوْلِهِ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ۔

کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُہَا کی تفسیر

جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے (آیت ۲۴، ۲۵)۔

۱۸۰۹ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد جیسی ہو، اس کے پتے بھی نہ جھڑتے ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر جیسی ہستیاں بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا بولنا پسند نہ آیا۔ جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا

أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ تَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا أَبَتَاهُ وَاللهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے حضرت عمر سے کہا ابا جان اللہ کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بولنے سے پھر کس چیز نے روکا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو بولتے ہوئے نہ دیکھا تو (ادب کے باعث) میں نے بولنا پسند نہ کیا لہذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا:- اگر تم یہ جواب دیتے تو مجھے فلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

بَابُ قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.

يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ.

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مرد سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالے ہے وہ اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (آیت ۲۷)۔

بَابُ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا

أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُورُ بَوْرًا قَوْمًا بُورًا هَالِكِينَ.

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی۔ اس أَلَمْ تَرَ کا وہی مطلب ہے جو أَلَمْ تَعْلَمْ۔ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا۔۔ میں ہے۔ البوار کا مطلب ہلاکت ہے یہ بَارَ يَبُوْرُ بَوْرًا سے ہے۔ قَوْمًا بُوْرًا ہلاک ہونے والے لوگ۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (آیت ۲۸) وہ مکہ مکرمہ والے کافر ہیں۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

سورۃ الحجر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ عَلَى الطَّرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ أَنْكَرَهُمْ لُوطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَعْلُومٌ أَجَلٌ لَوْ مَا تَأْتِينَا هَلَّا تَأْتِينَا شِيَعٌ أُمَمٌ وَلِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُهْرَعُونَ مُسْرِعِينَ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ سُكِّرَتْ غُشِّيَتْ بُرُوجًا مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقَحَةً حَمَإٍ جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ وَالْمَسْنُونُ الْمَصْبُوبُ تَوْجَلْ تَخَفْ دَابِرَ آخِرَ لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ الْإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ.

مجاہد کا قول ہے کہ صراط علی مستقیم ... سے وہ سیدھا راستہ مراد ہے جو سیدھا اللہ کی طرف جاتا ہے۔ لبامام مبین راستے پر۔ ابن عباس کا قول ہے لعمرک تمہاری عمر کی قسم۔ قوم منکرون انہیں اجنبی جانا حضرت لوط نے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ کتاب معلوم مقررہ وقت۔ لوما تاتینا ... ہمارے پاس کیوں نہیں لاتا۔ شیع امتیں اور گروہ اس سے دوستوں کے لئے بھی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہرعون جلدی کرنے والے۔ للمتوسمین دیکھنے والوں کے لئے۔ سکرت ڈھانپ دی گئیں۔ بروجا سورج اور چاند کی منزلیں۔ لواقح اور ملاقح سے مراد ہے حمل کی جگہ۔ حمأ جو حمأۃ کی جمع ہے مسنون سیاہ گارا۔ توجل ڈر۔ دابر آخر۔ لبامام مبین ... ہر وہ چیز جس کی اقتدا کی جائے اور راہ راست دکھائے۔ الصیحۃ ہلاکت تباہی۔

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر

١٨١٢ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنَى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالی آسمانی فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے پروں کو مارنے لگتے ہیں جیسے زنجیر کو صاف پتھر پر مارا جائے۔ علی بن مدینی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صفوان کہا ہے۔ پھر اللہ تعالی اس حکم کو نافذ فرماتا ہے جب ان کے دلوں سے کچھ خوف دور ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ حق ہے اور وہی بلند و برتر ہے پھر بات چرانے والے شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں اور چوری چھپے سننے والے شیطان یوں اوپر تلے رہتے ہیں چنانچہ سفیان نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر اور نیچے اوپر کر کے دکھایا۔ چنانچہ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ سننے والے شیطان کو چنگاری جا لگتی ہے اور وہ جل جاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ بات کو اپنے ساتھی

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوا قُلْتُ فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهَا فَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ.

۱۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ:۔ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ کے بارے میں روایت ہے کہ اس میں لفظ کُذِبُوْا ہے یا کُذِّبُوْا؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کُذِّبُوْا (تشدید کے ساتھ) ہے۔ میں (حضرت عروہ) نے عرض گزار ہوا کہ انبیائے کرام کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں جھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ ظن کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں مجھے میری عمر کی قسم پیغمبروں کو واقعی اس بات کا یقین تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا یعنی تخفیف کے ساتھ ہے؟ فرمایا معاذ اللہ پیغمبر اپنے رب پر ایسا گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی، تو اس آیت کا پھر کیا مفہوم کیا ہے؟ فرمایا یہ رسولوں کی پیروی کرنے والوں کے متعلق ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی تھی جب وہ مدت دراز تک آزمائش میں مبتلا رہے اور مدد آنے میں دیر ہوئی تو رسول اپنی قوم کے جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تھے اور انہیں یہ گمان بھی گزرنے لگا تھا کہ کہیں پیروی کرنے والے بھی جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آ گئی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ (اس آیت ۱۱۰) میں شاید لفظ کُذِبُوْا بغیر تشدید کے ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ معاذ اللہ ایسا نہیں ہے۔

سُورَةُ الرَّعْدِ

سورۃ الرعد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُتَدَانِيَاتٌ الْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُعَقِّبَاتٌ مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْأُولَى مِنْهَا الْأُخْرَى

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مشرک کی مثال ہے جو خدا کے ساتھ دوسروں کی عبادت کرے اس پیاسے جیسی ہے جسے اپنے خیالات کی دنیا میں پانی دور سے [illegible] نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا چاہے لیکن جس کی قدرت نہیں اسے حاصل کہاں سے کرے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سَخَّرَ تابع کیا۔ مُتَجَاوِرَاتٌ ایک دوسرے کے نزدیک ہونا۔ الْمَثُلَاتُ اس کا واحد مَثُلَةٌ ہے یعنی مثیل و نظیر۔ بِمِقْدَارٍ اندازے کے مطابق۔ مُعَقِّبَاتٌ نگران فرشتے جو باری باری آتے ہیں جیسا کہتے ہیں عَقَّبْتُ فِي إِثْرِهِ میں

وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ.

والے کرتا تھا اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ اپنے نزدیک والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک آپہنچتی ہے پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے پھر وہ ایک کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتا ہے، اس پر لوگ اس کی تصدیق کرتے کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں روز ہمیں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو درست پایا حالانکہ یہ وہی بات تھی جو آسمان سے چوری چھپے سنی تھی۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَزَادَ وَالْكَاهِنِ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلَى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور کہا کہ جادوگر کے منہ میں، چنانچہ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے کہا کہ کیا آپ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا ہاں، میں نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص نے آپ کے بواسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابوہریرہ کے مرفوعاً روایت کی ہے اور اس میں لفظ فُرِّغَ پڑھا ہے، سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے اسی طرح پڑھا تھا، لہٰذا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ.

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اصحاب حجر کی جگہ ہے، تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نہ آجائے یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس

باب قوله وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

١٨١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ.

١٨١٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ.

باب قوله الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ

الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ لَا أُقْسِمُ أَيْ أُقْسِمُ وَتُقْرَأُ لَأُقْسِمُ وَقَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوا تَحَالَفُوا.

١٨١٧ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ.

١٨١٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي کی تفسیر

اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں (آیت ۸۷)۔

حضرت ابو سعید معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا پس آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ میں عرض گزار ہوا کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو (سورۃ الانفال آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کیا تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتا دوں؟ اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنے کے لئے چلنے لگے تو میں نے وہ بات یاد کروائی تو آپ نے فرمایا وہ سورت : الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم (یعنی تمام قرآنی علوم کی جامع) ہے۔

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ کی تفسیر

المقتسمین وہ لوگ جنہوں نے قسمیں کھائی ہیں اسی سے لا اقسم ہے جس کا مطلب ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یہ لاقسم پڑھا جاتا ہے۔ قاسمھما شیطان نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی اور ان دونوں نے شیطان سے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد کا قول ہے کہ تقاسموا سے مراد ہے آپس میں حلف اٹھایا۔

ارشاد باری تعالیٰ: جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی کر لیا (آیت ۹۱) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (تورات) کے ٹکڑے بنا لئے ہیں کہ بعض حصے کو مانتے ہیں اور دوسرے بعض کا انکار کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی: جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا (آیت

الاعمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس کما انزلنا على المقتسمين قال آمنوا ببعض وكفروا ببعض اليهود والنصارى.

باب قوله واعبد ربك حتى يأتيك اليقين قال سالم الموت.

سورة النحل

بسم الله الرحمن الرحيم

روح القدس جبريل نزل به الروح الامين في ضيق يقال امر ضيق وضيق مثل هين وهين ولين ولين وميت وميت وقال ابن عباس في تقلبهم اختلافهم وقال مجاهد تميد تكفأ مفرطون منسيون وقال غيره فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله هذا مقدم ومؤخر ذلك ان الاستعاذة قبل القراءة ومعناها الاعتصام بالله وقال ابن عباس تسيمون ترعون

شاكلته ناحيته قصد السبيل البيان الدفء ما استدفأت تريحون بالعشي وتسرحون بالغداة بشق يعني المشقة على تخوف تنقص الانعام لعبرة وهي تؤنث وتذكر وكذلك النعم للانعام جماعة النعم سرابيل قمص تقيكم الحر وسرابيل تقيكم بأسكم فانها الدروع دخلا بينكم كل شيء لم يصح فهو دخل قال ابن عباس حفدة من ولد الرجل السكر ما حرم من ثمرتها والرزق الحسن ما احل الله وقال ابن عيينة عن صدقة انكاثا هي خرقاء كانت اذا ابرمت غزلها

(۹۰) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو کتاب الٰہی کے بعض حصے پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے وہ یہودی و نصاریٰ ہیں۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ کی تفسیر

سالم کا قول ہے کہ الیقین سے یہاں موت مراد ہے۔

سورۃ النحل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

روح القدس اور نزل بہ الروح الامین دونوں سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ فی ضیق جیسے کہتے ہیں امر ضیق چنانچہ ضیق اور ضیّق اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے ھین اور ھیّن یا لین اور لیّن یا میت اور میّت ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فی تقلبھم ان کے اختلاف میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ تمید جھک جانا۔ مفرطون بھلائے گئے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ میں عبارت آگے پیچھے ہوگئی ہے کیونکہ تعوذ تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے ہے اور اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑنا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تسیمون کے معنی چراتے ہو۔ شاکلتہ اپنے اپنے طریقے پر۔ قصد السبیل بیان کرنا۔ الدفء وہ چیز جس سے گرمی حاصل کی جائے۔ تریحون شام کو۔ تسرحون صبح کو۔ بشق یعنی مشقت کے ساتھ۔ علی تخوف نقصان اٹھا کر۔ الانعام لعبرۃ یہ مذکر و مونث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی النعم اور اس کی جمع الانعام ہے۔ سرابیل قمیصیں۔ تقیکم الحر قمیصیں ہیں اور تقیکم بأسکم یہ زرہیں ہیں۔ دخلا بینکم ہر چیز جو درست نہ ہو۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حفدۃ سے آدمی کی اولاد مراد ہے۔ السکر جو نشہ لانے کی وجہ سے حرام ہے اور رزق حسن کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے جو صدقہ سے نقل کیا کہ انکاثا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ یہ خرقاء نامی عورت تھی جو سارا دن سوت کاتتی اور شام کے وقت توڑ کر پھینک دیتی۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ الامۃ ... سے مراد ہے لوگوں کو نیکی کی باتیں سکھانے

تَقْنُتُهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيْعُ.

والا۔ قانت سے فرمانبردار مراد ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ.

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ کی تفسیر

١٨١٩. حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں بخل سے، سستی سے، نکمی عمر سے، قبر کے عذاب سے، دجال کے فتنے سے اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان تمام چیزوں سے بچائے بصدقہ اپنے حبیب کا، آمین۔

سُوْرَةُ بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ

سورۂ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ يَهُزُّوْنَ وَقَالَ غَيْرُهُ نَغَضَتْ سِنُّكَ أَيْ تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُوْنَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وُجُوْهٍ وَقَضَى رَبُّكَ أَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ نَفِيْرًا مَنْ يَّنْفِرُ مَعَهُ وَلِيُتَبِّرُوْا يُدَمِّرُوْا مَا عَلَوْا حَصِيْرًا مَحْبِسًا مَحْصَرًا حَقَّ وَجَبَ مَيْسُوْرًا لَيِّنًا خِطْأً إِثْمًا وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ مَفْتُوْحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الْإِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَخْرِقُ

آدم، شعبہ، ابو اسحاق، عبد الرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل، الکہف اور مریم تینوں ایسی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے لبریز ہیں اور بہت پہلے کی ہیں، میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فَسَيُنْغِضُوْنَ عنقریب اپنے سر ہلائیں گے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ نَغَضَتْ سِنُّكَ یعنی تیرا دانت ہل گیا۔ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ عنقریب وہ فساد کریں گے اور القضاء کے کئی معنی آتے ہیں یعنی وَقَضٰى رَبُّكَ یہاں حکم مراد ہے اور إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ میں مراد پیدا کرنا ہے جیسے فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ میں۔ نفیرًا وہ لوگ لڑنے کے لیے ساتھ نکلیں۔ وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا جن شہروں پر غالب آئیں انہیں برباد کریں۔ حَصِيْرًا جیل خانہ۔ حَقَّ ثابت ہوا، واجب ہوا۔ مَيْسُوْرًا نرم۔ خِطْأً گناہ، یہ خَطِئْتُ اور الخطاء سے مفتوح اسم مصدر ہے یعنی گناہ اور خطیئت بمعنی اخطأت ہے۔ تَخْرِقُ تو کاٹتا ہے۔ وَإِذْ هُمْ نَجْوٰى یہ ناجیت

تَقْطَعُ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ أَيْضًا مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ وَتَارَاتٌ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَائِرَهُ حَظُّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا.

باب

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ لَبَنٍ وَخَمْرٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کا مصدر ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتًا ریزہ ریزہ بنا دینا۔ وَاسْتَفْزِزْ بہکا دیا بِخَيْلِكَ اپنے سواروں سے۔ الرَّجْلِ پیدلوں سے، اس کا واحد راجل ہے، جیسے صَحْب سے صَاحِب اور تَجْر سے تَاجِر۔ حَاصِبًا آندھی۔ الحَاصِبُ آندھی اور وہ ہوا جو چیزوں کو اڑا کر لاتی ہے اور حَصَبُ جَهَنَّمَ . . . اور اسی سے ہے یعنی وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے اور وہی اس کا کوڑا کرکٹ ہوں گے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ وہ زمین میں دھنس گیا اور یہ الحَصْبَاء سے بھی مشتق ہے یعنی پتھر، سنگریزے۔ تَارَةً ایک دفعہ، اس کی جمع تِيَرَةٌ اور تَارَاتٌ ہے۔ لَأَحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اکھاڑ دوں گا، یہ بھی کہتے ہیں کہ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ . . . . یعنی فلاں نے فلاں کی ساری معلومات حاصل کر لیں۔ طَائِرَهُ اس کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جتنی جگہ بھی سُلْطَانٌ کا لفظ آیا ہے اس سے حجت اور دلیل مراد ہے۔ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ . . . کمزوری کے باعث کسی کو دوست بنانا۔

رسولِ خدا کی اسرا کا بیان۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ شبِ اسرا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے اُن دونوں کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے آپ کی جانبِ فطرت رہنمائی فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ حِيْنَ اُسْرِيَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهٗ قَاصِفًا رِيْحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ كَرَّمْنَا وَاَكْرَمْنَا وَاحِدٌ ضِعْفَ الْحَيَاتِ عَذَابَ الْحَيَاتِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابَ الْمَمَاتِ خِلَافَكَ وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ وَنَاٰى تَبَاعَدَ شَاكِلَتِهٖ نَاحِيَتِهٖ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهٖ صَرَّفْنَا وَجَّهْنَا قَبِيْلًا مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً وَقِيْلَ الْقَابِلَةُ لِاَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ اَنْفَقَ الرَّجُلُ اَمْلَقَ وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ قَتُوْرًا مُقَتِّرًا الْاَذْقَانِ مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْفُوْرًا وَافِرًا تَبِيْعًا ثَائِرًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيْرًا خَبَتْ طَفِئَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُبَذِّرْ لَا تُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ الْاِبْتِغَاءَ رَحْمَةٍ رِزْقٍ مَثْبُوْرًا مَلْعُوْنًا لَا تَقْفُ لَا تَقُلْ فَجَاسُوْا تَيَمَّمُوْا يُزْجِي الْفُلْكَ يُجْرِي الْفُلْكَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ لِلْوُجُوْهِ۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا الْاٰيَةَ۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ لِلْحَيِّ اِذَا كَثُرُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ اَمَرَ۔

جب قریش نے (واقعہ معراج و اسراء کے متعلق) مجھے جھٹلایا تو میں مقام حجر میں چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر فرما دیا۔ میں جو نشانیاں وہ پوچھتے تھے اس کی طرف دیکھ کر انہیں بتاتا رہا۔ یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب قریش نے مجھے اس سیر کے بارے میں جھٹلایا جو مجھے بیت المقدس تک کرائی گئی تھی، پھر باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔ قَاصِفًا وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے۔ کَرَّمْنَا اور اَکْرَمْنَا ہم معنی ہیں۔ ضِعْفَ الْحَیٰوۃِ زندگی کا عذاب اور ضِعْفَ الْمَمَاتِ سے موت کا عذاب مراد ہے۔ خِلَافَکَ اور خَلْفَکَ ایک ہی معنی میں ہیں، تیرے پیچھے۔ شَاکِلَتِہٖ اپنے طریقے پر، یہ شَکْلِہٖ سے ہے۔ صَرَّفْنَا واضح کیا۔ قَبِیْلًا سامنے روبرو۔ بعض حضرات نے اسے الْقَابِلَۃ سے بتایا ہے کیونکہ دائی سامنے ہوتی اور بچہ جنتی ہے۔ الْاِنْفَاق تنگ دست ہو جانا۔ نَفِقَ الشَّیْءُ جب کوئی چیز چلی جائے۔ قَتُوْرًا بخیل۔ کنجوس۔ لِلْاَذْقَانِ ٹھوڑی، جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، اس کا واحد ذَقَنٌ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْفُوْرًا سے وافر مراد ہے۔ تَبِیْعًا بدلہ لینے والا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَا تُبَذِّرْ سے مراد ہے کہ برے کاموں میں خرچ نہ کر۔ اِبْتِغَاءَ رَحْمَۃٍ حلال روزی کی تلاش میں۔ مَثْبُوْرًا لعنت کیا گیا۔ لَا تَقْفُ مت کہہ۔ فَجَاسُوْا ارادہ کیا۔ یُزْجِی الْفُلْکَ ... کشتی کو چلاتا ہے۔ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ منہ کے بل گرنا (سجدے میں)۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ کی تفسیر

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں (آیت ۱۶)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب کسی قبیلے کے لوگ بہت بڑھ جاتے تو ہم کہا کرتے: اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ ... یعنی بنو فلاں بہت بڑھ گئے۔ حمیدی نے سفیان بن عیینہ سے جو روایت کی اس میں بھی (کسرۂ میم کے ساتھ) اَمِرَ ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ إِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا.

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ النَّاسَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ آدَمُ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ کی تفسیر

ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا (آیت ۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت (کھانے) لایا گیا چنانچہ ایک دستی اٹھا کر آپ کے پیش کی گئی کیونکہ دستی کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز سب لوگوں کا سردار میں ہوں، کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو؟ سنو! اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کر لیا جائے گا جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آ جائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ ناقابل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے، پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے؟ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے بنایا ہے آپ کے اندر اس نے اپنی جانب کی روح پھونکی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے لئے سجدہ کیا تھا لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟

حضرت آدم فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا۔ بےشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہو گئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عَبْدًا شَكُوْرًا کا نام دیا تھا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب عزوجل

بعده مثله وإنه قد كانت لي دعوة دعوتها
على قومي نفسي نفسي نفسي اذهبوا
إلى غيري اذهبوا إلى إبراهيم فيأتون
إبراهيم فيقولون يا إبراهيم أنت نبي
الله وخليله من أهل الأرض اشفع لنا إلى
ربك ألا ترى إلى ما نحن فيه فيقول لهم
إن ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب
قبله مثله ولن يغضب بعده مثله و
إني قد كنت كذبت ثلث كذبات فذكرهن
أبو حيان في الحديث نفسي نفسي نفسي
اذهبوا إلى غيري اذهبوا إلى موسى
فيأتون موسى فيقولون يا موسى أنت رسول
الله فضلك الله برسالته وبكلامه على
الناس اشفع لنا إلى ربك ألا ترى إلى ما
نحن فيه فيقول إن ربي قد غضب اليوم
غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب
بعده مثله وإني قد قتلت نفسا لم أومر
بقتلها نفسي نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري
اذهبوا إلى عيسى فيأتون عيسى فيقولون
يا عيسى أنت رسول الله وكلمته ألقاها إلى
مريم وروح منه وكلمت الناس في المهد
صبيا اشفع لنا ألا ترى إلى ما نحن فيه فيقول
عيسى إن ربي قد غضب اليوم غضبا لم
يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله
ولم يذكر ذنبا نفسي نفسي نفسي اذهبوا
إلى غيري اذهبوا إلى محمد صلى الله عليه
وسلم فيأتون محمدا صلى الله عليه
وسلم فيقولون يا محمد أنت رسول الله
وخاتم الأنبياء وقد غفر الله لك ما تقدم

نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا اظہار
فرمایا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک میرے رب
نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی جو میں نے اپنی قوم کے
خلاف استعمال کی لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ مجھے اپنی جان کی پڑی ہے
مجھے اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت
ابراہیم کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے
نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور
ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا
ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب
کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے
بعد کبھی ایسا کرے گا اور بیشک مجھ سے تین باتیں ایسی واقع ہوئی تھیں
جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں۔ ابوحیان نے اپنی روایت میں ان
تینوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہٰذا مجھے اپنی جان کا غم ہے۔ مجھے اپنی جان کا غم
ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت موسیٰ
کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کریں گے، اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو رسالت اور ہمکلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام پر فضیلت دی تھی۔ آپ اپنے
رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے
ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے
ایسا کیا اور نہ کبھی بعد میں ایسا کرے گا۔ بیشک میں نے ایک آدمی کو جان سے مار دیا تھا جبکہ
مجھے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا گیا تھا لہٰذا مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے
تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں
جو اس نے والدہ ماجدہ حضرت مریم کی جانب القا فرمایا اور آپ اس کی طرف کی روح ہیں اور
آپ نے گہوارے میں لوگوں سے باتیں کی تھیں۔ لہٰذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں
کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ میرے رب نے غضب کا
اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ بعد میں ایسا فرمائے گا اور اپنی کسی
لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے مگر فرمائیں گے کہ مجھے اپنا غم ہے، اپنا اندیشہ ہے، اپنا اندیشہ

مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى۔

پھر تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ اسے تم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جاؤ۔ پھر لوگ محمد مصطفےٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے۔ اے محمد مصطفےٰ آپ اللہ کے رسول اور انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں۔ پس میں اس کام کے لئے چل پڑوں گا اور عرش عظیم کے نیچے آکر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمد اور حسن ثنا ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوگی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت۔ اے رب! میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا تم سے حساب نہیں لینا باب الایمن سے جنت میں داخل کرو اور باقی کے دروازوں میں سے ایک دروازے سے اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جا سکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک جنت کے ہر دو کواڑ

بَابُ قَوْلِهِ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَابَّتِهِ لِتُسْرَجَ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ يَعْنِي الْقُرْآنَ

وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر قرأت (زبور کا پڑھنا) آسان فرما دیا گیا تھا۔ پس وہ اپنے گھوڑے کو کسنے کا حکم دیتے اور اس کے تیار ہونے سے پہلے قرآن یعنی زبور کو پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ قَوْلِهِ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هَؤُلَاءِ بِدِينِهِمْ زَادَ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ کی تفسیر

تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیرنے کا (آیت ۵۶)۔

اس آیت «إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ» کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انسانوں میں سے بعض افراد بعض جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ جن تو مسلمان ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنے اسی دین (جنات پرستی) پر قائم رہے۔ اشجعی، سفیان، اعمش کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مذکورہ واقعہ آیت «قل ادعوا» تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ

باب ۲۴۲ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

۱۸۲۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْجِنِّ يُعْبَدُونَ فَأَسْلَمُوا.

باب ۲۴۳ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ.

۱۸۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

باب ۲۴۴ قَوْلِهِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ

كَانَ مَشْهُودًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

۱۸۲۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

باب ۲۴۵ قَوْلِهِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

۱۸۲۹ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا

گمان کرتے ہو۔ یہ کا شان نزول ہے۔

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ کی تفسیر

جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔

۱۸۲۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت، وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں (آیت ۵۷) کے بارے میں فرمایا کہ بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جن تو مسلمان ہو گئے۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ کی تفسیر

۱۸۲۷۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت ۔ اور ہم نے جو کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (آیت ۶۰) کے بارے میں انہوں نے فرمایا ۔ یہ چشم سر سے دیکھنا ہے، (خواب نہیں) کہ یہ کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب اسراء میں دکھایا گیا اور شجرہ ملعونہ سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر مراد ہے۔

۱۸۲۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ جماعت کی نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر پچیس گنا فضیلت ہے اور رات کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نماز فجر کے وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۸)۔

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کی تفسیر

۱۸۲۹۔ آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًا كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ.

تمہارا کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گروہ بنا کر اپنے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمائیے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک آ پہنچے گی۔ پس اس روز (شفاعت کے لیے) اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یوں دعا مانگے تو اے اللہ! اس کامل اعلان اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور سب پر فضیلت مرحمت فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کرنا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے تو ایسا کہنے والے کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔ اس کی حمزہ بن عبداللہ نے بھی اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

يَزْهَقُ يَهْلِكُ.

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ کی تفسیر

اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (آیت ۸۱)۔ یَزْهَقُ ہلاک ہو گیا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقام محمود کا پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱۷ : ۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

مقام محمود کا نام مقام وسیلہ اور مقام فضیلت بھی ہے۔ اس مقام پر ساری مخلوق میں سے ایک ہی فرد فائز ہوگا اور وہ ہوں گے سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس مقام پر آپ اپنے رب کی وہ تعریفیں بیان کریں گے جو ساری مخلوق میں سے کسی کے حاشیہ علم میں نہیں ہوں گی۔ یہی مقام شفاعت ہے اور شفاعت کبریٰ صرف آپ ہی کی ذات بابرکات کے ساتھ مخصوص ہے۔ جب تک آپ شفاعت کبریٰ فرما نہیں لیں گے، اس وقت تک میدان حشر میں کوئی بڑے سے بڑا اولیا کتنا ہی معظم رسول کیوں نہ ہو حتیٰ کہ کلیم و خلیل علیہما السلام تک شفاعت کا ایک لفظ تک زبان پر لانے کی جرأت نہیں کریں گے۔ جب آپ شفاعت کبریٰ فرما لیں گے اور بندگان خدا کا حساب کتاب شروع ہو گا تو اب شفاعت صغریٰ کا سلسلہ چلے گا جس میں آقائے نامدار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی شفاعت فرمائیں گے

کرام و اولیائے عظام بھی شفاعت کریں گے حتیٰ کہ عام مومنین بلکہ نابالغ بچے تک اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔ یہ سارے اس ہستی کے صدقے میں شفاعت کرنے والے ہوں گے جس کو خدا نے خود اپنی طرف سے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔

جب اذان سننے کے بعد ایک صاحب ایمان اپنے پروردگار سے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مقام محمود کی دعا کرکے غیر اپنی غلامی اور عاشق ہونے کا حق ادا کرتا ہے تو آقا کا حق ادا کرتے ہوئے سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لفظوں کے ساتھ دعا کرنے والے کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اٰمِيْن۔

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں (دوبارہ) داخلہ ہوا تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ پس آپ ہر بت کو وہ چھڑی مارتے جو آپ کے دست مبارک میں تھی اور فرماتے: حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (آیت ۸۱) حق آگیا اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کھیت میں موجود تھا اور آپ نے کھجور کی ایک لکڑی سے ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ مبادا ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ آخرکار یہی طے ہوا کہ پوچھنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے بارے میں پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے: ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا ہے پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ نے فرمایا: اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (آیت ۸۵)۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

۱۸۳۳- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

۱۸۳۳ ـ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلَ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ.

سُورَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةُ الثَّمَرِ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ أَسَفًا نَدَمًا الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا شَطَطًا إِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَقْتَ بِهِ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ مِثْلُ زَكْوَةٍ وَزِكَاءٍ الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ جَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ

ارشاد باری تعالیٰ: "اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ تلاش کرو (آیت ۱۱۰)" کے بارے میں روایت کی کہ انہوں نے فرمایا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں ہی جلوہ افروز تھے اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کلام الٰہی کو گالیاں دیا کرتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا یا جس پر نازل ہوا ان سب کو برا بھلا کہتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی نمازوں میں قرآن کریم کی تلاوت اتنی آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق بدکلامی کریں اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھو کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت (ولا تجہر بصلوتک) دعا کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

سورۃ الکہف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مجاہد کا قول ہے کہ تقرضہم کا معنی ہے ان سے کترا جاتا۔ وکان لہ ثمر سونا اور چاندی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس سے پھل مراد ہیں۔ باخع ہلاک کرنے والا۔ اسفاً ندامت سے۔ الکہف پہاڑ کا غار۔ رقیم لکھا ہوا یعنی رقم کرنا ہے۔ ربطنا علی قلوبہم ہم نے ان کے دلوں میں صبر ڈالا جیسے کہتے ہیں کہ ہم اس کے دل میں صبر ڈالتے۔ شططا حد سے بڑھنا۔ مرفقا ہر وہ چیز جس کے ساتھ ٹیک لگاتے ہیں۔ تزاور جھک جاتا، یہ الزور سے مشتق ہے اور الازور سے مراد ہے بہت جھکنے والا۔ فجوۃ کشادہ، اسی کی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسے زکوۃ اور زکاء۔ الوصید صحن، اسی کی جمع وصائد ہے، بعض کہتے ہیں کہ جمع وصد ہے اور بتاتے ہیں کہ الوصید دروازے کو کہتے ہیں۔ مؤصدۃ بند کیا ہوا جیسے کہتے ہیں آصد الباب و اوصد یعنی دروازہ بند کیا گیا۔ بعثنٰہم ہم نے انہیں زندہ کیا۔ ازکیٰ زیادہ۔ بعض کہتے ہیں کہ بہت حلال۔ بعض کہتے ہیں

أَحْصَيْنَاهُمْ أَدْرَى أَكْثَرُ وَأَيُّهَا أَحْصَى وَيُقَالُ أَكْثَرُ رِيعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا وَقَالَ غَيْرُهُ وَأَلَتْ تَئِلُ تَنْجُو وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْئِلًا مَحْرِزًا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا لَا يَعْقِلُونَ.

وہ رزق جو پہلے پر پڑھ جائے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اکلہا کے معنی پھل ہیں۔ ولم تظلم یعنی کم نہ ہوئے۔ سعید بن جبیر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا کہ الرقیم سیسے کی ایک تختی تھی جس پر حاکم وقت نے اصحاب کہف کے نام لکھ کر اپنے خزانے میں رکھ لئے تھے۔ فضرب ... علی آذانہم ... پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو سلا دیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ موئلا وأل یئل سے مشتق ہے یعنی نجات پانے کی جگہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ موئلا محفوظ مقام، جائے امن۔ لا یستطیعون سمعا ... یعنی سمجھ سے عاری۔

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ فُرُطًا نَدَمًا سُرَادِقُهَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ يُحَاوِرُهُ مِنَ الْمُحَاوَرَةِ لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي أَيْ لَكِنْ أَنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي ثُمَّ حَذَفَ الْأَلِفَ وَأَدْغَمَ إِحْدَى النُّونَيْنِ فِي الْأُخْرَى زَلَقًا لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ مَصْدَرُ الْوَلِيِّ عُقْبًا عَاقِبَةٌ وَعُقْبَى وَعُقْبَةٌ وَاحِدٌ وَهِيَ الْآخِرَةُ قِبَلًا وَقُبُلًا وَقَبَلًا اسْتِئْنَافًا لِيُدْحِضُوا لِيُزِيلُوا الدَّحْضُ الزَّلَقُ.

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا کی تفسیر

امام حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ایک روز (رات) میرے اور حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نے رات کی نماز نہیں پڑھی ہے؟ رجما بالغیب بغیر دیکھے بھالے۔ فرطا ندامت، شرمندگی۔ سرادقہا ہر طرف سے گھیرنے والی قناتوں کی طرح۔ یحاورہ محاورہ سے مشتق ہے۔ لکنا ہو اللہ ربی ... یعنی وہی اللہ میرا رب ہے۔ اس میں ہمزہ کو حذف کر کے ایک نون کو دوسرے میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ زلقا پھسلنے والی جگہ۔ ہنالک الولایۃ ولی کا مصدر ولی بمعنی وارث ہے۔ عقبا اور عاقبۃ نیز عقبیٰ اور عقبۃ ایک ہیں، سب کا معنی آخرت ہے۔ قبلا، قبلا اور قبلا تینوں طرح پڑھا جاتا ہے اور معنی ہے سامنے آنا۔ لیدحضوا تاکہ پھسلا دیں۔ الدحض پھسلانا، گمراہ کرنا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا زَمَانًا وَجَمْعُهُ أَحْقَابٌ.

١٨٣٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ کی تفسیر

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملتے ہیں یا قرنوں چلا جاؤں۔ حقبا زمانہ، اس کی جمع احقاب ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ (نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے حضرت

جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ

موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لئے

کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ آج کل سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے علم کو اس کی طرف نہیں لوٹایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ بیشک میرا ایک بندہ ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر رہتا ہے وہ تم سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو پس جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لی پھر چل پڑے اور ان کے ساتھ ان کے خادم حضرت یوشع بن نون بھی چلے گئے یہاں تک کہ جب وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے۔ اس دوران مچھلی زنبیل میں تڑپی، باہر نکلی اور پھر سمندر میں جا گری۔ اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پاس سے پانی کا بہاؤ روک دیا تو اس کے لئے طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب وہ جاگے تو ساتھی بھول گیا کہ حضرت موسیٰ کو مچھلی کے بارے میں بتائے۔ پس وہ باقی دن کا حصہ اور پوری رات چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے (کہف ۱۸ ۶۲)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا۔ پس خادم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تو بیشک میں مچھلی کے ذکر کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی، تعجب ہے (آیت ۶۳) فرمایا۔ مچھلی کا سرنگ بنا کر جانا حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لئے تعجب خیز تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس واپس آ پہنچے تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے

فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ

سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ جواب دیا ہاں وہی۔ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھاؤ جو تمہیں تعلیم دی گئی ہیں (آیت ۶۶) حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے (آیت ۶۷) اے موسیٰ! اللہ کے علوم میں سے مجھے ایک ایسا علم سکھایا گیا ہے جس کو آپ نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور آپ کے کسی حکم کی مخالفت نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت خضر نے ان سے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (آیت ۷۰) اس کے بعد دونوں ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے تو ایک کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات کی تاکہ کشتی میں ان کو بھی بٹھا لئے جائیں۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کسی معاوضے کے بٹھا لیا۔ جب دونوں کشتی میں سوار ہو گئے تو تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حضرت خضر نے بسولے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر بٹھا لیا تم نے جان بوجھ کر ان کی کشتی کے تختے کو توڑ دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ بیشک یہ تم نے برا کیا ہے (آیت ۷۱) کہا: میں نے تو ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے (آیت ۷۲) حضرت موسیٰ نے کہا مجھ سے بھول ہو گئی ہے مگر اس پر میرا مواخذہ نہ کیجئے اور میرے کام میں مشکل نہ ڈالئے (آیت ۷۳) راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا تو حضرت خضر کہنے لگے کہ جناب! میرے اور آپ کے علم کی مثال علم الٰہی کے سامنے ایسی ہے جیسے اس چڑیا نے سمندر سے اپنی چونچ بھری لیکن اس ایک بوند سے سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ پھر وہ دونوں کشتی سے باہر نکل گئے اور ساحل کے ساتھ چلتے جا رہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اسے سر سے

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذَا أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ۔

لے ان سے کہا کہ تم نے تو ایک ستھری جان کو بغیر جان کے بدلے قتل کر دیا بیشک تم نے بہت بُرا کام کیا ہے۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۴، ۷۵)۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات پہلی سے بھی زیادہ سنگین تھی چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اس کے بعد اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان لوگوں سے کھانا مانگا انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنا قبول نہ کیا پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا چاہتی ہے تو اس بندے نے اسے سیدھا کر دیا (آیت ۷۶، ۷۷)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دیوار ایک جانب جھکی ہوئی تھی جو حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ جب ان لوگوں نے ہمیں کھانا نہ دیا اور ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کیا تو اگر تم چاہتے تو اس کام پر ان سے کچھ مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷)۔ اس پر حضرت خضر نے کہا کہ یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ یہ ہے پھیر ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸ تا ۸۲)۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مزید خبریں ہمیں بتاتا۔ سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس یوں پڑھا کرتے تھے۔ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا۔ اور یوں پڑھتے تھے۔ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

بَابُ قَوْلِهِ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا کی تفسیر

جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی ہوئی۔ سَرَبًا راستہ۔ يَسْرُبُ چلتا ہے اور سَارِبٌ بِالنَّهَارِ اسی سے بنا ہے۔

١٨٣٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَلُونِي قُلْتُ أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ

یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے اور دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ ان دونوں کے سوا دوسروں نے بھی سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت ابن عباس کے پاس ان کے دولت خانے میں بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے پوچھو۔ میں نے عرض گزاری کہ اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے۔ کوفہ میں ایک قصہ گو ہے جسے نوف کہا جاتا ہے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل

جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي قَالَ قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتِ الْعُيُونُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلَّى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللهِ قِيلَ بَلَى قَالَ أَيْ رَبِّ فَأَيْنَ قَالَ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عَلَمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرٌو قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ وَقَالَ لِي يَعْلَى قَالَ خُذْ نُونًا مَيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ إِذْ تَضَرَّبَ الْحُوتُ وَمُوسَى نَائِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَا أُوقِظُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَضَرَّبَ الْحُوتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتَّى كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرٌو هَكَذَا كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللهُ عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ

والے ہیں۔ عمرو بن دینار کی روایت میں ہے کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ یعلی بن مسلم کی روایت میں ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک روز اللہ کے رسول حضرت موسیٰ نے لوگوں کے

سامنے ایسا وعظ کیا کہ وہ رونے لگے اور دلوں پر رقت طاری ہو گئی۔ جب یہ واپس لوٹے تو ایک آدمی ان سے آکر ملا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول! کیا اس وقت روئے زمین پر کوئی آپ سے زیادہ علم والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کوئی نہیں چنانچہ ان پر عتاب ہوا کیونکہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں پھیرا تھا۔ چنانچہ ان سے ارشاد ہوا کہ تم سے زیادہ علم والا کیوں نہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! وہ کہاں ہے؟ فرمایا جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ عرض کی اے رب! مجھے ایسی نشانی بتا دے کہ میں اس مقام کو پہچان لوں۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جس جگہ مچھلی تم سے جدا ہو جائے۔ یعلی بن مسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مردہ مچھلی لے لو، جس جگہ اس میں روح پھونک دی جائے بس وہی جگہ ہوگی۔ پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لی اور خادم سے فرمایا کہ میں تمہیں یہ تکلیف دیتا ہوں کہ جہاں یہ مچھلی ہمارا ساتھ چھوڑ دے تو اسی وقت مجھے بتا دینا۔ خادم نے عرض کی کہ یہ تکلیف کوئی زیادہ نہیں ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا۔" سعید بن جبیر نے یوشع بن نون کا نام نہیں لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ دونوں تر زمین کے مقام پر ایک پتھر کے سائے میں تھے تو اس وقت مچھلی تڑپنے لگی اور سمندر میں چلی گئی اور حضرت موسیٰ محو خواب تھے۔ خادم نے سوچا کہ ان کو نہیں جگاؤں گا۔ یہاں تک کہ جب وہ خود بیدار ہوئے تو انہیں بتانا بھول گئے کہ مچھلی تڑپ کر سمندر میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے پانی کا بہاؤ روک دیا اور اس کے لیے ایسا راستہ بن گیا جیسے پتھر میں۔ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جیسے اس طرح پتھر میں سوراخ ہو جاتا ہے اپنے دونوں انگوٹھوں اور ساتھ والی انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھاتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہمیں اس سفر میں تکلیف پہنچی ہے۔ غلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکلیف دور فرما دی۔ یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں ہیں۔ پھر اس نے انہیں بتایا تو دونوں واپس لوٹے تو حضرت خضر انہیں مل گئے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عثمان بن ابو سلیمان کی روایت میں ہے کہ وہ سبز رنگ کا بچھونا بچھا کر سطح سمندر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جس کا ایک

عَلٰى طِنْفِسَةٍ خَضْرَاءَ عَلٰى كَبِدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ بِأَرْضِي مِنْ سَلَامٍ

مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَاةَ بِيَدَيْكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسٰى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَأَخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِلْمِي وَمَا عِلْمُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هٰذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هٰذَا السَّاحِلِ إِلٰى أَهْلِ هٰذَا السَّاحِلِ الْآخَرِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ الصَّالِحُ قَالَ قُلْنَا لِسَعِيدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا نَحْمِلُهُ بِأَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيهَا وَتِدًا قَالَ مُوسٰى أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُنْكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْأُولٰى نِسْيَانًا وَالْوُسْطٰى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يَعْلٰى قَالَ سَعِيدٌ وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا ظَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسِّكِّينِ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا زَكِيَّةً زَاكِيَةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ

سمندر کے بیچ سبز فرش پر کپڑے میں لپٹا ہوا تھا اللہ ... حضرت خضر تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور کہا کیا میرے علاقے میں بھی سلام ہے؟ آپ کون ہیں؟ کہا میں موسیٰ ہوں۔ کہا بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا آپ کس غرض سے تشریف لائے ہیں؟ کہا کہ اس لیے

آیا ہوں کہ جو نیک باتیں تمہیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھے بھی سکھا دو۔ کہا اے موسیٰ! کیا آپ کے لئے کافی نہیں کہ توریت مقدس آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ پر وحی آتی ہے بیشک میرے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا جاننا آپ کے لائق نہیں اور بیشک آپ کے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا حاصل کرنا میرے مناسب حال نہیں ہے پھر ایک پرندے نے سمندر سے اپنی چونچ بھری تو حضرت خضر نے کہا خدا کی قسم میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں ایسا ہی ہے جیسے اس پرندے نے سمندر سے چونچ میں پانی لیا ہے یہاں تک کہ جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو انہوں نے ایک چھوٹی سی کشتی پائی جو لوگوں کو ایک کنارے سے دوسرے کی طرف لے جاتی تھی۔ پس انہوں نے پہچان کر کہا یہ تو اللہ کا نیک بندہ ہے۔ ہم نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ کیا یہ انہوں نے حضرت خضر کے متعلق کہا تھا؟ جواب دیا ہاں۔ کہنے لگے کہ ہم اس سے کرایہ نہیں لیں گے پھر حضرت خضر نے کشتی کا ایک تختہ توڑ ڈالا اور اس میں سوراخ کر دیا حضرت موسیٰ نے کہا کیا آپ نے اس لئے چیرا ہے کہ اس کے سوار ڈوب جائیں یہ تم نے برا کام کیا (آیت ۷۱) حضرت خضر نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) پہلی بات بھول کر ہوئی اور دوسری بطور شرط اور تیسری جان بوجھ کر کی تھی چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا مجھ پر میری بھول کے باعث گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں تنگی نہ ڈالو (آیت ۷۳) ایک لڑکا ملا تو اس کو انہوں نے قتل کر دیا (آیت ۷۴) یعلی بن مسلم نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ لڑکے کھیلتے ہوئے پائے تو انہوں نے ایک کافر ذہین لڑکے کو پکڑ کر لٹایا اور چھری سے ذبح کر دیا حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم نے ایک ستھری جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا جس نے گناہ بھی نہیں کیا تھا۔ ابن عباس کی قرأت میں ہے زکیۃ زاکیۃ مسلمۃ دونوں طرح ہے جیسے غلاماً زکیاً پھر دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک دیوار پائی جو گرنے والی تھی تو وہ سیدھی کر دی (آیت ۷۷) سعید بن جبیر نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اس طرح سیدھا کیا تھا یعلی بن مسلم کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید بن جبیر نے کہا تھا حضرت خضر نے ہاتھ پھیر کر وہ سیدھی کر دی۔ حضرت موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے

فاستقام لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال
سعيد اجرا نأكله وكان وراءهم وكان امامهم
قرأها ابن عباس امامهم ملك يزعمون عن
غير سعيد انه هدد بن بدد والغلام المقتول
اسمه يزعمون جيسور ملك يأخذ كل سفينة
غصبا فاردت اذا هي مرت به ان يدعها
لعيبها فاذا جاوزوا اصلحوها فانتفعوا بها
ومنهم من يقول سدوها بقارورة ومنهم
من يقول بالقار كان ابواه مؤمنين وكان
كافرا فخشينا ان يرهقهما طغيانا وكفرا ان
يحملهما حبه على ان يتابعاه على دينه
فاردنا ان يبدلهما ربهما خيرا منه زكاة لقوله
اقتلت نفسا زكية واقرب رحما هما
به ارحم منهما بالاول الذي قتل خضر وزعم
غير سعيد انهما ابدلا جارية واما داود بن
ابي عاصم فقال عن غير واحد انها جارية۔

باب قوله فلما جاوزا قال
لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا
هذا نصبا الى قوله عجبا صنعا عملا
حولا تحولا قال ذلك ما كنا نبغ فارتدا
على آثارهما قصصا امرا ونكرا داهية
ينقض ينقاض كما تنقاض السن لتخذت
واتخذت واحد رحما من الرحم وهي
اشد مبالغة من الرحمة ونظن انه
من الرحيم وتدعى مكة ام رحم اي
الرحمة تنزل بها۔

١٨٣٨۔ حدثني قتيبة بن سعيد قال
حدثني سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار
عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس ان

سعید بن جبیر نے کہا کہ اتنی مزدوری جس سے کھانا کھا سکیں اور "کان وراءھم ملک"
کی بجائے حضرت ابن عباس کی قرأت میں "کان امامھم ملک" ہے۔ سعید بن جبیر کے سوا
دوسرے حضرات کے گمان میں بادشاہ کا نام ہدد بن بدد ہے اور مقتول لڑکے کا نام
جیسور ہے بہرحال وہ بادشاہ ہر صحیح سالم کشتی کو جبراً چھین لیا کرتا تھا۔ جب
یہ کشتی اسکے پاس سے گزرے گی تو اس عیب کے باعث اسے چھوڑ دے گا جب آگے
چلے جائیں گے تو یہ لوگ اسے درست کر لیں گے اور اسکے ساتھ نفع اٹھاتے رہیں گے
بعض حضرات کا قول ہے کہ کشتی کے سوراخ کو شیشے سے بند کر دیا اور کسی نے کہا
ہے کہ رال کے ساتھ بند کیا گیا۔ اس لڑکے کے والدین مومن تھے اور وہ خود کافر تھا
تو ہمیں ڈر ہوا کہ مبادا وہ ان کو سرکشی اور کفر پر مجبور کر دے (آیت ۸۰) کہ وہ
اس کی محبت سے مجبور ہو کر دین میں اسکے تابع نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے چاہا کہ ان
دونوں کا رب انہیں اس سے بہتر عطا فرمائے قرآن کریم میں اس کے لئے "اقتلت
نفسا زکیۃ" فرمایا گیا ہے اور رحم کرنے میں زیادہ قریب عطا کرے۔
(آیت ۸۱) یعنی ان دونوں کے لئے اس پہلے لڑکے سے کہ حضرت خضر نے قتل کیا
تھا والدین پر زیادہ مہربان ہو۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول
ہے کہ اسکی جگہ لڑکی پیدا ہوئی لیکن ان کی اگلی روایت کے بارے میں داؤد بن
ابو عاصم نے کئی حضرات سے روایت کی کہ وہ لڑکی تھی۔

فلما جاوزا قال لفتاہ کی تفسیر

جب وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک
ہمیں سفر اس میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے۔ (آیت ۶۲) صنعا
عمل۔ حولا پھر جانا۔ موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے
قدموں کے نشان دیکھتے (آیت ۶۴)۔ امرا اور نکرا سخت تعجب کرنے والی جیسے
واقعہ کرنے والا ہوتا ہے۔ لتخذت اور اتخذت ہم معنی ہیں
رحما یہ الرحم سے ہے یعنی رحمت کا بہت ہی مبالغہ اور
ہمارے خیال میں یہ الرحیم سے ہے۔ جیسے کہ مکہ کو ام رحم
کہتے ہیں کیونکہ اس پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ بنی اسرائیل
کے پیغمبر حضرت موسیٰ سے وہ موسیٰ جدا ہے جس نے حضرت خضر سے ملاقات

نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
لَيْسَ بِمُوسَى الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ
فَقِيلَ لَهُ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ
عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ بَلَى
عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ
مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ
تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ
فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ
بْنُ نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَنَزَلاَ عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ
قَالَ سُفْيَانُ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِي
أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لاَ
يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلاَّ حَيِيَ فَأَصَابَ
الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ قَالَ فَتَحَرَّكَ
وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا
الآيَةَ قَالَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ
مَا أُمِرَ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ
أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ
الْحُوتَ الآيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي
آثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ الْحُوتِ
فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا قَالَ فَلَمَّا
انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجًّى
بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ
السَّلاَمُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي
مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى إِنَّكَ

کی۔ انھوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ ہم سے حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے
ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں (آج) سب سے زیادہ علم والا
کون ہے؟ انھوں نے کہا میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا
کہ انھوں نے علم کی نسبت اس کی طرف جس کی تھی اللہ کی جانب نہ فرمائی
کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی
اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ جب
مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو اس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ
چل پڑے اور ان کے ساتھ ان کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ مچھلی ان کے پاس تھی
یہاں تک کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے نزدیک ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ
اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے کی
روایت میں کہا ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک چشمہ تھا جس کو چشمۂ حیات کہتے ہیں
جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس مچھلی کو اس چشمہ کا پانی مل
گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی، پھر کود کر زنبیل سے باہر ہو گئی اور
سمندر میں داخل ہو گئی۔ جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا
کھانا لاؤ (آیت ۶۲)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت
محسوس ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ ان کے خادم
حضرت یوشع بن نون نے عرض کی: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے
پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا
کہ اس کا ذکر کر دوں (آیت ۶۳)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں
کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انھوں نے طاق کی طرح سمندر میں
مچھلی کی گزرگاہ دیکھی تو وہ ان کے لیے اچنبھا تھا اور مچھلی کے لیے سرنگ تھی۔
راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اسی پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں
ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ انھوں نے کہا:
آپ کی زمین میں سلام کہاں سے؟ انھوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل
والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا: ہاں۔ موسیٰ نے کہا: کیا میں تمہارے ساتھ رہوں
اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ہے؟ حضرت خضر نے
کہا: اے موسیٰ! بیشک آپ ایک ایسا علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے

عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمْ فِيْ سَفِيْنَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُوْلُ بِغَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُوْرٌ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِيْ وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْقَارَهُ قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوْسٰى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى قَدُوْمٍ فَخَرَقَ السَّفِيْنَةَ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْآيَةَ فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوْسٰى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا إِلٰى قَوْلِهِ فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى إِنَّا دَخَلْنَا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوْسٰى صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا

اور میں اسے نہیں جانتا اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور آپ اسے نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے بارے میں مجھ سے پوچھنا نہیں یہاں تک کہ میں خود اس کے متعلق آپ سے ذکر کروں۔ پس وہ دونوں چل دیئے ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔ حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے کرایہ کے بغیر انہیں بٹھا لیا۔ بس یہ معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنارے پر ایک چڑیا آ بیٹھی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا۔ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا آپ کا اور ساری مخلوق کا علم مل کر علم الٰہی کے سامنے ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی چونچ کے پانی کی بوند۔ حضرت موسیٰ کو تھوڑی دیر ہی بیٹھے ہوئی تھی کہ حضرت خضر نے بسولے سے کشتی میں سوراخ کر دیا تختہ چیر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے معاوضے کے بغیر ہمیں کشتی میں بٹھایا ہے لیکن کیا آپ نے اس میں سوراخ کر دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ یہ تو برا کیا ہے (آیت ۷۱) پھر وہ دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اس کے سر کو پکڑا اور تن سے الگ کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا، کیا آپ نے ستھری جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا؟ بیشک آپ نے بہت بری بات کی (آیت ۷۴)۔ حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے ...... گاؤں والوں نے دعوت قبول نہ کی۔ پھر وہاں سے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنے والی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے اشارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہماری دعوت کرنا قبول نہ کیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہٰذا اگر تم چاہتے تو اس دیوار کی ان سے مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷) حضرت خضر نے کہا، یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا بھید بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے تاکہ دونوں کے دوسرے واقعات ہمارے لئے بیان فرمائے جاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس واقعہ میں حضرت ابن عباس وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ

فَأَمَّا نَعْلَمُ نَكَانَ كَافِرًا.

باب قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا.

١٨٢٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا هُمُ الْحَرُورِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ.

باب قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ الْآيَةَ.

١٨٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ.

كهيعص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ اللَّهُ يَقُولُهُ وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا

[illegible]

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا کی تفسیر

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت «تم فرما دو کیا تمہیں بتا دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (آیت ۱۰۳)» کے بارے میں پوچھا کیا یہ خوارج کے بارے میں ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا انکار کرتے اور کہتے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، اور خوارج تو ان لوگوں میں ہیں۔ وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد (سورۃ البقرہ آیت ۲۷) اور حضرت سعد بن ابی وقاص ان کا نام فاسق رکھتے تھے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ کی تفسیر

یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا (آیت ۱۰۵)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز ایک بہت بڑے موٹے تازے آدمی کو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو اتنا بھاری بھرکم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ آیت پڑھو۔ ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہیں کریں گے (آیت ۱۰۵) ۔ اس کو یحییٰ بن بکیر، مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے بھی ابو الزناد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سورۂ مریم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کفار نہ ظاہری گمراہی کے باعث نہ خدا کی باتوں کو سنتے

يبصرون في ضلال مبين يعني قوله أسمع بهم وأبصر الكفار يومئذ أسمع شيء وأبصره لأرجمنك لأشتمنك ورئيا منظرا وقال أبو وائل علمت مريم أن التقي ذو نهية حتى قالت إني أعوذ بالرحمن منك إن كنت تقيا وقال ابن عيينة تؤزهم أزا تزعجهم إلى المعاصي إزعاجا وقال مجاهد إدا عوجا قال ابن عباس وردا عطاشا أثاثا مالا إدا قولا عظيما ركزا صوتا غيا خسرانا بكيا جماعة باك صليا صلي يصلى نديا والنادي مجلسا۔

یعنی دیکھنے میں۔ یہاں ارشاد باری تعالیٰ اَسْمِعْ بِہِمْ وَاَبْصِرْ کفار کے متعلق ہے کہ قیامت میں خدا کی باتوں کو سنیں گے اور دیکھیں گے لَاَرْجُمَنَّکَ میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کروں گا۔ رِئْیًا یعنی دیکھنے میں۔ ابووائل کا قول ہے کہ حضرت مریم کو خوب معلوم تھا کہ متقی غیرت والا ہوتا ہے اسی لیے انہوں نے کہا تھا۔ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا ابن عیینہ کا قول ہے کہ تَؤُزُّہُمْ اَزًّا کا مطلب ہے کہ شیطان ان کو گناہ پر ابھارتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِدًّا سے ٹیڑھا پن مراد ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ وِرْدًا سے مراد پیاسے ہیں۔ اَثَاثًا مالی لحاظ سے۔ اِدًّا بڑی بات۔ رِکْزًا پست آواز۔ غَیًّا نقصان میں۔ بُکِیًّا باکی کی جمع ہے مراد ہے رونے والے۔ صِلِیًّا جلنا، یہ صَلِیَ یَصْلٰی سے ہے۔ نَدِیًّا اور النَّادِی دونوں سے مجلس مراد ہے۔

باب قوله وأنذرهم يوم الحسرة

۱۸۲۱ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا أبو صالح عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالموت كهيئة كبش أملح فينادي مناد يا أهل الجنة فيشرئبون وينظرون فيقول هل تعرفون هذا فيقولون نعم هذا الموت وكلهم قد رآه ثم ينادي يا أهل النار فيشرئبون وينظرون فيقول هل تعرفون هذا فيقولون نعم هذا الموت وكلهم قد رآه فيذبح ثم يقول يا أهل الجنة خلود فلا موت ويا أهل النار خلود فلا موت ثم قرأ وأنذرهم يوم الحسرة إذ قضي الأمر وهم في غفلة وهؤلاء في غفلة أهل الدنيا وهم لا يؤمنون۔

وَاَنْذِرْہُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کو قیامت کے روز ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ موت ہے کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا پھر پکارا جائے گا اے اہل جہنم! وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ موت ہے کیونکہ سب اسے مرتے وقت دیکھ چکے ہوں گے پھر اس موت کے مینڈھے کو ذبح کر کے کہا جائے گا، اے اہل جنت تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور اے اہل جہنم! تم اس میں ہمیشہ رہو گے، اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور انہیں ڈر سنا دو پچھتاوے کے دن کا، جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں (آیت ۳۹) یعنی دنیا کے شیدائی اور ایمان نہیں لاتے۔

باب قوله وما نتنزل إلا بأمر ربك

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ کی تفسیر

۱۸۲۲ - حدثنا أبو نعيم حدثنا عمر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا ۔

بَابُ قَوْلِهِ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا

١٨٤٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ جِئْتُ الْعَاصِيَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

بَابُ قَوْلِهِ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا ۔

١٨٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ سَيْفًا فَجِئْتُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُحْيِيَكَ قَالَ إِذَا أَمَاتَنِي اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِي مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ جتنی دفعہ تم ہماری زیارت کو آتے ہو اس سے زیادہ دفعہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اور جبرئیل نے محبوب سے عرض کی کہ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (آیت ۶۴)۔

افرأیت الذی کفر بآیاتنا کی تفسیر

کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے ۔۔۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی مزدوری لینے عاص بن وائل سہمی کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں اس وقت تک تمہیں مزدوری نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا اگر تم مر کر دوبارہ بھی زندہ ہو جاؤ تو بھی میں یہ کام نہیں کروں گا۔ اس نے کہا کیا میں مر کر زندہ ہو سکتا ہوں؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ اس نے کہا وہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہوگی لہذا وہیں تمہارا حساب بے باق کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال اور اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)۔ ثوری، شعبہ، حفص، ابو معاویہ اور وکیع نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عہدا کی تفسیر

عہد سے پکا وعدہ مراد ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب نے فرمایا میں مکہ کے اندر لوہار کا کام کرتا تھا تو میں نے عاص بن وائل سہمی کے لئے ایک تلوار بنائی تھی۔ جب میں اجرت لینے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ کا انکار تو میں اس وقت بھی نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں موت دے اور دوبارہ زندہ کرے۔ اس نے کہا جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کرے گا تو اس وقت بھی میرے پاس مال و اولاد ہوں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی وعدہ رکھا ہے (آیت ۷۸)۔ اس

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا لَمْ يَقُلِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ سَيْفًا وَلَا مَوْثِقًا۔

بَابُ قَوْلِهِ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَسَوْفَ أُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَدًّا هَدْمًا۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ [illegible] عَهْدًا كَلَّا

روایت میں موثقا کا لفظ ہے لیکن اشجعی نے جو سفیان سے روایت کی اس میں نہ سیفا کا لفظ ہے اور نہ موثقا کا۔

کلا سنکتب ما یقول ونمد لہ من العذاب مدا کی تفسیر

مسروق نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ زمانۂ جاہلیت کے عہد میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا میرا عاص بن وائل پر قرض تھا جسے میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ مار کر دوبارہ زندہ کر دے تب بھی ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا تو میرا پیچھا چھوڑ دو جب میں مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤں گا پھر مجھے مال و اولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب چکا دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)

ونرثہ ما یقول ویاتینا فردا کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ الجبال ھدا سے پہاڑ کا منہدم ہونا مراد ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تک ادائیگی نہیں کروں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤ تب بھی میں ان کا انکار نہیں کروں گا اس نے کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہو جاؤں گا لہٰذا عنقریب ہی تمہارا قرض ادا کر دوں گا جبکہ مال و اولاد بھی مجھے واپس لوٹا دیئے جائیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے۔ کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن سے کوئی قرار رکھا ہے؟ ہرگز نہیں اب ہم لکھ رکھیں گے

مِنَّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا .

سُورَةُ طٰهٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ أَزْرِي ظَهْرِي فَيُسْحِتَكُمْ يُهْلِكَكُمْ الْمُثْلَى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ يُقَالُ خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ فَأَوْجَسَ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِي جُذُوعِ أَيْ عَلَى جُذُوعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ قَاعًا يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا فَأَلْقَيْتُهَا أَلْقَى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوسَى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبَّ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا الْعِجْلُ هَمْسًا حِسُّ الْأَقْدَامِ حَشَرْتَنِي أَعْمَى عَنْ حُجَّتِي وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِقَبَسٍ ضَلُّوا الطَّرِيقَ وَكَانُوا شَاتِينَ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ آتِكُمْ بِنَارٍ تُوقِدُونَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَمْثَلُهُمْ أَعْدَلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَضْمًا لَا يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ عِوَجًا وَادِيًا أَمْتًا رَابِيَةً سِيرَتَهَا حَالَتَهَا الْأُولَى

ہم ہی وارث ہوں گے اور ہمارے پاس تنہا آئے گا (آیت ۸۰ ع ۵)۔

سورۂ طٰہٰ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن جبیر اور ضحاک کا قول ہے کہ حبشی زبان میں طٰہٰ اور مرد کے فلاں کو کہتے ہیں۔ عُقدۃً اس کو کہتے ہیں کہ آدمی سے صحیح حرف ادا نہ ہو سکیں یا اٹک اٹک کر بات کرے۔ اَزری میری پیٹھ۔ فیُسحتکم تمہیں ہلاک کرے۔ المُثلیٰ یہ امثل کی مؤنث ہے یعنی تمہارا دین، جیسا کہ کہتے ہیں خُذِ المُثلیٰ یا خُذِ الامثل۔ ثم ائتوا صفا کہتے ہیں کہ آج وہ صف میں شامل ہوا یعنی اس نے عید کی جگہ پر آکر نماز پڑھی۔ فاوجس دل میں خوف محسوس کیا، یہاں خا کے کسرہ کی وجہ سے واو حذف ہو گئی۔ فی جذوع پر شاخیں۔ خطبک تیرا حال مساس مصدر ہے، ماسّہ مساسا سے۔ لننسفنّہ ہم بکھیر دیں گے قاعا جس زمین پر پانی چڑھ آئے۔ الصفصف ہموار زمین۔ مجاہد کا قول ہے کہ من زینۃ القوم ... قوم کے زیورات جو فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فقذفتہا ... پس میں نے ان کو ڈال دیا۔ القی ڈال دیا۔ فنسی موسیٰ وہ یہ کہتے تھے کہ رب نے غلطی کی۔ لا یرجع الیہم قولا ... یعنی بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ ہمسا پیروں کی چاپ۔ حشرتنی اعمٰی یہ میری حجت تھی کہ وقد کنت بصیرا دنیا میں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بقبس جب راستہ بھول گئے اور سردی محسوس ہوئی تو کہا کہ میں جاتا ہوں شاید کوئی راستہ بتانے والا مل جائے یا تاپنے کے لیے شعلوں کی آگ لے آؤں گا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ امثلہم ان کا معتدل آدمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہضما اس پر ظلم نہ ہو گا کہ اس کی نیکیاں ضائع کر دی جائیں۔ عوجا نالہ۔ امتا ٹیلہ۔ سیرتہا الاولیٰ ... پہلی حالت پر۔ النُّہٰی پرہیزگاری۔ ضنکا بدبختی۔ ہوی بدبخت ہوا۔ المقدس برکت والی۔ طوی ایک وادی

الْمُبَارَكِ طُوًى اسْمُ الْوَادِي بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا مَكَانًا سُوًى مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَابِسًا عَلَى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا تَنِيَا تَضْعُفَا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى الْيَمُّ الْبَحْرُ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ۔

بَابُ قَوْلِهِ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

ہمارے اور تمہارے درمیان۔ یَبَسًا خشک۔ عَلٰی قَدَرٍ اندازے پر مطابق وعدہ لَا تَنِیَا کمزوری نہ دکھانا۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں کو مشقت میں ڈالا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے ان سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے چنا اور آپ پر توریت نازل فرمائی؟ کہا ہاں وہی ہوں۔ کہا تو آپ نے اس میں میری پیدائش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہوگی؟ جواب دیا۔ ہاں۔ تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر حجت قائم کر دی۔ الیم سے سمندر مراد ہے۔

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ کی تفسیر

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے نہ تجھے ڈر ہو کہ فرعون آ لے اور نہ خطرہ۔ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کرکے) مدینہ منورہ تشریف لے گئے، تو یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں، لہٰذا (اے مسلمانو) تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ مُوسٰى آدَمَ فَقَالَ لَهٗ أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشْقَيْتَهُمْ قَالَ آدَمُ يَا مُوسٰى أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ أَتَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي أَوْ قَدَّرَهٗ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ نے بحث کرتے ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش کے باعث تمام انسانوں کو جنت سے نکلوایا اور مشقت میں ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اے موسیٰ!

آپ وہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا؟ کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی یا میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر فرما دی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو لاجواب کر دیا۔

سُوْرَةُ الْأَنْبِيَاءِ

سورۃ الانبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفُ وَمَرْيَمُ وَطٰهٰ وَالْأَنْبِيَاءُ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي وَقَالَ قَتَادَةُ جُذَاذًا قَطَّعَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي فَلَكٍ مِثْلِ فَلْكَةِ الْمِغْزَلِ يَسْبَحُونَ يَدُورُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَشَتْ رَعَتْ. يُصْحَبُونَ يُمْنَعُونَ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً قَالَ دِينُكُمْ دِينٌ وَاحِدٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ حَطَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهٗ أَحَسُّوا تَوَقَّعُوهُ مِنْ أَحْسَسْتُ خَامِدِينَ هَامِدِينَ حَصِيدٌ مُسْتَأْصَلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ لَا يَسْتَحْسِرُونَ لَا يَعْيُونَ وَمِنْهُ حَسِيرٌ وَحَسَرْتُ بَعِيرِي عَمِيقٌ بَعِيدٌ نُكِسُوا رُدُّوا صَنْعَةَ لَبُوسٍ الدُّرُوعُ تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ اخْتَلَفُوا الْحَسِيسُ وَ [illegible]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ بنی اسرائیل، الکہف، مریم، طٰہٰ اور الانبیاء ابتداء میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے بہت فصیح ہیں۔ یہ وہ ہیں جو مجھے پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ جُذَاذًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ فی فلک تارے اس طرح آسمان میں گھومتے ہیں جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نفشت چر گئیں۔ یصحبون روکے جائیں گے۔ امتکم امۃ واحدۃ تمہارا دین ایک ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حصب حبشہ کی زبان میں حطب یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ احسوا اس سے توقع رکھی یہ احسست سے ہے۔ خامدین بجھے ہوئے۔ حصید جڑ سے کاٹا یا اکھاڑا ہوا یہ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لا یستحسرون وہ اکتاتے نہیں اور حسیر اسی سے نکلا ہے، جیسے حسرت بعیری میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عمیق دور دراز۔ نکسوا الٹائے گئے۔ صنعۃ لبوس زرہیں۔ تقطعوا امرہم اختلاف کیا۔ الحسیس و الحس۔ الجرس اور الہمس ہم معنی ہیں یعنی [illegible]

الْحَقِّ آذَنَّاكَ أَعْلَمْنَاكَ آذَنْتُكُمْ إِذَا أَعْلَمْتَ فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَغْدِرْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ تُفْهَمُونَ ارْتَضَى رَضِيَ التَّمَاثِيلُ الْأَصْنَامُ السِّجِلُّ الصَّحِيفَةُ۔

تمہیں خبر دی تو برابر ہو گئے اور کوئی دھوکا نہیں کیا۔ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُوْنَ ... شاید تم سمجھ جاؤ۔ اِرْتَضٰی راضی ہوا۔ اَلتَّمَاثِيْلُ بت، اصنام۔ اَلسِّجِلُّ صحیفہ کتابچہ۔

بَاب ٦٦٥ قَوْلِهِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ

١٨٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ إِلَى قَوْلِهِ شَهِيدٌ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ قیامت میں جب تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھایا جائے گا تو تم ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے پہلے اسے جیسے بنایا تھا اسی طرح پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ۔ ہم نے اس کو ضرور پورا کرنا ہے (آیت ۱۰۴) پھر قیامت میں جس کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی جانب لے چلیں گے، میں عرض کروں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا جاری کیا تھا۔ پس میں کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا، اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر حاضر ہے (سورۂ مائدہ، آیت ۱۱۷) پھر کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم

سُوْرَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ الْمُخْبِتِينَ الْمُطْمَئِنِّينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي أُمْنِيَّتِهِ إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ فَيُبْطِلُ اللهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ إِلَّا أَمَانِيَّ يَقْرَءُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَشِيدٌ بِالْقَصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُونَ يَفْرُطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُونَ يَبْطِشُونَ وَهُدُوا إِلَى

سورۂ الحج

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عیینہ کا قول ہے کہ اَلْمُخْبِتِيْنَ اللہ پر بھروسہ کرنے والے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فِیْ اُمْنِیَّتِہٖ جب حضور کچھ فرماتے تو شیطان آپ کی بات میں اپنی بھی ملا دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ کو مٹا دیتا اور اپنی آیات کو محکم فرما دیتا۔ بعض کے نزدیک یہ اُمْنِیَّتُہٗ ہے یعنی اس کی قراءت۔ اِلَّا اَمَانِیَّ یعنی پڑھتے ہیں اور لکھتے نہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَشِیْدٍ چونے کے ساتھ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ یَسْطُوْنَ زیادتی کرتے ہیں بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ پکڑ کرتے ہیں۔ وَهُدُوْا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ دل میں

النَّشِيبُ مِنَ الثِّقَلِ أَوْ بَهْرَاءَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ۔

بات ڈالی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے بِسَبَبٍ سے مراد ہے کہ رسی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک ہو۔ تذہل سے مشغول ہوتا۔ غافل ہو جاتا مراد ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى۔

وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى کی تفسیر

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ يَقُولُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكْرَى وَمَا هُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَقَالَ جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے کے لئے تیار ہوں پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو علیحدہ کر دو۔ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کی طرف کس کو بھیجوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہوگا یہ کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (آیت ۲) صحابہ کرام کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نو سو ننانوے یاجوج وماجوج سے ہوں گے اور ایک (جنت میں جانے والا) تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے (خوشی میں) تکبیر کہی۔ پھر آپ نے فرمایا: اہل جنت کا تہائی حصہ۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ اہل جنت کے نصف۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ ابو اسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔ اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ جریر اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ کی تفسیر

اور کچھ آدمی اللہ کی ایک کنارے پر رہ کر عبادت کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی تو وہ چین سے ہیں اور جب کوئی آزمائش آ پڑی تو الٹے پاؤں پلٹ گئے دنیا اور آخرت

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ اَتْرَفْنَاهُمْ وَسَّعْنَاهُمْ۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِيْنَةَ فَاِنْ وَلَدَتِ امْرَاَتُهٗ غُلَامًا وَّنُتِجَتْ خَيْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِيْنٌ صَالِحٌ وَّاِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَاَتُهٗ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِيْنُ سُوْءٍ۔

دنیا کا نقصان ... یہ ہے دور کی گمراہی (آیت ۱۲) تک حروف شک کے ساتھ۔ اترفنٰهم ... ہم نے انہیں وسعت دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف" کے بارے میں فرمایا ہے کہ ایک آدمی (دین اسلام) مدینہ منورہ میں ایسا بھی آکر رہا کہ اس کی بیوی اگر لڑکا جنتی اور جانور بھی بچے دیتے تو کہتا کہ یہ دین (اسلام) بہت اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس کے جانور بچے نہ دیتے تو کہتا یہ دین برا ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُقْسِمُ فِيْهَا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِيْ حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوْا فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَوْلَهٗ۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَّحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ۔

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ کی تفسیر

قیس بن عباد نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت "ہٰذانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّہِمْ" (آیت ۱۹) یہ (۱) حضرت حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں اور (۲) عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر آئے تھے۔ سفیان نے ابو ہاشم سے اس کی روایت کی ہے۔ عثمان، جریر، منصور، ابو ہاشم نے ابو مجلز سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

قیس بن عباد نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز رحمن کی بارگاہ میں سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے "ہٰذانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّہِمْ" فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں ایک دوسرے سے ٹکرائے یعنی ادھر سے علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور دوسری جانب سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَآئِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيْدٌ بَعِيْدٌ فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَنَاكِبُوْنَ لَعَادِلُوْنَ كَالِحُوْنَ عَابِسُوْنَ مِنْ سُلٰلَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلٰلَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُوْنُ وَاحِدٌ وَالْغُثَآءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ يَجْأَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُوْنَ تَعْمُوْنَ مِنَ السِّحْرِ۔

سورۃ المومنون

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عیینہ کا قول ہے کہ سَبْعَ طَرَآئِقَ سے مراد ہیں سات آسمان۔ لَهَا سَابِقُوْنَ سعادت ان کا مقدر ہے قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ ڈرے ہوئے۔ ابن عباس کا قول ہے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ دور دور۔ فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ فرشتوں سے۔ لَنَاكِبُوْنَ سیدھے راستے سے ہٹ جانے والے۔ كَالِحُوْنَ بدشکل۔ سُلٰلَةٌ لڑکا یا نطفہ۔ الْجِنَّةُ اور الْجُنُوْنُ ہم معنی ہیں دیوانگی۔ الْغُثَآءُ جو جھاگ جو پانی کی سطح پر آتا ہے اور جس سے فائدہ نہ ہو۔ يَجْأَرُوْنَ گائے کی طرح آواز نکالنا ہے۔ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ واپس لوٹ جانا۔ سَامِرًا، السَّمَرُ سے ہے اور اس کی جمع السُّمَّارُ ہے اور یہاں السَّامِرُ جمع کی جگہ ہے۔ تُسْحَرُوْنَ جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خِلَالِهٖ مِنْ بَيْنِ اَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهٖ الضِّيَآءُ مُذْعِنِيْنَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِيْ مُذْعِنٌ اَشْتَاتًا وَّشَتّٰى وَشَتَاتٌ وَّشَتٌّ وَّاحِدٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ سُمِّيَ الْقُرْاٰنُ بِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّوْرَةُ لِاَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِّنَ الْاُخْرٰى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْاٰنًا وَّقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكٰوةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ

سورۃ النور

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مِنْ خِلَالِهٖ بادلوں کے بیچوں بیچ سے۔ سَنَا بَرْقِهٖ اس کی بجلی کی روشنی۔ مُذْعِنِيْنَ عاجزی کرنے والے، یہ مُذْعِنٌ کی جمع ہے۔ اَشْتَاتًا، شَتّٰى، شَتَاتٌ اور شَتٌّ چاروں ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا ہم نے اس کو بیان کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری سے جدا ہیں اور جب ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہو جاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی کا قول ہے الْمِشْكٰوةُ طاق یہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے — اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللَّهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ أَيْ تَأْلِيفٌ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا وَقَالَ فَرَضْنَاهَا أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَمَنْ قَرَأَ فَرَّضْنَاهَا يَقُولُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا لَمْ يَدْرُوا لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ أُولِي الْإِرْبَةِ مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ وَقَالَ طَاوُسٌ هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يُهِمُّهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَلَا يُخَافُ عَلَى النِّسَاءِ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ایک حصے سے دوسرے حصے کو جوڑنا۔ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ یعنی جب قرآن کریم کو ایک جگہ جوڑ کر جمع کروا دیں تو جیسے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا اور جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے باز رہنا اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی شاعری نہیں بلکہ حکایت کا مجموعہ ہے۔ اسے الفرقان اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ حق اور باطل میں فرق کر دیتا ہے، عورت کے لئے کہتے ہیں کہ قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ... کہ اس نے پیٹ میں کبھی بچہ نہیں رکھا، یہ جو فرمایا فَرَضْنٰهَا تو مراد یہ ہے کہ ہم نے اس میں مختلف فرائض نازل فرمائے اور جس نے فَرَّضْنٰهَا پڑھا ہے تو مراد یہ ہے کہ ہم نے تم پر اور تمہارے بعد میں آنے والوں پر فرض کیا کہ ان احکام پر عمل کریں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا ... جو کم عمری کے باعث مرد و عورت کے بھیدوں کو نہیں جانتے۔ شعبی کا قول ہے کہ اُولِی الْاِرْبَةِ سے مراد ہے جو عورت کے قابل نہ ہو اور طاؤس کا قول ہے کہ اس سے مراد ایسا احمق ہے جس کو عورت کی احتیاج ہی نہ ہو۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے مراد وہ شخص جس کا تعلق صرف کھانے پینے یعنی پیٹ سے ہو اور عورتوں سے بات کرنے کی لذت کا انہیں ڈر ہی نہ ہو۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ کی تفسیر

اور جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں (زنا کا) اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (آیت ۶)

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عویمر بنی عجلان کے سردار حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتا ہوا دیکھے۔ اگر وہ اسے قتل کر دے تو کیا آپ بدلے میں اسے قتل کر دیں گے؟ تو وہ کیا کرے؟ اس بارے میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے بتایئے۔ پس حضرت عاصم بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ (ایسا معاملہ ہے)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پوچھنے کو ناپسند فرمایا جب حضرت عویمر نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اور

عليه وسلم المسائل فسأله عويمر فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كره المسائل وعابها قال عويمر والله لا انتهي حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فجاءه عويمر فقال يا رسول الله رجل وجد مع امرأته رجلا ايقتله فتقتلونه ام كيف يصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل الله القرآن فيك وفي صاحبتك فامرهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملاعنة بما سمى الله في كتابه فلاعنها ثم قال يا رسول الله ان حبستها فقد ظلمتها فطلقها فكانت سنة لمن كان بعدهما في المتلاعنين ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا فان جاءت به اسحم ادعج العينين عظيم الاليتين خدلج الساقين فلا احسب عويمرا الا قد صدق عليها وان جاءت به احيمر كانه وحرة فلا احسب عويمرا الا قد كذب عليها فجاءت به على النعت الذي نعت به رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصديق عويمر فكان بعد ينسب الى امه۔

باب قوله والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين ۔

۱۸۵۷۔ حدثني سليمان بن داؤد ابو الربيع حدثنا فليح عن الزهري عن سهل بن سعد ان رجلا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ارايت رجلا راى مع امراته رجلا ايقتله فتقتلونه ام كيف يفعل فانزل الله فيهما ما ذكر في القرآن من التلاعن فقال له رسول الله صلى الله

پڑ گیا تا حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت نہ کر لوں۔ چنانچہ حضرت عویمر حاضر بارگاہ ہوئے عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھا۔ اگر وہ اس کو قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کر دیں گے بصورت دیگر وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم ملاعنت دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس انہوں نے عورت سے لعان لیا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ لہٰذا میں نے اس کو طلاق دے دی ہے۔ پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا اگر بچہ رنگ کا سانولا، کالی آنکھوں، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے بارے میں سچ کہا ہے اور اگر بچہ ان کی طرح گورے رنگ کا پیدا ہوا تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ اسی شکل صورت کا پیدا ہوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ لہٰذا اس سے حضرت عویمر کی تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہوتا رہا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ کی تفسیر

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قتل کر دیں گے یا پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے متعلق لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرما دیا گیا ہے۔ پس دونوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا

لعان کیا اور اس وقت میں (حضرت سہل) بھی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا پس آپ نے عورت کو اُس سے جدا کر دیا چنانچہ یہ دستور مقرر فرما دیا گیا کہ لعان کرنے والوں کے مابین جدائی کر دی جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی لیکن خاوند نے اپنا حمل ہونے سے انکار

فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللهُ لَهَا۔

کیا چنانچہ وہ لڑکا اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہوا۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہوا کہ وہ ماں بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ انہیں ملے گا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ۔

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ کی تفسیر

اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (آیت ۸)۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةُ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر تہمت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اس نے بدکاری کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو اس وقت گواہ کہاں سے تلاش کرے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قذف قائم کی جائے گی چنانچہ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا کہ میں ضرور سچا ہوں اللہ تعالیٰ ضرور میرے بارے میں کوئی حکم نازل فرما کر مجھ پر حد قائم نہیں ہونے دے گا پس حضرت جبریل نازل ہوئے اور آپ پر یہ حکم نازل ہوا۔ اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں (آیت ۶) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اد ھر توجہ فرمائی اور عورت کو بلانے کے لیے آدمی بھیجا تو حضرت ہلال حاضر بارگاہ ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر جب عورت کھڑی ہوئی تو اس نے لعان کے چار بول کہے لیکن جب پانچواں کلمہ ادا کرنے لگی تو لوگوں نے اسے روکا کہ یہ جھوٹے کے لیے موجب عذاب ہے۔ حضرت

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ۔

ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت جھجکی اور گردن جھکائی یہاں تک کہ ہم بھی سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کرے گی پھر اس عورت نے اپنے دل میں کہا کہ میں ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی پس وہ چلی گئی تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو دیکھتے رہنا اگر سیاہ آنکھوں بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اللہ کی کتاب میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھ لیتے میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا کی تفسیر

اور پانچویں بار یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر وہ سچا ہو (آیت ۹)۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور جو بچہ اس کے پیٹ میں تھا اس کے متعلق بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلا یا گیا (زنا کا ثابت ہونے پر) اور دونوں کے درمیان جدائی کروا دی گئی۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ أَفَّاكٌ كَذَّابٌ۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ کی تفسیر

بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے۔ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے (آیت ۱۱) أفاك بہت جھوٹا۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تہمت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ کی تفس

قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولٰئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ -

۱۸۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا

اور کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں یہ حق نہیں کہ ایسی بات کہیں۔ الٰہی پاکی ہے تجھے۔ یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶) اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے۔ تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں (آیت ۱۳)

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بیان کیا جبکہ الزام لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس الزام سے بری قرار دیا تھا۔ ان چاروں حضرات نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ ان میں بعض کی یادداشت دوسروں سے زیادہ ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے نکلتے تو اپنی ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے کہ اپنے ساتھ کس کو لے جاتے ہیں۔ چنانچہ غزوہ بنی مصطلق کے وقت قرعہ میرے نام نکلا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور حضرت عائشہ نے اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے پس مجھے میرے ہودج میں بٹھا کر ہودج اونٹ پر رکھ دیا گیا اور ہم سفر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آ پہنچے تھے۔ چنانچہ ایک رات آپ نے کوچ کا حکم فرما دیا اور میں اس وقت رفع حاجت کے لئے گئی ہوئی تھی جبکہ آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تھا۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئی تو دیکھا کہ ظفار کے نگینوں والا میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تھا۔ پس میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اس تلاش نے مجھے دیر کرا دی اور جو حضرات مجھے سوار کرایا کرتے تھے وہ تشریف لائے۔ انہوں نے میرے ہودج کو جس کے اندر میں بیٹھا کرتی تھی اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا تھا جس پر میں سوار ہوا کرتی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودج کے اندر ہی ہوں اور عورتیں ان دنوں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ کھانے کی قلت تھی۔ پس ان حضرات کو میرا ہودج اٹھاتے وقت اس کے کم وزن ہونے کا احساس نہ ہوا کیونکہ ان دنوں میں کم عمر لڑکی تھی۔ انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور لے چلے۔ لشکر کے چلے جانے

يرحلون بي فاحتملوا هودجي فرحلوه على بعيري الذي كنت ركبت وهم يحسبون أني فيه وكان النساء إذ ذاك خفافا لم يثقلهن اللحم إنما تأكل العلقة من الطعام فلم يستنكر القوم خفة الهودج حين رفعوه وكنت جارية حديثة السن فبعثوا الجمل وساروا فوجدت عقدي بعد ما استمر الجيش فجئت منازلهم وليس بها داع ولا مجيب فأممت منزلي الذي كنت به فظننت أنهم سيفقدوني فيرجعون إلي فبينا أنا جالسة في منزلي غلبتني عيني فنمت وكان صفوان بن المعطل السلمي ثم الذكواني من وراء الجيش فأدلج فأصبح عند منزلي فرأى سواد إنسان نائم فأتاني فعرفني حين رآني وكان يراني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي والله ما كلمني كلمة ولا سمعت منه كلمة غير استرجاعه حتى أناخ راحلته فوطئ على يديها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة حتى أتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين في نحر الظهيرة فهلك من هلك وكان الذي تولى الإفك عبد الله بن أبي بن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت حين قدمت شهرا والناس يفيضون في قول أصحاب الإفك لا أشعر بشيء من ذلك وهو يريبني في وجعي أني لا أعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف الذي كنت أرى منه حين أشتكي إنما يدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيسلم ثم

کے بعد ہار ملا۔ پھر میں ان کے لشکر کی جگہ پر آگئی لیکن وہاں کوئی پکارنے والا اور جواب دینے والا بھی نہ تھا اس لئے میں جہاں پہلے تھی اسی جگہ پر بیٹھ گئی اور خیال کیا کہ جب مجھے لشکر میں نہ پائیں گے تو میری طرف لوٹیں گے۔ ابھی میں اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی کہ مجھ پر نیند نے غلبہ کیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے تھے وہ پچھلے پہر روانہ ہو کر صبح کے وقت میری جگہ کے قریب آگئے اور سوئے ہوئے انسان کا جسم دیکھ کر میرے پاس آگئے۔ پس انہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ حکم حجاب سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور میں جاگ اٹھی پس میں نے اپنا منہ اپنے دوپٹے سے چھپا لیا۔ خدا کی قسم نہ میں نے ان سے ایک لفظ کہا اور نہ ایک لفظ سنا سوائے انا للہ کے لفظوں کے یہاں تک کہ اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا اور اس کے گھٹنے کو اپنے پیر سے دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی۔ وہ اونٹنی کو ہانکتے ہوئے میرے ساتھ پیدل چلتے رہے یہاں تک کہ ہم لشکر میں آ پہنچے جبکہ وہ دوپہر کے باعث گرمی کی شدت میں تھے۔ پس جس نے ہلاک ہونا تھا ہلاک ہوا اور جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں بیمار پڑ گئی مہینہ بھر بیمار رہی اور لوگ بہتان لگانے والوں کی بات کا چرچا کرتے رہے مگر مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ لیکن دوران علالت یہ شک مجھے گزرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نگاہ لطف و کرم میرے حال پر نہ تھی جو اب تک دیکھتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے پھر دریافت فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور تشریف لے جاتے۔ یہ امر مجھے شک میں مبتلا کرتا تھا اور مجھے اور کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ نقاہت کے بعد جب میں قدرے صحت یاب ہوئی تو ایک رات ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف قضائے حاجت کے لیے گئی کیونکہ ہم اس مقصد کے لیے ادھر ہی جایا کرتی تھیں اور ہم اس کام کے لیے صرف رات ہی میں جایا کرتی تھیں۔ اور یہ اس زمانے کی بات ہے جب گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے اور اہل عرب کا یہی دستور تھا کہ بدبو کے باعث وہ گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بناتے تھے بلکہ ان سے تکلیف محسوس کرتے تھے۔ پس میں گئی اور میرے ساتھ ام مسطح تھیں جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔ پس میں اور ام مسطح جب حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو آ رہی تھیں تو ام مسطح کا

يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِي
يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ
فَخَرَجْتُ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ
مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ

وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا
وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ
فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي قَدْ فَرَغْنَا
مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا
فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ
أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ
أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ وَمَا قَالَ
فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا
عَلَى مَرَضِي قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي
سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي
أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ
أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ
فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا
كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا
وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ
فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي
دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَدَعَا

پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا جس کے باعث وہ گر پڑیں تو انہوں نے
کہا کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ تم نے بری بات کہی ہے،
کیا آپ ایسے آدمی کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا؟
وہ کہنے لگیں تم تو بھولی بھالی ہو، تمہیں معلوم نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ان

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ پس انہوں نے
مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتا دی۔ پس میری علالت میں اور اضافہ
ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے اور مجھے سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال
ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی
اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ ان سے اس خبر کی تصدیق
کروں۔ آپ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت
مرحمت فرما دی۔ میں اپنے والدین کے پاس گئی تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے
کہا، امی جان! لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں؟ فرمایا، میری بیٹی! تم فکر نہ کرو،
خدا کی قسم ایسا ہوتا ہی رہتا ہے کہ جب کوئی عورت حسین ہو اور اس کا خاوند
بھی اسے چاہے تو اس کی سوکنیں ہوں تو ایسا کیا ہی کرتی ہیں۔ آپ کا بیان ہے کہ
میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ ایسی بری باتیں کہنے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس
رات میں صبح تک روتی رہی، میرے آنسو تھمتے نہ تھے اور نہ مجھے نیند آئی حتیٰ
یہاں تک کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک مدت سے وحی
نہیں آئی تھی تاکہ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کیا جائے۔
وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید نے رائے دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ اشارہ کیا کہ وہ اہل بیت کی براءت سے بخوبی واقف ہیں اور محبت
کے باعث وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں، ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔
علی بن ابو طالب عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی
نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ اور حقیقت تو وہ اس
لونڈی سے پوچھئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ (لونڈی)
کو بلا کر فرمایا۔ اے بریرہ! کیا تم نے ان کے اندر کوئی شک والی بات دیکھی
ہے؟ بریرہ عرض گزار ہوئی کہ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ
يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ
لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ
وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ
تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ
رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ
عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ
تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ
يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ
رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْذِرُكَ
مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ
كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا
أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ
احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ

کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے تو ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں دیکھی
جس کے باعث ان پر کوئی حرف رکھوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ
کم عمر لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری
آکر اسے کھا جاتی ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور

اس روز آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کے خلاف مدد چاہی، وہ فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: اے مسلمانو!
اس شخص کے مقابلے پر کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری گھر والی کے بارے
میں مجھے اذیت پہنچائی ہے، خدا کی قسم میں اپنی اہلیہ مطہرہ میں بھلائی کے سوا
اور کچھ نہیں سمجھتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہوتا مگر میرے
ساتھ، پس حضرت سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا، اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو
میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں
سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ حضرت صدیقہ
فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے
اور اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں اس بات پر
ابھارا کہ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ انہیں
قتل نہیں کریں گے اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے
چچا زاد بھائی حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے
کہا: آپ جھوٹ بولتے ہیں، خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کریں گے، معلوم ہوتا
ہے کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہیں۔ اس
پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں والے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے
کے لیے آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر بیٹھے
ہوئے برابر انہیں خاموش ہو جانے کے لیے فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہو گئے اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ
اس روز بھی میری یہی حالت رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی
تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس ہی تھے اور مجھے
روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر چکا تھا کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ
آنسو تھمتے تھے اور ان دونوں کا خیال تھا کہ رونے سے میرا کلیجہ پھٹ
جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے تھے

لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام أسيد بن
حضير وهو ابن عم سعد فقال لسعد بن
عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فإنك
منافق تجادل عن المنافقين فتثاور الحيان
الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتتلوا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم قائم على المنبر فلم يزل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى
سكتوا وسكت قالت فمكثت يومي ذلك لا
يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم قالت فأصبح أبواي
عندي وقد بكيت ليلتين ويوما لا أكتحل
بنوم ولا يرقأ لي دمع يظنان أن البكاء فالق
كبدي قالت فبينما هما جالسان عندي وأنا
أبكي فاستأذنت علي امرأة من الأنصار فأذنت
لها فجلست تبكي معي قالت فبينا نحن على
ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل
ما قيل قبلها وقد لبث شهرا لا يوحى إليه في
شأني قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم حين جلس ثم قال أما بعد يا عائشة
فإنه قد بلغني عنك كذا وكذا فإن كنت
بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب
فاستغفري الله وتوبي إليه فإن العبد إذا
اعترف بذنبه ثم تاب إلى الله تاب الله عليه
قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة
فقلت لأبي أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيما قال قال والله ما أدري ما أقول لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي
رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ما أدري

اور میں رو رہی تھی تو ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت
طلب کی، میں نے اس کو اجازت دیدی پس وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ
رونے لگی، ابھی ہم ایسا ہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ تہمت کے وقت سے
لے کر قبل ازیں آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینے سے آپ
پر میرے متعلق کسی قسم کی وحی نہیں آئی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھتے وقت وحدانیت معبود کی شہادت دی،
اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے متعلق مجھ تک یہ
بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس
سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے
معافی چاہو اور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر کے
پھر اللہ تعالیٰ کی طرف تائب ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ
قبول فرماتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک
قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض
کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں۔ انہوں
نے فرمایا: خدا کی قسم! میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے کے لیے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ
میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب
دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں خود عرض گزار ہوئی، حالانکہ میں کم سن
لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک
خدا کی قسم، میں جانتی ہوں کہ لوگوں سے یہ بات سن کر آپ کے دلوں میں
سما گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ جان لیا ہوگا۔ دریں حالات اگر میں
آپ سے کہوں کہ اس سے بری ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے
بری ہوں، لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات
کا اعتراف کر لوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ
ضرور میری تصدیق کریں گے۔ اللہ کی قسم مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری اور
آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد جیسی

ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فقلت وأنا جارية حديثة السن لا أقرأ كثيرا من القرآن إني والله لقد عرفت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر في أنفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم إني بريئة والله يعلم أني بريئة لا تصدقوني بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني بريئة لتصدقني والله ما أجد لكم مثلا إلا قول أبي يوسف قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون. قالت ثم تحولت فاضطجعت على فراشي قالت وأنا حينئذ أعلم أني بريئة وأن الله مبرئي ببراءتي ولكن والله ما كنت أظن أن الله منزل في شأني وحيا يتلى ولشأني في نفسي كان أحقر من أن يتكلم الله في بأمر يتلى ولكن كنت أرجو أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا خرج أحد من أهل البيت حتى أنزل عليه فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء حتى إنه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق وهو في يوم شات من ثقل القول الذي ينزل عليه قالت فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سري عنه وهو يضحك فكانت أول كلمة تكلم بها يا عائشة أما الله عز وجل فقد برأك فقالت أمي قومي إليه قالت فقلت والله لا أقوم إليه ولا أحمد إلا الله عز وجل وأنزل الله إن الذين جاءوا بالإفك عصبة منكم لا تحسبوه العشر الآيات كلها فلما أنزل الله هذا في براءتي قال أبو بكر الصديق و

ہے جبکہ انھوں نے فرمایا «تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بناتے ہو» (سورۂ یوسف آیت ۱۸) پھر میں وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں بخوبی جانتی ہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ عزوجل میری برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم! میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری شان میں تلاوت کی جائے گی کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے، ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے خدا کی قسم ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے اور ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور معمول کے مطابق آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے جسم اطہر سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور یہ سردیوں کے دن تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا اس کی ثقالت کے سبب تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا ہے۔ اس پر میری والدہ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر ان کا شکریہ ادا کرو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ، خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی بلکہ میں اللہ عزوجل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں۔ «بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں، تمہیں میں کی ایک جماعت ہے، اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو» (آیت ۱۱ تا ۲۰) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت کا اعلان نازل فرما دیا تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا

كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ.

بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهُ يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ.

١٨٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا.

بَابُ قَوْلِهِ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ

جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اور ان کی غربت کے باعث مالی امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اب میں مسطح کو کبھی ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے متعلق نازیبا بات کہی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۲۲) حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس یہ حضرت مسطح کو جتنا مال پہلے دیتے تھے اتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی قسم اب میں کبھی اسے بند نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ اے زینب! تم اسے کیسا جانتی ہو یا تم نے کیسا دیکھا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو بدگوئی سے بچاتی ہوں میری نظر میں تو ان کے اندر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے یہی تقریباً میری ہمسری کیا کرتی تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں میری بدگوئی کے گناہ میں ملوث ہونے سے بچالیا لیکن ان کی بہن حمنہ اس بات پر لڑتی رہی اور اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک ہوئی۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ کی تفسیر

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (آیت ۱۴) مجاہد کا قول ہے تَلَقَّوْنَهٗ ایک دوسرے سے سنتے پھرتے۔ تُفِیْضُوْنَ تم کہتے ہو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب عائشہ نے اپنے اوپر بہتان سنا تو بیہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ کی تفسیر

وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ۔

جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (آیت ۱۵)۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ۔

ابن ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

بَابٌ ۱۸۰ قَوْلُهُ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم کی تفسیر

اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے، یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتِ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور برگزیدہ مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ جواب دیا۔ اگر پرہیزگار ہوں تو بہتر ہے۔ یہ کہنے لگے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی صفائی آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابن زبیر اندر آئے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس آئے تھے اور وہ میری تعریف کرتے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں گمنام ہوتی۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسْيًا مَنْسِيًّا۔

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے نسیاً منسیاً ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ ۱۸۱ قَوْلُهُ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا۔

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا کی تفسیر

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذَنِينَ لِهَذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَكِنْ أَنْتَ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَشَبَّبَ وَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَسْتَ كَذَاكَ قُلْتُ تَدَعِينَ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى وَقَالَتْ وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ تَشِيعُ تَظْهَرُ

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا کیا آپ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت دیں گی؟ فرمایا، انہیں بہت بڑا عذاب مل گیا ہے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ بصارت سے محروم ہو جانا مراد ہے۔ حضرت حسان نے کہا ؎

زبان عفیفہ و سنجیدہ و نکوکار ہیں
نہیں ان سے ہو کر غیبت سے گنہگار

حضرت صدیقہ نے فرمایا لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔

وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ کی تفسیر

اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے (آیت ۱۸)۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا ؎

عفیفہ و سنجیدہ و پر وقار
زبان پاک رکھتی ہے غیبت سے جو

حضرت صدیقہ نے فرمایا مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں۔ میں نے عرض گزاری کہ آپ ایسے آدمی کو بھی اپنے پاس آنے کی رخصت فرماتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ حکم نازل فرمایا۔ ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا (آیت ۱۱)۔ آخر میں فرمایا کہ اندھا ہو جانے سے بڑھ کر دنیا میں کون سا عذاب بڑا ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ کی تفسیر

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر مہربان، کرم کرنے والا ہے، تو تم اس کا مزہ چکھتے (آیت ۱۹، ۲۰)۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ کی تفسیر

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔

١٨٦٨۔ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسُبِّينَ ابْنَكِ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي

اور تم دکھاتے ہو جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کا اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھ پر تہمت لگائی گئی اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے چنانچہ آپ نے وحدانیت معبود کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے اور خدا کی قسم مجھے اس میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں آئی اور جس شخص پر وہ الزام لگا رہے ہیں مجھے اس کے اندر بھی کوئی برائی نظر نہیں آئی اور وہ کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا مگر میری موجودگی میں اور جب میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ ان سارے آدمیوں کی گردن اڑا دوں۔ اس پر بنی خزرج کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور والدہ حسان بن ثابت اسی کے خاندان سے تھیں۔ اس نے کہا۔ آپ غلط کہتے ہیں۔ اگر یہ اوس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہرگز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر بنی اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں لڑائی ٹھن جانے کا خطرہ لاحق ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کسی بات کا علم نہ تھا جب اس روز شام کا وقت ہو گیا تو میں قضائے حاجت کے لئے ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی۔ ان کا پیر الجھا تو کہنے لگیں۔ مسطح کا برا ہو۔ میں نے کہا آپ اپنے بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیر الجھا تو کہنے لگیں کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو برا بھلا کہہ رہی ہیں۔ پھر تیسری مرتبہ ان کا پاؤں الجھا تو کہا کہ مسطح کا ستیاناس جائے۔ پس میں نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ایسی تو آپ کی وجہ سے کہتی ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ میری وجہ سے کیوں؟ انہوں نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے تہمت کی پوری داستان سنا دی۔ میں نے کہا کہ یہ بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدا کی قسم پھر میں اپنے گھر کو [illegible] اس کا بھی کچھ

كَبِرْتُ وَوَعَكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ
فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ
وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا جَاءَ
بِكِ يَا بُنَيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَ
إِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ
يَا بُنَيَّةُ خَفِّفِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا
كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ
إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا
مَا بَلَغَ مِنِّي قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ
قُلْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
نَعَمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ
وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ
فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي
ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ قَالَ أَقْسَمْتُ
عَلَيْكِ أَيْ بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ
وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى
تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا وَ
انْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا
بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا
إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ
وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ
عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَ
أَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى

بخار نے دبا لیا اور میں بیمار ہو گئی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والدین کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ
آپ نے ایک لڑکا میرے ساتھ بھیج دیا۔ پس میں اُن کے گھر میں داخل ہوئی اور
اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام رومان کو گھر میں نیچے پایا جبکہ والد محترم حضرت
ابوبکر صدیق چھت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ والدہ محترمہ نے فرمایا۔ بیٹی!
کیسے آنا ہوا؟ میں نے سارا واقعہ اُن کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ
کو اس کا اتنا صدمہ نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! غم نہ کھاؤ
خدا کی قسم ایسا تو ہوتا ہی آیا ہے۔ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور
خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور عجیب
بات تم نکتہ چینی ہے ایسی باتیں پھیلایا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا
ابا جان کو اس بات کا علم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں نے کہا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر میں رونے
لگی تو حضرت ابوبکر نے میری آواز سن لی وہ چھت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس
وہ نیچے اترے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے بتایا
کہ جو بات مشہور کی جا رہی ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی ہے۔ اس پر ان کی آنکھوں
میں بھی آنسو بھر آئے فرمایا اے بیٹی! میں تجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چلی جا۔
پس میں لوٹ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے
تو میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا نہیں خدا کی
قسم میں نے تو ان کے اندر کوئی عیب نہیں پایا۔ ہاں یہ تو چھوٹی ہیں آٹا گوندھ کر
بھول جاتی اور سو جاتی ہیں یہاں تک کہ بکری آکر اسے کھا لیتی ہے۔ اس پر آپ
کے اصحاب میں سے کسی نے جھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچ سچ بتا دے بلکہ اس بارے سخت سست بھی کہا۔ پس اس نے
کہا سبحان اللہ خدا کی قسم میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار
خالص سونے کی ڈلی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس شخص (حضرت صفوان)
تک پہنچی جس کے متعلق تہمت لگائی گئی تھی تو انہوں نے کہا سبحان اللہ
خدا کی قسم جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے میں نے تو کسی عورت کے
پلّے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ
حضرت صفوان نے جہاد فی سبیل اللہ میں جام شہادت نوش کیا۔ وہ
فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ موجود

الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ نماز عصر پڑھ لی تھی جب تشریف لائے اور میرے والدین میرے دائیں بائیں سے میرے کندھے پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا اے عائشہ! اگر تم سے برائی

مِنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحِي مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوَعَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ إِلٰى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَالْتَفَتُّ إِلٰى أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلٰى نَفْسِهَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ وَأُنْزِلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ أَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَّا زَيْنَبُ

ہو گئی ہے یا تم اپنی جان پر ظلم کر بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لو بیشک وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت آئی ہوئی تھی جو دروازے پر بیٹھی تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اس عورت کا خیال رکھ کر آپ یہ ذکر فرمائیں۔ اس کے بعد پھر رسول اللہ نے مجھے نصیحت فرمائی تو میں اپنے والد ماجد کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے کہا کہ حضور کو جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا عرض کروں! پھر میں اپنی والدہ محترمہ کی جانب متوجہ ہوئی کہا کہ آپ حضور کو جواب دیں۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ میں کیا عرض کروں! جب ان دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے اللہ اور رسول کی شہادت دی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم اگر آپ کے حضور میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے ہرگز نہیں کیا اور خدا گواہ ہے کہ بیشک میں سچی ہوں لیکن آپ کے نزدیک یہ بات مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کیونکہ لوگوں کی جھوٹی باتیں تو آپ کے دلوں میں گھر کر چکی ہیں اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ غلطی کا کام ہو گیا ہے اور خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کیا تو آپ حضرات کہیں گے کہ اس نے خود اعتراف جرم کر لیا۔ میں نے اپنی اور آپ کی مثال تلاش کرنی چاہی تو مجھے حضرت یعقوب کا نام نہیں ملا میں ان کے سوا کیا کہوں کہ حضرت یوسف کے والد محترم کی طرح کہوں جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو۔ راوی فرماتے ہیں کہ چنانچہ اسی ساعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا تو ہم سب خاموش ہو گئے جب وحی نازل ہو چکی تو چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ اے عائشہ! تجھے بشارت ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیری براءت نازل فرما دی ہے۔ اس وقت چونکہ میں غصے کی حالت میں تھی کیونکہ میرا اعتبار نہیں کیا گیا تھا لہٰذا جب میرے والدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضور کا شکریہ ادا کرو تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی اور نہ آپ دونوں کی تعریف کروں گی بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کروں گی جس نے میری براءت نازل فرمائی ہے۔ آپ حضرات نے جو باتیں سنی تھیں تو ان کا

ابْنَةَ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ۔

انکار کیا اور دلیے ہٹایا۔ اور حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری کے باعث اس گناہ میں ملوث ہونے سے بچالیا۔ چنانچہ انہوں نے بھلائی کے سوا میرے متعلق کوئی کلمہ نہیں کہا لیکن ان کی بہن حمنہ دوسرے ہلاک ہونے والوں کی طرح ہلاک ہوئی اور اس کا چرچا کرنے والے مسطح، حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ بن ابی تھے۔ یہ شخص جھوٹ گھڑتا اور لوگوں کو جمع کر کے سناتا تھا اور یہ تہمت لگانے والوں کی سربراہی کر رہا تھا جیسا کہ اس نے اور حمنہ نے کی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ اب مسطح کی کبھی مالی امداد نہیں کریں گے۔ اس پر سورۃ النور کی آیت ۲۲ نازل ہوئی۔ اس میں فضیلت اور گنجائش والے سے حضرت ابوبکر مراد ہیں اور اہل قرابت و مساکین سے مسطح۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش کر دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم! اے ہمارے رب! ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ تو ہماری بخشش کر دے۔ چنانچہ جو مالی امداد کیا کرتے تھے وہ حسب سابق جاری کر دی۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ کی تفسیر

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔

ابن شبیب ان کے والد، یونس، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھا کریں تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ أَخَذْنَ أُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ۔۔ اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (آیت ۳۱) تو اس وقت کی مسلمان عورتوں نے اپنے تہمد ایک جانب سے پھاڑ کر اس حاشیے کے ساتھ اپنے سینوں کو چھپایا تھا۔

اَلْفُرْقَان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءً مَنْثُوْرًا مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيْحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوْعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيْلًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَرَى حَبِيْبَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُوْرًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيْرُ مُذَكَّرٌ وَالتَّسَعُّرُ وَالْإِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيْدُ تُمْلَى عَلَيْهِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهِ غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ۔

سورۃ الفرقان

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا وہ گرد و غبار جو ہوا کے ساتھ اڑ جاتا ہے۔ مَدَّ الظِّلَّ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کا وقت ہے۔ سَاکِنًا ہمیشہ۔ عَلَیْہِ دَلِیْلًا سورج کا طلوع ہونا۔ خِلْفَۃً جو کام رات کو رہ جائے اور دن میں کیا جائے اور دن میں رہ جائے رات کے وقت کیا جائے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا جو اللہ کی طاعت اور ایسے کاموں میں مشغول رہیں کہ اپنے پیاروں کو ان میں دیکھ کر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ ابن عباس کا قول ہے ثُبُوْرًا خرابی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ السَّعِیْر مذکر ہے اور تسعر سے مشتق ہے۔ نیز تسعر و اضطرام آگ کا خوب بھڑکنا۔ تُمْلٰی عَلَیْہِ ان پر پڑھا جاتا ہے، اَمْلَیْتُ یا اَمْلَلْتُ سے ہے۔ الرَّسّ کان، اس کی جمع رِساس ہے۔ مَا یَعْبَؤُا کسی کی پرواہ نہ کرنا۔ چنانچہ کہتے ہیں مَا عَبَأْتُ بِہٖ شَیْئًا میں نے اسے کچھ بھی نہ سمجھا۔ غَرَامًا ہلاکت۔ مجاہد کا قول ہے کہ عَتَوْا سرکشی کی۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ عَاتِیَۃ حد سے گزرنا جیسے نہروں کا کناروں سے باہر نکلنا۔

بَابُ قَوْلِهِ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلَى وُجُوْهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيْلًا

۴۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ

اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ کی تفسیر

وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ان کے منہ کے بل، ان کا ٹھکانا سب سے برا اور وہ سب سے گمراہ۔ (آیت ۳۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! کیا کافر کو قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟ فرمایا: جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلا سکے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی عزت

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَتَادَةُ بَلْ وَعَدَهُ رَبُّنَا ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا الْعُقُوبَةَ ۔

۱۸۷۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۔

۱۸۷۲ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَقَالَ هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ ۔

۱۸۷۳ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

کی قسم! کیوں نہیں۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ کی تفسیر

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے۔ اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا یعنی عذاب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا اسی نے کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ پھر میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا (آیت ۶۸)۔

قاسم بن ابی بزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر (تابعی) سے دریافت کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی: وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ۔ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت مکی ہے اور اس مدنی آیت سے منسوخ ہے جو سورۃ النساء کے اندر موجود ہے۔

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: قتلِ مومن کے بارے میں اہل کوفہ کا اختلاف ہے۔ اس لیے میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے کی یہ آخری آیت ہے اور اسے منسوخ کرنے

فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ.

١٨٧٤. حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هَذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

بَابُ ٨٨ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا.

١٨٧٥. حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزَى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتَّى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا.

بَابُ ٨٩ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا.

١٨٧٦. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ.

والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فجزاؤہ جہنم ...... کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی) کوئی توبہ قبول نہیں ہے۔ اور جب ارشاد باری تعالیٰ: لا یدعون مع اللہ الٰہاً آخر ...... کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ حالت کفر میں ایسا کیا ہو۔

یضاعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلد فیہ مہانا کی تفسیر

سعید بن جبیر نے ابن ابزیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: "اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے" اور ارشاد ربانی "اس جان کو جس کی حرمت اللہ نے رکھی ناحق قتل نہیں کرتے" (آیت ۶۸) اور الا من تاب تک پڑھ کر ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا جب مذکورہ حکم نازل ہوا تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے، جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے بے حیائی کے کام بھی کیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۷۰)

الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا کی تفسیر

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، پہلے جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے اور دوسری کہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (آیت ۶۸) یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا هَلَكَةً

۱۸۷۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا.

فسوف یکون لزاما (یعنی ہلاکت) کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) معجزہ شق القمر (۳) رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑ جو قریش پر شدید قحط مسلط کیا گیا (۵) بربادی (جو کفار قریش کی غزوۂ بدر میں ہوئی) یعنی اسی کا ذکر ہے۔

الشُّعَرَاءُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ هَضِيْمٌ يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ مُسَحَّرِيْنَ الْمَسْحُوْرِيْنَ لَيْكَةَ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُوْنٍ مَعْلُوْمٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيْلَةٌ فِي السَّاجِدِيْنَ الْمُصَلِّيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ كَأَنَّكُمْ الرِّيْعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ وَاحِدُ الرِّيَعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِيْنَ مَرِحِيْنَ فَارِهِيْنَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِيْنَ حَاذِقِيْنَ تَعْثَوْا أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيْثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةُ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ.

سورۃ الشعراء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ تعبثون تم بناتے ہو۔ ہضیم جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے۔ مسحرین جن پر جادو کیا گیا ہو۔ لیکۃ اور الایکۃ دونوں ایکۃ کی جمع ہیں یعنی جنگل۔ یوم الظلۃ جب ان پر عذاب سایہ کرے۔ موزون معلوم۔ کالطود پہاڑ کی طرح۔ الشرذمۃ چھوٹی جماعت۔ فی الساجدین نمازیوں میں۔ ابن عباس کا قول ہے لعلکم تخلدون جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ ریعۃ اور ارباع ہم معنی ہیں۔ مصانع ہر ایک عمارت۔ یہ مصنعۃ کی جمع ہے۔ فرہین اتراتے ہوئے۔ یہ فارہین کے معنی میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فارہین ماہرین کو کہتے ہیں۔ تعثوا سخت فساد۔ عاث یعیث عیثا۔ الجبلۃ پیدائش۔ جبل پیدا کیا گیا۔ اسی طرح جبلا اور جبلا تینوں ہم معنی ہیں یعنی پیدائش۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ.

۱۸۷۸ - وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ولا تخزنی یوم یبعثون کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے روز اپنے والد

عليه وسلم قال ان ابراهيم عليه الصلوٰة والسلام رأى اباه يوم القيامة عليه الغبرة والقترة الغبرة هي القترة۔

کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے۔ الغبرۃ اور القترۃ دونوں ہم معنی ہیں (بعض کے نزدیک یہاں ان کے چچا آزر مراد ہیں)۔

۱۸۷۹۔ حدثنا اسمٰعيل حدثني اخي عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى ابراهيم اباه فيقول يا رب انك وعدتني ان لا تخزني يوم يبعثون فيقول الله اني حرمت الجنة على الكافرين۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد یا چچا آزر کو دیکھ کر عرض کریں گے، اے رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے۔

باب وانذر عشيرتك الاقربين واخفض جناحك الن جانبك

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ کی تفسیر

واخفض جناحک کا مطلب ہے کہ اپنے بازو نرم کر دو۔

۱۸۸۰۔ حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش قال حدثني عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين صعد النبي صلى الله عليه وسلم على الصفا فجعل ينادي يا بني فهر يا بني عدي لبطون قريش حتى اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم يستطع ان يخرج ارسل رسولا لينظر ما هو فجاء ابو لهب وقريش فقال ارأيتكم لو اخبرتكم ان خيلا بالوادي تريد ان تغير عليكم اكنتم مصدقي قالوا نعم ما جربنا عليك الا صدقا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك سائر اليوم الهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب ما اغنى عنه ماله وما كسب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: (اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱۴)) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے اور آپ نے آواز دی۔ اے بنی فہر! اے بنی عدی! قریش کی شاخوں یہاں تک کہ تمام لوگ جمع ہو گئے اور جو نہ جا سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ پتہ چلے کیا بات ہے۔ ابولہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا: ذرا یہ تو بتائیے اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکر جرار ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا، ہاں کیونکہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ بولنا ہی سنا ہے۔ فرمایا: تو میں آپ لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔ پس ابولہب نے کہا، ہلاک ہو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ...... (سورۃ لہب)

۱۸۸۱۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سعيد بن المسيب وابو سلمة بن عبد الرحمٰن ان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت: اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِيْنِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ۔

فرمایا اے گروہ قریش یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا۔ تم اپنی جانوں کو بچاؤ کیونکہ اگر ایمان نہ لائے تو اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے اولاد عبد مناف! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ رسول خدا کی پھوپھی! اگر تم ایمان نہ لائیں تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو لیکن اگر تم ایمان نہ لائیں تو اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہیں آؤں گا۔ اصبغ، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

النَّمْل

سورۃ النمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالْخَبْءُ مَا خَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيْرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوْحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيْرٌ كَرِيْمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِيْنَ طَائِعِيْنَ رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً أَوْزِعْنِي اجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوْا غَيِّرُوْا وَأُوْتِيْنَا الْعِلْمَ يَقُوْلُهُ سُلَيْمٰنُ الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمٰنُ قَوَارِيْرَ أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
الخبء چھپی ہوئی چیز۔ لا قبل طاقت نہیں۔ الصرح محل، شیشہ ملایا ہوا گارا یا مسالہ اور اس کی جمع صروح ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ولھا عرش بادشاہی تخت۔ کریم کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت۔ مسلمین اطاعت گزار ہو کر۔ ردف قریب آیا۔ جامدۃ قائم۔ اوزعنی مجھے مقرر کر دے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نکروا سے مراد ہے شکل بدل دو۔ واوتینا العلم یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لیکن بعض کے نزدیک یہ بلقیس کا مقولہ ہے۔ الصرح پانی کا حوض جو حضرت سلیمان نے شیشوں سے چھپایا ہوا تھا۔

الْقَصَصُ !

سورۃ القصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا مُلْكَهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
کل شیء ھالک الا وجھہ یعنی سوائے اس کی بادشاہی

وَيُقَالُ إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ الْأَنْبَاءُ الْحُجَجُ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ
أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ
فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ
بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
أُمَيَّةَ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ
وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ
آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ
يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ
أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي
أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ
لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ
فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ قُصِّيهِ
اتَّبِعِي أَثَرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ
نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ
وَاحِدٌ وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ
يَأْتَمِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ
وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ آنَسَ أَبْصَرَ جَذْوَةٌ قِطْعَةٌ

کے بعض حضرات نے کہا ہے کہ سوائے اللہ کی ذات کے۔ مجاہد کا قول ہے
کہ الانباء سے دلائل اور حجتیں مراد ہیں۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ کی تفسیر

سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں
ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا
چچا جان! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے
متعلق کچھ عرض کر سکوں۔ پس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے
کہ کیا آپ عبد المطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بار بار یہی چیز پیش کرتے رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار
بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے آخری کلام یہ کیا کہ عبد المطلب
کی ملت پر اور لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے
استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی: نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے یہ مناسب نہیں
کہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ اور ابو طالب کے بارے میں
حکم نازل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ فرمایا: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو
ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (آیت ۵۶)۔ ابن عباس کا قول ہے
کہ اُولی القوۃ مراد یہ ہے کہ ان کی کنجیاں کتنے ہی طاقتور آدمیوں سے
نہیں اٹھائی جاتی تھیں۔ لتنوء بھاری ہوتی تھیں۔ فارغاً صرف
حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ الفرحین خوشی سے اترانے والے۔ قصیہ
اس کے پیچھے جا، یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نقص علیک ہم
یہ قصہ تم سے بیان کرتے ہیں۔ عن جنب دور سے اور جنابۃ کا معنی
بھی یہی ہے۔ یبطش کو یبطُش بھی پڑھتے ہیں۔ یاتمرون مشورہ کرتے ہیں
العدوان، العداء اور التعدی ہم معنی ہیں۔ آنس دیکھا۔ جذوۃ
لکڑی کا وہ موٹا سرا جس میں آگ لگی ہوئی نہ ہو۔ الشہاب شعلے والی

قِطْعَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ وَالْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ رِدْءًا مُعِينًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَدِّقُنِي وَقَالَ غَيْرُهُ سَنَشُدُّ سَنُعِينُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا مَقْبُوحِينَ

مُهْلَكِينَ وَصَّلْنَا بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ يُجْبَى يُجْلَبُ بَطِرَتْ أَشِرَتْ فِي أُمِّهَا رَسُولًا أُمُّ الْقُرَى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُكِنُّ تُخْفِي أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ وَكَنَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ۔

لگ۔ الحیّات سانپ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں جیسے الجان پتلا سانپ، الافاعی کالا زہریلا سانپ، الاساود کالا بڑا سانپ۔ ردًا معینًا مددگار۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ یصدقنی ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے سنشد عضدک ہم تیری مدد کریں گے۔ اہل عرب جب کسی کی مدد کرتے تو کہتے فقد جعلت له عضدًا یعنی تو نے اس کی مدد کی۔ مقبوحین

ہلاک کیے گئے۔ وصلنا ہم نے اسے بیان کیا اور پورا کیا۔ یجبی کھینچے چلے آتے ہیں۔ بطرت سرکشی کی۔ ام القریٰ مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات۔ تکن چھپاتی ہے جیسے اکننت الشیء چیز میں نے چھپائی اور کننته میں نے اسے چھپا لیا۔ ویکان اللہ کا وہی معنی ہے جو الم تر کا ہے۔ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر یعنی جس پر چاہے رزق کی وسعت کرے اور جس پر چاہے تنگی کرے۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ کی تفسیر

١٨٨٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ قَالَ إِلَى مَكَّةَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ — وہ تمہیں لے جانے کا جہاں پھر جانا چاہتے ہو لرادک الی معاد میں یہ اشارہ مکہ مکرمہ کی جانب ہے۔

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

سورۃ العنکبوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ضَلَلَةً فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ عَلِمَ اللَّهُ ذَلِكَ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيزَ اللَّهُ كَقَوْلِهِ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ أَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ أَوْزَارِهِمْ۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ وکانوا مستبصرین یعنی گمراہی کو۔ فلیعلمن اللہ یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا امتیاز ظاہر کر دے گا جیسے فرمایا ہے لیمیز اللہ الخبیث اللہ پاک کی تمیز کر دے گا۔ اثقالا مع اثقالہم یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی۔

الم غُلِبَتِ الرُّومُ

سورۃ الروم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَلَا يَرْبُو مَنْ أَعْطَى يَبْتَغِي أَفْضَلَ فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُحْبَرُونَ يُنَعَّمُونَ يَمْهَدُونَ يُسَوُّونَ الْمَضَاجِعَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ فلا یربو جو نفع کمانے کے لیے رقم دے اس کے لیے اجر نہیں ہے۔ مجاہد کا قول ہے یحبرون نعمتیں دیے جائیں گے۔ یمہدون اپنے لیے بستر بچھاتے ہیں۔ الودق بارش۔ ابن عباس کا قول ہے

اَلْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فِي الْاٰلِهَةِ وَفِيْهِ تَخَافُوْنَهُمْ اَنْ يَّرِثُوْكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَصَّدَّعُوْنَ يَتَفَرَّقُوْنَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهُ ضُعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوْاٰى الْاِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيْئِيْنَ

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِيْ كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيْءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَبْصَارِهِمْ يَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَاَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَؤُا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَاءَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ عَائِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰى كُفْرِهِمْ

"هَلْ لَّكُمْ مِّمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ" اپنے فرضی خداؤں سے "تَخَافُوْنَهُمْ" کہ تمہارے وارث ہو جائیں گے جیسے ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے۔ "يَصَّدَّعُوْنَ" الگ الگ ہو جائیں گے۔ "فَاصْدَعْ" کھول کر بیان کر دو۔ دوسرے کا قول کہ "ضُعْفٌ" اور "ضَعْفٌ" دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ "السُّوْاٰى" اور "الْاِسَاءَةُ" برائی کرنے والوں کا بدلہ۔

مسروق کا بیان ہے کہ ایک شخص کندہ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے روز ایک سیاہ دھواں آئے گا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہو جائے گا اور ایمان والوں کو اس سے صرف اتنی تکلیف پہنچے گی جیسے زکام ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر ہم ڈر گئے پس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب میں نے واقعہ بیان کیا تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: جو کوئی بات کو جانتا ہو تو کہے اور جو نہ جانے تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علمی بات ہے کہ جس بات کو نہ جانے تو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: "تم فرما دو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں سے نہیں ہوں" چنانچہ جب قریش اسلام لانے میں دیر کرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا مانگی "اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے" پس انہیں قحط نے گھیر لیا یہاں تک کہ بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے اور انہوں نے مُردار اور ہڈیاں تک کھا لیں اور ان میں سے جب کوئی آدمی زمین و آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو دھوئیں کی طرح دھواں نظر آتا تھا۔ ابو سفیان آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: اے محمد! آپ تو صلہ رحمی کا حکم دینے آئے ہیں جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہو گئی، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ پھر آپ نے یہ پڑھا: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا" (سورۂ دخان، آیت ۱۰) کیا پھر بھی آخرت کا عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آئے گا، پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق

يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى سَيَغْلِبُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَضَى۔

الدخان آیت ۱۶) یہ بدر کا واقعہ ہے الم غلبت الروم سے بھی جنگ بدر مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ لِدِينِ اللّٰهِ خُلُقُ الْأَوَّلِينَ دِينُ الْأَوَّلِينَ وَالْفِطْرَةُ الْإِسْلَامُ۔

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ کی تفسیر

خلق اللّٰہ یعنی اللّٰہ کا دین۔ خلق الاولین پہلوں کے دین۔ اسلام جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بچہ ایسا نہیں مگر وہ اپنی فطرت دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا ہر بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم نے ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا پیدا ہوتے دیکھا ہے؟ پھر آپ کہتے ہیں: اللّٰہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا، اللّٰہ کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے (آیت ۳۰)۔

لُقْمَانَ

سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ کی تفسیر

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت، جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملاتے تو نازل ہوئی تو یہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بڑی سخت گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم (کسی نہ کسی گناہ) کے ساتھ نہ ملایا ہو۔ پس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں سنتے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا۔ شرک بڑا ظلم ہے ۔ (آیت ۱۳ پس سابقہ آیت میں بھی ظلم سے شرک مراد ہے)

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ کی تفسیر

السَّاعَةِ۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَآئِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَأَخَذُوْا لِيَرُدُّوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص چلتا ہوا حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر اور دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو یہ دھیان رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے یہ سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے اس کے متعلق زیادہ نہیں جانتا ہاں میں تمہیں اس کی کچھ نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ ان پانچ چیزوں میں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ "بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔۔۔" وہ شخص پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو آپ نے فرمایا۔ اس کو میرے پاس بلا لاؤ۔ لوگ اس کو ڈھونڈنے لگے لیکن وہ نظر نہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ حضرت جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

ف۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آدمی کی شکل و صورت کے اندر دربار رسالت میں حاضر ہو کر ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق آپ سے سوالات کیے۔ حضرت جبرائیل امین نوری مخلوق ہیں لیکن بشری شکل میں آئے۔ اسی طرح وہ اور کئی دیگر فرشتے مختلف مواقع پر انسانی شکل میں آتے رہے تھے۔ حضرت مریم کے پاس جب انہیں پروردگار عالم نے بھیجا تو قرآن مجید نے ان کے متعلق یوں بتایا ہے۔

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔ (۱۹ : ۱۷) تو وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

لہٰذا اگر خالق مطلق نے اپنے محبوب، باعث کون و مکان، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوری بشر بنایا ہے تو اس میں استحالہ کیا ہے؟ بعض لوگوں کو یہ خدشہ لاحق ہے کہ آپ کے متعلق نور کا لفظ سننے سے معلوم نہیں تکلیف کیوں ہونے لگتی ہے؟ علاوہ بریں وہ نور اور بشر کو دو متضاد چیزیں سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جو نور ہو وہ بشر نہیں ہو سکتا اور جو بشر ہو وہ نور نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت ان لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو صرف نوری بشر ہی نہیں بلکہ آپ سراپا نور، نور علیٰ نور، جان نور اور صد پہلو نور ہیں۔ جو رحمت دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف بشریت کے زاویے سے دیکھتے ہیں اور دوسرے انسانوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ ان کے بارے میں سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء) نے فرمایا ہے۔

محروماں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بشر گفتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند بانکار آمدند و صاحب دولتاں کہ آنسرور را علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت و رحمت عالمیان دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات آمدند۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۴۴)

بے خبر لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ منکر ہو گئے اور خوش قسمت لوگوں نے انہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالت اور رحمت دو عالم ہونے کے عنوان سے جانا اور دوسرے تمام انسانوں سے ممتاز دیکھا تو ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے۔ اور نجات پانے والوں میں ان کا شمار ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نوری بشر ہونے کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے بلکہ حدیث نور کی تصدیق کرتے ہوئے آپ یوں رقمطراز ہیں۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشاء عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ودیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ۔ دوسرے حضرات کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

امت محمدیہ کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوری بشر ہیں۔ آپ کی پیدائش خدا کے نور سے ہوئی تو کس طرح ہوئی؟ یہ پروردگار عالم ہی جانتا ہے۔ ہم تو آپ کے ارشاد گرامی خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی کیفیت وحقیقت کو اللہ جل مجدہ کے سپرد کرتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت مولانا اختر الحامدی الرضوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی [illegible]) بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

سراپا تو بشر ہے بشر سے سوا بھی ہے
یعنی تمام مظہر نور خدا بھی ہے

سرور کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایسے نور ہیں کہ جس کو چاہتے اسے بھی نوری بنا دیتے جیسے آپ سے نسبت ہونے کے باعث مدینہ طیبہ کو مدینہ منورہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نور ہونا تو ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے اہل حق کے نزدیک تو آپ کی اولاد بھی نور ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں جن کے باعث انہیں

ذی النورین کا لقب ملا۔ اگر آپ کی اولاد میں نور نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذی النورین کا لقب کس وجہ سے ملتا۔ اسی حقیقت کو چودھویں صدی کے عدیم المثال دانائے راز نے یوں بیان کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں (کلیدی امور) پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت پڑھی بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے"..... (آیت آخر تک)

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

سورہ حم سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَهِيْنٍ ضَعِيْفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُرُزُ الَّتِي لَا تُمْطَرُ اِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا نَهْدِ يُبَيِّنْ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ مَهِيْن کمزور یعنی مرد کا نطفہ۔ ضَلَلْنَا ہم تباہ ہو گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الجرز سے وہ زمین مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو اور اس سے ساتھ کام نہ چلے۔ نَهْدِ ہم نے ظاہر کیا۔

بَابُ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ کی تفسیر

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی شخص کے دل میں جن کا خطرہ (خیال یا تصور) گزرا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔" (آیت ۱۷)

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهُ قِيْلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَاَيُّ شَيْءٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے..... آگے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اسے حضور سے روایت

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَّاتِ۔

کر لیتے ہیں۔ ابو معاویہ الاعمش ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قرات پڑھا ہے۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور گزرا بہشت کی جن نعمتوں پر تم مطلع ہو گئے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلہ میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک اُن کے لیے چھپا رکھی ہے صلہ اُن کی کمائی کا (آیت ۱۷)۔

اَلْاَحْزَابُ

سورۃ الاحزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَاصِيهِمْ قُصُورِهِمْ۔

مجاہد کا قول ہے کہ صیاصیہم سے ان کے محلات اور قلعے مراد ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کی تفسیر

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ نبی مسلمانوں کا اُن کی جان سے زیادہ مالک ہے (آیت ۶)۔ پس جو بھی مومن مال چھوڑ دے تو اس کے رشتہ دار ہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سر پر قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

بَابُ قَوْلِهِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ کی تفسیر

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم

بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۔

زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہو گیا۔ انہیں اُن کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے (آیت ۵)۔

بَابُ قَوْلِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

نَحْبَهُ عَهْدَهُ أَقْطَارِهَا جَوَانِبُهَا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا لَأَعْطَوْهَا ۔

مِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ کی تفسیر

قرآن میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (آیت ۲۳)۔ نحبہ اپنا وعدہ۔ اقطارہا اس کے کناروں سے لآتوھا اسے قبول کر لیں۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُرَى هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ آیت وہ جنہوں نے سچا کر دیا جو اللہ سے عہد کیا تھا (آیت ۲۳)، حضرت انس بن نضر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۔

خارجہ بن زید نے اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں اسے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا۔ وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ انصاری کے سوا اور کسی مسلمان کے پاس نہ ملی جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی شہادت کو دو مسلمان مردوں کی شہادت (گواہی) کے برابر قرار دیا تھا یعنی یہ کچھ مرد ہیں جنہوں نے اپنا عہد سچا کر دیا جو اللہ سے کیا تھا (آیت ۲۳)۔

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا

التَّبَرُّجُ أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللَّهِ اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا ۔

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ کی تفسیر

اپنی بیویوں سے فرما دو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں (آیت ۲۸)۔ التبرج بناؤ سنگار دکھانا۔ سنۃ اللہ استنہا سے مشتق ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھہرایا۔

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ [illegible]

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی ازواج مطہرات کو یہ اختیار دینے کا [illegible]

أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ۔

میں تم سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لو اور آپ اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے والدین ہرگز آپ کے ساتھ میری جدائی پسند نہیں کریں گے حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اے نبی اپنی بیویوں سے فرما دو" (آیت ۲۸، ۲۹)۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں بلکہ میں بذات خود صرف اللہ کی رضا، اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری کی چاہتی ہوں (اور ان کے مقابلے میں مجھے کوئی چیز پسند نہیں)۔

بَابٌ ۲۰۲ قَوْلِهٖ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ۔

وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ کی تفسیر

اللہ کریم کا ارشاد اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (آیت ۲۹) قتادہ کا قول ہے کہ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ سے قرآن و سنت مراد ہیں۔

۱۸۹۶۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا إِلَى أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ ازواج مطہرات کو اپنے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا، میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدا ہونے کا ہرگز حکم نہیں دیں گے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرما دو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں" (آیت ۲۸، ۲۹)۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، اس بارے میں اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں خود اللہ کی رضا، اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری چاہتی ہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے بھی اسی طرح کیا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ اسی طرح موسیٰ بن اعین، معمر، زہری نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی۔ نیز عبدالرزاق، ابوسفیان معمری، معمر، زہری، عروہ بن زبیر

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۔

١٨٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ۔

بَابُ قَوْلِهِ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُرْجِي تُؤَخِّرُ أَرْجِئْهُ أَخِّرْهُ ۔

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ ۔

١٨٩٩ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ قَالَتْ [illegible]

نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے ۔

وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ کی تفسیر

اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ بات جو اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: ۔ اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپاتے تھے جو اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھی اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا، آیت ام المومنین حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی ۔

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس کا بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵۱) ابن عباس کا قول ہے کہ ترجی تم پیچھے ہٹاؤ۔ اسی سے اَرْجِہْ ہے یعنی پیچھے ہٹاتا ہوں ۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جن عورتوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا مجھے ان پر رشک آتا تھا چنانچہ میں نے کہا کہ عورت کس طرح اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس کا بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵۱)۔ اس پر میں عرض گزار ہوئی: میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے ۔

معاذہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے باری والی بیوی سے اجازت لے کر دوسری کے پاس جایا کرتے تھے جبکہ یہ آیت نازل ہو گئی: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس کا بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵۱) میں عرض گزار ہوئی کہ آپ نے کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوتی تھی کہ اگر آپ مجھ سے دریافت فرما [illegible]

رسول الله أن أدع عليك أحدا. تابعه عباد بن عباد سمع عاصما.

ترجمہ دوں ۔ اسی طرح عباد بن عباد نے حضرت عاصم سے سنا ہے۔

باب قوله لا تدخلوا بيوت النبي

إلا أن يؤذن لكم إلى طعام غير ناظرين إناه ولكن إذا دعيتم فادخلوا فإذا طعمتم فانتشروا ولا مستأنسين لحديث إن ذلكم كان يؤذي النبي فيستحيي منكم والله لا يستحيي من الحق وإذا سألتموهن متاعا فاسألوهن من وراء حجاب ذلكم أطهر لقلوبكم وقلوبهن وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله ولا أن تنكحوا أزواجه من بعده أبدا إن ذلكم كان عند الله عظيما. يقال إناه إدراكه أنى يأني أناة. لعل الساعة تكون قريبا إذا وصفت صفة المؤنث قلت قريبة وإذا جعلته ظرفا وبدلا ولم ترد الصفة نزعت الهاء من المؤنث وكذلك لفظها في الواحد والاثنين والجميع للذكر والأنثى.

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ کی تفسیر

نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل جائے مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو، ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو جایا کرو اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں سے دل بہلاؤ، بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے سے نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو، اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں یہ حق نہیں کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو، بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے (آیت ۵۳)۔ کہا گیا ہے کہ اِنَاہُ پکنے کا انتظار مراد ہے جیسے اَنٰی یَأْنِیْ اَنَاۃً کہتے ہیں خوب پکا لیا۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا اگر قریبًا کو الساعۃ کی صفت قرار دیں تو مؤنث کے باعث قریبۃ پڑھنا ہوگا اور اسے ظرف بدل قرار دیا جائے تو اس کی صفت نہیں بدلے گی بلکہ مؤنث کی علامت ہٹا دی جائے گی اور یہ لفظ واحد تثنیہ اور جمع میں اسی طرح رہے گا اور خواہ موصوف مذکر ہو یا مؤنث۔

١٩٠٠۔ حدثنا مسدد عن يحيى عن حميد عن أنس قال قال عمر رضي الله عنه قلت يا رسول الله يدخل عليك البر والفاجر فلو أمرت أمهات المؤمنين بالحجاب فأنزل الله آية الحجاب.

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں بھلے برے ہر قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں لہٰذا آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمادیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمادیا۔

١٩٠١۔ حدثنا محمد بن عبد الله الرقاشي حدثنا معتمر بن سليمان قال سمعت أبي يقول حدثنا أبو مجلز عن أنس بن مالك قال لما تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم زينب ابنة جحش دعا القوم فطعموا ثم جلسوا يتحدثون وإذا هو كأنه يتهيأ للقيام فلم يقوموا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو ولیمہ کے لیے لوگوں کو بلایا چنانچہ جب سارے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے گویا وہ یہیں رہنے کا ارادہ کر کے گئے ہیں اور کوئی اٹھ کھڑے ہونے کا نام نہیں لیتا تھا۔ جب حضور نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ دوسرے حضرات بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین افراد

فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ۔

پھر بھی بیٹھے رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس آپ گھر میں اندر تشریف لے گئے اور آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو جب تک اجازت نہ مل جائے۔ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو (آیت ۵۳)۔

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ الْآيَةِ آيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوسرے تمام لوگوں کی نسبت پردے کی آیت کے شانِ نزول کا مجھے زیادہ علم ہے۔ جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھر میں آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ نے دعوت دی اور لوگوں کو بلایا گیا تو لوگ آ کر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے جاتے پھر اندر تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹھے باتیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو جب تک اجازت نہ مل جائے، مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ، نہ یوں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو...... (آیت ۵۳)۔ پس پردہ لٹکا دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کا ولیمہ گوشت اور روٹی سے کیا۔ پس آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔ پس میرے ساتھ کچھ حضرات آئے اور وہ کھا کر چلے گئے۔ پھر کچھ حضرات آئے اور وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ چنانچہ اسی طرح جنہیں میں بلاتا وہ حضرات آتے اور کھا کر چلے جاتے۔ یہاں تک کہ اب مجھے بلانے کے لیے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن تین آدمی اس وقت بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے اہل بیت!

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرِي آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ۔

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔ انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ کو کیسا پایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں برکت عطا فرمائے پھر آپ باری باری اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے یہی فرماتے رہے جو حضرت عائشہ سے فرمایا تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ تینوں ابھی گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں چونکہ نبی کریم بہت ہی شرمیلے تھے لہٰذا آپ باہر گئے اور حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس چلنے لگے مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے جا کر آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور ابھی ایک قدم مبارک ہی اندر رکھا تھا اور دوسرا باہر ہی تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور اس وقت پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُو لَهُنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَرَى بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو روٹی وغیرہ کا انتظام فرمایا چنانچہ لوگ روٹی اور گوشت سے شکم سیر ہو گئے پھر آپ امہات المومنین کے حجروں کی طرف نکلے جیسا کہ شب زفاف کی صبح کو آپ کا معمول تھا کہ آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعائیں دیتے اور وہ بھی سلام و دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ گھر کی جانب واپس تشریف لائے تو دو شخصوں کو وہاں باتیں کرتے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر سے واپس لوٹ گئے جب ان دونوں آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کاشانہ اقدس سے واپس لوٹتے دیکھا تو وہ جلدی سے کھسک گئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں کے چلے جانے کی بات میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے پس آپ واپس گھر لوٹے یہاں تک کہ اندر داخل ہو گئے پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس کے بعد پردے کی آیت نازل ہو گئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ۔

ہونے کے بعد حضرت سودہ کسی ضرورت سے باہر نکلیں اور وہ بھاری جسم والی عورت تھیں جو انہیں جانتا تھا اس کا انہیں پہچان لینا مشکل نہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا اے حضرت سودہ اللہ کی قسم! ہم آپ کو پہچان لیتے ہیں حالانکہ آپ پردہ کرکے نکلی ہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر وہ بارگاہِ رسالت کی طرف لوٹ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے کھانا تناول فرما رہے تھے اور دست مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! میں اپنی کسی ضرورت سے باہر گئی تھی تو حضرت عمر نے مجھ سے یہ کہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمانی شروع کر دی جب وحی کا نزول ہو چکا تو ہڈی اسی طرح آپ کے دست مبارک میں تھی جیسے آپ نے پکڑی ہوئی تھی۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک تمہیں اجازت مل گئی ہے لہٰذا اپنی حاجت کے تحت باہر جا سکتی ہو۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا۔

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ کی تفسیر

اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ ان (ازواجِ مطہرات) پر مضائقہ نہیں ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں میں اور اللہ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (آیت ۵۵)۔

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ میں نے کہا کہ اس وقت تک میں اجازت نہیں دے سکتی جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی، یا رسول اللہ! ابو القعیس کے بھائی افلح میرے پاس آنے کی اجازت مانگتے تھے تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک حضور اجازت مرحمت نہ فرمائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے چچا کو اجازت دینے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا، ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ آپ نے فرمایا، انہیں اجازت دے دیا کرو تمہارے

القعيس فقال ائذني له فإنه عمك تربت يمينك قال عروة فلذلك كانت عائشة تقول حرموا من الرضاعة ما تحرمون من النسب.

بچایں مٹی بھرے ہاتھ والی۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی لیے فرماتی ہیں کہ رضاعت کے ذریعے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہیں۔

باب قوله إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما قال أبو العالية صلاة الله ثناؤه عليه عند الملائكة وصلاة الملائكة الدعاء قال ابن عباس يصلون يبركون لنغرينك لنسلطنك.

إن الله وملائكته يصلون على النبي کی تفسیر

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (آیت ۵۶)۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا کرنا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یصلون برکت ڈالتے ہیں۔ لنغرینک ہم ضرور تمہیں غالب کر دیں گے۔

١٩٠٧- حدثني سعيد بن يحيى حدثنا أبي حدثنا مسعر عن الحكم عن ابن أبي ليلى عن كعب بن عجرة قيل يا رسول الله أما السلام عليك فقد عرفناه فكيف الصلاة قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم إنك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم بھی طرح جان گئے لیکن صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو: اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر محمد کی آل کے جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

١٩٠٨- حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني ابن الهاد عن عبد الله بن خباب عن أبي سعيد الخدري قال قلنا يا رسول الله هذا التسليم فكيف نصلي عليك قال قولوا اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم قال أبو صالح عن الليث على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل إبراهيم.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! سلام کرنا تو یہ ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا: یوں کہو اے اللہ! درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر۔ ابو صالح نے لیث سے یوں روایت کی ہے کہ محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔

١٩٠٩- حدثنا إبراهيم بن حمزة حدثنا ابن أبي حازم والدراوردي عن يزيد وقال كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد وآل محمد

ابن ابو حازم اور دراوردی نے یزید بن ہاد سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جیسے درود بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.

بَابُ ٨٤ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى.

١٩١٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا.

تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔

ولا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شرمیلے آدمی تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں فرمایا ہے۔ اے ایمان والو اُن جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے بری فرما دیا۔ اُس بات سے جو انہوں نے کہی تھی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو والے ہے (آیت ۶۹)۔

سَبَأ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يُقَالُ مُعَاجِزِينَ مُسَابِقِينَ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ سَبَقُوا فَاتُوا لَا يُعْجِزُونَ لَا يَفُوتُونَ يَسْبِقُونَا يُعْجِزُونَا قَوْلُهُ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ وَمَعْنَى مُعَاجِزِينَ مُغَالِبِينَ يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ مِعْشَارٌ عُشْرٌ. الْأُكُلُ الثَّمَرُ. بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيبُ الْعَرِمُ السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي السُّدِّ فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلَكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَرِمُ الْوَادِي السَّابِغَاتُ الدُّرُوعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُجَازَى يُعَاقَبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ

سورۃ السبا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کہا گیا ہے کہ معاجزین سے مراد آگے نکل جانے والے ہیں۔ معجزین ہاتھوں سے نکل جانے والے جیسے کہتے ہیں لا یعجزون وہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔ بمعجزینا دوسری قرأت میں بمعاجزین ہے یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے۔ معشار دسواں حصہ۔ الاکل پھل۔ باعد اور بعد دونوں ہم معنی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ لا یعزب غائب نہیں ہوتے۔ العرم رکاوٹ۔ یہ ایک سرخ پانی تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو بند گر گیا، میدان میں گڑھا پڑ گیا اور باغ کی دو اطراف اونچی ہو گئیں۔ پھر پانی ان کی نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور دونوں باغ سوکھ گئے، وہ سرخ پانی بند کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا اور ان کے لیے اُسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے چاہا۔ عمرو بن شرحبیل کا قول ہے کہ العرم یمن والوں کی زبان میں بند کو کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول ہے کہ العرم سے میدان مراد ہے۔ السابغات زرہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ یجازی عذاب دیئے جاتے ہیں۔ اعظکم بواحدۃ ایک اللہ کی اطاعت

بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى وَاحِدًا وَّ اثْنَيْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْاٰخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ مِنْ مَّالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَهْرَةٍ بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ اَلْخَمْطُ الْأَرَاكُ وَالْأَثَلُ الطَّرْفَاءُ اَلْعَرِمُ الشَّدِيْدُ۔

بَابٌ قَوْلِهٖ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَأَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا إِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُّلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُّدْرِكَهٗ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ۔

بَابٌ قَوْلِهٖ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

کرنے کی۔ مَثْنٰی وَفُرَادٰی دو دو یا ایک ایک۔ اَلتَّنَاوُشُ آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ مَا یَشْتَہُوْنَ مال واولاد اور ساماں کی جو زینت چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کَالْجَوَابِ زمین کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔ اَلْخَمْطُ پیلو کا درخت۔ اَلْاَثْلُ جھاؤ کا درخت۔ اَلْعَرِمُ سخت تیز۔

حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِہِمْ کی تفسیر

یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں (آیت ۲۳)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو عاجزی سے فرشتے اپنے پروں کو پھڑپھڑانے لگتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر مارنے کی جھنکار۔ یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (آیت ۲۳)۔ پس اس گفتگو کو چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اس طرح اوپر نیچے ہوتے ہیں، چنانچہ اس وقت سفیان راوی نے اپنی ہتھیلی کو موڑا اور اپنی انگلیوں کو اوپر نیچے جوڑ کر دکھایا۔ اگر وہ ایک بات بھی سن پائیں تو فوراً اپنے نیچے والے کو بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو، یہاں تک کہ وہ بات جادوگر اور کاہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کو بتانے سے پہلے آگ کی چنگاری آ لگتی ہے اور کبھی وہ چنگاری سے پہلے دوسرے کو بتا چکا ہوتا ہے پھر جادوگر اور کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں روز فلاں بات نہیں بتائی تھی۔ چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی اس ایک بات کے باعث ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

اِنْ ہُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ کی تفسیر

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ.

پہاڑ پر چڑھے اور دستور کے مطابق آپ نے آواز دی۔ وشلے لوگو! فریاد کو پہنچو! یہ سن کر قریش کے تمام افراد آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کہا بتائیے کس لیے بلایا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن صبح ہو کر یا شام کو آپ پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا کیوں نہیں۔ پس آپ نے فرمایا میں تمہیں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب آنے سے پہلے۔ اس پر ابو لہب نے کہا۔ ہلاک ہو جاؤ، کیا ہمیں اس لیے اکٹھا کیا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمادی کہ تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا۔

بفضلہ تعالیٰ تیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب الملائکۃ

قال مجاهد القطمير لفافة النواة. مثقلة مثقلة. وقال غيره الحرور بالنهار مع الشمس. وقال ابن عباس الحرور بالليل والسموم بالنهار. وغرابيب أشد سواد الغربيب الشديد السواد.

باب سورة يٰس

وقال مجاهد فعززنا شددنا. يا حسرة على العباد كان حسرة عليهم استهزاؤهم بالرسل. أن تدرك القمر لا يستر ضوء أحدهما ضوء الآخر ولا ينبغي لهما ذلك. سابق النهار يتطالبان حثيثين. نسلخ نخرج أحدهما من الآخر ويجري كل واحد منهما. من مثله من الأنعام. فكهون معجبون. جند محضرون عند الحساب. ويذكر عن عكرمة المشحون الموقر. وقال ابن عباس طائركم مصائبكم. ينسلون يخرجون. مرقدنا مخرجنا. أحصيناه حفظناه. مكانتهم ومكانهم واحد.

باب والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم

۹۱۳ حدثنا أبو نعيم حدثنا الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر رضي الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد

سورہ فاطر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ القطمیر کھجور کی گٹھلی کا چھلکا۔ مثقلۃ لدی ہوئی۔ دوسرے کا قول کہ الحرور دن میں سورج کی گرمی اور ابن عباس کا قول ہے کہ الحرور رات کی گرمی اور السموم دن کی گرمی کو کہتے ہیں۔ غرابیب بہت ہی سیاہ الغربیب سخت کالی چیز۔

سورہ یٰس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فعززنا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی یا حسرۃ علی العباد ان لوگوں پر افسوس ہے جو رسولوں سے مذاق کرتے ہیں ان تدرک القمر ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو سلب نہیں کرے گی اور نہ یہ ان کے لائق ہے سابق النہار دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں نسلخ ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں چلتے رہتے ہیں۔ من مثلہ چوپائے۔ فکھون خوش و خرم جند محضرون حساب کے لئے۔ عکرمہ سے منقول ہے کہ المشحون سے مراد ہے بھری ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طائرکم تمہاری مصیبتیں ینسلون نکل آئیں گے۔ مرقدنا ہمارے نکلنے کی جگہ احصیناہ ہم نے محفوظ کر لیا ہے مکانتہم و مکانہم دونوں ہم معنی ہیں۔

والشمس تجری لمستقر لہا کی تفسیر

یہ مقرر فرمایا ہوا ہے اس کا جو غالب علم والا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ پس آپ نے فرمایا

عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

۱۹۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

بَابٌ وَالصَّافَّاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يُرْمَوْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ لَازِبٌ لَازِمٌ تَأْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ يَعْنِي الْجِنَّ الْكُفَّارُ تَقُوْلُهُ لِلشَّيْطَانِ غَوْلٌ وَجَعُ بَطْنٍ يُنْزَفُوْنَ لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ قَرِيْنٌ شَيْطَانٌ يُهْرَعُوْنَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ يَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةُ صِرَاطِ الْجَحِيْمِ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ وَوَسَطِ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ مَدْحُوْرًا مَطْرُوْدًا بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُوْنَ يَسْخَرُوْنَ بَعْلًا رَبًّا۔

بَابٌ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

۱۹۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

بے شک یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، اسی سبب ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ یہ حکم ہے زبردست حکم والے کا (آیت ۳۸)۔

* * *

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارشاد باری تعالیٰ:۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے (آیت ۳۸) کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرش اعظم کے نیچے ہے۔

سورۃ الصّٰفّٰت

مجاہد کا قول ہے کہ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ بَعِيْدٍ اس میں مکانِ بعید سے مراد ہے ہر جانب سے، يُقْذَفُوْنَ سے مراد ہے وہ پھینکے جاتے ہیں وَاصِبٌ ہمیشہ لَازِبٌ لازم ضروری تَأْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ یعنی کافر یعنی جن شیاطین کو کہیں گے غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ لَا يُنْزَفُوْنَ ان کی عقلیں ضائع نہ ہوں گی۔ قَرِيْنٌ شیطان يُهْرَعُوْنَ تیز دوڑتے ہیں يَزِفُّوْنَ تیز چلتے ہوں گے بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ یعنی عنقریب حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔ ابن عباس کا قول ہے لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ فرشتے سَوَآءِ الْجَحِيْمِ جہنم کے اندر لَشَوْبًا جہنمیوں کے کھانے میں سخت گرم پانی ملایا جائے گا مَدْحُوْرًا دھتکارا ہوا۔ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ چمک دار موتی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ انہیں بعد والے بھلائی کے ساتھ یاد کریں گے۔ يَسْتَسْخِرُوْنَ ہنسی کرتے ہیں بَعْلًا یمن والے اپنی بولی میں رب کو کہتے ہیں۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنِ ابْنِ مَتَّى.

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں (حضرت) یونس بن متی سے افضل ہوں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں تو اس نے ضرور جھوٹ بولا ہے۔

بَابُ (ص)

سورۂ ص کی تفسیر

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي ص قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ. وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا.

شعبہ کو عوام بن حوشب نے بتایا کہ میں نے مجاہد سے سورۂ ص میں سجدے کی بابت پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ وہی تو ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی تو اے محبوب! تم انہی کے راستے پر چلو۔ لہٰذا حضرت ابن عباس اس سورت کو پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ فِي ص فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ فَقَالَ أَوَمَا تَقْرَأُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ. أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عُجَابٌ عَجِيبٌ. الْقِطُّ الصَّحِيفَةُ هُوَ هٰهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عِزَّةٍ مُعَازِّينَ. الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ مِلَّةُ قُرَيْشٍ. الْاِخْتِلَاقُ الْكَذِبُ. الْأَسْبَابُ طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا. جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي قُرَيْشًا. أُولٰئِكَ الْأَحْزَابُ الْقُرُونُ الْمَاضِيَةُ. فَوَاقٍ رُجُوعٍ. قِطَّنَا عَذَابَنَا. اتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَحَطْنَا

مجاہد سے سورۂ ص میں سجدے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ اس میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم یہ نہیں پڑھتے "اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ہدایت دی تو اے محبوب! تم انہی کے راستے پر چلو" پس حضرت داؤد علیہ السلام بھی ان حضرات میں سے ہیں جن کے راستے پر چلنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا۔ عُجَابٌ عجیب۔ اَلْقِطُّ صحیفہ یہاں نیکیوں کا نامۂ اعمال یعنی کتاب مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ فِیْ عِزَّۃٍ سرکشی کرنے والے۔ الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ قوم قریش۔ الْاِخْتِلَاقُ جھوٹ۔ الْاَسْبَابُ آسمان کے دروازوں والے راستے۔ جُنْدٌ مَّا ھُنَالِکَ مَھْزُوْمٌ یعنی قریش۔ اُولٰٓئِکَ الْاَحْزَابُ پچھلے لوگ۔ فَوَاقٍ لوٹ کر آنا۔ قِطَّنَا ہمارا عذاب۔ اَتَّخَذْنٰھُمْ سِخْرِیًّا ہم نے انہیں گھیر لیا۔ اَتْرَابٌ ان کی مانند۔ ابن عباس کا قول ہے اَلْاَیْدِ عبادت کی طاقت

بِهِمْ أَتْرَابٌ. أَمْثَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَيْدُ الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ. الْأَبْصَارُ: الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرٍ طَفِقَ مَسْحًا يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ.

بَابُ قَوْلِهِ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا.

بَابُ قَوْلِهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

الأبصار حکم الٰہی پر نظر رکھنا۔ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي عَنْ یہاں مِنْ کی جگہ ہے۔ طَفِقَ مَسْحًا گھوڑوں کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ الْأَصْفَادُ: بیڑیاں۔

هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات ایک بڑا خبیث جن آکر مجھ پر چڑھنے لگا یا ایسا ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تاکہ وہ میری نماز منقطع کروا دے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو عطا فرمایا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھ لیں پس مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے رب مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (آیت ۳۵) حضرت روح بن عبادہ راوی کا قول ہے کہ پھر وہ ذلیل و خوار ہو کر لوٹ گیا۔

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! جو تم میں سے کسی بات کا علم رکھتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ جانتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصہ ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اس کے متعلق کہہ دے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ تم فرما دو میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں سے نہیں (آیت ۸۶) اور عنقریب میں تمہیں دھوئیں کے بارے میں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ

تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ بَدْرٍ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ.

بھوک کے باعث دھوئیں جیسا نظر آتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر لوگوں نے دعا کی اے ہمارے رب! ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا پھر اس سے روگردان ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (سورۃ الدخان آیت ۱۰ تا ۱۵) کیا ان لوگوں سے قیامت کے دن عذاب ہٹایا جائے گا؟ چنانچہ عذاب ہٹا لیا گیا لیکن پھر اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں میدانِ بدر میں پکڑا۔

باب الزمر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا. ذِي عِوَجٍ لَبْسٍ. وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ مَثَلٌ لِآلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلَهِ الْحَقِّ. وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بِالْأَوْثَانِ. خَوَّلْنَا أَعْطَيْنَا. وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ. مُتَشَاكِسُونَ الشَّكِسُ الْعَسِرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ. وَرَجُلًا سِلْمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا. اشْمَأَزَّتْ نَفَرَتْ. بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْفَوْزِ. حَافِّينَ أَطَافُوا بِهِ مُطِيفِينَ بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهِ. مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الِاشْتِبَاهِ وَلَكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ.

سورۂ الزمر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ۔ جو منہ کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا بھلا جو آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے۔ ذِي عِوَجٍ جس میں شک ہو۔ وَرَجُلًا سَلَمًا یہ معبودانِ باطل اور خدائے برحق کی مثال ہے۔ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بتوں سے۔ خَوَّلْنَا ہم نے عطا کیا۔ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ قرآن مجید۔ صَدَّقَ بِهِ سے مراد مومن ہے جو بروز قیامت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو کہے گا کہ تو نے مجھے یہ عطا فرمایا اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ مُتَشَاكِسُونَ یہ الشَّكِسُ سے مشتق ہے یعنی وہ بد مزاج جو انصاف پر راضی نہ ہو۔ سَلَمًا سالم آدمی کو کہتے ہیں۔ اشْمَأَزَّتْ نفرت کرنے لگے ہیں۔ بِمَفَازَتِهِمْ یہ الْفَوْزِ سے مشتق ہے۔ حَافِّينَ طواف کرنے والے۔ مُتَشَابِهًا یہ اشْتِبَاه سے مشتق نہیں بلکہ تشبیہ سے ہے جیسا کہ ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرے۔

باب يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا کی تفسیر: تم فرما دو اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۹۲۰ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلَى إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مشرکوں کے کچھ آدمیوں نے بہت قتل اور بہت زنا کئے تھے پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ بات تو بہت اچھی ہے

قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا اَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَنَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

بَاب ۹۲۳ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔

بَاب ۹۲۴ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ

لیکن ہمیں یہ تو معلوم ہو جائے کہ ہمارے اتنے سارے گناہوں کا کوئی کفارہ ہو سکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے (سورۃ الفرقان آیت ۶۸)۔ اور یہ آیت نازل فرمائی: تم فرماؤ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو (سورۃ الزمر آیت ۵۳)۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد! ہم (توریت میں) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اپنی انگلی میں رکھتا ہے، زمینوں کو بھی اپنی انگلی میں، درختوں کو بھی اپنی انگلی میں، پانی اور مٹی کو بھی اپنی انگلی میں اور ساری مخلوق کو اپنی انگلی میں لے کر فرماتا ہے کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے گویا یہودی عالم کی تصدیق فرمائی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کی درست فرمائی: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دئے جائیں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے (آیت ۶۷)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا، اور آسمانوں کو لپیٹ دے گا، پھر فرمائے گا: میں ہی حقیقی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ (آج) کہاں ہیں؟

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ کی تفسیر

اور صور پھونکا جائیگا تو بیہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ

نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ.

١٩٢٣ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَذٰلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ.

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ.

بَابُ ٢٢ الْمُؤْمِنُ

قَالَ مُجَاهِدٌ مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَا حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

الطَّوْلُ. التَّفَضُّلُ. دَاخِرِينَ. خَاضِعِينَ. قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ. الْإِيمَانِ. لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ. يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. تَمْرَحُونَ. تَبْطَرُونَ. وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ قَالَ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ. وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا

چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو یکایک وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائینگے (آیت ۶۸)

عامر شعبی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرا صور پھونکنے کے بعد میں اپنا سر سب سے پہلے اٹھاؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش اعظم کو پکڑے ہوئے لٹک رہے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسی حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے یا صور پھونکنے کے بعد ہوش میں (سب سے پہلے) آگئے۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں دفعہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس دن کا؟ وہ فرمانے لگے میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرمانے لگے میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس ماہ کا؟ وہ فرمانے لگے میں نے انکار کر دیا۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی دمچی کی ہڈی کے سوا سب کچھ گل جائے گا اور اسی سے اس کی دوسری پیدائش مرتب فرمائی جائے گی۔

سورۃ المؤمن کی تفسیر۔ مجاہد کا قول ہے کہ لفظ حٰمٓ بطور مجاز حروف مقطعات سے ہے جیسے دیگر سورتوں کی ابتداء میں۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہو جیسے شریح بن ابو اوفیٰ عبسی نے کہا ہے۔

چل رہے نیزے ہیں اور حٰمٓ کی یاد دلا رہے
کاش! تو حٰمٓ پڑھتا پیشتر پیکار سے

الطول احسان کرنا۔ داخرین ذلیل و خوار ہونے والے۔ مجاہد کا قول ہے کہ النجاۃ سے مراد ایمان ہے۔ لیس له دعوۃ بت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکتے۔ یسجرون جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ تمرحون اتراتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت علاء بن زیاد (تابعی) لوگوں کو جہنم سے ڈرا رہے تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ لوگوں کو ناامید کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو ناامید اور مایوس کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اے میرے

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ، وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّوْنَ اَنْ تُبَشَّرُوْا بِالْجَنَّةِ عَلٰى مَسَاوِئِ اَعْمَالِكُمْ وَاِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَهٗ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِيْ بِاَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوٰى ثَوْبَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًا فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ۔

بَابٌ ۱۲۷۶ حٰمٓ السَّجْدَةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِئْتِيَا طَوْعًا اَعْطِيَا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْقُرْاٰنِ اَشْيَآءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ قَالَ فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ. وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ. وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ فَقَدْ كَتَمُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا اِلٰى قَوْلِهٖ دَحٰهَا فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَآءِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ اَئِنَّكُمْ

بندوں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے فرما کہ رحمت سے نا امید نہ ہو اور یہ بھی فرماتا ہے بیشک وہ جو اپنی جانوں پر زیادتی کر کے حد سے گزر گئے جہنمی ہیں۔ در حقیقت آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ برائیاں کرتے رہیں اور جنت کی بشارت پائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے مبعوث فرمایا تھا کہ اطاعت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دیں اور نافرمانوں کو جہنم سے ڈرائیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھے یہ بتائیے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے سخت سلوک کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوش مبارک سے پکڑ لیا کپڑا آپ کی مبارک گردن میں ڈالا اور پوری طاقت کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ پس حضرت ابو بکر آگے بڑھے اور اسے دھکا دیا، کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرے ہٹایا اور فرمایا: کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔

سورہ حٰمٓ السجدۃ کی تفسیر

طاؤس کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: ائتیا طوعًا تم دونوں خوشی سے۔ اور اٰتینا طائعین ہم نے خوشی سے دیا۔ منہال کا قول ہے کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں قرآن کریم میں بعض ایسی چیزیں پاتا ہوں جو مجھے ایک دوسری سے مختلف نظر آتی ہیں، مثلاً (۱) فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ (۲) وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ (۳) وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (۴) رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ۔ اس آیت میں انہوں نے حقیقت چھپائی ہے (۵) اور فرمایا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا الٰی قولہ دَحٰهَا۔ پس اس میں آسمان کی پیدائش کو زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر فرمایا

طَآئِعِيْنَ. فَذَكَرَ فِي هٰذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ السَّمَآءِ. وَقَالَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا، عَزِيْزًا حَكِيْمًا، سَمِيْعًا بَصِيْرًا، فَكَأَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضٰى. فَقَالَ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ، فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ. ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَآءَلُوْنَ. وَأَمَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ، وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ. فَإِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ الْإِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ، وَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِيْنَ، فَخُتِمَ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ أَيْدِيْهِمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ أَنَّ اللّٰهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيْثًا، وَعِنْدَهُ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الْآيَةَ. وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَآءَ ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَآءِ فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ، وَدَحْوُهَا أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَآءَ وَالْمَرْعٰى، وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ دَحَاهَا. وَقَوْلُهُ خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ، فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، وَخُلِقَتِ السَّمٰوٰتُ فِي يَوْمَيْنِ. وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا سَمّٰى نَفْسَهُ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ، أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِيْ أَرَادَ، فَلَا يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنُ، فَإِنَّ كُلًّا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَمْنُوْنٍ مَحْسُوْبٍ. أَقْوَاتَهَا أَرْزَاقَهَا. فِي كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا مِمَّا أَمَرَ بِهِ. نَحِسَاتٍ مَشَائِيْمَ. وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ. تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ. اهْتَزَّتْ بِالنَّبَاتِ. وَرَبَتْ ارْتَفَعَتْ. وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْ أَكْمَامِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ. لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ

اس آیت میں آسمان کی پیدائش کا زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر فرمایا ہے۔ اور فرمایا وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا، عَزِيْزًا حَكِيْمًا، سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ گویا وہ زمانہ ماضی میں ایسا تھا گویا گزری بات ہوئی پس انہوں نے جواب فرمایا۔ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ یہ پہلی دفعہ صور پھونکے کے وقت کی بات ہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو سب بیہوش ہو جائیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر جس کو اللہ چاہے پس أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ۔ رہی دوسری آیت سے کہ پھر جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائیگا أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَآءَلُوْنَ کا سماں ہوگا۔ اور ان کا یہ کہنا کہ وَمَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اور وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا کا معاملہ، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اخلاص والوں کے گناہ بخش دے گا تو مشرکین کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہہ دیں کہ ہم شرک نہیں کیا کرتے تھے۔ پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس وقت سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی اسی وقت يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ کا معاملہ ہوگا۔ اور خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ پھر آسمان کو پیدا فرمایا پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور انہیں دوسرے دو دنوں میں برابر کیا۔ پھر زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ پانی اور چرنے کی جگہیں اس سے نکالیں اور پہاڑ ٹیلے، جانور وغیرہ جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہیں دوسرے دو دنوں میں پیدا فرمائے اسی لئے فرمایا ہے دَحَاهَا اور یہ جو فرمایا ہے کہ زمین کو دو دنوں میں پیدا فرمایا پس زمین کو اور جو کچھ اس میں ہے انہیں چار دنوں میں پیدا فرمایا گیا جبکہ آسمان کو دو دنوں میں پیدا فرمایا گیا اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یہ اس نے اپنی تعریف فرمائی ہے یعنی کا ارشاد ہے اور ہمیشہ اسی طرح رہے گا اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ اسی طرح ہو جاتی ہے لہٰذا تمہیں قرآن کریم میں تناقض نہیں ہونا چاہیے کیونکہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے اور مجاہد کا قول ہے کہ مَمْنُوْنٍ سے شمار کیا ہوا مراد ہے أَقْوَاتَهَا اس کی روزی فِي كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا ہر آسمان میں اسی کا حکم جاری فرمایا نَحِسَاتٍ منحوس

أي بعملي أنا محقوق بهذا. سواء للسائلين: قدرها سواء. فهديناهم: دللناهم على الخير والشر كقوله وهديناه النجدين وكقوله هديناه السبيل والهدى الذي هو الإرشاد بمنزلة أصعدناه من ذلك قوله أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده. يوزعون: يكفون. من أكمامها: قشر الكفرى هي الكم. ولي حميم: القريب. من محيص: حاص حاد. مرية ومرية واحد أي امتراء. وقال مجاهد: اعملوا ما شئتم: الوعيد. وقال ابن عباس: التي هي أحسن: الصبر عند الغضب والعفو عند الإساءة فإذا فعلوه عصمهم الله وخضع لهم عدوهم كأنه ولي حميم.

باب ۱۲۲ ﴿وما كنتم تستترون أن يشهد عليكم سمعكم ولا أبصاركم ولا جلودكم ولكن ظننتم أن الله لا يعلم كثيرا مما تعملون﴾.

۱۹۲۶ - حدثنا الصلت بن محمد حدثنا يزيد بن زريع عن روح بن القاسم عن منصور عن مجاهد عن أبي معمر عن ابن مسعود ﴿وما كنتم تستترون أن يشهد عليكم سمعكم﴾ الآية. كان رجلان من قريش وختن لهما من ثقيف أو رجلان من ثقيف وختن لهما من قريش في بيت فقال بعضهم لبعض أترون أن الله يسمع حديثنا؟ قال بعضهم يسمع بعضه وقال بعضهم لئن كان يسمع بعضه لقد يسمع كله فأنزلت ﴿وما كنتم تستترون أن يشهد عليكم سمعكم ولا أبصاركم﴾ الآية. ﴿وذلكم ظنكم﴾ الآية.

۱۹۲۷ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا منصور عن مجاهد عن أبي معمر عن عبد الله

وقيضنا لهم قرناء موت کے وقت ان کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ اهتزت سرسبز ہوئی وربت اونچی ہوئی دوسرے کا قول ہے یعنی من اکمامها اپنے غلاف سے لیقولن هذا لی میرے عمل سے۔ سواء للسائلين یعنی پوچھنے والوں کے لئے پیمانہ اندازہ ہے تاکہ بھلائی برائی کو سمجھ سکیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے اسے دونوں گھاٹیاں بتا دیں یعنی بھلائی اور برائی کی یا فرمایا ہم نے اسے راستے کی طرف ہدایت فرمائی اور ہدایت وہی ہے جو بمنزلہ مقصود پر پہنچانے کے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اولئک الذین هدى الله فبهداهم اقتده۔ یوزعون روکے جائیں گے اکمامها کا ہے کے پوست کو الکفر کہتے ہیں ولی حمیم گہرا دوست من محیص بچ کے نکلنا مرية اور مرية ایک ہی معنی یا بچنا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اعملوا ما شئتم یہ وعید ہے ابن عباس کا قول ہے کہ التی هی احسن سے مطلب غصے کے وقت صبر کرنا اور

وما کنتم تستترون کی تفسیر اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم یہ سمجھے بیٹھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت ۔ اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (آیت ۲۲) کے بارے میں فرمایا کہ قریش کے دو آدمی اور ان کا سسرالی بنی ثقیف کا ایک آدمی یا بنی ثقیف کے دو آدمی اور ان کا سسرالی قریش کا ایک آدمی یہ تینوں بیت اللہ میں بیٹھے تو ایک نے دوسرے سے کہا۔ کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ بعض باتیں سن لیتا ہے تیسرا کہنے لگا کہ اگر وہ بعض باتیں سنتا ہے تو ہماری باتیں بھی سن لیتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی :۔ اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں ۔۔۔ اور یہ تمہارا وہ گمان ہے (آیت ۲۲، ۲۳)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی یہ تینوں بیت اللہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ کَثِیْرَۃٌ شَحْمُ بُطُوْنِھِمْ قَلِیْلَۃٌ فِقْہُ قُلُوْبِھِمْ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَھَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ کَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَھَرْنَا فَاِنَّہٗ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْھَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَا اَبْصَارُکُمْ وَلَا جُلُوْدُکُمُ الْاٰیَۃَ وَکَانَ سُفْیَانُ یُحَدِّثُنَا بِھٰذَا فَیَقُوْلُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ اَوِ ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ اَوْ حُمَیْدٌ اَحَدُھُمْ اَوِ اثْنَانِ مِنْھُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰی مَنْصُوْرٍ وَتَرَکَ ذٰلِکَ مِرَارًا غَیْرَ وَاحِدَۃٍ۔

بَابٌ فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ الْاٰیَۃَ

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ نَحْوَہٗ۔

بَابٌ ۸۷۸ حٰمٓ عٓسٓقٓ

وَیُذْکَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَقِیْمًا لَا تَلِدُ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا الْقُرْاٰنُ وَقَالَ مُجَاھِدٌ یَذْرَؤُکُمْ فِیْہِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا لَا خُصُوْمَۃَ طَرْفٍ خَفِیٍّ ذَلِیْلٍ وَقَالَ غَیْرُہٗ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَھْرِہٖ یَتَحَرَّکْنَ وَلَا یَجْرِیْنَ فِی الْبَحْرِ شَرَعُوْا ابْتَدَعُوْا۔

بَابٌ ۸۷۹ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَیْسَرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوٗسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِہٖ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی فَقَالَ

کے پاس اکٹھے ہوئے۔ ان کی توند چربی سے پھولی ہوئی تھیں لیکن دل کی سمجھ سے عاری تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا جب ہم اونچی آواز سے بولتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب آہستہ بولتے ہیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا جب وہ ہماری اونچی آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی سن لیتا ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم یہ سمجھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (آیت ۲۲)۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے وقت منصور یا ابن نجیح یا حمید میں سے ایک یا دو سے روایت کیا کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہو گئے اور کئی دفعہ دوسروں کا ذکر نہ کیا۔

فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ کی تفسیر

عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، ابو معمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

سورۃ الشوریٰ کی تفسیر

ابن عباس سے منقول ہے کہ عَقِیْمًا وہ عورت جو بچہ نہ جنے۔ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا قرآن مجید۔ مجاہد کا قول ہے کہ یَذْرَؤُکُمْ فِیْہِ ایک نسل کے بعد دوسری نسل۔ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا کوئی جھگڑا و دشمنی نہیں۔ طَرْفٍ خَفِیٍّ ذلیل ہو کر۔ دوسروں کا قول ہے فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَھْرِہٖ حرکت کرنا لیکن دریا میں نہ چلنا۔ شَرَعُوْا ایجاد کی، طرح ڈالی۔

اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کی تفسیر

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ..... (آیت ۲۳) کے بارے میں پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے (جلدی سے) کہا کہ اس سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے۔ حضرت ابن عباس

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ۔

باب ۸۳ حٰمٓ الزُّخْرُفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَلٰى أُمَّةٍ: عَلٰى إِمَامٍ. وَقِيلَهُ يَا رَبِّ تَفْسِيرُهُ: أَيَحْسِبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيلَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَوْلَا أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الْكُفَّارِ سَقْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ مِنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دَرَجٌ وَسُرُرُ فِضَّةٍ. مُقْرِنِينَ مُطِيقِينَ. آسَفُونَا أَسْخَطُونَا. يَعْشُ يَعْمٰى. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ أَيْ تُكَذِّبُونَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ لَا تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ. وَمَضٰى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ. مُقْرِنِينَ يَعْنِي الْإِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ. يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ الْجَوَارِي جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ. لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ يَعْنُونَ الْأَوْثَانَ، يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ أَيِ الْأَوْثَانُ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. فِي عَقِبِهِ وَلَدِهِ. مُقْتَرِنِينَ يَمْشُونَ مَعًا. سَلَفًا قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمَثَلًا عِبْرَةً. يَصِدُّونَ يَضِجُّونَ. مُبْرِمُونَ مُجْمِعُونَ. أَوَّلُ الْعَابِدِينَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ الْعَرَبُ تَقُولُ نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ وَالْوَاحِدُ وَالِاثْنَانِ وَالْجَمِيعُ مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ يُقَالُ فِيهِ بَرَاءٌ لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ، وَلَوْ قَالَ بَرِيءٌ لَقِيلَ فِي الِاثْنَيْنِ بَرِيئَانِ وَفِي الْجَمِيعِ بَرِيئُونَ. وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ إِنَّنِي

نے فرمایا کہ تم نے جلدی کی ہے بیشک قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت رشتہ داری نہ ہو۔ لہٰذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں میرے اور اپنے درمیان اس رشتہ داری کا لحاظ تو رکھنا چاہیے۔

سورۃ الزخرف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ عَلٰى أُمَّةٍ یہاں علی امام کے معنی میں ہے۔ وقیلہ یارب آیت اس کی تفسیر ہے یعنی کیا انہیں یہ گمان ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں، مشورے اور گفتگو نہیں سنتے؟ ابن عباس کا قول ہے کہ وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً سے یہ مراد ہے کہ اگر تمام لوگوں کے کافر ہو جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو کفار کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں ہم سونے کی بنا دیتے اور ان کے تاج و تخت چاندی کے ہوتے۔ مُقْرِنِينَ زور والے۔ آسَفُونَا ہمیں غصہ دلایا۔ يَعْشُ اندھا ہو۔ مجاہد کا قول ہے أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ کہ تم قرآن مجید کو جھٹلاتے رہو اور ہم تمہیں عذاب نہ دیں۔ وَمَضٰى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ پہلوں کا طریقہ۔ مُقْرِنِينَ جانوروں پر ہم قابو پا سکتے۔ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ یعنی تم نے انہیں خدا کی اولاد ٹھہرایا یہ کیسا حکم لگاتے ہو۔ لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ یعنی بتوں کو۔ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ بت کچھ نہیں جانتے۔ فِي عَقِبِهِ اس کی اولاد میں۔ مُقْتَرِنِينَ ساتھ چلتے ہیں۔ سَلَفًا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے اسلاف فرعون اور اس کے ہم قوم ہیں۔ مَثَلًا سامانِ عبرت۔ يَصِدُّونَ شور مچانے لگے۔ مُبْرِمُونَ متفق ہونے والے۔ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ سب سے پہلا ایمان لانے والا۔ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ اہل عرب براء کو بیزاری اور لاتعلقی کے لئے استعمال کرتے ہیں البراء اور الخلاء۔ دونوں واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں براء کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مصدر ہے اگر بریئ کہیں تو تثنیہ کے لئے بریئان اور جمع بریئون ہوگی اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں بَرِيءٌ ہے۔ الزُّخْرُفُ سونا۔

بَرِيءٌ بِالنَّبَأِ وَالزُّخْرُفُ الذَّهَبُ، مَلَائِكَةً يَخْلُفُونَ يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

بَابٌ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةَ

١٩٣٠ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ: مَثَلًا لِلْآخِرِينَ: عِظَةً، وَقَالَ غَيْرُهُ: مُقْرِنِينَ: مُطِيقِينَ، يُقَالُ: فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ: ضَابِطٌ لَهُ، وَالْأَكْوَابُ: الْأَبَارِيقُ الَّتِي لَا خَرَاطِيمَ لَهَا، أَوَّلُ الْعَابِدِينَ: أَيْ مَا كَانَ، فَأَنَا أَوَّلُ الْآنِفِينَ، وَهُمَا لُغَتَانِ: رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ، وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ، يُقَالُ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ الْجَاحِدِينَ، مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ، وَقَالَ قَتَادَةُ: فِي أُمِّ الْكِتَابِ: جُمْلَةِ الْكِتَابِ، أَصْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ: مُشْرِكِينَ، وَاللهِ لَوْ أَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوا، فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ: عُقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ، جُزْءًا: عِدْلًا.

بَابُ الدُّخَانِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَهْوًا: طَرِيقًا يَابِسًا، عَلَى الْعَالَمِينَ: عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ، فَاعْتِلُوهُ: ادْفَعُوهُ، وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ: أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عِينًا يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ، تَرْجُمُونِ: الْقَتْلُ، وَرَهْوًا: سَاكِنًا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَالْمُهْلِ: أَسْوَدُ كَمُهْلِ الزَّيْتِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تُبَّعٌ: مُلُوكُ الْيَمَنِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ، وَالظِّلُّ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ.

الملٰئکۃ یخلفون فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں

وَنَادَوْا یَا مَالِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ کی تفسیر

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔ یا مالک لیقض علینا ربک۔ اور قتادہ کا قول ہے کہ مثلا للآخرین میں مثل سے نصیحت مراد ہے۔ دوسروں کا قول ہے مقرنین قابو میں لانے والے جیسے کہا جاتا ہے کہ فلان مقرن لفلان یعنی فلاں فلاں پر قابو رکھتا ہے۔ الاکواب بغیر ٹونٹی کے لوٹے۔ اول العابدین پس اگر خدا کی اولاد ہے تو میں پہلا انکار کرنے والا ہوں۔ یہ دو طرح پڑھا جاتا ہے یعنی رجل عابد اور عبد۔ اور حضرت ابن مسعود کی قرأت میں یوں ہے وقال الرسول یا رب۔ یقال اول العابدین اس میں العابدین سے مراد انکار کرنے والے ہیں اور یہ عبد یعبد سے ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ ام الکتاب سے ساری کتاب یا اصل کتاب مراد ہے۔ افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین میں مسرفین سے مراد مشرکین ہیں۔ خدا کی قسم جس طرح ابتدا میں لوگوں نے قرآن کریم کا انکار کیا تھا اگر یہ اٹھا لیا جاتا تو تم ہلاک ہو گئے ہوتے۔ اشد منھم بطشا ومضی مثل الاولین پہلے لوگوں پر عذاب آئے۔ جزءا برابر کو کہتے۔

سورۃ الدخان کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ رھوا سے خشک راستہ مراد ہے۔ علی العالمین سے پہلے تمام لوگ مراد ہیں۔ فاعتلوہ پیچھے ہٹاؤ۔ وزوجناھم بحور یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم نے ان کا نکاح کر دیا جو آنکھوں کو خیرہ کر دیں۔ ترجمون قتل کرنا۔ رھوا ساکن۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ کالمھل ایسا سیاہ جیسے تیل کی تلچھٹ۔ دوسرے کا قول ہے تبع یمن کے بادشاہوں میں سے ہر ایک تبع کہلاتا تھا کیونکہ وہ اپنے پیش رو کے بعد اس کا جانشین ہوتا تھا اور سایہ کو بھی تبع کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سورج کے

باب ۳۳ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ
قَالَ قَتَادَةُ: فَارْتَقِبْ: فَانْتَظِرْ.

۱۹۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَضَى خَمْسٌ: الدُّخَانُ، وَالرُّومُ، وَالْقَمَرُ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ.

بَابُ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ

۱۹۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ فَاسْتَسْقَى فَسُقُوا فَنَزَلَتْ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ.

باب ۳۵ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ

۱۹۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ کی تفسیر
قتادہ کا قول ہے فَارْتَقِبْ انتظار کرو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) روم کا مغلوب ہو کر غالب ہونا (۳) چاند کا پھٹنا (۴) بطشہ یعنی قریش کی پکڑ (۵) لزام یعنی ان کی ہلاکت۔

يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سالوں کی تنگی کے لئے دعا مانگی پس ان کو قحط اور مصیبت نے ایسا آ لیا کہ ہڈیاں تک کھا گئے پس ان میں سے جب کوئی آدمی آسمان کی جانب دیکھتا تو اسے بھوک کے باعث زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی نظر آتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ ہے دردناک عذاب (آیت ۱۰، ۱۱) آپ فرماتے ہیں کہ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قبیلہ مضر کے لئے بارش کی دعا کر دیں کیونکہ وہ ہلاک ہو گئے تو آپ نے قریش سے فرمایا کہ تم تو بڑے جری ہو جو اب مضر کے لئے مطالبہ کر رہے ہو۔ بہرحال آپ نے بارش کی دعا کی تو ان پر بارش ہوئی پس یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ پھر تم وہی کرو گے (آیت ۱۵) چنانچہ جب ان پر خوشحالی کا دور آگیا تو خوشحالی آتے ہی اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ گئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ جس دن ہم سب سے

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات بھی علم کا ایک حصہ ہے کہ جس بات کو تم نہ جانتے ہو تو اس کے متعلق کہہ دو کہ میں نہیں جانتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: اے محبوب فرما دو کہ میں اس قرآن پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور میں

مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ اَكَلُوْا فِيْهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ حَتّٰى جَعَلَ اَحَدُهُمْ يَرٰى مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوْعِ قَالُوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوْا فَدَعَا رَبَّهٗ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوْا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ

بناوٹ والوں سے ہوں۔ بیشک قریش نے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرکشی اختیار کی اور نافرمانی کی تو آپ نے ان کے حق میں دعا مانگی۔ اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئے۔ پس ان پر قحط سالی آگئی اور ایسی آئی کہ تنگی میں ہڈیاں اور مردار تک کھا گئے یہاں تک کہ جب اُن میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے درمیان نظر ڈالتا تو اسے بھوک کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا اس پر وہ کہنے لگے: اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے ہٹا دے ہم ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ اس بارے میں فرمایا گیا کہ اگر ہم نے ان سے عذاب ہٹا دیا تو وہ پھر جائیں گے۔ بہرحال آپ نے اپنے رب سے دعا کی تو ان سے عذاب ہٹ گیا لیکن وہ اپنے وعدے سے پھر گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا ان سے بدر کے روز انتقام لیا۔ اسی کے بارے میں یہ

بَابُ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ اَلذِّكْرُ وَالذِّكْرٰى وَاحِدٌ

آنّٰی لَہُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَاءَہُمْ — کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا اور ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لایا۔ ذکر اور ذکریٰ ایک ہی چیز ہیں۔

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوْهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ يَعْنِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الْمَيْتَةَ فَكَانَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ ثُمَّ قَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ حَتّٰى بَلَغَ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پس آپ نے دعا کی: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔ چنانچہ انہیں قحط سالی نے آ لیا یہاں تک کہ ہر چیز ختم ہو گئی تو وہ مردار تک کھانے لگے اور جب اُن میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے درمیان دیکھتا تو تکلیف اور بھوک کے باعث اسے دھواں ہی نظر آتا تھا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب ..... پھر تم ویسے ہی کرو گے (آیت ۱۰-۱۵)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں سے قیامت کے روز عذاب ہٹا لیا جائے گا؟ نیز انہوں نے فرمایا کہ بڑی پکڑ سے مراد بدر کی لڑائی ہے۔

بَابُ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ کی تفسیر

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَنَكْشِفُ عَذَابَ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ کو حکم دیا کہ "تم فرما دو کہ میں تم سے اس قرآن پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ والوں سے ہوں" پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش تو برابر نافرمانی ہی کرتے جا رہے ہیں تو دعا کی "اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما" تو انہیں قحط سالی نے آ دبوچا یہاں تک کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور ہڈیاں اور کھالیں تک بھی کھا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: کھالیں تک کہ مردار بھی کھا گئے، اور انہیں زمین سے دھواں جیسی چیز نکلتی ہوئی نظر آتی تھی۔ چنانچہ ابو سفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم سے اس عذاب کو ہٹا لے۔ چنانچہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم پھر سے کفر پر لوٹ جاؤ گے عذاب ہٹنے کے بعد۔ منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔" (آیت ۱۰-۱۵) کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا جائے گا؟ پس دھوئیں کی پکڑ بیت گئی، اور ایک نے روم کہا۔

بَابُ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ کی تفسیر

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ اللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قیامت کی) پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں۔ (۱) قریش کی ہلاکت (۲) رومیوں کی فتح (۳) قریش کو پکڑنا (۴) شق القمر (۵) دھواں۔

بَابُ الْجَاثِيَةِ

سورۃ الجاثیہ کی تفسیر

مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ نَكْتُبُ نَنْسَاكُمْ نَتْرُكُكُمْ۔

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے۔ مجاہد کا قول ہے: نَسْتَنْسِخُ ہم لکھتے ہیں۔ نَنْسَاكُمْ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

بَابُ وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ الْآيَةَ

وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کی اولاد زمانے کو گالی دے کر مجھے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں ہر کام میرے ہاتھ میں ہے اور دن رات کو میں گردش میں رکھتا ہوں۔

بَابُ (۴۳) الْأَحْقَافِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تُفِيْضُوْنَ تَقُوْلُوْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَأَثَارَةٍ بَقِيَّةُ عِلْمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَرَأَيْتُمْ هٰذِهِ الْأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُوْنَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُّعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ إِنَّمَا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَبَلَغَكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خَلَقُوْا شَيْئًا۔

سورۂ الاحقاف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ تُفِیْضُوْنَ تم کہتے ہو۔ بعض حضرات کا قول ہے اَثَرَۃٍ، اُثْرَۃٍ اور اَثَارَۃٍ تینوں کا معنی ہے علم کا باقی حصہ ہے۔ ابن عباس کا قول ہے بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ سب سے پہلے آنے والا رسول نہیں ہوں۔ دوسروں کا قول ہے اَرَاَیْتُمْ یہ استفہام وعید کے لئے ہے یعنی اگر تمہارا خیال درست ہو تو جن چیزوں کو تم پوجتے ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہیں اور اَرَاَیْتُمْ آنکھ سے دیکھنے والی رویت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہے کیا تم جانتے ہو کیا تمہارے علم میں کوئی ایسی چیز ہے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہو؟

بَابُ (۴۴) وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا

أَتَعِدَانِنِيْ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا يَسْتَغِيْثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ۔

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّکُمَا کی تفسیر اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف تم سے اُکتا گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ میں پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں۔

۴۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ شَيْئًا فَقَالَ خُذُوْهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوْا فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هٰذَا الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْنَا شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِيْ۔

ابو بشر نے یوسف بن ماہک سے روایت کی ہے کہ مروان جب حجاز کا گورنر تھا جسے حضرت معاویہ نے بنایا تھا تو خطبہ دیتے ہوئے یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تاکہ اس کے والد ماجد کے بعد لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر اس بات پر معترض ہوئے۔ اس نے حکم دیا کہ انہیں پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہو گئے جس کے باعث یہ انہیں نہ پکڑ سکے مروان نے کہا یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّکُمَا اَتَعِدَانِنِیْ۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ نے پردے کے پیچھے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے

باب فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ

أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ السَّحَابُ.

۱۹۲۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا.

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا کی تفسیر

جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا بولے یہ بادل ہم پر برسے گا۔ ابن عباس کا قول ہے عَارِضٌ سے بادل مراد ہے۔

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا حلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی حد تک ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ابر یا آندھی دیکھتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی جھلکنے لگتی۔ سو ایک دفعہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! لوگ جب ابر آتا دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی لیکن حضور کے چہرے سے کراہیت کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ فرمایا: اے عائشہ! مجھے یوں تسلی نہیں ہوتی کہ مبادا اس میں عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔

باب الَّذِينَ كَفَرُوا

أَوْزَارَهَا آثَامَهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَيَّنَهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَلِيُّهُمْ عَزَمَ الْأَمْرُ جَدَّ الْأَمْرُ فَلَا تَهِنُوا لَا تَضْعُفُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَضْغَانَهُمْ حَسَدَهُمْ آسِنٍ مُتَغَيِّرٍ

سورۂ محمد کی تفسیر

أَوْزَارَهَا ان کے گناہ، یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ عَرَّفَهَا اس کو بیان کیا۔ مجاہد کا قول ہے۔ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا ان کا مددگار ہے۔ عَزَمَ الْأَمْرُ بہت کام۔ فَلَا تَهِنُوا کمزوری نہ دکھاؤ۔ ابن عباس کا قول ہے أَضْغَانَهُمْ ان کا حسد کرنا۔ آسِنٍ رنگ بدل جانا۔

باب وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۱۹۳۰ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ

وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو صلہ رحمی نے کھڑے ہو کر بیچ رحمٰن کا دامنِ رحمت تھام لیا۔ اس سے فرمایا گیا: ٹھہر۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں تاکہ مجھے کوئی قطع نہ کرے۔ ارشاد ہوا: کیا

فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اِقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

تو اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جڑوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے توڑوں جو تجھے توڑے۔ وہ عرض گزار ہوا: ہاں اے رب! کیوں نہیں؟ فرمایا بس تیرے ساتھ یہی ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (آیت ۲۲)

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں ...... (آیت ۲۲)۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

عبداللہ بن مبارک نے حضرت معاویہ بن ابوالمزرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی اور اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں ... (آیت ۲۲)

بَابُ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

سورۃ الفتح کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ التَّوَاضُعُ شَطْأَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ غَلُظَ سُوقِهِ السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السَّوْءِ الْعَذَابُ تُعَزِّرُوهُ تَنْصُرُوهُ شَطْأَهُ شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ سَبْعًا فَيَقْوٰى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَآزَرَهُ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلٰى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا.

اور مجاہد کا قول ہے سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ نورانیت اور خوشنمائی۔ منصور نے مجاہد سے نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے۔ شَطْأَهُ یعنی اس کی بیٹھا۔ فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوئی۔ سُوقِهِ یہ الساق سے مشتق ہے یعنی تنا جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے۔ دَائِرَةُ السَّوْءِ بھی اسی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے رَجُلُ السَّوْءِ اور اس سے مراد عذاب ہے۔ تُعَزِّرُوهُ تم اس کی مدد کرو۔ شَطْأَهُ بالی کا پٹھا جس سے دانے پیدا ہوتے ہیں یعنی دس آٹھ یا سات اور ایک دوسرے کو قوت پہنچاتے ہیں اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے فَآزَرَهُ پھر اسے قوت دی۔ اگر وہ بالی تنہا ہوتی تو اپنے پٹھے پر قائم نہ رہ سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی ہے جبکہ آپ تنہا باہر نکلے تو اصحاب کے ساتھ آپ کو قوت دی جس طرح دانے کو اس بالی سے قوت پہنچی جو اس سے پیدا ہوتی ہے۔

بَابُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا کی تفسیر

١٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ

١٩٢٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ.

بَابٌ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

١٩٢٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہمراہ تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کوئی بات پوچھی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے انہیں جواب نہ دیا پھر انہوں نے سہ بارہ دریافت کیا تو بھی کوئی جواب نہ دیا پس حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا۔ عمر تیری ماں تجھ پر روئے تو نے تین دفعہ سوال کیا لیکن کسی دفعہ بھی تیری بات کا جواب نہ دیا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز چلایا اور لوگوں کے آگے جا نکلا اور میں ڈرتا تھا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو جائے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک پکارنے والا مجھے آواز دے رہا تھا۔ میں ڈر گیا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن کریم نازل نہ ہو گیا ہو پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے سورۃ الفتح کی تلاوت فرمائی۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

معاویہ بن قرہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز سورۃ الفتح کی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس انداز پر پڑھنا چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ کی تفسیر

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے (آیت ۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راتوں کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

کے مبارک قدموں پر ورم آجاتا۔ پس آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے تو اب اتنا قیام کیوں فرمایا جاتا ہے؟ فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۴۴۹۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ آپ نے فرمایا، کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکر گزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا تو آپ نماز تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو کر قراءت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

بَابُ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا کی تفسیر

۴۴۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَاةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا (آیت ۸) ہے تورات میں اس طرح ہے۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری سناتا اور ان پڑھوں کی جائے پناہ بنا کر، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام المتوکل رکھا ہے۔ نہ تم سخت خو ہو نہ سنگ دل نہ بازاروں میں شور کرنے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے ہو اور تمہیں اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک تمہارے سبب بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کر دے اور وہ یہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس تمہارے ذریعے اندھی آنکھیں، بہرے کان اور پردے پڑے ہوئے دل کھول دیے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدائے ذو الجلال نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جیسا ہے ویسا ہی ان پڑھ لوگوں کو جائے پناہ بنایا ہے اور فرمایا کہ اے محبوب! ابھی اس وقت تک تمہیں دنیا سے نہیں اٹھائے گا جب تک تمہارے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر لے اور جب تک تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول نہ دیں۔ ما لیجئے تمام لوگ

کی یہ بلائیں پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کے ذریعہ دفع فرمائیں۔ آپ ہی کے ذریعہ اُن کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی معلوم ہوا کہ خدا نے آپ کو دافع بلا کا سبب بنایا ہے۔ حقیقی طور پر تو پروردگارِ عالم ہی دافع بلا مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ مخلوق میں کسی کا ذاتی طور پر کچھ بنا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے لیکن اس کے طاقت دا اہلیت دینے اور رحمۃ للعالمین بنانے کے باعث مجازی اور عطائی طور پر اُسی کا محبوب ساری مخلوق میں سب سے بڑا دافع بلا مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ ساری مخلوقِ خدا کے بعد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مرہونِ منت ہے۔ مخلوق کا کوئی فرد سے بڑا فرد آپ سے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

بَابُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۱۹۴۹ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَّهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔

بَابُ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۱۹۵۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ۔

۱۹۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ إِنِّي مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ۔

۱۹۵۲ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ کی تفسیر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے گھر میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اچانک وہ بدکنے لگا پس اس صحابی نے باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کوئی چیز کو نہ پایا۔ صبح کے وقت انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ صلح حدیبیہ کے روز ہم (صحابہ کرام) چودہ سو کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا۔ عقبہ بن صہبان کا بیان ہے، کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غسل خانے میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا۔

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ، قَالَ بَلَى. قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا، فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ.

ہیں۔ عبدالعزیز بن سیاہ نے حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ میں ابو وائل کے پاس (خوارج کا حال) پوچھنے گیا۔ تو انہوں نے فرمایا ہم جنگ صفین میں موجود تھے تو ایک شخص نے کہا: کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس پر سہل بن حنیف نے اس شخص سے کہا کہ الزام تم اپنے اوپر رکھو کیونکہ ہم حدیبیہ کے مقام پر صلح کو دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے (کیونکہ کافر ہم جان سکتے تھے) اس پر حضرت عمر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں! حضور نے فرمایا کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں دب کر رہیں اور قتال کیے بغیر واپس لوٹیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا۔ اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا پس حضرت عمر وہاں سے غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی بے چینی میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور مشرکین باطل پر نہیں؟ فرمایا۔ اے ابن خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا اس پر سورۂ فتح (نازل ہوئی)۔

بَابُ الْحُجُرَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تُقَدِّمُوا: لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ. امْتَحَنَ: أَخْلَصَ. تَنَابَزُوا: يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. يَلِتْكُمْ: يَنْقُصْكُمْ. أَلَتْنَا: نَقَصْنَا.

سورۃ الحجرات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ لَا تُقَدِّمُوا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جواب دینے میں پیش قدمی نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی زبان مبارک سے جواب پورا کروا دے۔ امْتَحَنَ خالص کر دیا۔ تَنَابَزُوا مسلمان ہونے کے بعد انہیں کافر کہہ کر۔ يَلِتْكُمْ کم کریں گے۔ أَلَتْنَا ہم نے کم کر دیا۔

بَابُ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةَ

تَشْعُرُونَ: تَعْلَمُونَ. وَمِنْهُ الشَّاعِرُ.

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کی تفسیر

تَشْعُرُونَ تم جانتے ہو اور لفظ الشاعر بھی اسی سے مشتق ہے۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ، قَالَ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمُ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قریب تھا کہ حضرات ہلاک ہونے کے نزدیک جا پہنچتے یعنی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی کر دی تھیں جبکہ بنی تمیم کے سوار بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک صاحب نے اقرع بن حابس کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے نے ایک اور شخص کی جانب۔ نافع کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص کا نام یاد نہیں رہا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ صرف میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ پس یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے" (آیت) حضرت عبداللہ بن زبیر کہا ہے کہ اس آیت کے بعد حضرت عمر آہستہ آواز سے بولتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ دریافت کرنا پڑتا لیکن یہ بات اپنے نانا یعنی حضرت ابوبکر کے متعلق نہیں بتائی۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ثابت بن قیس کو نہ دیکھا اور اس کا ذکر فرمایا تو ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو میں ان کی خبر لا کر دیتا ہوں۔ پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت برا کیونکہ جو اپنی آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی کر دے اس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ جہنمی ہو جاتا ہے پس وہ شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت بڑی بشارت لے کر گیا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

بَابٌ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ

الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَوْ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ

اکثرہم لا یعقلون کی تفسیر

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب بنی تمیم کے سوار نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ قعقاع بن معبد کو ان پر امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں اونچی ہو گئیں تو اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو

بَابٌ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ

ولو انہم صبروا حتی تخرج الیہم کی تفسیر

بَابٌ (سُورَةُ ق)

رَجْعٌ بَعِيدٌ رَدٌّ. فُرُوجٍ فُتُوقٍ وَاحِدُهَا فَرْجٌ. وَرِيدٌ فِي حَلْقِهِ الْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ. تَبْصِرَةً بَصِيرَةً. حَبَّ الْحَصِيدِ الْحِنْطَةُ. بَاسِقَاتٍ الطِّوَالُ. أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا وَقَالَ قَرِينُهُ الشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ. فَنَقَّبُوا ضَرَبُوا. أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ. رَقِيبٌ عَتِيدٌ رَصَدٌ. سَائِقٌ وَشَهِيدٌ الْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ. شَهِيدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ. لُغُوبٍ النَّصَبُ. وَقَالَ غَيْرُهُ نَضِيدٌ الْكُفُرَّى مَا دَامَ فِي أَكْمَامِهِ وَمَعْنَاهُ مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ. فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ وَأَدْبَارِ السُّجُودِ كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي ق

سورۂ ق کی تفسیر

رجع بعید لوٹنا بعید ہے۔ فروج شگاف، اس کا واحد فرج ہے۔ ورید گلے کی رگ۔ مجاہد کا قول ہے ما تنقص الارض زمین کی کمی، تبصرۃً بصیرت۔ حب الحصید گندم۔ باسقات لمبی۔ افعیینا کیا ہم عاجز ہو گئے۔ وقال قرینہ اس سے وہ شیطان مراد ہے جو اس پر مقرر کیا گیا ہے۔ فنقبوا چلے پھرے۔ او القی السمع کان لگا کر سنے اور ادھر ادھر توجہ نہ جائے۔ حین انشاکم جب تمہیں پیدا کیا۔ رقیب عتید نگہبان تیار کھڑے ہیں۔ سائق و شہید دو فرشتے ایک لکھنے والا اور دوسرا گواہی دینے والا۔ شہید قلبی توجہ سے مشاہدہ کرنے والا۔ لغوب تھکاوٹ۔ دوسروں کا قول ہے نضید جُھبا کی صورت میں کہ وہ اپنے غلاف میں ہے اور تہہ بہ تہہ یعنی ایک دوسرے کے اوپر تلے اور جب وہ غلاف سے نکل جائے تو اب اسے نضید نہیں کہیں گے۔ فی ادبار النجوم سورۂ طور اور ادبار السجود (سورۂ ق) عاصم کی قرأت سورۂ ق والے الف پر زبر اور سورۂ طور والے الف پر زیر

وَيُكْسَرُ الَّتِي فِي الطُّورِ وَيُكْسَرَانِ جَمِيعًا وَيُنْصَبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ.

بَابٌ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

۱۹۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ.

۱۹۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ.

۱۹۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا. وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.

ہے جبکہ بعض نے دونوں جگہ کسرہ اور بعض نے دونوں جگہ فتح بتائی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ ﴿يَوْمُ الْخُرُوجِ﴾ جب قبروں سے نکلیں گے۔

﴿وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب لوگ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے تو وہ کہے گی کیا اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم جس کی حقیقت وہ خود جانتا ہے رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس بس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں جبکہ ابوسفیان راوی بہت اکثر موقوفاً روایت کیا کرتے ہیں کہ جہنم سے کہا جائے گا، کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی۔ "کیا اور بھی ڈالنے ہیں؟" پس اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس بس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت اور دوزخ آپس میں بحث کرنے لگیں تو دوزخ نے کہا کہ میں تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے لیے مخصوص کر دی گئی ہوں۔ جنت کہنے لگی کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میرے اندر تو وہی لوگ آئیں گے جنہیں معاشرے میں گرا ہوا اور حقیر سمجھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا۔ تو میری رحمت ہے، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحم فرماؤں گا اور دوزخ سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے پس تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک تعداد مقرر ہے لیکن دوزخ کا پیٹ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں

بَابٌ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

١٩٥٩ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

١٩٦٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا يَعْنِي قَوْلَهُ وَإِدْبَارَ السُّجُودِ.

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ کی تفسیر

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھا کرو گے اور اس کی رویت میں تمہیں کسی قسم کی زحمت یا کاوش پیش نہیں آئے گی۔ لہٰذا جہاں تک ہوسکے تم سورج طلوع و غروب ہو جانے سے پہلے نماز پڑھنا نہ چھوڑنا اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج طلوع ہونے اور ڈوبنے سے پہلے (آیت ۳۹)۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد (آیت ۴۰)۔

بَابٌ وَالذَّارِيَاتِ

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرِّيَاحُ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَذْرُوهُ تُفَرِّقُهُ. وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ. فَرَاغَ فَرَجَعَ. فَصَكَّتْ فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا. وَالرَّمِيمُ نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ. لَمُوسِعُونَ أَيْ لَذُو سَعَةٍ وَكَذٰلِكَ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ يَعْنِي الْقَوِيَّ. زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَاخْتِلَافُ الْأَلْوَانِ حُلْوٌ وَحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ. فَفِرُّوا إِلَى اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ إِلَيْهِ. إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ

سورۃ الذاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ الذاریات سے ہوائیں مراد ہیں۔ دوسرے کا قول ہے: تذروہ بکھیرتی ہیں۔ وفی انفسکم افلا تبصرون کہ تم کھاتے پیتے کن راستوں سے ہو اور وہ نکلتا کن راستوں سے ہے۔ فراغ یعنی لوٹا۔ فصکت اپنی انگلیوں کو ملا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ الرمیم وہ سوکھی ہوئی گھاس جو روندی گئی ہو۔ لموسعون طاقت والے اور علی الموسع میں بھی یہی مراد ہے۔ زوجین یعنی مرد و عورت رنگوں کا اختلاف اور میٹھا کھٹا وغیرہ یہ جوڑے ہیں۔ ففروا الی اللہ یعنی اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف ہی بھاگو۔ الا لیعبدون جنوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید پر قائم رہنے کے لئے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ خدائے الٰہی کے کام کریں تو کسی نے کئے اور کسی نے نہ کئے اور اس

نقص وليس فيه حجة لأهل القدر والذنوب الدلو العظيم وقال مجاهد صرة صيحة ذنوبا سبيلا العقيم التي لا تلد وقال ابن عباس والحبك استواؤها وحسنها في غمرة في ضلالتهم يتمادون وقال غيره تواصوا تواطؤوا وقال مسومة معلمة من السيما۔

میں تقدیر کے منکر فرقے کے لئے کوئی دلیل نہیں۔ الذَّنُوب بڑا ڈول۔ مجاہد کا قول ہے صَرَّۃ چیخ پکار۔ ذَنُوبًا راستہ۔ العقیم وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا نہ ہوں۔ ابن عباس کا قول ہے الحُبُک اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔ فی غمرۃ اپنی گمراہی میں بہکے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے تواصوا موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مُسَوَّمَۃ نشان لگے ہوئے، یہ السیما سے مشتق ہے۔

باب (والطور)

سورۃ الطور کی تفسیر

وقال قتادة مسطور مكتوب وقال مجاهد الطور الجبل بالسريانية رق منشور صحيفة والسقف المرفوع سماء المسجور الموقد وقال الحسن تسجر حتى يذهب ماؤها فلا يبقى فيها قطرة وقال مجاهد ألتناهم نقصنا وقال غيره تمور تدور أحلامهم العقول وقال ابن عباس البر اللطيف كسفا قطعا المنون الموت وقال غيره يتنازعون يتعاطون۔

قتادہ کا قول ہے مسطور لکھا ہوا۔ مجاہد کا قول ہے الطور سریانی زبان میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ رَقٍّ مَنْشُورٍ صحیفہ۔ السقف المرفوع آسمان۔ المسجور بھڑکایا ہوا۔ حسن بصری کا قول ہے تُسجر اس کا پانی سوکھ جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے اَلَتْنَاهُم ہم نے انہیں کم کیا۔ دوسرے کا قول ہے تَمُوْرُ گھومے گا۔ اَحْلَامُهُم عقلیں۔ ابن عباس کا قول ہے البَرّ مہربان۔ کِسَفًا ٹکڑا۔ المنون موت۔ دوسرے کا قول ہے یَتَنَازَعُون ایک دوسرے کو دیں گے۔

۱۹۶۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن زينب ابنة أبي سلمة عن أم سلمة قالت شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أني أشتكي فقال طوفي من وراء الناس وأنت راكبة فطفت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي إلى جنب البيت يقرأ بالطور وكتاب مسطور۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں بیمار ہوں (لہٰذا) طواف کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اس وقت) بیت اللہ شریف کے ایک گوشے میں (بیٹھے ہوئے) سورۃ الطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۱۹۶۲۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان قال حدثوني عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه رضي الله عنه قال سمعت

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ کیا یہ کسی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالطور فلما بلغ ھذہ الآیۃ أم خلقوا من غیر شیء أم ھم الخالقون أم خلقوا السموات والأرض بل لا یوقنون أم عندھم خزائن ربک أم ھم المسیطرون کاد قلبی أن یطیر قال سفیان فأما أنا فإنما سمعت الزھری یحدث عن محمد بن جبیر بن مطعم عن أبیہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالطور لم أسمعہ زاد الذی قالوا لی۔

اصل سے تو بنائے گئے اور یہی بنانے والے ہیں؟ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ داروغے ہیں (آیت) تو قریب تھا کہ میرا دل نکل جاتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں نے زہری سے انہیں محمد بن جبیر نے اور انہیں ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے نہیں سنا۔

باب (والنجم)

وقال مجاھد ذو مرۃ ذو قوۃ قاب قوسین حیث الوتر من القوس ضیزی عوجاء وأکدی قطع عطاءہ رب الشعری ھو مرزم الجوزاء الذی وفی وفی ما فرض علیہ أزفت الآزفۃ اقتربت الساعۃ سامدون البرطمۃ وقال عکرمۃ یتغنون بالحمیریۃ وقال إبراھیم أفتمارونہ أفتجادلونہ ومن قرأ أفتمرونہ یعنی أفتجحدونہ وما زاغ البصر بصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما طغی ولا جاوز ما رأی فتماروا کذبوا وقال الحسن إذا ھوی غاب وقال ابن عباس أغنی وأقنی أعطی فأرضی۔

۱۹۶۳۔ حدثنا یحیی حدثنا وکیع عن إسماعیل بن أبی خالد عن عامر عن مسروق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا یا أمتاہ ھل رأی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقالت لقد قف شعری مما قلت أین أنت من ثلاث من حدثکھن فقد کذب من حدثک

سورۃ النجم کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ ذُو مِرَّۃٍ طاقتور۔ قَابَ قَوْسَیْنِ دو کمانوں کا فاصلہ۔ ضِیْزٰی ٹیڑھی۔ اَکْدٰی اپنی بخشش روک لی۔ رَبُّ الشِّعْرٰی شعریٰ ستارے کا رب۔ اَلَّذِیْ وَفّٰی جو اس پر فرض ہوا اسے پورا کیا۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ قیامت قریب آگئی۔ سٰمِدُوْنَ یہ برطمہ نامی ایک کھیل ہی ہے۔ عکرمہ کا قول ہے یَتَغَنَّوْنَ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے۔ ابراہیم کا قول ہے اَفَتُمٰرُوْنَہٗ کیا تم جھگڑتے ہو اور جس نے اَفَتَمْرُوْنَہٗ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم انکار کرتے ہو۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر۔ وَمَا طَغٰی اور جو چیز دیکھی اس سے ادھر ادھر نہ ہوئی۔ فَتَمَارَوْا انہوں نے جھٹلایا۔ حسن کا قول ہے اِذَا ھَوٰی جب غائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے اَغْنٰی وَاَقْنٰی دیا اور خوش کیا۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ اے اماں جان! کیا سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ تم تین باتوں کو کہاں بھول گئے ہو؟ جو تم سے ان میں سے کوئی بات کہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ جو تمہیں بتائے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ آنکھیں اسکا احاطہ نہیں

أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ، وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

١٩٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

١٩٦٥- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

١٩٦٦- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ

کر رہی اور سب آنکھیں آپ کے احاطے میں ہیں اور وہی ہے نہایت باطن پورا خبردار (سورۃ الانعام، آیت ۱۰۳) نیز یہ۔ اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے پیچھے ہو (سورۃ الزخرف، آیت ۵۱) اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ کل کی بات جانتا ہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی (سورۃ لقمان، آیت آخری)۔ اور جو تمہیں یہ کہے کہ حضور نے کوئی بات چھپائی تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے (سورۃ المائدۃ، آیت ۶۷)۔ بات دراصل یوں ہے کہ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دو دفعہ ان کی اصلی شکل و صورت میں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد باری تعالیٰ: تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضور نے حضرت جبریل کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ: تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا جن کے چھ سو پر تھے۔

علقمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت: بیشک آپ نے اپنے رب کی بہت بڑی

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی سہواً یہ کہہ بیٹھے کہ لات وعزّیٰ کی قسم، تو اسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے اور اگر کوئی (جواری) اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے کچھ خیرات کرنی چاہیے۔

بَابُ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى

ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ کی تفسیر

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ. قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ. وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ.

عروہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے متعلق ہے جو مناۃ طاغیہ سے احرام باندھا کرتے تھے جو مشلل میں ہے اور صفا و مروہ کے درمیان پھیرے نہیں لگایا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ بیشک صفا اور مروہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمان ان کے درمیان پھیرے لگاتے رہے۔ دوسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ اور قبیلہ غسان والے مسلمان ہونے سے پہلے منات کے پاس جا کر احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ تھے جو منات کے پاس احرام باندھا کرتے تھے اور منات ایک بت تھا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ یا نبی اللہ! ہم منات کی تعظیم کے پیش نظر صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن طہمان نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابن علیہ نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۱۹۶۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورۃ النجم نازل ہوئی اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان سب نے سجدہ کیا ماسوائے ایک شخص کے میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لی اس پر سجدہ کر لیا پس اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا پڑا تھا اور وہ تھا امیہ بن خلف۔

بَابُ ۲۲ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: مُسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ. مُزْدَجَرٌ مُتَنَاهٍ. وَازْدُجِرَ فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا. دُسُرٍ أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ. لِمَنْ كَانَ كُفِرَ يَقُولُ كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللَّهِ. مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُونَ الْمَاءَ. وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: مُهْطِعِينَ النَّسَلَانُ الْخَبَبُ السِّرَاعُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: فَتَعَاطَى فَعَاطَهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا. الْمُحْتَظِرِ كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ. ازْدُجِرَ افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ. كُفِرَ فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ. مُسْتَقِرٌّ عَذَابٌ حَقٌّ. يُقَالُ الْأَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ.

سورۃ القمر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے مُسْتَمِرٌّ جانے والا۔ مُزْدَجَرٌ رکاوٹ۔ اُزْدُجِرَ پاگل کر کے بھگا دیا گیا۔ دُسُرٍ کشتی کی میخیں۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ جس کے لئے کفر کیا اس کا اللہ کی طرف سے بدلہ۔ مُحْتَضَرٌ پانی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے مُهْطِعِينَ تیز دوڑنے والے۔ الْخَبَبُ تیز چلنا۔ دوسرے کا قول ہے۔ فَتَعَاطَى اپنے ہاتھ سے وار کر کے پھر اسے ذبح کیا۔ الْمُحْتَظِرِ جلی ہوئی باڑ۔ اِزْدُجِرَ یہ زَجَرْتُ کا باب افتعال ہے۔ كُفِرَ ہم نے انکے اور انکے ساتھ یہ اس لئے کیا کہ حضرت نوح اور انکے ساتھیوں کیساتھ برا سلوک کیا گیا تھا اسکا بدلہ ہے۔ مُسْتَقِرٌّ عذاب حق ہے۔ الْأَشَرُ اترانے کو کہتے ہیں یا شیخی اور تکبر۔

۱۹۶۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا.

ابو معمر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا چنانچہ اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے پرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گواہ رہنا۔

۱۹۶۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا۔ گواہ رہنا۔

اَنۡ تَکۡفُرُوۡا۔

١٩٧٤۔ حَدَّثَنَا یَحۡیَی بۡنُ بُکَیۡرٍ قَالَ حَدَّثَنِیۡ بَکۡرٌ عَنۡ جَعۡفَرٍ عَنۡ عِرَاکِ بۡنِ مَالِکٍ عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰہِ ابۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ ابۡنِ عُتۡبَۃَ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا قَالَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ فِیۡ زَمَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔

گواہ رہنا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا۔

١٩٧٥۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یُوۡنُسُ بۡنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَیۡبَانُ عَنۡ قَتَادَۃَ عَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ سَاَلَ اَہۡلُ مَکَّۃَ اَنۡ یُّرِیَہُمۡ اٰیَۃً فَاَرَاہُمُ انۡشِقَاقَ الۡقَمَرِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے تھے۔

١٩٧٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحۡیَی عَنۡ شُعۡبَۃَ عَنۡ قَتَادَۃَ عَنۡ اَنَسٍ قَالَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ فِرۡقَتَیۡنِ تَجۡرِیۡ بِاَعۡیُنِنَا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

باب ٨٧٥ جَزَآءً لِّمَنۡ کَانَ کُفِرَ وَلَقَدۡ تَّرَکۡنٰہَا اٰیَۃً فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ قَالَ قَتَادَۃُ اَبۡقَی اللّٰہُ سَفِیۡنَۃَ نُوۡحٍ حَتّٰی اَدۡرَکَہَا اَوَائِلُ ہٰذِہِ الۡاُمَّۃِ۔

جَزَآءً لِّمَنۡ کَانَ کُفِرَ کی تفسیر

ہماری نگاہوں کے سامنے بہتی اس کے عوض میں جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے نشانی بنا چھوڑا۔ پس ہے کوئی دھیان کرنے والا (آیت ١٤، ١٥)۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ

١٩٧٧۔ حَدَّثَنَا حَفۡصُ بۡنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعۡبَۃُ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ عَنِ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقۡرَاُ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ قَالَ مُجَاہِدٌ یَسَّرۡنَا ہَوَّنَّا قِرَاءَتَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اس آیت کریمہ کو پڑھا کرتے تھے۔ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ۔ مجاہد کا قول ہے یَسَّرۡنَا ہم نے اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔

١٩٧٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنۡ یَحۡیَی عَنۡ شُعۡبَۃَ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ عَنِ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقۡرَاُ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ۔

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ۔ پڑھا کرتے تھے۔

باب ٨٧٦ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ مُّنۡقَعِرٍ فَکَیۡفَ کَانَ عَذَابِیۡ وَنُذُرِ

اَعۡجَازُ نَخۡلٍ مُّنۡقَعِرٍ فَکَیۡفَ کَانَ عَذَابِیۡ وَنُذُرِ کی تفسیر

١٩٧٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوۡ نُعَیۡمٍ حَدَّثَنَا زُہَیۡرٌ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَجُلًا سَاَلَ الۡاَسۡوَدَ فَہَلۡ

کسی آدمی نے اسود سے پوچھا کہ اس آیت میں مُدَّکِرٍ ہے یا مُذَّکِرٍ؟ اسود نے جواب دیا کہ میں نے حضرت

مِنْ مُذَّكِرٍ أَوْ مُدَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ دَالًا.

بَابُ ۸۷۷ فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ.

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ الْآيَةَ.

بَابُ ۸۷۸ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ.

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ.

بَابُ ۸۷۹ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ.

بَابُ ۸۸۰ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فہل من مذکر پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فہل من مدکر پڑھتے ہوئے سنا تھا یعنی اس کے اندر حرف دال ہے۔

فکانوا کھشیم المحتظر کی تفسیر

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فہل من مدکر پڑھا کرتے تھے۔

ولقد صبحہم بکرۃ عذاب مستقر کی تفسیر

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو فہل من مدکر پڑھا ہے۔

ولقد اھلکنا اشیاعکم کی تفسیر

اسود بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے فہل من مذکر پڑھا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسے فہل من مدکر پڑھتے تھے۔

سیھزم الجمع ویولون الدبر کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کرواتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو...... اتنے میں حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا یا رسول اللہ بس

إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يَعْنِي مِنَ الْمَرَارَةِ۔

یہ کافی ہے آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے آئے: "اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے" آیت ۴۵، ۴۶۔ اَمَرُّ یہ اَلْمَرَارَۃ سے مشتق ہے۔

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ۔

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے یوسف بن ماہک نے بتایا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو ان دنوں میں نو عمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے کہ آج کے بعد کبھی تیری عبادت نہ ہو۔ تو حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ سے آپ کو پکڑ کر عرض کی یا رسول اللہ آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے، آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے: "اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے" (آیت ۴۵، ۴۶)

بَابُ سُورَةِ الرَّحْمٰنِ

سورۃ الرحمٰن کی تفسیر

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ. وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ. وَالرَّيْحَانُ: رِزْقُهُ وَالْحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ. وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالْعَصْفُ يُرِيدُ الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ. وَقَالَ غَيْرُهُ

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ سے ترازو کی ڈنڈی مراد ہے۔ اَلْعَصْفُ کھیتی کی وہ سبزی جسے پکنے سے پہلے کاٹا جائے۔ اَلرَّيْحَان رزق، اَلْحَبّ وہ جو کھایا جاتا ہے۔ اہل عرب کی زبان میں الریحان رزق کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات کا قول ہے اَلْعَصْف سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے جاتے ہیں اور الریحان وہ پکی ہوئی ہے جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا۔ دوسرے کا قول ہے اَلْعَصْف سے گندم کے پتے مراد ہیں۔ ضحاک کا قول ہے اَلْعَصْف سے بھوسہ

اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ. وَقَالَ الضَّحَّاكُ اَلْعَصْفُ التِّبْنُ. وَقَالَ اَبُوْ مَالِكٍ: اَلْعَصْفُ اَوَّلُ مَا يَنْبُتُ تُسَمِّيْهِ النَّبَطُ هَبُوْرًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ. وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ الْاَصْفَرُ وَالْاَخْضَرُ الَّذِيْ يَعْلُوا النَّارَ اِذَا اُوْقِدَتْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ. رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ. وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ لَا يَبْغِيَانِ. لَا يَخْتَلِطَانِ. اَلْمُنْشَآتُ مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ. فَاَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ يُعَذَّبُوْنَ بِهِ. خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ: يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا. اَلشُّوَاظُ. لَهَبٌ مِّنْ نَّارٍ. مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ. صَلْصَالٌ. طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ. وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ. يُقَالُ صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ عِنْدَ الْاِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِيْ كَبَبْتُهُ. فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَاَمَّا الْعَرَبُ فَاِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَاَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ اَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيْدًا لَهَا كَمَا اُعِيْدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِيْ اَوَّلِ قَوْلِهٖ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ. وَقَالَ غَيْرُهٗ: اَفْنَانٍ اَغْصَانٍ. وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ.

ضحاک اور ابو مالک کا قول ہے۔ العصف جو کھیتی سب سے پہلے اُگے اور جس کو نبطی زبان میں ھبورا کہتے ہیں مجاہد کا قول ہے۔ العصف گندم کے پتے۔ الریحان رزق۔ المارج زرد اور سبز رنگ کے شعلے جو آگ سلگانے پر بلند ہوتے ہیں۔ دوسرے حضرات نے مجاہد سے نقل کیا: رب المشرقین و رب المغربین دو طرح ہیں اس لئے کہا کہ سورج جاڑے میں ایک جگہ سے طلوع ہوتا ہے اور دوسری جگہ گرمیوں میں طلوع ہوتا ہے۔ لا یبغیان دونوں آپس میں نہیں ملتے۔ المنشآت ایسے جہاز مراد ہیں جن کے بادبان بلند کر دیے گئے ہوں اور جن کے بلند نہ کیے جائیں انہیں منشاۃ نہیں کہا جاتا۔ مجاہد کا قول ہے نحاس وہ تانبا جو پگھلا کر ان کے سروں پر ڈالا جائے گا تاکہ انہیں عذاب دیا جائے۔ خاف مقام ربہ گناہ کا ارادہ کرے پھر خدا کو یاد کر کے اس گناہ کا ارادہ چھوڑ دینا۔ الشواظ آگ کے شعلے۔ مدھامتان گہرا سبز رنگ مائل بہ سیاہی۔

صلصال ریت ملی ہوئی مٹی جو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد بدبودار ہے اس لئے صلّ کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ جس طرح بند کرتے وقت دروازہ کی آواز ہوتی ہے اسی طرح بجتی ہوئی مٹی۔ صرصر [illegible] کبکبتہ کی طرح ہے۔ فاکھۃ ونخل ورمان بعض کا قول ہے کہ کھجور اور انار میووں میں شمار نہیں ہیں لیکن اہل عرب انہیں میووں میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔ ”تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی“ یہاں شروع میں ہر نماز کی حفاظت کا حکم ہے پھر عصر کا تاکید کی غرض سے دوبارہ ذکر فرمایا پس اسی طرح کھجور اور انار کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کی مثال یہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے۔ ”کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتی ہیں سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں“ پھر فرمایا کہ ”ایسے بہت سے لوگ ہیں اور بہت سے وہ ہیں جن پر عذاب ضروری ہو گیا“ حالانکہ پہلے ارشاد میں عرشی اور فرشی ساری مخلوق کا ذکر فرمایا تھا۔ دوسرے کا قول ہے افنان ٹہنیاں وجنی الجنتین دان جس پھل کو چاہیں گے قریب آجائے گا۔ حسن بصری کا قول ہے: فبای آلاء [illegible] اس کی نعمت [illegible]

وَقَالَ الْحَسَنُ فَبِأَيِّ آلَاءِ نِعَمِهِ. وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرْزَخٌ حَاجِزٌ. الْأَنَامُ الْخَلْقُ. نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ. ذُو الْجَلَالِ ذُو الْعَظَمَةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ مَارِجٌ: خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، يُقَالُ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ. مَرِيجٌ مُلْتَبِسٌ. مَرَجَ: اخْتَلَطَ. الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا. سَنَفْرُغُ لَكُمْ سَنُحَاسِبُكُمْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ. يُقَالُ لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ وَمَا بِهِ شُغْلٌ. يَقُولُ لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ.

قتادہ کا قول ہے۔ ربکما جنوں اور انسانوں کا۔ ابو درداء کا قول ہے کل یوم ھو فی شان کہ وہ گناہ معاف کرتا اور مصیبت کو دور کرتا ہے کسی قوم کو اٹھاتا اور کسی کو گراتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: برزخ پردہ۔ الانام مخلوق۔ نضاختان جوش مارنے والے۔ ذو الجلال عظمت والا۔ دوسرے کا قول ہے: مارج خالص آگ۔ کہتے ہیں کہ مرج الامیر رعیتہ جب حاکم اپنی رعیت کو ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے چھوڑ دے، قرآن میں مرج امر الناس کہیں گے۔ مریج ملا ہوا۔ مرج دو دریاؤں کا ملنا جیسے تم جانور کو چھوڑ دو یہ لفظ اسی مرجت سے نکلا ہے۔ سنفرغ لکم ہم ضرور تمہارا ہر چیز کا حساب لیں گے اور یہ کلام عرب میں مشہور ہے کہ ایک چیز اس کی توجہ کو دوسری چیزوں کی طرف نہیں روک سکتی جیسے عرب کا مقولہ کہ میں تیرے لئے فارغ ہوتا ہوں اور تیری غفلت پر تجھ کو پکڑوں گا۔

بَابُ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ

ومن دونہما جنتان کی تفسیر

۱۹۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو جنتیں چاندی کی ہوں گی، یہاں تک کہ ان کے برتن اور ان کی تمام چیزیں ہیں اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی، یہاں تک کہ ان کے برتن بلکہ وہاں کی ہر چیز سونے کی ہوگی لوگ اپنے خدا کو دیکھیں گے اس پر جنت عدن میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی سوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر عظمت کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

بَابُ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

حور مقصورات فی الخیام کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُورٌ: سُودُ الْحَدَقِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ: مَحْبُوسَاتٌ، قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ، قَاصِرَاتٌ: لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ.

ابن عباس کا قول ہے کہ حور سیاہ آنکھ والی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے مقصورات وہ حوریں جنہوں نے اپنی آنکھیں اور اپنے نفس اپنے خاوند کے لئے وقف کر رکھے ہیں قاصرات وہ اپنے خاوندوں کے سوا اور کسی کی خواہش نہ ہوں گی۔

۱۹۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک خیمہ ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے موتی کا بنا ہوگا اور جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اس کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی ایک کونے والی دوسرے کونے والی حوروں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان ان کے پاس آئیں گے، وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ ان کے برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں سونے کی بلکہ ان کی ہر چیز بھی ان لوگوں کے لئے جنت عدن میں اپنے رب کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ اس کے چہرے پہ کبریائی چادر پڑی ہوگی۔

بَابُ الْوَاقِعَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رُجَّتْ: زُلْزِلَتْ. بُسَّتْ. فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ. الْمَخْضُودُ: الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ. مَنْضُودٌ: الْمَوْزُ. وَالْعُرُبُ: الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ. ثُلَّةٌ: أُمَّةٌ. يَحْمُومٍ: دُخَانٌ أَسْوَدُ. يُصِرُّونَ: يُدِيمُونَ. الْهِيمُ: الْإِبِلُ الظِّمَاءُ. لَمُغْرَمُونَ: لَمُلْزَمُونَ. رَوْحٌ: جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ. وَرَيْحَانٌ: الرِّزْقُ. وَنُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: تَفَكَّهُونَ: تَعْجَبُونَ. عُرُبًا: مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ. وَقَالَ فِي خَافِضَةٌ لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ. مَوْضُونَةٍ: مَنْسُوجَةٍ، وَمِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ: لَا آذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ، وَالْأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. مَسْكُوبٍ: جَارٍ. وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ: بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. مُتْرَفِينَ: مُتَمَتِّعِينَ: مَا تُمْنُونَ: هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. لِلْمُقْوِينَ

سورۃ الواقعہ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: "رُجَّت" ہلا دی جائے گی۔ "بُسَّت" ٹکڑے ٹکڑے ہونا جیسے ستو بھگوئے جاتے ہیں۔ "المخضود" بوجھ سے لدا ہوا اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس میں کانٹا نہ ہو۔ "منضود" کیلا۔ "عُرُبًا" اپنے شوہر سے محبت کرنے والی۔ "ثلة" جماعت۔ "یحموم" دھواں سیاہ رنگ کا۔ "یصرون" ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ "الہیم" پیاسے اونٹ۔ "لمغرمون" الزام دیئے گئے۔ "روح" جنت اور خوشحالی۔ "ریحان" رزق۔ "وننشئکم" جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کرتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے "تفکھون" تم تعجب کرتے ہو۔ "عربا" خوبصورت عورتیں اس کا واحد "عروب" جیسے صبر کا واحد صبور آتا ہے، اہل مکہ اسے "عربہ" اور اہل مدینہ "غنجہ" کہتے ہیں جب کہ اہل عراق "شکلہ" کہتے ہیں اور "خافضۃ" کے بارے میں کہا کہ ایک جماعت کو جہنم میں گراتا اور دوسری کو جنت کی طرف اٹھاتا مراد ہے۔ "موضونۃ" بنا ہوا اور "وضین الناقۃ" اسی سے مشتق ہے۔ "الکوب" وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو۔ "الاباریق" ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ "مسکوب" بہتا ہوا۔ "فرش مرفوعۃ" ایک دوسرے کے اوپر تہ بہ تہ بچھے ہوئے۔ "مترفین" نفع اٹھانے والے۔ "ما تمنون" یہ عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے سے استعارہ ہے۔ "للمقوین" مسافروں کے لئے۔ "القی" چٹیل میدان۔ "بمواقع النجوم" قرآن مجید کی آیات محکم

بِمُحْكَمِ الْقُرْآنِ، وَيُقَالُ بِمَسْقِطِ النُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ. وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ. مُدْهِنُونَ: مُكَذِّبُونَ، مِثْلُ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ. فَسَلَامٌ لَكَ: أَيْ مُسَلَّمٌ لَكَ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ، وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا، كَمَا تَقُولُ أَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ، إِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ. تُورُونَ: تَسْتَخْرِجُونَ. أَوْرَيْتُ: أَوْقَدْتُ. لَغْوًا: بَاطِلًا. تَأْثِيمًا: كَذِبًا.

ڈوبتے ہیں نیز مواقع اور موقع دونوں کے ایک ہی معنی ہیں "مدہنون" جھٹلانے والے جیسے "لو تدہن فیدہنون" میں ہے۔ "فسلام لک" یعنی تجھے سلامتی ہے کیونکہ تو اصحاب الیمین (دائیں جانب والوں) میں سے ہے۔ یہاں لفظ "انّ" کو حذف کر کے اس کا معنی برقرار رکھا گیا ہے جیسے کہتے ہیں "انت مصدق مسافر عن قلیل" تیری تصدیق کی جاتی ہے کہ عنقریب تم سفر کرو گے جب کہ اس نے پہلے بتایا ہو کہ میں عنقریب سفر کرنے والا ہوں۔ کبھی یہ دعا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے کہتے ہیں "فسقیا من الرجال"۔ اگر لفظ "سلام" مرفوع ہو تو وہ دعا کے معنی میں ہوگا۔ "تورون" تم نکالو گے۔ "اوریت" میں نے آگ جلائی۔ "لغوا" باطل۔ "تاثیما" جھوٹ۔

بَابٌ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ

وظل ممدود کی تفسیر

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہوگا اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ "اور لمبے لمبے سایے میں" (آیت ۳۰)

بَابٌ الْحَدِيدِ

سورۃ الحدید کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ: مُعَمَّرِينَ فِيهِ. مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ: مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى. وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ: جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ. مَوْلَاكُمْ: أَوْلَى بِكُمْ. لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ: لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ. يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. أَنْظِرُونَا: انْتَظِرُونَا.

مجاہد کا قول ہے "جعلکم مستخلفین" اس میں بسنے والے۔ "من الظلمات الی النور" گمراہی سے ہدایت کی طرف۔ "منافع للناس" ڈھال اور ہتھیار۔ "مولاکم" تم سے زیادہ نزدیک، تمہارا خیرخواہ۔ "لئلا یعلم اہل الکتاب" تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے۔ "الظاہر والباطن" اس کا مطلب ہے کہ ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ "انظرونا" ہمارا انتظار کرو۔

بَابٌ الْمُجَادِلَةِ

سورۃ المجادلہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُحَادُّونَ: يُشَاقُّونَ اللَّهَ. كُبِتُوا: أُخْزِيُوا مِنَ الْخِزْيِ. اسْتَحْوَذَ: غَلَبَ.

مجاہد کا قول ہے کہ "یحادون" مخالفت کرتے ہیں۔ "کبتوا" ذلیل کیے گئے یہ "الخزی" سے مشتق ہے۔ "استحوذ" غالب آیا۔

بَابٌ (اَلْحَشْرِ)

اَلْجَلَاءُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ.

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ.

سورۃ الحشر کی تفسیر

* الجلاء: ایک علاقے سے دوسرے کی طرف نکال دینا، جلاوطن کرنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ التوبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت کافروں اور منافقوں کو ذلیل کرنے والی ہے جب تک اس کی یہ آیتیں نازل ہوتی رہیں یعنی وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ تب تو ہم یہ سمجھتے رہے کہ ان میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں بچے گا جس کا اس میں ذکر نہ فرمایا گیا۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ بنو نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ الحشر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو۔

بَابٌ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ.

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ کی تفسیر

عجوہ اور برنیہ کے سوا کھجور کی دیگر اقسام کے درختوں کو لینہ کہتے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے باغات جلا دیے اور بعض کاٹ دیے جو بویرہ پر تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے کہ نافرمان لوگوں کو رسوا کرے (آیت ۵)

بَابٌ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ کی تفسیر

مالک بن اوس بن حدثان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی نضیر کا سارا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر جنگ مرحمت فرمایا کیونکہ مسلمانوں نے ان پر گھوڑوں یا سواریوں کے ذریعے حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا۔ جس سے آپ اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ.

بَابُ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

١٩٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ. قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتِ {وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ. قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ. قَالَ: فَاذْهَبِي فَانْظُرِي. فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا. فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتُهَا.

١٩٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ. فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

بَابُ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ

١٩٩٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ

خرچ مرحمت فرمایا کرتے اور جو باقی بچتا اُس سے جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے ہتھیار اور زینیں خریدی جاتی تھیں۔

وما آتاکم الرسول فخذوہ کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال چننے والی اور دانتوں کو جدا کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ خدا کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔ جب یہ بات اُم یعقوب نامی بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی تو وہ آپ کے پاس جا کر کہنے لگیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فلاں فلاں کام کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اُن پر کیوں لعنت نہ بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور جن کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اس عورت نے کہا میں نے قرآن مجید پڑھا ہے جو میرے پاس دو تختیوں میں موجود ہے لیکن اس میں تو یہ بات نہیں جو آپ بتاتے ہیں۔ فرمایا اگر تم نے پڑھا ہوتا تو اس بات کو ضرور پا لیتیں۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: جو کچھ رسول دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔ اس عورت نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا بیشک حضور نے ان باتوں سے روکا ہے۔ اس عورت نے کہا میں آپ کی اہلیہ کو بھی یہ کام کرتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ فرمایا اچھا جا کر دیکھو۔ پس وہ عورت گئی، اس نے دیکھا بھالا لیکن اپنے مقصد کی کوئی چیز نہ پائی۔ انہوں نے فرمایا اگر وہ ایسی ہوتیں تو ہم ان سے مجامعت نہ کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو اپنے بال دوسری عورت کے بالوں سے جوڑے۔ چنانچہ عبد الرحمن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت سے سنا جس کو اُم یعقوب کہا جاتا تھا، وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اسی حدیث منصور کے مطابق روایت کرتی ہے۔

والذین تبوؤا الدار والایمان کی تفسیر

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں خلیفہ کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کا حق

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوَ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ.

پہچانے اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں اپنا گھر بنایا، جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے پس چاہیے کہ اُن کی نیکیوں کو قبول کریں اور اُن کی برائیوں سے درگزر کریں۔

بَابٌ ۴۵۳ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ

اَلْخَصَاصَةُ اَلْفَاقَةُ. اَلْمُفْلِحُوْنَ اَلْفَائِزُوْنَ بِالْخُلُوْدِ. اَلْفَلَاحُ اَلْبَقَاءُ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ عَجِّلْ. وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَدًا.

ویؤثرون علی انفسہم کی تفسیر

"الخصاصة" فاقہ کشی۔ "المفلحون" جنت میں داخل ہو کر کامیابی پانے والے۔ "الفلاح" حیات جاوید۔ "حی علی الفلاح" جلدی آؤ۔ حسن بصری کا قول ہے: "حاجة" سے مراد حسد ہے۔

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَنِيَ الْجَهْدُ فَأَرْسَلَ إِلٰى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُّضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِيْهِ شَيْئًا. قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عِنْدِيْ إِلَّا قُوْتُ الصِّبْيَةِ. قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيْهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِيْ بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ. فَفَعَلَتْ. ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے ازواج مطہرات کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہے کوئی آدمی جو آج کی رات اسے مہمان بنائے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ پس وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان آیا ہے لہٰذا آپ نے اس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھنی ہے۔ اس عورت نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو بچوں کی خوراک کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا جب عشاء کا وقت ہو جائے تو تم بہلا پھسلا کر بچوں کو سلا دینا پھر جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو تم چراغ درست کرنے کے بہانے اُٹھ کر اُسے بجھا دینا۔ کیا ہوا، آج رات ہم بھوکے پیٹ رہیں گے چنانچہ یہی کچھ کیا گیا۔ جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ کو فلاں آدمی اور فلاں عورت پر ہنسی آگئی (جس طرح اس کی شان کے لائق ہے) پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: "اپنی جانوں پر اُن کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں محتاجی ہو" (آیت ۹)

بَابٌ ۴۵۴ (اَلْمُمْتَحِنَةُ)

سورۂ الممتحنہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً: لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا. بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ: أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ.

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ

مجاہد کا قول ہے "لاتجعلنا فتنۃ" ہم کو اُن کے ہاتھوں مصیبت میں مبتلا کر کے مدد دو وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو انہیں یہ تکلیف کیوں پہنچتی۔ "بعصم الکوافر" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ جن کی بیویاں کافر ہونے کے باعث مکہ میں رہ گئی ہیں وہ انہیں طلاق دے کر جدا کر دیں۔

عبیداللہ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا اور یہ حضرت علی کے کاتب تھے، کہ مجھے اور زبیر و مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا کہ جب تم روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک بڑھیا عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے پس وہ خط اس سے لے آؤ۔ پس ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے یہاں تک کہ روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہ وہاں ایک بڑھیا ملی پس ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال کر دے دو۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہارے جامے اتار دیں گے۔ چنانچہ اس نے اپنے جوڑے سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ وہ خط حضرت حاطب بن ابو بلتعہ نے مکہ کے بعض مشرکوں کے نام لکھا تھا اس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی انہیں خبر دی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے حاطب یہ کیا ہے! وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیے میں قریش کے اندر شامل ہو گیا ہوں لیکن اُن کے خاندان سے نہیں ہوں جبکہ آپ کے ساتھ جو مہاجر ہیں اُن میں سے ہر ایک کی ایسی رشتہ داریاں ہیں جن کے باعث وہ مکہ میں اُن کے اہل و عیال اور مال کا خیال رکھتے ہیں۔ چونکہ میری اُن میں سے کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے لہٰذا میں نے چاہا کہ اُن پر کچھ احسان کر دوں تاکہ میرے اقارب کا وہ خیال رکھیں۔ یہ میں نے کفر یا اپنے دین سے پھر جانے کے باعث نہیں کیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک تم سے سچی بات بتا دی ہے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ ارشاد فرمایا۔ یہ غزوہ بدر میں شامل تھا اور تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حالات پر مطلع تھا جس نے یہ فرمایا کہ اب

فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو۔

آپ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ یہ آیت: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (آخر آیت تک)۔ سفیان راوی کہتے ہیں کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آیت اس حدیث میں موجود ہے یا عمرو بن دینار نے اسے اپنی طرف سے بیان کیا ہے

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هٰذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي۔

سفیان سے آیت: میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگوں کے متعلق اس حدیث سے ہے جس کو میں نے عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے اور ایک لفظ چھوڑا نہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کے سوا کسی دوسرے نے ان سے اسے یاد نہیں کیا ماسوائے میرے۔

باب ۸۸۵ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ

إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ کی تفسیر

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ بِقَوْلِ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكَ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ۔

عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو مسلمان عورتیں آپ کی طرف ہجرت کر کے آتیں تو آپ ان کا امتحان لیا کرتے بموجب آیت: اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں (آیت ۱۲) عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو مسلمان عورتیں ان شرائط کا اقرار کرتیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عورتوں سے فرمادیا کرتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم، بیعت کرتے وقت آپ کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو قطعاً نہیں چھوا۔ آپ کا عورتوں کو بیعت کرنا صرف زبانی کلام ہوتا کہ فرمادیتے کہ میں نے تمہیں فلاں بات پر بیعت کر لیا ہے۔ زہری کو نے بھی عروہ اور عمرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۸۸۶ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ کی تفسیر

[illegible]

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حدثنا أيوب عن حفصة بنت سيرين عن أم عطية رضي الله عنها قالت بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ علينا أن لا يشركن بالله شيئا ونهانا عن النياحة فقبضت امرأة يدها فقالت أسعدتني فلانة أريد أن أجزيها فما قال لها النبي صلى الله عليه وسلم شيئا فانطلقت ورجعت فبايعها.

نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے یہ پڑھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ پس ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ پہلے اتار دوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہ کہا۔ پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آکر بیعت کرلی۔

۲۰۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا وهب بن جرير قال حدثنا أبي قال سمعت الزبير عن عكرمة عن ابن عباس في قوله تعالى ولا يعصينك في معروف قال إنما هو شرط شرطه الله للنساء.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: "اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی" (آیت ۱۲) کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

۲۰۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال الزهري حدثناه قال حدثني أبو إدريس سمع عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال أتبايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تزنوا ولا تسرقوا وقرأ آية النساء وأكثر لفظ سفيان قرأ الآية فمن وفى منكم فأجره على الله ومن أصاب من ذلك شيئا فعوقب فهو كفارة له ومن أصاب منها شيئا من ذلك فستره الله فهو إلى الله إن شاء عذبه وإن شاء غفر له. تابعه عبد الرزاق عن معمر في الآية.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے۔ پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو بیعت عورتوں کے متعلق ہے۔ سفیان اکثر یہ آیت یوں کہا کرتے تھے۔ پھر فرمایا: جو اپنا عہد پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا اور اس پر سزا قائم ہوئی تو اس کے لئے وہ کفارہ ہوگی۔ اور جو ان میں سے کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے عذاب دے اور چاہے اسے معاف کردے۔ عبدالرزاق نے معمر سے اس آیت کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۰۳۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم حدثنا هارون بن معروف حدثنا عبد الله بن وهب قال وأخبرني ابن جريج أن الحسن بن مسلم أخبره عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما قال شهدت الصلاة يوم الفطر مع رسول الله

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں موجود تھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اترآئے اور وہ منظر

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَکُلُّھُمْ یُصَلِّیْھَا قَبْلَ الْخُطْبَۃِ ثُمَّ یَخْطُبُ بَعْدُ فَنَزَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَأَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ حِیْنَ یُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِیَدِہٖ ثُمَّ اَقْبَلَ یَشُقُّھُمْ حَتّٰی اَتَی النِّسَآءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ حَتّٰی فَرَغَ مِنَ الْاٰیَۃِ کُلِّھَا ثُمَّ قَالَ حِیْنَ فَرَغَ اَنْتُنَّ عَلٰی ذٰلِکِ، وَقَالَتِ امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ لَّمْ یُجِبْہُ غَیْرُھَا، نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، لَا یَدْرِی الْحَسَنُ مَنْ ھِیَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَہٗ فَجَعَلْنَ یُلْقِیْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِیْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ.

بَابٌ سُوْرَۃُ الصَّفِّ

وَقَالَ مُجَاھِدٌ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ مَنْ یَّتَّبِعُنِیْۤ اِلَی اللّٰہِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَّرْصُوْصٌ مُلْصَقٌ بَعْضُہٗ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَیْرُہٗ بِالرَّصَاصِ.

بَابٌ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ.

۴۰۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْۤ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ.

بَابٌ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ

آپ بھی میری نگاہوں کے سامنے پھر رہا ہے جب کہ آپ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے پس آپ نے فرمایا: "اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں، اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو اُن سے بیعت لو اور اللہ سے اُن کی مغفرت چاہو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (آیت ۱۲) جب آپ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: کیا تم اس پر قائم ہو؟ ایک عورت نے اس کے سوا اور کوئی جواب نہ دیا کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ حسن بن مسلم کا بیان ہے کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ عورت کون تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خیرات کرو اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلا دیا تو عورتوں نے حضرت بلال کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنی شروع کر دیں۔

سورۃ الصف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ: اللہ کی طرف کون میرے پیچھے آتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: مَرْصُوْصٌ ایک حصہ دوسرے سے ملا ہوا۔ دوسرے کا قول ہے: مرصوص: سیسہ پلائی ہوئی۔

مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ کی تفسیر

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کئی ہی نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے ذریعے مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں سب سے آخری نبی ہوں۔

سورۃ الجمعہ کی تفسیر

قَوْلُهُ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَقَرَأَ عُمَرُ فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ.

٥٠٢ – حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ.

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اُن میں سے دوسرے جو ابھی اُن کے ساتھ نہیں ملے حضرت عمر نے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللہ پڑھا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۃ الجمعہ نازل ہونے لگی یعنی: ۔ اور اُن میں سے دوسرے ابھی تک . . . . پھر ان اگلوں سے نہ ملے (آیت ۳) ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ جب آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسی بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی اُسے وہاں سے بھی حاصل کرے گا۔

ف: یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۵۰ھ کے بارے میں بہت بڑی بشارت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ ہی جملہ ائمہ مجتہدین میں امام اعظم کہلانے کے مستحق ہیں۔ بقول حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۴ھ ان کا فہم درحقیقت فہمِ نبوت کے بہت ہی قریب ہے۔ بعض حضرات اِن کے پیدائش کی بلندی اور دقتِ معانی کے باعث اِن کے بعض مسائل کو سمجھ نہ پائے اور معترض ہو بیٹھے حالانکہ جو درجہ اِن کا اجتہاد کتاب و سنت کے قریب تر ہے اتنا کسی اور مجتہد کو میسر نہیں آیا۔ امام ابوحنیفہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اجتہادی معجزہ ہیں۔ ان کے بارے میں حدیث کی بشارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو اِن میں سے کچھ آدمی یا ایک آدمی اُسے حاصل کرے گا (بخاری)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ اگر دین ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے ایک آدمی یا کئی اُسے حاصل کر لیں گے۔ (صحیح مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے ایک شخص اس تک پہنچ جائے گا (مسلم باب فضل فارس)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس کا ایک فرد اُسے حاصل کرے گا (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

۵۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے کچھ لوگ اُسے حاصل کر لیں گے۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دین ثریا کے ساتھ بندھا

ہوا جتنا اونچا ہو فارس (ایران) والوں میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے (معجم الطبرانی)

مذکورہ احادیث کی بنا پر نویں صدی کے مجدد، صاحب تصانیف کثیرہ و مشہورہ نافعہ، محدث کبیر، خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ نے فرمایا ہے کہ یہ بشارت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منطبق ہوتی ہے کیونکہ آئمہ مجتہدین میں سے کوئی بھی فارس کا اصل نہیں ہے۔ ان احادیث سے امام ابو حنیفہ کی غایت درجہ فضیلت ثابت ہوتی ہے اور واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے ایمان، دین اور علم کی حقیقت کو پا لیا تھا۔ مذکورہ احادیث کے پیش نظر ہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق تبییض الصحیفہ میں یہ فرمایا۔

فهذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة ۔

پس یہ اصل صحیح ہے جس پر بشارت اور فضیلت کے بارے میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بشارت کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات جلیلہ دیگر تمام آئمہ کی نسبت کتاب و سنت سے زیادہ قریب ہیں۔ حنفی مذہب جملہ فقہی مذاہب سے افضل و اعلیٰ ہے جس کے باعث اہل کشف و کرامات میں سے لاکھوں اولیاء اللہ کا مذہب حنفی رہا اور ہر دور کے اندر احناف کی تعداد مسلمانوں میں دو تہائی سے زائد رہی اور اکثر ممالک میں حنفی مذہب کی حکمرانی رہی ہے۔ متحدہ ہندوستان (پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش) پر حنفیوں نے ایک ہزار سال تک حکومت کی ہے اور فقہ حنفی کو یہاں قانون کا درجہ حاصل رہا ہے۔ احناف کے سوا اس ملک میں آئے ہوئے ہیں ملک کے باہر شیعہ حضرات بھی تھے اور ان کے سوا کسی تیسرے فرقے کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان کے علاوہ آج یہاں جتنے بھی فرقے نظر آ رہے ہیں یہ سارے برٹش گورنمنٹ کے وہ نامراد تحفے ہیں جو اس نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو دیئے تاکہ یہ اہل اسلام کے خلاف صف آرائی کرتے رہیں اور مسلمانوں کو کبھی متحد ہونا نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا فرزند پیدا کرے جو حق و باطل میں تمیز کر کے کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا ثابت کر سکے۔ آمین۔

بعض حضرات امام اعظم کے اجتہاد اور بلند پرواز تک رسائی نہ ہونے کے باعث معترض ہو بیٹھے اور بعض نے اپنی بے راہ روی کے باعث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کرنا ضروری شمار کیا کیونکہ امت محمدیہ کا سواد اعظم ان کی پیروی اور تقلید پر متفق ہے۔ ایسے جملہ حضرات کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے۔

مخالفان او را صاحب رائے میدانند و الفاظے کہ مبنی از سوء ادب اند باو منسوب سازند باوجود آنکہ ہمہ کمال علم و وفور ورع و تقویٰ او معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ایشاں را توفیق دہاد کہ آزار ایں رئیس دین و رئیس اہل اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند
يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ۔
جماعہ کہ اکابر دین را اصحاب رائے می دانند اگر ایں اعتقاد دارند کہ ایشاں

مخالفین انہیں صاحب رائے جانتے ہیں اور ایسے لفظوں سے یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں حالانکہ وہ سب آپ کے علمی کمال اور ورع و تقویٰ سے مالامال ہونے کے معترف ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسے لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ دین کے سردار اور مسلمانوں کے رئیس کو ایذا نہ پہنچائیں اور مسلمانوں کے سواد اعظم کے دلوں کو نہ دکھائیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں وہ جماعت جو ان اکابر دین کو صاحب رائے جانتی

نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضلال و مبتدع باشند بلکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون بوند۔ این اعتقاد در کند مگر جاہلے کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطال شطر دین است ناقصے چند احادیث چند یاد گرفتہ اند و احکام شریعت را منحصر در آں ساختہ اند و ما ورائے معلوم خود را نفی می نمایند و آنچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی می سازند

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم مکتوب ۵۵)

حکم دیتے ہیں اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے تو اس طرح مسلمانوں کا سواد اعظم اُن کے زعم فاسد کی رُو سے گمراہ اور بدعتی قرار پاتا ہے۔ بلکہ یہ لوگ دائرہ اسلام ہی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ عقیدہ نہ رکھے گا مگر ایسا وہ جاہل کہ جو اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا ایسا زندیق جو آدھے دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ کچھ ناقص علم والے چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو اُن میں منحصر ٹھہراتے ہیں اور جو باتیں اُن کی معلومات سے باہر ہیں اُن کی نفی کر دیتے ہیں اور جو اُن کے نزدیک ثابت نہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو علمیت و روحانیت کے یکتا اور سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان ہوتے ہیں انہوں نے بنی علمی اور باطنی نگاہوں سے حضرت امام ابوحنیفہ اور دیگر آئمہ و فقہاء کو کیا دیکھا اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حاسدین امام اعظم پر یہ نفرت کیا ہے

وائے ہزار وائے از تعصب اسے بارد ایشان و از نظر ہائے فاسد ایشان۔ بانی فقہ ابوحنیفہ است و سہ حصہ از فقہ اُو را مسلم داشتہ و در ربع باقی ہمہ شرکت دارند۔ در فقہ صاحب خانہ اُوست و دیگران ہمہ عیالی وے اند۔ با وجود التزام این مذہب مرا با امام شافعی گویا محبت ذاتی ست و بزرگ میدانم لہٰذا در بعض اعمال نافلہ تقلید مذہب اُو می نمایم اما چہ کنم کہ دیگران را با وجود وفور علم و کمال تقویٰ در جنب امام ابوحنیفہ در رنگ طفلاں می یابم۔

(مکتوبات، دفتر دوم مکتوب ۵۵)

افسوس! ہزار افسوس!! اُن لوگوں کے بیجا تعصب اور اُن کی فاسد نظروں پر۔ فقہ کے بانی امام ابوحنیفہ ہیں اور فقہ سے تین حصے اِن کے لیے مسلم ہیں جبکہ باقی چوتھائی میں دوسرے (آئمہ و فقہاء) شرکت رکھتے ہیں فقہ میں صاحب خانہ یہ ہیں اور باقی سب اِن کے بال بچے ہیں۔ باوجود اِس مذہب کے التزام کے مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور بزرگ جانتا ہوں لہٰذا بعض اعمال نافلہ میں اُن کے مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں لیکن کیا کروں کہ دوسروں کو وفور علم اور کمال تقویٰ کے باوجود امام ابوحنیفہ کے پہلو میں بچوں کے رنگ میں پاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اپنے اس گنہگار بندے کو مسلمان رکھے اسی سواد اعظم میں رکھے اور اِن بزرگوں کے زیر سایہ میرا حشر و نشر فرمائے آمین۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالعزیز، ثور، ابو الغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ۔

بَابٌ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً۔

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنِیْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ وَعَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَقْبَلَتْ عِیْرٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَیْهَا۔

بَابٌ قَوْلِهٖ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ

قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی الْكٰذِبُوْنَ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِیْ غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ یَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهٖ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّیْ اَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِیْ فَحَدَّثْتُهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَكَذَّبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِیْ هَمٌّ لَمْ یُصِبْنِیْ مِثْلُهٗ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ لِیْ عَمِّیْ مَا اَرَدْتَ اِلٰٓی اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَبَعَثَ

[illegible]

علیہ وسلم نے فرمایا۔ تب (ایمان کو) ان میں سے کچھ لوگ پا لیں گے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً کی تفسیر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے روز تجارتی قافلہ آیا اور ہم نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس تھے اس وقت بارہ حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ اور جب انہوں نے تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیے (آیت ۱۱)

سورۃ المنافقون کی تفسیر

انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک اللہ کے رسول ہیں

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غزوہ میں عبد اللہ بن ابی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ ان لوگوں پر کچھ خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں، یہاں تک کہ جو ان کے گرد ہیں وہ پریشان ہو جائیں۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو بڑی عزت والا ہے وہ ضرور اس سے اس کو نکال دے گا جو نہایت ہی ذلت والا ہے (آیت ۸) پس میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا (حضرت سعد بن عبادہ) یا حضرت عمر سے کر دیا اور انہوں نے وہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں نے یہ بات بیان کر دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا۔ تو وہ قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا اور انہیں سچا قرار دیا۔ اس پر مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ ویسا کبھی نہیں پہنچا تھا پس میں اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا۔ تب میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو ایسا کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں تجھے جھوٹا قرار دیتے اور کیوں تجھ سے ناراض ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ

[illegible]

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ.

بَابُ ۸۹۴ اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَجْتَنُّوْنَ بِهَا

۹۰۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ أُبَيِّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ.

بَابُ ۸۹۵ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ

۹۱۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِي الْأَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پڑھا اور فرمایا: اے زید! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا پس میں نے عبد اللہ بن اُبی بن سلول (رئیس المنافقین) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں اُن پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور ایسا ہوگا کہ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ سب سے زیادہ ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔ پس میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا اور میرے چچا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ واقعہ عرض کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا تو وہ قسمیں کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سچا اور مجھے جھوٹا قرار دیا۔ اس پر مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ ایسا صدمہ کبھی نہ ہوا ہوگا۔ چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ منافقون نازل فرمائی اور بتایا۔ وہ لوگ یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں۔۔۔ اور جو بہت عزت والا ہے وہ مدینے سے ضرور اس کو نکال دے گا جو بہت ذلت والا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس سورت کو پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن اُبی نے کہا کہ اُن لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم لوٹ کر گئے تو مدینے سے۔۔۔ میں نے اس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دی۔ تو انصار نے مجھے ملامت کی کیونکہ عبد اللہ بن اُبی قسم کھا گیا کہ اس نے یہ بات نہیں کی۔ پس میں اپنے گھر جا کر سو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ آیت نازل فرمائی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ

وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ.

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ قَالُوا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَقَوْلُهُ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ قَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ

بَاب وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ. حَرَّكُوا اسْتَهْزَءُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ لَوَيْتُ.

(آیت ۷، ۸)۔ ابو اسرائیل نے بھی اس کی اتباع کی ہے، عمرو، ابن ابی لیلیٰ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ کی تفسیر

اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سنے۔ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی۔ ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں۔ وہ دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو۔ اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لوگوں کو جس میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پر عبداللہ بن اُبی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے گرد ہیں اُن پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں اور کہا کہ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اُن میں سے اس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ پس آپ نے عبداللہ بن اُبی کو بلایا اور اس سے پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کہا ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ زید بن ارقم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا ہے۔ پس لوگوں کے اس فیصلے سے میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورۂ منافقون نازل فرما دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان منافقین کو بلایا تاکہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے تو انہوں نے اپنے سر گھما لئے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیوار پر لگی ہوئی لکڑیاں کہا ہے اور وہ دیکھنے میں تھے بھی بظاہر بڑے خوبصورت۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ کی تفسیر

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں (آیت ۵)۔

حرکت دیئے جب ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استغفار مقصود تھا۔ بعض نے لَوَوْا کو تشدید کے بغیر تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

۲۰۱۲ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُوْلَ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَأَصَابَنِيْ غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ وَقَالَ عَمِّيْ مَا أَرَدْتَ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ .

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا (حضرت سعد بن عبادہ) کے ساتھ تھا کہ میں نے عبد اللہ بن اُبی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں اُن پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ پیچھے ہٹ جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اس سے اس کو نکال دے گا جو سب سے ذلت والا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا جان سے کر دیا اور انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہہ دی۔ منافقین کے قسم کھانے پر آپ نے انہیں سچا کر دیا تو مجھے اتنا صدمہ پہنچا کہ جتنا کبھی نہ پہنچا تھا میں اپنے گھر میں جا بیٹھا۔ میرے چچا جان نے فرمایا کہ اس بات سے تمہیں کیا حاصل ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اور تم سے ناراض ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ منافقون نازل فرمائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا۔ پھر آپ نے یہ سورت پڑھ کر فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

بَابٌ ۱۰۹۸ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ .

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ کی تفسیر

ان پر ایک سا ہے کہ تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دکھاتا (آیت ۶)

۲۰۱۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْ جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوْهَا أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان راوی نے ایک دفعہ (غزوہ کی جگہ) جیش کہا کہ مہاجرین میں سے ایک نے کسی انصاری کو ٹھوکر ماری تو انصاری نے آواز دی کہ اے انصار! میری مدد کو اور مہاجر نے بھی آواز دی کہ اے مہاجرین! میری مدد کرو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا۔ یہ زمانۂ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر ماری تھی۔ آپ نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح آوازیں دینا چھوڑ دو یہ بری بات ہے۔ جب عبد اللہ بن اُبی نے یہ بات سنی تو کہا ایسا کیا؟ خدا کی قسم اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو اس سے جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو، کہ

الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

چھوڑ دو لوگوں میں یہ چرچا نہ ہو جائے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے صحابیوں کو بھی قتل کرتا ہے جب آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو انصار کی تعداد مہاجرین سے زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے سن کر یاد کیا ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

بَابٌ ۸۹ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَيَتَفَرَّقُوا وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ.

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا کی تفسیر

وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں ہے (آیت ۷)

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِي أَوْفَى اللّٰهُ لَهُ بِأُذُنِهِ.

عبداللہ بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حرہ کے واقعے پر (جس میں متعدد صحابہ کرام شہید ہوئے) مجھے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ پس حضرت زید بن ارقم نے میرے پاس خط لکھا کیونکہ مجھے ان کا بہت رنج ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی۔ ابن الفضل راوی کو اس میں شک ہے کہ انصار کے پوتوں کے لئے بھی آپ نے یہ دعا کی تھی یا نہیں۔ پس جو لوگ حضرت انس کے پاس تھے ان میں سے کسی نے ان کے متعلق پوچھا تو حضرت انس نے فرمایا کہ یہ (حضرت زید بن ارقم) وہ شخص ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے جس کی سماعت کو اللہ تعالیٰ نے سچی قرار دے دیا ہے۔

بَابٌ ۹۰ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ کی تفسیر

کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار میں سے ایک آدمی کو ٹھوکر ماری تو انصاری نے آواز دی: اے انصار کی مدد کرو۔ اور مہاجر نے بھی آواز دی: اے مہاجرین کی مدد کرو۔ جب

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمَّعَهَا اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَوَقَدْ فَعَلُوا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات سنائی تو آپ نے فرمایا یہ بات کیا ہو رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر ماری تھی۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے لیے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بڑی بُری بات ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس پر عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ تم ایسا کرو اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اس سے ضرور اسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اس پر حضرت عمر فاروق گویا ہوئے: یا رسول اللہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

باب ۸۹۹ سُورَةُ التَّغَابُنِ

سورۃ التغابن کی تفسیر

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهُ هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ۔

علقمہ بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ومن یؤمن باللہ یہد قلبہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورِ ہدایت سے بھر دیتا ہے۔ ایسے شخص کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ رضائے الٰہی پر راضی رہتا اور جانتا ہے کہ یہ اللہ

باب ۹۰۰ سُورَةُ الطَّلَاقِ

سورۃ الطلاق کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا۔

مجاہد کا قول ہے کہ کسی کام کا وبال اس کا بدلہ ہوتا ہے۔

۲۰۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ

سالم کا بیان ہے کہ اُن کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کر دیا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے واپس لوٹاؤ اور اپنے پاس رکھو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر جب حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہے تو پاکی کی حالت میں

بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا أُولَاتُ الْأَحْمَالِ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ.

۲۰۱۷ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ فَذَكَرَ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطِنْتُ لَهُ فَقُلْتُ إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لَكِنْ عَمُّهُ لَمْ يَقُلْ ذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ فَقُلْتُ هَلْ

دو، لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے اور حکم الٰہی کے مطابق یہی عدت ہے اور حمل والی عورتوں کے لئے عدت یہ ہے کہ وضع حمل ہو جائے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے کام میں آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور اُولَاتُ حَمْلٍ کا واحد ذَاتُ حَمْلٍ ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس آدمی نے کہا کہ مجھے اس عورت کے بارے میں فتویٰ دیجئے جو اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں مدتوں میں سے دوسری (جس کے دن زیادہ ہوں)۔ میں ابو سلمہ نے کہا (قرآن کریم میں تو یہ ہے) اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں (آیت ۴)۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابو سلمہ سے اتفاق کرتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے اپنے غلام کُریب کو بھیجا کہ اس کا واقعی حکم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کر آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ کا شوہر شہید ہو گیا تھا اور وہ اس وقت حاملہ تھیں، تو اُن کے وصال کے چالیس روز بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ پس اُن کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح پڑھایا۔ اور نکاح کا پیغام دینے والوں میں ابو السنابل بھی تھے۔ ایوب سختیانی نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ میں ایسے حلقے میں موجود تھا جس کے اندر عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ تھے اور ان کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے تھے تو انہوں نے دونوں مدتوں کا ذکر کیا۔ پس میں نے عبداللہ بن عتبہ کے واسطے سے حضرت سبیعہ بنت حارث کا واقعہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے بعض ساتھیوں نے روکا۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں دانستہ عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، حالانکہ وہ کوفہ کے اندر ہی رہتے ہیں۔ وہ شرمسار ہو کر کہنے لگے کہ اُن کے چچا تو ایسا نہیں کہتے۔ پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے حدیث سبیعہ بیان کی۔ پھر میں نے ان سے کہا کیا آپ نے عبداللہ بن مسعود سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ

عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ.

ہم حضرت عبداللہ کے پاس موجود تھے کہ انہوں نے فرمایا: کیا تم عورتوں پر تنگی کرتے ہو اور ان کے بارے میں آسانی کو نظر انداز کر دیتے ہو، حالانکہ عدت کے حکم والی چھوٹی سورۃ النساء کی آیت عدت کے زیادہ دنوں والی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے یعنی: "حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں"۔

بَابُ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

سورۃ التحریم کی تفسیر

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

اے غیب جاننے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی۔ اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حرام ٹھہرانے میں کفارہ دینا ہوگا۔ نیز انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طرزِ عمل بہترین نمونہ ہے۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِي بِذٰلِكِ أَحَدًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر ٹھہرے رہتے۔ اس پر میں نے اور ام المومنین حفصہ نے آپس میں ٹھہرا لیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے کہے کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے کیونکہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ (چنانچہ ایسے ہی کہا) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ بہرحال میں اب یہ بھی نہیں پیوں گا اور میں نے قسم کھا لی ہے۔ تم اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

بَابُ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ.

تبتغی مرضات ازواجک کی تفسیر

تم اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک اللہ

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک سال تک میں یہ ارادہ ہی کرتا رہا کہ حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے متعلق دریافت کروں لیکن ان کی ہیبت کے سبب مجھے پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی یہاں تک کہ وہ حج کے لیے

الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً
لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ
وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ
قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ
حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ
لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ
هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ
عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ قَالَ
ثُمَّ قَالَ عُمَرُ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ
أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا
قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتِ
امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا
مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ
لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ
وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ
رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا
يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ
عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا
حُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ
عَائِشَةَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ
لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ
[illegible]

سے نکلا تو میں بھی اُن کے ساتھ نکلا جب ہم واپس ہو رہے تھے تو وہ ایک پیلو کے
درخت کے پاس قضائے حاجت کے لئے گئے یہ فرماتے ہیں کہ میں اُن کے انتظار
میں کھڑا رہا یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں اُن کے ساتھ چل دیا ۔
اُس وقت میں نے کہا ۔ اے امیر المؤمنین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
ازواجِ مطہرات میں سے وہ کونسی دو ہیں جنہوں نے آپس میں جتھہ بنایا تھا ۔
انہوں نے فرمایا ۔ وہ حفصہ اور عائشہ ہیں یہ فرماتے ہیں ، پھر میں نے کہا کہ خدا
کی قسم میں ایک سال سے یہ بات پوچھنا چاہتا تھا مگر آپ کی ہیبت کے
باعث دریافت نہ کر سکا انہوں نے فرمایا ۔ ایسا نہ کیا کرو بلکہ اگر تمہارا یہ
خیال ہو کہ مجھے اس بات کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لیا کرو ۔ اگر مجھے اس کا علم ہو گا
تو تمہیں بتا دوں گا ۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم
زمانہ جاہلیت میں ہم عورتوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
اُن کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے ہیں ۔ اور اُن کا وہ حق
مقرر فرمایا جو مقرر فرمایا ۔ یہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے کسی معاملے میں
سوچ بچار کر رہا تھا کہ میری بیوی نے کہا ۔ کاش آپ ایسا اور ایسا کر لیں ۔ وہ
فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں
تم میرے اس معاملے میں کیوں دخل دیتی ہو ؟ انہوں نے کہا ۔ اے ابن خطاب
یہ آپ کیسی عجیب بات کر رہے ہیں ، آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو مطلق جواب نہ دیا
جائے ۔ حالانکہ آپ کی صاحبزادی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب
دیتی ہیں جس پر یہاں تک کہ سارا دن حضور نے غصے کی حالت میں گزارا ۔ پس حضرت عمر
کھڑے ہو گئے ، اپنی چادر سنبھالی یہاں تک کہ حضرت حفصہ کے پاس پہنچے اور
اُن سے کہا ۔ اے بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو
یہاں تک کہ حضور سارا دن غصے میں گزارتے ہیں ۔ پس حضرت حفصہ نے کہا ۔
خدا کی قسم ہم (سب کی سب) حضور کو جواب دیتی ہیں ۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا
تم جانتی ہو کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے غضب سے بچا سکتا ہوں ۔ اے بیٹی! جس کا حسن مقبول بارگاہ و صداقت ہے
اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبت ہے اس کا معاملہ
تمہیں دھوکا نہ دے جائے ۔ اُن کا اشارہ حضرت عائشہ کی طرف تھا ۔ وہ
فرماتے ہیں کہ پھر میں باہر نکل آیا اور رشتہ داری کے سبب حضرت ام سلمہ
کے پاس گیا اور اُن سے بات کی ۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ نے

وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِي وَاللّٰهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يُرْقٰى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ۔

بَابٌ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ

أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ

فرمایا۔ اے ابن خطاب! آپ پر تعجب ہوتا ہے کہ آپ ہر بات میں دخل اندازی کرتے ہیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے معاملات میں مداخلت کرنے سے بھی نہیں رکتے۔ پس خدا کی قسم انہوں نے ایسا سخت مواخذہ کیا کہ میرا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ پس میں اُن کے پاس سے چلا آیا چنانچہ میرا ایک انصاری دوست تھا جب میں بارگاہِ رسالت سے غیر حاضر ہوتا تو وہ مجھے اس وقت کی باتیں بتاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں جا کر اسے بتایا کرتا۔ ان دنوں ہمیں غسان کے ایک بادشاہ کے حملہ کا خطرہ تھا جیسا کہ بتایا گیا تھا کہ وہ حملہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہمارے دل اس خوف سے لبریز تھے جب میرے انصاری دوست نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو، کھولو۔ میں نے کہا کیا غسانی آ گیا؟ اس نے کہا بلکہ اس سے بھی سخت معاملہ سامنے آیا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار فرما لی ہے۔ پس میں نے کہا۔ حفصہ اور عائشہ کی ناک خاک آلود ہو۔ میں نے اپنا کپڑا لیا اور باہر نکلا یہاں تک کہ کاشانۂ اقدس تک جا پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بالاخانے پر تشریف فرما تھے جس پر چڑھنے کے لئے سیڑھی لگی ہوئی تھی اور سیڑھی کے پاس آپ کا ایک سیاہ فام غلام کھڑا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ میری جانب سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب حاضر ہے۔ پس مجھے اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا جب میں نے حضرت ام سلمہ کی گفتگو بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ اس وقت حضور ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے کہ چٹائی اور جسم اطہر کے درمیان کوئی کپڑا بچھا ہوا نہ تھا اور سر مبارک کے نیچے چمڑے کا سرہانہ تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور قدم مبارک کے پاس سلم کے پتوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور سر مبارک کی جانب چند کچے چمڑے لٹک رہے تھے پس میں نے حضور کے پہلو میں چٹائی کے نشانات دیکھے تو بے اختیار رونے لگا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں روتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ بیشک یہ کسریٰ اور قیصر کیسے آرام سے زندگی گزار رہے ہیں حالانکہ آپ اللہ

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ کی تفسیر

اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے ایک راز کی بات فرمائی۔ پھر جب وہ اس کا ذکر

کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی۔ بولی حضور کو کس نے بتایا؟ فرمایا مجھے

الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خبر دار نے بتایا (آیت ۳) اس باب میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی کا ایک نقشہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو دونوں جہانوں کا بادشاہ بنایا لیکن دنیاوی آرام وراحت کے لیے آپ کے کاشانۂ اقدس میں سامان کیا تھا۔ کیا دنیا میں اتنے سامان کے ساتھ زندگی گزارنے پر کوئی رضامند ہو سکتا ہے؟ کیا اس سامان میں مزید کچھ کمی کی جا سکتی ہے؟

اس طرح زندگی گزارنا اس ہستی نے پسند فرمایا جس کی خاطر پروردگار عالم نے سب کچھ پیدا کیا اور سب کچھ جسے عطا فرما دیا ہے ——— جس سے اس کے محبوب نے فرمایا: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ جس نے خود فرمایا: یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذھب ——— اعطیت الکنزین ——— اعطیت مفاتیح خزائن الارض ——— اعطیت مفاتیح کل شیء ———

جس کو حقیقی مالک نے کہ زمین کی ہر چیز کا مالک بنا دیا جس کے سر پر خلافت عظمیٰ کا تاج رکھ دیا ——— اس ہستی نے اپنی مرضی سے دنیاوی زندگی اس طرح گزاری کہ سامان گھر میں تھا تو بس نام ہی کا۔ غذا تھی تو جو کی روٹی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں اور وہ بھی روزانہ یا دو وقت نہیں بلکہ کسی وقت کھانا اور کبھی فاقہ۔ یہ جو کچھ پسند فرمایا اس کے پیش نظر یہی کہنا پڑتا ہے۔

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

یہ سب کچھ اختیاری تھا۔ اگر چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات ہوتے اور دولت کے انبار۔ دنیا کی کونسی نعمت تھی جو حاضر خدمت نہ ہوتی لیکن اس حقیقت کے باوجود اس طرح زندگی گزاری کہ کوئی غریب سے غریب ہستی بھی شکایت کے لیے زبان نہ کھول سکے اور نہ کبھی دل برداشتہ ہو۔ مجبوری کی بات اور ہے لیکن جو سب کچھ ہوتے ہوئے کم از کم پر قناعت کرے یہ بات ہی کچھ اور ہے۔ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

امارت کیا شکوہِ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ۔

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھنے کا ارادہ کیا پس میں نے کہا: اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دونوں کونسی تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کیا تھا؟ ابھی میں بات پوری بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا۔ وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

بَابٌ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا

صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ مِلْتُ لِتَصْغَى لِتَمِيلَ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ عَوْنٌ تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ أَوْصُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَأَدِّبُوهُمْ.

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ۔

وَإِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا کی تفسیر

صَغَوْتُ اور أَصْغَيْتُ میں مائل ہوا لِتَصْغَى تاکہ مائل ہو، وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ۔ ظَهِيرٌ میں ظَهِيرٌ سے مراد مددگار ہے تَظَاهَرُونَ وہ مدد کرتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ یعنی اپنی جانوں اور اہل و عیال کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرو اور انہیں ادب سکھاؤ۔

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا کہ ازواج مطہرات میں سے جن دو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک معاملے میں مدد باہمی کی تھی ان کے بارے میں دریافت کروں۔ چنانچہ ایک سال تک یہ دریافت کرنے کا مناسب موقع نہ پا سکا۔ یہاں تک کہ میں حج کے لئے اُن کے ساتھ گیا جب ہم ظہران کے مقام پر پہنچے تو حضرت عمر رفع حاجت کے لئے گئے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میرے لئے وضو کا پانی لاؤ تو میں ایک چھاگل میں پانی لے آیا (وہ وضو کر رہے تھے اور) میں پانی ڈال رہا تھا۔ یہ مجھے مناسب موقع نظر آیا چنانچہ میں عرض گزار ہوا: اے امیر المومنین! ازواج مطہرات میں سے وہ کونسی دو تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا تھا؟ ابھی میں اپنی بات پوری بھی نہ کرنے پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

بَابٌ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ

أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا.

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ.

عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ کی تفسیر

ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے، اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ والیاں، بندگی کرنے والیاں ...

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ پر غیرت دلانے کے لئے جمع ہوئیں، تو میں نے کہا کہ اگر یہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں آپ کو ان سے بہتر بیویاں عطا فرما دے گا۔ چنانچہ اُس موقع پر یہ آیت نازل ہو گئی ..... (آیت ۵)

باب تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

التَّفَاوُتُ: الِاخْتِلَافُ، وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ. تَمَيَّزُ: تَقَطَّعُ. مَنَاكِبِهَا: جَوَانِبِهَا. تَدَّعُونَ وَتَدْعُونَ مِثْلُ تَذَّكَّرُونَ وَتَذْكُرُونَ. وَيَقْبِضْنَ: يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: صَافَّاتٍ: بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ. وَنُفُورٍ: الْكُفُورُ.

سورۂ الملک کی تفسیر

التَّفَاوُتُ اختلاف التَّفَاوُتُ اور التَّفَوُّتُ ہم معنی ہیں تَمَيَّزُ ٹکڑے ٹکڑے ہونا مَنَاكِبِهَا اس کے کنارے تَدَّعُونَ اور تَدْعُونَ اسی طرح ہیں جیسے تَذَّكَّرُونَ اور تَذْكُرُونَ ہیں۔ يَقْبِضْنَ اپنے پروں کو مارتے ہیں مجاہد کا قول ہے صَافَّاتٍ پروں کا پھیلانا نُفُورٌ کفر کرنا

باب نٓ وَالْقَلَمِ

وَقَالَ قَتَادَةُ: حَرْدٍ: جِدٍّ فِي أَنْفُسِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَضَالُّونَ: أَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: كَالصَّرِيمِ: كَالصُّبْحِ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ، وَاللَّيْلُ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ، وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ، وَالصَّرِيمُ أَيْضًا الْمَصْرُومُ مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ.

سورۂ القلم کی تفسیر

قتادہ کا قول ہے: حَرْدٍ اپنے دلوں میں کوشش کرنا ابن عباس کا قول ہے: لَضَالُّونَ ہم بھول گئے کہ باغ کہاں ہے دوسرے کا قول ہے: كَالصَّرِيمِ صبح کی طرح جو رات سے جدا ہو جاتی ہے اور رات کی طرح جو دن سے الگ ہو جاتی ہے اور اسی طرح ریت کا ہر وہ ٹکڑا جو ٹیلوں سے جدا ہو جاتا ہے اور الصَّرِيمُ بمعنی اسی طرح الْمَصْرُومُ ہے جیسے قَتِيلٌ سے مَقْتُولٌ ہے

باب عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ قَالَ: رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ.

عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ کی تفسیر

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے (آیت ۱۳) قریش کے جس آدمی کے بارے میں ہے اس کی اصل میں خطا اس طرح نمایاں تھی جس طرح بکری کی خاص نشانی نمایاں ہوتی ہے۔

۲۰۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ. يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا میں تمہیں اہل جنت کی پہچان نہ بتاؤں ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا، لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں جہنمیوں کی پہچان نہ بتا دوں ہر بدخلق، جھگڑالو اور مغرور۔

خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا۔

ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ (قیامت کے روز) جب اللہ تعالے اپنی پنڈلی (جس کی حقیقت خدا ہی جانے) کو ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد اور مومنہ عورتیں اس کے لئے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی کمر تختے کے مانند ہو جائے گی (یعنی سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

باب ۴۰۹ (الْحَاقَّةُ)

عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا الْقَاضِيَةَ الْمَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مُتُّهَا ثُمَّ أُحْيَا بَعْدَهَا مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَتِينَ نِيَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغَى كَثُرَ وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ۔

سورۂ الحاقہ کی تفسیر

عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ الرِّضَا سے ہے یعنی پسندیدہ۔ الْقَاضِيَةَ پہلی موت جس کے بعد آدمی کو قیامت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ اس میں اَحَد، جمع اور واحد دونوں کے لئے ہے۔ ابن عباس کا قول ہے:- اَلْوَتِیْن رگ جان۔ ابن عباس کا قول ہے:- طَغٰی زیادہ ہو جانا، جیسے قوم عاد کو الطَّاغِيَةِ کہتے ہیں بوجہ طغیان کے اور طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ بھی بولتے ہیں جیسے طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ۔

باب ۴۱۰ (سَأَلَ سَائِلٌ)

الْفَصِيلَةُ أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى إِلَيْهِ يَنْتَمِي مَنِ انْتَمَى لِلشَّوَى الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى وَالْعِزُونَ الْجَمَاعَاتُ وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ۔

سورۂ المعارج کی تفسیر

اَلْفَصِيلَةُ جو تمیم کے آباؤ اجداد میں اُس کا سب سے قریب ہو۔ شَوٰی دونوں ہاتھ، دونوں پیر، پہلو اور سر کی کھال کو شَوَاةٌ کہتے ہیں اور جن کے کٹنے سے آدمی نہ مرے وہ شَوٰی ہیں۔ عِزِينَ جماعتیں، اس کا واحد عِزَةٌ ہے۔

باب ۴۱۱ (إِنَّا أَرْسَلْنَا)

أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا يُقَالُ عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ وَالْكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ الْكِبَارِ وَكَذَلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً وَكُبَّارٌ الْكَبِيرُ وَكُبَارًا أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ وَالْعَرَبُ تَقُولُ

سورۂ نوح کی تفسیر

اَطْوَارًا کبھی کوئی حالت اور کبھی کوئی اور عَدَا طَوْرَهُ سے اس کی قدر مراد ہے۔ اَلْكُبَّارُ سے بہت ہی بڑا مراد ہے، جیسے جَمِيلٌ سے جُمَّالٌ۔ اس میں اکبر کا شدید مبالغہ ہے۔ یہ تخفیف کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے کیونکہ اہل عرب حُسَّانٌ اور جُمَّالٌ

رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ. دَيَّارًا مِنْ دَوْرٍ، وَلَكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ. وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا تَبَارًا. هَلَاكًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً.

کی جگہ حُسّانٌ اور جُمّالٌ بھی استعمال کرتے ہیں۔ دَیّارًا دَوْر سے ہے اور الدَّوَران سے فَیْعَالٌ کے وزن پر بنایا گیا ہے جیسے حضرت عمر نے اَلْحَیُّ الْقَیَّام پڑھا ہے جو قُمْتُ سے ہے۔ دوسرے کا قول ہے۔ دَیّارًا سے ایک آدمی مراد ہے۔ تَبَارًا ہلاکت۔ ابن عباس کا قول ہے۔ مِدْرَارًا لگاتار۔ وَقَارًا عزت و عظمت۔

٢٠٢٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَإٍ وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.

عطا خراسانی یا عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے معبود بنا لیے۔ وُدّ بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سُواع بت بنی ہذیل کا تھا۔ یغوث بنی مراد کا تھا پھر بنی غطیف کا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق یہ ہمدان کا تھا اور نسر یہ ذی الکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن جگہوں پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے بنا کر رکھو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھو۔ لوگوں نے بلاشبہ حقیقت ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم اٹھ گیا تو ان کی پوجا ہونے لگی۔

بَابٌ ١٢١٩ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ

سورۂ جن کی تفسیر۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدًا أَعْوَانًا.

ابن عباس کا قول ہے۔ لِبَدًا مددگار، دست و بازو۔

٢٠٢٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اصحاب کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر بازار عکاظ کی جانب تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی خبروں اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی اور ان پر چنگاریاں ماری جاتی تھیں۔ شیطان جب واپس لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم خبریں لاکر نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے اور ہمیں چنگاریاں ماری جاتی

أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ۔

باب ۹۱۲ سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ أَخْلِصْ وَقَالَ الْحَسَنُ أَنْكَالًا قُيُودًا مُنْفَطِرٌ بِهِ مُثْقَلَةٌ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَثِيبًا مَهِيلًا الرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيلًا شَدِيدًا۔

باب ۹۱۳ الْمُدَّثِّرِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيرٌ شَدِيدٌ قَسْوَرَةٌ رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَسَدُ وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ مُسْتَنْفِرَةٌ نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ۔

۲۲۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سَأَلْتُ أَبَا

ہیں۔ ایک کہنے لگا کہ یہ جو ہمارا آسمانی خبریں معلوم کرنا روکا گیا ہے تو کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہوگا۔ پس زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ پس وہ مشرقوں اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس نئے واقعے کے باعث ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کی جانب بازار عکاظ کے ارادے سے گئے تھے ابھی وہ نخلہ کے مقام پر تھے۔ چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جب شیطان نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے، پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا، "اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے" (آیت ۱، ۲) اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی "تم فرماؤ، مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا" اور جنات نے جو کہا وہ آپ کو بذریعہ وحی

سورۃ المزمل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: تبتل، اسی کا ہو جا۔ حسن کا قول ہے: انکالاً بیڑیاں۔ منفطر بہ اس کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: کثیباً مہیلاً اڑتی ہوئی ریت۔ وبیلاً سخت۔

سورۃ المدثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: عسیر سخت، قسورۃ لوگوں کا شور و غل، ابوہریرہ کا قول ہے کہ اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز کو قسورۃ کہتے ہیں۔ مستنفرۃ بدکے ہوئے، خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔

یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت پہلی نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ سورۃ

سلمة بن عبد الرحمٰن عن اول ما نزل من القرآن قال يا ايها المدثر قلت يقولون اقرأ باسم ربك الذي خلق فقال ابو سلمة سألت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن ذلك فقلت له مثل الذي قلت فقال جابر لا احدثك الا ما حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جاورت بحراء فلما قضيت جواري هبطت فنوديت فنظرت عن يميني فلم ار شيئا ونظرت عن شمالي فلم ار شيئا ونظرت امامي فلم ار شيئا ونظرت خلفي فلم ار شيئا فرفعت رأسي فرأيت شيئا فاتيت خديجة فقلت دثروني وصبوا علي ماء باردا قال فدثروني وصبوا علي ماء باردا قال فنزلت يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر

المدثر۔ میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ سورۂ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابو سلمہ نے فرمایا کہ مجھ سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب میں اپنا وظیفہ پورا کر چکا اور نیچے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پس میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی:- اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو (آیت ۱ تا ۳)

باب ۴۱۱ قُمْ فَاَنْذِرْ

۲۰۳۰ - حدثني محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمٰن بن مهدي وغيره قالا حدثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاورت بحراء مثل حديث عثمان بن عمر عن علي بن المبارك

قُمْ فَاَنْذِرْ کی تفسیر

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عمر نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی ہے۔

باب ۴۱۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

۲۰۳۱ - حدثنا اسحاق بن منصور حدثنا عبد الصمد حدثنا حرب حدثنا يحيى قال سألت ابا سلمة اي القرآن انزل اول فقال يا ايها المدثر فقلت انبئت انه اقرأ باسم ربك الذي خلق فقال ابو سلمة سألت جابر بن عبد الله اي القرآن انزل اول فقال يا ايها المدثر فقلت انبئت انه اقرأ باسم ربك فقال لا اخبرك

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کی تفسیر

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ سے دریافت کیا کہ قرآن کریم کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل فرمایا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ سورۂ المدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورۂ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ المدثر۔ میں نے کہا کہ مجھے

إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ
بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ
الْوَادِيَ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ
وَعَنْ شِمَالِيْ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا
عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَأُنْزِلَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ
الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ إِذْ سَمِعْتُ
صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ
جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ
زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
الْمُدَّثِّرُ إِلَى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ
وَهِيَ الْأَوْثَانُ۔

بَابٌ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرُّجْزُ وَالرِّجْسُ الْعَذَابُ۔

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ
الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ
فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ

تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورۂ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں
نے فرمایا کہ میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بتایا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب اپنا وظیفہ ختم کر کے میں پہاڑ
سے نیچے اترنے لگا تو وادی میں آ گیا اس وقت کسی نے مجھے
آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں نظر دوڑائی۔
اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی تخت پر بیٹھا ہے۔
میں نے گھر آ کر خدیجہ سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر ٹھنڈا

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وحی
بند ہو جانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز میں
جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا
کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی
پر بیٹھا ہوا تھا جو غار حرا میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر خوف
طاری ہو گیا۔ پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا: مجھے کمبل اڑھاؤ
پس میرے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ
وحی نازل فرمائی۔ یٰٓاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ تا فَاهْجُرْ (آیت ۱ تا ۵)
یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ
ہے اور الرُّجْزَ سے مراد اوثان
(بت) ہیں۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کی تفسیر

بعض کا قول یہ ہے کہ الرُّجْزَ اور الرِّجْسَ سے عذاب مراد ہے۔
ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ جب پہلی دفعہ وحی کے آنے کا سلسلہ بند تھا تو میں
ایک روز جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس
میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو زمین و آسمان کے
درمیان ایک کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس غار حرا

جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى قَوْلِهِ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْأَوْثَانَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ ۔

میں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر میرے اوپر خوف طاری ہوگیا کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پس میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آگیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھادو، مجھے کمبل اڑھادو۔ پس مجھے کمبل اڑھادیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی "اے بالاپوش اوڑھنے والے! اٹھئے پھر ڈرایئے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو" (آیت ۱تا۵)۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ الرجز سے بت مراد ہیں۔ پھر وحی کا سلسلہ تیز ہوگیا اور متواتر ہونے لگی۔

باب ۹۱۸ سُورَةُ الْقِيَامَةِ

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُدًى هَمَلًا۔ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ سَوْفَ أَتُوبُ سَوْفَ أَعْمَلُ۔ لَا وَزَرَ لَا حِصْنَ۔

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ۔ بَابُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔

سورۃ القیامہ کی تفسیر ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم یاد کرنے کی جلدی میں اپنی مبارک زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دو (آیت ۱۶) ابن عباس کا قول ہے: سُدًی آزاد و مہمل۔ لیفجر امامہ جلدی توبہ کروں گا، جلدی عمل کروں گا۔ لا وزر کوئی بچاؤ نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ زبان مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ آپ یاد کرلینے کے ارادے سے ایسا کیا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمادیا۔ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ (آیت ۱۶، ۱۷)

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ يَخْشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ أَنْ تَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ۔

سعید بن جبیر کا ارشاد باری تعالیٰ: لا تحرک بہ لسانک کے بارے میں بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب وحی نازل ہوتی تو حضور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ فرمایا گیا کہ قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو، اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں بھول نہ جاؤ۔ اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے یعنی تمہارے سینے میں جمع کردینا اور یہ کہ تم زبان سے پڑھ سکو۔ اور جب ہم پڑھ چکیں یعنی وحی نازل کردیں تو اس کے مطابق پڑھنا۔ پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمے ہے یعنی تمہاری زبان سے بیان کروا دینا۔

باب ۹۱۹ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ کی تفسیر۔ ابن عباس کا قول

ابن عباس: قَرَأْنَاهُ بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اعْمَلْ بِهِ.

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ. قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ. أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى تَوَعُّدٌ.

ہے ”قرآنہ“ ہم اسے بیان کردیں ”فاتبع“ اس کے مطابق عمل کرو۔

سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: ”تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو“ (آیت ۱۶) کے بارے میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبرئیل وحی نازل کرتے تو حضور اپنی زبان اور ہونٹوں کو ان کے ساتھ حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ کو تکلیف ہوتی جو دیکھنے والوں کو بھی معلوم ہوتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: ”تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے“ یعنی فرمایا کہ اس کا تمہارے سینے میں محفوظ کر دینا اور تم سے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے۔ لہٰذا جب ہماری جانب سے پڑھا جا چکے تو اس پڑھے ہوئے کے مطابق کرو اور جب ہماری طرف سے نازل ہو تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے یعنی آپ کی زبان سے بیان کروا دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جبرئیل آتے تو

سورۃ الدہر کی تفسیر

باب ۹۲ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ. وَهَلْ تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا، وَهَذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا. وَذَلِكَ مِنْ حِينِ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ. أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ كَقَوْلِكَ خَلِيطٌ وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ. وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْهُ بَعْضُهُمْ. مُسْتَطِيرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ. وَالْقَمْطَرِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ. وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ. وَقَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ.

”ھل اتی علی الانسان“ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انسان پر ایسا زمانہ بھی گزرا ہے اور لفظ ”ھل“ کبھی انکار کے لیے اور کبھی خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں خبر کے لیے آیا ہے۔ یعنی کہتے ہیں کہ وہ تھا تو سہی لیکن قابلِ ذکر نہ تھا اور یہ اس کے مٹی سے پیدا ہونے اور اس میں روح پھونکے جانے تک کا عرصہ ہے۔ ”امشاج“ عورت کے پانی کا مرد کے پانی کے ساتھ ملنا۔ یعنی کہا جاتا ہے کہ خون اور جما ہوا خون جب ملیں تو اسے مشیج کہتے ہیں جیسے لفظ خلیط ہے اور ممشوج گویا مخلوط کی طرح ہے۔ کہتے ہیں کہ ”سلاسلًا اور اغلالًا“ پڑھنا بعض کے نزدیک درست نہیں ہے۔ ”مستطیرًا“ طویل مصیبت۔ ”القمطریر“ سخت۔ ”یوم قمطریر“ بھی کہتے ہیں اور ”یوم قماطر“ بھی۔ ”العبوس، القمطریر، القماطر“ اور ”العصیب“ ایسے سخت دنوں کو کہتے ہیں جو مصیبت سے بھرے ہوئے ہوں۔ معمر کا قول ہے: ”اسرھم“ مضبوط پیدائش اور ہر وہ چیز جس کو مضبوطی سے باندھا جائے جیسے پالان وغیرہ۔

باب (وَالْمُرْسَلَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ حِبَالٌ. ارْكَعُوا صَلُّوا لَا يَرْكَعُونَ لَا يُصَلُّونَ. وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ. الْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ.

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا.

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ. وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ

سورۃ المرسلات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ جمالات رسے۔ ارکعوا۔ نماز پڑھو جو نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس سے لا ینطقون۔ واللّٰہ ربنا ما کنا مشرکین۔ الیوم نختم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کافروں کی قیامت میں مختلف حالتیں ہوں گی کبھی وہ بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر مہر لگادی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی اور ہم اسے آپ کی مبارک زبان سے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ ہم اس کی طرف دوڑے لیکن وہ ہم سے آگے نکل کر اپنے بل میں گھس گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

عبدہ بن عبداللہ، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، منصور نے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل سے کی۔ حفص اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش، ابراہیم، اسود سے یہی روایت کی۔ یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحاق، عبدالرحمٰن بن الاسود، اسود بن یزید بن قیس نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم آپ کی زبان مبارک سے اس سورت کو سیکھ رہے تھے اور آپ کی زبان اس کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھی

[illegible]

خرجت حية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم اقتلوها قال فابتدرناها فسبقتنا قال فقال وقيت شركم كما وقيتم شرها

باب ٩٢١ إنها ترمي بشرر كالقصر

٢٠٣٠۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان حدثنا عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس إنها ترمي بشرر كالقصر قال كنا نرفع الخشب بقصر ثلاثة أذرع أو أقل فنرفعه للشتاء فنسميه القصر

باب ٩٢٢ كأنه جمالات صفر

٢٠٣١۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا يحيى أخبرنا سفيان حدثني عبد الرحمن بن عابس سمعت ابن عباس رضي الله عنهما ترمي بشرر كنا نعمد إلى الخشبة ثلاثة أذرع وفوق ذلك فنرفعه للشتاء فنسميه القصر كأنه جمالات صفر حبال السفن تجمع حتى تكون كأوساط الرجال.

باب ٩٢٣ هذا يوم لا ينطقون

٢٠٣٢۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثني إبراهيم عن الأسود عن عبد الله قال بينما نحن مع النبي صلى الله عليه وسلم في غار إذ نزلت عليه والمرسلات فإنه ليتلوها وإني لأتلقاها من فيه وإن فاه لرطب بها إذ وثبت علينا حية فقال النبي صلى الله عليه وسلم اقتلوها فابتدرناها فذهبت فقال النبي صلى الله عليه وسلم وقيت شركم كما وقيتم شرها قال عمر حفظته من أبي في غار بمنى.

باب ٩٢٤ عم يتساءلون

تمہیں چاہیے کہ اسے مار ڈالو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم اس کی طرف لپکے لیکن وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا۔ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسا کہ تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

إنها ترمي بشرر كالقصر کی تفسیر

عبدالرحمن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو إنها ترمي بشرر كالقصر کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے کچھ کم لمبی لکڑیاں بنا کر اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم القصر کا نام دیا کرتے تھے۔

كأنه جمالات صفر کی تفسیر

عبدالرحمن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ترمي بشرر کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے بھی زیادہ لمبی لکڑیاں جمع کرتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم القصر کا نام دیا کرتے۔ گویا وہ جمالات صفر یعنی کشتی کے رسے ہیں اور ہم انہیں جمع کر لیتے کہ وہ ڈھیر درمیانے آدمی کے برابر ہو جاتا۔

هذا يوم لا ينطقون کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غار میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے اور ابھی آپ اس کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے کہ اچانک ہمارے قریب ایک سانپ آ نکلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔ پس ہم اس کی جانب لپکے لیکن وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد ماجد سے سن کر یاد کیا ہے جو منیٰ کی اس غار میں موجود تھے۔

سورۃ النبا کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَرْجُونَ حِسَابًا: لَا يَخَافُونَهُ. لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا: لَا يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَهَّاجًا: مُضِيئًا. عَطَاءً حِسَابًا: جَزَاءً كَافِيًا، أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي: أَيْ كَفَانِي.

باب ۹۳۵ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا زُمَرًا

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ. قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ، لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب ۹۳۶ وَالنَّازِعَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْآيَةَ الْكُبْرَى: عَصَاهُ وَيَدُهُ. يُقَالُ: النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ، مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ: النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ، وَالنَّاخِرَةُ: الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحَافِرَةِ: الَّتِي أَمْرُنَا الْأَوَّلُ إِلَى الْحَيَاةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: أَيَّانَ مُرْسَاهَا: مَتَى

مجاہد کا قول ہے۔ لَا يَرْجُونَ حِسَابًا حساب کا انہیں ڈر نہیں تھا۔ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا بغیر اس کی اجازت کے کوئی اس کے ساتھ کلام نہیں کر سکے گا۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ وَهَّاجًا روشن چمکدار۔ عَطَاءً حِسَابًا پورا بدلہ۔ أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي۔ یعنی مجھے پورا بدلہ دیا۔

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا کی تفسیر

گروہ در گروہ، علیحدہ علیحدہ ٹولیاں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں دفعہ صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس کا ہے۔ کسی نے (حضرت ابوہریرہ سے) پوچھا، کیا چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس مہینے کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان ایسا زمین سے نکل آئیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے۔ حالانکہ انسان کے تمام اعضا گل جاتے ہیں سوائے ایک ہڈی کے اور وہ ٹھوڑی کی ہڈی ہے۔

سورۃ النازعات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ الآية الكبرىٰ ان کا عصا اور دست مبارک ہے۔ کہتے ہیں النّاخرة اور النّخرة ہم معنی ہیں جیسے الطّامع اور الطّمع نیز الباخل اور البخیل۔ بعض کا قول ہے النّخرة بوسیدہ۔ النّاخرة وہ کھوکھلی ہڈی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ الحافرة زندگی سے پہلے کی حالت۔ دوسرے کا قول ہے:۔ أَيَّانَ مُرْسَاهَا کب انتہا ہوگی اور ٹھہری السفینة جہاں

بَابُ (۴۲۷) عَبَسَ

عَبَسَ: كَلَحَ وَأَعْرَضَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: مُطَهَّرَةٌ: لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ: فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا، جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً، لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ، فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا. سَفَرَةٌ: الْمَلَائِكَةُ، وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ، سَفَرْتُ: أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ، وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَتَأْدِيَتِهِ كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: تَصَدَّى: تَغَافَلَ عَنْهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَمَّا يَقْضِ: لَا يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَرْهَقُهَا: تَغْشَاهَا شِدَّةٌ. مُسْفِرَةٌ: مُشْرِقَةٌ. بِأَيْدِي سَفَرَةٍ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبَةٍ. أَسْفَارًا: كُتُبًا. تَلَهَّى: تَشَاغَلَ، يُقَالُ وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ.

۲۳۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ.

بَابُ (۴۲۹) إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

انْكَدَرَتْ: انْتَثَرَتْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: سُجِّرَتْ: ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْمَسْجُورُ: الْمَمْلُوءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: سُجِرَتْ: أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا. وَالْخُنَّسُ: تَخْنِسُ فِي مَجْرَاهَا: تَرْجِعُ، وَتَكْنِسُ: تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ. تَنَفَّسَ: ارْتَفَعَ النَّهَارُ. وَالظَّنِينُ

سورۂ عبس کی تفسیر

عَبَسَ تیوری چڑھا کر منہ پھیر لیا۔ دوسرے کا قول ہے: مُطَهَّرَة یعنی اس کو نہیں چھوتے مگر پاک بندے جو فرشتے ہیں۔ یہ ارشادِ ربانی فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا کی طرح ہے کہ فرشتوں اور صحیفوں کو پاک رکھا ہے کیونکہ صحیفے پاک ہیں لہٰذا ان کے اٹھانے والے بھی پاک مقرر فرمائے۔ سَفَرَة فرشتے، اس کا واحد سافر ہے۔ سَفَرْتُ میں نے ان کی صلح کروائی اور فرشتے جو اللہ کی وحی لے کر آتے ہیں، وہ بھی سفیر کی طرح ہیں جو قوم کے درمیان صلح کرواتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے۔ تَصَدّٰی اس سے غفلت برتی۔ مجاہد کا قول ہے۔ لَمَّا يَقْضِ جو حکم دیا جاتا ہے اس کو پورا نہیں کرتے۔ ابن عباس کا قول ہے۔ تَرْهَقُهَا اس کو سختی سے ڈھانپ لے گی۔ مُسْفِرَة چمکنے والی۔ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ کے بارے میں ابن عباس کا قول ہے کہ لکھنے والے۔ أَسْفَارًا کتابیں۔ تَلَهّٰى مشغول ہوا۔ کہتے ہیں کہ أَسْفَار کا واحد سِفْر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن مجید کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

سورۃ التکویر کی تفسیر

انْكَدَرَتْ منتشر ہو جائیں گے۔ حسن کا قول ہے: سُجِّرَتْ خشک ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے: الْمَسْجُور بھرا ہوا۔ دوسرے کا قول ہے: سُجِّرَتْ ایک دوسرے سے اس طرح مل جائیں کہ سب کا ایک ہی سمندر ہو جائے گا۔ الْخُنَّس اپنے چلنے کے مقام پر پھر لوٹ کر آنے والا۔ تَكْنِسُ ہرن کی طرح چھپ جانا۔ تَنَفَّسَ دن چڑھ گیا۔ الظَّنِين

الْمُتَّهَمُ، وَالضَّنِينُ يَضَنُّ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيرَهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَأَ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ عَسْعَسَ أَدْبَرَ.

پر تہمت لگائی جا سکے۔ الضنین بخیل۔ عمر کا قول ہے۔ النفوس زوجت اپنی شکل کے ساتھ جنت یا دوزخ میں ملا دیئے جائیں گے اس کے بعد پڑھا۔ احشروا الذین ظلموا و ازواجھم اکٹھے کیے جائیں گے ظالم اور ان کی بیویاں عسعس پیٹھ پھیری، واپس پھرے۔

بَابُ ٩٣٢ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

سورۂ انفطار کی تفسیر

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ أَوْ قَصِيرٌ.

ربیع بن خثیم کا قول ہے۔ فجرت پھوٹ کر بہنا۔ اعمش اور عاصم نے فعدلک کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ اہل حجاز تشدید کے ساتھ پڑھتے اور معتدل شکل و صورت والا مراد لیتے ہیں اور تخفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ جس میں چاہا پیدا فرمایا یعنی خوبصورت یا بدصورت، لمبے قد والا یا پستہ قد۔

بَابُ ٩٣٣ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

سورۂ تطفیف کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَانَ ثَبْتُ الْخَطَايَا ثُوِّبَ جُوزِيَ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ.

مجاہد کا قول ہے۔ ران گناہوں کا زنگ چڑھ جانا۔ ثوب بدلہ دیا گیا۔ دوسرے کا قول ہے المطفف جو دوسرے کو پورا بدلہ نہ دے۔

٢٠٣٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔

بَابُ ٩٣٤ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورۂ انشقاق کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ لَا يَرْجِعَ إِلَيْنَا.

مجاہد کا قول ہے۔ کتابہ بشمالہ اپنے نامۂ اعمال کو پیٹھ کے پیچھے سے پکڑے گا۔ وسق اپنے جانوروں کو جمع کرنا۔ ظن ان لن یحور کہ اب ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئے گا۔

٢٠٣٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۲۰۴۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۴۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ أَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ.

۲۰۵۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب البروج

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأُخْدُودُ شَقٌّ فِي الْأَرْضِ. فُتِنُوا عَذَّبُوا.

باب ۹۳۴ الطارق

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ.

باب ۹۳۵ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

۲۰۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ جس کو اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی اور نرمی کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔ فرمایا یہ تو نامہ اعمال دیے جانے کا بیان ہے جو انہیں دیے جائیں گے لیکن جو حساب کی جانچ پڑتال میں پھنس گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ: "ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے" (آیت ۱۹) کے بارے میں فرمایا۔ ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف۔ ان کا بیان ہے کہ یہ مفہوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

سورۃ البروج کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ الاخدود زمین کی دراڑیں، شگاف۔ فتنوا عذاب دیے گئے۔

سورۃ الطارق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ ذات الرجع وہ بادل جو بار بار بارش برسائے۔ ذات الصدع سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جانے والی۔

سورۃ الاعلیٰ کی تفسیر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہمارے پاس سب سے پہلے ہجرت کر کے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے۔ یہ دونوں حضرات ہمیں قرآن کریم سکھایا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال

فجعلا يقرئاننا القرآن ثم جاء عمار وبلال وسعد. ثم جاء عمر بن الخطاب في عشرين ثم جاء النبي صلى الله عليه وسلم فما رأيت أهل المدينة فرحوا بشيء فرحهم به حتى رأيت الولائد والصبيان يقولون: هذا رسول الله قد جاء. فما جاء حتى قرأت سبح اسم ربك الأعلى في سور مثلها.

بن یاسر، حضرت بلال اور حضرت سعد بن ابی وقاص تشریف لائے، پھر حضرت عمر بن خطاب بیس صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنے کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنے آپ کی تشریف آوری پر یہاں تک کہ میں نے بچیوں اور بچوں کو بھی دیکھا کہ وہ بھی کہہ رہے تھے: یہ اللہ کے رسول تشریف لائے۔ جس وقت آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں سورۃ الاعلیٰ اور اسی جیسی سورتیں پڑھ گیا۔

باب ٩٣٣ هل أتاك حديث الغاشية

وقال ابن عباس: عاملة ناصبة النصارى. وقال مجاهد: عين آنية: بلغ إناها وحان شربها. حميم آن: بلغ إناه. لا تسمع فيها لاغية: شتما. الضريع: نبت يقال له الشبرق يسميه أهل الحجاز الضريع إذا يبس، وهو سم. بمسيطر: بمسلط. ويقرأ بالصاد والسين. وقال ابن عباس: إيابهم: مرجعهم.

سورۃ الغاشیہ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: عاملۃ ناصبۃ سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے: عین آنیۃ کناروں تک بھرا ہوا اور پینے کا وقت آگیا۔ حمیم آن کناروں تک بھرے ہوئے۔ لا تسمع فیہا لاغیۃ گالی، بدزبانی۔ الضریع ایک گھاس جسے شبرق کہا جاتا ہے اسی کو اہل حجاز الضریع کہتے ہیں جبکہ وہ سوکھ جائے اور وہ زہریلی ہوتی ہے۔ بمسیطر مسلط ہونا، یہ ص اور س دونوں سے پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: ایابہم ان کے

باب ٩٣٤ والفجر

وقال مجاهد: الوتر الله. إرم ذات العماد: القديمة، والعماد أهل عمود لا يقيمون. سوط عذاب: الذي عذبوا به. أكلا لما: السف. وجما: الكثير. وقال مجاهد: كل شيء خلقه فهو شفع، السماء شفع، والوتر الله تبارك وتعالى. وقال غيره: سوط عذاب كلمة تقولها العرب لكل نوع من العذاب يدخل فيه السوط. لبالمرصاد: إليه المصير. تحاضون: تحافظون، وتحضون: تأمرون بإطعامه. المطمئنة: المصدقة بالثواب. وقال الحسن: يا أيتها النفس إذا أراد الله عز وجل قبضها اطمأنت إلى

سورۃ الفجر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: الوتر سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔

ارم ذات العماد پہلے لوگ، العماد سے ستونوں والے مراد ہیں جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے۔ سوط عذاب وہ چیز جس کے ساتھ عذاب دیئے گئے۔ اکلا لما جمع کر کے کھایا جانا۔ جما بہت زیادہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو بھی خدا نے پیدا کی اس کا جوڑا ہے اور اکیلا (الوتر) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے کا قول ہے: سوط عذاب ایسا لفظ ہے کہ اہل عرب ہر قسم کے عذاب کے لیے بولتے، ان میں سے سوط بھی ہے۔ لبالمرصاد اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تحاضون تم حفاظت کرتے ہو، وتحضون کھانا کھلانے کا حکم دیتے ہیں۔ المطمئنۃ ثواب کی تصدیق کرنے والی۔ حسن کا قول ہے: یا ایتہا النفس جب اللہ تعالیٰ اس کو قبض کرنے

اللّٰہِ وَاطْمَأَنَّ اللّٰہُ اِلَیْھَا وَرَضِیَتْ عَنِ اللّٰہِ وَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا

غَیْرُہٗ جَابُوْا نَقَبُوْا مِنْ جَیْبِ الْقَمِیْصِ قُطِعَ لَہٗ جَیْبٌ یَجُوْبُ الْفَلَاۃَ یَقْطَعُھَا لَمًّا لَمَمْتُہٗ اَجْمَعَ اَتَیْتُ عَلٰی اٰخِرِہٖ۔

کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور

ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جنت میں داخل کرتا اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما دیتا ہے۔ دوسرے کا قول ہے جابوا سے مراد ہے کیا، یہ جیب القمیص سے نکلا ہے کہ اس کا گریبان چاک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یجوب

باب ۹۲۸ لَا اُقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاھِدٌ بِھٰذَا الْبَلَدِ مَکَّۃَ لَیْسَ عَلَیْکَ مَا عَلَی النَّاسِ فِیْہِ مِنَ الْاِثْمِ وَوَالِدٍ اٰدَمَ وَمَا وَلَدَ لُبَدًا کَثِیْرًا وَالنَّجْدَیْنِ الْخَیْرُ وَالشَّرُّ مَسْغَبَۃٍ مَجَاعَۃٍ مَتْرَبَۃٍ السَّاقِطُ فِی التُّرَابِ یُقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَۃَ فَلَمْ یَقْتَحِمِ الْعَقَبَۃَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَۃَ فَقَالَ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَۃُ فَکُّ رَقَبَۃٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ

سورۃ البلد کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ بھذا البلد کہ مکہ میں تمہارے اوپر لوگوں کی طرح کوئی گناہ نہیں۔ ووالد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اور وما ولد سے ان کی اولاد۔ لبدا کثرت سے۔ النجدین بھلائی اور برائی۔ مسغبۃ بھوک۔ متربۃ گرد آلودہ۔ کہتے ہیں کہ فلا اقتحم العقبۃ سے یہ مراد ہے کہ دنیا کے اندر دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا۔ پھر العقبہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم کہ العقبہ کیا ہے۔ وہ گردن کا چھڑانا یا بھوک میں کھانا کھلانا ہے۔

باب ۹۲۹ وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا

وَقَالَ مُجَاھِدٌ بِطَغْوٰھَا بِمَعَاصِیْھَا وَلَا یَخَافُ عُقْبٰھَا عُقْبٰی اَحَدٍ۔

سورۃ والشمس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ بطغواھا اپنے گناہوں کی وجہ سے ولا یخاف عقباھا کوئی اس سے بدلہ نہیں لے سکتا۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ اہل مدینہ نے سب سے زیادہ خوشی اس موقع پر منائی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہوئے اور یہ ان کے قدوم میمنت لزوم ہی کی برکت تھی کہ یثرب کہلانے والی بستی کا نام مدینہ منورہ ہو گیا۔ پہلے جو بیماریوں کا گھر تھا وہ آپ کے باعث پوری دنیا کا دارالشفا بن گیا۔ کل تک جو بستی کسی شمار میں نہ تھی وہ آج سے اہل ایمان کے دلوں کی دھڑکن اور مرجع بن گئی۔ یہ خوشی اس وقت صرف اہل مدینہ تک محدود رہی کیونکہ اس روز مدینہ طیبہ دارالاسلام بن گیا تھا اہل ایمان کو بسنے کے لیے ایک ٹھکانا مل گیا تھا۔

سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جس روز اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی وہ اس سے بھی اہم دن ہے کیونکہ اگر بالفرض دنیا میں آپ کی تشریف آوری نہ ہوتی تو دنیا پر جو نور دکھائی دیتا ہے اس کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہ آتا۔ یہ صرف آپ ہی کا صدقہ اور طفیل ہے جس نے گیسوئے ہستی کو اس درجہ سنوارا ہے۔ آپ کی اگر اس عالم آب و گل میں جلوہ آرائی نہ ہوتی تو انسان کو کبھی انسان بننے کا سلیقہ نہ آتا۔ اسی

السلام نے آپ کے آنے کی بشارت سنائی۔ وقت قریب آنے پر پروردگار عالم نے آپ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے متعلق خواب دکھایا۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ آپ کی آمد کے لیے بے قرار تھی بلکہ تڑپ رہی تھی۔ اسی لیے خدائے ذوالمنن نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔
(۳ : ۱۶۴)

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا اہل ایمان پر کہ انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔

گویا گمراہی سے نجات، صفائے کلام الٰہی کی تلاوت کا میسر آنا، کتاب و حکمت سے حضرات نفوس کا تزکیہ ہونا اور ایمان جیسی دولت کا حاصل ہونا محبوب پروردگار کے سبب ہوا۔ یہ نعمتیں دارین کی تمام نعمتوں کی جان ہیں اور جس ہستی کے سبب یہ نعمتیں ملیں اور حق پرستی کی راہ پایا جانا رحمت نہ ہوا؟ کیا وہ رحمۃ للعالمین نہ ہوا۔ کیا کسی اور کے سبب اہل جہان کو اتنی نعمتیں مل پا سکتی ہیں؟ پھر اس کی دنیا میں آمد کیا تمام خوشیوں سے بڑی خوشی نہ ہوگی؟ کیا یہ خوشی تمام عیدوں سے بڑھ کر عید نہیں ہے؟ اسی لیے سرزمین پاک و ہند کے سرتاج المحدثین یعنی خاتم المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۵۲ھ نے تصریح فرمائی ہے۔

قال ابن الجوزي فاذا كان هذا ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم من امته يسر بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله عليه وسلم لعمري انما كان جزاءه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم جنات النعيم ولا يزال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم وقما

امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ جب ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا اس کو بھی جہنم کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی کا بدلہ دیا گیا تو آپ کی امت کے اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی پیدائش کی خوشی کرے اور آپ کی پیدائش کی خوشی میں حسب استطاعت محبت سے مال خرچ کرے۔ مجھے اپنی جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اپنے فضل عمیم سے اسے جنت میں داخل کرے اور اہل اسلام ہمیشہ سے آپ کی پیدائش کے مہینے میں محفلیں کرتے آئے ہیں اور ضیافتیں کرتے ہیں اور اس میں طرح طرح کے صدقات سے خوشی کا اظہار کرتے۔ نیکیوں میں اضافہ کرتے اور پیدائش کے واقعات پڑھتے

وبشرٰی عاجل بنیل البغیة والمرام فرحم الله امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارك اعیادًا لیکون اشد غلبة علی من فی قلبه مرض وعناد۔
(ما ثبت من السنة، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور، ص ٦٠)

کے خواص سے یہ مجرب ہے کہ یہ اس سال کے لیے امان ہے اور اس میں مراد کے پوری ہونے کی بشارت ہے اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو آپ کی پیدائش مبارکہ کے مہینے کی راتوں کو عیدیں بنائے تاکہ جس کے دل میں کوڑھ اور عناد ہے وہ خوب جلے بھنے۔

آپ کی پیدائش کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جتنے بھی کام کیے جائیں اُن کا شرعی حدود میں ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ مومن کا ہر کام محض رضائے الٰہی کے لیے ہونا چاہیے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ صرف جلسہ میلاد النبی کر لینا ہی اظہار محبت کی سند نہیں ہے ہاں آتا ہے کہ اظہار محبت کے جتنے کام ہیں جلسہ میلاد النبی بھی اُن میں سے ایک مبارک اور مقدس عمل ہے۔ محبوب پروردگار سے محبت رکھنے کو جس طریقے اور جن کاموں کے ذریعے ظاہر کیا جائے اُن کا ایک مقام اور تقدس ہے جس کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔ جہاں اس بارگاہ کی عقیدت و محبت کے باعث عنایاتِ الٰہیہ کی موسلادھار بارش ہونے لگتی ہے وہاں اس جانِ رحمت کی ذرا سی بے ادبی پر چشم زدن میں جملہ اعمالِ صالحہ ختم ہو جاتے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب اسید نا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں اپنے حبیب کی سچی عقیدت و محبت عطا فرمائے اور اُن بارگاہ بیکس پناہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی اہانت اور بے ادبی کے شائبہ تک سے محفوظ و مامون فرمائے آمین۔

٢٠٥٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ زَمْعَةَ، وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ. ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ: لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جبکہ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا (آیت ١٢) یعنی ایسا آدمی کھڑا ہوا جو زور آور، مفسد اور ابوزمعہ کی طرح اپنے قبیلے میں طاقتور تھا پھر آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک آدمی اپنی عورت کو غلاموں کی طرح مارتا پیٹتا ہے اور پھر رات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس بلاتا ہے۔ پھر آپ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت فرمائی کہ اس کام پر تم کیوں ہنستے ہو جسے خود بھی کرتے رہتے ہو۔ ابومعاویہ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوزمعہ کی طرح جو حضرت زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

ـ باب ۹۲۱ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْحُسْنَىٰ بِالْخَلَفِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدَّىٰ مَاتَ. وَتَلَظَّىٰ تَوَهَّجُ. وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظَّىٰ

۲۰۵۳ ـ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا فَقَالَ أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَىٰ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا.

سورۂ واللیل کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے۔ بالحسنیٰ صدقے کا۔ مجاہد کا قول ہے: تردّیٰ مر گیا۔ تلظّیٰ جوش مارتا ہے اور عبید بن عمیر کی قرأت میں یہاں یہ لفظ تتلظّیٰ ہے۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ شام گیا۔ جب حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے متعلق سنا تو وہ تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تمہارے اندر کوئی قاری ہے؟ ہم نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا تم میں سے کون پڑھے گا؟ ساتھیوں نے میری جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا، پڑھو۔ پس میں پڑھنے لگا کہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَىٰ فرمایا۔ کیا تم نے اس طرح اپنے صاحب حضرت ابن مسعود کی زبان سے سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا۔ اور میں نے اسی طرح نبی کریم

ـ باب ۹۲۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ

۲۰۵۴ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَىٰ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَىٰ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُلُّنَا قَالَ فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ وَأَشَارُوا إِلَىٰ عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَىٰ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا وَهَؤُلَاءِ يُرِيدُونِي عَلَىٰ أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ وَاللَّهِ لَا أُتَابِعُهُمْ

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ کی تفسیر

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابو درداء کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے شام گئے۔ پس وہ ان کی تلاش میں نکلے اور ان کے پاس جا پہنچے۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے عبداللہ بن مسعود کی طرح کون قرآن کریم پڑھتا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہم سارے اسی طرح پڑھتے ہیں۔ فرمایا۔ تم میں سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ ساتھیوں نے علقمہ کی جانب اشارہ کیا۔ فرمایا۔ جس طرح تم نے ان سے سنا ہے اس طرح سورۂ واللیل پڑھو۔ پس علقمہ نے اس صورت میں وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَىٰ پڑھا۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

ـ باب ۹۲۳ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ

۲۰۵۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ کی تفسیر

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع غرقد کے اندر ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا۔ تم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کے متعلق لکھا جا چکا ہے کہ اس کا ٹھکانا جنت میں ہے یا جہنم میں۔ لوگ عرض

وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى.

۲۰۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

گزار ہوئے:- یا رسول اللہ! پھر اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ آپ نے فرمایا:- عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اس کے مطابق آسانی مہیا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر پوری گزشتہ حدیث بیان کی۔

باب فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى

۲۰۵۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ.

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے کہ ایک لکڑی لے کر آپ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا نہ چکا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے:- یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ فرمایا، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے اسی طرف آسانی مہیا کر دی جاتی ہے

کیونکہ رہا تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسکو آسانی مہیا کر دیں گے (آیت ۵ تا ۷) شعبہ کا بیان ہے کہ منصور نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے سلیمان کی حدیث سے اس کا انکار نہیں کیا۔

باب وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى

۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى.

وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ کی تفسیر

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں لکھا جا چکا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے:- یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ پڑھا۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ جانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے....

باب وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

(آیت ۵ تا ۱۰)

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ کی تفسیر

۲۰۵۹ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى.

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بقیع غرقد کے اندر ایک جنازے میں شامل تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ پس آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی، چنانچہ آپ نے سر مبارک جھکا لیا اور اپنی اس چھڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے پھر فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک جان اور کوئی ایک سانس لینے والا شخص نہیں کہ اس کا ٹھکانا نہ لکھا ہوا ہے کہ جنت میں ہوگا یا دوزخ میں اور وہ شقی ہوگا یا سعید۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جو ہم سے سعادت مند ہوگا وہ سعادت مندوں سے جا ملے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے عمل کرے گا۔ ارشاد فرمایا: جو سعادت مند ہے اس کے لیے سعادت مندوں والے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں اور جو بدبخت ہوتا ہے اس کے لیے بدبختوں والے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے یہ پڑھا۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ (آیت ۵ تا ۷)

۲۰۶۰ — حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ.

ابو عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں شامل تھے تو آپ نے ایک چیز سے کہ اس کے ساتھ زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل نہ چھوڑ دیں۔ فرمایا۔ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ مگر وہ اہل سعادت سے ہے تو اس کے لیے سعادت مندوں کے کام آسان کر دیے جاتے ہیں اور اگر وہ بدبختوں سے ہے تو اس کے لیے بدبختوں والے کام آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ پڑھا۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔

باب ۹۲۶ وَالضُّحٰی

وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا سَجَى اسْتَوَى. وَقَالَ غَيْرُهُ أَظْلَمَ وَسَكَنَ. عَائِلًا: ذُو عِيَالٍ.

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى قَوْلُهُ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ.

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

سورہ والضحیٰ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے :- اِذَا سَجٰی برابر ہو جائے ، دوسرے کا قول ہے کہ جب رات تاریک اور پر سکون ہو جائے ۔ عَائِلًا بال بچے دار۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو دو یا تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا۔ پس ایک عورت (ابوسفیان کی بہن عوراء بنت حرب زوجہ ابولہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی :- اے محمد! مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں :- چاشت کی قسم اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (آیت ۱ تا ۳) اسے دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے ، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہے ۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا :- یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی (حضرت جبرئیل) آپ کے پاس آنے میں دیر کرنے لگا ہے ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی :- تمہیں تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (آیت ۳) ۔

باب ۹۲۷ أَلَمْ نَشْرَحْ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. أَنْقَضَ أَثْقَلَ. مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْ مَعَ ذَلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهِ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ

سورۂ الم نشرح کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے :- وِزْرَکَ زمانہ جاہلیت میں۔ اَنْقَضَ بوجھل کر دیا۔ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ایک کے ساتھ دوسری چیز ۔ یہ اس ارشاد ربانی کی طرح ہے جیسے هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فرمایا ہے ۔ مجاہد کا قول ہے :- فَانْصَبْ حاجت کے وقت اپنے رب سے۔ ابن عباس سے منقول ہے :- اَلَمْ نَشْرَحْ یعنی آپ کے مبارک سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے

بِالْإِسْلَامِ.

بَابٌ وَالتِّيْنِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ التِّيْنُ وَالزَّيْتُونُ الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِي يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُونَ بِأَعْمَالِهِمْ كَأَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ.

۳۰۶۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُونِ تَقْوِيمٍ الْخَلْقِ.

بَابٌ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ خَطًّا وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهُ عَشِيرَتَهُ. الزَّبَانِيَةَ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ الرُّجْعٰى الْمَرْجِعُ لَنَسْفَعَنْ قَالَ لَنَأْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّوْنِ وَهِيَ الْخَفِيْفَةُ سَفَعْتُ بِيَدِهِ أَخَذْتُ.

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ سَلْمَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي

کھول دیا تھا۔

سورۂ والتین کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے ، یہ انجیر اور زیتون وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں کہتے ہیں ۔ فما یکذبک جو شخص تمہیں جھٹلائے گا تو سب لوگ اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے ۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ ثواب اور عذاب کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں جھٹلانے کی جرأت کرے ۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھی ۔ تقویم سے مراد پیدائش ہے ۔

سورۂ علق کی تفسیر

قتیبہ ، حماد ، یحییٰ بن عتیق نے امام حسن بصری سے روایت کی کہ قرآن مجید میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھا کرو اور دو سورتوں کے درمیان امتیاز کے لیے بھی ۔ مجاہد کا قول ہے کہ نادیہ سے اپنے رشتہ دار ، الزبانیۃ فرشتے ۔ اور کہا ہے الرجعیٰ لوٹنا لنسفعن یہ نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور سفعت بیدہ سے نکلا ہے کہ میں نے پکڑا ۔

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے ۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے تھے ۔ پس آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے تو صبح کی طرح وہی منظر دور پر جلوہ گر ہو جاتا ۔ پھر خلوت کی محبت آپ کے دل میں ڈال دی گئی ۔ چنانچہ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور اس کے اندر عبادت کرتے رہتے ۔ یعنی کئی راتوں تک متواتر عبادت کرتے اور پھر اپنی زوجہ مطہرہ کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر

النوم فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح، ثم حبب اليه الخلاء فكان يلحق بغار حراء فيتحنث فيه، قال والتحنث التعبد الليالي ذوات العدد قبل ان يرجع الى اهله ويتزود لذلك، ثم يرجع الى خديجة فيتزود بمثلها حتى فجئه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انا بقارئ قال فأخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فأخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فأخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم

الآيات الى قوله علم الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجف بوادره حتى دخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع قال لخديجة اي خديجة ما لي لقد خشيت على نفسي فأخبرها الخبر قالت خديجة كلا ابشر فوالله لا يخزيك الله ابدا فوالله انك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق فانطلقت به خديجة حتى اتت به ورقة بن نوفل وهو ابن عم خديجة اخي ابيها وكان امرأ تنصر في الجاهلية وكان يكتب الكتاب العربي ويكتب من الانجيل بالعربية ما شاء الله ان يكتب وكان

اسی طرح کھانے پینے کی ضروری چیزیں لے کر چلتے جاتے۔ یہاں تک کہ جب آپ غار میں تھے تو وحی آئی یعنی فرشتہ (حضرت جبرئیل) آیا اور اس نے کہا۔ پڑھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکڑ کر دبوچا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو۔ میں نے جواب دیا۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے مجھے دوسری دفعہ دبوچا۔ یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر اس نے مجھے تیسری دفعہ دبوچا۔ یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو وہ جانتا تھا (آیت ۵)۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ کانپتے ہوئے لوٹے۔ یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے۔ مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس انہوں نے آپ کو کمبل اڑھا دیا۔ یہاں تک کہ خوف آپ سے دور ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت خدیجہ سے فرمایا۔ اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوا اور پھر سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا۔ ایسا ہے تو آپ کو خوشخبری ہو خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا کیونکہ خدا کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، ہر ایک کا بوجھ برداشت کرتے ہیں، محتاجوں کے لیے کماتے ہیں، مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور سچائی اور حق میں پیش آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جو ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے اور جو اللہ کو منظور ہوتا انجیل سے عربی میں

شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي فَدَثَّرُوهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ

نکل تھا۔ وہ بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم ہو گئے تھے پس حضرت خدیجہ نے کہا۔ چچا جان! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سنیے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا۔ اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا۔ ورقہ نے یہ سن کر کہا۔ یہ تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا۔ کاش میں جوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا۔ پھر ایک لفظ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا۔ ہاں جو شخص بھی یہ چیز لے کر آیا جو آپ لائے ہیں تو اسے اذیت پہنچائی گئی اور اگر میں آپ کے اس زمانے تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کچھ دنوں تک رکا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا غم محسوس کرنے لگے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کے رک جانے کے دوران کا حال بیان فرما رہے تھے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی جس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈرا مگر لوٹ آیا اور کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس انہوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (سورۃ المدثر، آیت ۱ تا ۵)۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ الرجز سے بت مراد ہیں جن کی زمانہ جاہلیت میں لوگ پوجا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر متواتر وحی آنے لگی۔

بَابٌ ۹۵۵ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب سے پہلے سچے خوابوں کے ذریعے وحی کی ابتدا ہوئی۔ پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا

خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ
قَوْلُهُ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔

رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جو وہ جانتا تھا" (آیت ۱ تا ۵)

۲۰۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سچے خوابوں سے وحی کی ابتدا ہوئی پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا۔ "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا" (آیت ۱ تا ۵)

۲۰۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی طرف واپس ہوئے اور فرمایا۔ مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔ پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

باب ۹۵۱ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔

کلا لئن لم ینتہ کی تفسیر۔ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے کیسی پیشانی جھوٹی خطاکار (آیت ۱۵، ۱۶)

۲۰۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَاَخَذَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دفعہ ابوجہل نے کہا۔ اگر میں محمد کو کعبے کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لوں تو ان کی گردن کچل کر رکھ دوں گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو فرمایا، اگر یہ اسی طرح کرتا تو فرشتے اسے ضرور پکڑ لیتا۔ عمرو بن خالد، عبیداللہ، عبدالکریم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب ۹۵۲ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ

سورۃ القدر کی تفسیر

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوْعُ وَالْمَطْلِعُ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يُطْلَعُ مِنْهُ۔ اَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيْعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ

المطلع بھی طلوع ہونے کو کہتے ہیں اور المطلع سے طلوع ہونے کی جگہ بھی مراد ہے۔ انزلناہ میں ہ کی ضمیر قرآن مجید سے کنایہ ہے۔ انزلناہ سے سارا قرآن کریم مراد ہے اور اس کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اہل عرب فعل واحد کو تاکید کی خاطر جمع کے صیغے سے لیا

الْجَحِيمِ لَيَكُونَنَّ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ

بَابٌ لَمْ يَكُنْ

مُنْفَكِّينَ: زَائِلِينَ - قَيِّمَةٌ - الْقَائِمَةُ، دِينُ الْقَيِّمَةِ: أَضَافَ الدِّينَ إِلَى الْمُؤَنَّثِ.

٢٠٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي؟ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى.

٢٠٧٠ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أُبَيٌّ آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي قَالَ قَتَادَةُ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

٢٠٧١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ.

بَابٌ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

قَوْلُهُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ يُقَالُ أَوْحَى لَهَا أَوْحَى إِلَيْهَا وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ.

٢٠٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي

تعالیٰ لانے میں توجیح کا معنیٰ ہے اور تمہیں ثبوت اور تاکید زیادہ ہے۔

سورۃ البینہ کی تفسیر

منفکین دور ہونے والے ۔ قیمۃ قائم ہونے والی دین القیمۃ یعنی دین کو مؤنث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں لم یکن الذین کفروا الخ پڑھ کر سناؤں۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میرا نام لیا؟ فرمایا ہاں پس یہ رونے لگے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ کر سناؤں حضرت ابی عرض گزار ہوئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے پس حضرت ابی رونے لگے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے انہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن مجید سناؤں عرض گزار ہوئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میں پروردگار عالم کے نزدیک یاد کیا گیا ہوں؟ فرمایا ہاں۔ پس ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

سورۃ زلزال کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور ... یقال اوحی لہا ... [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہوتے ہیں ایک کے لئے اجر ہے دوسرے کے لئے پردہ پوشی اور تیسرے کے لئے بوجھ ہے پس وہ اجر تو اس شخص کے لئے ہے جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پالا پھر اسے کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے باندھ دیا ہے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اتنی ہی اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ پس اگر وہ رسی کو توڑ کر ایک دو ٹیلے چڑھ جائے تو گھوڑے کے قدم اور گوبر کے بدلے اس شخص کو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس گزرے اور اس کا پانی پی لے اگرچہ مالک کا ارادہ وہاں سے پانی پلانے کا نہ ہو تو اس کو اس کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی۔ اس مقصد کے لئے گھوڑا رکھنا تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے جس آدمی نے ناداری ختم کرنے اور سوال سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ بھلایا تو اس مقصد کے لیے گھوڑا پالنا اس کے لیے پردہ پوشی ہے جس آدمی نے فخر و ریاء اور عداوت رکھنے یا اہل اسلام کے خلاف گھوڑا باندھا تو یہ اس کے لیے بوجھ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں فرمائی سوائے اس آیت کے جو بے مثال اور جامع ہے۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے گا اسے دیکھے گا۔

٢٠٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: اس بارے میں تو مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی سوائے اس آیت کے جو جامع اور نادر ہے: سو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (آیت ۸،۷)۔

بَابُ وَالْعَادِيَاتِ

سورۂ والعادیات کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَنُودُ: الْكَفُورُ يُقَالُ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا رَفَعْنَ بِهِ غُبَارًا. لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ أَجْلِ

مجاہد کا قول ہے۔ الکنود ناشکری کرنے والا کہتے ہیں۔ فاثرن به نقعا ان کے نیچے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ لحب الخیر مال کی محبت

حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ لَبَخِيلٌ. وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ شَدِيدٌ، حُصِّلَ، مُيِّزَ.

لشدید مزید بخیل ہے، کیونکہ بخیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔ حصّل ممیز کر دی جائے گی۔

باب الْقَارِعَةُ

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَأَلْوَانِ الْعِهْنِ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَالصُّوفِ.

سورۂ القارعہ کی تفسیر

کالفراش المبثوث جس طرح ٹڈیاں ایک دوسرے پر چڑھی ہوتی ہیں اسی طرح آدمی ایک دوسرے پر گر رہے ہوں گے کالعہن دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح۔ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں اس کی جگہ کالصوف ہے۔

باب أَلْهَاكُمُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ التَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ.

سورۂ تکاثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے:۔ التکاثر مال اور اولاد کی کثرت۔

باب وَالْعَصْرِ

وَقَالَ يَحْيَى الدَّهْرُ، أَقْسَمَ بِهِ.

سورۂ والعصر کی تفسیر

یحییٰ کا قول ہے:۔ الدھر جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

باب وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ

الْحُطَمَةُ اسْمُ النَّارِ، مِثْلُ سَقَرَ وَلَظَى

سورۂ ہمزہ کی تفسیر

الحطمہ یہ سقر اور لظی کی طرح جہنم کے ایک حصے کا نام ہے۔

باب أَلَمْ تَرَ

قَالَ مُجَاهِدٌ أَبَابِيلَ مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ سِجِّيلٍ هِيَ سَنْكِ وَكِلْ.

سورۂ فیل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: ابابیل متواتر اور جھنڈ کے جھنڈ۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ من سجیل یہ سنگ و گل کا معرب ہے۔

باب لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لِإِيلَافِ أَلِفُوا ذَلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. وَآمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِإِيلَافِ لِنِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ.

سورۂ قریش کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ لایلاف اس کی عادت دی کہ انہیں سردیوں اور گرمیوں میں سفر گراں نہیں گزرتا۔ امنھم ان کے دشمنوں سے حرم میں۔ ابن عیینہ کا قول ہے:۔ لایلاف میری جو نعمت قریش پر ہے۔

باب ۳۹۲ أَرَأَيْتَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُعُّ يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يُدَعُّونَ يُدْفَعُونَ سَاهُونَ لَاهُونَ وَالْمَاعُونَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ. وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ: الْمَاعُونُ: الْمَاءُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ وَأَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ.

سورۃ الماعون کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ یدع، اس کے حق سے ہٹاتا ہے کہتے ہیں۔ کہ یہ دععت سے ہے۔ علیھا یدعون دھکے دیا۔ ہٹایا۔ ساھون بھولے ہوئے۔ الماعون ہر ایک اچھی بات۔ بعض اہل عرب کا قول ہے۔ الماعون پانی۔ عکرمہ کا قول ہے۔ ماعون میں زکوٰۃ کا سب سے اونچا درجہ بلحاظ فرضیت ہے اور ادنیٰ درجہ عام مانگنے کی چیزوں کا ہے۔

باب ۳۹۳ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَانِئَكَ: عَدُوَّكَ.

۲۰۷۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: أَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ.

سورۃ الکوثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے۔ شانئک تمہارا دشمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آسمانوں کی معراج کروائی گئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے کہا۔ اے جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا۔ یہ کوثر ہے۔

۲۰۷۵ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ: نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: انا اعطیناک الکوثر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے ہیں۔ اس کے برتن تاروں کی گنتی کے برابر ہیں۔ اسی طرح زکریا، ابو الاحوص، مطرف نے ابو اسحاق سے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۷۶ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ. قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَإِنَّ النَّاسَ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیشک الکوثر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کو مرحمت فرمائی۔ ابو بشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید نے

يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ.

جبیر نے فرمایا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا فرمائی۔

بَابُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

سورۃ الکافرون کی تفسیر

يُقَالُ لَكُمْ دِينُكُمُ الْكُفْرُ وَلِيَ دِينِ الْإِسْلَامُ وَلَمْ يَقُلْ دِينِي لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّونِ فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِينِ وَيَشْفِينِ وَقَالَ غَيْرُهُ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ الْآنَ وَلَا أُجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا.

کہتے ہیں لکم دینکم یعنی کفر تمہارے لئے اور ولی دین اسلام میرے لئے۔ یہاں دینی نہیں کہا کیونکہ آیتیں نون سے ختم ہو رہی ہیں جس کے باعث یاء حذف ہو گئی ہے جیسا کہ یہدین اور یشفین میں ہے۔ دوسرے کا قول ہے کہ لا اعبد ما تعبدون یعنی اس وقت عبادت کرتا ہوں اور نہ اس بات کو اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا ولا انتم عابدون ما اعبد اور یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے متعلق فرمایا گیا ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا (سورۃ المائدہ، آیت ۶۴)

ف: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ الکوثر وہ بھلائی ہے جو خدائے ذوالمنن نے صرف اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو مرحمت فرمائی ہے اور یہ دنیا میں کسی چھوٹے سے بڑے مقرب کو بھی مرحمت نہیں فرمائی۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۰۶ھ نے تفسیر کبیر میں اس کی پندرہ تفسیریں بیان فرمائی ہیں گویا وہ الکوثر کی مفصل تفسیر ہے اور اس حدیث میں اجمالی تفسیر ہے کہ اس سے مراد خصائص مصطفیٰ ہیں۔ پروردگار عالم نے ہر صاحب کمال کا کمال اپنے محبوب کو بھی عطا فرمایا اور ان تمام مجموعی کمالات کے علاوہ بعض ایسے کمالات سے بھی سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے گئے اور نہ عطا فرمائے جائیں گے۔ آپ کی تمام صفات کمالات اولین و آخرین کی جامع ہیں جبکہ خصائص مصطفیٰ ان کے علاوہ ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ یہ بات بخاری شریف جلد سوم حدیث ۱۴۹۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

سورۃ نصر کی تفسیر

[illegible]۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ نصر نازل ہونے کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ تسبیح نہ پڑھی ہو۔ سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی

٢٠٧٨- حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا جریر عن منصور عن ابی الضحٰی عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک اللّٰھم ربنا وبحمدک اللّٰھم اغفرلی یتاوّل القراٰن۔ باب قول اللہ تعالٰی: ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔

٢٠٧٩- حدثنا عبد اللہ بن ابی شیبۃ حدثنا عبد الرحمٰن عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان عمر رضی اللہ عنہ سالہم عن قولہ تعالٰی اذا جاء نصر اللہ والفتح قالوا فتح المدائن والقصور قال ما تقول یا ابن عباس قال اجل او مثل ضرب لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نعیت لہ نفسہ۔

باب قولہ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا تواب علی العباد والتواب من الناس التائب من الذنب

٢٠٨٠- حدثنا موسٰی بن اسماعیل حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال: کان عمر یدخلنی مع اشیاخ بدر فکان بعضہم وجد فی نفسہ فقال لم تدخل ھذا معنا ولنا ابناء مثلہ؟ فقال عمر انہ من حیث علمتم فدعا ذات یوم فادخلہ معہم فما رئیت انہ دعانی یومئذ الا لیریہم قال ما تقولون فی قول اللہ تعالٰی اذا جاء نصر اللہ والفتح؟ فقال بعضہم امرنا نحمد اللہ ونستغفرہ اذا نصرنا وفتح علینا وسکت بعضہم فلم یقل شیئا فقال لی اکذاک تقول یا ابن عباس؟ فقلت لا قال فما تقول؟ قلت ھو

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں اکثر: سبحانک اللّٰھم ربنا وبحمدک اللّٰھم اغفرلی پڑھا کرتے تھے اور یہ آیت: ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کی تعمیل میں تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں سے پوچھا کہ ارشاد باری تعالیٰ: اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شہروں اور محلات کے فتح ہونے کا بیان ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ اے ابن عباس! تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے یا آپ کی اس میں مثال بیان کی گئی ہے۔

فسبح بحمد ربک واستغفرہ کی تفسیر

بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور انسانوں کی بابت اس کی نسبت ہو تو مراد ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر مجھے بدری اکابر کے برابر بٹھایا کرتے تھے۔ بعض حضرات نے اس بات کو اپنے دلوں میں محسوس کیا اور کہا کہ انہیں آپ ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ ان کے ہم عمر تو ہمارے بیٹے ہیں! حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ اس کی وجہ جانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر نے ایک روز مجھے بلایا تو میں ان بزرگوں کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے خیال میں مجھے اس روز صرف اس لئے بلایا گیا تھا کہ انہیں کچھ دکھایا جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ آپ ارشاد باری تعالیٰ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ بعض حضرات نے کہا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد کریں اور اس سے استغفار کریں جبکہ ہماری مدد فرمائی جائے اور ہمیں فتح سے نوازا جائے اور بعض حضرات خاموش رہے اور کچھ نہ کہا۔ پس حضرت عمر نے مجھ سے کہا۔ اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں یہ نہیں کہتا۔ فرمایا

أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَذَلِكَ عَلاَمَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلاَّ مَا تَقُولُ.

پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا۔ چنانچہ فرمایا: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔ اور یہ آپ کے وصال کی نشانی ہے کہ تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: جو تم بیان کر رہے ہو میں بھی یہی جانتا ہوں۔

ف: سورۃ النصر کے اندر ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو سرکار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر پر دلالت کر رہا ہو۔ اس کے باوجود حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس میں آپ کے وصال کی خبر موجود ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے بلکہ سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے یہ بات بتا چکے تھے۔ معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے بارے میں جو الراسخون فی العلم خلفاء تھے وہ دوسرے حضرات کے بس کی بات نہیں۔ لہٰذا ان بزرگوں کا سہارا لیے بغیر اللہ کی کتاب کو سمجھا نہیں جا سکتا اور ان حضرات کی تحقیقات جلیلہ اور ارشادات عالیہ تفاسیر معتبرہ کے پرانے ذخیروں میں موجود ہیں۔ یہ نورانیت حاصل کرنے کے لیے ان سے استفادہ کیے بغیر چارہ نہیں۔ جو لوگ ملت اسلامیہ کو یہ پٹی پڑھاتے ہیں کہ قرآن کریم کا علم تفاسیر کے پرانے ذخیروں سے حاصل نہیں کرنا چاہیے بلکہ اعلیٰ درجے کے پروفیسروں سے یہ علم حاصل کرنا چاہیے وہ مسلمانوں کو قرآن مجید کے حقیقی مفہوم و معانی سے محروم رکھنے میں کوشاں اور ستم رسیدہ بنانے کا خواہاں ہے۔ ہر علم اس میدان کے باکمال حضرات سے سیکھا جاتا ہے اور ان کی تحقیقات جلیلہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ جو پروفیسر قرآن کریم کے پرانے ذخیروں کو نالائق اور غلط سمجھ کر کلام الٰہی کا مطلب بیان کرے گا۔ وہ خود گمراہ اور بے خبر ہو گا کسی کو کیا بتائے گا۔ خدائے ذوالمنن ایسے مضلین و مفکرین کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

بَابُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

تَبَابٌ خُسْرَانٌ، تَتْبِيبٌ تَدْمِيرٌ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهْ فَقَالُوا مَنْ هَذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ

سورۂ لہب کی تفسیر

تَبَابٌ خسارہ، نقصان۔ تَتْبِيبٌ ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ“ (سورۃ الشعراء) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ کوہ صفا پر جا چڑھے اور پھر آپ نے پکارا: یا صباحاہ (مدد کے لئے دوڑو)۔ لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر آپ کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے: ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا: تو میں تمہیں سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے۔ اس پر

عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا. ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هَكَذَا، قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ.

ابولہب نے کہا: تو ہلاک ہو جائے کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟ پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اعمش نے جس روز یہ حدیث سنائی تو وقد تب سے۔

بَابٌ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ

مَا اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ کی تفسیر

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ. فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى آخِرِهَا.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی بطحا کی جانب نکلے پھر ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور بآواز بلند فرمایا: یا صباحاہ (مدد کے لیے دوڑو) تو قریش آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن صبح یا شام کو تم پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا تو میں تمہیں (جہنم کے) اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ اس پر ابولہب نے کہا: تو ہلاک ہو جائے کیا ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمائی۔

بَابٌ سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ کی تفسیر

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ. وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ. يُقَالُ مِنْ مَسَدٍ لِيفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب ابولہب نے حضور سے کہا: تو ہلاک ہو کیا ہمیں اس لیے اکٹھا کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا اور اس کی بیوی جو لکڑیوں کا گٹھا سر پہ رکھے ہوئے ہے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ وہ بدگوئی کی گٹھڑیاں اٹھائے پھرتی تھی۔ فی جیدھا حبل من مسد کے بارے میں کہتے ہیں کہ گردن میں کھجور کی چھال سے بٹی ہوئی رسی اور وہ زنجیر جو جہنم میں ڈالی جائے گی۔

بَابٌ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

سورۂ اخلاص کی تفسیر

يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ أَحَدٌ أَيْ وَاحِدٌ.

کہتے ہیں کہ احد پر تنوین نہیں ہے اس کا معنی ہے ایک۔

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم نے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ.

بَابُ اللهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا

الصَّمَدَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهَى سُودَدُهُ.

۲۰۸۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ.

بَابُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ اللَّيْلُ. إِذَا وَقَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ. يُقَالُ أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبَ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ.

۲۰۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ مجھے پہلے پیدا کیا گیا۔ حالانکہ پہلی دفعہ بنانا میرے لئے دوبارہ زندہ کرنے سے مشکل نہیں ہے اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا بھی ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز ہوں نہ میں نے کسی کو جنا ہے اور نہ کسی نے مجھے جنا اور نہ کوئی ایک بھی میری برابری کرنے والا ہے۔

اللّٰہ الصمد کی تفسیر

اہل عرب اپنے سردار کو الصمد کہتے تھے۔ ابو وائل کا قول ہے کہ الصمد اسے کہتے جس پر سرداری ختم ہوتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں ہے اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا اسی طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ جو وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں وہ بے نیاز ہوں نہ کسی کو جنتا ہوں اور نہ جنا گیا ہوں اور میری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ کفوًا، کفیئًا اور کِفاءً تینوں کا معنی ایک ہے۔

سورۃ الفلق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ غاسق رات۔ اذا وقب سورج غروب ہونے کا وقت کہتے ہیں کہ صبح کے وقت فرق سے فلق زیادہ روشن ہوتی ہے وقب جب تاریکی ہر چیز پر چھا جائے۔

زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس آپ نے مجھے

قِيلَ لِي فَقُلْتُ، فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا وہی میں کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

بابٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

سورۃ الناس کی تفسیر

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسِ إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللَّهُ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ.

ابن عباس سے منقول ہے۔ الوسواس جب بچہ پیدا ہو تو شیطان اسے چھوتا ہے اور جب ذکر الٰہی کیا جائے تو بھاگ جاتا ہے اور اگر خدا کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أُبَيٌّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي قِيلَ لِي فَقُلْتُ، قَالَ فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے کہا کہ اے ابو المنذر! آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود یوں فرماتے ہیں؟ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:۔ مجھے بتایا گیا ہے تو میں کہتا ہوں پس ہم وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

فَضَائِلُ الْقُرْآنِ

قرآن کریم کے فضائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بابٌ كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ، وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ

نزول وحی کی کیفیت اور پہلی وحی

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْمُهَيْمِنُ، الْأَمِينُ، الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ.

ابن عباس کا قول ہے:۔ المہیمن امین یعنی قرآن کریم تمام سابقہ کتابوں کا امین ہے۔

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

معتمر نے ابو عثمان سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المومنین حضرت ام سلمہ اس وقت آپ کے

وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ. فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ أَبِي قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

پاس تھیں پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا۔ یہ کون ہیں؟ یا ایسا ہی کوئی لفظ ارشاد فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ وحیہ کلبی ہیں جب وہ کھڑے ہوئے تو یہ فرمایا کہ خدا کی قسم میں تو انہیں وحیہ ہی سمجھتی تھی یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا اور آپ خبر دے رہے تھے کہ یہ جبریل تھے یا ایسے ہی کچھ فرمایا۔ معتمر کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں مگر جتنے لوگ اس پر ایمان لائے ان کے مطابق ہی اسے معجزے دیئے گئے اور جو چیز (یعنی معجزہ) مجھے دی گئی وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیرو کار سب سے زیادہ ہوں گے۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر آپ کے وصال سے پہلے متواتر وحی بھیجنی شروع کر دی یہاں تک کہ وصال کے قریب وحی بہت زیادہ آنے لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیمار پڑ گئے تو آپ نے ایک دو راتیں قیام نہ فرمایا۔ ایک عورت (ام جمیل زوجہ ابولہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی۔ اے محمد! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی "چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا" (سورۃ والضحیٰ، آیت ۱ تا ۳)

باب ۹ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

وَالْعَرَبِ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

قُرآناً عربیاً سے یہی عربی زبان مراد ہے جو بالکل واضح ہے۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَاَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنْ يَّنْسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ عَرَبِيَّةٍ مِّنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کریں اور اُن سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے بارے میں کوئی اختلاف واقع ہو تو اس آیت کو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن کریم اُن کی زبان میں نازل ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے یہی کیا۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى اَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلٰى فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيْءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر ایک کپڑا تان رکھا تھا اور صحابہ کرام میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا اے یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے جبے میں احرام باندھا ہو اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو اسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا آنا شروع ہو گیا۔ حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارے سے بلایا۔ حضرت یعلیٰ گئے اور سر اندر کر کے دیکھا تو حضور کا مبارک چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور خراٹوں جیسی آواز آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک یہی حالت رہی پھر رفع ہو گئی تو آپ نے فرمایا۔ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے بارے میں ابھی کچھ دریافت کیا تھا؟ پس اس آدمی کو تلاش کیا گیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبہ اتار دو، پھر عمرہ میں اسی طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

باب جمع القرآن

۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ

قرآن مجید کا جمع کرنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر بن خطاب بھی اُن کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا، لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا۔ حضرت عمر نے کہا: خدا کی قسم یہ بھی بہر اچھا ہے۔ پس حضرت عمر برابر اس بارے میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر کے ساتھ متفق ہو گیا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا تم نوجوان آدمی اور صاحب عقل و دانش ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر کسی کو کلام بھی نہیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی لکھ کر دیا کرتے تھے۔ پس سعی بلیغ کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کرو۔ پس خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اُسے اِس سے بھاری نہ سمجھتا جو مجھے حکم دیا گیا کہ قرآن کریم کو جمع کروں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا، خدا کی قسم، پھر بھی یہ بہتر ہے۔ پس برابر میں حضرت ابوبکر سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کھول دیا تھا۔ پس میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری آیت حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ...... پس یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

۴۰۹۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا

کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس اور پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کی تحویل میں رہا۔

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جب اہل شام اور اہل عراق کی معیت میں ارمینیا اور آذربائیجان کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المومنین حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ انہیں شامیوں اور عراقیوں کے قرأت میں اختلاف نے تڑپا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ عرض گزار ہوئے: اے امیر المومنین! یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے سے پہلے اس امت کی دستگیری فرمائیے۔ پس حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے لیے پیغام بھیجا کہ قرآن کریم کا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے وہ ہمیں عنایت فرمائیے ہم اسے واپس کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہ نے وہ نسخہ حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا۔ پس انہوں نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی نقلیں کیں۔ حضرت عثمان نے تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ جب تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول ان کی زبان میں ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہ کو واپس کر دیا گیا۔ پھر نقل شدہ نسخوں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا گیا حکم دیا کہ اس کے خلاف جو کسی کے پاس قرآن کریم کے نام سے لکھا ہوا ہو اسے جلا دیا جائے۔ ابن شہاب کو خارجہ بن زید نے بتایا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کرتے وقت مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ وہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس مل گئی۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ پس ہم نے جمع کردہ

فِي سُوَرِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔

سورت کے اندر اس کی سورت کے مقام پر اسے لکھ دیا۔

باب ۹۱۰ كَاتِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا کے کاتب

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَى آخِرِهِ۔

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) بلایا کر فرمایا: بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی لکھ کر دیتے تھے لہٰذا قرآن کریم جمع کرو۔ چنانچہ میں نے جمع کیا، یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری کے پاس ملیں اور ان کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملیں یعنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ..... تا آخر سورت۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ أَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .... نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن ثابت کو بلاؤ اور ان سے کہو تختی اور دوات اور شانے کی ہڈی لے کر آئیں (راوی کو شک ہے کہ شاید شانے کی ہڈی کا پہلے نام لیا) پھر لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ لکھنے کے لیے فرمایا۔ اس وقت نبی کریم کے پیچھے حضرت عمرو ابن ام مکتوم بیٹھے ہوئے تھے جو نابینا صحابی تھے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ میں تو بصارت سے محروم ہوں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (سورۃ النساء آیت ۹۵)۔

باب ۹۱۱ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیل نے مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید پڑھایا۔ لیکن میں زیادہ طریقوں کا مطالبہ کرتا رہا، یہاں تک کہ سات قرأتوں

فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

٢٠١٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

بَابُ تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ

٢٠١٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ

تک اجازت مل گئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن القاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے دنوں میں نے ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کئی ایک قراءت میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس قراءت میں نہیں پڑھی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی کے دوران میں ان پر ٹوٹ پڑتا لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر سے کام لیا اور پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا: تمہیں اس طرح یہ سورت کس نے پڑھائی جس طرح میں نے تمہاری زبانی سنی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم نے جھوٹ بولا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو اور طرح پڑھائی ہے۔ پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ جس طرح آپ نے سورۃ الفرقان مجھے سکھائی ہے میں نے انہیں اس سے مختلف طریقے پر پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور فرمایا اے ہشام! تم پڑھو۔ پس انہوں نے سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کی زبانی سنی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا اے عمر تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات قراءتوں میں نازل فرمایا گیا ہے، پس ان میں سے جو طریقہ جس کے لیے آسان ہو اسی طریقے سے پڑھا کرے۔

قرآن مجید کی ترتیب و تالیف

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عراقی آیا اور ان سے کہا۔ کون سا کفن بہتر ہے؟ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ تجھ پر افسوس ہے کفن کی

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ؟ قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ. قَالَتْ لِمَ؟ قَالَ لَعَلِّي أُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ. قَالَتْ وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا نَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا لَا نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ. قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ۔

تجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ عرض گزار ہوا۔ اے ام المؤمنین! مجھے اپنا قرآن کریم تو دکھائیے۔ فرمایا، بھلا کس لیے؟ عرض کی تاکہ میں قرآن کریم کی ترتیب درست کر لوں کیونکہ لوگ خلاف ترتیب پڑھتے ہیں۔ فرمایا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ جس کو چاہو پہلے پڑھ لو۔ قرآن کریم کا جو حصہ پہلے نازل ہوا وہ ہوا اور وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگوں کے دلوں میں اسلام جم گیا تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ زنا نہ کرنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا کبھی ترک نہیں کریں گے۔ جب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں یہ آیت: بلکہ ان کا وعدہ قیامت ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے (سورۃ القمر آیت ۴۶) نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی اور جب سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء نازل ہوئیں تو میں آپ کی خدمت میں تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے مصحف نکالا

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطه وَالْأَنْبِيَاءِ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي۔

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ الکہف، سورۃ مریم، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہیں اور ان سورتوں سے میرے ذخیرہ معلومات میں ہیں۔

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے پہلے سورۃ الاعلیٰ میں نے سیکھ لی تھی۔

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو کو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ علقمہ بھی چلے گئے جب علقمہ باہر تشریف لائے تو ہم نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ ابتدائی بیس سورتیں تو

كَمَا أَلَّفَهَا فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ آخِرُهُنَّ الْحَوَامِيمُ حم الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ.

مفصل (علیحدہ) میں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے اور ان کی دوسری رند مبانی (حٰمٓ) والی سورتیں یعنی الدخان اور عم یتساءلون ہیں۔

بَابٌ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي.

حضرت جبرئیل رسول خدا کے ساتھ قرآن کریم کا دورہ کیا کرتے تھے۔

مسروق نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی کہ ہر سال جبرئیل میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ کیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرا وقت وصال آگیا ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے میں سب سے سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ کے دریائے سخاوت کے اندر طغیانی آجاتی کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے کی ہر رات میں آخر ماہ تک متواتر حاضر خدمت ہوتے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرئیل حاضر بارگاہ عالی ہوتے تو آپ فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال دو مرتبہ دور کیا اور پہلے آپ ہر سال دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔

بَابُ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کے اصحاب میں قاری حضرات۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں برابر ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو یعنی عبداللہ بن مسعود اسالم مولی ابو حذیفہ معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زیادہ سورتیں سیکھی ہیں اور خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں ہوں۔ شقیق کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی مجالس میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے نہ سنا کہ کسی نے اس بات کی تردید کی ہو۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت کی۔ پس ایک آدمی نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھی تو آپ نے تحسین فرمائی تھی۔ دیکھا تو اس آدمی کے منہ سے شراب کی بدبو آرہی تھی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم کتاب اللہ کی تکذیب کرتے اور شراب پیتے ہو؟ چنانچہ اس پر حد قائم کی گئی۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق میں یہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید

سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے متعلق مجھے یہ علم نہ ہو کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے تو میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

ف۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ المتوفی ۳۲ھ در ۶۵۳ء پہلے سے امام اعظم یعنی امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۵۰ھ در ۷۶۷ء کے امام اعظم اور آپ کی تحقیقات جلیلہ اور علوم و معارف ہی زیادہ تر فقہ حنفی کی بنیاد ہیں کیونکہ انہوں نے ان کے بلند پایہ شاگردوں نے کوفہ کو مدینۃ العلم بنا دیا تھا جس نے پروان چڑھے کا کام اس وقت ہو گیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المتوفی ۴۰ھ در ۶۶۱ء نے کوفہ کو دارالخلافہ بنا لیا۔ اس طرح کوفہ شہر ان دونوں بزرگوں کے علوم و معارف اور کتنے ہی دیگر اہل علم حضرات کا مسکن بن گیا تھا۔ یہ صورت حال امام ابو حنیفہ اور ان کے رفقاء کار کے لیے تائید ایزدی ثابت ہوئی جس کے باعث کوفہ ثمار ہا بہت کچھ بن گیا۔

اس جلد کی حدیث ۲۱۰۱ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید چار حضرات سے سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔ جملہ صحابہ کرام میں منتخب قاری یہ چار حضرات ہیں ان چاروں میں سر فہرست حضرت ابن مسعود معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود امت محمدیہ کے سب سے بڑے قاری ہیں۔ حدیث ۲۱۰۸ میں ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کا اس بات پر اتفاق تھا کہ ان سے بڑا قرآن خواں اور قرآن دان کسی کو نہیں جانتے تھے۔ اس حدیث ۲۱۱۰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود تحدیث نعمت کے طور پر وضاحت فرما دی کہ قرآن مجید کے بارے میں ان کی معلومات کیا ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں ان کے اور جملہ بزرگوں کے فیضان سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْ زَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ.

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں قرآن کریم کس نے جمع کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار حضرات نے اور چاروں انصار سے تھے یعنی ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔ فضل، حسین بن واقد [illegible] ثمامہ نے حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ أَبُو الدَّرْدَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک چار حضرات کے سوا اور کسی نے قرآن کریم جمع نہیں کیا تھا۔ وہ چاروں یہ ہیں: ابو درداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔

وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ، قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ.

حضرت انس نے یہ بھی فرمایا کہ ان (حضرت ابوزید) کے وارث ہم ہیں۔

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ أُبَيٍّ وَأُبَيٌّ يَقُولُ، أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم سب سے اچھے قاری ابی بن کعب ہیں، سب سے بڑے قاری ابی ہیں پھر بھی ہم ان کی بعض قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہٰذا ایسی چیز کو میں کس طرح چھوڑ دوں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۶)۔

بفضلہٖ تعالیٰ جلد دوم مکمل ہوئی

جدول — بخاری شریف مترجم جلد دوم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱۱	۱ تا ۱۴۹	۱۴۹	۱ تا ۲۰۸	۲۰۸
″ ۱۲	۱۵۰ تا ۲۸۴	۱۳۵	۲۰۹ تا ۴۲۳	۲۱۵
″ ۱۳	۲۸۵ تا ۳۵۱	۶۷	۴۲۴ تا ۶۸۱	۲۵۸
″ ۱۴	۳۵۲ تا ۴۱۴	۶۳	۶۸۲ تا ۹۶۲	۲۸۱
″ ۱۵	۴۱۵ تا ۴۶۷	۵۳	۹۶۳ تا ۱۱۲۶	۱۶۴
″ ۱۶	۴۶۸ تا ۵۰۴	۳۷	۱۱۲۷ تا ۱۳۴۹	۲۲۳
″ ۱۷	۵۰۵ تا ۵۲۴	۲۰	۱۳۵۰ تا ۱۵۱۹	۱۷۰
″ ۱۸	۵۲۵ تا ۶۶۶	۱۴۲	۱۵۲۰ تا ۱۶۶۴	۲۴۵
″ ۱۹	۶۶۷ تا ۸۱۰	۱۴۴	۱۶۶۵ تا ۱۹۱۲	۱۴۸
″ ۲۰	۸۱۱ تا ۹۸۰	۱۷۰	۱۹۱۳ تا ۲۱۱۳	۲۰۱
میزان		۹۸۰		۲۱۱۳